المجلد الثانی

فہرست کتب عربیّہ

حصّہ اوّل

رام پور رضا لائبریری

وزارت ثقافت، حکومت ہند

حامد منزل، رام پور۔ 244901، یوپی، انڈیا

المجلد الثانی

فہرست کتب عربیہ

حصّہ اوّل

Al-Mujallad Al-Sani

Fehrist Kutub-i-Arabia

(Part-I)



RAMPUR RAZA LIBRARY

Government of India, Ministry of Culture

Hamid Manzil, Rampur-244 901 U.P.

ISBN: 978-93-82949-51-0

المجلد الثانی

فہرست کتب عربیہ

حصّہ اوّل

رام پور رضا لائبریری
وزارتِ ثقافت، حکومتِ ہند
رام پور، ۲۴۴۹۰۱ (یوپی)

سلسلۂ مطبوعات رام پور رضا لائبریری

Name of the Book : **AL-MUJALLAD AL-SANI**
FAHRIST KUTUB-I-ARABIA (HISSA AWWAL)
Edition : 1439AH / 2017AD
Published By : **Prof. Syed Hasan Abbas**
Director, Rampur Raza Library, Rampur

نام کتاب : المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ (حصہ اوّل)
سن اشاعت : ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۷ء
صفحات : ۹۰۰+۱۶
قیمت : -/1200روپے
مطبع : آئی بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی
ناشر : پروفیسر سید حسن عباس
ڈائریکٹر
رام پور رضا لائبریری، رام پور

ISBN 978-93-82949-50-3

Rampur Raza Library, Rampur
Govt. of India, Ministry of Culture
Phone Library: 0595-2325045, 2327244
Fax : 0595 - 2340548
Website : www.razalibrary.gov.in
E-mail : directorrazalibrary@gmail.com

رام پور رضا لائبریری
وزارتِ ثقافت، حکومتِ ہند
حامد منزل، رام پور-۲۴۴۹۰۱ (یو.پی.)

پیش نامہ

رام پور رضا لائبریری اپنے نادر بیش قیمت مخطوطات اور قدیم مطبوعات نیز مصوری اور خطاطی کے نادر روزگار نمونوں کے سبب علمی دنیا میں بخوبی جانی پہچانی جاتی ہے اور ملک بلکہ دنیا کے گوشہ و کنار سے مشرقی اور اسلامی علوم وفنون کے شائق نیز ریسرچ اسکالرز یہاں آتے ہیں اور اپنی علمی اور تحقیقی ضروریات کے تحت یہاں محفوظ علمی نوادر اور ذخائر مخطوطات و مطبوعات سے فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ یہ عالمی سطح پر شناختہ شدہ ایک ایسا علمی مرکز ہے جہاں اردو، فارسی، عربی، ترکی، سنسکرت، پشتو وغیرہ کے مخطوطات کے عمدہ اور بیش بہا سرمائے کی موجودگی نے اس کی اہمیت اور قدر و منزلت میں روز افزوں اضافہ کیا ہے۔

ہندوستان کے ہی نہیں بلکہ دنیائے عرب و عجم کے کتب خانوں کے نوادر یہاں پائے جاتے ہیں خاص کر ہندوستان میں دہلی اور اودھ کے کتب خانوں کے بیش قیمت مخطوطات و مطبوعات ان مقامات کے اوضاع کی دگرگونی کے شکار ہونے کے بعد ریاست رامپور کی طرف سرازیر ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے ریاست کا کتب خانہ علم و ادب کے لعل و جواہر سے بھرنے لگا۔ مغلیہ سلاطین سے لے کر امرا و نوابین کے کتب خانوں کی بھی کتابیں اور مخطوطات اس لائبریری کی زینت بنے۔ نوابین ریاست کی علم نوازی اور ادب پروری نے اس کی ترقی میں جو اہم کردار ادا کیا ہے اس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں ہے لیکن اتنا کہے بغیر رہا نہیں جاسکتا کہ نوابین رامپور نے جس فراخ دلی سے عوام الناس کے لیے یہ عظیم تحفہ تیار کرایا اس کی داد نہ دینا انصاف کے منافی ہے۔

ابتدائے ایام سے ہی رام پور رضا لائبریری میں جملہ علوم وفنون کے در شاہوار اتنی بڑی تعداد میں جمع کرنے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ آگے بڑھتا رہا اور بیشتر مخطوطات آج بھی اپنی منفرد حیثیت کے باعث اہل علم کی خاطر خواہ توجہ کے متقاضی اور منتظر ہیں۔

سترہ ہزار سے اوپر مخطوطات اور اسّی ہزار سے زیادہ مطبوعات کی جمع آوری کوئی کھیل نہیں۔ پھر انھیں مناسب طریقے سے محفوظ رکھنے اور اہل علم کی خدمت میں پیش کر کے علم و ادب کی توسیع کی راہ میں یہ خزانۂ علم و حکمت جو گرانقدر خدمات انجام دے رہا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔

جیسا کہ کتب تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ اگرچہ کتب خانے کی بنیاد نواب فیض اللہ خاں کے زمانے میں رکھی گئی جنھیں ان کے والد نواب علی محمد خاں (ف: شوال ۱۱۶۲ھ/ستمبر ۱۷۴۹ء) کی باقیات میں سے دو اہم مخطوطات 'جواہر التفسیر' اور 'صحیح بخاری' وراثتاً دستیاب ہوئے تھے، نواب کلب علی خاں (ف: ۱۸۸۷ء) کے عہد سے فہرست نویسی کا انتظام کیا گیا۔ اس وقت کی فہرست تین حصوں پر مشتمل تھی۔ ایک میں وہ کتابیں تھیں جن کا ایک ہی نسخہ ایک جلد

میں ہوتا۔ دوسرا، ایک جلد میں کئی کتابیں یا رسالے مجلد ہوتے اور تیسرا، خوشخط اور مطلا و مذہّب کتب کے لیے۔ اس کے اندراج کے لیے رجسٹر میں نمبر شمار، نام کتاب، نام فن اور نام مصنف کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کتاب جس ذریعے یا مقام سے دستیاب ہوتی کبھی اس کا بھی ذکر کردیا جاتا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ باضابطہ فہرست نویسی کا کوئی انتظام نہ ہونے کے باوجود شائقین کو ان کے مطلب کے نسخے دکھائے جاتے۔ بعد میں فہرست نویسی کے کام کے لیے مولوی حفیظ اللہ صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ، مولوی محمد طیب صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ، مولانا فضل حق رامپوری، مولوی ظہور حسن صاحب، مولوی مجاہد الدین صاحب اور مولوی فصیح الزماں خاں صاحب نے مطبوعہ فارم کی بنیاد پر جس میں سات کالم تھے، اس کام کو آگے بڑھایا۔

۸؍جون ۱۸۹۶ء کو حکیم اجمل خاں (۱۸۶۸۔۱۹۲۷ء) کی کتب خانے کے نگراں کی حیثیت سے تقرری کے بعد کتب خانے میں باضابطہ فہرست نویسی کے کام کا آغاز ہوا۔ حکیم صاحب گوناگوں صفات کے حامل ہونے کے باوجود اپنی علمی اور سماجی حیثیت کے سبب اہل علم اور اہل سیاست کے نزدیک بڑے محترم تھے۔ حکیم حاذق تو تھے ہی جس کے باعث ان کی شہرت دور دور تک تھی۔ انھوں نے طب یونانی کو جس طرح فروغ دیا اس کی مثال کم ہی ملے گی۔ علاوہ ازیں فن طب میں ان کی تالیفات وتصنیفات آج بھی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ رامپور رضا لائبریری سے وابستگی کے بعد یہاں موجود فن طب کی نادر ونایاب اور اہم کتب سے خوب خوب استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ حکیم صاحب کی کتب خانۂ ریاست رامپور کے لئے انجام دی گئی خدمات کا ذکر حافظ احمد علی شوق رامپوری نے یوں کیا ہے:

> جناب حکیم محمد اجمل خاں صاحب دہلوی نے اس کتاب خانہ میں بہت سی اصلاحیں کیں اور بہت سی کتابیں نایاب جمع کیں۔ جلد اول فہرست کتب عربی تیار کرائی اور ۱۹۰۲ء میں اس کو شائع کیا۔

مذکورہ موضوعی فہرست میں فہرست نویس کا نام تو نہیں ہے لیکن یہ کتب خانے میں موجود عربی کی قلمی اور مطبوعہ کتب کی وضاحتی فہرست ہے۔ مقدمہ حکیم صاحب کے قلم سے ہے۔

مجلد ثانی میں نمبر ۲۲۶ فن تفسیر کے بعد نمبر ۲۲۷ سے نمبر ۸۷۷ مطبوعہ اور ۴۲۲ قلمی کتابوں اور رسالوں کا مفصل اندراج ہوا ہے۔ فہرست کے آغاز میں کتابوں کی موضوعی فہرست بھی دی گئی ہے۔ اس فہرست میں اصطلاحات کتابت واشارات کتابت بھی دیے گئے ہیں۔ یہ کل ۴+۳۴+۸۴۵ صفحات میں ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی۔

مجلد ثالث ۳۵۲ صفحات میں فن وار شائع کی گئی تھی۔ اس میں ریاضی کی ۴۷، موسیقی کی ۵، ہیئت کی ۱۳، منطق کی ۵۹، طب کی ۱۰۱، تشریح کی ۵، بیطرہ کی ۴، لغت کی ۶۲، صرف کی ۱۱۹، نحو کی ۶۲ قلمی اور مطبوعہ کتب ورسائل کا اندراج ملتا ہے۔

۱۸۹۷ء میں حافظ احمد علی خاں شوق رام پوری نے مذکورہ عربی مخطوطات ومطبوعات کی فن وار فہرست اردو میں مولوی محمد نبی صاحب سے تیار کرائی۔ یہ فہرست، برٹش میوزیم کی فہرست کے طرز پر بنائی گئی۔ بقول حافظ صاحب:

اس فہرست میں یہ انتظام کیا ہے کہ ہر ایک مجلد کتاب کی علیحدہ علیحدہ حالت دکھائی ہے اور خانۂ کیفیت میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس جلد میں کہاں سے کہاں تک کے حالات ہیں اور اگر قلمی ہے تو کس شخص کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ جن جلدوں میں چند کتابیں مجلد تھیں ان کو حتی الامکان علیحدہ کر دیا ہے۔ یہ فہرست ۱۹۰۲ء میں تیار ہو کر ۱۶×۱۲ انچ کی تقطیع پر ۷۳۲ صفحوں پر چھپ گئی ہے۔

صفحات کی تعداد ۷۳۲ لکھی ہے درحالیکہ یہ ۷۲۰ صفحات میں ہے۔

جیسا کہ عرض کیا گیا حکیم اجمل خاں کی کتب خانے سے وابستگی کے بعد انکی کوششوں سے طب کی کتابوں کا بڑا ذخیرہ جمع ہوا۔ اگر چہ لائبریری نے اردو کی طبی کتب کی فہرست علاحدہ شائع کر دی ہے، لیکن اس کی حیثیت ہینڈ لسٹ سے زیادہ نہیں ہے اور اگر موقع ملا تو لائبریری کی طبی کتب (مطبوعہ و مخطوطہ) کی ایک جامع توضیحی فہرست تیار کرائی جائے گی جس سے اس فن کی کتابوں کی پوری کیفیت اہل علم کے سامنے آسکے۔

'فہرست کتب عربیہ' اپنی تفصیلات کے اعتبار سے نہایت قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا یہ برٹش میوزیم کی فہرست کے طرز پر تیار کی گئی ہے اور کسی قلمی یا مطبوعہ کتاب کی ہر ممکن تفصیلات پیش کر کے اس کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس جیسی کوئی اور تفصیلی فہرست اردو زبان میں ہندوستان کے کسی اور کتب خانے کی طرف سے شائع نہیں ہوئی ہے اور یہ امتیاز رامپور رضا لائبریری کو حاصل ہے کہ اس کے لائق و فائق ناظموں نے جس جانفشانی کے ساتھ یہ علمی فریضہ انجام دیا ہے اس کی جتنی تعریف کی جائے، کم ہے۔

علمائے ادب اور اہل دانش و بینش نے حکیم اجمل خاں کی انتظامی صلاحیتوں، علم دوستی اور کتاب دوستی کو سراہا ہے اور حافظ احمد علی شوق نے جس محنت، لگن اور علمی انداز سے یہاں کی فہرستیں مرتب کی تھیں، ان کی تعریف و توصیف کی ہے۔

نواب عماد الملک بلگرامی نے ۲؍جنوری ۱۹۰۱ء کو کتب خانے کو دیکھنے کے بعد اپنے تاثرات کچھ اس طرح بیان کیے۔

> آج مجھ کو اس کتب خانے کے معاینہ کا شرف حاصل ہوا۔ فی الواقع اس وقت ایسا مجموعہ ہماری قومی دولت علمی کا کہیں کم ہے۔ بعض نوادر تو بے نظیر ہیں جن کے دیکھنے سے آنکھیں روشن ہوتی ہیں اور ان پر صاحب بصیرت کی نظر لگتی ہے۔ مہتمم صاحب کتاب خانہ مولوی احمد علی خاں صاحب شوق نے فہرست نہایت ہی عمدہ اسلوب پر مرتب کی ہے جس سے بہت آسانی سے کل کتابوں کا پتہ نہایت سرعت کے ساتھ مل جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف خود صاحب ذوق سلیم اور شایق مطالعہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب خانہ ایسی عمدہ حالت میں ہے۔ خداوند عالم اس کتب خانہ کو آفات زمانہ سے محفوظ رکھے۔

فہرستوں کی تیاری اور طباعت کا سلسلہ بڑھتا رہا۔ حکیم اجمل خاں کی وفات (۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء) اور حافظ احمد علی خاں

شوق کی سبکدوشی (اکتوبر ۱۹۳۱ء) کے بعد معروف محقق مولانا امتیاز علی خاں عرشی (۸؍دسمبر ۱۹۰۴ء۔۲۵؍فروری ۱۹۹۱ء) نے بھی اسی محنت و دیانت داری کے ساتھ یہ کام انجام دیا اور عربی مخطوطات کی چھ جلدیں مرتب کیں۔ یہ سلسلہ مزید آگے بڑھ رہا ہے اور فہرستوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ عرشی صاحب اور ان کے بعد عربی مخطوطات کی جو فہرستیں لائبریری کی جانب سے شائع ہوئی ہیں: ان کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:

مولانا امتیاز علی خاں عرشی نے عربی مخطوطات کی ۶ جلدیں انگریزی میں تیار کر کے شایع کی تھیں جن میں عربی کے ۶۲۲۲ مخطوطات کا ذکر موضوع کے لحاظ سے آیا ہے۔ ان ۶ جلدوں کا انڈکس، ایک جلد میں عربی میں ڈاکٹر ابوسعد اصلاحی نے جلد وار الفبائی ترتیب سے تیار کیا جسے ۲۳۴ صفحات میں ۲۰۰۰ء/۱۴۲۱ھ میں لائبریری نے شایع کیا۔

واضح رہے کہ مولانا عرشی نے لائبریری کے ۲۱۰ اردو مخطوطات کی وضاحتی موضوعی فہرست کی ایک جلد ۱۹۶۷ء میں شایع کی تھی جس کی دوبار عکسی اشاعت ۲۰۱۳ء میں عمل میں آئی۔

عربی مخطوطات کی ساتویں جلد (علم البلاغت)، آٹھویں (متفرقات)، نویں (علم الاملا، لغت، امثال وحکم، علم الصرف، نحو) دسویں (محاضرات) اور گیارہویں جلد (انشا) ۲۰۱۵ء میں لائبریری نے شائع کی ہیں۔

جلد اول ۱۹۰۲ء اور دوم ۱۹۲۸ء اور سوم ۱۹۲۹ء میں شائع ہوئی تھی جو ایک مدت سے نایاب تھی۔ اہل علم و ذوق کی طلب کے مدّ نظر ان کی عکسی اشاعت کا انتظام کیا گیا ہے۔ سر دست جلد دوم وسوم زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ رہی ہیں جبکہ جلد اول ان شاء اللہ ۲۰۱۸ء میں منظر عام پر آئے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کی اشاعت سے اہل علم کی علمی ضرورتیں پوری ہوں گی۔

یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ رام پور رضا لائبریری کی جتنی علمی ادبی سرگرمیاں ہیں وہ ساری کی ساری وزارت ثقافت حکومت ہند اور لائبریری بورڈ کے چیرمین جناب رام نائک گورنر اتر پردیش، ان کی پرنسپل سکریٹری اور بورڈ کے لائق و فائق ممبران کی دلچسپیوں کی رہین منت ہیں۔ لائبریری کے اراکین، ذمہ داروں اور ہمکاروں کی کوششوں کا میں از حد شکر گزار ہوں جو ہمہ وقت لائبریری کی ترقی کی راہ میں سرگرم عمل ہیں۔ ہمیں اس کی شان وشوکت اور شاندار علمی وراثت کے تحفظ کے ساتھ اس کے علمی ذخائر سے زیادہ سے زیادہ استفادے کو آسان اور سہل بنانے کے لیے مزید فہرستوں اور اشاریوں کی ترتیب و تدوین کے کام کو آگے بڑھانے کی فکر کرنی چاہیے اور انشاء اللہ مستقبل قریب میں ہماری یہ کوشش عملی صورت ضرور اختیار کرے گی۔

پروفیسر سید حسن عباس
ڈائرکٹر
رام پور رضا لائبریری، رام پور

مجلد دوم

فہرست کتب عربیہ

(موجودہ)

کتب خانہ ریاست رامپور

حصۂ اول

بعہد عدالت مہد حضرتِ ظلِ سبحانی۔ نقطۂ دائرۂ فضل و کمال۔ مرکزِ محیطِ عزو اقبال۔ سرلوحِ بیاضِ آفرینش۔ جدولِ اوراقِ دانش منش۔ امیر الامراء والاجاہ فرزندِ دلپذیرِ دولتِ انگلشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک ہز ہائنس

نواب سر سید محمد حامد علی خان صاحب بہادر مستعد جنگ

جی سی۔ ایس۔ آئی۔ جی سی۔ آئی۔ ای۔ جی سی۔ وی۔ او۔ فرمانروائے دار الریاست رامپور دام ملکہم و اقبالہم

حسب الحکم

حافظ احمد علیخاں صاحب ناظم کتاب خانۂ ریاست رامپور ادام اللہ افضالہم و اجلالہم

در مطبعۂ سرکاری رامپور طبع گردید

سنہ ۱۹۲۸ء

پیشکش

بحضور لامع النور باسط الامن والامان۔ ناشر العدل والاحسان مہرِ سپہر سلطنت و جہانداری۔ جامع علوم وفنونِ مغربی ومشرقی اعلیحضرت۔ امیر الامرا۔ والا جاہ فرزند دلپذیر دولتِ انگلشیہ۔ مخلص الدّولہ۔ ناصر الملک۔ ہزہائینس عالیجناب نواب سر سیّد محمد حامد علیخان بہادر مستعد جنگ۔ جی۔سی۔ایس۔ آئی۔ جی۔سی۔آئی۔ای۔ جی۔سی۔وی۔او۔ فرمانروائے دارالریاست رامپور دام ملکہم واقبالہم۔

عالیجاہا

حضور کے مورثِ اعلیٰ نواب غفران مآب سید علی محمدؐ خان صاحب بہادر نے روہیلکھنڈ مین اسلامی حکومت کا نشان نصب کیا اور اس ویران ملک میں ہر طرف تہذیب وتمدن کے باغ لگا دیئے جابجا عمارتین اور پل بنائے۔

اہی چہتر کے قلعہ پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ صرف کردیا۔ جنرل کنہنگم اس کے ویرانہ کا حال اپنی رپورٹ مین لکھ چکے ہین۔ گو تخمینہ سے اختلاف ہے۔ بسولی مین پختہ قلعہ۔ سرائے۔ جامع مسجد۔ دریائے سوت کا پُل۔ سوت کے کنارے مقابر۔ شیش محل۔ اوسیت کا قلعہ۔ شہر پناہ۔ کرت پور کی شہر پناہ۔ پختہ تالاب اور محلات (جنکے ڈہیر ابھی موجود ہین) عالیشان مسجد پسلپور کا قلعہ۔ آنولہ مین سید احمدؒ کے

محل۔ قلعہ کی عمارتیں، مسجدیں، کٹہریکی فصیل۔ فریدپور کا قلعہ۔ یہ اس عہد کے تمدن کی زندہ یادگارین ہیں۔ جنکا ذکر بریلی، بدایون اور بجنور گزیٹیر ۱۸۷۹ء مین موجود ہے۔

امروہہ کی سدّو والی مسجد معزالدین کیقباد نے بنائی۔ مگر اُس کی مرمت نواب غفران مآب نے کرائی۔ تاریخ اصغری امروہہ اس پر شاہد ہے۔

اِسی طرح دربار کے اُمرا مین حافظ الملک حافظ رحمت خان دیوان کُل ہیں۔ سردار خان کمال زئی۔ اور شیخ سعادت اللہ بدایونی بخشی الممالک محمدؒ سعادت اللہ خان بہادر کے لقب سے بخشی فوج ہین۔ راجہ کنورسین بخشی دوم ہین۔ راجہ مان رائے بریلوی دیوان کل کے پیشکار ہین۔ راجہ کلیان چند دیوانِ سلطنت ہیں۔ دولا ساہ خزانچی ہے۔ جس نے چندوسی کو آباد کیا۔ راجہ بخت مل بلدور والے چکلہ داری کی بدولت راجہ بنے۔

اطبّا مین حکیم سید احمد گیلانی طبیب خاص۔ حکیم فیض محمدؒ۔ مولوی سید دایم علی وغیرہ حاضر ہین۔

اس قسم کے سامان حکومت و دولت کے ساتھ ضرور کوئی کتاب خانہ بھی ہوگا۔ مگر اسوقت کوئی فہرست پیش نظر نہین ہے۔ جس سے مفصل حالات معلوم ہون۔ تاہم بعض آثار سے کچھ نشانات ملتے ہیں۔ نواب غفران مآب کے معالج اخیر وقت تک حکیم سید احمد گیلانی تھے۔ کتاب خانہ مین 'عجائب المخلوقات' کا ایک نہایت نادر مصوّر نسخہ ہے۔ اس پر حکیم سید احمد گیلانی کے بیٹے احمد شفیع کی مہر ہے اور یہ عبارت ہے کہ یہ نسخہ مجھے وراثۃً ملا ہے۔ جبکہ دربار کے فضلا کے ہان ایسی نادر کتابیں موجود تھیں تو خود دربار مین کیا کچھ نہ ہوگا۔

حضرت نواب سید محمد فیض اللہ خان بہادر کے عہد کی علمی ترقیان تو رامپور کی در و دیوار سے عیان ہین۔ ایک محلہ کا نام ہی مدرسہ ہے جہان مولانا بحرالعلوم اپنے ایک ہزار طلبا کے ساتھ رہتے تھے۔ فتاوے عالمگیری کے بعض مسائل مین علما کو گفتگو ہے۔ آپ نے ان تمام شکوک کو رفع کرایا۔ اور فتاوائے فیض اللہ خانی کے نام سے یہ کتاب مدوّن ہوئی۔ مصوّر بھی ملازم تھے۔ نواب

سید محمد کریم اللہ خان صاحب بہادر نے اپنی تصویر الٰہی بخش مصوّر کی بنائی ہوئی نواب اگسٹس بروک صاحب کلان بنارس کو دی تھی۔ حضرت نواب سید محمد سعید خان صاحب بہادر جنت آرام گاہ نے ریاست کے کل دفاتر اور محکمون کو منظم کیا۔ حسابات سے پتا چلتا ہے ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء سے ۳۰ ستمبر ۱۸۵۵ء تک ایکہزار چارسو نواسی روپے سوا آٹھ آنے کی کتابین خرید ہوئین۔ حکومت ہند کو بھی تلاش کتابون کی تھی۔ چنانچہ جنت آرام گاہ نے۔ تاریخ ہمایون نامہ۔ اکبر نامہ۔ تاریخ خزانۃ العالم۔ تاریخ نادری۔ خلاصۃ التواریخ تاریخ خان جہانی۔ اور تاریخ مجمع محفل ۲۰ رمضان ۱۲۶۴ھ کو صدر بورڈ آگرہ مسٹر رینے سن کو بھیجدین۔ اس سال کے حساب میں روانگی کے مصارف درج ہین۔ ہمایون نامہ، تاریخ خان جہانی اور مجمع محفل اب بھی نایاب ہین۔

عہد حضرت نواب سید محمدؐ یوسف علیخان بہادر فردوس مکان مین ۱۸۵۵ء سے ۶۶ و ۱۸۶۵ء تک دو ہزار سات سو ستاون روپیہ ساڑھے دس آنے کی کتابین خرید ہوئین۔

حضرت نواب سید محمد کلب علیخان بہادر خلد آشیان کے عہد مین ۶۸ و ۱۸۶۷ء سے ۸۸ و ۱۸۸۶ء تک تینتالیس ہزار چھ سو آٹھ روپے تیرہ آنے نو پائی خرید کتب مین صرف ہوے۔

اِن مذکورہ بالا عہد حکومت مین ایک یہ بھی طریقہ جاری تھا کہ جو شخص بھی کسی قسم کی کتاب پیش کرتا تھا، انعام و عنایات سے بہت کچھ عطیہ ملجاتا تھا۔ نواب جعفر علیخان عرف پیارے صاحب مؤشمس آباد والے اپنے باپ سے ناراض ہوکر بغیر کسی تعارف کے ایام نوجوانی مین حضرت خلد آشیان کے حضور مین حاضر ہوے۔ تاریخ غازانی مصوّر پیش کی۔ دو ہزار روپے عطا ہوے۔ اور تین سو روپے ماہانہ مقرر کردیے۔ دو سال تک وہ حاضر دربار رہے۔ سرکاری مکان رہنے کو ملا۔

عالیجاہا۔ دراصل اس کتاب خانہ کو حضور نے درجہ کمال پر پہنچایا۔ حضور ہی کے عہد مین عمارت بنی۔ اور ۱۰ ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو اسکا افتتاح فرمایا۔ کتابین باقاعدہ رکھی گئین بجٹ مقرر ہوا۔ اور باقاعدہ کام ہونے لگا۔

حضور کے عہد دولت مین ۹۰ و ۱۸۸۹ء سے ستمبر ۱۹۲۷ء تک چار لاکھ اٹھائیس ہزار ایک سو چھتیس روپے چودہ آنے دس پائی

کتاب خانہ پر صرف ہوئے ہین۔

جولائی ۱۸۸۹ء مین منشی امیر احمدؒ صاحب مینائی نے موجودات لی تو کل کتابون کی تعداد نو ہزار تین سو سینتالیس تھی۔ لیکن اب ۳۰؍ستمبر ۱۹۲۷ء تک کل تعداد کتب چوبیس ہزار ایک سو پندرہ ہے۔ اِن مین نو ہزار چونتیس قلمی۔ اور پندرہ ہزار اکیاسی مطبوعہ نسخے ہین۔

جناب حکیم محمدؒ اجمل خانصاحب دہلوی نے اس کتاب خانہ مین بہت سی اصلاحین کین اور بہت سی کتابین نایاب جمع کین۔ جلد اوّل فہرست کتب عربی تیار کرائی اور ۱۹۰۲ء مین اس کو شائع کیا۔

اب یہ جلد دوم فہرست کتب عربی ہے۔ جسکا حضور مین پیش کرنیکا افتخار حاصل کرتا ہون۔ اس فہرست مین یہ جدت ہے کہ کتاب کی تقطیع۔ اسکی سطروں کا شمار اور خط کی حالت بھی لکھی ہے۔ اس کے ساتھ کل کتاب کے مضامین کا خلاصہ بھی کر دیا ہے۔ مؤلف کتاب کے حالات کو بھی لکھا ہے۔

یہ فہرست برٹش موزیم کی فہرست کے نمونہ پر ہندوستان مین نقش اوّل ہے اور صرف فہرست کے مطالعہ سے کتاب کے مضامین پر بہ آسانی ہر شخص حاوی ہوسکتا ہے۔ اس ترتیب مین ہزارون ورق کتابون کے الٹنا پڑے۔ یہ سب کام مولوی محمدؐ نبی صاحب رجسٹرار کتاب خانہ نے تنہا کیا ہے۔ اور اُمید ہے کہ یہ خدمت دربار مین شرفِ قبول پائیگی۔

فـــــــــدوی

حافظ احمد علیخان ناظم کتاب خانہ

یکم جنوری ۱۹۲۸ء

کتب قلمیہ وغیرہ مین کتابت وکتاب کے اصطلاحات واشارات کی تصریح

اصطلاحات کتابت

باریکا۔ صفحہ کے کنارون پر جدول سے قبل ایک اور باریک خط ہوتا ہے۔

جدول۔ ہر صفحہ پر عبارت کے گردا گرد شنجرف وغیرہ سے جو خط کھینچا جائے۔

دندانِ موش۔ بین السطور سونے یا رنگ سی جو کام بشکلِ دندان بنایا جاتا ہے۔

کاغذ افشانی یا زرافشانی۔ وہ کاغذ جسپر سونے کی باریک باریک بنکیان پڑی ہون۔

لَپّہ ۔ وہ کاغذ جسپر سونے کا پانی پھرا ہوا ہو۔

لوح۔ کتاب کا پہلا صفحہ جسپر آبِ زر یا رنگ سے نقش ونگار کا کام کیا گیا ہو۔

اشارات کتاب

آہ یا الخ۔ الی آخرہ کا مخفف۔

ایضاً یا ۔ ایضاً کی علامت۔

بَت ۔ اِسے شروع فقرہ پر لکھتے ہین تا کہ معلوم ہو کہ پہلا فقرہ تمام ہو کر یہان سے دوسرا جملہ شروع ہوا۔

بط۔ باطل کا مختصر۔

تعم ۔تعالیٰ کا اختصار۔

ج۔ جواب یا جواز کی علامت۔

خ۔ یہ حرف جس فقرہ پر ہو اُس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ یہ فقرہ یہان سہواً لکھا گیا ہے۔ دراصل موخر ہے۔ اِسی وجہ سے دم، اِس کے بعد لکھتے ہیں۔ جو مقدم سے کنایہ ہوتا ہے۔

رح ۔ رحمہ اللہ یا رحمۃ اللہ علیہ کا مخفف ہے۔

رض یا رضہ ۔ رضی اللہ عنہ کا مخفف ہے۔

ز۔ اور الے۔ جس عبارت پر لکھے ہون اُنسے یہ غرض ہوتی ہے کہ اِن دونون کے درمیان کی عبارت زائد ہے۔

س۔ سوال کی علامت۔

ش۔ شرح کی علامت۔

شہ۔ شارح کا مخفف۔

صم ۔ علامت حذفِ عبارت۔

صہ ۔ صورتِ شک مین یہ علامت بھی لکھی جاتی ہے۔ اور اس کو ضبّہ بھی کہتے ہین۔

صح ۔ لفظ کی صحت کی علامت۔

صف ۔صفحہ کا اختصار ۔

صلعم یا ؐ ۔ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخفف۔

ضبّہ ۔ استفہام وشک کی علامت۔

ظ۔ ظاہر کی علامت۔

ع۔علامت عیسوی وعلامت مصرعہ۔

ء یا عط۔عطف کا اشارہ۔

عم۔علیہ السلام کا اختصار۔

ف۔علامتِ فائدہ اور علامت فارسی۔

ق۔علامتِ قیل۔

لا۔۔۔الے۔اس سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ اس قدر عبارت بیکار ہے۔

م۔علامت مسیحی اور علامتِ متن۔

مح۔محال کا مختصر۔

مص ۔مصنّف کا مختصر۔

مط۔مطلوب یا مطلب کا اختصار۔

معط یا مو۔معطوف کا مخفف۔

مقص ۔مقصود یا مقصد کا اختصار۔

موض ۔موضوع کا مخفف۔

ھ۔علامت ہجری وعلامت ہندی۔

کہیں جملہ کے دونوں طرف دو خط قوسی کھنچے ہوتے ہیں۔اس طرح (   ) اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ ان دونوں خطوں کے درمیان کا جملہ معترضہ ہے۔

جس جملہ پر تھوڑا توقف کرنا ہو تو اسکے بعد ایک چھوٹا و لکھتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ توقف کے لیے واؤ پر نقطہ دیکر اس طرح لکھتے ہیں ۏ اور اس سے بھی زیادہ توقف کے واسطے دو نقطے دئے جاتے ہین اس طرح :۔

جملہ کے ختم پر ایک نقطہ۔ یا پھول ❖ یا خط عرضی اس طرح — کھینچ دیتے ہیں۔

جس لفظ کے نیچے خطِ عرضی اس طرح — کھنچا ہو وہ حصر یا تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔

؟۔ جس جملہ کے آخر مین یہ نشان ہو وہ جملہ استفہامیہ ہوتا ہے۔

!۔ اظہار حسرت۔ تمنّا۔ تعجب یا ندبہ اور ندا کے موقع پر یہ نشان بنایا جاتا ہے۔

اگر کوئی عبارت مکرر نقل کی جاتی ہے تو اس کے امتیاز کے واسطے دو واؤ صحیح اس عبارت سے پہلے۔ اور دو معکوس واؤ اس عبارت کے بعد اس طرح لکھے جاتے ہیں۔ "   "

۱۲۔ یہ ہندسہ حاشیوں کی عبارت کے آخر مین بجائے حد کے لکھا جاتا ہے۔ اِس لیے کہ لفظ حد کے عدد بھی بارہ ہین۔ اِس سے یہ اشارہ ہوتا ہے کہ یہاں عبارت کی حد ہوگئی۔

فہرست کتب فن تفسیر عربی

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر جلد	قلمی یا مطبوعہ
۳۰۳	الاتقان فی علوم القرآن الجزء الاول والثانی	العلامة السیوطی الشافعی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۳۳	مطبوعہ
۳۰۴	احکام القرآن الجزء الاول	الامام ابن العربی الاندلسی المالکی متوفی سنہ ۵۴۳ھ	۶۲	مطبوعہ
۳۰۵	احکام القرآن - الجزء الثانی	ایضاً	۶۲	ایضاً
۳۰۶	اسباب النزول المشتهر باسباب نزول القرآن	علی بن احمد النیشاپوری متوفی سنہ ۴۶۸ھ	۳۶	مطبوعہ
۳۶۳	اسئلة القرآن واجوبتها	محمد بن ابی بکر الرازی صاحب مختار الصحاح	۲۲	قلمی
تحت نمبر ۲۶۳	اسئلة القرآن واجوبتها	ایضاً	۲۴	ایضاً
۲۶۶	اسئلة القرآن واجوبتها	ایضاً	۲۸	ایضاً
۲۲۲	اعجاز البیان فی کشف بعض اسرار ام القرآن	صدر الدین محمد القونوی متوفی سنہ ۶۷۲ھ	۲۲	مطبوع
تحت نمبر ۲۵۱	اعجاز القرآن	القاضی الباقلانی البصری متوفی سنہ ۴۰۳ھ	۳۴	مطبوع
۲۸۰	انوار الفرقان ازهار القرآن والربع الاول	شیخ غلام نقشبند لکھنوی متوفی سنہ ۱۱۲۶ھ	۴۰	قلمی
۲۸۶	البحر المحیط الجزء الاول	الامام ابی حیان متوفی سنہ ۷۴۵ھ	۴۸	مطبوع
۲۸۷	البحر المحیط - الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۸۸	البحر المحیط - الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۸۹	البحر المحیط - الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۹۰	البحر المحیط - الجزء الخامس	الامام ابی حیان متوفی سنہ ۷۴۵ھ	۴۹	مطبوع
۲۹۱	البحر المحیط - الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۹۲	البحر المحیط الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۹۳	البحر المحیط - الجزء الثامن	ایضاً	۵۰	ایضاً
۳۱۲	بلوغ السول بتفسیر ابحاث الرسول	السید احمد راتب الطهطاوی	۶۰	مطبوع
۲۸۳	تاج التفاسیر لکلام الملک الکبیر الجزء الاول والثانی	محمد عثمان المیرغنی المکی متوفی سنہ ۱۲۶۸ھ	۴۴	مطبوع
۲۸۲	التبیان فی اقسام القرآن	ابن القیم الجوزی متوفی سنہ ۷۵۱ھ	۳۱	مطبوع
۳۱۸	تفسیر ابن عباس المسمی تنویر المقباس	سیدنا عبد اللہ بن عباس متوفی سنہ ۶۸ھ	۹۹	قلمی
تحت نمبر ۲۶۳	تفسیر امام الحسن العسکری	سیدنا الامام ابو محمد الحسن العسکری متوفی سنہ ۲۶۰ھ	۲۵	مطبوع
۲۸۵	التفسیر التستری	محمد سہل التستری	۳۵	مطبوع
۲۸۴	تفسیر سورة الاخلاص	امام ابن تیمیہ متوفی سنہ ۷۲۸ھ	۳۲	مطبوعہ
۳۱۰	تفسیر سورتی الاخلاص والفلق	شیخ بو علی سینا متوفی سنہ ۴۲۸ھ	۶۰	مطبوع
۲۸۱	تفسیر سورة الفاتحہ	مولوی محمد عاشق ساکن پھلت شاگرد شاہ ولی اللہ	۲۱	قلمی
۳۱۰	تفسیر سورۂ یوسف بے نقاط	صاحبزادہ سید علی عباس خان	۶۵	قلمی
۲۲۰	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الاول	ابن جریر الطبری متوفی سنہ ۳۱۰ھ	۱	مطبوعہ
۲۲۹	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۲	ایضاً

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۲۳۰	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الثالث والرابع	ابن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ	۲	مطبوعہ
۲۳۱	ایضاً۔ الجزء الخامس والسادس	ایضاً	۳	ایضاً
۲۳۲	ایضاً۔ الجزء السابع والثامن	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۳۳	ایضاً۔ الجزء التاسع والعاشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۳۴	ایضاً۔ الجزء الحادی عشر والثانی عشر	ایضاً	۴	ایضاً
۲۳۵	ایضاً۔ الجزء الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۳۶	ایضاً۔ الجزء السادس عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۳۷	ایضاً۔ الجزء السابع عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۳۸	ایضاً۔ الجزء الثامن عشر	ایضاً	۵	ایضاً
۲۳۹	ایضاً۔ الجزء التاسع عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴۰	ایضاً۔ الجزء العشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴۱	ایضاً۔ الجزء الحادی والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴۲	ایضاً۔ الجزء الثانی والعشرون	ایضاً	۶	ایضاً
۲۴۳	ایضاً۔ الجزء الثالث والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴۴	ایضاً۔ الجزء الرابع والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴۵	ایضاً۔ الجزء الخامس والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴۰	ایضاً۔ الجزء السادس والعشرون	ایضاً	۰	ایضاً

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۲۴۷	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن۔ الجزء السابع والعشرون۔	ابن جریر الطبری متوفی ۳۱۰ھ	۷	مطبوعہ
۲۴۸	ایضاً۔ الجزء الثامن والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴۹	ایضاً۔ الجزء التاسع والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵۰	ایضاً۔ الجزء الثلاثون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۹۳	تفسیر عاملی	شیخ بہاء الدین العاملی متوفی ۱۰۳۱ھ	۵۳	قلمی
۲۶۰	تفسیر الفاتحہ	شیخ محمد عبدہ متوفی ۱۳۲۳ھ	۲۹	مطبوعہ
۲۶۳	تفسیر القرآن	الفاضل الاجل علی بن ابراہیم بن ہاشم ابی الحسن القمی	۲۳	مطبوعہ
۳۲۹	تفسیر القرآن الحکیم۔ الجزء الثانی	سید محمد رشید رضا ایڈیٹر مجلہ المنار	۴۳	مطبوعہ
۳۳۰	ایضاً۔ الجزء الثالث	ایضاً	۴۵	ایضاً
۳۳۱	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۳۲	ایضاً۔ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۳۳	ایضاً۔ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۰۹	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	۴۵	ایضاً
۲۶۵	تفسیر القرآن العظیم المسمی بالتفسیر التستری	ابی محمد سہل التستری متوفی ۲۸۳ھ	۳۵	مطبوع
۲۹۰	تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل۔ الجلد الاول والثانی	حافظ الدین النسفی متوفی ۷۱۰ھ	۲۰	مطبوع

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۲۸۵	تنزیہ القرآن عن المطاعن	ابی الحسن الی المعتزلی المتوفی [illegible]	۳۲	مطبوعہ
تحت التفسیر	تنویر المقباس تفسیر سیدنا ابن عباس رض	عبد اللہ بن عباس متوفی سنہ ۶۸ھ	۳۳	مطبوعہ
تحت التفسیر	جامع البیان	ابن جریر الطبری متوفی سنہ ۳۱۰ھ	۱	مطبوعہ
۲۷۸	جواب اہل العلم والایمان	ابن تیمیہ متوفی سنہ [illegible]	۳۸	مطبوعہ
۳۰۰	الجواب المنیف فی الرد علی مدعی التحریف فی الکتاب الشریف	یوسف احمد لعفر الجوی	۶۴	مطبوعہ
۲۷۷	جواہر القرآن	ابی حامد محمد الغزالی المتوفی سنہ [illegible]	۳۸	مطبوعہ
۳۱۱	الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن۔ الجزء الاول	عبد الرحمن الجزائری متوفی سنہ [illegible]	۶۶	مطبوعہ
۳۱۲	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۱۳	ایضاً۔ الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۱۴	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	۷۰	ایضاً
۲۰۰	حاشیہ الکازرونی علی التفسیر البیضاوی	الخطیب الکازرونی متوفی سنہ [illegible]	۲۸	قلمی
۳۲۴	حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین الجزء الاول	احمد الصاوی متوفی سنہ [illegible]	۴۳	مطبوعہ
۳۲۵	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۲۶	ایضاً۔ الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۲۷	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۳۰۱	حج القرآن	احمد الرازی من اعیان القرن السابع	۳۰	مطبوعہ
۲۵۰	الحواشی المظہریہ علی التفسیر البیضاوی	علامہ مظہر الدین	۱۵	قلمی
۲۵۱	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور الجزء الاول	العلامۃ السیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۱۰	مطبوعہ
۲۵۲	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵۳	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵۴	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵۵	ایضاً۔ الجزء الخامس	ایضاً	۱۱	ایضاً
۲۵۶	ایضاً۔ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۱۹	ایضاً۔ پارہ جزء ثالث	ایضاً	۶۰	قلمی
۳۰۲	درۃ التنزیل وغرۃ التاویل	الخطیب الاسکافی متوفی سنہ [illegible]	۴۱	مطبوعہ
تحت ۲۹۳ التفسیر	الدر اللقیط من البحر المحیط	احمد بن عبد القادر متوفی سنہ ۷۴۹ھ	۵۲	مطبوعہ
۲۸۲	زبدۃ البیان فی آیات احکام القرآن	احمد الاردبیلی متوفی سنہ ۹۹۳ھ	۴۲	قلمی
۲۸	سبیل الرسوخ فی علم الناسخ والمنسوخ مترجم تجارسی	مولوی عبد الکریم ٹونکی	۴۴	مطبوعہ
۲۹۷	سواطع الالہام	ابو الفیض فیضی متوفی سنہ [illegible]	۵۸	مطبوعہ
۲۸۴	الصراط المستقیم	احمد زناتی	۴۲	مطبوعہ
۲۹۹	العقد الجمیل فی متشابہ التنزیل	آکاہ پاشا	۵۹	مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۳۰۲	عین الاعیان فی تفسیر القرآن	محمد الغزی متوفی سنہ ۹۳۵ھ	۶۰	مطبوعہ
تحت نمبر ۳	غرائب القرآن و رغائب الفرقان	نظام الاعرج من فضلاء قرن الثامن	۸	مطبوعہ
۲۶۵	الفتوحات الربانیہ فی تفسیر ما ورد فی القرآن من الاوامر والنواہی الالٰہیہ الجزء الاول	مولانا عبد العزیز الحکیم	۲۶	مطبوعہ
۲۶۶	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۰۰	ایضاً۔ الجزء الاول	ایضاً	۶۰	ایضاً
۳۰۱	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۰۶	الفواتح الالٰہیہ والمفاتیح الغیبیہ الجزء الاول	نعمت اللہ نخجوانی	۶۴	مطبوعہ
۳۰۷	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۲۷	فہرست تفسیر الطبری	مولانا محمد زہری الغمراوی	۱	مطبوعہ
۲۹۸	قدسی الفرح تفسیر الم نشرح	الحاج محمد الفوزی	۵۹	مطبوعہ
۲۶۹	کتاب الناسخ والمنسوخ	ابن النحاس النحوی المصری متوفی سنہ ۳۳۸ھ	۲۸	مطبوعہ
۲۹۵	کتاب التبصیر فی علم التفسیر	لم اقف	۵۵	قلمی
۲۸۱	الکشف عن الکشاف	عمر القزوینی متوفی سنہ ۷۴۵ھ	۴۰	قلمی
۳۲۰	لباب التاویل فی معانی التنزیل مع معالم التنزیل الجزء الاول	الشیخ علی البغدادی المعروف بالخازن متوفی سنہ ۷۴۱ھ	۴۱	مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۳۲۱	لباب التاویل فی معانی التنزیل مع معالم التنزیل الجزء الثانی والثالث	الشیخ علی البغدادی المعروف بالخازن متوفی سنہ ۷۴۱ھ	۴۱	مطبوعہ
۳۲۲	ایضاً۔ الجزء الرابع والخامس	ایضاً	۴۲	ایضاً
۳۲۳	ایضاً الجزء السادس والسابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵۷	مدارک التنزیل وحقائق التاویل۔ النصف الاول	حافظ الدین عبد اللہ النسفی متوفی سنہ ۷۱۰ھ	۱۴	قلمی
۲۷۹	مراح لبید لکشف معنی قرآن مجید الجزء الاول	محمد نووی التناری من علماء اوّل القرن الرابع عشر	۳۹	مطبوع
۲۸۰	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۱۵	مسیر الخلاص فی تفسیر سورۃ الاخلاص	الحاج محمد الفوزی	۶۷	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۲۱	معالم التنزیل	الامام البغوی متوفی سنہ ۵۱۶ھ	۴۱	مطبوعہ
تحت نمبر ۲۸۵	مقدمۃ التفسیر	الراغب الاصبہانی متوفی سنہ ۵۰۲ھ	۴۷	مطبوعہ
تحت نمبر ۲۸۶	الناسخ والمنسوخ من القرآن	ہبۃ اللہ المقری البغدادی متوفی سنہ ۴۱۰ھ	۳۶	مطبوعہ
تحت نمبر ۲۹۳	النہر الماد من البحر	ابی عبد اللہ محمد الحیان متوفی سنہ ۷۴۵ھ	۵۱	مطبوعہ
۲۵۹	الوجیز فی تفسیر قرآن العزیز	احمد الواحدی النیشاپوری متوفی سنہ ۴۶۸ھ	۱۸	قلمی
تحت نمبر ۲۸۰	الوجیز فی تفسیر قرآن العزیز	ایضاً	۳۹	مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
	کتب فن تجوید عربی			
۱۰۰	اتحاف الجیاد فی معرفة النطق بالضاد	محمد مرزا فندی نابلسی	۹۳	مطبوع
۹۶	تاریخ القرآن والمصاحف	موسیٰ جار اللہ روستوفدی	۸۳	مطبوع
۹۹	تمرین الطلبة البررة الخیرة فی وجوہ قراءة الائمة العشرة	ہاشم بن محمد المغربی المالکی	۸۴	قلمی
۱۰۱	الحواشی المفہمة فی شرح المقدمة	احمد الجزری المولود [illegible]	۹۱	مطبوع
۹۱	رسالة فی احکام النون الساکنة والتنوین	زکریا انصاری متوفی سنہ ۹۲۶ھ	۷۷	قلمی
۱۰۳	شرح المقدمة الجزریہ	ملا علی قاری متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ	۹۲	قلمی
۹۴	طیبة النشر فی القراءات العشر منظومہ	محمد الجزری الدمشقی متوفی سنہ ۸۳۳ھ	۸۰	قلمی
۹۲	قرة العین	ابو البقا علی المعروف بابن القاصح البغدادی متوفی سنہ ۸۰۱ھ	۷۸	قلمی
تحت نمبر ۹۶	الکافی	الاشبیلی الاندلسی متوفی سنہ ۴۷۶ھ	۸۳	مطبوعہ
۹۸	الکلمات الحسان فی الحروف السبعة وجمع القرآن	الشیخ محمد بخیت المطیعی	۸۴	مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۹۳	مدخل	لم نقف علی اسم المؤلف	۸۹	قلمی
۱۰۰	المقدمة الجزریة منظومہ	محمد الجزری الدمشقی متوفی سنہ ۸۳۳ھ	۹۰	قلمی
تحت نمبر	المقدمة الجزریہ	ایضاً	۹۳	مطبوعہ
۱۰۲ ایضاً	المقدمة الجزریہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹۷	المکرر فیما تواتر من القراءات السبع وتحرر	المقری المصری	۸۳	مطبوع
۹۵	النور الازہر فی شرح مجمع الاکسیر	عبد اللطیف الشروانی	۸۲	قلمی
۱۰۴	نہایة القول المفید فی علم التجوید	الشیخ محمد مکی نصر الجریسی الشافعی من علماء القرن الرابع عشر	۹۳	مطبوع
	کتب فن اصول تفسیر عربی			
۲	الانصاف	عبد اللہ البطلیوسی النحوی متوفی سنہ ۵۲۱ھ	۹۵	مطبوع
۵	رسالة فی مبادی التفسیر	محمد الخضری الدمیاطی	۹۸	مطبوع
۳	مرآة التفسیر	ذوالفقار احمد النقوی المولود [illegible]	۹۷	مطبوع
۴	مقدمہ صفوة العرفان فی تفسیر القرآن	محمد فرید وجدی	۹۶	مطبوع
تحت نمبر ۵	مقدمة التفسیر	راغب اصبہانی متوفی سنہ ۵۰۲ھ	۹۷	مطبوع
ایضاً	منظومہ فی متشابہات القرآن	الشیخ محمد الخضری الدمیاطی	۹۷	ایضاً

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر صفحہ	مطبوعہ یا قلمی
	کتب فن اعراب القرآن عربی			
۸	الاشارۃ الی الایجاز فی بعض انواع المجاز	عبد العزیز الدمشقی المصری المتوفی سنہ ٦٦٠ھ	۱۰۰	مطبوعہ
۷	تبیان فی اعراب القرآن الجزء الاول والثانی	محب الدین عبد اللہ العکبری متوفی سنہ ٦١٦ھ	۹۹	مطبوعہ
۹	مرآۃ القرآن	قطب الدین امروہوی	۱۰۱	مطبوعہ
۱۰	المعجز	لم یتحقق اسم المؤلف	۱۰۱	قلمی
	کتب فن غریب القرآن عربی			
۷	المفردات فی غریب القرآن	راغب اصبہانی متوفی سنہ ٥٠٢ھ	۱۰۵	مطبوعہ
	کتب فن استخراج آیات القرآن عربی			
۸	دلیل الحیران فی الکشف عن آی القرآن	الحاج صانع ناظم	۱۰۷	مطبوعہ
۹	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
	فن حدیث عربی			
۵۰۱	آکام المرجان فی احکام الجان	القاضی بدر الدین الدمشقی الطرابلسی متوفی سنہ ٧٦٩ ہجری	۲۴۳	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر صفحہ	مطبوعہ یا قلمی
۴۵۴	اتحاف المسلم باحادیث الترغیب والترہیب من البخاری ومسلم	شیخ یوسف النبہانی	۱۳۳	مطبوعہ
۴۸۹	الاتحافات السنیہ فی الاحادیث القدسیہ	العلامہ محمد المدنی	۱۶۳	مطبوعہ
۵۱۵	الاتحافات السنیہ فی الاحادیث القدسیہ	ایضاً	۱۸۷	ایضاً
۵۵۴	اتمام الخشوع بوضع الیمین علی الشمال بعد الرکوع	مولینا ابی اسمٰعیل الخافقری المولود سنہ ١٢٨٠ھ	۲۱۸	مطبوعہ
۵۵۷	اتمام الخشوع بوضع الیمین علی الشمال بعد الرکوع	ایضاً	۲۲۱	ایضاً
تحت نمبر ۴۳۵	الاجوبہ عن الاسئلہ	حجر العسقلانی متوفی سنہ ٨٥٢ھ	۱۱۰	قلمی
ایضاً	الاجوبۃ المفیدہ علی الاسئلۃ العدیدہ	شیخ نجم الدین الغیطی من اعیان القرآن العاشر	۱۱۱	قلمی
۴۶۰	الاجوبۃ المفیدہ علی الاسئلۃ العدیدہ	ایضاً	۱۳۷	قلمی
۴۴۲	الاحادیث القدسیۃ الاربعین	احمد الخالدی الشہرزوری متوفی سنہ ١٢٣٢ھ	۱۲۰	قلمی
۵۰۱	اخبار اہل الرسوخ فی الفقہ والتحدیث بمقدار المنسوخ من الحدیث	ابن الجوزی متوفی سنہ ٥٩٧ھ	۱۸۲	مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی
تحت نمبر ۴۶۶ [illegible]	اختلاف الحدیث	الامام الشافعی متوفی سنہ ۲۰۴ھ	۲۲۵	مطبوعہ
تحت نمبر ۴۳۶	اربعون حدیثاً	ابراہیم بن عمر العلوی	۱۱۶	قلمی
ایضاً	اربعون حدیثاً	محمد بن احمد الخضاکی	ایضاً	ایضاً
۴۳۵	اربعین النووی	الامام النووی متوفی سنہ ۶۷۶ھ	۱۰۹	قلمی
۳۵۶	الاربعین	ایضاً	۱۳۴	ایضاً
تحت نمبر ۴۳۵	اربعین لملا علی قاری	ملا علی القاری متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ	۱۱	قلمی
تحت نمبر [illegible]	الاربعین فی فضائل قل ھو اللہ احد	السید یوسف الامیونی	۷۵	قلمی
ایضاً	اربعین فی اصطناع المسلمین	زکی الدین المنذری متوفی سنہ ۶۵۶ھ	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۴۰۲	اصول الایمان	محمد بن عبد الوہاب نجدی متوفی سنہ ۱۲۰۶ ہجری	۱۰۵	مطبوعہ
۴۹۰	الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار	الحافظ ابی بکر الحازمی الہمدانی متوفی سنہ ۵۸۴ھ	۱۶۳	مطبوعہ
۴۵۹	اعذب المناہل من قال انا عالم فہو جاہل	علامہ السیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۱۳۶	قلمی
۴۵۲	اوائل الکتب الحدیث	علامہ مفتی بلد اللہ الامین	۱۳۲	قلمی
۴۶۲	البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان	علی متقی جونپوری متوفی سنہ ۹۷۵ھ	۱۳۸	قلمی

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی
۵۰۸	تاویل مختلف الحدیث فی الرد علی اعداء اہل الحدیث	ابو محمد عبد اللہ بن مسلم النحوی الفنوی المتوفی سنہ ۲۷۶ھ	۱۸۱	مطبوعہ
تحت نمبر ۵۰	التحفۃ المرضیہ فی حل بعض المشکلات الحدیثیہ	شیخ حسین الیمانی نزیل بھوپال متوفی سنہ ۱۳۲۷ھ	۲۰۳	مطبوعہ
تحت نمبر ۴۳۵	تذکرہ فی علوم الحدیث	سراج الدین عمر المصری متوفی سنہ [illegible]ھ	۱۱۱	قلمی
۵۰۵	تذکرۃ الموضوعات	المقیسرانی الشیبانی متوفی سنہ [illegible]	۱۸۸	مطبوعہ
۴۳۱	تعلیق القلادہ فی عنق من استتر بالولادہ	عبد الوہاب المعروف بعرب زادہ	۱۲۰	قلمی
تحت نمبر ۵۲۹	التعلیق المغنی	مولوی شمس الحق عظیم آبادی	۲۰۹	مطبوعہ
۴۴۴	تعلیقات شرح حدیث شعبۃ الایمان	مولانا حیدر علی السنبلی متوفی سنہ ۱۲۲۵ھ	۱۲۵	قلمی
۵۰۲	التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر	حجر العسقلانی المصری متوفی سنہ ۸۵۲ھ	۱۶۳	مطبوعہ
۵۰۳	تمییز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنۃ الناس من الحدیث	الربیع الزبیدی متوفی سنہ ۹۴۴ھ	۱۶۲	مطبوعہ
۴۷۸	التنقیح لالفاظ الجامع الصحیح	بدر الدین الزرکشی شافعی متوفی سنہ ۷۹۴ھ	۱۵۵	قلمی

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۵۲۸	التنبیح لالفاظ الجامع الصحیح	بدر الدین الزرکشی الشافعی متوفی سنہ ۷۹۴ھ	۱۹۳	قلمی
۵۲۵	تنبیہ الغافلین	ابو اللیث السمرقندی متوفی سنہ ۳۷۳	۲۱۳	قلمی
۵۱۱	جامع الصحیح المشہور بصحیح مسلم الجزء الاول والثانی	الامام المسلم النیشاپوری متوفی سنہ ۲۶۱ھ	۱۵۳	مطبوع
۳۳۸	جمع النہایۃ فی بدء الخیر والغایۃ المشہور بمختصر ابن ابی جمرہ	ابو محمد عبد اللہ الازدی المقری المالکی متوفی سنہ ۶۹۵ھ	۱۱۴	قلمی
۳۶۲	الجمع بین الصحیحین	علامہ ابن الخراط متوفی سنہ ۵۸۱ ہجری	۱۳۰	قلمی
۵۰۹	الجوائز والصلات من جمع الاسامی والصفات	نور الحسن خان بن نواب صدیق حسن خان متوفی سنہ ۱۳۳۶ ہجری	۱۰۲	مطبوع
۵۱۳	الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی الجزء الاول	علامہ علی بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفی ابن الترکمان متوفی سنہ ۷۵۰ھ	۱۸۶	مطبوع
۵۱۴	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۶۸	جیاد المسلسل	علامہ سیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۱۳۳	قلمی
تحت نمبر ۳۵۱	حاشیہ علی السنن الصغیر	ابی الحسن محمد المعروف بالسندی متوفی سنہ ۱۱۳۸ھ	۱۳۰	مطبوع

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۵۳۰	حاشیۃ منح الحسان فی سنن الاقوال	لم اقف	۱۹۸	قلمی
۳۰۳	الخصائص الکبری الجزء الاول	علامہ سیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۱۵۹	مطبوعہ
۳۰۴	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۰۶	خیر الکلام فی قراءۃ خلف الامام	الامام البخاری متوفی سنہ ۲۵۶ھ	۱۲۹	مطبوعہ
۳۸۰	دلائل النبوۃ	ابو نعیم الاصبہانی متوفی سنہ ۴۳۰ھ	۱۹۱	مطبوعہ
تحت نمبر ۵۰۸	الرسالۃ السنیۃ فی الصلوٰۃ	امام احمد حنبل متوفی سنہ ۲۴۱ھ	۱۲۶	مطبوعہ
تحت نمبر ۵۵۶	رسالہ طلاق	ابو الوفا العرضی الحلبی	۱۳۳	قلمی
تحت نمبر ۴۳۹	رسالہ فی بعض فروع الحنفیۃ	شرف الدین الرومی	۱۱۸	قلمی
ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۱۹	ایضاً
۴۴۰	رسالہ فی مسائل العمامہ	ملا علی القاری متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ	ایضاً	قلمی
تحت نمبر ۴۴۰	رسالہ فی احادیث الموضوعۃ وغیر الصحیحۃ	ایضاً	۱۱۹	ایضاً
۴۷۰	رسالہ فی حدیث افطر الحاجم والمحجوم	لم اقف	۱۳۲	قلمی
۵۱۸	رسالہ عبد الباقی	مولانا عبد الباقی الموصلی	۱۸۰	قلمی
تحت نمبر ۵۲۳	رفع الیدین فی الدعاء	یحیی بن عبد الرحمن الزبیدی الیمانی	۲۰۵	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
تحت نمبر ۴۳۹	رموز الحافظ البونینی علی صحیح الامام البخاری	علامہ شرف الدین البونینی	۱۱۸	قلمی
۳۵۲	زبدۃ البخاری	الفاضل عمر ضیاء الدین	۱۳۳	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۵۱	زہر الربیٰ علی المجتبیٰ	علامہ سیوطی متوفی [illegible]	۱۳۰	مطبوعہ
۵۲۰	سلطان الاذکار من احادیث سید الابرار	نور الحسن خان خلف نواب صدیق حسن خان متوفی [illegible] ہجری	۱۹۳	مطبوعہ
۴۵۰	السنن الصغیر المسمیٰ بالمجتبیٰ۔ الجزء الاول	الامام النسائی متوفی [illegible]	۱۲۸	مطبوعہ
۴۵۱	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۳۹	سنن الدار قطنی	الامام الدار قطنی	۲۰۹	مطبوعہ
۴۴۴	سنن ابی داؤد جلد اول و دوم	امام ابو داؤد السجستانی متوفی [illegible]	۱۴۱	مطبوعہ
۴۰۳	سنن ابی داود جلد اول	ایضاً	۱۴۹	مطبوعہ
تحت نمبر ۴۳۵	شرح اربعین نووی	العلامہ عبد الہادی	۱۱۲	قلمی
۵۰۳	شرح اربعین نووی	الامام النووی متوفی [illegible]	۱۱۴	مطبوعہ
۴۵۱	شرح اربعین النوویہ	لم اتعرف	۱۶۴	قلمی
۵۱۰	شرح برزخ	ابو سعید سلمی	۱۸۲	قلمی
۵۳۶	شرح البرزخ	ایضاً	۲۰۲	ایضاً

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۴۸۰	شرح تراجم ابواب صحیح بخاری	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی [illegible]	۱۵۶	مطبوع
۴۴۶	شرح حدیث شعبۃ الایمان	مولانا حیدر علی سندیلی متوفی [illegible]	۱۲۵	قلمی
۵۱۹	شرح صحیح مسلم اکمال و کمل۔ الجزء الاول	محمد الوشتانی متوفی [illegible] و محمد السنوسی متوفی [illegible]	۱۸۹	مطبوع
۵۲۰	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	۱۹۰	ایضاً
۵۲۱	ایضاً۔ الجزء الثالث	ایضاً	۱۹۱	ایضاً
۵۲۲	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۲۳	ایضاً۔ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۲۴	ایضاً۔ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۲۵	ایضاً۔ الجزء السابع	ایضاً	۱۹۲	ایضاً
۵۲۹	شرح کتاب مجتبیٰ	ابن قیم الجوزی متوفی [illegible]	۱۹۵	قلمی
۴۹۰	شرح مسند الامام الاعظم	ملا علی القاری متوفی [illegible]	۱۱۴	مطبوعہ
۵۰۰	شواہد التوضیح	محمد الطائی الجیانی متوفی [illegible] ہجری	۱۸۰	مطبوعہ
۵۵۸	الطیبی	علامہ طیبی متوفی [illegible]	۲۲۱	قلمی
تحت نمبر ۵۵۴	العجالۃ النافعہ	عبد الستار عمر پوری	۲۱۹	مطبوع
۴۵۸	عدۃ الحصن الحصین	محمد الجزری الشافعی متوفی [illegible]	۱۳۵	قلمی
تحت نمبر ۵۰۰	عمدۃ الاحکام من کلام خیر الانام	حافظ عبد الغنی مصری متوفی [illegible]	۱۱۴	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۴۴۵	عمل الیوم واللیلۃ	ابن السنی متوفی ۳۶۴ھ	۱۲۳	مطبوعہ	۴۴۶	كتاب الاسماء والصفات	الحافظ احمد البیہقی متوفی ۴۵۸ھ	۱۲۳	قلمی
۴۶۳	عون الودود	مولوی محمد پنجابی	۱۴۹	مطبوعہ	۵۱۲	كتاب الاسماء والصفات	ایضاً	۱۰۷	مطبوعہ
۵۵۳	عین الاصابۃ فی استدراک عائشۃ علی الصحابۃ	علامہ سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	۲۱۰	قلمی	۴۷۵	كتاب الرد علی ابی حنیفۃ من المصنف لابی بكر بن ابی شیبۃ	ابی شیبۃ عبد اللہ العبسی متوفی ۲۳۵ھ	۲۱۲	قلمی
تحت نمبر ۵۴۴	غنیۃ الالمعی	شمس الحق عظیم آبادی	۲۰۳	مطبوعہ					
۴۳۹	الفانید فی حلاوۃ الاسانید	علامہ سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	۱۱۸	قلمی	۵۰۰	كتاب الدیات	الامام الشیبانی متوفی ۲۸۷ھ	۱۸۱	مطبوعہ
۴۶۵	فتح العلام لشرح بلوغ المرام الجزء الاول	نور الحسن خان بھوپالی متوفی ۱۳۳۶ھ	۳۰۴	مطبوعہ	تحت نمبر ۵۰۲	كتاب الصلوٰۃ	ابن القیم الجوزی متوفی ۷۵۱ھ	۱۶۹	مطبوعہ
۴۶۶	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۶۰	كتاب الصلوٰۃ	احمد المروزی متوفی ۲۹۴ھ	۲۲۲	مطبوعہ
۴۷۰	الفصول الستۃ	خواجہ پارسا متوفی ۸۲۲ھ	۱۵۳	قلمی					
تحت نمبر ۵۰۳	فضل الاسلام	محمد بن عبد الوہاب نجدی متوفی ۱۲۰۶ھ	۱۸۵	مطبوعہ	۴۵۵	كتاب القراءۃ خلف الامام	الحافظ احمد البیہقی متوفی ۴۵۸ھ ہجری	۱۳۴	مطبوعہ
۴۴۹	الفوائد الجلیلۃ فی مسلسلات محمد بن عقیلۃ	محمد بن عقیلۃ المكی متوفی ۱۱۵۰ھ	۱۲۷	قلمی	۵۴۳	كتاب القرب فی محبۃ العرب	زین الدین العراقی متوفی ۸۰۶ھ	۲۰	مطبوعہ
۵۰۲	قرۃ العینین برفع الیدین	امام بخاری متوفی ۲۵۶ھ	۱۶۹	مطبوعہ	۵۵۶	كتاب القبل والمعانقۃ والمصافحۃ	ابن الاعرابی احمد بن زیاد	۲۳۰	قلمی
۴۸۱	القول المسدد فی الذب عن المسند للامام احمد	علامہ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	۱۵۸	مطبوعہ	تحت نمبر ۵۰۳	كتاب الكبائر	محمد بن عبد الوہاب نجدی متوفی ۱۲۰۶ھ	۱۰۵۰	مطبوعہ
تحت نمبر ۵۶۳	القول المسدد فی الذب عن مسند احمد	عبد الرحیم عراقی	۲۲۶	قلمی	۳۸۵	كتاب الكنی والاسماء المجلد الاول	ابو بشر الدولابی متوفی ۳۲۰ھ	۱۹۰	مطبوعہ
۵۵۰	الكاشف عن حقائق السنن المعروف بالطیبی	علامہ طیبی متوفی ۷۴۳ھ	۲۲۱	قلمی	۳۸۶	ایضاً المجلد الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۵۲۸	کشف الکرب فی حال اہل الغربۃ	ابی البرکات عبد الرحمن الدمشقی متوفی سنہ ...ھ	۲۰۶	مطبوعہ
۵۰۳	کشف مشکل حدیث الصحیحین	الامام الجوزی متوفی سنہ ۵۹۷ھ	۲۲۳	قلمی
۴۴۳	کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ الجزء الاول	عبد الوہاب الشعرانی متوفی سنہ ۹۷۳ھ	۱۳۹	مطبوعہ
۴۴۴	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	۱۲۲	ایضاً
تحت نمبر ۵۰۸	الکلام علی سنۃ الجمعۃ قبلہا وبعدہا	حافظ ابن الملقن متوفی سنہ ۸۰۴ھ	۲۰۰	مطبوع
۵۳۰	اللآلی المصنوعۃ فی احادیث الموضوعۃ الجزء الاول	علامہ سیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۲۱۱	مطبوع
۵۳۱	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹۰۴	لقط المرجان فی احکام الجان	علامہ سیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۱۳۵	قلمی
تحت نمبر ۵۲۳	ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ ناتمام	شاہ عبد الحق محدث دہلوی متوفی سنہ ۱۰۵۲ھ	۲۰۱	قلمی
۵۱۲	المبین المعین لفہم الاربعین	ملا علی قاری متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ	۱۰۵	مطبوعہ
۴۰۲	مجالس الابرار ومسالک الاخیار	احمد الرومی	۴۵۲	قلمی
۵۲۲	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء الرابع من تجزیۃ خمسۃ عشر اجزاء	علی الہیثمی متوفی سنہ ۸۰۷ھ	۴۹۹	قلمی
۴۰۴	مجموعۃ الشروح الاربعۃ بجامع الترمذی الربع الاول	شاہ سراج احمد سرہندی رامپوری متوفی سنہ ۱۲۳۰ھ	۱۵۰	مطبوعہ

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۴۷۵	مجموعۃ الشروح الاربعۃ۔ جامع الترمذی الربع الاول	شاہ سراج احمد سرہندی رامپوری متوفی سنہ ۱۲۳۰ھ	۱۵۲	مطبوعہ
تحت نمبر ۴۲۵	مختصر مختصر المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ	علامہ زرقانی متوفی سنہ ۱۱۲۲ھ	۱۱۲	قلمی
۴۸۲	مسند ابی داود الطیالسی	سلیمان الطیالسی متوفی سنہ ۲۰۴ھ	۱۵۰	مطبوعہ
۴۹۳	مسند امام احمد الجزء الاول	امام احمد حنبل متوفی سنہ ۲۴۱ھ	۱۲۶	مطبوعہ
۴۹۴	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۱۲۸	ایضاً
۴۹۵	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۹۶	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۹۷	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۹۸	ایضاً۔ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۵۰۳	المسند للامام الشافعی	الامام الشافعی المتوفی سنہ ۲۰۴ھ	۲۲۵	قلمی
۵۰۷	المسند الشافعی	ایضاً	۱۹۳	مطبوع
۵۱۸	مسند عمر بن عبد العزیز الجزء الاول والثانی	امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز متوفی سنہ ۱۰۱ھ	۱۰۸	مطبوع
۴۰۰	المعتصر من المختصر من مشکل الآثار	ابو البرکات یوسف	۱۹۲	مطبوع
۵۲۴	المعجم الصغیر	سلیمان الطبرانی متوفی سنہ ۳۶۰ھ	۲۰۳	مطبوع
۵۲۵	مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا	جلال الدین سیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۲۰۶	مطبوع
تحت نمبر ۴۹۳	منتخب کنز العمال الجزء الاول	علی متقی متوفی سنہ ۹۷۵ھ	۱۲۰	مطبوع

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تعداد صفحات	قلمی یا مطبوعہ
تحت نمبر ۴۹۴	منتخب کنز العمال الجزء الثانی	علی متقی متوفی ۹۷۵ھ	۱۹۸	مطبوع
تحت نمبر ۴۹۵	ایضاً۔ الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۴۹۶	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۴۹۷	ایضاً۔ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۴۹۸	ایضاً۔ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۹۱	المنتقی	عبداللہ ابن الجارود متوفی ۳۰۷ھ	۱۷۰	مطبوع
۵۳۹	المنتقی شرح مؤطا الجزء الاول	ابوالولید سلیمان الاندلسی متوفی ۴۹۴ھ	۲۱۵	مطبوع
۵۴۰	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	۲۱۶	ایضاً
۵۴۸	ایضاً۔ الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۴۹	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۵۰	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	۲۱۴	مطبوع
۵۵۱	ایضاً۔ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۵۲	ایضاً۔ الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۷۹	الموضوعات الکبیر	ملا علی القاری متوفی ۱۰۱۴ھ	۱۵۶	مطبوعہ
۴۸۳	المؤطا امام مالک بروایت یحیی	امام مالک بن انس المدنی متوفی ۱۷۹ھ	۱۳۶	مطبوعہ
۴۷۲	المؤطا امام مالک و امام محمد رحمہما اللہ مع التعلیق المجد	ایضاً	ایضاً	مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تعداد صفحات	قلمی یا مطبوعہ
۵۵۹	المؤطا امام مالک روایت امام محمد مع التعلیق المجد	ایضاً	۲۲۲	مطبوعہ
۳۹۲	موطا الامام المهدی السفر الاول و الثانی	محمد المهدی متوفی [illegible]	۱۶۶	مطبوعہ
تحت نمبر ۵۰۳	نصیحة المسلمین باحادیث خاتم المرسلین	لم یصرح المولف باسمه	۱۸۶	مطبوعہ
۳۳۰	نفحات السلوان	جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ	۱۱۶	قلمی
۵۵۵	نور العین من فتاوی الشیخ حسین	مولینا حسین یمنی بھوپالی متوفی ۱۳۲۷ھ	۲۱۹	قلمی
۵۶۲	ایضاً	ایضاً	۲۲۳	مطبوعہ
۵۴۲	نیل الامانی فی توضیح مقدمة القسطلانی	شیخ الابیاری عبدالہادی	۲۱۱	مطبوعہ
۵۴۳	نیل المرام من احادیث خیر الانام	محمد الجردانی	۲۱۲	مطبوعہ
تحت نمبر ۵۰۳	الوابل الصیب بالکلم الطیب	ابن القیم الجوزی متوفی ۷۵۱ھ	۱۶۶	مطبوعہ
۳۳۷	الهیئة السنیة فی الهیئة السنیه	جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ	۱۱۳	قلمی
فن اصول الحدیث عربی				
تحت نمبر ۵۳۴	اختصار نخبة الفکر	لم یصرح المولف باسمه	۲۴۲	قلمی
تحت نمبر ۵۳۵	ارجوزة [illegible] القاموس	مجد الدین الفیروز آبادی	۲۴۳	قلمی

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۴۹	ارجوزہ صاحب القاموس	علامہ مجد الدین الفیروز آبادی متوفی سنہ ۸۱۷ھ	۲۵۰	قلمی
۴۰	الفیۃ السیوطی	جلال الدین السیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۲۴۹	قلمی
۴۷	الفیۃ العراقی	عبدالرحیم العراقی متوفی سنہ ۸۰۶ھ	۲۴۸	قلمی
۴۲	ایضاح الالفیۃ للمحدث جلد	عمر القرشی	۲۳۷	قلمی
۴۱	الباعث الحثیث	ابن کثیر متوفی سنہ ۷۷۴ھ	۲۳۵	قلمی
تحت نمبر ۴۴	بلغۃ الغریب فی مصطلح آثار الحدیث	مرتضی الحسینی متوفی سنہ ۱۲۰۵ھ	۲۳۹	مطبوع
تحت نمبر ۴۳	تذکرہ فی علوم الحدیث	ابن الملقن متوفی سنہ ۸۰۴ھ	۲۳۸	قلمی
۴۶	تنقیح الانظار فی علوم الآثار	ابن الوزیر متوفی سنہ ۸۴۰ھ	۲۴۵	قلمی
۳۸	توجیہ النظر الی اصول الاثر	طاہر بن احمد الجزائری	۲۲۱	مطبوع
۳۹	شرح ارجوزہ نخبۃ الفکر	لم یصرح المولف باسمہ	۲۳۲	قلمی
۳۵	شرح منظومۃ البیقونیہ	علامہ زرقانی متوفی سنہ ۱۱۲۲ھ	۲۲۹	قلمی
۳۶	ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی	مولوی عبدالحی لکھنوی متوفی سنہ ۱۳۰۴ھ	۲۳۰	مطبوع
۴۵	علوم الحدیث	علامہ ابن الصلاح متوفی سنہ ۶۴۳ھ	۲۴۱	قلمی
۴۳	قفو الاثر فی صفو علوم الاثر	ابن الحنبلی محمد بن ابراہیم	۲۴۸	مطبوع
۴۸	لقط الدرر شرح نخبۃ الفکر	عبداللہ المالکی	۲۳۲	مطبوع
۴۴	بہجۃ النظر فی مبادی علم الاثر	لم یصرح المولف باسمہ	۲۴۱	مطبوع

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
تحت نمبر ۴۹	منظومہ فی علم الاثر	لم یصرح المولف باسمہ	۲۵۰	قلمی
تحت نمبر ۴۰	المنہج السوی علی المنہل الروی - الجزء الاول	عبدالرحمن الاہدل	۲۳۴	قلمی
ایضاً	ایضاً - الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۰	المنہل الروی شرح منظومۃ المصطلح الحدیث النبوی	سلیمان الاہدل	۲۳۳	قلمی
تحت نمبر ۳۵ فن حدیث	نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر	علامہ حجر عسقلانی متوفی سنہ ۸۵۲ھ	۲۲۹	قلمی
تحت نمبر ۳۶	ایضاً	ایضاً	۲۴۸	قلمی
تحت نمبر ۳۸	نظم الدرر	جلال الدین السیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۲۴۹	قلمی
	فن غریب الحدیث عربی			
۱۹	الفائق	علامہ جار اللہ زمخشری متوفی سنہ ۵۳۸ھ	۲۵۱	قلمی
۲۰	الفائق الجزء الاول	علامہ جار اللہ زمخشری متوفی سنہ ۵۳۸ھ	۲۵۲	مطبوع
۲۱	ایضاً - الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
	فن اسماء الرجال عربی			
تحت نمبر ۳۳ فن کلام	ابراز الغی الواقع فی شفاء العی	مولوی عبدالحی لکھنوی متوفی سنہ ۱۳۰۴ھ	۲۸۹	مطبوع

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۶۵	اجازة القرآن المجید	مولوی محمد نعیم لکھنوی متوفی ۱۳۱۸ھ	۲۶۵	قلمی
۹۵	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب۔ الجزء الاول	علامہ قرطبی متوفی ۴۶۳ھ	۲۷۹	مطبوعہ
۹۶	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	۲۸۰	ایضاً
۱۱۰	اسماء الرجال فی مشکوة المصابیح	شاہ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	۲۸۸	قلمی
۱۰۸	اسماء الشیوخ	عبدالرحمن الکزبری	۲۸۶	قلمی
۶۶	الاصابہ فی تمییز الصحابہ من حرف الکاف الی آخر الکتاب	علامہ حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	۲۶۶	قلمی
۷۵	ایضاً۔ الجزء الاول	ایضاً	۲۷۳	مطبوعہ
۷۶	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۷	ایضاً۔ الجزء الثالث	ایضاً	۲۷۵	ایضاً
۷۸	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۹	ایضاً۔ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸۰	ایضاً۔ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸۱	ایضاً	ایضاً	ایضاً	مطبوع
۸۲	ایضاً۔ الجزء الثامن	ایضاً	۲۷۶	ایضاً
۵۸	الامداد بمعرفة علو الاسناد	سالم البصری المکی	۲۵۰	قلمی
۶۰	بغیة الطالبین	احمد النخلی النقشبندی متوفی	۲۵۹	قلمی

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۷۰	تجرید اسماء الصحابہ الجزء الاول	علامہ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ	۲۶۹	مطبوع
۷۱	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	۲۷۰	ایضاً
تحت نمبر ۳ فن حدیث	ترجمہ امام مسلم	لم یصرح المؤلف باسمہ	۲۸۳	قلمی
۹۷	تعجیل المنفعة بزوائد رجال الائمة الاربعة	علامہ حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	۲۸۱	مطبوع
۷۴	تعریف اہل التقدیس	ایضاً	۲۷۳	مطبوعہ
۸۳	تہذیب التہذیب الجزء الاول	ایضاً	۲۷۶	مطبوعہ
۸۴	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	۲۷۷	ایضاً
۸۵	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸۶	ایضاً۔ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸۷	ایضاً۔ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸۸	ایضاً۔ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸۹	ایضاً۔ الجزء السابع	ایضاً	۲۷۸	ایضاً
۹۰	ایضاً۔ الجزء الثامن	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹۱	ایضاً۔ الجزء التاسع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹۲	ایضاً۔ الجزء العاشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹۳	ایضاً الجزء الحادی عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹۴	ایضاً الجزء الثانی عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
٦٢	ثبت الشرقاوی	عبداللہ الشرقاوی	٢٦٢	قلمی
٦٤	الجمع بین کتابی ابی نصر وابی بکر النصف الاول	ابن القیسرانی الشیبانی متوفی سنہ ٥٠٧ھ	٢٦٧	مطبوع
٦٨	ایضاً النصف الثانی	ایضاً	٢٦٨	ایضاً
تحت نمبر ٥٠	رسالہ اجازہ	شیخ محمود الکردی	٢٥٦	قلمی
ایضاً	رسالہ اسناد	سید علی سیدیسی	ایضاً	ایضاً
ایضاً	ایضاً	ایضاً	٢٥٥	ایضاً
١٠٩	رسالہ اسناد صحاح ستہ مولوی رفیع الدین	مولوی رفیع الدین مرادآبادی متوفی سنہ ١٢١٣ھ	٢٨٧	قلمی
تحت نمبر ٥٦	رسالہ اسناد محمد ہادی	شیخ محمد ہادی کربلائی	٢٥٥	قلمی
تحت نمبر ١٠١	رسالہ اسناد مولوی عثمان	مولنا عثمان نزیل طیبہ	٢٨٨	قلمی
١٠٦	رسالہ سند حدیث ملا محمد	مولینا محمد نقشبندی	٢٨٩	قلمی
١٠٧	رسالہ فی ذکر رواۃ الصحیحین	امام دارقطنی متوفی سنہ ٣٨٥ھ	ایضاً	قلمی
٦٣	زاد المسیر فی الفہرست الصغیر	جلال الدین السیوطی متوفی سنہ ٩١١ھ	٢٦٣	قلمی
٧٣	ملتقطات المدلسین	علامہ حجر عسقلانی متوفی سنہ ٨٥٢ھ	٢٧٣	مطبوع
٦٩	قرۃ العین فی ضبط اسماء رجال الصحیحین	علامہ ذہبی متوفی سنہ ٧٤٨ھ	٢٦٩	مطبوع
تحت نمبر [illegible]	کتاب الضعفاء الصغیر	امام بخاری متوفی سنہ ٢٥٦ھ	٢٤١	مطبوع
تحت نمبر ٢٠	کتاب الضعفاء والمتروکین	امام نسائی متوفی سنہ ٣٠٣ھ	٢٤٢	مطبوع
٤٢	کتاب المنفردات والوحدان	امام مسلم نیشاپوری متوفی سنہ ٢٦١ھ	٢٤١	مطبوع
٥٩	[illegible] الفروع بدائع عوالی الاسناد الرفیع	ابی السعود الاسقاطی	٢٥٨	قلمی

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
٩٩	لسان المیزان الجزء الاول	علامہ حجر العسقلانی متوفی سنہ ٨٥٢ھ	٢٠٢	مطبوع
١٠٠	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	٢٠٣	ایضاً
١٠١	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
١٠٢	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
١٠٣	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
١٠٤	ایضاً الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٩٤	مجموعہ اجازہ معدودہ	شاہ عبدالحق محدث دہلوی متوفی سنہ ١٠٥٢ھ و شیخ عبدالغنی نابلسی متوفی سنہ ١١٤٣ھ	٢٦٤	قلمی
٥٠	مجموعۃ الاسانید	شیخ احمد ابوالخیر المکی	٢٥٠	قلمی
٩٠	منہاج الاسناد	قاضی ارتضیٰ علی خاں گوپاموی متوفی سنہ ١٢٧٠ھ	٢٠٢	قلمی
تحت نمبر ٢	مشیخۃ النبیۃ	الحافظ المصری عبدالغنی المتوفی سنہ ٤٠٩ھ	٢٤٣	مطبوعہ
تحت نمبر ١٩ فن متفرق	المکتوب اللطیف الی المحدث الشریف	مولنا شمس الحق عظیم آبادی	٢٨٥	مطبوعہ
٤٣	المؤتلف والمختلف	الحافظ المصری عبدالغنی متوفی سنہ ٤٠٩ھ	٢٤٣	مطبوعہ
١٠٥	النور البادی لاسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء	سید ابوالحسین احمد النوری المارہروی متوفی سنہ [illegible]	٢٨٣	مطبوعہ

فن اوراد عربی

۱۶

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۱۲۰	افضل الصلوٰۃ علی سید السادات	شیخ یوسف بنہانی	۳۱۵	مطبوع
تحت نمبر ۱۱	التحفۃ الاحمدیہ	ابراہیم الکشانی	۳۱۴	مطبوع
۱۹۵	تنبیہ الانام	عبد الجلیل القیروانی	۳۰۵	قلمی
۱۲۹	جالیۃ الارب فی نظم جالیۃ الکرب	لم یصرح المولف باسمہ	۳۱۵	مطبوعہ
۱۵۸	جوشن کبیر	آسمانی دعا کی جانی آہر	۲۹۹	قلمی
۱۵۵	حرز امام جواد	سیدنا امام تقی الشہید ۲۲۰ھ	۲۹۹	قلمی
۱۹۰	ایضاً	ایضاً	۳۰۰	ایضاً
۱۲۸	خزانۃ الصلوٰۃ	سید عطاء اللہ حصاری	۳۰۸	قلمی
۱۶۳	دعا اثنا عشریہ	محقق طوسی متوفی ۶۷۲ھ	۳۰۳	قلمی
۱۶۹	دعاء المصباح	سیدنا امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب الشہید ۴۰ھ	۳۰۱	مطبوع
تحت نمبر ۱۶۲	دعاء الطوسی	محقق طوسی متوفی ۶۷۲ھ	۳۰۳	قلمی
۱۲۰	دلائل الحسنات فی حل المشکلات	محمد البرزنجی	۳۱۰	مطبوع
۱۵۶	دلائل الخیرات	ابی عبد اللہ محمد الجزولی متوفی ۸۷۰ھ	۲۹۶	مطبوع
۱۶۴	ایضاً	ایضاً	۳۰۲	قلمی
۱۲۶	ایضاً	ایضاً	۳۰۶	مطبوع

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
تحت نمبر ۱۶۹	الدلائل القادریہ	الغوث الاعظم شیخ عبد القادر الجیلی متوفی ۵۶۱ھ	۳۰۹	مطبوع
۱۲۱	رسالہ فی اسماء اللہ تعالیٰ	لم یصرح الجامع باسمہ	۳۱۰	قلمی
۱۵۳	شرح ادعیۃ الواقعۃ فی جامع الصغیر	علی البولاقی متوفی ...ھ	۲۹۳	قلمی
۱۲۲	شرح نظم دمیاطی	احمد برنوسی	۳۱۱	قلمی
۱۰۴	شفاء الاسقام یا الآلام	ابی عبد اللہ محمد الحسینی	۳۱۳	مطبوع
۱۵۵	الصحیفۃ الثانیۃ السجادیۃ	العلامۃ الحر العاملی متوفی ...ھ	۲۹۵	قلمی
۱۲۶	ایضاً	ایضاً	۳۱۳	مطبوع
۱۲۵	الصحیفۃ الکاملۃ	سیدنا امام زین العابدین الشہید ۹۵ھ	۳۱۳	قلمی
۱۵۰	ایضاً	ایضاً	۲۹۸	ایضاً
۱۲۲	الصحیفۃ المحمدیہ	ابراہیم الکشانی	۳۱۴	مطبوع
۱۶۹	الصلوٰۃ الکبریٰ الشریفۃ	الغوث الاعظم الشیخ عبد القادر الجیلی متوفی ۵۶۱ھ	۳۰۹	مطبوع
تحت نمبر ۱۶۱	العنبر الطالع فی ذکر السیف القاطع	ابی الیمن بن مفتی محمد الحلبی	۳۰۷	مطبوع
۱۲۷	الکتاب المسلسل	سید اسعد المدنی متوفی ۱۱۱۶ھ	۳۰۶	مطبوع
تحت نمبر ۱۵۰	مائۃ الفوائد	لم یصرح المولف باسمہ	۳۱۲	قلمی
ایضاً	مجموعہ ادعیہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۵۴	ایضاً	ایضاً	۲۹۴	ایضاً
۱۶۲	مجموعہ اوراد یوم و لیل	ایضاً	۳۰۲	ایضاً
۱۲۳	منافع سور القرآن	ایضاً	۳۱۲	ایضاً

فن فقہ عربی

فن فقہ عربی

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۸۲۰	اکام النفائس	مولوی عبدالحی لکھنوی متوفی [illegible]ھ	۳۸۴	مطبوع
تحت نمبر ۹۸۴	ابطال دعوی الاجماع علی تحریم مطلق السماع	علامہ شوکانی	۳۷۸	مطبوع
تحت نمبر ۳۰۵	اتحاف ذوی الانصاف فی مسئلۃ الحل فی الطراف	مولانا الحسن الشہیر السقا	۴۳۵	مطبوع
تحت نمبر	اثمد العینین	الشیخ علی باصبرین	۳۶۴	مطبوع
تحت نمبر ۴۵۶	الاجوبۃ الصغری	عبدالقادر الفاسی	۳۰۶	مطبوع
۸۰۶	احسن الغایات	محمد سعید عبدالغفار	۳۶۹	مطبوع
۷۵۵	احکام الاوقاف	الامام الخصاف متوفی ۲۶۱ھ	۳۳۶	مطبوع
۹۸۰	الاحکام الشرعیہ فی احوال الشخصیہ	قدری پاشا متوفی ۱۳۰۶ھ	۲۷۵	مطبوع
۶۸۱	الاحکام السلطانیہ	ابی الحسن الماوردی متوفی ۴۵۰ھ	۳۷۴	مطبوع
۷۴۹	اختلاف الفقہاء	ابن جریر الطبری متوفی ۳۱۰ھ	۳۷۱	مطبوع
۸۲۰	ارشاد الخلق الی العمل بخبر البرق	جمال الدین دمشقی	۳۷۹	مطبوع
۴۳۹	اسرار الشریعۃ الاسلامیہ	ابراہیم آفندی	۳۳۹	مطبوع
تحت نمبر ۲۳۰ فن کلام	اسرار الصلوۃ	علامہ جعفی شہید ثانی متوفی ۹۶۶ھ	۳۹۳	مطبوع
۷۵۴	اسعاف الاکابر بتوضیح مسئلۃ الاستخلاف فی الصلوۃ	مولانا الحسن الخطیب الازہر	۴۳۵	مطبوع
۸۳۰	اصلاح المساجد من البدع والعوائد	جمال الدین دمشقی	۴۹۳	مطبوع
۷۵۳	اعلام الانباء بفتح ام الخبائث	الفاضل احمد بک الحسینی	۳۳۵	مطبوع
۸۰۷	الاعلام بقواطع الاسلام	ابن حجر الہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	۳۶۹	مطبوع

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
تحت نمبر ۱۹۱ فن کلام	اعلام الموقعین عن رب العالمین	ابن القیم الجوزی متوفی ۷۵۱ھ	۳۸۰	مطبوع
۶۸۵	اغاثۃ اللہفان فی حکم طلاق الغضبان	ایضاً	۳۸۲	مطبوع
تحت نمبر ۵۳	الافاضہ فی بیان احکام الاستحاضہ	مولانا الحسن خطیب الازہر	۳۴۶	مطبوع
۸۰۳	اقتداء الواقف الی الاقتداء بالمخالف	الشیخ طیب الاشعری النقشبندی	۳۶۰	مطبوع
۶۳۳	ایضاح الفوائد فی شرح اشکالات القواعد	علامہ محمد بن الحسن الحلی متوفی [illegible]ھ	۲۲۱	قلمی
۸۱۱	البحر الرائق شرح کنز الدقائق الجزء الاول	ابن النجیم المصری متوفی ۹۷۰ھ	۳۷۴	مطبوع
۸۱۲	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۳۷۵	ایضاً
۸۱۳	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	۳۷۶	ایضاً
۸۱۵	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸۱۶	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸۱۷	ایضاً الجزء السادس	ایضاً	۳۷۷	ایضاً
۸۱۸	ایضاً الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۰۱	بحر زخار	الشیخ الاقلم متوفی [illegible]ھ	۳۱۵	قلمی
۶۲۸	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع المجلد الاول	ابی بکر الکاسانی متوفی [illegible]ھ	[illegible]	[illegible]
۶۲۹	ایضاً المجلد الثانی	ایضاً	[illegible]	ایضاً

فہرست | ۱۸ | المجلد الثانی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوعہ
٧٣٠	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع المجلد الثالث	ابی بکر الکاسانی متوفی ۵۸۷ھ	٣٢١	قلمی
٧٣٠	ایضاً الجزء الاول	ایضاً	٣٢٦	مطبوع
٧٣١	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	٣٢٦	ایضاً
٧٣٢	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧٣٣	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧٣٤	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	٣٢٨	ایضاً
٧٣٥	ایضاً الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧٣٦	ایضاً الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٦٩٢	بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد	قاضی ابن رشد متوفی ۵۹۵ھ	٣٩٠	مطبوع
تحت نمبر ٦٩٢	البرہان المشرح	سید محمد الدمیاطی	٣٥٩	مطبوع
٨٠٠	بغیۃ المسترشدین	عبد الرحمن بن محمد باعلوی	٣٦٢	مطبوع
تحت نمبر ٨٠٢	بغیۃ المشتاق	عبد القادر بن عبد الکریم البرزنجی	٣٦٥	مطبوع
تحت نمبر ٨٠٣	بوارق الالماع فی تکفیر من یحرم السماع	احمد الغزالی متوفی ۵۲۰ھ	٣٦٨	مطبوع
٦٦٨	تاسیس النظر	عبید اللہ الدبوسی متوفی ۴۳۰ھ	٣٦٣	مطبوع
٧٥٧	تبیین المحارم	سنان الدین یوسف الاماسی متوفی فی حدود ۱۰۰۰ھ	٣٣٨	قلمی
٦٣٠	تحریر الاحکام الشرعیہ علی مذہب الامامیۃ	علامہ حسن بن یوسف الحلی متوفی ۷۲۶ھ	٣٣٩	قلمی
٦٧٧	التحف فی مسائل السلف	علامہ شوکانی	٣٦٣	مطبوع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوعہ
٧٧٥	تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب الجزء الاول	سلیمان البجیرمی متوفی ۱۲۲۱ھ	٣٣١	مطبوع
٧٧٦	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	٣٣٣	ایضاً
٧٧٧	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧٧٨	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٨٠٨	تحفۃ الحکام فی نکت العقود والاحکام	قاضی ابی بکر محمد الاندلسی متوفی ۸۲۹ھ	٣٧١	مطبوع
تحت نمبر ٧٢٥	التحفۃ المرضیہ فی الاراضی المصریۃ	نجیم المصری متوفی ۹۷۰ھ	٣١٢	قلمی
٧٣٧	تحریر الابصار	سید عبد اللہ میرغنی مکی متوفی ۱۲۰۷ھ	٣٢٥	مطبوع
تحت نمبر ٨٠٠	تحقیق فی التلفیق	عبد القادر البرزنجی	٣٦٢	مطبوع
٨٢٩	ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان	مولوی عبد الحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ	٣٠٣	مطبوع
٨١٩	تکملۃ البحر الرائق	محمد الطوری	٣٠٧	مطبوع
٦٥٥	تکملۃ عمدۃ الرعایۃ علی المجلد الثالث لشرح الوقایہ	مولوی شیخ محمد نائب	٣٥١	مطبوع
٧٠٨	التنبیہ فی فروع الشافعیہ	ابی اسحاق ابراہیم الشیرازی متوفی ۴۷۶ھ	٣١٠	مطبوع
٦٣١	تہذیب الاحکام	محقق طوسی متوفی ۴۶۰ھ	٣٣٠	قلمی
٦٥٣	جامع الرموز	شمس الدین محمد القہستانی متوفی فی حدود ۹۶۲ھ	٣٣٧	قلمی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	کیفیت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	کیفیت
۸۰۱	جواہر الروایات فی الدعاوی والبینات	محمد سلیم السیتاوی الازہری	۳۶۳	مطبوع	۶۸۴	الحیل المنسوبۃ کتاب الخصاف	ابی بکر احمد الخصاف متوفی ۲۶۱ھ	۳۸۰	مطبوع
۸۳۴	الجوہرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری۔ مجلد اول	ابو بکر الحدادی متوفی فی حدود ۸۰۰ھ	۴۸۲	مطبوع	۸۲۲	خلاصۃ الکیدانی	لطف اللہ الحنفی الکیدانی	۴۸۰	مطبوع
					تحت نمبر ۶۰۰	الخیر الباقی	ابن النجیم المصری متوفی ۹۷۰ھ	۴۱۴	مطبوع
۸۳۵	ایضاً مجلد دوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۸۲۲	دروس الفقہ	محی الدین الخیاط	۳۸۱	مطبوع
۹۳۲	حاشیۃ الروضۃ البہیۃ	احمد التونی	۳۲۲	قلمی	۷۳۶	الدرۃ فی بیان حکم البحرہ	سید احمد بک	۴۲۴	مطبوع
۸۰۴	حاشیہ شرح وقایہ	مولوی محمد خازن	۴۶۷	قلمی	۸۲۶	دعوۃ الحق	یوسف حسین خانپوری	۴۲۴	مطبوع
۸۲۷	حاشیہ دقایق الروایۃ	ملا مشہد پنجابی	۴۸۴	مطبوع	تحت نمبر ۶۹۱	الدلیل التام علی رسالۃ الامام الجزء الاول	القاضی محمد الدمیاطی	۴۵۷	مطبوع
۷۶۱	الحواشی علی تحفۃ المحتاج الجزء الاول	عبد الحمید الشروانی واحمد العبادی	۴۴۱	مطبوع	تحت نمبر ۶۹۱	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۴۵۸	ایضاً
۷۶۲	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۴۴۲	ایضاً	۷۳۸	رد الفضول	مختار المؤید	۴۳۵	مطبوع
۷۶۳	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	۴۴۳	ایضاً	۸۳۲	رسائل الارکان	مولانا بحر العلوم لکھنوی متوفی ۱۲۲۵ھ	۴۸۶	مطبوع
۷۶۴	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۷۲۵	الرسائل الزینیۃ	ابن النجیم المصری متوفی ۹۷۰ھ	۴۱۳	قلمی
۷۶۵	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۶۷۹	رسائل فی الوقف	عمر لطفی الحالی	۳۷۵	مطبوع
۷۶۶	ایضاً الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	تحت نمبر ۶۹۲	رسالۃ ابی الروح فی السماع	عیسی بن عبد الرحیم	۳۷۹	مطبوع
۷۶۷	ایضاً الجزء السابع	ایضاً	۴۴۴	ایضاً	تحت نمبر ۸۳۳	رسالۃ الاثبات فی تشابہ	ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ	۴۸۸	مطبوع
۷۶۸	ایضاً الجزء الثامن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	تحت نمبر ۸۲۵	رسالۃ فی بیان المعاصی الکبائر والصغائر	ابن النجیم المصری متوفی ۹۷۰ھ	۴۱۷	مطبوع
۷۶۹	ایضاً الجزء التاسع	ایضاً	ایضاً	ایضاً					
۷۷۰	ایضاً الجزء العاشر	ایضاً	۴۳۵	ایضاً	۷۲۶	رسالۃ الحصیر	مولانا محمود حسن خان ٹونکی	۴۱۸	مطبوع
۷۹۴	حواشی علی شرح منہاج الطالبین	علامہ قلیوبی وغیرہ	۴۵۹	مطبوع	تحت نمبر [illegible]	رسالۃ الطلاق	ابو الوفا القرشی الحلبی	۴۹۲	قلمی
۷۸۷	الحواشی المدنیۃ علی شرح المقدمۃ الحضرمیۃ	محمد الکردی متوفی ۱۱۹۴ھ	۴۵۴	مطبوع	۶۸۴	رسالۃ فی تحریر التقادیر الشرعیۃ	عبد القادر الطرابلسی	۳۸۰	مطبوع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوعہ
تحت نمبر	رسالہ فی تحقیق ارض عشری	علی بن احمد الکرکی	۳۲۲	قلمی
۶۶۱	رسالہ حکم قراءۃ الفاتحہ	مولوی عبد القادر	۳۰۰	قلمی
تحت نمبر	رسالہ فی طلب الیمین	ابن نجیم المصری متوفی سنہ [illegible]	۳۱۰	قلمی
ایضاً	رسالہ فی الطعن والطاعون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر	رسالہ فی الطلاق المعلق بالابراء	ایضاً	۳۱۶	قلمی
ایضاً	رفع الغشا	ایضاً	۳۱۵	ایضاً
۶۶۰	رمز الحقائق شرح کنز الدقائق المجلد الثانی	قاضی بدر الدین العینی متوفی سنہ ۸۵۵ھ	۳۵۸	قلمی
۶۳۶	رموز الکنوز منظوم	ہبۃ اللہ البارزی متوفی سنہ [illegible]	۳۳۸	قلمی
۹۳۳	الروضۃ البہیۃ شرح اللمعۃ الدمشقیۃ	زین الدین علی العاملی متوفی سنہ ۹۶۶ھ	۳۳۳	قلمی
۵۵۸	روضۃ المحتاجین	شیخ رضوان الخاوتی	۳۴۹	مطبوع
تحت نمبر	الروض المربع شرح زاد المستقنع	شیخ منصور البہوتی متوفی سنہ [illegible]	۳۳۰	مطبوع
تحت نمبر	زبدۃ النہایۃ حاشیہ شرح وقایہ	مولوی عبد الحمید لکھنوی	۳۳۹	مطبوع
۶۵۲	زبدۃ القضایا	لم یصرح المولف باسمہ	۳۳۷	قلمی
۹۳۱	زجر العاقد	سید یحیی	۳۱۹	قلمی
۶۵۶	السعایۃ فی کشف ما فی شرح الوقایہ المجلد الاول	مولوی عبد الحی لکھنوی متوفی سنہ ۱۳۰۴ھ	۳۵۲	مطبوع
۶۶۳	ایضاً المجلد الثانی	ایضاً	۳۵۲	ایضاً

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوعہ
۸۰۲	سعد الشموس والاقمار	عبد القادر الوردینی البیشی	۳۷۵	مطبوع
۶۹۹	السعیدیات فی احکام الطلاق النصف الاول	محمد سعید مدرس الازہر الشریف	۳۹۴	مطبوع
۷۰۰	ایضاً النصف الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۵۱	سیف اہل العدل	ابراہیم السمنودی	۳۴۴	مطبوع
۶۳۵	شرح الازہار فی فقہ ائمۃ الاطہار	ابو الحسن عبد اللہ بن مفتاح	۳۳۶	قلمی
۶۵۱	شرح مختصر الوقایہ	مولوی عبد العلی برجندی	۳۴۳	قلمی
۷۹۰	شرح معلقات شرح الوقایہ	لم یصرح المولف باسمہ	۳۵۶	قلمی
۶۵۴	شرح الوقایہ۔ جلد ثالث	صدر الشریعۃ عبید اللہ متوفی سنہ [illegible]	۳۳۹	مطبوع
۸۳۸	ایضاً	ایضاً	۳۹۱	ایضاً
۶۹۷	شموس الادلہ	علی الخربوطلی	۳۹۲	مطبوع
۶۵۸	الصارم المسلول علی شاتم الرسول	ابن تیمیۃ الحرانی متوفی سنہ [illegible]	۳۵۵	مطبوع
۸۰۶	الطرق الحکمیہ	ابن قیم الجوزی متوفی سنہ ۷۵۱ھ	۳۴۳	قلمی
۳۲۳	الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ	مولانا محمود مفتی دمشق	۳۸۱	مطبوع
۶۶۲	عجالۃ المحتاج الی توجیہ المنہاج	ابن الملقن متوفی سنہ ۸۰۴ھ	۳۶۰	مطبوع
۷۵۶	عمدۃ البیان فی معرفۃ فروض الاعیان	عبد اللطیف المرادسی متوفی سنہ [illegible]	۳۳۷	مطبوع
۷۶۰	عین البشارۃ	مولانا محمد نور الکوردی	۳۳۱	مطبوع

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	کیفیت
۱۲۰۱	غایۃ الاختصار	قاضی ابی الشجاع الاصبہانی متوفی قبل ۵۹۳ھ	۳۹۳	قلمی
تحت نمبر	غایۃ تلخیص المراد	سید شریف عبدالرحمن باعلوی	۳۶۴	مطبوع
۷۱۰	غایۃ المقصود	احمد الدیربی متوفی ۱۱۵۱ھ	۳۷۳	مطبوع
۷۳۹	غذاء الالباب شرح منظومۃ الآداب الجزء الاول	محمد بن احمد النابلسی متوفی ۱۱۸۸ھ	۳۲۳	مطبوع
۷۵۰	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۸۰	الغرر البہیۃ فی شرح البہجۃ الوردیۃ الجزء الاول	قاضی زکریا انصاری متوفی ۹۲۶ھ	۳۵۰	مطبوع
۷۸۱	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۸۲	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	۳۵۱	ایضاً
۷۸۳	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۸۴	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۰۴	الفتاوی الخیریۃ الجزء الاول	خیر الدین الرملی متوفی ۱۰۸۱ھ	۳۹۸	مطبوع
۷۰۵	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۳۹۹	ایضاً
تحت نمبر	الفتاوی الزینیہ	ابن النجیم المصری متوفی ۹۷۰ھ	۳۸۳	مطبوع
۶۸۲	الفتاوی الغیاثیہ	شیخ داؤد	۳۸۲	مطبوع
۷۰۹	الفتاوی الکاملیہ	محمد کامل الطرابلسی	۴۰۳	مطبوع
۶۸۹	الفتاوی المہدیۃ الجزء الاول	شیخ محمد الازہری المہدی	۳۸۶	مطبوع
۶۹۰	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۳۸۷	ایضاً
۶۹۱	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	کیفیت
۶۹۲	الفتاوی المہدیۃ الجزء الرابع	شیخ محمد الازہری المہدی	۳۸۸	مطبوع
۶۹۳	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶۹۴	ایضاً الجزء السادس	ایضاً	۳۸۹	ایضاً
۶۹۵	ایضاً الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸۰۵	فتوی مفتی الاسلام	عبدالرحمن مفتی مکہ	۳۹۸	مطبوع
۶۲۹	فتح الرحمن	ابو زید الوضاحی	۳۱۷	قلمی
۷۹۱	فتح العلام بشرح مرشد الانام الجزء الاول	شیخ محمد الدمیاطی	۳۵۷	مطبوع
۷۹۲	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۳۵۰	ایضاً
۷۸۵	فتح الوہاب بشرح منہج الطلاب الجزء الاول	قاضی زکریا انصاری متوفی ۹۲۶ھ	۳۵۳	مطبوع
۷۸۶	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۳۵	فرقان القلوب	ابی الہدی آفندی الرفاعی	۳۲۳	مطبوع
تحت نمبر فن تاریخ	فوائد متفرقہ	مولوی غلام علی	۳۳۱	مطبوع
۷۹۸	فیض الالٰہ المالک فی حل الفاظ عمدۃ السالک الجزء الاول	سید عمر برکات الشامی البقاعی المکی	۳۶۲	مطبوع
۷۹۹	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۳۶۳	ایضاً
۷۸۹	القول التام فی احکام المأموم والامام	علامہ ابن العماد متوفی ۸۰۸ھ	۳۵۵	مطبوع
۸۰۶	القول الجازم فی سقوط الحد بنکاح المحارم	مولوی عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ	۴۰۰	مطبوع

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
٥١١	القول الجامع فی الطلاق البدعی والمتتابع	محمد المطیعی بن بخیت	٣٧٣	مطبوع
٦٠٧	کتاب اسرار الحج	ابو حامد محمد الغزالی متوفی ٥٠٥ھ	٣٨٣	مطبوع
٦٥٩	کتاب الام نبذہ من جزء السابع	الامام الشافعی متوفی ٢٠٤ھ	٣٥٢	قلمی
٦٦٣	کتاب الام الجزء الاول	ایضاً	٣٦٢	مطبوع
٦٦٤	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	٣٦٣	ایضاً
٦٦٥	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٦٦٦	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٦٦٧	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	٣٦٣	ایضاً
٦٦٨	ایضاً الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٦٦٩	ایضاً الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
[illegible]	کتاب الخصاف	الامام الخصاف متوفی ٢٦١ھ	٣٨٠	مطبوع
٦٥٧	کتاب الخلاصہ	طاہر البخاری متوفی ٥٤٢ھ	٣٥٣	قلمی
٦٣٢	کتاب الدقائق	الامام النووی متوفی ٦٧٦ھ	٣١٩	قلمی
٦٣٣	کمال الدرایہ فی شرح النقایہ	ابو العباس احمد الشمنی متوفی ٨٧٢ ہجری	٣٣٣	قلمی
٧١٠	مبسوط السرخسی الجزء الاول والثانی	ابی بکر محمد السرخسی متوفی ٤٨٣ھ	٣٠٣	مطبوع
٧١١	ایضاً الجزء الثالث والرابع	ایضاً	٣٠٥	ایضاً
٧١٢	ایضاً الجزء الخامس والسادس	ایضاً	٣٠٦	ایضاً

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
٧١٣	مبسوط السرخسی الجزء السابع والثامن	ابی بکر محمد السرخسی متوفی ٤٨٣ھ	٣٠٧	مطبوع
٧١٤	ایضاً الجزء التاسع والعاشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧١٥	ایضاً الجزء الحادی عشر والثانی عشر	ایضاً	٣٠٨	ایضاً
٧١٦	ایضاً الجزء الثالث عشر والرابع عشر	ایضاً	٣٠٩	ایضاً
٧١٧	ایضاً الجزء الخامس عشر والسادس عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧١٨	ایضاً الجزء السابع عشر والثامن عشر	ایضاً	٣١٠	ایضاً
٧١٩	ایضاً الجزء التاسع عشر والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧٢٠	ایضاً الجزء الحادی والعشرون والثانی والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧٢١	ایضاً الجزء الثالث والعشرون والرابع والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧٢٢	ایضاً الجزء الخامس والعشرون والسادس والعشرون	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٧٢٣	ایضاً الجزء السابع والعشرون والثامن والعشرون	ایضاً	٣١٢	ایضاً

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	کیفیت
۷۲۳	المبسوط السرخسی الجزء التاسع والعشرون وثلثون	ابی بکر محمد السرخسی متوفی ۴۹۰ھ	۳۱۲	مطبوع
۷۳۱	متفرقات الاحمدی المجلد الاول	احمد بن محمد سعید	۳۲۲	قلمی
۷۳۲	ایضاً المجلد الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۵۹	مجمع الضمانات	ابی محمد غانم البغدادی	۳۴۰	مطبوع
۶۷۴	مجموعہ فتاوے ابن تیمیہ مجلد اول	امام ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ	۳۶۱	مطبوع
۶۷۵	ایضاً مجلد ثانی	ایضاً	۳۶۰	ایضاً
۶۸۲	مجموعہ شرح الاسماع	محمد مغربی تونسی	۳۷۸	مطبوع
۶۹۸	مجموع المسائل	امام ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ	۳۹۳	قلمی
۶۳۸	المحیط البرہانی الجزء الاول من المجلد الثانی	برہان الدین البخاری متوفی ۶۱۶ھ	۳۳۰	قلمی
۶۳۹	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۳۴۱	ایضاً
۸۳۷	مختصر القدوری	احمد القدوری متوفی ۴۲۸ھ	۳۹۰	مطبوع
تحت نمبر ۶۶	مختصر المزنی	اسماعیل المزنی متوفی ۲۶۴ھ	۳۶۵	مطبوع
۶۲۶	مختصر الوقایہ	صدر الشریعہ عبید اللہ متوفی ۷۴۷ھ	۳۲۵	قلمی
۶۳۷	ایضاً	ایضاً	۳۲۲	ایضاً
۶۶۰	المدونۃ الکبریٰ الجزء الاول	عبد الرحمن الفقیہ المالکی متوفی ۱۹۱ھ	۳۶۶	مطبوع
۶۶۱	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۳۶۸	ایضاً
۶۶۲	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶۶۳	المدونۃ الکبریٰ الجزء الرابع	عبد الرحمن الفقیہ المالکی متوفی ۱۹۱ھ	۳۶۹	مطبوع
تحت نمبر ۵۴۳ فن حدیث	مرشد الانام	محمد البجردانی	۳۶۸	مطبوع
۶۳۷	مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق المصنف الاول	ابراہیم القاری	۳۳۹	قلمی
تحت نمبر ۶۲۳	المسئلۃ الخاصی فی الوکالۃ العامۃ	ابن نجیم المصری متوفی ۹۷۰ھ	۳۱۵	قلمی
۶۲۵	مثیر الغرام الساکن لے اشرف الاماکن	الشیخ ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ	۳۲۳	قلمی
۷۷۱	مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج الجزء الاول	محمد الشربینی متوفی ۹۷۷ھ	۳۴۵	مطبوع
۷۷۲	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۳۴۴	ایضاً
۷۷۳	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷۷۴	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶۳۸	مفتاح المقاتیح شرح الدرۃ المنظومہ المجلد الاول	صبغۃ اللہ موسوی	۳۲۶	قلمی
۶۳۹	ایضاً المجلد الثانی	ایضاً	۳۲۸	ایضاً
تحت نمبر ۶۶	مقدمات ابن رشد	قاضی ابن رشد متوفی ۵۲۰ھ	۳۶۶	مطبوع
تحت نمبر ۶۲۳	مقدمہ لطیفہ	ابن نجیم المصری متوفی ۹۷۰ھ	۳۱۴	قلمی
۸۲۵	ملجأ القضاۃ عند تعارض البینات	محمد غانم البغدادی	۳۸۲	مطبوع
تحت نمبر ۱۹	منحۃ الخالق علی البحر الرائق	ابن عابدین متوفی ۱۲۵۲ھ	۳۷۸	مطبوع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوع
۶۹۳	منحة العلی المتعال	محمد الدمیاطی	۳۵۰	مطبوع
۸۳۶	منیة المصلی	سدید الدین کاشغری	۳۹۰	مطبوع
۶۵۰	الموکب العلیة فی توضیح الکواکب الدریة	عبد الهادی	۳۴۳	مطبوع
۶۰۰	مواہب البدیع	عبد القادر الکردی	۳۰۱	مطبوع
۶۵۲	تحریر الاصحیہ (?)	احمد نوری افندی (?)	۳۴۳	مطبوع
۶۲۱	نصاب الاحتساب	عمر الشامی	۳۱۹	مطبوع
۶۳۰	نور الایمان	مولوی عبد الحلیم لکھنوی متوفی ۱۲۸۵ھ (?)	۳۱۷	مطبوع
۶۶۹	نہایة الزین شرح قرة العین	محمد نووی الستاری (?)	۳۳۹	مطبوع
۸۳۶	النہر الفائق	عبد القادر مکی	۳۹۲	مطبوع
۶۸۸	واقعات المفتیین	عبد القادر افندی متوفی [illegible]	۳۸۵	مطبوع
۶۰۲	الوجیز الجزء الاول	ابو حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۳۹۶	مطبوع
۶۰۳	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶۲۲	ہدایة العوام الی معنی حدیث بنی الاسلام	محمد سعید شطا الشافعی	۳۲۳	مطبوع
	فن فرائض عربی			
بحث المیراث فن فقہ	اکمل الفرائض	نصیر الشیرازی	۵۰۹	قلمی
۴۳	تحفة الخیریة علی الفوائد الشنشوریة	ابراہیم الباجوری متوفی ۱۲۷۶	۵۰۸	مطبوع
۴۲	تدریب المبتدی	محمد المدنی متوفی ۱۲۹۹	۵۰۸	مطبوع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوع
۳۶	حاشیة علی شرح السبط	محمد المقری البقری	۵۱۰	مطبوع
۳۹	سراجی	سراج الدین محمد السجاوندی	۵۰۲	مطبوع
بحث المیراث فن کلام	سراجی	ایضاً	۵۱۰	قلمی
۴۱	الشباک	ابو البرکات محمد الدجوتی (?)	۵۰۶	قلمی
بحث المیراث (?)	شرح السراجیہ	احمد ابن کمال پاشا متوفی ۹۴۰	۵۰۴	مطبوع
۳۷	شرح السراجیہ	سعد الدین التفتازانی متوفی ۷۹۲	۵۰۰	قلمی
۳۸	شرح المقدمة	عبد الملک المکی	۵۰۲	مطبوع
[illegible]	کتاب الفرائض	لم یوجد المؤلف باسمہ (?)	۵۰۳	قلمی
۳۵	مباحث الارقام (?)	محمد حمدی الزبلی	۵۰۹	مطبوع
۴۳	المجموعة الکلائی	محمد الزبیری متوفی [illegible]	۳۹۷	قلمی
۲۵	مختصر فرائض شریفی	مولوی محمد حسن سنبھلی متوفی ۱۳۰۵	۳۹۸	مطبوع
۲۶	نظم الدرر المنثور فی علم المناسخات	احمد المالکی من علماء القرن العاشر	۳۹۹	قلمی
۴۲	ایضاً	ایضاً	۵۰۷	ایضاً
۴۰	نور السراج شرح السراجیہ	محمد الهادی	۵۰۵	قلمی
	فن اصول الفقہ عربیہ			
۱۴۸	الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الاول	علی الآمدی متوفی ۶۳۱ھ	۵۳۱	مطبوع
۱۴۹	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۵۳۲	ایضاً
۱۵۰	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۵۱	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	مطبوعہ یا قلمی
۱۳۳	اصول الشاشی	نظام الدین الشاشی	۵۳۷	مطبوعہ
۱۳۵	اصول الفقہ	محمد الخضری بک	۵۲۹	مطبوع
۱۲۵	التحقیق شرح الحسامی	عبد العزیز البخاری متوفی ۷۳۰ھ	۵۱۰	قلمی
۱۴۴	تغییر التنقیح	ابن کمال پاشا احمد متوفی ۹۴۰ھ	۵۳۰	مطبوع
۱۲۳	التقریر والتحبیر شرح التحریر	محمد الحلبی متوفی ۸۷۹ھ	۵۱۷	قلمی
۱۲۸	ایضاً حصہ اول	ایضاً	۵۲۳	مطبوع
۱۲۹	ایضاً حصہ دوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳۰	ایضاً حصہ سوم	ایضاً	۵۲۴	ایضاً
۱۳۱	تسہیل الاصول	خیر الدین الشیخی	۵۴۰	مطبوع
[illegible]	تقریب الاصول	[illegible] متوفی [illegible]	۵۱۱	قلمی
۱۲۶	تیسیر التحریر	محمد امین البخاری	۵۲۱	قلمی
۱۳۷	حاشیۃ الابہری علی العضدیہ	احمد الابہری من ابناء القرن الثامن	۵۳۲	قلمی
۱۳۰	حاشیہ علی حاشیۃ المیر علی العضدیہ	حسن السامسونی	۵۱۳	قلمی
۱۳۲	دار الوصول الی علم الاصول	احمد السیواسی	۵۰۸	قلمی
۱۲۸	در الاصول	محمد عرفان	۵۲۱	قلمی
[illegible]	رسالہ فی الاصول	عبید اللہ الکرخی متوفی ۳۴۰ھ	۵۳۰	مطبوع
۱۱۸	رسالہ فی اصول الدین	الامام الشافعی متوفی ۲۰۴ھ	۵۱۱	مطبوع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	مطبوعہ یا قلمی
۱۳۸	رسالہ فی اصول الدین	الامام الشافعی متوفی ۲۰۴ھ	۵۳۳	مطبوع
۱۲۳	الشافی شرح منتخب الحسامی	محمد یعقوب البنانی	۵۱۷	قلمی
۱۳۴	شرح الشرح العضدی	علامہ تفتازانی متوفی ۷۹۲ھ	۵۲۹	قلمی
۱۲۶	شرح مسلم الثبوت	مولانا عبد الحق خیر آبادی متوفی ۱۳۱۶ھ	۵۱۹	مطبوع
۱۲۶	غایۃ الوصول شرح لب الاصول	زکریا الانصاری متوفی سنہ ۹۲۰ھ	۵۳۳	مطبوع
۱۲۰	فصول الحواشی لاصول الشاشی	مولوی [illegible]	۵۳۵	مطبوع
[illegible]	فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت الجزء الاول	مولوی عبد العلی بحر العلوم متوفی ۱۲۲۵ھ	۵۳۶	مطبوع
ایضاً	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۵۳۷	ایضاً
[illegible]	قمر الاقمار علی نور الانوار	مولوی عبد الحلیم لکھنوی متوفی ۱۲۸۵ھ	۵۲۸	مطبوع
۱۲۱	القوانین المحکمہ	ابو القاسم القمی	۵۲۳	قلمی
۱۱۹	کتاب المشرق	ابن الوفا علی شیخ الحنابلہ متوفی ۵۱۳ھ	۵۱۲	قلمی
۱۲۱	کشف الاسرار شرح منار الانوار النصف الاول	عبد اللہ النسفی متوفی ۷۱۰ھ	۵۳۶	مطبوع
۱۲۲	ایضاً النصف الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۵۲	کشف الاسرار شرح اصول البزدوی النصف الاول	عبد العزیز البخاری متوفی ۷۳۰ھ	۵۳۳	مطبوع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	مطبوعہ یا قلمی
۱۵۳	کشف الاسرار شرح اصول البزدوی۔ النصف الثانی	عبد العزیز البخاری متوفی سنہ ۷۳۰ھ	۵۳۵	مطبوع
۱۳۰	اللمع فی اصول الفقہ	ابراہیم الفیروز آبادی متوفی سنہ ۴۷۶ھ	۵۳۴	مطبوع
۱۳۲	[illegible]	لم یصرح المولف باسمہ	۵۲۹	مطبوع
۱۳۱	المستصفی۔ الجزء الاول	ابی حامد محمد الغزالی متوفی سنہ ۵۰۵ھ	۵۳۵	مطبوع
۱۳۳	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۵۳۶	ایضاً
۱۵۲	سیف الانکار	سید کلب مہدی نقوی	۵۴۴	مطبوع
۱۲۲	منہاج الوصول الی علم الاصول	عبد اللہ البیضاوی متوفی سنہ ۶۸۵ھ	۵۱۴	قلمی
تحت نمبر ۱۳۱	نور الانوار النصف الاول	ملا جیون متوفی سنہ ۱۱۳۰ھ	۵۲۶	مطبوع
تحت نمبر ۱۳۲	ایضاً۔ النصف الثانی	ایضاً	۵۲۸	ایضاً
تحت نمبر ۱۲۸	نہایۃ السول شرح منہاج الوصول الجزء الاول	عبد الرحیم الاسنوی متوفی سنہ ۷۷۲ھ	۵۲۳	مطبوع
تحت نمبر ۱۲۹	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۱۳۰	ایضاً۔ الجزء الثالث	ایضاً	۵۲۳	ایضاً
۱۵۵	الہادی فی شرح المبادی	لم یصرح المولف باسمہ	۵۴۸	قلمی

فن کلام عربی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	مطبوعہ یا قلمی
۳۰۴	آثار الافطار	احمد افندی	۶۰۰	مطبوعہ
۳۰۴	ایضاً	ایضاً	۶۱۳۱	ایضاً
۳۹۸	الابانۃ عن اصول الدیانۃ	امام ابی الحسن الاشعری متوفی سنہ ۳۳۰ھ	۶۱۸	مطبوعہ
۳۵۷	ابراز المکنون فی بحث العلم بماکان وبمایکون	مولانا عین القضاۃ حیدر آبادی متوفی سنہ ۱۳۴۳ھ	۶۳۳	مطبوعہ
۲۹۵	الاجوبۃ العراقیہ	محمود افندی	۶۱۵	مطبوعہ
۳۳۵	احسن عقائد الاسلام	حکیم غلام مصطفیٰ مدرس مدرسہ لاہور	۶۴۳	مطبوعہ
۳۳۳	احقاق الحق	قاضی نور اللہ شستری متوفی سنہ ۱۰۱۹ھ	۵۶۳	قلمی
۳۶۵	الاربعین فی اصول الدین	امام محمد الغزالی متوفی سنہ ۵۰۵ھ	۵۹۲	مطبوعہ
۳۶۶	ارشاد الحیاری	عبد العزیز الدمیری	۵۹۳	مطبوع
۳۶۴	اساس التقدیس	امام فخر الدین رازی متوفی سنہ ۶۰۶ھ	۶۶۰	مطبوعہ
تحت نمبر	الاسالیب البدیعہ	شیخ یوسف النبہانی	۶۶۳	مطبوعہ
۳۳۳	اظہار الحق	مولوی رحمت اللہ سہارنپوری کی	۶۳۰	مطبوع

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۳۳۰	الاعتصام الجزء الاول	ابراہیم الغرناطی متوفی سنہ [illegible]ھ	۵۴۵	مطبوعہ
۳۳۸	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۶۳۶	ایضاً
تحت نمبر ۳۰۲	اعلام الموقعین عن رب العالمین الجزء الاول	امام ابن القیم الجوزی متوفی سنہ [illegible]ھ	۶۲۱	مطبوعہ
۳۰۳	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۶۲۲	ایضاً
۳۰۳	ایضاً بقیہ حصہ دوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۸۳ فن متفرق فارسی	الانصاف فی بیان سبب الاختلاف	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی سنہ ۱۱۷۶ھ	۶۶۳	قلمی
۳۸۳	ایثار الحق علی الخلق	ابن الوزیر متوفی سنہ [illegible]	۶۰۶	مطبوعہ
۳۶۲	بحر الکلام	ابی المعین النسفی متوفی سنہ [illegible]	۵۹۰	ایضاً
۳۲۴	ایضاً	ایضاً	۶۳۹	قلمی
۳۳۰	بدایۃ الہدایہ	امام محمد الغزالی متوفی سنہ ۵۰۵ھ	۵۹۸	قلمی
۳۴۴	براہین ساباطیہ	جواد ساباط موجود [illegible]	۵۹۳	قلمی
۳۴۳	البرہان الجلیل علی قتل فی تحریف الانجیل	محمد راغب الدمشقی	۶۳۲	مطبوعہ
۳۵۸	البیان الصائب فی تفسیر علم الغائب	مولوی معین القضاۃ حیدرآبادی متوفی سنہ ۱۳۴۲	۶۵۲	مطبوعہ
۳۵۴	ابیات [illegible] شرح [illegible]	شہاب الدین احمد	۶۵۰	مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۳۰۰	التاج المرصع بجواہر القرآن والعلوم الجزء الاول	شیخ طنطاوی	۶۰۵	مطبوعہ
۳۲۶	تمر الحواشی فی ازالۃ الغواشی	یوسف استرابائی	۵۶۸	قلمی
۳۴۳	التحفۃ الحامدیہ	مولوی طیب مکی رامپوری متوفی سنہ ۱۳۳۳	۵۰۶	مطبوعہ
۳۵۰	التحفۃ الزکیۃ فی بیان الفرق [illegible]	مولوی عبد القادر	۵۷۸	قلمی
۳۸۳	تحفۃ العلماء	مولوی سکندر علی خان [illegible]	۶۷۹	مطبوعہ
۳۸۳	التحقیق المطلق علی مسلک عبد الحق	مولوی عطاء اللہ کرونجی	۶۸۰	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۹۶	تکمیل التجرید لتلخیص التوحید	مولانا سلیمان حقی	۶۱۵	مطبوعہ
۳۳۱	تذکرۃ المذاہب	علامہ ابن السراج	۶۳۶	مطبوعہ
۳۶۸	تزیین الارائک	جلال الدین السیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ	۶۹۹	قلمی
تحت نمبر ۳۷۰	تطہیر الجنان واللسان	شہاب الدین الہیتمی متوفی سنہ ۹۷۳ھ	۶۶۰	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۹۱	تعلیقات	لم یصرح المؤلف باسمہ	۶۱۲	قلمی
۳۴۲	تقریب المرام فی شرح تہذیب الکلام جلد اول	عبد القادر الکردستانی	۵۷۳	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۹۶	تلخیص التوحید	مولانا سلیمان حقی	۶۱۵	مطبوعہ
۳۰۶	التلخیص لکتاب [illegible] المرسلہ	علامہ محمد بن موصلی	۶۲۲	قلمی

۲۸

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر صفحات	قلمی یا مطبوع
تحت نمبر ۳	تلخیص المحصل	محقق طوسی متوفی ۶۷۲ھ	۶۰۳	مطبوع
۳۵۰	ایضا	ایضا	۵۰۵	قلمی
۳۰۸	التمہید فی بیان التوحید	علامہ ابو شکور	۵۰۵	قلمی
تحت نمبر ۳۴۰	التنبیہات	مولوی رحمۃ اللہ سہارنپوری	۶۳۰	مطبوع
۳۴۵	التنقیح الحق الی تحقیق المطلق	مولوی عطاء اللہ گردیزی	۶۸۰	مطبوع
۳۰۰	التنقید لاحکام التقلید	میرزا ابو طالب موسوی	۶۰۲	مطبوع
تحت نمبر ۴۶۸	تنویر الحلک فی امکان رویۃ النبی والملک	جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ	۶۶۰	مطبوع
۳۰۸	توبۃ النصوح	مولوی نور الدین رامپوری	۶۲۳	قلمی
۳۰۶	الثمار الیانعۃ فی الریاض البدیعۃ	شیخ محمد نووی جاوی	۶۰۶	مطبوع
۳۵۳	جزء فی الاعتقاد	علامہ ابن الجریر الطبری متوفی ۳۱۰ھ	۶۳۹	مطبوع
۳۴۲	الجوہر الفرید فی رد التثلیث وتائید التوحید	ایوب بیگ صبری	۶۳۲	مطبوع
تحت نمبر ۳۹۰	الجوہرۃ المنیفۃ فی شرح وصیۃ امام ابو حنیفہ	علامہ حسین بن اسکندر	۶۱۷	مطبوع
۴۰۲	حادی الارواح الی بلاد الافراح الجزء الاول	علامہ ابن القیم الجوزیۃ متوفی ۷۵۱ھ	۶۲۱	مطبوع
۴۰۳	ایضا الجزء الثانی	ایضا	۶۷۲	ایضا
۴۷۳	حاشیہ ام البراہین	علامہ ابراہیم الباجوری متوفی ۱۲۷۷ھ		

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر صفحات	قلمی یا مطبوع
۴۷۳	حاشیۃ الحاشیۃ	علامہ شمس لنبابی	۶۷۲	مطبوعہ
۴۶۹	حاشیۃ الخیالی علی شرح العقائد والنسفی	ملا احمد الشہیر بالخیالی متوفی ۸۰۰ھ	۶۶۸	قلمی
۲۵۱	حاشیہ شرح العقائد الجلالیہ	میر محمد ہاشم گیلانی متوفی ۱۲۱۰ھ	۵۷۹	قلمی
۳۴۹	ایضاً	میر باقر جاسی	۵۷۷	قلمی
تحت نمبر ۳۴۹	حاشیہ شرح العقائد الجلالیہ	علامہ یوسف کوسج متوفی فی نیف ثلاثین والف	۶۷۹	قلمی
تحت نمبر ۳۴۹	ایضا	ملا عبد الحکیم سیالکوٹی متوفی ۱۰۶۷ھ	۵۷۸	قلمی
۳۴۰	حاشیہ شرح مواقف	ایضا	۵۵۰	قلمی
۳۱۳	ایضا	مسعود الشروانی	۶۲۷	قلمی
۳۵۳	ایضا	حسن چلپی متوفی ۸۸۶ھ	۵۸۰	مطبوعہ
۳۲۵	الحاشیۃ علی حاشیہ میرزا جان	آقا حسین خوانساری	۵۵۰	قلمی
۳۷۷	ایضا	ایضا	۶۷۴	ایضا
۳۷۵	ایضا	ایضا	۶۰۱	ایضا
۳۳۱	حاشیہ علی حاشیۃ میرزاہد علی الامور العامۃ	ملا برکت اللہ	۵۵۹	قلمی
۳۰۱	حاشیہ علی شرح العقائد النسفی	رمضان آفندی	۶۷۸	مطبوعہ
۳۱۹	حب العرب	شیخ عبد الحمید من علماء مکۃ	۶۳۰	مطبوعہ
۳۸۱	حدائق الفصول	محمد المکی من اعیان القرن	۶۰۵	مطبوعہ

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر مصنف	قلمی مطبوعہ
۳۲۶	حسام الحرمین	مولوی علی نقی خان بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ	۶۲۰	مطبوعہ
۳۹۱	حسن العقیدۃ	شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ	۶۱۱	قلمی
تحت نمبر ۳۰۴	حقائق الایمان	شیخ زین الدین الشہید الثانی متوفی ۹۶۶ھ	۶۷۶	مطبوعہ
۳۲۸	الحقیقۃ الباہرۃ فی اسرار الشریعۃ المطاہرہ	السید ابو الہدے الصیادی	۶۴۰	مطبوعہ
۳۱۸	خلاصۃ التحقیق فی فضلیۃ الصدیق	شیخ عبد الجواد القایاتی	۶۳۰	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۰۳	خلاصۃ الترجیح للدین الصحیح	شیخ محمد دمشقی	۶۳۸	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۰۴	خلاصۃ المرام فی علم الکلام	سلیمان حقی من اعیان القرن الرابع عشر	۶۱۵	مطبوعہ
۳۳۵	خیر الکلام	مولوی فصیح اللہ	۶۳۹	قلمی
۳۶۸	درۃ التحقیق فی نصرۃ الصدیق	مولوی محمد فاخر الہ آبادی متوفی ۱۱۶۴ھ	۵۹۳	قلمی
۳۱۲	الدرۃ الثمینۃ	ملا عبد الحکیم سیالکوٹی متوفی ۱۰۶۷ھ	۶۲۵	قلمی
۳۲۸	الدرۃ الفاخرۃ فی علوم الآخرۃ	امام ابو حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۵۷۶	قلمی
۳۵۶	دلائل الاتقیاء علی نفی الغیب للانبیاء	مولوی عبد القادر	۶۸۱	قلمی

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر مصنف	قلمی مطبوعہ
۳۱۵	الدین الاسلام الجزء الاول	علامہ محمد حسین النجفی	۶۲۹	مطبوعہ
۳۱۶	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۲۶	دین اللہ	الدکتور محمد توفیق	۶۳۳	مطبوعہ
۳۳۰	الذخیرۃ فی المحاکمۃ	علاء الدین علی الطوسی متوفی ۸۸۷ھ	۵۶۰	مطبوعہ
۳۹۰	رد شرح رسالہ تسویہ	لم یصرح المولف باسمہ	۶۱۱	قلمی
۳۸۹	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۳۵	رد وہابیہ	مولوی فصیح اللہ	۶۳۹	قلمی
۳۹۲	رسالہ اثبات النبوۃ	شیخ احمد مجدد الف ثانی متوفی ۱۰۳۴ھ	۶۱۲	قلمی
۳۹۳	رسالہ التہلیلیہ	ایضاً	۶۱۳	قلمی
تحت نمبر ۳۱۳	رسالہ جلال دوانی	جلال الدین دوانی متوفی ۹۰۸ھ	۶۲۸	قلمی
۳۸۷	رسالہ حرز الایمان	ملا محمود جونپوری متوفی ۱۰۶۲ھ	۶۰۸	قلمی
۳۸۸	ایضاً	ایضاً	۶۰۹	ایضاً
۴۰۷	رسالہ ذبیح	مولوی نور الدین امیٹھوی	۶۲۳	قلمی
۴۱۱	ایضاً	ایضاً	۶۲۵	ایضاً
۳۱۳	رسالہ عقائد صوفیہ	صوفی نسیم روز	۶۲۸	قلمی
۳۷۳	رسالہ فی الاعتقاد	ابن جریر الطبری متوفی ۳۱۰ھ	۶۰۰	مطبوعہ

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
٣٥٥	رسالۃ فی الاعتقادات	محمد باقر المجلسی متوفی سنہ ١١١١ھ	٥٨٣	مطبوعہ
تحت نمبر [illegible]	رسالۃ فی ایمان فرعون	محقق دوانی متوفی سنہ ٩٠٨ھ	٦٤٣	قلمی
تحت نمبر ٣٦٨	رسالۃ فی تفسیر و عصمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریعۃ والحقیقۃ	جلال الدین السیوطی متوفی سنہ ٩١١ھ	٦٦٧	قلمی
ایضاً	رسالۃ فی خصیصۃ النبی	ایضاً	٦٦٦	قلمی
٣٩٠	رسالۃ فی الذبیح الشرعی	عبد الملک بن [illegible]	٦١٨	مطبوعہ
تحت نمبر ٦٣٢ فن لغت	رسالۃ فی الکلام	لم یصرح المولف باسمہ	٦٥٢	قلمی
تحت نمبر [illegible]	رسالۃ للنخولی	الشیخ دفاعی النخولی	٤٣٨	مطبوعہ
٣٣٥	رسالۃ ملا میرزا	میرزا محمد الشیروانی	٥٦٥	قلمی
تحت نمبر ٣ فن تفرقہ فارسی	رسالۃ وحدۃ الوجود	شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی سنہ ١١٧٦ھ	٦٦٥	قلمی
٣٣٣	رسائل ثمانیۃ	صدر الدین الشیرازی متوفی سنہ ٩٠٢ھ	٥٣٩	مطبوعہ
٣٢١	رشح البیان	محمد فراج احمد الازہری	٦٣١	مطبوعہ
٣٤٩	الروضۃ البھیۃ فیما بین الاشاعرۃ والماتریدیۃ	علامہ ابی عذبۃ من علماء القرن الثانی عشر	٦١٩	مطبوعہ
٣٥٢	سر الخلافۃ	مرزا غلام احمد قادیانی متوفی سنہ ١٣٢٦ھ	٥٨٠	مطبوعہ
٣٣١	سعادۃ الدارین فی الرد علی الفرقتین الجزء الاول	علامہ سمنودی	٦٣٧	مطبوعہ

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
٣٥٠	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٣٨٥	سفیر الاسلام الی سائر الاقوام	محمد فرید وجدی	٦٠٧	مطبوعہ
٣٣٦	سفینۃ النجاۃ	محسن الکاشی متوفی سنہ ١٠٩١ھ	٥٦٦	قلمی
٣١٦	سلطان الحرمین	ملا نور الدین [illegible]	٥٦١	قلمی
تحت نمبر ٣٦٦	السوال العجیب فی الرد علی اہل الصلیب	احمد علی المیجی	٥٩٣	مطبوعہ
ایضاً	السہم المصیب لافئدہ اہل الصلیب	شیخ حسن	ایضاً	ایضاً
٣٥٤	شرح انس الوحید	شیخ بامخشن	٦٥٠	مطبوعہ
٣٥٥	شرح خلاصۃ التوحید	عبد المومن الوفائی	ایضاً	قلمی
تحت نمبر ٣٨٨	شرح رسالۃ تسویہ	محمد امان اللہ	٦١٠	قلمی
٣٤٦	شرح طوالع الانوار	لم یصرح المولف باسمہ	٦٠١	قلمی
٣٨٢	شرح العقائد النسفیۃ	عبد الغفار الاجہری	٦٦٨	قلمی
٣٤٣	شرح فقہ الاکبر	مولانا ابو المنتہی من اعیان القرن الحادی عشر	٦١٣	مطبوعہ
تحت نمبر ٣٩٤	ایضاً	ایضاً	٦١٤	ایضاً
٣٩٤	ایضاً	امام ابو منصور الماتریدی متوفی سنہ ٣٣٣ھ	٦١٦	مطبوعہ
٣٩٦	شرح کلمۃ التوحید	سلیمان حقی من اعیان القرن الرابع عشر	٦١٥	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن	کیفیت
تحت نمبر ۳۲۲	شرح المسائرہ	قاسم بن قطلوبغا متوفی [illegible]	۵۰۳	مطبوعہ
۳۲۳	شرح المواقف	میر سید شریف متوفی [illegible]	۵۳۶	قلمی
۳۶۶	شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق	شیخ یوسف نبہانی	۶۶۲	مطبوعہ
۳۳۵	الصارم القرضات	مولوی طیب مکی متوفی [illegible]	۵۱۵	مطبوعہ
۳۲۹	الصلب والقدار	رشید رضا منشی المنار	۶۳۶	مطبوعہ
۳۴۰	الصواعق المحرقہ	ابن حجر الہیتمی متوفی [illegible]	۶۴۰	مطبوعہ
۳۳۹	الصولۃ الحامدیہ	مولوی طیب مکی متوفی [illegible]	۵۱۵	مطبوعہ
۳۴۲	ایضاً	ایضاً	۶۴۳	ایضاً
۳۶۱	الظفر الحامدی علی الجیب المکی	مولوی فضل حق رامپوری مولود [illegible]	۶۵۳	مطبوعہ
تحت نمبر ۲۰۵ فن حدیث	العجالۃ النافعہ	عبد الستار عمرپوری	۶۵۱	مطبوعہ
۳۶۹	عدیم المثل	عبد اللہ المکی	۶۰۳	قلمی
۳۶۰	عرشیہ	صدر الدین شیرازی متوفی [illegible]	۵۹۵	مطبوعہ
۳۲۳	العقائد الوثنیہ	محمد طاہر التنیر	۶۳۵	مطبوعہ
۳۶۲	العقد الثمین فی بیان مسائل الدین	علامہ سویدی متوفی [illegible]	۵۸۹	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن	کیفیت
تحت نمبر ۳۳ فن متفرق فارسی	عقد الجید	شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی [illegible]	۶۶۳	قلمی
۳۴۰	عقد اللآلی	علی القرقاشی من اعیان القرن السادس	۶۵۳	مطبوعہ
۳۳۱	العقیدۃ الاسلامیہ	محمد ضیا	۶۴۳	مطبوعہ
[illegible]	العقود الاربعہ	مولوی احمد علی چریاکوٹی متوفی [illegible]	۶۶۵	قلمی
۳۲۹	علم الیقین	سید احمد افندی	۶۲۱	مطبوعہ
۳۵۹	غایۃ المامول فی تتمۃ منائح الوصول فی تحقیق علم غیب الرسول	سید احمد برزنجی مدنی	۶۵۳	مطبوعہ
۳۵۵	فتح العلی الحمید بتفہیم خلاصۃ التوحید	عبد المومن الوفائی	۶۵۰	قلمی
تحت نمبر [illegible] فن متفرق عربی	فتح الوہاب فی رد شبہ المرتاب	عبد اللطیف	۶۳۵	مطبوعہ
۳۵۶	فرقان القلوب	ابو الہدی الرفاعی	[illegible]	مطبوعہ
۳۰۱	فصل المقال فیما بین الحکمۃ والشریعۃ من الاتصال	ابن الرشد متوفی ۵۹۵ھ	۶۲۰	مطبوعہ
۳۲۵	الفصول المہمہ فی تالیف الامۃ	عبد الحسین العاملی	۶۳۳	مطبوعہ
۳۴۴	الفوز الاصغر	ابن مسکویہ متوفی [illegible]	۵۹۱	مطبوعہ

نمبر الماری	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	قلمی یا مطبوعہ
۳۷۰	قصیدہ بدء الامالی	علی الفرغانی من اعیان القرن السادس	۶۵۳	مطبوعہ
۳۷۲	قطر الغیث فی شرح مسائل ابی اللیث	محمد نووی الجاوی من علماء القرن الرابع عشر	۶۷۱	مطبوعہ
۳۷۹	کاسرۃ الاسنان	عبد اللہ المکی	۶۰۴	قلمی
۳۶۶	الکافی للاعتقاد الصافی	حکیم رحیم اللہ بجنوری	۵۹۳	مطبوعہ
۳۶۰	الکافیۃ الشافیہ	ابن القیم الجوزی متوفی ۷۵۱ھ	۵۸۸	مطبوعہ
۳۵۹	کتاب الایمان	ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ	۵۸۶	مطبوعہ
۳۵۵	کتاب التوحید	ابو جعفر الصدوق متوفی ۳۸۱ھ	۵۸۳	مطبوعہ
۳۶۱	کتاب الحکمۃ فی مخلوقات عز و جل	ابی حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۵۰۹	مطبوعہ
۴۱۰	کتاب الحنیف	مولوی نور الدین رامپوری	۶۲۵	قلمی
۳۳۱	کتاب الروح	ابن القیم الجوزی متوفی ۷۵۱ھ	۵۶۱	مطبوعہ
۴۵۲	کتاب السنۃ	امام احمد حنبل متوفی ۲۴۱ھ	۶۳۹	مطبوعہ
۴۰۹	کتاب اللہ الوہاب	مولوی نور الدین رامپوری	۶۲۴	قلمی
۴۴۴	کشف الظلمۃ	حسین قلی داغستانی	۶۳۳	مطبوعہ
تحت نمبر ۴۰۱	الکشف عن المناہج الادلہ	ابن الرشد متوفی ۵۹۵ھ	۶۲۰	مطبوعہ

نمبر الماری	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	قلمی یا مطبوعہ
۴۰۰	کشف الفوائد فی شرح قواعد العقائد	علامہ حلی متوفی ۷۲۶ھ	۶۰۶	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۶۶ فن سلوک عربی	کفایۃ العاشق	علاء الدین الحموی	۶۶۵	قلمی
۴۰۸	کن فیکون	مولوی نور الدین رامپوری	۶۲۴	قلمی
۳۷۱	لوامع البینات فی الاسماء والصفات	امام فخر الدین الرازی متوفی ۶۰۶ھ	۵۹۰	مطبوعہ
۴۶۶	ایضاً	ایضاً	۶۶۲	ایضاً
۴۲۲	لوائح الانوار البہیۃ الجزء الاول	محمد السفارینی متوفی ۱۱۸۸ھ	۶۳۱	مطبوعہ
۴۲۳	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	۳۳۲	ایضاً
۴۷۱	ما یجب علی العبید من معرفۃ اصول التوحید	علی بن سلیمان	۶۷۱	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۵۹	مجموعہ التوحید	عبد الوہاب نجدی و ابن تیمیہ	۵۸۰	مطبوعہ
۴۶۲	مجموعہ رسائل کبرے الجزء الاول	ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ	۶۵۶	مطبوعہ
۴۶۳	ایضاً۔ الجزء الثانی	ایضاً	۶۵۸	ایضاً
۴۲۴	مجموعہ فتاوی۔ المجلد الثانی	ایضاً	۶۲۳	مطبوعہ
۴۲۷	محاورات المصلح والمقلد	سید رشید رضا ایڈیٹر مجلۃ المنار	۶۳۵	مطبوعہ

تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۲۰۸	محصل	امام فخر الدین رازی متوفی سنہ ۶۰۶ھ	۶۰۲	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۳۳	مختصر الاجوبۃ الجلیۃ لدحض الدعوات النصرانیۃ	شیخ محمد الدمشقی	۶۲۹	مطبوعہ
۳۶۳	مختصر روض المجالس	عثمان المیسری	۵۹۰	مطبوعہ
۳۳۲	المذہب الروحانی	عبد اللہ الماجی	۶۳۷	مطبوعہ
۳۱۷	المراجعات الریحانیہ	محمد حسین النجفی	۶۲۹	مطبوعہ
۳۳۲	المسامرہ بشرح المسایرہ	کمال الدین محمد	۵۷۲	مطبوعہ
۲۶۹	ایضاً	ایضاً	۵۹۵	ایضاً
۳۰۵	ایضاً	ایضاً	۶۲۳	ایضاً
۳۷۰	مشاعر	صدر الدین شیرازی متوفی سنہ ۱۰۵۰ھ	۵۹۵	مطبوعہ
۳۳۲	مطالع الانظار شرح طوالع الانوار	محمود الاصفہانی متوفی سنہ ۷۴۹ھ	۵۶۰	قلمی
تحت نمبر ۳۶۸	معالم فی اصول الدین	امام فخر الدین رازی متوفی سنہ ۶۰۶ھ	۶۰۳	مطبوعہ
۳۰۵	معراج العقول	سید مرتضی نونہروی	۶۷۳	مطبوعہ
۳۳۶	مفتاح السعادۃ	ضیاء الدین افندی موصلی	۶۴۰	مطبوعہ
۳۰۰	مقاصد فی التوحید	الامام النووی متوفی سنہ ۶۷۶ھ	۶۲۰	مطبوعہ
۳۲۹	ملاطفۃ الاحباب	مولوی محمد طیب مکی متوفی سنہ ۱۳۳۴ھ	۵۵۱	مطبوعہ

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۲۲۸	الملل والنحل	ابن حزم الظاہری متوفی سنہ ۴۵۶ھ	۵۵۴	مطبوعہ
تحت نمبر ۲۲۸	ایضاً	محمد بن عبد الکریم الشہرستانی متوفی سنہ ۵۴۸ھ	۵۵۵	ایضاً
۳۲۷	منظومۃ لامیہ	احمد الجزائری متوفی سنہ ۱۱۵۰ھ	۵۵۳	قلمی
۳۳۷	نبذۃ وجیزہ	محمد بن مصطفیٰ	۶۴۰	مطبوعہ
۳۵۱	نثر اللآلی علی نظم الامالی	عبد الحمید بغدادی متوفی سنہ ۱۳۲۳ھ	۶۳۸	مطبوعہ
۳۳۰	نجات الموحدین فی بیان اصول الدین	احمد القویسنی	۶۳۶	مطبوعہ
۳۳۰	نجوم المہتدین	یوسف النبہانی	۶۳۱	مطبوعہ
۳۶۵	ایضاً	ایضاً	۶۶۱	ایضاً
۳۷۴	نقد فلسفہ داروِن	محمد رضا اصبہانی	۶۶۲	مطبوعہ
۳۵۷	نقد المحصل	محقق طوسی متوفی سنہ ۶۷۲ھ	۵۸۵	قلمی
۳۸۶	نقد النصائح الکافیۃ	جمال الدین الدمشقی	۶۰۸	مطبوعہ
۳۵۴	النواقض	میرزا مخدوم متوفی فی حدود سنہ ۹۹۵ھ	۵۸۲	قلمی
تحت نمبر ۳۶۳	یاقوتۃ المواعظ والموعظۃ	عبد الرحمن الجوزی متوفی سنہ ۵۹۷ھ	۵۹۱	مطبوعہ

فن سلوک عربی

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
۳۱۳	الابریز	احمد الملطی السجلماسی	۴۳۳	مطبوعہ
۳۱۶	اتحاف السادۃ المتقین شرح اسرار احیاء علوم الدین الجزء الاول	السید محمد الزبیدی الحنفی ۱۲۰۵ھ	۴۳۴	مطبوعہ
۳۱۷	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۴۳۹	ایضاً
۳۱۸	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۱۹	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۲۰	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	۴۴۰	ایضاً
۳۲۱	ایضاً الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۲۲	ایضاً الجزء السابع	ایضاً	۴۴۱	ایضاً
۳۲۳	ایضاً الجزء الثامن	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۲۴	ایضاً الجزء التاسع	ایضاً	۴۳۲	ایضاً
۳۲۵	ایضاً الجزء العاشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۳۱۷	احیاء العلوم	ابو حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۴۳۳	مطبوعہ
۳۸۹	اغاثۃ الملہوفین فی حل الفاظ الاستغاثۃ البونیہ	علی المکی المخضادی متوفی ۱۳۰۵ھ	۴۱۰	مطبوعہ

[illegible]	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	[illegible]
تحت نمبر ۳۱۶	الاملاء فی اشکالات الاحیاء	ابو حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۴۳۳	مطبوعہ
۳۹۳	الباقیات الصالحات	محمد مراد القزانی	۴۲۰	مطبوعہ
۳۹۸	البرہان الازہر فی مناقب الشیخ الاکبر	محمد رجب حلمی	۴۲۳	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۹۵	بلغۃ الغواص فی الاکوان الی معدن الاخلاص	شیخ ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	۴۲۲	قلمی
۳۹۴	ترجمہ رشحات عین الحیات	محمد مراد القزانی	۴۲۰	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۱۴	تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء	عبد القادر باعلوی	۴۳۲	مطبوعہ
۳۷۲	تقریر النحریر الکشمیر	مولانا محمد عاشق	۳۹۹	قلمی
۳۷۶	توضیح البیان شرح فصوص الحکم	یعقوب خان تاشکندی	۴۰۱	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۱۳	الجواہر والدرر	علامہ شعرانی متوفی ۹۷۳ھ	۴۳۵	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۹۵	حلیۃ الابدال	شیخ ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	۴۲۲	قلمی
تحت نمبر [illegible] فن کلام عربی	الدرۃ الفاخرۃ	مولانا جامی متوفی ۸۹۸ھ	۴۳۵	مطبوعہ
تحت نمبر [illegible] فن کلام عربی	ایضاً	ایضاً	۴۳۶	ایضاً
۳۹۰	الدرر السنیہ فی المواعظ الکیلانیہ	سیف الدین مفتی حماۃ المحمیہ	۴۱۶	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۱۴	در الغواص علی فتاوی علی الخواص	عبد الوہاب الشعرانی متوفی ۹۷۳ھ	۴۳۵	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	کیفیت
۳۶۵	دیوان ابن الفارض	ابن الفارض متوفی ۶۳۲ھ	۶۸۱	قلمی
تحت نمبر ۳۶۰	رسالۃ الابراج	شیخ شہاب الدین سہروردی متوفی ۶۳۲ھ	۶۹۳	قلمی
تحت نمبر ۳۰۲	رسالۃ الی فخر الدین الرازی	شیخ ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	۶۸۹	قلمی
تحت نمبر [illegible] تاریخ عربی	رسالۃ الانوار	ایضاً	۶۳۲	قلمی
تحت نمبر ۳۰۲	رسالۃ اوّل تجر الآیات	ایضاً	۶۸۹	قلمی
ایضاً	رسالۃ الحجب	ایضاً	ایضاً	ایضاً
ایضاً	رسالۃ الحروف	ایضاً	۶۹۰	ایضاً
تحت نمبر ۳۰۲	رسالۃ حلیۃ الابدال	ایضاً	ایضاً	ایضاً
ایضاً	رسالۃ سر الخلوۃ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۳۹۵	رسالۃ الشیخ الاکبر	ایضاً	۶۲۱	قلمی
ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
تحت نمبر ۳۳۳ ز تاریخ عربی	رسالۃ صفاتیہ	حافظ عنایت اللہ	۶۲۳	قلمی
۳۰۰	رسالۃ الصلوۃ	شیخ ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	۶۸۸	قلمی
تحت نمبر ۳۰۲ ز حکمت عربی	رسالۃ طاہر ہمدانی	باباطاہر ہمدانی	۶۳۵	قلمی
تحت نمبر ۳۰۲	رسالۃ فاتحۃ الفاتحہ	شیخ ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	۶۹۰	قلمی
۳۶۶	الرسالۃ القشیریۃ	عبد الکریم القشیری متوفی ۴۶۵ھ	۶۸۳	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۰۲	رسالۃ فی مصطلحات الصوفیہ	شیخ ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	۶۹۱	قلمی
تحت نمبر ۲۸۳	رسالۃ فی کنہ ما لابد للمرید	ایضاً	۶۰۸	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	کیفیت
تحت نمبر ۳۰۲	الرسالۃ القدسیہ	شیخ ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	۶۱۲	قلمی
۳۸۳	الرسالۃ اللدنیہ	ابو حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۶۰۸	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۸۳	رسالۃ النصرۃ النبویہ	مصطفیٰ المدنی	۶۱۴	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۰۲	الرسالۃ الوجودیہ	شیخ ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	۶۱۲	قلمی
۳۹۶	زبدۃ الاسرار و زبدۃ الآثار	شاہ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	۶۲۳	مطبوعہ
۳۸۹	السمط المجید	صفی الدین القشاشی متوفی ۱۰۷۱ھ	۶۱۴	مطبوعہ
۳۰۸	ایضاً	ایضاً	۶۲۹	ایضاً
۳۰۵	السیف الربانی علی عنق من اعترض علی الجیلانی	محمد المکی	۶۲۶	مطبوعہ
۳۲۷	ایضاً	ایضاً	۶۳۳	ایضاً
۳۱۰	الشجرۃ الکرسیہ فی احوال القدسیہ	لم یصرح المولف باسمہ	۶۳۰	قلمی
۳۰۰	شجرۃ الکون	شیخ ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	۶۰۵	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۱۳	شرح الحکم العطائیہ	علامہ شرقاوی متوفی ۱۲۲۷ھ	۶۳۳	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۶۰	شرح رسالۃ الحوراء والزوراء	محقق دوانی متوفی ۹۰۸ھ	۶۹۵	قلمی
۳۰۰	شرح فصوص الحکم	شیخ بالی آفندی متوفی ۹۶۰ھ	۶۲۵	مطبوعہ
۳۰۹	ایضاً	کمال الدین الکاشی متوفی ۷۳۰ھ	۶۳۰	قلمی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	مطبوعہ یا قلمی
۳۰۰	شرح قصیدۃ الرائیہ	احمد الفاسی	۴۱۳	مطبوعہ
۳۰۵	شرح قصیدۃ العینیہ	زین الدین الحدادی متوفی سنہ ۱۰۳۱ھ	۴۰۰	مطبوعہ
۳۰۴	شرح نظم السلوک	شیخ غلام نقشبند لکھنوی متوفی سنہ ۱۱۲۶ھ	۴۰۲	قلمی
۳۰۳	شرف الثقلین القادریہ	محمد حسین	۴۲۶	قلمی
۳۰۸	شواہد مودودی	لم یصرح المولف باسمہ	۴۰۲	قلمی
۳۹۷	الصوفیۃ والفقرا	ابن تیمیہ متوفی سنہ ۷۲۸ھ	۴۰۳	مطبوعہ
۳۸۸	طبقات الخواص من اہل الصدق والاخلاص	شہاب الدین الشرجی متوفی سنہ ۸۹۳ ہجری	۴۰۳	مطبوعہ
۳۰۷	العقد النفیس فی نظم جواہر التدریس	سید احمد المغربی متوفی سنہ ۱۲۵۳ھ	۴۲۸	مطبوعہ
۳۱۳	غیث المواہب العلیہ	ابن عباد النفزی متوفی سنہ ۷۹۲ھ	۴۳۳	مطبوعہ
۳۱۵	فتوح الغیب	حضرت غوث اعظم گیلانی متوفی سنہ ۵۶۱ھ	۴۳۴	مطبوعہ
۳۶۰	فتح الرحمن شرح رسالہ الولی رسلان	زکریا انصاری متوفی سنہ ۹۲۶ھ	۴۰۶	قلمی
۳۹۹	الفتح المبین فیما یتعلق بتریاق المحبین	ظہیر الدین القادری	۴۲۵	مطبوعہ
۳۹۱	الفتوحات الربانیۃ فی الماثر القادریہ	اسماعیل الگیلانی	۴۱۱	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	مطبوعہ یا قلمی
۳۲۶	کتاب التفکر والاعتبار	ابو حامد محمد الغزالی متوفی سنہ ۵۰۵ھ	۴۳۳	قلمی
تحت نمبر ۲۸۴ فن کلام عربی	کتاب الشیخ ابو سعید الی شیخ ابو علی سینا	ابو الخیر ابو سعید	۴۳۶	قلمی
تحت نمبر ۲۸۰	کتاب الکنہ	شیخ ابن عربی متوفی سنہ ۶۳۸ھ	۴۱۲	قلمی
۳۱۱	کشف وجوہ الغر لمعانی نظم الدر	عبد الرزاق الکاشی متوفی سنہ ۷۳۰ھ	۴۳۱	قلمی
تحت نمبر ۲۸۲ فن کلام عربی	کلمات ذوقیہ	لم یصرح المولف باسمہ	۴۳۵	قلمی
۳۶۹	لطائف المنن والاخلاق	عبد الوہاب الشعرانی متوفی سنہ ۹۷۳ھ	۴۰۴	مطبوعہ
تحت نمبر ۳۶۹	لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۹۵	مجموعہ تذکرۃ الخواص	شیخ ابن عربی متوفی سنہ ۶۳۸ھ	۴۲۱	قلمی
۳۸۲	مجموع الرسائل الالٰہیہ	ایضاً	۴۰۶	مطبوع
۳۸۷	مجموعہ رسائل حلیۃ الابدال وغیرہ	ایضاً	۴۱۱	قلمی
تحت نمبر ۲۹۲	مختصر احیاء علوم الدین	ابو حامد محمد الغزالی متوفی سنہ ۵۰۵ھ	۴۱۸	مطبوع
۳۸۱	مشکاۃ الانوار	ایضاً	۳۹۸	قلمی
۳۸۵	مطلع خصوص الکلم فی معانی فصوص الحکم	داؤد القیصری متوفی سنہ ۷۵۱ھ	۴۰۰	قلمی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوعہ
٣٩٣	مطہرۃ النفوس و دوحن القلوب	سید حسن الرفاعی متوفی متوفی ١١١١ھ	٥١٠	مطبوعہ
٣٦٣	مقامات	شیخ ابن عربی متوفی ٦٣٨ھ	٦٩٨	قلمی
٣٠٣	مکاشفۃ القلوب	لم یصرح المؤلف إسمہ	٤٠٦	مطبوعہ
٣٧٣	منہاج العابدین	ابو حامد محمد الغزالی متوفی ٥٠٥ھ	٦٩٥	قلمی
٣٠٣	المنہج الاعدل فی ترجمۃ علی الاعدل	محمد الابدل من علماء القرن الثالث عشر	٥٠٥	مطبوع
٣٠١	مواقع النجوم	شیخ ابن عربی متوفی ٦٣٨ھ	٤٠٥	مطبوعہ
٣٠١	المواہب السرمدیہ فی مناقب النقشبندیہ	محمد امین الکردی من فضلاء القرن الرابع عشر	٤٢٥	مطبوعہ
٣٠٦	موعظۃ المومنین من احیاء علوم الدین	جمال الدین الدمشقی	٤٢٨	مطبوعہ
٣٠٣	نافع السالکین	محمد امین کنالی	٥٢٠	قلمی
٣٩٢	نزہۃ الناظرین	عبد الملک الیابی	٥١٠	مطبوعہ
تحت نمبر ٣٩٣	نفائس الانفحات	محمد المراد القزانی	٥٢٠	مطبوع
٣٧٠	نفحات القرب والاتصال	احمد الحموی	٦٨٥	قلمی
٣١٢	ہدایۃ السالکین الی صراط رب العالمین	محمد خواجہ رسول دار	٥٢٢	قلمی

فن اخلاق عربی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوعہ
٩١	آداب و عوائد افرنگیہ	حسنی بک یکن	٤٩١	مطبوعہ
٣٣	الابتہاج بنور السراج الجزء الاول والثانی	السید احمد البلغیثی	٤٣٥	مطبوعہ
٥٠	الاحتجاب ترجمہ کتاب ترکی	مترجم آصفی افندی	٤٧٥	مطبوعہ
تحت نمبر	اختصار کتاب النصیحۃ	علاء الدین ابی الحسن علی	٤٤٠	مطبوع
٦٢	ادب الاسلام	مولینا صالح حمدی احاد	٤٦٣	مطبوعہ
٨٣	ادب الاسلام	ایضاً	٤٤١	ایضاً
٦٢	ارشاد المحتاج لحقوق الازواج	محمد امین الکردی	٤٩٢	مطبوعہ
٤٣	اسباب و نتائج	محمد علی کامل	٥٥٣	مطبوع
٨٥	اسرار الحکماء	یاقوت المستعصمی متوفی ٦٩٨ھ	٤٧٨	مطبوعہ
٨٣	الامثال الحکمیہ	ایضاً	ایضاً	مطبوع
٦٠	انتظام، بہر و حفظہ	جمال الدین الخطیب الحیلی	٤٦٣	مطبوعہ
٤٣	ایک ترجمہ کتاب انگریزی	معرب ابراہیم مزی	٤٦٦	مطبوعہ
٤٣	این الانسان	طنطاوی جوہری	٤٦٦	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	کیفیت
۳۶	بدایۃ الہدایۃ	امام غزالی متوفی ۵۰۵ھ	۵۰	قلمی
۳۸	التبر المسبوک فی نصائح الملوک	ایضاً	۵۱	مطبوع
۴۳	التبر المنسبک فی تدبیر الملک	علی الاہوازی	۵۳	مطبوعہ
۵۶	تخریج الوصایا من خبایا الزوایا	مولانا علی حسن خلف نواب صدیق حسن خاں المولود ۱۲۸۳ھ	۵۹	مطبوعہ
۶۴	التدبیر المنزلی الحدیث مع التمثال الجزء الاول	فرنسیس میخائیل	۶۲	مطبوعہ
۶۵	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	۶۲	ایضاً
۶۶	تربیۃ النفس بالنفس ترجمہ کتاب فرانسیسی	مولانا صالح حمدی حماد مترجم	۶۳	مطبوعہ
۴۷	التربیت ترجمہ کتاب انگریزی	محمد السباعی	۵۵	مطبوعہ
۴۱	تہذیب الاخلاق	احمد بن مسکویہ متوفی ۴۲۱ھ	۵۲	مطبوعہ
۶۱	الجامعۃ الاسلامیۃ واوروبا	رفیق بک العظم	۶۵	مطبوع
۴۵	حیات الزوجین	مولانا عبداللطیف مصطفیٰ	۵۴	مطبوع
۸۰	الحیاۃ القومیۃ الجزء الثانی	امین حمدی	۶۸	مطبوعہ
۵۰	حیاتنا الادبیۃ	مولانا صالح حمدی حماد	۶۰	مطبوعہ
۶۷	الدرر والیاقوت فی محاسن السکوت	علی ظریف الاعظمی	۶۶	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	کیفیت
۶۲	الدولۃ والجماعۃ مترجم من اللغۃ الترکیۃ	مترجم محب الدین الخطیب محرر المؤید	۶۲	مطبوعہ
۸۲	رسالۃ فی العقوبات ناقص	لم یصرح المؤلف باسمہ	۶۹	قلمی
۳۹	روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء	محمد بن حبان متوفی ۳۵۴ھ	۵۵	مطبوعہ
۸۳	ریاض الخزعلیۃ فی سیاسۃ الانسانیۃ الجزء الاول والثانی	الشیخ خزعل خاں	۶۰	مطبوعہ
تحت ۳۵	سکردان السلطان	شہاب الدین التلمسانی متوفی ۷۷۶ھ	۷۹	مطبوعہ
۳۹	السیاسۃ الشرعیۃ فی اصلاح الراعی والرعیۃ	ابن تیمیۃ الحرانی متوفی ۷۲۸ھ	۵۱	مطبوعہ
۵۹	طبائع الاستبداد ومصارع الاستعباد	عبدالرحمن الکواکبی	۶۱	مطبوعہ
۶۹	عظۃ النساء	مولانا خلیل سنکری	۶۳	مطبوعہ
۳۸	عفۃ الاولاد	سلیم خوری	۵۵	مطبوع
	عقود اللجین فی بیان حقوق الزوجین	الشیخ محمد نووی	۷۱	مطبوعہ
۵۳	عیون الاخبار	علامہ ابن قتیبہ دینوری متوفی ۲۷۶ھ	۵۸	مطبوع
۶۹	غایۃ الانسان ترجمہ کتاب انگریزی	معرب وسیلہ محمد	۶۸	مطبوع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	قلمی یا مطبوعہ
۸۷	فرائض السلطان	لم یصرح المولف باسمہ	۷۷۲	قلمی
۵۱	فلسفۃ الاسلام و مدینۃ القرآن الجزء الاول	احمد یدی مولود ۱۲۸۸ھ	۷۵۶	مطبوعہ
۵۲	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۶	فلسفۃ العمر	مولینا صالح تاسکی تاو	۷۵۴	مطبوع
۳۷	کتاب الاخلاق	شیخ ابن العربی متوفی ۶۳۸ھ	۷۵۰	مطبوع
تحت نمبر ۴۳	کتاب الادب فی الدین	الامام الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۷۵۳	مطبوع
۷۷	کتاب التبیین ترجمہ کتاب فرانسیسی	معرب عبدالغنی العریسی	۷۶۶	مطبوع
۳۵	کتاب الخلاۃ	الشیخ بہاءالدین العاملی متوفی ۱۰۳۱ھ	۷۳۹	مطبوعہ
۳۴	الکلم الروحانیۃ فی الحکم الیونانیۃ	استاد ابو الفرج علی متوفی ۵۰۱ھ	۷۴۰	مطبوعہ
۴۰	مداواۃ النفوس	علی الاندلسی متوفی ۴۵۶ھ	۷۵۲	مطبوع
۶۰	المدینۃ والاسلام	محمد فرید وجدی	۷۶۱	مطبوعہ
۷۵	المرءۃ الجدیدہ	قاسم امین بک	۷۶۶	مطبوع
۵۴	معنی الحیات ترجمہ کتاب انگریزی	معرب ودیع افندی البستانی	۷۵۸	مطبوع
۷۴	مناہج الادب الجزء اول والثانی	مولانا امین بک واحد	۷۶۶	مطبوع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	قلمی یا مطبوعہ
۴۲	میزان العمل	امام غزالی متوفی ۵۰۵ھ	۷۵۳	مطبوعہ
۸۱	التاشتہ ترجمہ کتاب انگریزی	مترجم حافظ نجیب	۷۶۹	مطبوع
۵۰	النظام والاسلام	شیخ طنطاوی جوہری	۷۵۶	مطبوع
۵۵	واسطۃ السلوک فی سیاسۃ الملوک	السلطان ابو حمو موسی الحادی	۷۵۹	مطبوعہ
۴۲	الوسیلۃ الفاخرہ فی سلطنۃ الدنیا والآخرہ	علی متقی متوفی ۹۷۵ھ	۷۴۷	قلمی
۷۸	الہدایۃ الاولی الاسلامیۃ للملوک والامراء فی الدائر والدوائر	السید مصطفی الایانی	۷۶۸	مطبوع

فن حکمت عربی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	قلمی یا مطبوع
تحت نمبر ۲۰	آداب ارسطا طالیس	ارسطو حکیم	۸۰۶	قلمی
تحت نمبر ۱۰	الابانہ	شیخ بو علی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۶۶۴	قلمی
۲۰۳	الافق المبین	میر باقر داماد متوفی ۱۰۴۰ھ	۸۳۵	قلمی
۲۱۳	انموذج العلوم	ملا جلال الدین الدوانی متوفی ۹۰۸ھ	۸۳۲	مطبوع
۱۸۶	تجرید مقالات ارسطو	صدرا شیرازی متوفی ۱۰۵۰ھ	۶۹۲	قلمی
۱۹۹	التحفۃ العلویۃ فی تحقیق الحق وابطال الاقاویل الردیہ	حکیم عبد الکریم خاں رامپوری متوفی ۱۳۰۶ھ	۸۰۲	قلمی
تحت نمبر ۱۶۶	تعبیر الرویا	شیخ بو علی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۶۸۱	قلمی
۱۹۳	تعریب لشرح بخنر علی مذہب ذارون	الدکتور لویس بخنر الالمانی	۶۹۸	مطبوع
تحت نمبر ۲۰۱	تعلیق ابی الفرج	ابو الفرج العراقی متوفی ۴۳۵ھ	۸۱۶	قلمی
۱۹۵	الثمرۃ المرضیۃ فی بعض الرسالات الفارابیۃ	حکیم ابو نصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۶۹۸	مطبوع
۲۱۶	حاشیۃ الافق المبین	مولانا فضل حق خیرآبادی متوفی ۱۲۷۸ھ	۸۴۳	قلمی
۱۸۱	حاشیہ شرح حکمۃ العین	باقر بن غلام مصطفی الجائسی	۶۸۶	قلمی
۱۹۰	حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ مولفہ میرک شمس الدین	ملا غیاث الدین البہرآبادی	۶۹۵	قلمی
۱۸۹	حاشیۃ الشمس البازغۃ	ملا نظام الدین سہالوی متوفی ۱۱۶۱ھ	۶۹۴	قلمی
۲۰۲	حاشیۃ الصدرا	مولوی ولی اللہ لکھنوی متوفی ۱۲۷۰ھ	۸۲۲	مطبوع
۲۲۳	حاشیہ علی شرح حکمۃ العین للعلامہ شمس الدین میرک البخاری	ابو الحسن السیالکوٹی	۸۳۳	مطبوع
۱۸۰	حاشیہ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ المعروف بالصدرا	ملا عماد الدین العثمانی	۶۸۵	قلمی
۲۱۶	حاشیہ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ المعروف بالمیبذی	میر ہاشم الگیلانی متوفی ۱۰۶۱ھ	۸۳۵	قلمی
۱۷۸	حاشیہ فخر علی المیبذی	فخر الدین استرآبادی	۶۸۲	مطبوع
۱۷۲	حاشیۃ الکفوی علی حاشیۃ اللاری	السید محمد الکفوی بن الحاج حمید	۶۷۳	مطبوع
۲۰۴	الحق المبین فی شرح الافق المبین	مولوی ظہور الحسین امروہی متوفی ۱۳۴۲ھ	۸۲۶	قلمی
۲۰۵	حواشی متفرقہ افق المبین	مولوی محمد طیب مکی متوفی ۱۳۳۳ھ	۸۲۸	قلمی
۸۸	خلاصۃ الطبیعۃ الجزء الاول	الفاضل اسمعیل حسنین باشا	۸۳۰	مطبوع
۱۰۶	الدروس الاولیۃ فی الفلسفۃ الطبیعیۃ	الن جکسن معلم الفلسفۃ الطبیعیۃ	۶۹۲	مطبوع
تحت نمبر ۲۱	رسالہ ابو نصر الفارابی	حکیم ابو نصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۲۰	قلمی
تحت نمبر ۲۰	رسالہ اسولہ مع الاجوبہ	ارسطو حکیم	۸۱۳	قلمی
تحت نمبر ۲۲	رسالہ افلاطون فی الرد علی من قال بتلاشی الانسان	افلاطون حکیم	۸۴۱	قلمی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	مطبوعہ قلمی
۱۶۰	رسالہ بقاء النفس	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۶۸۰	قلمی
تحت نمبر ۲۲۳	الرسالہ تحصیل السعادۃ	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۳۸	قلمی
ایضاً	الرسالہ تذاکیر فیما یصح وفیما لایصح من احکام النجوم	ایضاً	۸۴۰	قلمی
ایضاً	الرسالہ التنبیہ علی سبیل السعادت	ایضاً	۸۳۸	قلمی
ایضاً	الرسالہ التعلیقات	ایضاً	۸۴۰	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	رسالہ ثابت بن قرۃ	ثابت بن قرۃ متوفی ۲۸۸ھ	۸۱۵	قلمی
تحت نمبر ۲۲۰	الرسالہ الجمع بین الرائین	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۳۶	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	رسالہ الحدود	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۸۱۸	قلمی
ایضاً	رسالہ الخضری فی اثبات واجب الوجود	ابوعبداللہ الخضری	۸۲۱	قلمی
تحت نمبر ۲۰۰	رسالہ الرویا	ارسطو حکیم	۸۰۵	قلمی
ایضاً	الرسالہ السیاسات المدینہ	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۳۴	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	الرسالہ للشیخ الرئیس فی جواب ابی ریحان بیرونی	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۸۱۶	قلمی
۱۹۷	رسائل الشیخ الرئیس	ایضاً	۸۰۰	مطبوعہ
تحت نمبر ۱۶۵	رسالہ طبیہ	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۶۶۸	قلمی
تحت نمبر ۲۰۰	رسالہ طاہر ہمدانی	باباطاہر ہمدانی	۸۱۳	قلمی
تحت نمبر ۱۶۳	الرسالہ العرشیہ	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۶۶۵	قلمی
تحت نمبر ۲۲۰	الرسالہ عیون المسائل	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۳۸	قلمی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	[illegible]	مطبوعہ قلمی
تحت نمبر ۱۶۱	رسالہ الفصد	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۶۸۱	قلمی
تحت نمبر ۲۲۰	الرسالہ الفصوص	ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۳۸	قلمی
تحت نمبر ۲۲۲	ایضاً	ایضاً	۸۴۳	ایضاً
ایضاً	ایضاً	ایضاً	۸۴۴	ایضاً
۱۶۳	الرسالہ الفعل والانفعال	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۶۶۳	قلمی
۱۶۶	ایضاً	ایضاً	۶۸۲	ایضاً
تحت نمبر ۲۲۰	الرسالہ فی اثبات المفارقات	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۳۹	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	رسالہ فی انقسام الصور	لم یصح المولف باسمہ	۸۱۵	قلمی
تحت نمبر ۲۲۲	رسالہ فی بحث الہیولے والصورۃ	قاضی محمد پناہ جونپوری	۸۴۲	قلمی
تحت نمبر ۲۰۲	رسالہ فی بقاء النفس	محقق طوسی	۸۲۴	قلمی
تحت نمبر ۱۹۱	ایضاً	ایضاً	۸۰۴	ایضاً
تحت نمبر ۱۶۵	رسالہ فی تحقیق الاجسام الطبیعیۃ	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۶۶۸	قلمی
ایضاً	رسالہ فی تحقیق المبدء الاول	ایضاً	۶۶۹	قلمی
۲۰۶	الرسالہ فی تحقیق المکان	مولوی سلام اللہ محدث دہلوی	۸۲۸	قلمی
تحت نمبر ۱۶۵	رسالہ فی تحقیق مہیۃ الحرف	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۶۶۸	قلمی
تحت نمبر ۱۶۳	رسالہ فی تحقیق النبوۃ	ایضاً	۶۶۴	قلمی
ایضاً	رسالہ فی تزکیۃ النفس	ایضاً	۶۶۷	قلمی
ایضاً	رسالہ فی التکلیس	ایضاً	۶۶۵	قلمی
تحت نمبر ۱۶۵	رسالہ فی حال النفس وبقائہا	ایضاً	۶۶۸	قلمی

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	قلمی یا مطبوعہ
تحت نمبر ۱	رسالہ فی الحج	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۷۷۵	قلمی
تحت نمبر ۱۸	رسالہ فی حفظ الصحت	ایضاً	۸۸۱	قلمی
تحت نمبر ۱۸۲	رسالہ فی الذکر	ایضاً	۷۷۵	قلمی
ایضاً	رسالہ فی ذکر اسباب الرعد	ایضاً	۷۷۳	قلمی
تحت نمبر	رسالہ فی [illegible] الانسان [illegible]	افلاطون حکیم	۸۱۳	قلمی
تحت نمبر ۱۰۳	رسالہ فی سر القدر	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۷۷۳	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	الرسالہ فی سیرۃ الشیخ	علامہ ابوعبید الجوزجانی	۸۱۸	قلمی
تحت نمبر ۲۰۲	رسالہ فی العقل والنفس	حکیم ابویوسف یعقوب	۸۲۳	مطبوع
تحت نمبر ۱۱۱	رسالہ فی العقول	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۷۷۶	قلمی
تحت نمبر ۲۱۲	رسالہ فی فوائد متفرقہ	لم اقف	۸۲۰	قلمی
ایضاً	رسالہ فی الکمال الخاص بنوع الانسان	محمد بن ابراہیم الحسینی	۸۱۶	قلمی
ایضاً	الرسالہ فی المسائل الطبیعۃ	لم یصرح المولف باسمہ	۸۱۶	قلمی
تحت نمبر ۲۲	الرسالہ فی مسائل متفرقہ	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۳۹	قلمی
ایضاً	الرسالۃ فی معانی العقل	ایضاً	ایضاً	قلمی
تحت نمبر ۱۶۵	رسالہ فی النفس ناتمام	ایضاً	۷۷۹	قلمی
تحت نمبر ۲۰۲	رسالہ فی النفس	لم اقف	۸۲۳	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	رسالہ فی وجود العشق	ایضاً	۸۲۰	قلمی

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	قلمی یا مطبوعہ
تحت نمبر ۲۲	رسالہ فی وصف العقول	شیخ الاشراق	۸۲۰	قلمی
تحت نمبر ۲۳	ایضاً	ایضاً	۸۱۰	قلمی
تحت نمبر ۲۱	رسالہ الکبشی فی الارواح	محمد الکبشی	۸۲۱	قلمی
تحت نمبر ۱۱	رسالہ کیمیا اسے الکیمیا ابی جعفر	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۷۸۱	قلمی
۲۲۲	رسالہ قاطیغوریاس	مولوی فضل حق الخیرآبادی متوفی ۱۲۷۸ھ	۸۴۲	قلمی
۲۱۹	رسالہ قیاس [illegible]	مرزا حسن علی محدث لکھنوی	۸۳۶	مطبوع
تحت نمبر ۲۱	رسالہ مابال	ارسطو حکیم	۸۰۶	قلمی
ایضاً	رسالہ مشوق	ثابت بن قرہ	۸۰۸	قلمی
تحت نمبر	رفع الظلام الہدایۃ	لم یصرح المولف باسمہ	۸۳۱	قلمی
تحت نمبر	الزبرجد والیاقوت	ارسطو حکیم	۸۱۳	قلمی
۲۱۱	شرح الاتباع لکشف القناع عن [illegible] الوجوب والامتناع	مولوی محمد جسیم الدین بجنوری	۸۳۲	مطبوعہ
۲۱۳	شرح الاشارات فی الطبعیات	محقق طوسی	۸۳۲	مطبوعہ
۲۱۸	شرح الاشارات القسم الاول مع الاجزاء الاخر	ایضاً	۸۳۵	قلمی
تحت نمبر ۲۲۰	شرح رسالہ زیتون الکبیر	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۳۰	قلمی
۲۱۵	شرح ہدایۃ الحکمۃ	مولوی عبدالحق خیرآبادی متوفی ۱۳۱۶ھ	۸۳۳	مطبوع
۱۶۳	عین الحکمت علی [illegible]	مولٰنا عماد	۷۷۶	قلمی
۲۰۷	الفلسفۃ العربیۃ والاخلاق الجزء الاول والثانی	سلطان بن محمد	۸۳۰	مطبوع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوعہ
تحت نمبر ۲۲۰	کتاب الآثار العلویہ	ثاوفرسطس حکیم	۸۰۴	قلمی
۱۷۹	کتاب آراء اہل المدینۃ الفاضلہ	ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۷۸۳	مطبوع
۱۹۶	کتاب باب الفتوح لمعرفۃ احوال الروح	عبدالہادی نجا الابیاری	۸۰۰	مطبوع
۱۸۲	کتاب السماء والعالم	ارسطو حکیم	۷۸۷	قلمی
۲۰۹	کتاب الفلسفۃ للقس لوتیمز	المارکسیر سترجسم	۸۳۰	مطبوعہ
۱۷۵	کتاب المبدء والمعاد	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۷۷۷	قلمی
۱۸۳	کتاب من کلام افلاطون	افلاطون حکیم	۷۸۹	قلمی
تحت نمبر ۲۲۰	کتاب الملتقطات لافلاطون الحکیم الالٰہی	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۴۱	قلمی
تحت نمبر ۲۲۰	کتاب النفس	ارسطو حکیم	۸۰۶	قلمی
۲۱۱	کشف القناع عن وجہ الوجوب والامتناع	مولوی رحیم اللہ بجنوری	۸۳۱	مطبوعہ
۲۱۰	الکلام المتین فی تحریر البراہین	مولوی عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ	۸۳۱	مطبوعہ
۱۹۸	لباب الاشارات	امام رازی متوفی ۶۰۶ھ	۸۰۱	مطبوعہ
۲۲۱	لماذا و لانّ	محمد حلمی زین الدین	۸۳۱	مطبوعہ
۱۸۵	ما بعد الطبیعۃ مع مراتب الموجودات وکتاب الخطابۃ	بہمنیار	۷۹۱	مطبوعہ
۱۸۸	المباحث المشرقیہ	امام رازی متوفی ۶۰۶ھ	۷۹۳	قلمی
۱۹۳	مبادی الفلسفۃ القدیمہ	ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۷۹۷	مطبوع
تحت نمبر ۲۲۰	مختصر کتاب النفس	ارسطو حکیم	۸۰۴	قلمی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر الماری	قلمی یا مطبوعہ
۱۹۲	مقاصد الفلاسفہ	الامام الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۷۹۷	مطبوع
۱۸۴	مقالات فلسفۃ قدیمہ	بعض مشاہیر فلاسفۃ العرب	۷۹۰	مطبوع
تحت نمبر ۲۰۲	مقالۃ الاسکندر فی العقل	اسکندر افرودیسی	۸۰۴	قلمی
ایضاً	مقالۃ الاسکندر فی المبادی	ایضاً	ایضاً	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	مقالۃ فی الآثار المتخیلۃ فی الجو	ابن الخمار البغدادی مولود [illegible]	۸۱۵	قلمی
ایضاً	المقالۃ فی الاجرام العلویہ	ابوسلیمان السجستانی	۸۱۴	قلمی
تحت نمبر ۲۲	مقالۃ فی اغراض ما بعد الطبیعۃ	ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹ھ	۸۳۹	قلمی
تحت نمبر ۱۷۵	المقالۃ فی حجج المثبتین للماضی مبدأ زمانیا	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۷۷۹	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	المقالۃ فی المحرک الاول	ابوسلیمان السجستانی	۸۱۴	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	مقالۃ افسلیمون	افسلیمون حکیم	۸۰۲	قلمی
تحت نمبر ۲۰۱	ملتقطات من رسالۃ ابی الفرج ابن ہندو	لم یصح المنتخب من اسمہ	۸۱۹	قلمی
۱۹۱	ہدیۃ الرئیس للامیر	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۲۸ھ	۷۹۶	مطبوعہ
۱۷۹	ہدیۃ المہدیہ علی الہدیۃ السعیدیہ	مولانا عبدالحق خیرآبادی متوفی ۱۳۱۶ھ	۷۸۰	مطبوعہ

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۲۲۶ فہرست اوّل فن تفسیر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۵۲۲	۲۲۷	فہرست تفسیر الطبری المسمٰی بجامع البیان فی تفسیر القرآن مع فہرست تفسیر نیشاپوری المسمٰی بغرائب القرآن ورغائب الفرقان	مولانا محمد زہری الغمراوی	سنہ ۱۳۲۱ھ	مطبع میمنیہ مصر ۱۳۲۱	۹۴	

مطبع میمنیہ مصر مین سنہ ۱۳۲۱ ہجری مین تفسیر طبری مسمّٰی بجامع البیان فی تفسیر القرآن اور اُسکے حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری مسمّٰی بغرائب القرآن ورغائب الفرقان طبع ہوئی ہے۔ دونون تفسیرون مین مطالب عالیہ اور مسائل غامضہ کثرت سے تحریر ہین۔ اُنپر تفصیلی نظر کرنے کے واسطے زیادہ تلاش کی ضرورت ہے آسانی کی غرض سے یہ مستقل فہرست بقید صفحہ وسطر دونون تفسیرون کی بنائی گئی ہے جس سے سہولت کے ساتہ غرض مطلوب حاصل ہوسکتی ہے۔ اس مین شبہ نہین کہ فہرست بنانے والے نے بہت بڑا کام کیا ہے اس فہرست مین کوئی خاص ترتیب نہین رکہی گئی ہے۔ اصل فہرست کتاب کی سرخیان جس ترتیب وتہذیب کے ساتہ لکہی ہین انکا پتہ بقید صفحہ بتایا گیا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۷۳	۲۲۸	تفسیر الطبری المسمٰی بجامع البیان فی تفسیر القرآن مع تفسیر النیشاپوری (۱۳جزو لالہ)	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بابن جریر بن خالد الطبری المتوفی ۳۱۰ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۱ میمنیہ مصر	۴۲۷	

یہ تفسیر تفسیر ابن جریر کے نام سے بہی مشہور ہے۔ بے مثل اور بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ مبصرین ومحققین اسکو اجل واعظم التفاسیر کہتے ہین۔ علامہ نووی اسکی نسبت فرماتے ہین۔ اجمعت الامة علے انه لم یصنف مثل تفسیر الطبری مفسرین اقدمین کے اقوال کی توجیہ بڑی تحقیق وتنقیح کے ساتہ لکہکر قول راجح کی ترجیح بیان کرتے ہین۔ اکثر مقامات پر آیات سے استنباط بہی کیا ہے۔ مسائل لغویہ۔ نحویہ کو بہی حسب ضرورت لکہا ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ طبری نے تفسیر کو پہلے بڑی شرح وبسط کے ساتھ تالیف کیا پھر اس خیال سے کہ ایسی بڑی کتاب کے پڑھنے پڑھانے کیواسطے عمر طویل کی ضرورت ہو اختصار کیا۔ علماء متاخرین مین سے کسی نے منصور بن نوح سامانی کے واسطے فارسی مین بہی اسکا ترجمہ کیا ہو۔ اس ترجمہ کی جلد اول نہایت خوشخط۔ مطلاّ۔ مذہب اس کتب خانہ مین بہی موجود ہو۔ مطبع میمنیہ مصر مین پوری تفسیر یعنی تعداد تیس پارہ تیس حصون مین طبع ہوئی ہو۔ جو تیس جلد ون مین مجلد ہے۔ متن مین تفسیر طبری۔ حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری جو غرائب القرآن اور رغائب الفرقان کے نام سے موسوم ہے مجلد ہذا حصہ اول ہو۔ اس حصہ مین تفسیر طبری متن مین تفسیر نیشاپوری حاشیہ پر۔ دونون تفسیرین پارۂ اول کی ہین۔ شروع تفسیر طبری صفحہ ۲ بعد سطر الحاقی الحمد للہ الذی حجبت الالباب بدائع حکمہ خاتمہ صفحہ ۴۲۰ دون اما اسلف غیرہا۔ آغاز تفسیر نیشاپوری حاشیہ صفحہ ۲ الی اللہ الکریم خاتمہ حاشیہ صفحہ ۴۲۰ وکل بعملہ مجزی۔
۱۳۷۳	۲۲۹	تفسیر الطبری المسمٰے بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الثانی	امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ		مطبع میمنیہ مصر سنہ ۱۳۲۱ھ	۲۸۳	
							دوسری جلد ہے۔ اس مین دوسرے پارے کی تفسیر حسب تصریح بالا ہو۔ اسیطرح حاشیہ پر عبارت شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل عبارت شروع تفسیر حاشیہ صفحہ ۲ سیقول السفہاء عبارت ختم تفسیر متن صفحہ ۲۸۳۔ الذین قبلک عبارت ختم تفسیر حاشیہ صفحہ ۲۸۳ وانک لمن المرسلین
ایضاً	۲۳۰	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الثالث والرابع	ایضاً		ایضاً	۲۳۱ ۲۱۰	
							تیسری جلد ہو۔ اس مین دو حصہ ہین۔ موافق تصریح بالا حصہ اول مین تیسرے پارہ کی تفسیر ہے۔

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مع آیت اولے - پارہ چوتھا - دوسرے حصہ مین بقیہ تفسیر پارہ چوتہا حاشیہ پر پہلے حصہ مین تیسرے پارہ - دوسرے حصہ مین چوتھے پارہ کی تفسیر ہے - شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ٢ - القول فی تاویل شروع تفسیر حاشیہ تلك الرسل ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ٢١٠ من خلقه ختم تفسیر حاشیہ غفوراً رحیما</td></tr>
<tr><td>١٣٧٣</td><td>٢٣١</td><td>تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الخامس والسادس</td><td>امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ٣١٠ھ</td><td></td><td>مطبع میمنیہ مصر سنہ ١٣٢١ھ</td><td>٢٠٢
١٨٢</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چوتھی جلد ہے - اسمین بھی دو حصے ہین موافق تصریح بالا - پہلے حصہ مین پانچوین - دوسرے حصہ مین چھٹے پارہ کی تفسیر ہے - اسیطرح حاشیہ پر ابتداء عبارت تفسیر متن حصہ اول صفحہ ٢ - القول فی تاویل ابتداء عبارت تفسیر حاشیہ والمحصنات ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ١٨٢ قال المنافقون ختم تفسیر حاشیہ فاسقون</td></tr>
<tr><td>〃</td><td>٢٣٢</td><td>تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء السابع والثامن</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً</td><td>١٩٥
١٥٤</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">پانچوین جلد ہی - اسمین بھی دو حصے ہین حسب تصریح بالا - پہلے حصہ مین ساتوین - دوسرے حصہ مین آٹھوین پارہ کی تفسیر ہے - اسیطرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ٢ القول فی تاویل قوله لتجدن - الخ شروع تفسیر حاشیہ لتجدن ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ١٥٤ ولا محاباة لاحد ختم تفسیر حاشیہ خیر الحاکمین</td></tr>
<tr><td>〃</td><td>٢٣٣</td><td>تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء التاسع والعاشر</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً</td><td>١٥٢
١٣٦</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چھٹی جلد ہے - اسمین بھی دو حصے ہین - پہلے حصہ مین نوین دوسرے حصے مین دسوین پارہ کی تفسیر ہے اسیطرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ٢ - القول فی تاویل قوله قال الملاء - شروع تفسیر حاشیہ قال الملاء ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ١٣٦ کانوا اسعة ختم تفسیر حاشیہ ما ینفقون</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۷۳	۲۳۴	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الحادی عشر والثانی عشر	امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ		مطبع سیفیہ مصر سنہ ۱۳۲۱ھ	۱۲۰ ۱۳۲	
		ساتوین جلد ہے۔ دو حصے اسمین بھی مجلد ہین۔ گیارہوین بارہوین پارہ کی تفسیر ہے مع بقیہ آیت پارہ سابق۔ اسیطرح حاشیہ پر ابتدا تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قولہ انما السبیل ابتدا تفسیر حاشیہ انما السبیل ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۱۳۲ من ارضکم الخ ختم تفسیر حاشیہ الثانی					
؍؍	۲۳۵	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر	ایضاً		ایضاً	۱۵۴ ۱۲۷ ۱۷۲	
		آٹھوین جلد ہے۔ اسمین تین حصے ہین۔ تیرہوین۔ چودہوین۔ پندرہوین پارہ کی تفسیر ہے۔ اسیطرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قولہ تعالی وما ابرئ الخ شروع تفسیر حاشیہ شروع تفسیر حاشیہ وما ابرئ نفسی ختم تفسیر متن حصہ تیسرا صفحہ ۱۷۲ فیما صعیدا ختم تفسیر حاشیہ علیہا صعیدا					
؍؍	۲۳۶	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء السادس عشر	ایضاً		ایضاً	۱۵۴	
		نوین جلد ہے۔ اسمین صرف ایک ہی حصہ ہے۔ سولہوین پارہ کی تفسیر۔ اسیطرح حاشیہ پر۔ شروع تفسیر متن صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قولہ تعالی اما السفینۃ شروع تفسیر حاشیہ اما السفینۃ الخ ختم تفسیر متن صفحہ ۱۵۴ من المصلحین ختم تفسیر حاشیہ وباللہ المستعان۔					
؍؍	۲۳۷	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء السابع عشر	ایضاً		ایضاً	۱۳۰	
		دسوین جلد ہے۔ اسمین بھی ایک ہی حصہ ہے۔ سترہوین پارہ کی تفسیر۔ اسیطرح حاشیہ پر۔ ابتدا تفسیر متن					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۲ - القول فی تاویل قولہ تعالےٰ ذکرہ اقترب للناس ابتداء تفسیر حاشیہ سورۃ الانبیاء الخ ختم تفسیر متن صفحہ ۱۳۰ من بغاہ بسوء ختم تفسیر حاشیہ بربکم					
۱۳۴۳	۲۳۸	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الثامن عشر	امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ		مطبع میمنیہ مصر سنہ ۱۳۲۱ھ	۱۳۲	
		گیارہویں جلد ہے - صرف ایک ہی حصہ ہے - اٹھارہویں پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲ - القول فی تاویل قولہ جل ثناءہ قد افلح شروع تفسیر حاشیہ سورۃ المومنون ختم تفسیر متن صفحہ ۱۳۲ اوبصیر ختم تفسیر حاشیہ واللہ اعلم -					
؍؍	۲۳۹	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء التاسع عشر	ایضاً		ایضاً	۱۰۳	
		بارہویں جلد ہے - ایک ہی حصہ ہے - انیسویں پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر ابتداء تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قولہ تعالےٰ وقال الذین شروع تفسیر حاشیہ وقال الذین لایرجون ختم تفسیر متن صفحہ ۱۰۳ وعصیلتهم رسولہ ختم تفسیر حاشیہ بل انتم قوم تجہلون					
؍؍	۲۴۰	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن - الجزء العشرون	ایضاً		ایضاً	۹۵	
		تیرہویں جلد ہے - اسمین بھی ایک ہی حصہ ہے - بیسویں پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر - شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قولہ تعالےٰ فما کان شروع تفسیر حاشیہ فما کان جواب قومہ ختم تفسیر متن صفحہ ۹۵ من حدودھا ختم تفسیر حاشیہ واللہ یعلم ما تصنعون					
؍؍	۲۴۱	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الحادی والعشرون	ایضاً		ایضاً	۹۲	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		چودھوین جلد ہے - صرف ایک ہی حصہ ہے - اکیسوین پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر - ابتدا تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالٰے ولا تجادلوا - ابتدا تفسیر حاشیہ ولا تجادلوا اهل الكتاب ختم تفسیر متن صفحہ ۹۲ علی الله یسیرا - ختم تفسیر حاشیہ علی الله یسیرا -					
۱۳۰۳	۲۴۲	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الثانی والعشرون	امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ		مطبع میمنہ مصر سنہ ۱۳۲۱	۹۵	
		پندرھوین جلد ہے - ایک ہی حصہ ہے - بائیسوین پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالٰے ومن یقنت ابتدا تفسیر حاشیہ ومن یقنت ختم تفسیر متن صفحہ ۹۵ ونصد یقی رسله ختم تفسیر حاشیہ من المکرمین الخ					
”	۲۴۳	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الثالث والعشرون	ایضاً		ایضاً	۱۲۸	
		سولھوین جلد ہے - ایک ہی حصہ ہے - تیئیسوین پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر - ابتدا تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالٰے وما انزلنا ابتدا تفسیر حاشیہ وما انزلنا علی قومه ختم تفسیر متن صفحہ ۱۲۸ واحد فی الآیة ختم تفسیر حاشیہ التی بینهم					
”	۲۴۴	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الرابع والعشرون	ایضاً		ایضاً	۷۴	
		سترھوین جلد ہے - اسمین بھی ایک ہی حصہ ہے - چوبیسوین پارہ کی تفسیر اسیطرح حاشیہ پر - شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالٰی انك میت ابتدا تفسیر حاشیہ فمن اظلم ختم تفسیر متن صفحہ ۷۴ - استحقه به منه ختم تفسیر حاشیہ بظلام للعبید					
”	۲۴۵	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الخامس والعشرون	ایضاً		ایضاً	۸۷	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اٹھارہوین جلد ہے - ایک حصہ ہی پچیسوین پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر - ابتدا تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالیٰ الیه یرد شروع تفسیر حاشیہ الیه یرد علم الساعة ختم تفسیر متن صفحہ ۸۷ - آخر تفسیر الجاثیة ختم تفسیر حاشیہ واضح مما سلف					
۱۲۷۴۳	۲۴۶	تفسیر الطبری المسمیٰ بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء السادس والعشرون	امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ		مطبع میمنیہ مصر سنہ ۱۳۲۱ھ	۱۱۴	
		اُنسوین جلد ہی - ایک حصہ ہے چھبیسوین پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر - شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالیٰ حٰمٓ تنزیل شروع تفسیر حاشیہ سورۃ الاحقاف مکیہ ختم تفسیر متن صفحہ ۱۱۴ لیس لها اولاد ختم تفسیر حاشیہ هو الحکیم العلیم					
″	۲۴۷	تفسیر الطبری المسمیٰ بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء السابع والعشرون	ایضاً		ایضاً	۱۲۸	
		بیسوین جلد ہے - ایک حصہ ہی - ستائیسوین پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر - ابتدا تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالیٰ قالوا کذلك ابتدا تفسیر حاشیہ قال فما خطبکم ختم تفسیر متن صفحہ ۱۲۸ آخر تفسیر سورۃ الحدید ختم تفسیر حاشیہ والیه المرجع والمآب .					
″	۲۴۸	تفسیر الطبری المسمیٰ بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء الثامن والعشرون	ایضاً		ایضاً	۹۸	
		اکیسوین جلد ہی - ایک حصہ ہی - اٹھائیسوین پارہ کی تفسیر - اسیطرح حاشیہ پر - ابتدا تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالیٰ جل ثناؤه وتقدست اسمائه قد سمع الله ابتداء تفسیر حاشیہ سورۃ المجادله ختم تفسیر متن صفحہ ۹۸ آخر تفسیر سورۃ التحریم ختم تفسیر حاشیہ هارون علیه السلام					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td rowspan="2">۱۳۷۳</td><td rowspan="2">۲۴۹</td><td>تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزء التاسع والعشرون</td><td>امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ</td><td></td><td>مطبوعہ میمنیہ مصر سنہ ۱۳۲۱ھ</td><td>۱۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">بائیسوین جلد ہے۔ ایک حصہ ہی۔ اُنتیسوین پارہ کی تفسیر۔ اسیطرح حاشیہ پر۔ شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قولہ تعالیٰ تبارک الذی شروع تفسیر حاشیہ سورۃ الملک الخ ختم تفسیر متن صفحہ ۱۳۲۔ آخر تفسیر مرسلات ختم تفسیر حاشیہ واللہ اعلم بالصواب</td></tr>
<tr><td rowspan="3">"</td><td rowspan="2">۲۵۰</td><td>تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن۔ الجزء الثلاثون</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً</td><td>۲۰۴</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="6">تیئیسوین جلد ہے۔ ایک ہی حصہ ہی۔ تیسوین پارہ کی تفسیر۔ اسیطرح حاشیہ پر۔ شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قولہ تعالےٰ عم یتساءلون شروع تفسیر حاشیہ سورۃ النبأ ختم تفسیر متن صفحہ ۲۰۴ تسلیماً کثیراً ختم تفسیر حاشیہ وصحبہ اجمعین الخ۔
امام طبری علیہ الرحمہ دوسو چوبیس ۲۲۴ ہجری آمل طبرستان مین پیدا ہوے۔ تفسیر۔ حدیث فقہ۔ تاریخ وغیرہ مین امام فن مانے گئے ہین مسائل اجتہادیہ مین کسی مجتہد کے مقلد نہین۔ بلکہ خود مرتبۂ اجتہادی رکھتے ہین اور زمرۂ مجتہدین مین شمار کئے گئے ہین۔ ابن طرار انہین کے مذہب کے مقلد ہین متعدد کتابین مختلف فنون مین تصنیف کی ہین۔ نقل روایات مین ثقہ سمجھے جاتے ہین۔ انکی مصنفہ تاریخ اصح التواریخ مانی گئی ہی۔ ۲۶ شوال شنبہ کے آخر دن مین انتقال فرمایا۔ یکشنبہ کے روز سنہ مقدم الذکر بغداد مین مدفون ہوے۔ ابن خلکان</td></tr>
<tr><td></td><td>غرائب القرآن و رغائب الفرقان</td><td>العلامۃ نظام الدین حسن بن محمد بن حسین القمی النیشاپوری المعروف بنظام الاعرج من فضلاء قرن الثامن</td><td>سنہ ۷۲۸</td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

پوری تفسیر مجلدات مسطورہ بالا کے حاشیہ پر ہی جسکی طرف ہر جلد مین اشارہ کیا گیا ہو۔ یہ تفسیر بڑے ربط و ضبط و تفصیل و تنقیح کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ زیادہ تر تفسیر کبیر مصنفۂ امام رازی متوفی سنہ ۶۰۶ ہجری سے ماخوذ ہے۔ گویا اِس تفسیر کبیر کا اختصار ہی تفسیر کشاف وغیرہ سے بھی مطالب اخذ کئے ہین تفسیر کبیر کے مباحث لفظیہ و معنویہ۔ مسائل۔ اعتراضات وغیرہ کی بڑی خوبی سے تہذیب کی ہو۔ مواقع مشکلہ کشاف کا حل نہایت آسانی کے ساتھ کیا ہے۔ اسکے علاوہ بہت سے غرائب لطائف نکات قرآن شریف کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہو۔ تفسیر شروع کرنے سے پہلے چند مقدمات منعقد کئے ہین جنمین فضیلت قرآن۔ فضائل قاری ذکر قراٰت سبعہ۔ معانی مصحف و قرآن کیفیت جمع قرآن۔ ثبوت قدم کلام اللہ وغیرہ نہایت تحقیق کے ساتھ ضبط کیا ہو۔ فہرست آصفیہ مین اس تفسیر کا سال تصنیف ۸۲۸ لکھتے ہین۔ اکتفاء القنوع کی عبارت اس کتاب کی تالیف کی نسبت یہ ہو وضعہ نحو سنۃ ۸۲۸ھ ۱۲۸۰ء ۱۳۲۰ء ام اس تفسیر کا ایک کامل نسخہ مطبوعہ ایران نمبر ۱۵۴ پر بھی درج ہو۔

علامہ نیشاپوری بڑے پایہ کے شخص ہین۔ اس تفسیر کے علاوہ انکے تو الیف اور بھی ہین۔ شافیہ ابن حاجب کی شرح بھی لکھی ہو۔ افسوس کہ ایسے بڑے شخص کے ترجمہ کی طرف اہل تواریخ نے توجہ نہین کی۔ انکا تفصیلی حال کسی تاریخ مین نظر نہین پڑا۔ علامہ جلال الدین سیوطی بغیۃ الوعاۃ مین صرف اسقدر لکھتے ہین الحسن بن محمد النیسابوری له تفسیر علی القرآن سماه غرائب القرآن و رغائب الفرقان وهو من قم كذا ذكر فی خطبة تفسيره المشهور بالنظام الاعرج صاحب شرح الشافية فی التصريف وهو مشهور متداول - لم اقف على ترجمته - انتهى

صاحب کشف الظنون کو بھی انکا سال رحلت دریافت نہین ہوا۔ فہرست خدیویہ مصریہ فہرست آصفیہ اکتفاء القنوع وغیرہ مین یہ تفسیر موجود ہے۔ مگر صاحب تفسیر کا نہ تو سال وفات تحریر ہو نہ مجمل مفصل ترجمہ۔

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۱۳۴۷</td><td>۲۵۱</td><td>الدر المنثور فی التفسیر بالماثور مع تنویر المقیاس الجزء الاول</td><td>ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی (۹۱۱ھ)</td><td>سنہ ۹۰۸ھ</td><td>مطبوعہ مصر ۱۳۱۴ھ</td><td>۲۸۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td colspan="7">یہ تفسیر ملخص ہے۔ ترجمان القرآن کا حضرت مؤلف علیہ الرحمۃ نے پہلے قرآن شریف کی مفصل و مطول تفسیر با حادیث و آثار لکھی تھی اور اسمین اسانید کتب مخرج منہا بھی مذکور تھے۔ اس تفسیر کی طرف طویل وحجم کثیر ہونے کی وجہ سے اہل علم کی زیادہ رغبت نہین دیکھی گئی۔ اس ضرورت سے اسکا اختصار کیا گیا۔ اس مختصر تفسیر مین صرف متون احادیث و آثار مع حوالۂ کتب مذکور ہین۔ پوری تفسیر چھہ حصوں پر منقسم ہے۔ مجلد ہذا پہلا حصہ ہے۔ اسمین پوری سورۂ بقر کی تفسیر ہے مع تفسیر سورۂ فاتحہ۔ عبارت شروع تفسیر صفحہ ۲ الحمد للہ الذی احیا ختم صفحہ ۳۷۹ وخواتیم سورۃ البقرۃ</td></tr>
<tr><td>〃</td><td>۲۵۲</td><td>الدر المنثور فی التفسیر بالماثور الجزء الثانی</td><td>ایضًا</td><td></td><td>ایضًا</td><td>۳۵۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td colspan="7">دوسرا حصہ ہے۔ سورۂ آل عمران سے آخر سورۂ مائدہ تک۔ شروع صفحہ ۲۔ اخرج ابن الضریس الخ ختم صفحہ ۳۵۰ واللہ سمیع البصیر۔</td></tr>
<tr><td>〃</td><td>۲۵۳</td><td>الدر المنثور فی التفسیر بالماثور الجزء الثالث</td><td>ایضًا</td><td></td><td>ایضًا</td><td>۳۵۷</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td colspan="7">تیسرا حصہ ہے۔ سورۂ انعام سے آخر سورہ ہود تک۔ شروع صفحہ ۲ اخرج ابن الضریس الخ ختم صفحہ ۳۵۷ عما تعملون۔</td></tr>
<tr><td>〃</td><td>۲۵۴</td><td>الدر المنثور فی التفسیر بالماثور الجزء الرابع</td><td>ایضًا</td><td></td><td>ایضًا</td><td>۳۷۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td colspan="7">چوتھا حصہ ہے۔ سورۂ یوسف سے آخر سورۂ حج تک شروع صفحہ ۲ اخرج النحاس الخ ختم صفحہ ۳۷۳ واللہ تعالے اعلم</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۰۴۰	۲۵۵	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور الجزء الخامس	ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی ۹۱۱ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۱۴ھ	۳۶۹	
پانچوان حصہ ہے۔ سورۂ مومنون سے آخر سورۃ الزمر تک۔ شروع صفحہ ۲ اخرج ابن مردویہ الخ ختم صفحہ ۳۶۶ قال الاشعرانی الخ۔							
″	۲۵۶	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور الجزء السادس	ایضاً		ایضاً	۴۲۴	
چھٹا حصہ ہے۔ سورۂ شوریٰ سے آخر سورۂ ناس تک۔ شروع صفحہ ۲ اخرج ابن مردویہ الخ ختم صفحہ ۴۲۴ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم							

مولف علیہ الرحمہ رجب کے مہینے میں بعد مغرب ۸۴۹ھ قاہرہ مین پیدا ہوتے۔ جب پانچ برس سات مہینے کے ہوئے والد نے قضا کی۔ نشو و نما یتیمی کی حالت مین پایا۔ آٹھ برس کی عمر مین قرآن شریف کے حفظ سے فارغ ہوگئے۔ اسکے بعد عمدہ۔ منہاج الفقہ والاصول۔ الفیہ ابن مالک یاد کرلئے۔ پھر علوم کی تحصیل مین متوجہ ہوئے۔ بہت سے مشائخ کبار سے استفادہ کرکے علوم و فنون مین متبحر ہوگئے ۸۶۶ ہجری مین تدریس تالیف و افتا شروع کردیا۔ بلاد شام و حجاز و یمن و ہندوستان و مغرب و تکرور کا سفر کیا۔ حج بیت اللہ بھی ادا کیا۔ تفسیر و حدیث و فقہ و عربیت وغیرہ مین تقریباً پانسو کتابین انکی مولفات ہین حسن المحاضرہ مین جوانین کی تالیف ہے جملہ تالیف کو نام بنام معدود کیا ہے۔ آخر عمر مین تنہائی اختیار کرکے عبادت حق سبحانہ تعالی مین مشغول ہوئے۔ اشغال دنیوی اور ملاقات اہل دنیا سے اعراض کرتے۔ اس حالت مین سوائے تحریر مولفات کے تدریس و افتا بالکل ترک کردیا۔ روضۃ المقیاس مین ایسے جم کے بیٹھے کہ مرنے کے وقت تک وہان سے نہ اٹھے۔ جب عمر شریف اکسٹھ برس دس مہینے اٹھارہ روز کو پہنچی بائین ہاتھ مین ورم شدید ہوگیا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اسی حالت میں روضۃ المقیاس میں جو انکی سکونت کا مقام تھا شب جمعہ وقت سحر ۱۹ رجادی الاولے اسنہ مذکورۃ الصدر کو وفات پائی - باب القرافہ کے باہر حوش قوصون میں مدفون ہوئے - شذرات الذہب حسن المحاضرہ					
		تنویر المقیاس تفسیر سیدنا ابن عباس	حبر الامۃ سیدنا عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب المتوفی ۶۸ھ وقیل ۶۹ھ وقیل ۷۰ھ				
		یہ پوری تفسیر تمام جلدوں در المنثور متقدم الذکر کے حاشیہ پر ہے - اس کتاب میں اس تفسیر کا نام تنویر المقیاس لکھا ہے کشف الظنون میں بھی اسیطرح ہے - مطبع محمدی میں یہ کتاب ۱۲۸۰ھ میں طبع ہوئی ہے - وہاں تنویر الاقتباس کے ساتھ نامزد کیا ہے - یہ تفسیر نہایت موجز و مختصر ہے - باوجود حجم قلیل ہونے کے کثیر المعنی اور تمام تفاسیر کا لب لباب ہے - قرآن شریف کے مراد اور معانی کو اسطرح کھولا ہے کہ کسیطرح کی دقت و دشواری باقی نہیں رہتی - اس فصاحت و بلاغت سے ایسے اختصار کے ساتھ قرآن شریف کے معانی و مراد کا حل کرنا اسی تفسیر کے ساتھ مختص ہے - ابی صالح کی اسناد کے ساتھ یہ تفسیر مشہور ہوئی ہے کشف الظنون میں حاجی خلیفہ تنویر المقیاس فی تفسیر ابن عباس کے تحت میں لکھتے ہیں - لابی طاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی الشافعی المتوفی ۸۱۷ یہ تحقیق راوِ تحقیق سے بہت دور معلوم ہوتی ہے - اس تفسیر کا ایک مطبوعہ نسخہ نمبر ۱۷۳ پر - اور ایک قلمی نسخہ نمبر ۳۱۹ پر بھی درج ہے -					
		سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس قریشی ہاشمی رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں - انکی کنیت ابن العباس ہے - انکو لوگ حبر اور بحر کہتے تھے - اس لئے کہ انکا علم بہت وسیع تھا حبر الامۃ کے لقب سے مشہور ہیں - سیدنا حضرت عباس کی اولاد میں یہ سب سے بڑے ہیں - سیدنا حضرت خالد بن لبید کی خالہ کے بیٹے ہیں - انکے سنہ ولادت میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ ہجرت سے تین برس قبل پیدا ہوئے جب یہ پیدا ہوئے اسوقت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اہل بیت مکہ میں شعب ابی طالب					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

رونق افروز تھے انکو لوگ لیکر حضور مین حاضر ہوئے - آپنے اپنا لعاب دہن اُنکے مُنہ مین ڈالدیا اور فرمایا یا اللہ اسکو حکمت تعلیم کر - علم حدیث - تفسیر - فقہ - تاویل - شعر - حساب - فرائض - مین - تمام لوگون سے فوقیت رکھتے تھے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقدمات پیچیدہ مین انکو طلب کرتے تھے اور انکی راے کے موافق عمل کرتے - حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ اُنھون نے دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انکو بصرہ کا حاکم بنایا تھا - مگر قبل شہادت حضرت علی کے یہ وہان سے چلے آئے - حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ جنگ صفین مین بحیثیت ایک بڑے سردار کے شریک تھے -

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے والد اور والدہ اور خالہ اور خلفاء راشدین اور عبد الرحمن بن عوف اور معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ اور معاویہ بن ابوسفیان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اور انکے سوا بہت سے لوگون سے انھون نے روایت کی ہے - اور انسے اِنکے بھائی کثیر بن عباس اور اُنکے بیٹے علی بن عبد اللہ اور محمد بن عبد اللہ اور اُنکے پوتے محمد بن علی اور بھتیجے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس اور انکے غلام عکرمہ اور کریب رضی اللہ عنہم اور بہت سے اور اصحاب جیسے عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو الطفیل اور ابو صالح السمان - علاوہ اِنکے اور بہت سے لوگ روایت کرتے ہین -

جب عبد اللہ بن زبیر اور عبد الملک بن مروان کے درمیان فتنہ واقع ہوا تو حضرت ابن عباس مع محمد بن حنفیہ کے طائف تشریف لے گئے - وہان جاکر بیمار ہوگئے اور وہین تہتر یا اکہتر برس کی عمر مین سنہ ٦٨ھ یا سنہ ٦٩ھ مین - اور بعض نے اور بھی اختلاف بیان کیا ہے - انتقال فرمایا - اور محمد بن حنفیہ نے اُنکے جنازہ کی نماز پڑہائی - جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت اُنکی عمر تیرہ یا پندرہ سال کی تھی - آخر عمر مین نابینا ہوگئے تھے - اسی کے متعلق یہ ابیات فرماتے ہین - ؎

ان یاخذ اللہ من عینی نورھما	ففی لسانی وقلبی منھما نور
وفی فمی صارم کالسیف ماثور	قلبی ذکی وعقلی غیر ذی خطل

تہذیب التہذیب - اسد الغابہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۵۱	۲۵۷	مدارک التنزیل و حقایق التاویل - النصف الاول	امام ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی المتوفی ۷۱۰ھ یا ۷۰۱ھ		قلمی	۱۲۰۲	

تقطیع کتاب ۳/۴ ۱۳ × ۳/۴ ۸ انچ تقطیع کتابت ۱/۲ ۸ × ۵ انچ - سطرین فی صفحہ ۲۹ - کاغذ نہایت ہلکے بادامی رنگ کا باریک - کاغذ مین مثل ڈورے کے سیدھے خطوط یکسان فاصلہ پر نمودار - اول کے دو صفحو نپر جدول طلا و قرمز - اور نیلی زمین پر طلائی کام پھولدار - دونون صفحے نہایت پیوندکار اور حروف کہین کہین سے اُڑے ہوے - خط بحاری عربی جلی جو اندلسی مغربی اور کوفی خط سے بالکل علیحدہ ہے اور حروف مین تینون خطون کی جھلک کسیقدر نمایان ہو - باقی صفحات پر تین جدولین ہین - آیات قرآنی جلی خط شنجرف سے اور تفسیر خفی قلم سیاہی سے لکھی ہو - کاتب نے سورتون کے عنوان اور جہان اللہ کا نام ہے معلوم ہوتا ہے خالی جگہ چھوڑی تھی - اوقاف - آیات کی نشانیان اور اعراب بھی نہ تھے - بعد کو کسی نے عنوان طلا سے اور اللہ کا نام اور اوقاف لاجورد سے اور آیتون کے گول دائرے بنائے ہین عنوان سورتون کے نام سے خالی ہین - اعراب سیاہی سے سیدھے خطوط کے بنائے ہین جنمین پیچ بالکل نہین ہو - اس شان مین ایسی خوشخط کتابت کبھی نہین دیکھی - کلمہ المغضوب مین واو کو با کے ساتھ اور فرضنت مین ر کو ضاد کے ساتھ ملایا ہے - بعض کلمات مین خط دیوانی عربی کی شان بھی پیدا ہے - ہر ربع پارہ پر حاشیہ پر صراحی نما پھول ہین - یہ جلد چودہوین پارہ کے آخر آیۃ ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ تک ہے - کاتب کا نام اور سنہ کتابت نہین ہو -

خط بحاری غالباً بحار کی طرف منسوب ہے جسکو ذو بحار بھی کہتے ہین - بعض کہتے ہین ذو بحار دو پہاڑ حرہ بنی سلیم مین ہین - بعض کہتے ہین قبیلہ غنی کے کنوین کا نام ہے - بعض بلاد یمن مین اور بعض نجد مین بتاتے ہین (مراصد الاطلاع عربی معجم عربی لفظ ذو بحار)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنۂ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مشہور تفسیر ہے۔ مؤلف نے اِس مین وجوہ اعراب و قرأت اور دقایق علم بدیع مناسب طور پر لکھے ہین تاویلات مین بھی بڑی خوبی سے کام کیا ہو۔ پوری کتاب اقوال اہلِ سنت وجماعت سے پُر ہو۔ اہل بدعت وضلالت کے ہفوات سے کلیۃً احتراز واجتناب ہو۔ ابتداء صفحہ ۲ الحمد لله المنزه بذاته عن اشارة الاوهام۔ ختم صفحہ ۶۰۱ ويجلو العقول وهو مرد على من۔ اِس تفسیر کے دو نسخے کامل مطبوعہ۔ ایک صرف نصف اول مطبوع۔ ایک قلمی نسخہ سورۂ مؤمنون سے آخر قرآن تک نمبر ۱۸۴ سے نمبر ۱۸۶ تک اور نمبر ۲۰۱ سے نمبر ۲۰۳ تک اور بھی درج ہین۔ حافظ الدین امام ابوالبرکات النسفی نسف کے رہنے والے ہین۔ (نَسَف بفتحتین وقیل بکسر السین ما وراء النہر مین ایک شہر کا نام ہے) تمام علوم وفنون مین امامِ وقت تسلیم کئے گئے ہین۔ علی الخصوص علم فقہ مین تو اپنا جواب نہین رکھتے تھے۔ فقہ مین شمس الائمہ محمد بن عبد الستار الکردی۔ حمید الدین الضریر۔ بدر الدین خواہر زادہ کے شاگرد ہین۔ مصنفات عالیہ اور تالیفات معتبرہ انکے سمارِ دنیا کے نیچے موجود ہین۔ کنز الدقائق جو فقہ مین مشہور متن ہو انہین کا مؤلفہ ہے۔ اِسکے علاوہ وافی اور اُسکی شرح کافی فقہ مین منار۔ اور اُسکی شرح کشف الاسرار اصول مین۔ اِن کے سوا اور بھی مؤلفات ہین۔ جو اکابر علماء وفقہاء کے مطرح الانظار ہین جواہر المضیہ مین لکھتے ہین کہ حافظ الدین دو اماموں کا لقب ہو۔ ایک محمد بن محمد بن نصر البخاری۔ جن سے ابو العلاء نے سماعت کی ہو۔ دوسرے ابوالبرکات عبد الله النسفی۔ انکی وفات سنہ ۷۰۱ہجری مین ہوئی۔ مگر قاسم بن قطلوبغا اپنے رسالہ مسمی الاصل فی بیان الوصل مین لکھتے ہین کہ نسفی کی وفات سنہ ۷۱۰ ہجری کے بعد ہے۔ (الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ)
۱۰۴۸۲	۲۵۸	الحواشی المظہریہ علی تفسیر البیضاوی	علامہ مظہر الدین		قلمی سنہ ۱۰۹۶ھ	۵۹۲	

تقطیع کتاب ۸½ × ۵¾ انچہ۔ تقطیع کتابت ۵ × ۲¾ انچہ۔ سطر فی صفحہ کہین ۱۷ کہین ۱۸

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

خط عرب نہایت معمولی - کتاب پیوندکار آب رسیدہ - غالبًا اول کا ایک صفحہ نہیں ہے عبارت ابتدائی
صفحہ ۲ على مذهب الاشاعرة القائلين بان اسماء الله توقيفية ولعل المصنف ذهب الى
ما اختاره الغزالي من ان التوقيفي هو اسم الذات لا اسماء الصفات صفحہ ۱۳ کے بعد سے قریب
پون پارہ کے حاشیہ کے اوراق نہیں ہیں - ابتداء سورۂ مائدہ يا ايها الذين آمنوا اوفوا بالعقود
قال ابن جريج هذا خطاب لاهل الكتاب، وقال آخرون سواء - مط - شد د العناج - العناج
الدلو العظم حبل يشد في اسفلها ثم يشد اليه العراق وهي خشبتان معترضتان على
راس الدلو ابتداء سورۂ یونس صفحہ ۱۸۵ اتفقوا على ان الر وحده ليس بآية وطه
وحده آية - اما الر فلاشكل تقاطع الاي التي بعده بخلاف طه ابتداء سورۂ بنی اسرائیل
صفحہ ۱۵۴ وقد يستعمل علمًا له - يعني يجعل علمًا جنسيًا للتنزيه يمتنع الكلمة من الصرف
للالف والنون والعلمية ابتداء سورۃ الشعراء صفحہ ۳۴۳ كراهة العود الى آخر لم يثبت
هذه الرواية وقوله كراهة العود مبنى على ان بدل الاصل في الحروف التهجي كالامالة
الشديدة عدل عنها الى الفتح ابتداء سورۂ والصافات صفحہ ۴۰۵ على مراتب باعتبارها
يعني باعتبار مراتبهم في القرب من الله تعالى يفيض عليهم المعارف المعروفه بالنسبة
في الذات ولا نهاية له ابتداء سورۂ ق صفحہ ۴۷۹ انكار التعجيب الخ اضراب عن مقدر
والتقدير والقرآن المجيد انا ارسلناك نذيرا اليهم فكذبوه او فلم يصدقوه آخر کا صفحہ
۵۶۲ بالکل کٹ گیا ہے - خاتمہ کی عبارت صرف اسقدر پڑھی جاتی ہے ان يراد - الطائفة
والجماعة كقول العرب ان ناسا من الجن حفدوا - اى ان طائفة وجماعة من الجن
خاتمہ کتاب پر پوری عبارت نہیں پڑھی جاتی - جسقدر عبارت موجود ہے وہ یہ ہے - حواشي المطهرية
المنسوب الى المولى الاعلم الاكمل مطهر الدين طاب ثراه الى قوله ... بيدنا معه

نمبر مجموعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

احقر عباد اللہ عبد اللہ بن محمد بن حسین الامام بجامع صیبول وقہ اللہ عن الفساد والھول فی دار السلطنۃ احمد نگر الاھوال والخطر یوم السبت الثامن .... احدی وستین وتسعمائۃ ھجری ۔

یہ حاشیہ نہایت مختصر ہے بعض سورتون مین چند ہی کلمونپر حاشیہ لکھا ہو۔ بعض پر نہین بھی لکھا ہے معلوم ہوتا ہے ناقل نے صرف سیاہی سے نقل کی ہو بعد کو کسی صاحب نے محشی کے نام کی جگہ سرخی سے ہر ہر حاشیہ کے آگے لفظ (منظ) لکھدیا ہے۔ اکثر جگہ طا پر نقطہ ہو کہین کہین نہین بھی ہو۔ اسیطرح سرخی سے سورتون کے نام اور پارون کے نام بھی لکھے ہین۔ لفظ (منظ) سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید محشی کا نام منظر الدین ہو اور کتاب کا نام حواشیِ منظریہ ہو۔ مگر خاتمہ پر صاف نام مطہر الدین پڑھا جاتا ہے مؤلف کا کوئی حال تذکرون مین نہین ملا۔ اس حاشیہ مین صفحہ ۲۷۳ پر فریدالدین عطار کا یہ شعر لکھا ہے ؎ دیدہ باید سبب سوراخ کن ٭ تا سببہا برکند از بیخ و بُن ۔ عطار کی وفات ۶۲۷ھ ہجری میں ہوئی ہو۔ اس لئے یہ مؤلف انکے بعد کا معلوم ہوتا ہے۔ ایک قلمی فارسی نظم کتاب کتب خانہ مدرسہ دیوبند کی مفتی محمد سعد اللہ صاحب مرحوم کی وقفی کتابون مین سے دیکھی گئی۔ اس مین نصاب فارسی کے چند رسائل ہین منجملہ انکے ایک کا نام نصاب الاخوان مطہر ہے۔ کُل آٹھ شعر ہین اسکا ابتدائی شعر ہے۔ نامہ بر نام کردگار جہان ٭ کوست اللہ راحم و رحمٰن۔ اخیر کا شعر ہے۔ سال شش بود ہشت صد ہفتاد ٭ کز مطہر شد این نوشتہ عیان ۔ معلوم نہین یہ دونون ایک ہی مؤلف ہین یا جُدا جُدا۔ نصاب الاخوان کا مصنف اپنا استاد نصاب الصبیان کے مؤلف ابو الفراہی کو لکھتا ہے۔ اسکے علاوہ فن حدیث مین جو کتاب (المفاتیح فی حل المصابیح) ہو۔ اسکے شارح مظہر الدین الحسین بن محمود بن الحسن الزیدانی ہین۔ اور نصف اول آٹھوین صدی کے اعیان مین معدود ہین کیا عجب۔ اس حاشیہ کے بھی محشی ہون۔ اسی حاشیہ کے صفحہ ۲۷ مین مؤلف لکھتا ہو کہ لفظ مس کے متعلق ہمنے

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنۂ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔
احمد نگر بمبئی پریسیڈنسی مین ایک ضلع کا نام بھی ہے اور شہر کا نام بھی ہے۔ دکن کے شہرون مین اسکا تیسرا نمبر ہے۔ ۱۴۹۴ء مین احمد نظام شاہ نے اسکو آباد کیا۔ چاند بی بی اسجگہ کی مالک تھی ۱۶۳۶ء مین شاہجہان نے اسکو فتح کیا۔ مسلمانونکی حکومت کے زوال کے بعد مرہٹونکا قبضہ ہوا۔ ۱۸۰۳ء مین انگریزون نے فتح کیا۔ مگر پھر پیشوا کو واپس کر دیا۔ ۱۸۱۷ء مین پونا کے معاہدہ کے بعد انگریزون کے قبضہ مین آیا۔ مسلمانون کے آثار قدیمہ بکثرت ہین۔ اکثر مساجد مین گورنمنٹ کے دفاتر ہین یا یورپین کی بود و باش ہے۔ کلکٹر کا دفتر مسجد مین ہے۔ جسکی تعمیر سولہوین صدی عیسوی مین ہوی تھی جیل اور ہاسپٹل بھی مساجد مین ہین نہین معلوم مسجد صیول کس مسجد کا نام تھا۔ (امپیرل گزیٹیر) دکن مین ایک مقام کا نام بندر جیول ہے۔ عجب نہین کہ جامع صیول سے یہی مراد ہو اور کتابت مین غلطی کی ہو۔</td></tr>
<tr><td>۱۸۴۸</td><td>۲۵۹</td><td>الوجیز فی تفسیر القرآن العزیز</td><td>ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متویۃ الواحدی النیسابوری المتوفی جمادی الآخر ۴۶۸ھ</td><td></td><td>قلمی ۹۷۷ھ</td><td>۱۲۸۵</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتاب ½۶ × ۴۔ انچہ۔ تقطیع کتابت ۵ × ½۲ انچہ۔ سطر فی صفحہ ۱۵ خط نسخ عمدہ۔ آیات شنجرف سے اور اعراب سیاہی سے۔ اور تفسیر بلا اعراب ہے۔ حاشیہ پر علاوہ ابتدا کے تین صفحون کی جدول طلا شنجرف اور لاجورد ہے۔ ابتدا کے تین صفحون پر نیا حصہ کسی زمانہ مین ڈالا ہے۔
کاتب صنع اللہ بن عطاء اللہ۔
مختصر تفسیر ہے۔ صرف کلام اللہ کے مراد و معانی کی وضاحت کی ہے۔ ابتدا خطبہ صفحہ اول: الحمد للہ الکریم بآلائہ العظیم بکبریائہ القادر فلا یمانع والقاهر فلا ینازع انتہی مصنف نے خطبہ مین اپنا</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نام نہین لکھا ہے صفحہ ۲ مین ایک حدیث کے اسناد مین لکھتے ہین - اخبرنا الاستاد الامام ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی رحمہ اللہ قرأۃ علیہ فی شہور سنہ تسع و اربعمائۃ - قال حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ المعروف بابن اخرم قال اخبرنا ابو احمد محمد بن عبد الوہاب قال حدثنا جعفر بن عون عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عبد اللہ بن ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عبد اللہ کے بعد کا نام نہین لکھا ہے - صفحہ ۴ پر ابتدا تفسیر شروع کی ہے - بسم اللہ - ای ابدؤا وافتتحوا بسم اللہ تیمنا و تبرکا واللہ اسم تفرد بہ الباری سبحانہ یجری فی وصفہ مجری الاسماء الاعلام لا یعرف لہ اشتقاق وقیل معناہ ذو العبارۃ التی بہا یقصد انتہی - ابتدا پارہ دوم سیقول السفہاء من الناس یعنی مشرکی مکہ ویہود المدینۃ انتہی ابتدا پارہ سوم تلک الرسل - یعنی جماعۃ الرسل - ابتدا سورۂ المائدہ یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود - ای بالعہود الموکدۃ التی عاہدتموہا مع اللہ والناس ثم ابتدأ کلاما آخر فقال انتہی - ابتدا سورۂ یونس الر - انا اللہ اری - انتہی - ابتدا سورہ بنی اسرائیل سبحان برأۃ لہ من السوء - الذی اسرے بعبدہ - سید محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم - انتہی ابتدا سورۃ الشعراء طسم قسم اللہ بطولہ وسنائہ وملکہ - ابتدا سورۃ والصافات والصافات صفا یعنی صفوف الملائکۃ فی السماء انتہی - ابتدا سورہ ق - ق - یعنی ما ہو کائن انتہی خاتمہ والناس عطف علی قولہ الوسواس المعنی من شر الوسواس ومن شر الناس کانہ امر ان یستعذ من شر الجن ومن شر الناس خاتمہ صفحہ ۱۲۰۵ وقد وقع الفراغ من تحریر ہذا التفسیر یوم الاربعا حادی عشر شہر میلاد النبی البشیر النذیر علیہ صلوۃ اللہ العلی الکبیر سنہ ۹۷۷ علی ید الفقیر المحتاج لعفو اللہ الغنی المغنی صنع اللہ بن عطاء اللہ الحسینی السلامی غفر ذنوبہما - تم خاتمہ کے بعد شنجرف سے بخط نسخ یہ عبارت ہے - وقد فرغ من اتمام کلام اللہ ہذا الفقیر فی دار السلطنۃ چنپانیر یوم الاحد سابع عشرین شہر محرم الحرام سنۃ ثمان وسبعین وتسعمایۃ الہجریۃ ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							معلوم ہوتا ہے کہ آیات شنجرف سے بعد کو لکھے ہین - خاتمہ کی عبارت کے کنارہ پر کسی نے لکھا ہے - فی دار السلطنۃ احمد نگر دکن - مگر یہ خط اور سیاہی بالکل غیر ہے - اِس کتاب کے اول صفحہ پر مہر ظہور احمد محمدی سنہ ۱۲۱۳ھ اور مہر محمد شکور سنہ ۱۲۳۶ھ کی ثبت ہے - دوسری مہر کے اوپر یہ شعر ہے ؎ جماد سے چند دادم جان خریدم — بحمد اللہ بسے ارزان خریدم — غازی پور مؤلف نے تین تفسیرین لکھی ہین - ایک کا نام بسیط - دوسری کا نام وسیط تیسری کا نام وجیز تینون کے مجموعے کا نام حاوی ہے مصنف اپنے زمانہ مین نحو اور تفسیر مین استاد مانے گئے ہین - لوگون کا اتفاق ہے کہ انکی تصنیف مقبول اور نہایت احسن ہین - امام غزالی نے بھی اپنے مصنفات مین تین کتابونکے اسماء وجیز و وسیط و بسیط اسی مؤلف کی کتابونکے نام پر رکھے ہین - علاوہ ان تفاسیر کے انکی مشہور تصانیف مین سے اسباب نزول القرآن - تحبیر فی شرح اسماء اللہ الحسنی اور شرح دیوان ابی الطیب المتنبی بھی ہے - ابو اسحٰق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی نیشاپوری صاحب تفسیر ثعلبی کے شاگرد ہین - جنکی وفات باختلاف روایات سنہ ۴۲۷ھ یا سنہ ۴۳۷ھ مین ہوئی ہے (ابن خلکان) کتب خانہ ہذا مین فن تفسیر عربی مین نمبر ۲۲۳ پر الوسیط بین الوجیز و البسیط کا ایک عمدہ حصہ موجود ہے - جنپانیر کو آجکل چمپانیر کہتے ہین - بمبئی پریسیڈنسی پنچ محلکے ضلع مین واقع ہے - محمود شاہ بیقرہ نے (متوفی سنہ ۹۱۷ھ) اسکو فتح کرکے ایک قلعہ بنا لیا - اور اسکو دار السلطنۃ قرار دیا اور عالیشان مسجد بنائی - اٹھارہوین صدی عیسوی سے بالکل ویران ہے - مگر مسلمانون کے آثار قدیمہ شکستہ حالت مین باقی ہین
۱۰۵۲	۲۹۰	تفسیر مدارک التنزیل و حقایق التاویل المجلد الاول والثانی	حافظ الدین عبد اللہ بن احمد بن محمد النسفی المتوفی سنہ ۷۰۱ھ و قیل سنہ ۷۱۰ھ		مطبوع مصر سنہ ۱۳۰۶ھ	۵۱۷ و ۵۱۸	

پوری قرآن شریف کی تفسیر ہے دو جلدوں پر منقسم ہے۔ پہلی جلد سورۂ فاتحہ سے سورۂ کہف کے خاتمہ تک۔ شروع اِس تفسیر کا صفحہ ۲ الحمد للّٰہ المنزہ بذاتہ ختم صفحہ ۵۱۶ ویستغفرون لہ حتی یستیقظ اِس جلد کے صفحۂ اول پر سنہ ۱۲۷۸ھ میں مطبوع ہونا اور ختم مجلد کے آخری صفحہ پر سنہ ۱۳۰۵ھ میں مطبوع لکھا ہے۔ دوسری جلد سورۂ مریم کے شروع سے آخر کلام مجید تک اِس جلد کا سالِ طبع سنہ ۱۳۰۶ھ لکھتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ کہیعص قال السدی الخ ختم صفحہ ۵۱۸ مفاتیحہ دار السلام اِس سے قبل نمبر ۲۵۷ پر حضرت مؤلف رحمۃ اللّٰہ کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوع یا قلمی	تعداد اوراق مختصر	کیفیت
۸۲۹۹	۲۶۱	تفسیر سورۃ الفاتحہ	مولوی محمد عاشق ساکن پھلت۔ شاگرد شاہ ولی اللّٰہ		قلمی	۱۲	

تقطیع کتاب ۱۱×۷ انچ مکتابت ۸×۴ انچ سطر ۱۹ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ نہایت باریک انگریزی۔ آغاز کتاب الحمد لمن احاط جمیع المحامد اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً۔ والصلوۃ والسلام علی من صار احمداً بکمال مطہریۃ لولی الثنا بادزا وکامناً۔

عبارت خاتمہ ہذا ما اطلع علیہ الفقیر الی رحمۃ ربہ الکریم من علوم فاتحۃ القرآن العظیم بفیض الولی الرحیم والحمد للّٰہ اولاً واخراً۔

اِس تفسیر میں اہلِ دلائل کے طریق پر عقلی بحث کی ہے۔ کتاب میں کسی جگہ مصنف نے اپنا نام نہیں لکھا ہے۔ اِس کتب خانہ میں فن سلوک عربی میں نمبر ۳۰۷ پر ایک کتاب تقریر الخیر الکثیر ہے۔ اِس کا مصنف محمد عاشق ہے۔ اور شاہ ولی اللّٰہ دہلوی قدس سرہ کا شاگرد بھی ہے۔ اِس کتاب میں یہ تفسیر بھی مجلد ہے اور خاتمہ کی عبارت میں بفیض الولی الرحیم سے یہ خیال پیدا ہوا کہ غالباً اِسکے مؤلف بھی یہی محمد عاشق ہیں۔ دونوں کتابوں کی کتابت اور عبارت کا اسلوب بھی یکسان ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۴۲	۲۶۲	اعجاز البیان فی کشف بعض اسرار ام القرآن	الشیخ العلامہ صدر الدین محمد بن اسحاق القونوی خلیفہ حضرت شیخ اکبر المتوفی سنہ ۶۷۲ھ		مطبوعہ حیدرآباد سنہ ۱۳۱۰ھ	۳۵۸	

سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مؤلف نے اِس تفسیر مین فلسفہ اور تصوف کا رنگ اختیار کیا ہی۔ خود فرماتے ہین کہ مینے اپنے کلام مین مفسرین کا کلام مخلوط نہین کیا بلکہ مواہب حقیقی کی جانب سے جو فیضان ہوا اُسیکو قلمبند کیا ہی۔

شروع صفحہ ۲ وصلی اللہ علی المصطفین۔ ختم صفحہ ۳۵۸ واعلی درجات رضاك۔

ابتدا مین چند اوراق مؤلفہ مولٰنا عبد اللہ احمد الحسنی الحسینی الجبلی کے حضرت مؤلف اور حضرت شیخ اکبر کے مختصر حالات مین منضم ہین۔

علامہ قونوی۔ ابو المعالی اِنکی کنیت ہی۔ علوم ظاہری اور کمالات باطنی دونون کے جامع ہین۔ مولٰنا روم قدس سرہٗ کے ہمعصر اور ہمصحبت ہین۔ شیخ سعید الدین حموی سے بھی اکثر یکجائی رہی ہی۔ مولٰنا قطب الدین شیرازی علم حدیث مین اِنکے شاگرد ہین۔ شیخ مؤید الدین جندی۔ مولٰنا شمس الدین ایکی۔ شیخ فخر الدین عراقی۔ شیخ سعید الدین فرغانی بھی اِنکی تربیت و صحبت سے فیضیاب ہوئے ہین۔ خواجہ نصیر الدین طوسی سے اکثر مناظرہ کا اتفاق رہا ہی۔

اِس تفسیر کے علاوہ اور بھی اِنکے مصنفات ہین۔ مفتاح الغیب۔ نصوص۔ نفحات الٰہیہ۔ شرح حدیث اربعین سماہ کشف الاستار جواہر الحکم۔ المستخرجۃ المورودۃ من جوامع الکلم سنہ ۶۷۲ھ مین انکی وفات ہوئی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۵	۲۶۳	اسئلۃ القرآن واجوبتہا	الشیخ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی صاحب مختار الصحاح		قلمی	۲۸۳	

تقطیع کتابت ۵½ × ۲½ انچ۔ سطر فی صفحہ ۱۹۔ کاغذ باریک دہلی۔ خط نسخ معمولی۔ کتابت سیاہی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							و سرخی سے - کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہین - اوراق پر کرم خوردگی اور آبرسیدگی کا اثر زیادہ ہی - بوجہ کہنگی کے اوراق اکثر جگہ پھٹ گئے ہین مگر عبارت مین کوئی خلل نہین آیا - کتاب کے اول و آخر صفحہ پر دو مہرین بیضاوی حافظ احمد محمدی سنہ ۱۱۳۹ ہجری نام کی ثبت ہین صفحہ (۱۶۲)، (۱۶۳) کی پہلی سطرین کٹ گئی ہین شروع کتاب سے صفحہ ۲۵۶ تک سورتون کے نام کی جگہ چھوٹی ہی صفحہ ۲۵۷ سے سورتون کے نام شنجرف سے لکھے ہین .
							مختصر تفسیر ہے - سوال وجواب کے طریق پر مطالب قرآنی کی تفسیر لکھی ہی - بارہ سو سے زیادہ سوال وجواب پوری تفسیر مین درج ہین - خطبہ مین لکھتے ہین کہ اس تفسیر کے اکثر مطالب کتب علما سے منقول ہین بعض خاص فوائد ایسے بھی ہین جنکا القا منجانب اللہ ہوا ہے . اس تفسیر مین جہان مسائل ادب - لغت - نحو وغیرہ کے بیان کی ضرورت پڑی ہی - زجاج - مبرد - جوہری - ازہری - امراء القیس - مقاتل وغیرہ کے کلام سے توثیق کرتے ہین - دقائق و معانی کے بیان مین کشاف - ابن قتیبہ - سیدنا حضرت ابن عباس وغیرہ کے بیانات کو سنداً پیش کرتے ہین - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ قال المفتقر الی رحمۃ اللہ ربہ ومغفرتہ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی عفی اللہ عنه وغفرله ولجمیع المسلمین - اس قلمی نسخہ مین اس عبارت کے بعد یہ لکھا ہی هذا مختصر جمعت فیه انموذجا یسیرًا - نسخہ مطبوعہ مین بعد قول ولجمیع المسلمین کے الحمد للہ رب العالمین - هذا مختصر الخ تحریر ہے صفحہ ۱۳۶ مین فاذاقها اللہ لباس الجوع کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ یہ باتین علم بیان کے دقائق ہین - جنکو تفصیل سے روضۃ الفصاحۃ مین میں نے لکھا ہے عبارت خاتمہ صفحہ ۲۸۳ لان الثقلین هو الجنسان الموصوفان بنسیان حقوق اللہ تعالی واللہ اعلم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم - ایک مطبوعہ نسخہ اس کتاب کا فن اعراب القرآن مین کتاب نمبر ۲ کے حاشیہ پر بھی ہے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حضرتِ مؤلف رحمۃ اللہ کا ٹھیک پتہ نہین چلا کہ کس صدی کے فضلا مین ہین۔ کشف الظنون مین حاجی خلیفہ کا بیان اِنکی نسبت نہایت اضطراب کے ساتہ ہے۔ اسئلۃ القرآن واجوبتہا کے تحت مین لکھتے ہین لشمس الدین ابی بکر محمد بن ابی بکر الرازی۔ صاحب مختار الصحاح۔ المتوفی فی ستین وستمأئۃ (۶۶۰) کتاب الصحاح کے موقعہ پر تحریر کیا ہے واختصرہ الشیخ الامام محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی وافق فراغہ عشیۃ یوم الجمعۃ سنۃ ستین وسبعمأئۃ ۷۶۰ جس مقام پر غریب القرآن کے مؤلفین کو نام بنام لکھا ہو وہان کی عبارت یہ ہے۔ وابو عمرو الزاہد الامام زین الدین محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی صاحب مختار الصحاح۔ وفرغ من تعلیقہ فی سنۃ ثمان وستین وستمأئۃ (۶۶۸) فہرست آصفیہ حیدر آباد مین مؤلف مختار الصحاح کی وفات ۷۶۲ ہجری مین لکھی ہے۔ اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع مین مختار الصحاح کے مؤلف کو اِسطرح لکھا ہے۔ مختار الصحاح اختصرہ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی فرغ من تلخیصہ ۷۶۰ھ ۱۳۵۹م ضمیمہ فہرست کتب عربیہ قلمی مرتبہ سرچارلس ریو مین نمبر ۵۰ پر مختار الصحاح کے بیان مین لکھا ہے کہ ریسین کی تحقیق سے مؤلف کی حیات ۶۵۰ تک پائی جاتی ہے۔ اور اہلوارٹ کے نزدیک وفات (۶۸۰) مین ہوئی ہے۔ اِنہین فاحش اختلافات کی بنا پر مؤلف تفسیر ہٰذا کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہو سکا۔					
		اسئلۃ القرآن واجوبتہا	الشیخ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی صاحب مختار الصحاح				
		یہ نسخہ فن اعراب القرآن مین کتاب نمبر ۷ کے حاشیہ پر ہے۔					
۲۵ ۳۲	۲۶۴	تفسیر القرآن مع تفسیر المنسوب الی الامام العسکری	الفاضل الاجل علی بن ابراہیم بن ہاشم ابی الحسن القمی	-	مطبوعہ طہران سنہ ۱۳۱۵ء	۳۷۳	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							پورے قرآن کی تفسیر ہے۔ زیادہ تر بیان اسمین احادیث سے کیا گیا ہے۔ بعض مقام پر سابق و لاحق کے ارتباط کا بھی زیادہ اہتمام نہین کیا گیا عبارت آغاز صفحہ ٢ الحمد للہ الواحد الاحد المتفرد الذی لا من شئ کان الخ خاتمہ صفحہ ٣٤٢ الا و قد انزل اللہ تبارک و تعالے فیہا۔ مولانا قمی علماء اہل تشیع مین ثقہ فی الحدیث صحیح المذہب مشہور ہین۔ اس تفسیر کے علاوہ انکے مصنفات مین اور بھی کتب ہین۔ انکا سال وفات اور تفصیلی ترجمہ معلوم نہین ہوا۔ کتاب منتہی المقال فی احوال الرجال مین انکی نسبت اسیقدر تحریر ہے۔
		تفسیر القرآن المنسوب الی سیدنا امام الحسن العسکری المتوفے سنہ ٢٦٠ھ یا سنہ ٢٦١ھ	سیدنا الامام ابو محمد الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی الرضا بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم				
							یہ تفسیر کتاب مرقومہ بالا کے حاشیہ نمبر ٢٦٥ تک ہے۔ اسکے بعد حاشیہ پر بھی وہی تفسیر ہے جو متن مین ہی مسلسل پورے قرآن کی تفسیر کا وجود تو تمام دنیا مین آج کسی جگہ نہین پایا جاتا۔ صرف سورہ فاتحہ اور سورۃ بقر کی آیہ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ تک ہے۔ پہلے پارہ کے پاؤ پارہ تک تو زیادہ بسط و تفصیل ہے اُسکے بعد انداز بیان بدل گیا ہے۔ کتاب کشف الحجب والاستار مین اس تفسیر کی نسبت لکھتے ہین فی ھذا التفسیر مختلفون عنہم من جزم بانہ موضوع و منہم من ذہب الی انہ معتمد صحیح وقد اطال السید محمد باقر الامام الحسینی الکلام فیہ۔ شروع حاشیہ صفحہ ٢ الحمد للہ رب العالمین خاتمہ حاشیہ صفحہ ٢٦٥ الا ما التقط منہ۔ سیدنا حضرت امام عسکری رضی اللہ عنہ آپکا اسم مبارک حسن۔ اور لقب عسکری ہے۔ ائمہ اثنا عشر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مین آپ گیارھوین امام مانے گئے ہین - آپکی ولادت باسعادت کی تاریخ مختلف فیہ ہے - سنہ ٢٣٢ھ چھٹی ربیع الاول یا ربیع الآخر سنہ ٢٣٢ھ مدینہ منورہ مین آپکا تولد ہوا - آپ نہایت خوش خصال - بدیع الجمال عابد زاہد - کریم الاخلاق مجسم اشفاق - فصیح بلیغ - علم و حلم سے موصوف مروت و فتوت کے ساتھ معروف دیانت - امانت - جرأت - شجاعت مین فرد کامل تمام اوصاف کمالیہ مین اپنے اکابرین کے قدم بقدم آپکے کمالات و کرامات کا احصار قدرت بشری سے باہر ہے - آپکے مناقب و محامد مین بڑی بڑی کتابین تصنیف ہین - ربیع الاول یا جمادی الاولیٰ سنہ ٢٦٠ھ یا سنہ ٢٦١ھ سر من راے مین (جو آپکی سکونت کا مقام ہے) انتقال فرمایا - اور اپنے والد عالیشان کے پہلو مین مدفون ہوئے - ابن خلکان وغیرہ					
٢٥٥٦	٢٦٥	الفتوحات الربانیہ فی تفسیر ما ورد فی القرآن من الاوامر والنواہی الالٰہیہ الجزء الاول مع ...	مولینا عبد العزیز الحکیم بن عمر راسم بن حسین بن عبد الرحیم	سنہ ١٣٢٤ھ	مطبوعہ سنہ ١٣٢٥ھ	٣٥٢ و ٤	
		نہایت تحقیق و تنقید کے ساتھ آیات احکامیہ کی تفسیر لکھی ہے - تفاسیر معتبرہ اور احادیث مشہورہ سے استنباط و استنباط کیا ہے - پوری کتاب کے دو جلدون پر تقسیم ہے - پہلی جلد مین ان آیات کی تفسیر ہے جو اوامر الٰہیہ کے متعلق ہین - مجلد ہذا پہلی جلد ہے - عبارت ابتدائی صفحہ ٢ - الحمد للہ الذی احتجب بقدرتہ ... فلا تراہ عبارت ختم صفحہ ٣٥١ بحقوق حمدہ و شکرہ آمین - دونون جلدون کے اول مین فہرست ابواب منضم ہے -					
٢٥٥٦	٢٦٦	الفتوحات الربانیہ فی تفسیر ما ورد فی القرآن من الاوامر والنواہی الالٰہیہ الجزء الثانی مع الفہرست	مولینا عبد العزیز الحکیم ابن عمر راسم بن حسین بن عبد الرحیم	سنہ ١٣٢٤ھ	مطبوعہ سنہ ١٣٢٥ھ	٣٥٤ و ٤	
		دوسری جلد ہے - اسمین ان آیات قرآنیہ کی تفسیر ہے جنکا تعلق نواہی الٰہیہ سے ہے - ابتدا صفحہ ٢					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">الباب الاول فیما ورد فی سورۃ البقرۃ خاتمہ صفحہ ۳۵۱ افضل الصلوۃ والسلام مؤلف سلمہ اللہ تعالے اسی زمانہ کے فضلائین ہین ۔ انکی حیات ہی مین یہ کتاب طبع ہوئی ہے ۔</td></tr>
<tr><td></td><td>۲۶۷</td><td>اسئلۃ القرآن و اجوبتہا</td><td>محمد بن ابی بکر عبد القادر الرازی</td><td></td><td>قلمی ۱۳۱۷ھ</td><td>۳۵۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۳/۴ ۹ × ۵ انچ ۔ سطر ۱۹ ۔ خوشخط نستعلیق کاغذ عرب دبیز ۔ نوشتہ محمد نظیر الدین خان رامپوری ولد امام الدین خان سادہ کار خوشنویس المتوفی ۱۳۲۳ھ ملازم کتب خانہ ہذا یہ نسخہ کتب خانہ ہذا کے فن تفسیر القرآن کے نمبری ۶ کے نسخہ سے نقل ہوا ہے ۔ سوال وجواب بہ لفظ فان قیل و قلنا ۔ اور سورتون کے نام قرمز سے لکھے ہین ۔ باقی کتاب کے حالات کے لئے فن تفسیر کا نمبر ۲۶۳ ملاحظہ کیا جائے ۔</td></tr>
<tr><td>۲۷۸۳</td><td>۲۶۸</td><td>حاشیۃ الکازرونی علے التفسیر البیضاوی</td><td>الفاضل ابی الفضل القرشی الصدیقی الخطیب المشہور بالکازرونی المتوفی فی حدود ۹۴۰ھ التلمیذ للمحقق الدوانی</td><td></td><td>قلمی</td><td>۸۳۱</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتاب ۱/۴ ۱۱ × ۸ انچ ۔ تقطیع کتابت ۸ × ۳/۴ ۴ انچ ۔ سطر ۲۶ ۔ کرم خوردہ ۔ پیوندکار کثیر ۔ خط ناقابل نا قص نستعلیق قدیم ۔ کاتب کا نام تحریر نہین ہے ۔ پیوند کاری سے اکثر جگہ حروف چھپ گئے ہین کاغذ بوسیدہ ۔ حاشیہ معمولی کاغذ بادامی کا نیا لگایا ہے ۔ دیمک نے بہت اثر کیا ہے ۔
تفسیر بیضاوی جو مؤلفہ قاضی ناصر الدین عبد اللہ بن عمر البیضاوی المتوفی ۶۸۵ھ کی مشہور کتاب ہے ۔ اسکا یہ نہایت لطیف اور دقیق حاشیہ ہے ۔ حضرت محشی نے اسمین بڑے بڑے حقائق اور نکات بھرے ہین ۔ بیضاوی پر اور بہت سے حواشی ہین مگر جس تحقیق اور تدقیق کے ساتھ یہ حاشیہ لکھا گیا ہے دوسرا اسکا ہم پلہ نہین ہوسکتا ۔ مصنف نے اس حاشیہ مین شرح المختصر تفتازانی ۔ شرح المواقف شہرستانی ۔ امام غزالی ۔ طوالع ۔ کتب صحاح ۔ رضی ۔ تقی الدین سبکی ۔ حاشیۃ الشمسیہ تقریب المفتاح</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ایضاح المفصل - ابن حاجب - حیوٰۃ الحیوان - دمیری وغیرہ کتب اور اہل کتب کے حوالے دیئے ہین -
کتاب ہذا کے صفحہ ۷ مین لکھتے ہین کہ شرح المواقف پر مینے حواشی لکھے ہین - صفحہ ۲۷ مین لکھتے ہین
کہ اسم اللہ کی تحقیق مین ایک رسالہ لکھونگا - صفحہ ۵۵ کے بعد چند ورق کم - صفحہ ۱۵۱ کے بعد بقدر ایک
ورق کم ہے - صفحہ ۲۳۲ - صفحہ ۲۲۴ - صفحہ ۳۷۷ مین بھی اپنے حواشی شرح المواقف کا ذکر کیا ہے -
صفحہ ۸۴ مین بحث ایمان اور تصدیق مین لکھتے ہین کہ اسمین بہت مباحث ہین - اور انشاء اللہ تعالیٰ
ایک علٰحدہ رسالے مین اسکو لکھونگا - کتب خانہ کی فہرست تفسیر نمبر ۸۴ پر بھی ایک نسخہ ہے - مگر خطبہ نہین ہے
اسکا ایک نسخہ بلا خطبہ کتب خانہ خدیویہ مین بھی ہے - ابتدا صفحہ اول الحمد للہ الذی انزل آیات
بینات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابہات والفضل الصلوٰۃ واکمل التسلیمات
علٰی سیدنا محمد المؤید بالخیرات المعجزات الباهرات خاتمہ صفحہ ۳۷۷ قولہ من الجنۃ
والناس اما من جہۃ الجنۃ فباعتبار انہ یجری فی الخواطر ان الجن لہم التاثیر والایصال -
حضرت محشی علام کا مفصل ترجمہ معلوم نہین ہوا -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۹۰	۲۶۹	کتاب الناسخ والمنسوخ مع الفہرست	علامہ ابو جعفر احمد بن محمد بن اسمعیل بن یونس المرادی المعروف بابن النحاس النحوی المصری المتوفی سنہ ۳۳۸ھ وقیل ۳۳۷ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۲۷۶ ۱۰	

اس کتاب مین پہلے نسخ کے معنی - اصل لفظ کی تحقیق - اسکا اشتقاق - ناسخ ومنسوخ کے تعلم کی ترغیب
نسخ و بداء کا فرق لکھکر آیات ناسخ ومنسوخ کو سور قرآن کی ترتیب کے ساتھ معدود کیا ہے - اس موضوع مین
یہ کتاب نہایت تحقیق کے ساتھ تالیف ہوی ہے - کتاب کے اول مین فہرست ابواب بھی منضم ہے -
آغاز صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی نبتدئ فی هذا الکتاب الخ خاتمہ صفحہ ۲۷۶ ولا ناسخ فیہا -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

حضرت مؤلف رحمۃ اللہ بڑے صاحب فضل وکمال ہین طبقات نحاۃ وادبا ولغویین مین انکا شمار ہے۔ انکا سال ولادت کسی مورخ نے نہین لکھا۔ وطن اصلی آپکا مصر ہے۔ تحصیل علوم کی غرض سے بغداد کا سفر کیا۔ علم نحو۔ ادب وغیرہ مین اخفش۔ زجاج۔ ابن الانباری۔ نفطویہ اور دیگر اعیان ادبا عراق کے شاگرد ہین امام عبد الرحمن النسائی متوفی ۳۰۳ھ سے ساعت حدیث کی تحصیل علوم سے فارغ ہوکر مصر مین مراجعت کی اور آخر عمر تک وہین رہے۔ انکے فیض علمی سے بڑا انتفاع ہوا ہے۔ تقریر زبانی کی نسبت تحریر انکی نہایت پرزور ہی۔ کتب کثیرہ کے مصنف ہین۔ بعض مصنفات کے اسمایہ ہین۔ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب الناسخ والمنسوخ۔ التفاحہ فی النحو۔ کتاب فی الاشتقاق۔ تفسیر ابیات سیبویہ۔ کتاب ادب الکاتب۔ کتاب الکافی فی النحو۔ کتاب المعانی۔ المبتہج فی اختلاف البصریین والکوفیین۔ شرح المعلقات السبع۔ طبقات الشعرا۔ عشرۃ دواوین۔ کتاب الوقف وغیر ذلک۔

ناگہانی موت سے ماہ ذی الحجہ ۳۳۸ھ یا ۳۳۷ھ مصر مین وفات پائی۔ اس مرگ مفاجات کا سبب یہ ہوا کہ جو زمانہ دریاے نیل کے پانی کی زیادتی کا سمجہا جاتا تہا ایک روز اسکے کنارے پر کسی شعر کی تقطیع بلند آواز سے کر رہے تھے ایک جاہل اس کلام کو سنکر سمجہا کہ جادو کر رہے ہین اس غرض سے کہ دریاے نیل کا پانی بڑہے نہین اسنے بے سوچے سمجہے انکا پاون پکڑکر دریا مین ڈہکیل دیا۔ دریا مین گرتے ہی ڈوب گئے۔ (بغیۃ الوعاہ وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۳۹	۲۷۰	تفسیر الفاتحہ	قدوۃ الانام الشیخ محمد عبدہ مفتی الدیار المصریہ المتوفی ۱۳۲۳ھ		مطبوعہ ۱۳۲۳ھ	۱۰۴	

حضرت مؤلف رحمۃ اللہ مدرسہ جامع ازہر مصر مین علما وطلاب کے روبرو سورہ فاتحہ کے متعلق بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتہ تفسیر بیان فرماتے۔ آن بیانات مرتبہ کو محمد رشید رضا صاحب اجازت مؤلف جستہ جستہ وقتاً فوقتاً اخبار منار مین نفع عام کی غرض سے طبع کرتے۔ جب یہ تفسیر اسی ترتیب کے ساتہ پوری ہوچکی تو مستقل

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کتاب کی صورت مین طبع کی گئی۔ اس تفسیر مین پہلے مقدمۃ التفسیر ہو اسمین قرآن شریف کی خوبیان اور وجوہِ تفسیر مذکور ہین۔ اسکے بعد سورۂ فاتحہ کے اسمآ بیان کرکے بسم اللہ کی تفسیر مع سورہ فاتحہ شروع کی آخر مین افعال عباد مین گفتگو تفصیل کے ساتھ کی گئی ہے۔ پھر حضرت زینب و زید رضی اللہ عنہما کے قصہ کے متعلق تحقیق لکھی ہے۔ اِن بیانات کے ضمن مین بعض دیگر مسائل اختلافیہ کا بھی حل کیا گیا ہو۔

عبارت آغاز صفحہ ۲ حمداً لمن علم الامیین بالقلم خاتمہ صفحہ ۱۰۲ والحمد للہ رب العالمین۔

شیخ محمد عبدہ رحمۃ اللہ سنہ ۱۲۵۸ھ مین پیدا ہوے۔ جامع ازہر مین تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کی زیادہ تر استفادہ سید جمال الدین معروف بافغانی کے فیضِ تعلیم سے پایا۔ علماءِ متاخرین مین بڑے فضل و کمال کے شخص اور مرجعِ خاص و عام تھے۔ جملہ علوم مین کامل دستگاہ اور خصوصاً فنِ تفسیر مین بڑی قدرت رکھتے۔ رئیس مدرسہ جامع ازہر اور تمام اطراف و اکناف مصر کے مفتی مشہور ہین۔ تمام عمر تدریس و افتا مین بسر کی اِسکے علاوہ اِنکے مؤلفات مین شرح نہج البلاغۃ۔ کتاب فی التوحید بھی بیان کی گئی ہو۔ آٹھوین جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۲۳ھ اسکندریہ مین رحلت فرمائی۔ وہانسے مصر جنازہ لایا گیا۔ اور وہین مدفون ہوے۔ (تاریخ الاستاد الامام الشیخ محمد عبدہ۔ الجزء الثالث)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۴	۲۷۱	حجج القرآن	الامام ابی الفضائل احمد بن محمد بن المظفر بن المختار الرازی الحنفی من اعیان القرن السابع		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۰ھ	۱۰۴	

مؤلف نے اِس کتاب مین اُن آیات کا شمار کیا ہو جنسے ہر فرقۂ اسلامیہ نے اپنے اپنے مذہب پر حجت و استدلال پکڑا ہے۔ نفیس اور کارآمد کتاب ہو۔ شروع صفحہ ۳ الحمد للہ الذی الی آخرہ ختم صفحہ ۹۵ الطیبین المنتجبین۔ الی آخرہم۔

مؤلفِ علام ساتوین صدی کے فضلا مین ہین۔ اِنکا ترجمہ باوجود تفتیش و جستجو کہین دیکھا نہین گیا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کتاب ہذا احمد عمر المحمصانی الازہری کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے - شروع کتاب سے پہلے ایک صفحہ بطریق مقدمۃ الناشر لکھا ہے - اسمین تحریر کرتے ہین کہ مؤلف کے حالات کے متعلق ہمنے بہت سی کتب تواریخ وغیرہ دیکھین مگر اطلاع نہین پائی - ساتوین صدی کے اعیان مین ہین سنہ ۶۳۱ھ تک موجود تھے - اس لئے کہ اسی سال مین انھون نے اپنے ایک شاگرد کو اجازہ اپنے ہاتھ سے لکھکر دیا ہے جسکی نقل بعینہ اس کتاب کے آخر مین موجود ہے -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۴۳۷	۲۷۲	التبیان فی اقسام القرآن	شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الحنبلی المعروف بابن القیم الجوزی المتوفی ۷۵۱ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۱ھ مکہ مکرمہ	۱۵۷	

اس کتاب مین اُن آیات کا بیان اور تفسیر ہے جنمین قسم واقع ہوئی ہے - شروع صفحہ ۲ و بہ استعین والحمد للہ رب العالمین - ختم صفحہ ۱۵۷ والحمد للہ رب العالمین ؕ

حافظ ابن قیم جوزی لقب انکا شمس الدین اور کنیت ابو عبد اللہ اور نام محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریر بن قیم ہے - دمشق کے رہنے والے ہین سنہ ۶۹۱ھ مین پیدا ہوے - فروعات مین حنبلی مذہب کے تابع تھے - بہت سے اکابر علما سے اخذ علم کیا ہے - ابن تیمیہ کے ارشد تلامذہ اور متبعین مین ہین - جملہ علوم مین دستگاہ کامل رکھتے تھے - مدرسہ صدریہ مین ایک زمانہ تک تدریس کا کام کیا - اور جوزیہ مین مدتون امام رہے - کثیر التصانیف اور بڑے عابد و تہجد گزار ہین - متعدد حج ادا کئے - مدتون مجاور مکہ معظمہ رہے - بہت سے لوگون نے انسے اخذ علم کیا - تصانیف انکے مشہور و متداول ہین -

شب پنجشنبہ ۲۳ رجب سنہ ۷۵۱ھ مین انتقال فرمایا - جامع جراح مین ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھی گئی اور مقبرہ باب صغیر مین مدفون ہوئے -

(الدرر الکامنہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۲۳۸	۲۷۱۳	تفسیر سورۃ الاخلاص	الشیخ ابی العباس تقی الدین احمد المشہور بابن تیمیہ الحرانی المتوفی فی ۷۲۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۱۴۰	

سورۂ اخلاص کی تفسیر بڑی تفصیل و وضاحت کے ساتھ لکھی ہے۔

امام ابن تیمیہ دس یا بارہ ربیع الاول دوشنبہ کے دن ۶۶۱ھ مین بلدۂ حرّان مین پیدا ہوے۔ اور وہین نشو و نما پایا۔ اہلِ تاتار کے جور و فساد کیوجہ سے ۶۶۷ھ مین انکے والد انکو اور دوسرے گھر والونکو حرّان سے لیکر دمشق چلے آئے۔ یہان بڑے بڑے علماء و فضلا سے جیسے مجد الدین بن عساکر اور یحییٰ ابن صیرفی۔ اور قاسم بن اربلی اور انکے سوا بہت سے مشائخ کبار سے روایت و سماعتِ حدیث کا اتفاق ہوا ذہن و ذکاوت خداداد سے تمام علوم و فنون مین تبحر کامل پیدا کیا جس علم و فن کی طرف توجہ کی مہارت تام حاصل کی۔ قوتِ حافظہ اسقدر بڑہی ہوی تہی کہ یاد کیا ہوا کبہی فراموش نہوا۔ تہوڑی سی عمر مین فتوی نویسی اور تدریس مین شہرت پیدا ہوگئی۔ دن رات تالیف و تصنیف مین مستغرق رہتے۔ صاحب مرآۃ الجنان لکھتے ہین کہ اِنکے مصنفات دوسو سے زیادہ بیان کئے گئے ہین بعض دوسرے مورخین نے اِس سے بہت زیادہ تعداد لکھی ہے۔ صاحب فوات الوفیات لکھتے ہین کہ میرے علم مین متقدمین و متاخرین سے کوئی شخص ایسا کثیر التصانیف نہین ہے۔ بڑی بات قابلِ مدح یہ ہے کہ جو کچہ لکھتے تھے اکثر حافظہ کی قوت سے لکھتے کتابین پاس نہوتین محبوسی کے زمانہ مین تالیف کا زیادہ اتفاق رہا۔ وہان کوئی کتاب وغیرہ پاس نہ تہی۔ مذہباً حنبلی تھے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر مین بڑے سرگرم رہتے۔

زہد و ورع۔ حلم و تواضع۔ شجاعت و کرم۔ عفت و صیانت۔ اخلاص و حسن قصد وغیرہ مین یکتائے وقت مانے گئے ہین۔ اِنکے زمانہ مین بدعات و حوادثات کا بیحد شیوع ہوگیا تہا۔ سلاطین و رعایا مین عام و خاص سب کے سب منکرات مین مبتلا تھے اِلّا ما شاء اللہ۔ ایسے نازک اور آشوب کے زمانہ مین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بلا خوف وخطر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیواسطے حسبۃً للہ کمر باندہی۔ اور اجراء سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بلیغ کوشش کی۔ جو لوگ دنیوی لذات کو لذائذ اُخروی پر مقدم سمجھے ہوئے تھے وہ انکی اِس دینداری اور حق پرستی سے مکدر ہوے اور لوگون کو انکا تبیع دیکھکر آتش حسد سے مشتعل ہوے بیجا اتہام وتہمت کے دھبون سے اِنکے دامن عصمت کو ملوث کیا۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ دمشق کے قلعہ مین دو سال سے زیادہ محبوس رکھے گئے۔ اور آخر مین اسقدر مجبور کئے گئے کہ قلم و دوات وغیرہ بھی انکے پاس نہین چھوڑا گیا۔ بالآخر حالت محبوسی مین ۲۰ ذیقعدہ دوشنبہ کی شب سن متذکرہ بالا مین وفات پائی۔ (مرآۃ الجنان۔ فوات الوفیات وغیرہا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۰۴	۲۷۴	الاتقان فی علوم القرآن الجزء الاول والثانی مع اعجاز القرآن	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ	سنہ ۸۰۸ھ فہرست خدیویہ مصریہ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۷ھ	۲۰۲ ۲۰۹	

نادر اور بدیع المثال کتاب ہے۔ انواع علوم قرآن مین ایسی مہذب اور جامع الفوائد کتاب اِس سے پہلے تصنیف نہین ہوئی۔ علامہ بدر الدین زرکشی متوفی سنہ ۷۹۴ھ نے اِس موضوع پر جو البرہان فی علوم القرآن تالیف کی ہے۔ اور سینتالیس انواع پر اسکو مرتب کیا ہے۔ ہرچند کہ بڑی شاندار کتاب ہے مگر سیوطی کی یہ کتاب اُس سے فائق ہے۔ سیوطی نے اپنی اس کتاب مین اُن تمام انواع کو درج کر کے ایک معتد بہ اضافہ کیا ہے۔ تمام انواع کی تعداد اسّی سے زیادہ قائم کی ہے۔ علامہ سیوطی نے ایک بڑی تفسیر لکھی ہے جو مجمع البحرین کے نام سے موسوم ہے۔ کتاب الاتقان کو بطریق مقدمۃ التفسیر الکبیر تالیف کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصون پر منقسم ہے۔ نسخۂ ہذا مین دونون حصے اول دوسرا مجلد ہین۔

آغاز حصۂ اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب۔

ختم حصۂ اول صفحہ ۲۰۲ بل نتبع الدلیل ابتداء حصۂ دوم صفحہ ۲ النوع الثالث والاربعون

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی المحکم والمتشابه - خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۲۰۷ وغفل عن ذکرہ الغافلون (علامہ سیوطی کا ترجمہ اس سے پہلے نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)					
		اعجاز القرآن	القاضی ابو بکر محمد بن الطیب بن محمد بن جعفر بن القاسم البصری المعروف بالباقلانی المتوفی فی سنہ ۴۰۳ھ				
		یہ کتاب الاتقان فی علوم القرآن متذکرہ بالا کے دونون حصون کے حاشیہ پر ہی - اس کتاب کا تعلق علم اعجاز القرآن سے ہے جو فروع فن تفسیر سے شمار کیا جاتا ہی - قرآن شریف کا اعجاز جن وجوہ سے ثابت ہوتا ہے اُنکو بسط کے ساتھ ضبط کیا ہی - اور مخالفین کے اقوال کی تردید نہایت قوت کے ساتھ کی ہی جو قرآن شریف کی نسبت کہتے تھے ان هذا الا سحر مبین - اساطیر الاولین - لو نشاء لقلنا مثل هذا - وغیر ذلك - اِس موضوع خاص مین یہ کتاب نہایت حسن وخوبی کے ساتھ تالیف ہوئی ہی - آغاز حاشیہ صفحہ ۲ حصہ اول الحمد لله المنعم علی عبادہ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۰۸ حصہ دوم وهو حسبی وحسبك ونعم الوکیل - قاضی باقلانی موطناً بغدادی - علماً وحید زمانہ ہین - اعتقاداً امام ابو الحسن الاشعری کے پابند اور اُنکے مذہب کے سخت مؤید ہین - علم کلام مین اِنکا پایہ بہت بڑا ہوا ہی - اِس فن مین اِنکو امام سمجھا جاتا ہے - جودت استنباط اور سرعتِ جواب مین اوحد زمانہ مانے گئے ہین - مباحثہ اور مناظرہ مین ید طولےٰ رکھتے - اُنکی وسعتِ تقریر کے مقابل خصم مقابلہ کی تاب نہ لا سکتا - ایک روز ابی سعید ہارونی سے کسی مسئلہ مین مناظرہ ہوا - بڑی پر زور اور طویل تقریر کرنے کے بعد حاضرین سے خطاب کیا کہ اگر ہارونی صرف میرے اس کلام کو بجنسہ بیان کر دیوین تو مین پھر دوسرے جواب کا اُنسے طالب نہین -					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ہارونی نے جواباً مخاطبین سے کہا کہ اگر قاضی صاحب بعینہ اپنی اِس تقریر کا اعادہ کردیوین تو مین اُنکے دعوے کو تسلیم کئے لیتا ہون -

علاوہ اِس کتاب کے اِنکے اور بھی مصنفات کثیرہ ہین - ماہ ذیقعدہ شنبہ کے روز سنہ ۴۰۳ھ بغداد مین وفات پائی - اِنکے بیٹے حسن نے نماز جنازہ پڑہائی - پہلے اپنے مکان مین دفن ہوے - پھر مقبرۂ باب حرب مین منتقل کئے گئے - باقلانی نسبت بیع باقلا کی مناسبت سے کی گئی ہے - (ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۰۵	۲۷۵	تفسیر القرآن العظیم المسمےٰ بالتفسیر التستری	الشیخ ابی محمد سہل بن عبد اللہ التستری المتوفی سنہ ۲۸۳ھ		مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۶ھ	۲۰۴	

یہ مختصر کتاب ہے تمام قرآن کی بالاستیعاب تفسیر نہین ہے - تمام سور قرآنیہ کی بعض بعض آیات کو لیکر تفسیر کیا ہے - شیخ ابو یوسف احمد بن محمد بن قیس السنجری نے سنہ ۲۷۵ ہجری مین علامہ تستری سے اِسکی سماعت کی ہے - انہین کی روایت سے یہ تفسیر مروی ہوئی -

آغاز صفحہ ۲ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا الخ - خاتمہ صفحہ ۲۰۴ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

علامہ تستری اکابر اولیا اور اعاظم مشائخ مین ہین - ابن الاثیر اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ سنہ ۲۰۰ یا سنہ ۲۰۱ھ مین آپکا تولد تستر مین ہوا (تستر خوزستان مین ایک شہر کا نام ہے) خوارق وکرامات وریاضات شاقہ مین اپنے وقت کے شیوخ مین عدیم النظیر مانے گئے ہین - علوم حقیقت اور دقائق طریقت مین آپکی مہارت ووسعت بہت بڑہی ہوی ہے - سلوک مین اپنے ماموں محمد بن سوار سے مجاز ہین اُنہین کے حسن تعلیم وفیض صحبت سے مدارج قصوےٰ پر پہنچے - اِنکے فوائد مشہورہ مین یہ اقوال ہین -

الناس نیام اذا ماتوا انتبھوا فاذا انتبھوا ندموا واذا ندموا لم ینفعھم الندم

ما من ساعۃ الا واللہ یطلع فی القلوب فای قلب وجد فیہ غیرہ سلط علیہ العدو

اصول طریقتنا سبعۃ التمسک بالکتاب والاقتداء بالسنۃ واکل الحلال وکف

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

الاذیٰ وتجنّب المناھی والتوبہ واداء الحقوق۔
انمیں غایت ورع وزہد ورجوع خلق کی وجہ سے تستر کے بعض فقہا وغیرہ خلاف ہوگئے۔ جسکا انجام یہ ہوا کہ یہ بصرہ چلے آئے اور وہین کی سکونت اختیار کی۔ انکے مصنفات نفیسہ مین علاوہ اس تفسیر کے دقائق المحبین۔ مواعظ العارفین۔ جوابات اہل الیقین وغیر ذلک ہین۔
تراسی سال کی عمر مین سنہ ۲۸۳ھ کو بصرہ مین وفات پائی۔ ابن خلکان نے سنہ ۲۷۳ اور سنہ ۲۸۳ھ علی اختلاف النقل سنہ وفات لکھا ہے۔ (الکواکب الدریہ۔ ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۰۴	۲۷۶	اسباب النزول۔ المشہور باسباب نزول القرآن۔ مع کتاب الناسخ والمنسوخ	الامام ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن عبد الواحدی النیسابوری المتوفی سنہ ۴۶۸ھ	۔	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۵ھ	۳۴۸	

اس کتاب مین آیات وسور قرآنیہ کے اسباب نزول جو سلف سے منقول ہین۔ باسانید بیان کئے ہین۔ امام برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعبری متوفی سنہ ۷۳۲ ہجری نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے۔ اصل کتاب سے صرف اسانید حذف کردیے ہین۔ باقی کسی قسم کی زیادتی نہین کی۔
آغاز بعد سطر الحاقی صفحہ ۲ الحمد للہ الکریم الوھاب ھازم الاحزاب خاتمہ صفحہ ۳۴۷ و لھذا الحدیث طرق فی الصحیحین (اس سے قبل نمبر ۲۵۹۔ التفسیر الوجیز کے تحت مین حضرت مؤلف رح کا ترجمہ تحریر ہوچکا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الناسخ والمنسوخ من القرآن	الشیخ ابی القاسم ہبۃ اللہ بن سلامۃ بن نصر بن علی الضریر المفسر المقری النحوی البغدادی المتوفی سنہ ۴۱۰ھ				

یہ کتاب نسخہ متذکرہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ اول سے آخر تک تمام اوراق کے حواشی پر اسکو لکھا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب مین ناسخ ومنسوخ کے اقسام۔ احکام۔ شمار بڑی تشریح کے ساتہ لکھے ہین۔ علم ناسخ ومنسوخ مین یہ کتاب نہایت خوش اسلوبی وتفصیل کے ساتہ تالیف ہوئی ہی۔ ابتدا حاشیہ صفحہ ٢ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ الذی ھدانا لدینہ خاتمہ حاشیہ صفحہ ٣٤٧ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت مؤلف رحمۃ اللہ کا مقام سکونت بغداد ہی۔ تفسیر۔ علم نحو وعربیہ مین حفظ الناس ہین ابی بکر القاسمی سے ساعت کی ہی۔ حلقہ درس انکا جامع منصور تہا۔ ابوالحسن علی بن القاسم الطائی انہین کے شاگرد ہین تفسیر ونحو مین انکے اور بھی مصنفات ہین۔ رجب ٤٨١ھ مین رحلت ہوئی (بغیۃ الوعاۃ)					
٢٧٠٣	٢٧٧	جواہر القرآن	امام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی ٥٠٥ھ		مطبوعہ مصر ١٣٢٩ھ	١٩٢	

نفیس کتاب ہی۔ قرآن شریف کے اندر جو خوبیان اور نفائس ہین انکا اظہار کیا ہی۔ بیان کیا ہے کہ قرآن شریف ایک بحر محیط ہے جس سے انواع واقسام کے جواہر نکلتے ہین۔ قرآن شریف ہی سے تمام علوم دینیہ کا انشعاب ہی۔ تین اقسام پر کتاب کو مرتب کیا ہی قسم المقدمات والسوابق وقسم فی المقاصد وقسم فی اللواحق مقصود شروع کرنے سے پہلے حضرت مؤلف رحمۃ اللہ نے مضامین کتاب کی مفصل فہرست لکھی ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ٢ الحمد للہ رب العالمین خاتمہ صفحہ ١٨٦ الرؤف الرحیم۔

امام غزالی رحمۃ اللہ ٤٥٠ھ طوس مین پیدا ہوے۔ انکے والد طوس مین غزل صوف یعنی کپڑا سی کر فروخت کرتے تھے اسیوجہ سے انکو غزالی کہتے ہین بعض نے انتساب کی وجہ یہ بھی لکھی ہی کہ غزالہ کے رہنے والے ہین۔ جو طوس مین ایک قریہ کا نام ہے۔ بڑے پایہ کے شخص ہین۔ انکے تبحر کو موافقین ومخالفین سب نے تسلیم کیا ہی۔ طائفہ شافعیہ مین عدیم المثل مانے گئے ہین۔ علما نے بڑی شرح وبسط کے ساتہ انکے حالات مین خامہ فرسائی کی ہی۔ علوم عقلیہ ونقلیہ مین انکی قوت تبحر کا نظیر بہت کم مل سکیگا تصوف مین بھی

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">انکا پایہ بہت بڑا ہوا ہے - درس وتدریس کے زمانہ مین جبتک کہ مدرسہ نظامیہ - جامع دمشق - شام وغیرہ مین سلسلہ رہا ہو بہت بڑی شہرت اور نام آوری حاصل ہوی ہو - دور و دراز سے جوق جوق لوگ انکی شہرت سنکر مستفید ہوتے - آخر مین عبادت - زہد - تنہائی کو زیادہ محبوب رکھتے مختلف فنون مین بہت سی مفید کتابین تصنیف فرمائی ہین - اشہر مصنفات مین یہ کتابین معدود ہین - کتاب الوسیط والبسیط والوجیز - کتاب الخلاصہ - احیاء علوم الدین - مستصفی - المنخول - المنتحل - تہافۃ الفلاسفۃ محک النظر - معیار العلم - المقصد الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنی مشکوۃ الانوار - المنقذ من الضلال - حقیقۃ القولین - کیمیائے سعادت - چودہ جمادی الآخر دوشنبہ کے روز ۵۰۵ھ طوس مین وفات پائی
(طبقات السبکی وغیرہ)</td></tr>
<tr><td>۲۷۰۴</td><td>۲۷۸</td><td>جواب اہل العلم والایمان</td><td>الامام تقی الدین شیخ الاسلام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیہ الحرانی - المتوفی سنہ ۷۲۸ھ</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۵ھ</td><td>۲۰۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">امام ابن تیمیہؒ سے سوال کیا گیا ہے کہ احادیث مین وارد ہو کہ سورہ قل ھو اللہ احد ثلث قرآن کے برابر ہے - اسیطرح سورۃ الزلزلۃ کو نصف قرآن اور سورۃ قل یا ایہا الکفرون کو ربع قرآن کی برابر فرمایا گیا ہو - انکے علاوہ اور بھی بعض آیات کی افضلیت مذکور ہے - اس تعدیل وفضلیت سے کیا مراد ہے حالانکہ قرآن شریف بتمامہ کلام الٰہی ہونے مین برابر ہے - اس کتاب مین ابن تیمیہ نے اس سوال کا مدلل اور محقق جواب تفصیل کے ساتھ لکھا ہے آغاز صفحہ ۲ سئل شیخ الاسلام</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقی الدین ابو العباس الخ خاتمہ صفحہ ۲۰۶ واللہ سبحانہ اعلم۔ (ابن تیمیہ کا ترجمہ نمبر ۲۷۴۳ پر تحریر ہوچکا)					
۲۷۹۲	۲۷۹	مراح لبید لکشف معنی قرآن مجید مع التفسیر الوجیز۔ الجزء الاول	الشیخ محمد نووی بن عمر التناری الشافعی من علماء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۳۰۵ھ نام کتاب تاریخی	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۵ھ	۵۳۰	
یہ تفسیر عمدۃ التفاسیر ہے۔ مولف نے دوسری بڑی تفسیروں سے التقاط کیا ہے۔ تفسیر کے متعلق جو جو ضروری امور ہیں۔ تحقیق قرأت۔ اسباب نزول۔ توجیہات وغیرہ کو اختصار وسہولت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ پوری تفسیر دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ سورۂ فاتحہ سے سورۂ کہف کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی تواضع کل شئ بعظمتہ الخ ختم صفحہ ۵۳۰ وصحبہ اجمعین آمین۔							
۲۷۹۲	۲۸۰	مراح لبید لکشف معنی قرآن مجید مع التفسیر الوجیز۔ الجزء الثانی	الشیخ محمد نووی بن عمر التناری الشافعی من علماء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۳۰۵ھ نام کتاب تاریخی	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۵ھ	۴۷۶	
دوسرا حصہ ہے۔ سورۂ مریم سے ختم قرآن تک ابتداء صفحہ ۲ کھیعص وھو من المتشابہ الذی ختم صفحہ ۴۷۵ والحمد للہ رب العالمین۔ آمین (حضرت مؤلف چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں)							
		الوجیز فی تفسیر قرآن العزیز	امام ابی الحسن علی بن احمد الواحدی المتوفی سنہ ۴۶۸ھ				
یہ تفسیر کتاب متذکرۂ بالا کے دونوں حصوں کے حواشی پر ہے۔ نمبر ۲۵۹ پر ایک قلمی نسخہ مع کیفیت کتاب وحالات مصنف لکھا گیا ہے۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۲۸	۲۸۱	الکشف عن الکشاف	العلامۃ سراج الدین عمر بن عبدالرحمن بن عمر البہبانی الکنانی القزوینی الفارسی المتوفی سنہ ۷۴۵ھ	سنہ ۷۴۳ھ	قلمی سنہ ۸۲۱ھ	۱۱۳۳	

تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۵ انچ سطر ۲۵ - خط نسخ ہراتی نہایت خوشخط - کتاب کے ٹائٹل پیج پر نہایت ہی نادر کام کا ایک دائرہ بنا ہے - اس دائرہ مین عجمی نقاشی طلائی اور لاجوردی بہت اعلیٰ قسم کی ہر نصف دائرہ پیوندکاری مین جاتا رہا ہر - جسقدر دائرہ باقی ہر اسمین سفیدہ سے بخط ثلث یہ عبارت درج ہے (سلطان ملوک العرب ظل اللہ فی العالمین معین الدنیا والدین شاہ رخ بہادر خان خلد اللہ ملکہ وجلالہ وسلطانہ) عجب نہین کہ شاہ رخ مرزا نے اس کتاب کو لکھوایا ہو - یہ امیر تیمور کا چوتھا فرزند سمرقند مین ۱۴ ربیع الاول سنہ ۷۷۹ھ مطابق سنہ ۱۳۷۷ء مین پیدا ہوا - اور مقام فشاورہ علاقۂ رَے - ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۸۵۰ھ مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۴۴۷ء مین انتقال کیا - اکہتر برس کی عمر ہوئی - بیالیس سال حکومت کی - پانچ بیٹے چھوڑے - الغ بیگ ابراہیم مرزا - مرزا بائسنغر - سیورغامس - محمد جوگی (بیل کی ڈکشنری)

صفحۂ اول پر نہایت باریک لوح طلائی اور لاجوردی کام کی ہر - کل کتاب پر طلائی اور لاجوردی جدول ہی ہر جگہ لفظ (قولہ) کو طلا سے لکھکر کشاف کی عبارت کو شنجرف سے اور کشف کی عبارت کو سیاہی سے لکھا ہی تمام سورتون کے نام طلا سے لکھے ہین - ہر سورت کو حمد و نعت پر ختم کیا ہے - البتہ اخیر پارہ مین یہ التزام مکمل نہین ہر - پندرہ پارون پر پہلی جلد صفحہ ۵۸۴ پر ختم کی ہر - اور سورۃ بنی اسرائیل سے دوسری جلد شروع ہوئی دونون جلدین ایک جگہ مجلد ہین - دوسری جلد کے ٹائیٹل پیج پر بھی مثل اول جلد کے لوح بنائی ہر مگر اُسمین نام نہین ہر - اور شروع تفسیر جلد دوم پر بہی لوح ہر - پوری تفسیر کشاف مؤلفہ جار اللہ محمود زمخشری متوفی سنہ ۵۳۸ھ کا عمدہ حاشیہ ہر - حضرت محشی ماہرین فن جیسے سکاکی - ابن الحاجب - ابو العلاء الہمدانی - صاحب تفسیر جیز

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

صاحب ایضاح وغیرہ کے کلام کو اپنے بیانات مین سند آپیش کرتے ہین۔ مگر زیادہ تر علامۂ طیبی متوفی سنہ ۷۴۳ھ کے حاشیۂ کشاف سے استناد کرتے ہین بعض جگہ لکھتے ہین قال شیخنا الفاضل رحمۃ اللہ صفحہ ۳۲۷ مین لکھا ہے شیخنا شیخ الاسلام شہاب الحق والدین ابو حفص عمر السہروردی انکی وفات سنہ ۶۳۲ھ مین ہے عجب نہین کہ جن مقامات پر شیخنا لکھا ہے وہان بہی حضرت شہاب الدین سہروردی ہی مراد ہون اور حضرت محشی کو انکے خاندان سے خاص انتساب ہو۔ بعض جگہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا بہی حوالہ دیتے ہین اور انکو امام اور امام العلامہ لکھتے ہین۔ ابتداء کتاب صفحہ اول الحمد للہ الذی انار الاعیان بنور الوجود ابتداء سورۂ مائدہ صفحہ ۱۵۳ العقد العہد الموثق وذلک لان المعقود من الحبل اقوی ابتداء سورۂ بنی اسرائیل صفحہ ۴۰۷ سبحان علم للتسبیح الظاہر من اطلاقہ ھہنا وفی المفصل انہ علم للتسبیح ابتداء سورۃ الشعراء صفحہ ۵۳۷ والمعنی آیات ھذا المولف من الحروف المبسوطۃ تلخیص المعنی علی الوجہین من الحمل علی الرسول ابتداء سورۃ الصافات صفحہ ۸۲۶ بطوائف الملائکۃ اراد ان یبین وجہ الجمع بالالف والتاء لان الملائکۃ علیہم السلام لیسوا اناثا ابتداء سورۂ ق صفحہ ۹۸۰ الکلام فی ق نحو فی ص سواء بسواء وقد مر ھنالک بیان وجہ الاستواء بما فیہ صفحہ ۸۹۸ سورۂ حم سجدہ کا نام سورۃ الاقوات لکھا ہے۔ صاحب اتقان نے اس سورۃ کا نام فصلت، اور سورۃ المصابیح لکھا ہے ارشاد القاری فارسی مولفۂ ابراہیم بن المصطفی القاری نے بہی اقوات نام لکھا ہے۔

قولہ وھو الدین عند اللہ کی تفسیر مین لکھتے ہین صفحہ ۲۵۵ وکان قد حققتہ فی بعض التعالیق علی مسئلۃ التکلیف بالمحال۔ یہ پتہ نہین چلا کہ یہ تعلیقات مستقل کتاب کی صورت مین ہین یا کیا۔ صفحہ ۱۱۳۲ قال الشارح فی آخر الکتاب فرغ من نقلہ عن

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							السواد مبلغه اقل خلق الله عمر بن عبد الرحمٰن المدعو بسراج اصلح احواله فی الدارین سلخ صفر سنة ثلث واربعين وسبعمائة کاتب کتاب نے اخیر میں یہ عبارت لکھی ہے و قد تم کتب کتاب الکشف عن الکشاف من اوله الی آخره علی ید من لا ید له علی نفسه ولا یعرف ایومه خیر ام امسه وهو الفقیر الحقیر المذنب المحتاج الی عفو ربه الرؤف معروف البغدادی بلغه الله اقصی الامانی وخلصه من السجن الجسمانی بخطة هراة فی عشرین من شهر شوال ختم بالسعادة والفتح والظفر والاقبال عام احدی وعشرین وثمانمائة ۔ محشی علام جملہ علوم میں عموما ۔ اور عربیت میں خصوصًا فاضلِ بے بدل ہیں حضرت قوام الدین شیرازی کے خاص شاگرد ہیں ۔ عالم جوانی سینتیس یا اڑتیس برس کی عمر میں راہی ملکِ بقا ہوے ۔ (شذرات الذہب)
۳۰۴۱	۲۸۲	زبدة البیان فی آیات احکام القرآن	احمد بن محمد الاردبیلی الآذربیجانی المتوفی ۹۹۳ھ		قلمی سنہ ۱۲۶۸	۵۶۶	
							تقطیع کتابت ۶ × ۴ ۔ انچہ سطر ۲۱ خط نسخ معمولی مختلف القلم ۔ یہ نسخہ کسی جگہ بے احتیاطی سے رہا کہ آب رسیدہ ہوگیا ۔ اور کنارے کتاب کے جلے ہوسے ہین ۔ دیمک کا بھی اثر ہے ۔ صفحہ ۱۶۹ کے بعد کتاب الخمس کا ایک ورق اور کتاب الحج کے ابتدا کے دس بارہ ورق کم ہین ۔ آیات احکامیہ کی تفسیر ہے اسی بنا پر مؤلف نے فقہی انداز پر کتاب کی تقسیم کی ہے ۔ تمام کتاب مین سولہ ابواب ہین ۔ کتاب ۱ الطہارت کتاب ۲ الصلوة ۔ کتاب ۳ الزکوة ۔ کتاب ۴ الخمس ۔ کتاب ۵ الحج ۔ کتاب ۶ الجہاد ۔ کتاب ۷ الامر بالمعروف کتاب ۸ المکاسب ۔ کتاب ۹ البیع ۔ کتاب ۱۰ الدین ۔ کتاب ۱۱ النکاح ۔ کتاب ۱۲ المطاعم والشارب ۔ کتاب ۱۳ المواریث ۔ کتاب ۱۴ الحدود ۔ کتاب ۱۵ الجنایات ۔ کتاب ۱۶ القضا ۔ ہر باب کے متعلق اُسکے مناسب آیاتِ احکام لکھکر تفسیر کرتے ہین ۔ مذاہب اربعہ اہلِ سنت سے بھی بحث کی ہے ۔ کتابون کے حوالون مین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بعض جگہ حروف مفردہ ابجد کے لکھے ہین۔ بعض جگہ کتابون کے نام ہی لکھدیے ہین صفحہ ٨ ٢ مین یسئلونك عن المحیض کی بحث مین کہتے ہین۔ مجامعتِ حائضہ کے متعلق میرا ایک جامع رسالہ ہے جسمین احکام اور اقوال کی پوری بحث اور تحقیق ہے۔ صفحہ ۳۰۰ مین ولا یاتل اولوا الفضل منکم کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ امام فخر رازی نے اِس آیت سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت کی ہے مینے اُسکے رد مین علیحدہ مفصل رسالہ لکھا ہے۔ ابتدائے کتاب صفحہ اول اعلم ان ههنا فائدة لابد قبل الشروع فی المقصود من الاشارة الیها خاتمہ صفحہ ۵۶۶ ثم علی تقدیر التخصیص ایضا لا یبعد التعمیم لفهم العلة فیخرج الباقی فتأمل۔ الی قول ۱۳۶۸ھ ہجری۔ مصنف علام اردبیل متعلقہ آذربیجان کے رہنے والے ہین۔ علمائے اہل التشیع مین بڑے فضل وکمال کے شخص اور صاحب مقامات وکرامات ہین۔ زہد وورع مین نظیر نہین رکھتے۔ اِنکے ایثارِ نفس کی حکایتین مشہور ہین۔ ایک بار نواحِ کوفہ مین شدت کا قحط پڑا۔ گھر مین جو اناج تھا سب فقرا کو دیدیا بیوی ناراض ہوئین تو مسجدِ کوفہ مین اعتکاف مین بیٹھ گئے۔ دوسرے دن ایک شخص کئی غلہ کے اونٹ بھر کر آپکے مکان پر لایا اور کہا صاحبِ خانہ مسجد مین معتکف ہین اُنھون نے غلہ بھیجا ہے کہتے ہین کہ مسائل مشکلہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آستانہ پر حاضر ہوکر دریافت کرتے تھے اور جواب ملتا تھا۔ شاہ عباس صفوی نے بہت بُلایا مگر انکار کیا۔ علوم عقلی ونقلی شیخ زین الدین شہید ثانی کے تلامذہ فضلا عراقین اور علمائے مشاہد مقدسہ سے پڑھے۔ مولینا جمال الدین محمود کے حلقۂ درس مین مولینا عبداللہ یزدی اور مولینا میرزا جان باغنوی کے ہمسبق تھے۔ مولینا جمال الدین محمود۔ جلال الدین دوانی کے شاگرد رشید ہین آپکے تصانیف مین مجمع الفائدہ والبرہان فی شرح ارشاد الاذہان۔ کتاب زبدة البیان فی شرح احکام آیات القرآن۔ کتاب حدیقة الشیعه فی تفصیل احوال النبی والائمہ۔ اثبات الامامہ۔ فارسی حاشیہ روضات الجنات نے بیان کئے ہین۔ آپ علامہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ کے ہمعصر ہین۔ آپ نے ۹۹۳ھ میں انتقال

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">نجفِ اشرف مین ماہ صفر سنہ ۹۹۳ھ مین ہوا (روضات الجنات فی اسماء الرجال عربی)
یہ کتاب سنہ ۱۳۰۵ھ طہران مین سنگی چھاپہ سے طبع بھی ہوگئی ہے۔ مولٰینا سید اعجاز حسین نیشاپوری کنتوری نے کتاب کشف الحجب والاستار مین مصنفِ کتاب کا نام (محمد بن محمد الاردبیلی) لکھا ہے۔ اور آغاز کتاب کی یہ عبارت تحریر کی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین۔ فاعلم ان ھھنا فوائد الخ عبارت خطبہ کے متعلق تو ممکن ہے کہ اس قلمی نسخہ مین حمد و نعت چھوڑی گئی ہو باقی مصنف کے نام کی نسبت جو غلطی ہے وہ شاید ناسخین کا تصرف ہو۔</td></tr>
<tr><td>۳۰۹۴</td><td>۲۸۳</td><td>تاج التفاسیر لکلام الملک الکبیر
الجزء الاول والثانی</td><td>الامام العلامہ المحقق العارف باللہ
السید محمد عثمان بن محمد ابی بکر
بن السید عبد اللہ المیرغنی
المحجوب المکی المتوفی سنہ ۱۲۶۵ھ</td><td></td><td>مطبوعہ مصر
سنہ ۱۳۲۸ھ</td><td>۲۶۰
۲۵۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">پورے قرآن مجید کی بہت مختصر سہل العبارۃ تفسیر ہے دو جلدون مین۔ حاشیہ پر کلام مجید غیر معرب ہے پہلی جلد شروع سے سورۂ کہف کے ختم تک دوسری سورۂ مریم سے آخر تک شروع جلد اول صفحہ ۲ الحمد للہ الذی الکبریاء ردائہ ختم صفحہ ۲۵۹ وبین النار شروع جلد ثانی صفحہ ۲ کھیعص کما ان ھدایتنا الخ ختم صفحہ ۲۴۹ اعوذ برب الناس۔
حضرت مؤلف رحمۃ اللہ نسبًا حسینی۔ مولدًا طائفی۔ بلدًا مکی۔ مذہبًا حنفی ہین سنہ ۱۲۰۸ھ قریہ سلاقہ متعلق طائف مین پیدا ہوے۔ ولادت سے ساتوین روز آپکی والدہ شریفہ نے وفات پائی۔ والد ماجد کے کنفِ حاطفت مین دس سال کی عمر تک پرورش ہوتے رہے۔ جب دس سال کے ہوے والد نے بھی قضا کی۔ والد کے انتقال کے بعد آپکے حقیقی چچا (سید یٰسین) متکفل ہوے جو مکہ مکرمہ کے اجل اصحاب اور زہد و صلاح مین فرد کامل تھے۔ چچا صاحب نے اول تو بھتیجے ہونے کے سبب دوسرے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آپ لاولد بہی تہے - صاحب ترجمہ کی غور و پرداخت مین کمی نہین کی - اِنکی تعلیم و تہذیب کی طرف نہایت سعی وکوشش سے متوجہ ہوے - اور تحصیل علوم مین انکی ہر قسم کی مدد کی جسکا یہ اثر ہوا کہ صاحب ترجمہ بتائید الٰہی پندرہ سال کی عمر سے پہلے ہی جملہ علوم رسمیہ فقہ - حدیث - تفسیر - نحو - لغت وغیرہ سے فارغ ہوگئے - آپکی طینت مین اکتساب فضائل کا مادہ خلقۃً ودیعت تہا - علوم ظاہری کی تحصیل وتکمیل کے بعد طرق صوفیہ کی طرف میلان پیدا ہوا بہت سے مشائخ کبار کی خدمت مین حاضر ہو کر اُنکے فیض کمال سے حصہ لیا - زیادہ تر حضرت سید احمد بن ادریس سے کامیابی حاصل ہوی اور انہین سے طرق خمسہ نقشبندیہ قادریہ شاذلیہ - جنیدیہ - میرغنیہ کو اخذ کیا - طریقہ میرغنیہ انکے جد امجد سید عبد اللہ میرغنی کا طریق ہی - یہ بڑے مرتبہ اور جامعیت کے شخص ہین - اِنکے مفاخر وکرامات مشہور ہین - عجائب الآثار مین علاوہ دیگر کمالات کے انکے بہت سے مولفات بہی بیان کئے ہین - محجوب انہین کا لقب ہی اسوجہ سے کہ مخلوق سے کنارہ کشی کرکے یکسوئی وعلیحدگی اختیار کی تہی - اِسی خاندانی برکت سے صاحب ترجمہ بہی فضل وکمال کے ساتہ متصف ہین - اپنے اکابرین کی طرح اِنکو بہی دنیا اور اہل دنیا سے نفرت رہی ہمیشہ ذکر الٰہی مین مصروف رہتے - اوراد واذکار مین اوقات صرف کرتے - مصر - بلاد سودان - اسیوط وغیرہ کا سفر بہی کیا - بعض مقامات کے سفر مین اِنکے پیر ومرشد بہی ہمراہ رہے - سفر کے زمانہ مین جن جن مقامات مین قیام ہوا وہانکے لوگونکو جید آپکے ساتہ حسن اعتقاد رہا - بہت سے اشخاص حلقہ مریدین مین داخل ہوی - اِس تفسیر کے علاوہ بہت سی کتابین اور بہی آپکے مصنفات مین ہین بعض کے اسمایہ ہین - رحمۃ الاحد فی اقتفاء اثر رسول الملک الصمد - الوعظ الثمین فی تعمیر اعصار رمضان الثلثین - شرح مشکوٰۃ الانوار لجدہ عبد اللہ المیرغنی - الفوائد البہیۃ فی حل الفاظ الآجرومیۃ شرح البیقونیہ - منجیۃ العبید من ہول یوم الوعد والوعید - الفیوضات الالٰہیہ مع الشرح - وغیر ذلک - بائیس ۲۲ شوال یکشنبہ سنہ ۱۲۶۸ھ کو طائف مین رحلت فرمائی - سید عبد اللہ محجوب کی مسجد مین نماز جنازہ پڑہائی گئی - پہر وہانسے آپکا تابوت مکہ مکرمہ لایا گیا - یہان مکرر نماز ہونے کے بعد دوشنبہ کے روز بعد نماز					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">حصر معلاۃ شعبہ نو میں دفن کئے گئے۔ اِس کتاب کی ابتدا مین حضرت مصنف کا حال تحریر ہے یہ ضروری ترجمہ اُسی سے اخذ کیا گیا۔</td></tr>
<tr><td>۳۱۴۸</td><td>۲۸۴</td><td>الصراط المستقیم</td><td>الشیخ الفاضل احمد زناتی ناظر مدرسۃ القبۃ الخدیویۃ و استاذ العلوم العربیۃ والدینیۃ</td><td>سنہ ۱۳۱۱ھ تقریباً</td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۰ھ</td><td>۴۰۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">نئے رنگ کی تفسیر ہے اُن آیات قرآنیہ کو جمع کیا ہے جنکا تعلق اعتقادات۔ عبادات۔ آداب و مکارم اخلاق کے ساتھ ہے۔ ہر آیت کے پتہ ونشان کی غرض سے صفحات کے داہنی بائین جانب سورتونکے نام بھی لکھے ہین۔ پوری کتاب کی تین اقسام پر تقسیم ہے۔ پہلی قسم مین اُن آیات کو جمع کیا ہے جو حق سبحانہٗ و تعالےٰ کے وجود و صفات اور معرفت رسل پر دال ہین۔ دوسری قسم مین وہ آیات ہین جنکا تعلق عبادات سے ہے۔ تیسری قسم مین آداب فاضلہ اور اخلاق کاملہ کے متعلق آیات لکھی ہین۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم خاتمہ صفحہ ۳۹۶ واللہ ولی الرشد والسواد حضرت مؤلف زمانۂ حال کے اکابرین مین ہین سنہ ۱۳۱۱ھ کے بعد اس کتاب کی تالیف ہوئی عباس حلمی باشا ثانی کے نام پر کتاب کو معنون کیا ہے۔</td></tr>
<tr><td>۳۲۸۱</td><td>۲۸۵</td><td>تنزیہ القرآن عن المطاعن مع مقدمۃ التفسیر</td><td>قاضی القضاۃ عماد الدین ابی الحسن عبد الجبار بن احمد بن عبد الجبار بن احمد بن الخلیل الہمدانی المعتزلی المتوفی سنہ ۴۱۵ھ یا سنہ ۴۱۶ھ</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۹ھ</td><td>۴۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ تفسیر مذہب معتزلہ کے موافق لکھی گئی ہے۔ اِس تفسیر مین محکم و متشابہ کی تفصیل اور ان دونونکا فرق و حقیقت</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							کے ساتھ بیان کیا ہے۔ زیادہ تر تشابہات کے معانی مین زور دیا ہے۔ آیات متشابہات کے معانی مین جو اور لوگون نے تاویل کی ہے اسکی تغلیط کی ہے۔ آیات کی تفسیر لکہنے کے بعد جو امور زیادہ قابل تشریح ہین انکو سوال وجواب کے ساتہ مصرح کر دیا ہے۔ آخر کتاب مین بعض بعض جگہ بیاض ہے اصل نسخہ منقول عنہا مین ان مقامات پر بیاض ہی تہا جو بجنسہ قایم رکہا گیا۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ علی نعمہ واحسانہ خاتمہ صفحہ ۳۰۶ - ثبت قول وعمل مؤلف کتاب مسلکاً معتزلی۔ لقباً قاضی القضاۃ ہین۔ اس مذہب مین یہ لقب انکے خصوصیات سے ہے معتزلہ کے گیارہوین طبقہ مین انکا شمار ہے۔ پہلے ابی اسحاق بن عیاش کی شاگردگی کا فخر پایا پہر بغداد کا سفر کیا۔ شیخ ابی عبداللہ کے زیر تربیت رہکر مدت دراز تک علوم وفنون کی خدمت کی۔ بالآخر فائق اقران اور فرید زمان مشہور ہوے۔ رئیس المعتزلہ شیخ العلما اعلم اہل ارض تسلیم کئے گئے۔ مدت العمر تدریس وتالیف مین مستغرق رہے۔ کرۂ ارض کے اکثر حصہ مین انکے تصنیفات مروج ومعتمد ہین۔ تالیفات کی مقدار چار لاکہ اوراق تک بیان کی گئی ہے۔ انکے تالیفات کے مختلف شعبے ہین۔ علم کلام۔ اس فن مین بعض کتب مصنفہ کے اسماء یہ ہین۔ کتاب الخلاف والوفاق۔ کتاب المبسوط۔ کتاب المحیط۔ شرح الاصول۔ شرح المقالات علم اصول الفقہ۔ اس فن کی تالیفات مین نہایہ۔ عمدہ۔ مع شرح مشہور ہین۔ خلافیات۔ اس فن مین کتاب فی الخلاف بین الشیخین۔ تالیف کی ہے۔ علاوہ انکے۔ مواعظ۔ جوابات مسائل۔ فی المنقض علی المغنین۔ اور دیگر علوم وفنون مین بہت سے مصنفات ہین۔ جنکا شمار متعذر ہے۔ ۴۱۵ھ یا ۴۱۶ھ رسے مین انکی وفات ہوئی۔ (مقتبس من الورق الاول لہذا الکتاب نقل فیہ من کتاب المنیۃ والامل فی شرح کتاب الملل والنحل
		مقدمۃ التفسیر	العلامہ ابی القاسم حسین بن محمد المعروف بالراغب الاصبہانی المتوفی سنہ ۵۰۲ھ				

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مختصر رسالہ ہے جو کتاب متذکرۂ بالا کے آخر صفحہ ۳۹۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۳۱ پر ختم ہو گیا ہے فن اصول تفسیر مین نمبر ۵ کے بعد لکھا گیا ہے۔					
۳۳۷۹	۲۸۶	البحر المحیط مع التفسیرین الآخرین الجزء الاول مع الفہرست	الامام اثیر الدین ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی الجیانی المشہور بابی حیان المتوفی سنہ ۷۴۵ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۸ھ	۴۹۸/۸	

بہت بڑی تفسیر ہے۔ آٹھ ضخیم جلدون مین تمام ہوئی ہے۔ اِس تفسیر مین ترتیب بیان اِس طرح رکھی ہے۔ اولاً آیۂ قرآنی کے متعلق کلمات مفردہ کی تحقیق قبل ترکیب لفظاً لفظاً لغت و قواعد نحویہ سے بیان کی ہے۔ علم بدیع و بیان کے مسائل بھی قدر ضروری لکھے ہین جس لفظ کے دو معنی یا اس سے زیادہ ہوتے ہین وہ تمام معانی اول ہی ذکر مین بیان کر دیے جاتے ہین تا کہ آیندہ جس مقام پر جونسے معانی چسپان ہو سکین وہی مقصود سمجھا جائے۔ اِس تنقیح کے بعد تفسیر آیۃ مین شان نزول۔ بیان نسخ۔ مناسبت ماقبل و مابعد۔ ذکر قراءت شاذہ و مستعملہ۔ اقاویل سلف و خلف وغیرہ وغیرہ تفصیل کے ساتھ لکھے ہین۔ تفسیر معانی قرآنیہ مین بڑے بڑے مفسرین خصوصاً ابن عطیہ و زمخشری سے مباحثہ و رد و قدح کیا گیا ہے۔ نسخہ ہذا جلد اول سوا پارہ کی تفسیر ہے۔ شروع صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ مبدئ صور المعارف الربانیۃ فی مرایا العقول۔ خاتمہ صفحہ ۴۹۸ واخس اتی بخمسین سنۃ کے آخر مین اِس تفسیر کی تالیف شروع ہوئی ہے۔ تمام جلدون کے آخر مین فہرست مضامین منضم ہے آٹھون جلدون کے حواشی پر دو تفسیرین مفصلۂ مابعد اور بھی ہین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۷۹	۲۸۷	البحر المحیط۔ الجزء الثانی مع الفہرست	الامام اثیر الدین ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی الجیانی المشہور بابی حیان المتوفی ۷۴۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ	۵۲۴ و ۸	
دوسرا جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ لیس البر ان تولوا ختم صفحہ ۵۲۴ تقدم تفسیر مثل ھذا۔							
ایضاً	۲۸۸	البحر المحیط۔ الجزء الثالث مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۴۲ و ۸	
تیسرا جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ کل الطعام ختم صفحہ ۵۴۲ موضع ھذا الضمیر							
؍؍	۲۸۹	البحر المحیط۔ الجزء الرابع مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۲۳ و ۸	
چوتھا جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ لتجدن اشد الناس ختم صفحہ ۵۲۳ و تحیط بمبادئہ وغایاتہ							
؍؍	۲۹۰	البحر المحیط۔ الجزء الخامس مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۵۰ و ۸	
پانچواں جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ براءۃ من اللہ ختم صفحہ ۵۵۰ والتائید والاعانۃ							
؍؍	۲۹۱	البحر المحیط۔ الجزء السادس مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۱۸ و ۸	
چھٹا جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ سبحان الذی اسریٰ ختم صفحہ ۵۱۸ معدول عن الفرۃ							
؍؍	۲۹۲	البحر المحیط۔ الجزء السابع مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۲۸ و ۸	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ساتوان جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ طسٓمٓ تلک ایات الکتاب المبین ختم صفحہ ۵۲۸ قالہ الفراء					
۳۳۷۹	۲۹۳	البحر المحیط۔ الجزء الثامن مع الفہرست	الامام اثیر الدین ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی الجیانی المشہور بابی حیان المتوفی ۷۴۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ	۵۳۲ و ۸	
		آٹھوان جزو ہے۔ شروع صفحہ ۲ حٰمٓ والکتاب المبین ختم صفحہ ۵۳۲ وسلّم تسلیما کثیرا۔					

علامہ ابو حیان ۶۵۴ھ آخر ماہ شوال مین مطخشارش مین (غرناطہ ایک شہر کا نام ہے) پردہ عدم سے منصۂ وجود پر جلوہ افروز ہوئے۔ اوائل عمر مین ابی جعفر بن الطباع سے قراءت اور ابی الحسن الابذی اور ابی جعفر بن زبیر وغیرہما سے عربیت کی تکمیل کی۔ ذکاوت و فراست اپنے ساتھ لیکر آئے تھے۔ اِن فنون کی چند روزہ محنت سے تمام علوم عربیہ مین عموماً اور صرف و نحو مین خصوصاً امام فن مانے گئے۔ اندلس۔ افریقہ۔ اسکندریہ مصر۔ حجاز وغیرہ مین ساڑھے چار سو شیوخ سے سماعتِ حدیث کا اتفاق ہوا۔ مشرق و مغرب کے اکثر محدثین سے اجازتِ حدیث حاصل ہوئی۔ تفسیر۔ ادب۔ تاریخ۔ لغت۔ علم رجال۔ معرفت طبقات وغیرہ مین مہارتِ تام اور یدِ طولےٰ حاصل تھا۔ اِنکی ہمہ دانی کا شہرہ دور دور تک پہیل گیا۔ بڑے بڑے لوگون نے اِنکی شاگردی کا فخر حاصل کیا۔ اِنکی حیات مین اِنکے تلامذہ ائمہ اور اشیاخ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ دن رات مشغلۂ علمی مین مستغرق رہتے۔ تدریس یا تحریر و تالیف یا مطالعۂ کتب۔ کبھی کبھی نظمِ کلام کی طرف بہی توجہ فرماتے۔ اِنکے مؤلفات مین منظومات بہی ہین۔ مذاہب اہل الظاہر کی طرف مائل تھے۔ سیدنا حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیحد خلوص و محبت رکھتے۔ رقت قلبی بہت بڑہی ہوئی تھی۔ نہایت خشوع و بکا کے ساتھ قرآن شریف کی قرأت کرتے۔ بہت سی کتابون کے مؤلف ہین ۱۸ صفر ۷۴۵ھ قاہرہ مین وفات پائی۔ اور مقبرۂ صوفیہ مین مدفون ہوئے۔

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اسمائے مصنفات
البحر المحیط فی التفسیر ۔ النہر مختصرہ ۔ اتحاف الاریب بما فی القرآن من الغریب ۔ التذییل والتکمیل فی شرح التسہیل یہ مطول کتاب ہے۔ اسکا مختصر الارتشاف ہے۔ عربی زبان مین ان دو کتابون سے مطول دوسری کتاب انکے مصنفات مین نہین ہے ۔ التخییل شرح التسہیل ۔ الاسفار الملخص فی شرح سیبویہ للصفار ۔ التجرید لاحکام کتاب سیبویہ ۔ التذکرہ فی العربیہ ۔ اربع مجلدات کبار ۔ التقریب مختصر المغرب ۔ التدریب فی شرحہ ۔ المبدع فی التصریف ۔ غایۃ الاحسان فی النحو ۔ شرح الشذا فی مسئلۃ کذا ۔ فی النحو ۔ الارتضاء فی الضاد والظاء ۔ عقد اللآلی فی القرأت علی وزن الشاطبیہ ۔ الحلل الحالیہ فی اسانید القرآن العالیہ ۔ نحاۃ الاندلس ۔ الابیات الوافیہ فی علم القافیہ ۔ منطق الخرس فی لسان الفرس ۔ الادراک للسان الاتراک ۔ الوہاج فی اختصار المنہاج ۔ وغیر ذالک ۔ (بغیۃ الوعاۃ ۔ درر کامنہ)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>النہر الماد من البحر</td><td>الامام اثیر الدین ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی الجیانی المشہور بابی حیان المتوفی ۷۴۵ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب البحر المحیط مرقومۂ بالا کے تمام جلدون کے اول حصص حواشی پر ہے ۔ یہ تفسیر بھی ابی حیان متقدم الذکر کی تالیف ہے۔ البحر المحیط کا اختصار کیا گیا ہے ۔ اس مختصر مین بعض جدید فوائد اصل کتاب سے کچھ زیادہ بھی تحریر ہین ۔ اسی کتاب کے خطبہ مین حضرت مؤلف لکھتے ہین فانی لما صنفت کتاب الکبیر المسمیٰ بالبحر المحیط فی علم التفسیر عجز عن قطعہ لطولہ السابح و تقلت لہ عن اقتناصہ البارح منہ والسانح فاجریت منہ نہراً تجری عیونہ الخ عبارت شروع حاشیہ صفحہ ۲ (جلد اول) بعد عبارت الحاقی بحمدک اللہم استفتح وبنورک استوضح ۔ عبارت خاتمہ حاشیہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۵۳۴ (جلد ہشتم) وشرف وکرم وبارک وترحم					
		الدر اللقیط من البحر المحیط	الامام تاج الدین ابی محمد بن عبد القادر بن احمد بن مکتوم بن احمد بن محمد بن سلیم بن محمد القیسی الحنفی النحوی المتوفی ۷۴۹ھ				

یہ کتاب بھی البحر المحیط مسطورۂ سابق کے آٹھون جلدون کے آخر حصص حواشی پر ہے کتاب ماسبق اور کتاب ہذا کے مابین خط جدولی فاصل رکھا گیا ہو۔ یہ تفسیر بھی البحر المحیط کی تلخیص ہے۔ ابن حیان نے جو اپنی کتاب البحر المحیط مین ابن عطیہ وعلامہ زمخشری کے کلام کی تردید کی ہو تفسیر ہذا مین صرف اِنہین مباحث پر اختصار کیا گیا ہو۔ حرف ع ابن عطیہ کے واسطے حرف ش زمخشری کے لئے حرف ح ابن حیان کی علامت رکھی ہو۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ جلد اول الحمد للہ الذی انزل القرآن وجعلہ حجۃ عبارت خاتمہ حاشیہ صفحہ ۵۳۴ جلد آٹھوین واللہ اعلم بالصواب

حضرت مؤلف رحمۃ اللہ کا تولد آخری ذی الحجہ ۶۸۲ھ ہجری مین ہوا۔ ابی حیان کے اخص تلامذہ مین ہین زمانۂ دراز تک اِنکی صحبت مین علوم کی خدمت کی۔ اِنکے علاوہ بہاء بن النحاس۔ علامہ سروجی وغیرہ کے فیض علمی سے بھی مستفیض ہوے۔ تمام علوم فنون مین عموماً اور نحو۔ فقہ۔ لغت مین خصوصاً مہارت تام رکھتے نظم کلام پر پوری قدرت حاصل تھی۔ بہت سی کتابون کے مصنف ہین۔ چند مصنفات کے اسمایہ ہین۔ الجمع بین العباب والمحکم (فی اللغۃ) شرح الہدایہ (فی الفقہ) الجمع المتناہ فی اخبار اللغویین والنحاۃ (عشر مجلدات) شرح شافیہ (لابن الحاجب) شرح کافیہ۔ شرح الفصیح۔ الدر اللقیط من البحر المحیط (مجلدات) التذکرہ (ثلاث مجلدات) رمضان المبارک ۷۴۹ھ ہجری طاعون عام مین انتقال ہوا۔

(بغیۃ الوعاہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۷۹	۲۹۴	تفسیر عاملی	الشیخ بہاء الدین محمد بن الحسین بن عبد الصمد العاملی - المتوفی سنہ ۱۰۳۱ھ		قلمی	۶۶۲	

تقطیع کتابت ۷×۲½ ۲ انچ - سطر ۲۴ - کاغذ کشمیری باریک - صفحہ ۳۱۵ تک خط ایران شفیعائی اسکے بعد نستعلیق بگڑا ہوا خط ہے - کاتب نے اپنا نام نہین لکھا - پیوند کاری خفیف - اثر کرم قلیل پایا جاتا ہے - مختصر تفسیر ہے - تصوف کے رنگ مین لکھی گئی ہے - اکثر مقامات پر مراد قرآن کو مصطلحات صوفیہ پر محمول کیا ہے - اس تفسیر مین نہ تو کتاب کا کوئی خاص نام ہے نہ مصنف کی تصریح ابتدائی صفحہ پر کسی نے (تفسیر عاملی) لکھدیا ہے جس سے متبادر ہوتا ہے کہ علامہ بہاء الدین عاملی کی تصنیف ہو - اس تبادر کی تائید اسی کتاب کے صفحہ ۱۹۳ کی عبارت سے بھی ہوتی ہے - وھی ھکذا و قد سمعت شیخنا المولے نور الدین عبد الصمد قدس اللہ روحہ العزیز عن ابیہ انہ کان لبعض الفقراء الخ - عبد الصمد - علامہ بہائی کے دادا کا بھی نام ہے - عجب نہین کہ شیخنا عبد الصمد یہی ہون - کتب تواریخ مین علامہ بہائی کے تصانیف مین چار تفسیرین لکھی ہین - عروۃ الوثقے - الصراط المستقیم - عین الحیوۃ - حبل المتین فی مزایا الفرقان المبین - یہ امر تو یقینی ہے کہ یہ تفسیر عروۃ الوثقے تو ہے نہین - اس لئے کہ کتاب کشف الحجب و الاستار مین عروۃ الوثقے کا آغاز اس عبارت سے کہا ہے الحمد للہ الذی انزل علے عبدہ کتابا الٰھیا الخ ظاہر ہے کہ تفسیر ہذا کی عبارت اسکے مغائر ہے - باقی تفاسیر ثلثہ مسطورۂ بالا اسوقت تک کہین دیکھی نہین گئین نہ کتاب کشف الحجب و الاستار مین انکا ذکر ہے - ایسی حالت مین تفسیر ہذا کو کسی خاص نام کے ساتھ موسوم نہین کیا جا سکتا - عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی جعل مناظم کلامہ مظاہر حسن صفاتہ و طوالع صفاتہ مطالع نور ذاتہ الخ عبارت صفحہ ۳۶۵ سورۃ الشعراء بسم اللہ الرحمن الرحیم - طٓ - اشارۃ الی الطاہر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

و ۔ سن ۔ الی السلام ۔ و ۔ م ۲ ۔ الی المحیط بالاشیاء بالعلم ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۶۵۸ واللہ العاصم تم بحمد اللہ رب الارباب والصلوٰۃ علی محمد وآلہ والاصحاب ختم تفسیر کے بعد صفحہ ۶۵۹ سے صفحہ ۶۶۲ تک مصنف کتاب نے بعض فوائد وصیت کے طریق پر عربی عبارت میں لکھے ہین ۔ جسکا محصل یہ ہے کہ تفسیر کے ظاہر و باطن مین فرق ہے ۔ مفسرین کو تاویل و تفسیر بالرائے نکرنا چاہیے ۔

مصنف کتاب کا نام محمد لقب بہاء الدین ہے ۔ بعلبک یا قزوین مین ماہ ذی الحج ۹۵۳ ہجری مطابق ۱۵۴۶ء مین پیدا ہوے ۔ صغر سنی مین والد ماجد کے ہمراہ بلاد عجم مین آکر شغلہ علمی مین مشغول ہوے علوم دینیہ کی تحصیل اپنے والد سے پوری کی عقلی علوم مین ملا عبد اللہ یزدی ۔ ملا آفضل ۔ ملا افضل حکیم صدر الشریعۃ گیلانی ۔ حکیم عماد الدین محمود انکے اساتذہ ہین ۔ تھوڑی مدت مین تمام علوم مین پوری مہارت ، اور کامل دستگاہ حاصل ہوگئی ۔ لیاقت علمی مین علماء ہمعصر سے انکا پایہ بلند ہوگیا ۔ شیخ علی کی وفات کے بعد شیخ الاسلامی کا منصب پایا ۔ کچھ زمانہ اس کام پر مامور رہے ۔ پھر شوق تجرید و سیاحت پیدا ہوا ۔ تمام امور کو خیر باد کہکر حج بیت اللہ کا قصد کیا ۔ حج سے فارغ ہوکر زمانہ دراز تک حجاز ۔ عراق ۔ شام ، مصر وغیرہ قیام رہا ۔ ان مقامات کے ارباب اہل کمال اور صوفیہ اہل وجد وحال کے صحبت رہی ۔ اور انکے خوان احسان سے بہت کچھ پایا ۔ جملہ علوم مین آپکو ملکہ کامل حاصل تہا ۔ شاہ عباس صفوی کو آپکے ساتھ خاص ارادت تھی ۔ اکثر علوم مین آپکے معنفات جلیلہ موجود ہین ۔ عربی ۔ فارسی نظم کلام پر بھی پوری قدرت حاصل تھی ۔ بعض مؤلفات کے اسماء یہ ہین ۔ التفسیر المسمی بالعروۃ الوثقی ۔ الصراط المستقیم ۔ التفسیر المسمیٰ بعین الحیات ۔ التفسیر المسمیٰ بالحبل المتین فی مزایا الفرقان المبین ۔ مشرق الشمسین ۔ شرح الاربعین ۔ الجامع العباسی فارسی ۔ مفتاح الفلاح ۔ الزبدۃ فی الاصول ۔ التہذیب فی النحو ۔ الملخص فی الہیئۃ ۔ الرسالۃ الہلالیہ ۔ خلاصۃ الحساب ۔ المخلاۃ ۔ تشریح الافلاک ۔ الرسالہ الاسطرلابیہ ۔ حواشی الکشاف حواشی البیضاوی ۔ حاشیہ علی خلاصۃ الرجال ۔ درایۃ الحدیث ۔ الفوائد الصمدیہ فی علم العربیہ ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حاشیہ الفقیہ۔ بارہ شوال ۱۰۳۱ہجری مطابق ۱۶۲۲م اصفہان مین انتقال فرمایا۔ صاحب خلاصۃ الاثر لکھتے ہین کہ آپکا جنازہ طوس مین پہنچایا گیا۔ اور وہین مدفون ہوئے۔ (خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر۔ اکتفاء القنوع)					
۴۳۸۲	۲۹۵	کتاب التبصیر فی علم التفسیر ناقص الطرفین	لم اقف		قلمی	۲۰۴	
		تقطیع کتابت ۶ + ۴ انچ۔ سطور ۱۷۔ خط نسخ قدیم بطریق عرب کا غذ دیلی۔ اوراق پیوند کاری دیمک خوردہ صفحہ ۱۰۶ پر دو سطر کی عبارت بقدر ثلث سطر کے رقعہ دوزی کی وجہ سے پوشیدہ ہوگئی ہے کتابت صرف سیاہی سے ہے۔ بعد کتابت فصول وآیات وغیرہ پر سرخی سے قلم پھیرا گیا ہے۔ کتاب کے ناتمام ہونے کے سبب کاتب کا نام معلوم نہ ہوسکا۔ اِس کتاب مین قدیم رسم خط کے موافق دال مہملہ پر نقطہ دیا گیا ہی۔ مثلاً لفظ۔ خذا۔ پذر۔ بیامرزذ۔ ترسذ۔ باشذ۔ بدکار وغیرہ مین ہر جگہ دال پر نقطہ ہی۔ کاف بیانیہ کو یا کے ساتھ لکھا ہے (کے)، لفظ انچہ بغیر ہائے ہوز کے تحریر ہے۔ یہ طرز تحریر اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ کتاب ہٰذا کا خط بہت قدیم ہے۔ یہ کتاب اول سے ناقص آخر سے ناتمام ہے۔ ابتدائی ورق کی عبارت کو اصل کتاب سے چندان مناسبت بھی نہین ہی۔ ظاہراً پہلا ورق کسی دوسری کتاب کا معلوم ہوتا ہی۔ صفحہ ۳ سے اصل کتاب کی عبارت مفہوم ہوتی ہی۔ صفحہ ۶ مین نام کتاب کے متعلق لکھتے ہین و سمیتہ کتاب التبصیر فی علم التفسیر اس کتاب کا جسقدر حصہ مجلد ہٰذا مین ہے اسمین قرآن شریف کی تفسیری شان تو معلوم نہین ہوتی۔ صرف اجناس وانواع اسماء عربیہ کی تحقیق۔ اوزان ابواب افعال کا بیان۔ اور تفصیل کہ ثلاثی ہے یا رباعی صحیح ہی یا معتل۔ مہموز ہے یا مضاعف وغیرہ عربی لغات کا ترجمہ فارسی زبان مین تحقیق ترجمہ مین آیاتِ قرآنیہ سے استدلال وغیرہ وغیرہ۔ کتاب کو متعدد ابواب وفصول پر منقسم کیا ہے پہلی فصل مین اسماء حسنے الٰہی کا شمار اور انکا ترجمہ فارسی مین					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">لکھا ہے ۔ قرآن شریف کی اس آیۃ و للّٰہ الاسماء الحسنیٰ کو لکھکر حدیث شریف سے ثابت کیا ہے کہ اللہ جل شانہ کے واسطے ننانوے ۹۹ اسماء حسنےٰ ہین ۔ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے ۔ مع ترجمہ فارسی عبارت ابتدائی صفحہ ۳ والتزمت ان اترجم لك ما اغفله ابوجعفر رضی اللّٰہ عنہ ابوجعفر بہت سے فضلا کی کنیت ہی ۔ نہ معلوم کونسے ابوجعفر مراد ہین عجب نہین کہ ابوجعفر نحاس جو بڑے نحوی مصر کے رہنے والے ہین مراد ہون ۔ انکی وفات سنہ ۳۳۸ ہجری مین ہی ۔ ختم عبارت آخر صفحہ ۲۸۴ فصل فی الاسماء المضاعفة ۔ (مصنف کتاب کی تحقیق نہین ہوئی)</td></tr>
<tr><td>۳۵۴۳</td><td>۲۹۶</td><td>انوار الفرقان وازہار القرآن الربع الاول</td><td>مولینا شیخ غلام نقشبند المدعو بالشفیعی بن شیخ عطاء اللہ لکنوی المتوفی سنہ ۱۱۲۶ھ</td><td>۰</td><td>قلمی</td><td>۸۶۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت طولاً مختلف کہین ۸ انچہ کہین اس سے کم و بیش ۔ عرضاً تقریباً ۴ انچہ سطور ۲۱ سے ۲۴ تک ۔ صفحہ ۶۶۹ تک ۔ خط نسخ عمدہ ایک قلم سے لکھا ہوا ہی ۔ اسکے بعد آخر کتاب تک خط نسخ مختلف ہی اکثر اوراق کتاب پر حواشی بھی نستعلیق پختہ خط مین تحریر ہین ۔ جنکا کاتب دوسرا شخص معلوم ہوتا ہے ۔ تمام اوراق پر دیمک کا زیادہ اثر پایا جاتا ہی ۔ سنہ ۱۹۱۴ء مین کتاب بحالت کذائی خرید ہوئی ہے ۔ آیات قرآنیہ شنجرف سے معرب ۔ تفسیر سیاہی سے غیر معرب لکھی ہی ۔ کاتب نے اپنا نام آخر کتاب پر اس عنوان سے تحریر کیا ہے ۔ (کتبہ محمد التفات مبازرخانی تحریر فے التاریخ پانزدہم شہر ربیع الثانی روز یکشنبہ یکنیم پہر روز برآمدہ در قصبۂ لاہرپور در حویلی متبرکہ مولوی صاحب قبلہ علی عظیم الدین خان باتمام رسید) سال کتابت نہین لکھا ہی ۔ اسی آخری ورق پر ایک عربی قطعہ نستعلیق خط مین تحریر ہی ۔ جس سے سنہ ۱۱۰۰ نکلتے ہین ۔ اس قطعہ سے یہ امر منقح نہین ہوتا کہ سنہ ۱۱۱۰ تالیف کے سنہ ہین یا کتابت کے ۔ قطعہ یہ ہی ۔ سیختم بشہرے ان ہذا العامہ ینادی علے فوتی وذلك سیختم فعلیك شیخ القوم للہ ختمہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

وللہ ختمہ فیہ سر معظم -

یہ تفسیر باحواشی ربع اول قرآن شریف کی ہو حضرت مصنف نے پوری قرآن کی بالاستیعاب تفسیر نہین لکھی ہو- میر غلام علی آزاد بلگرامی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصنف نے تفسیر ربع اول قرآن شریف کے علاوہ متعدد سُوَر اور مختلف آیات کی اور بہی تفسیرین لکھی ہین جنکی تفصیل مآثر الکرام مین اس طرح ضبط کی ہے تفسیر سورۃ اعراف باحواشی - تفسیر سورہ مریم - تفسیر سورۃ طٰہٰ - تفسیر سورۃ محمد - تفسیر سورۃ یوسف - تفسیر سورۃ الرحمٰن - تفسیر سورۃ عم باحواشی - تفسیر سورۃ کوثر - تفسیر سورۃ اخلاص - تفسیر آیۃ اللہ نور السموات والارض تفسیر آیۃ انا عرضنا الامانۃ - تفسیر آیۃ افحسبتم - تفسیر آیۃ ولا تقولن لشئ انی فاعل ذٰلك غدا - تفسیر آیۃ کلوا واشربوا - تفسیر ربع قرآن مین زیادہ بسط نہین کیا گیا ہو ضروری قدر پر اکتفا ہے - عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی جعل الفرقان نورا للھدیٰ - خاتمہ صفحہ ۳۴۰ صار فی الدنیا خلیفۃ وعند اللہ ملکا - صفحہ ۲۲۹ قل ھی مواقیت للناس کی تفسیر مین لکھتے ہین ولقد استقصینا فی شرح قصیدتی مطالع الدقائق فی علم الھیئۃ فلیتطلع ثمہ -

حضرت مؤلف رحمۃ اللہ قصبہ گہوسی علاقہ جونپور کے رہنے والے ہین - علوم ظاہری و باطنی مین کامل تھے آپکے والد نے آپکا نام حضرت بہاؤ الدین نقشبند کے ایمأ سے جو رویا مین ہوا تھا غلام نقشبند رکہا ابتدا سے انتہا تک آپکو فیضان میر محمد شفیع سے ہوا جنکا تکیہ دہلی مین مشہور رہو - میر محمد شفیع نے آپکے والد شیخ عطاء اللہ سے بہی پڑہا تہا - شیخ غلام نقشبند نے تحصیل اٹھارہ برس کی عمر مین ختم کی اور اکیس سال کی عمر مین تبرکاً اپنے شیخ کے پیر شیخ پیر محمد قدس سرہ سے بہی پڑہا - آپ ہمیشہ میر محمد شفیع کی زندگی مین اور موت کے بعد بہی دہلی کو آتے جاتے تھے - شیخ پیر محمد کے انتقال کے بعد لوگون نے میر محمد شفیع کو سجادہ نشینی کے لئے منتخب کیا تہا لیکن میر صاحب لکھنؤ پہنچے تو اُنھون نے شیخ غلام نقشبند کو اپنے پیر کا سجادہ نشین بنایا - اکثر درویشون اور علما کو آپسے فائدہ پہنچا - شاہ عالم بہادر شاہ نے بہی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

آپکو ایکبار بلایا تہا طبیعت حفظ احکام شریعت پر بہت مائل تہی۔ ذراسی بات بہی خلاف شرع دیکھتے تو رنج ہوتا تہا آپکے تصانیف مین علاوہ تفاسیر کے کتاب فرقان الانوار۔ لامعہ عرشیہ مسئلہ وحدت وجود مین۔ شرح قصیدۂ خزرجیہ عروض مین یادگار ہین۔ لکھنؤ مین سلخ رجب سنہ ۱۱۲۶ھ مین انتقال ہوا۔

(مآثر الکرام)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۷۰	۲۹۷	سواطع الالہام	ملک الشعرا ابوالفیض فیضی فیاضی بن شیخ مبارک المتوفی سنہ ۱۰۰۴ھ	سنہ ۱۰۰۲ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ نولکشور	۷۸۰	

بے نقط پورے کلام اللہ کی تفسیر ہے۔ مؤلف نے سحر بیانی کی ہی۔ ایسی بے مثل اور عجیب وغریب تفسیر نہ اس سے پہلے کسی نے لکھی اور نہ بعد کو کسیکو قدرت ہوئی۔ ایسا دشوار کام صرف دو سال کی مدت مین پورا ہوا۔ میر حیدر معمائی کاشی نے تاریخ اتمام کہ ۱۰۰۲ ہین سورۂ اخلاص سے نکالے جسکے صلہ مین دس ہزار روپیہ انعام پایا جیسا کہ اس قطعہ سے بہی ظاہر ہوتا ہی۔ قطعہ اے شیخ مفسر تو در سورۂ اخلاص ☆ رمزے بنمایم کہ براعجاز بود وال ☆ یک سورۂ اخلاص بہ سورۂ اخلاص ☆ یکسان بحساب آمدہ تاریخ درین سال۔

بسم اللہ کے موقع پر لکھتے ہین۔ اللہ لا الٰہ الا ھو لہ الاسماء علمہ ھو وما ادرکہ کما ھو۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ احامد المحامد و محامد الاحامد للہ۔ خاتمہ صفحہ ۷۷۶ اصلحہم اللہ معا وما لا۔ اسکے بعد تقریبا ڈیڑہ صفحہ کی عبارت بے نقط خاتمہ کے طور پر لکھی ہی جسکے ہر ہر فقرہ سے تاریخ اتمام کتاب نکالی ہی۔

علامہ فیضی بڑے مرتبہ کا شخص ہی اسکے تبحر کا غلغلہ اور یکتائی کا شہرہ ہندوستان سے لیکر ایران تک پہیلا ہوا ہے ملک قمی و ظہوری کا ہمصحبت ہو۔ اپنے ہمعصرون مین فرد مانا گیا ہی۔ پانچوین شعبان سنہ ۹۵۴ھ آگرہ مین اسکا تولد ہوا۔ اپنے والد سے فنون متداولہ کی تحصیل کو چودہ سال کی عمر مین انجام کو پہنچایا۔ حکمت و عربیت مین بہی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مشاقی پیدا کی - فنونِ جزئیہ - شعر - معما - عروض و قافیہ - تاریخ - لغت - طب - انشا وغیرہ مین اپنا عدیل نہین رکہتا تہا - ایک موقع پر خود اپنی نسبت لکہا ہی ؎ آنم کہ فنون ذو فنوان دارم ؛ انوار چراغ رہنمون دارم ؛ این کالبد م نہ خاک ہند است ولے ؛ در ہر بن مو ہزار یونان دارم - جب اِسکی جوہر قابلیت کا اظہار بارگاہ اکبری مین ہوا تو سنہ ۹۷۴ھ مین اکبر بادشاہ نے طلب فرما کر مورد عنایات فرمایا - تقرب و مصاحبت کے ساتہ اختصاص حاصل ہوا - دربار اکبری سے ملک الشعرا کا خطاب پایا - پہلے تخلص فیضی رکہا - آخر مین اُسکے ساتہ فیاضی بہی بڑہا دیا - سنہ ۹۹۹ھ مین بطریق سفارت راجہ علی خان والی خاندیس کے پاس بہیجا گیا - وہانسے فارغ ہوکر برہان شاہ والی احمدنگر کے پاس اِسی خدمت پر مامور کیا گیا سنہ ۱۰۰۲ھ مین اِس کام سے فراغت پاکر پایۂ سریر اکبری پر معاودت کی - اِسکی نسبت الحاد و بے دینی کے قصے بہت مشہور ہین - منتخب التواریخ مین ملا عبدالقادر بدایونی نے بہی اس باب مین کسیقدر خامہ فرسائی کی ہی - حقیقت حال عالم الغیب والشہادۃ پر روشن ہی - اِسکے مرض موت مین اکبر بادشاہ خود عیادت کو گئے - اور اِسکا سر اپنے زانو پر رکہا - آخر ایکہزار چار ہجری سنہ ۱۰۰۴ مین اِس دارِ فانی سے کوچ کیا - (ماثر الکرام - منتخب التواریخ)
۳۸۸۲	۲۹۸	قدسی الفرح تفسیر الم نشرح	الحاج محمد الفوزی	سنہ ۱۲۹۷ھ	مطبوعہ مصر	۵۰	
							سورۂ الم نشرح کی مفصل تفسیر ہے - شروع صفحہ ۲ الحمد للہ الذی شرح - ختم صفحہ ۵۰ صبح ومساء آمین حضرت مؤلف زمانۂ حال کے فضلا مین ہین - اُنیسوین ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۷ھ مسجد اقصے مین اِس تفسیر کے اتمام سے فراغت پائی -
۳۸۸۴	۲۹۹	العقد الجمیل فی متشابہ التنزیل	حضرۃ آگاہ باشا		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ سنہ ۱۹۰۵م	۱۸۴	
							اِس کتاب مین کوئی تفسیری شان نہین ہی - صرف آیات و کلمات مکرر قرآنیہ کو بحوالہ سور قرآن جمع کیا ہی آغاز صفحہ ۲ سورۃ الفاتحہ الحمد للہ رب العالمین - خاتمہ صفحہ ۱۸۲ إلا تنبارا ۵ -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حضرت مؤلف اِس زمانہ کے اکابرین مین معلوم ہوتے ہین۔ اِنکے متعلق پوری تحقیق نہین ہوئی۔					
۳۸۸	۳۰۰	الفتوحات الربانیہ فی تفسیر ماورد فی القرآن من الاوامر والنواہی الاآلیہ الجزالاول	مولینا محمد عبدالعزیز الحکیم ابن عمر راسم بن حسین بن عبدالرحیم	سنہ ۱۳۲۴ھ	مطبوع	۲۵۲	
		یہ مکرر نسخہ ہے۔ ایک نسخہ اِسکا مع کیفیت نمبر ۲۶۵ ونمبر ۲۹۶ پر درج ہے۔					
ایضاً	۳۰۱	الفتوحات الربانیہ فی تفسیر ماورد فی القرآن من الاوامر والنواہی الاآلیہ۔ الجزالثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۵۴	
		موافق شرح سابق۔					
۳۸۷۳	۳۰۲	عین الاعیان فی تفسیر القرآن	العلامہ شمس الدین محمد بن حمزہ بن محمد بن محمد الرومی الفنری المتوفی سنہ ۸۳۴ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۵ھ	۳۷۶	

یہ تفسیر صرف سورۂ فاتحہ کی ہے۔ بڑی تفصیل وتحقیق کے ساتہ تالیف ہوئی ہے۔ حضرت مؤلف نے اولاً بطرز مقدمہ چند ابواب مین تفسیر کی تعریف۔ ضرورت تفسیر۔ موضوع تفسیر بسط کے ساتہ لکہا ہے۔ اِسکے ساتہ ایک باب اِس امر کی وضاحت کے واسطے بہی منعقد کیا ہے کہ تفسیر کے واسطے کن علوم کی اعانت وامداد کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب اس خوبی کے ساتہ بنائی گئی ہے کہ اسکے پڑہنے پڑہانے سے علم تفسیر پر کامل بصیرت ہوسکتی ہے۔

آغاز صفحہ ۲ ربنا آمنا بما انزلت خاتمہ صفحہ ۳۷۶ والحمد للہ رب العالمین

علامہ فنری کی ولادت ماہ صفر سنہ ۷۵۱ھ مین ہے۔ علامہ اسود شارح مغنی۔ علامہ قیصرانی کے شاگرد ہین شیخ اکمل الدین وغیرہ سے بہی مصر مین پڑہا ہے۔ عالم عامل اور بے بدل فاضل ہین۔ خصوصاً علوم عربیہ مین پوری دستگاہ رکہتے۔ جب تک مصر مین رہے مذاکرہ ومباحثہ علمی مین علماء کے ساتہ مشغول رہے۔ کملا رمعاصرین نے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							انکی فضیلت و استعداد علمی کا اعتراف کیا جب روم واپس آئے تو بنی عثمان کے یہان عہدۂ قدر و منزلت مل گئی۔ فضل و کمال کا شہرہ دُور دُور پھیل گیا حسن سیرت اور اخلاق حسنہ نے ایسی تاثیر پیدا کی کہ خاص و عام پر پورا اثر پڑا۔ ایک عالم مدح و ثنا میں گرم زبان ہوا۔ ماہ رجب ۸۳۴ھ مین وفات پائی۔ (بغیۃ الوعاۃ) حاجی خلیفہ نے کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۱۴۴ تحت کتاب عین الاعیان مین مؤلف کا نام اسطرح تحریر کیا ہی شمس الدین محمد بن عمر الفناری المتوفے اربع وثلثین وثمانمائۃ (۸۳۴)
۳۴۵۲۲	۳۴۰۳	درة التنزیل وغرة التاویل مع الفہرست	الشیخ الامام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب الاسکافی المتوفی سنہ ۴۲۱ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۷ھ	۲۴ و ۳۹۸	

آیات متکررہ متفق الکلمات یا مختلف الکلمات کی نفیس تفسیر ہے مقصود ملحدین کا رد ہے جو ان آیات مین (معاذ اللہ) نقص و عیب پیدا کرتے ہین۔ مؤلف نے اس تفسیر مین اچھی طرح انکی سرکوبی کی ہے۔

عبارت ابتدائی الحاقی سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب بروایت امام ابراهیم بن علی بن محمد المعروف بابن الفرج الاردستانی مروی ہی جو غالباً مصنف کے شاگرد ہین۔ ابتدا کتاب بعد عبارت الحاقی صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم خاتمہ صفحہ ۳۹۸ وصحبہ وسلم۔ ابتدا مین چند اوراق فہرست مضامین کے بھی منضم ہین۔

یہ کتاب ۱۳۲۷ھ مصر مین طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے ٹائٹل پیج پر اور نیز عبارت ابتدائی الحاقی مین مصنف کتاب کا نام محمد بن عبداللہ خطیب اسکافی لکھا ہی۔ اور سال وفات ۴۲۱ھ تحریر کیا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی بغیۃ الوعاۃ مین اس کتاب کی نسبت انہین کی طرف کی ہے۔ مگر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون مین (درة التنزیل وغرة التاویل) کے تحت مین امام رازی کا نام لکھا ہے اور کتاب کی ابتدائی عبارت اسطرح تحریر کی ہی۔ اولہ (الحمد للہ حمد الشاکرین) یہ تو ممکن نہ ازمنہ

نمبر شمار	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نام کتاب مین مشارکت ہوا اور مضامین و مصنفین مختلف - مگر تعجب یہ ہے کہ اس کتاب کے متعلق کہتے ہین تکلم فیہ علی الآیات المتکررۃ بالکلمات المتفقۃ والمختلفۃ التی یقصد الملحدون الطرف بہا الی عیبہا واجاب منہا یہ شان تو اس بات کو ظاہر کرتی ہو کہ ایک ہی کتاب ہے حقیقۃ الحال عند اللہ المتعال -

حضرت مصنف اصبہان کے رہنے والے اور خطیب (رے) مشہور ہین - ابن عباد کے نامور تلامذہ مین شمار کئے جاتے ہین - لغت اور ادب مین زیادہ دستگاہ رکھتے - ابن عباد کا قول ہو کہ اصبہان مین تین تو مون - حائک - حلاج - اسکاف مین تین شخص بڑے اہل علم ہوئے - حائک ابو علی المرزوقی - حلاج ابو منصور ناشدہ - اسکاف ابو عبد اللہ الخطیب - انکے مصنفات مین علاوہ اس کتاب کے اور بھی چند کتابین ہین - مبادی اللغۃ - شواہد سیبویہ - نقد الشعر - لطف التدبیر فی سیاسات الملوک وغیرہ -

(بغیۃ الوعاۃ) اس کتاب مین سال وفات نہین لکھا ہو -

۳۸۶۵	۳۰۴	احکام القرآن الجزء الاول	الامام الحافظ القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی المعافری الاندلسی الاشبیلی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ	۵۰۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۴۵۶	

یہ تفسیر پورے قرآن کی استیعاباً نہین ہو - بلکہ جملہ سور قرآنیہ سے صرف ان آیات کو منتخب کیا ہے - جنکو فی الجملہ بھی احکام سے تعلق ہے - آیات احکامیہ کی تفسیر لکھنے کے بعد اختلاف مذاہب کو بھی تفصیلاً بیان کیا ہو - پوری کتاب دو حصون پر منقسم ہے - یہ پہلا حصہ ہے - سورۂ فاتحہ سے سورہ رعد کے ختم تک - شروع صفحہ ۲ - سورۃ الفاتحہ فیہا خمس آیات - خاتمہ صفحہ ۴۵۶ وقد تقدم بیانہ -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۶۵	۳۰۵	احکام القرآن الجزء الثانی	الامام الحافظ القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی المعافری الاندلسی الاشبیلی المالکی المتوفی سنہ ۵۴۳ھ	سنہ ۵۰۳ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۳۱ھ	۳۳۵	

یہ دوسرا حصہ ہے۔ سورۂ ابراھیم کے شروع سے آخر قرآن تک۔ آغاز صفحہ ۲ سورہ ابراھیم علیہ السلام۔ فیھا اربع آیات خاتمہ صفحہ ۳۳۵ کما ھو اھلہ

ابن العربی خاتم علما اور آخر ائمہ اندلس ہین (وفیات الاعیان) مین ابن بشکوال کی روایت سے نقل کیا ہے کہ ابن العربی کی ولادت ماہ شعبان سنہ ۴۶۸ھ اشبیلیہ مین ہوئی۔ اور ربیع الآخر سنہ ۵۴۳ھ عدوہ مین وفات پائی۔ اور شہر (فاس) مین مدفون ہوئے۔ سنہ ۴۸۵ھ مین اپنے والد کے ہمراہ مشرق کا سفر کیا شام مین علامہ طرطوشی۔ بغداد مین اعیان مشائخ سے تفقہ اور سماعت کا اتفاق ہوا۔ سنہ ۴۸۹ھ حجاز پہنچے موسم حج مین ارکان حج سے فارغ ہوکر بغداد کی معاودت کی۔ اِس زمانہ مین بغداد مین ابوبکر الشاشی۔ امام غزالی اور ان جیسے بڑے بڑے علماؑ و ادباؑ اور بھی موجود تھے۔ ایسے ایسے اکابرین کی ہمصحبتی رہی۔ اِسکے بعد مصر۔ اسکندریہ گئے وہان جماعت محدثین سے استفادہ کیا۔ سنہ ۴۹۳ھ تحصیل علم سے فارغ ہوکر اندلس کی مراجعت کی اشبیلیہ مین قیام کیا۔ انسے پہلے اور بھی علماؑ فارغ التحصیل ہوکر واپس آچکے تھے مگر جس قوت و کثرت علم کے ساتھ یہ متصف تھے۔ دوسرا کوئی انکا ہم پلہ نہو سکا۔ علاوہ فضل و کمال کے بہت سی اور بھی خوبیان انمین موجود تھین۔ حلیم۔ کریم النفس۔ حسن العہد۔ ثاقب الذہن وغیرہ۔ بڑے رعب و داب کے ساتھ منصب قضا پر بھی مامور رہے۔ پھر اس عہدہ سے سبکدوش ہوکر ہمہ تن نشر علم کی طرف متوجہ ہوئے۔ اِنکے فیض علمی سے بہت سا فائدہ پہنچا۔ علاوہ اِس کتاب کے اِنکے مصنفات اور بھی ہین۔ منجملہ انکے کتاب عارضۃ الاحوذی فی شرح الترمذی مشہور تصنیف ہو۔ (ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۸۶	۳۰۶	الفواتح الآلہیہ والمفاتح الغیبیہ۔ الجزء الاول	الامام العالم الربانی الشیخ نعمت اللہ بن محمود النخجوانی الشہیر بالشیخ علوان	۹۰۲ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۵۷۹	

یہ تفسیر مختصر اللفظ و کثیر المعنی حقائق و دقائق سے پُر ہے۔ عبارت بہت صاف اور فصیح۔ مضامین میں نہایت تناسب۔ کہا گیا ہے کہ تصنیف کے وقت مصنف نے دیگر تفاسیر کی طرف رجوع نہیں کیا دو حصوں پر پوری تفسیر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ سورہ فاتحہ سے سورہ مومنون کے ختم تک۔ شروع صفحہ ۲ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا ختم صفحہ ۵۷۹ ولیس وراء اللہ مرمی ومنتہی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	۳۰۷	الفواتح الآلہیہ والمفاتح الغیبیہ۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۴۰	

دوسرا حصہ ہے۔ سورہ نور کے شروع سے ختم قرآن تک۔ شروع صفحہ ۲ لا یخفی علی من تنور الخ ختم صفحہ ۵۴۰ وعلی العلماء الفخام۔ حضرت مصنف دسویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ انکا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۶۹	۳۰۸	الجواب المنیف فی الرد علی مدعی التحریف فی الکتاب الشریف	الشیخ یوسف احمد نصر الدجوی		مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۲۷۷	

یہ کتاب عیسائیوں وغیرہ کے رد میں ہے۔ جو کلام اللہ میں تحریف کے قائل ہیں۔ صاحب کتاب نے دلائل عقلیہ اور براہین قاطعہ سے انکے مزعومات کی تردید کی ہے۔ اور قرآن و اسلام کی حقیقت کو بڑے شد و مد سے واضح کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ لک الحمد ربنا تھدی من تشاء خاتمہ صفحہ ۲۷۷ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ ابتدا میں بہت سی تقریظیں علماء کرام کی اس کتاب کے متعلق تحریر ہیں۔

حضرت مؤلف اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں بعض قرائن سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کا سال تالیف وسال انطباع ایک ہی ہے یعنی سنہ ۱۳۳۱ھ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۸۹	۳۰۹	تفسیر القرآن الحکیم الجزء الرابع مع الفہرست	السید محمد رشید رضا منشی مجلۃ المنار		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۸ھ	۲۸ و ۴۸۴	

اِس تفسیر کے کل پانچ حصے کتب خانہ مین آئے ہین جو نمبر ۳۲۹ سے نمبر ۳۳۳ تک مع کیفیت درج ہین یہ چوتھا حصہ مکرر ہے۔ اِس تفسیر کی تفصیلی حالت اوراق آئندہ نمبر ۳۳۹ پر تحریر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۵۰	۳۱۰	تفسیر سورۂ یوسف بے نقاط	صاحبزادہ سید علی حسن خان ابن صاحبزادہ سید علی محمد خان رامپوری المتوفی تقریباً ۱۲۹۸ھ		قلمی ۱۹؍فروری سنہ ۱۹۱۶ء	۹۲	

تقطیع کتابت ½۶ × ¼۳ انچ سطر ۹ - خوشخط نسخ جلی بقلم - آیات شنجرف سے معرب اور تفسیر سیاہی سے بلا اعراب لکھی ہے - کاتب مرزا محمد باقر کشمیری ملازم کتب خانۂ سرکاری - سورۂ یوسف کی بے نقط مختصر تفسیر ہے تفسیر سواطع الالہام مولفۂ فیضی سے بالکل علیحدہ جہانتک دیکھا گیا (سواطع الالہام) کی عبارت کا کوئی لفظ نہیں پایا جاتا تفسیر کو جناب نواب سید محمد کلب علیخان صاحب بہادر خلد آشیان کے نام نامی پر معنون کیا ہے - ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ الملک السلام الواحد له ملك السماء والسطوح مرسل الرسل والروح - خاتمہ صفحہ ۹۴ لقوم یومنون - للہ ورسله والموعود علی الدوام کمل الامر والکلام -

مولف تفسیر - عالی جناب نواب سید علی محمد خان صاحب بہادر غفران مآب کی اولاد مین تھے - رامپور ہی مین پیدا ہوئے - مولوی حافظ محمد رضا خان - مولوی ارشاد حسین صاحب مرحوم - اور مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم سے عربی کتابین پڑہین - طب مین حکیم ابراہیم خان لکھنوی سے استفادہ کیا - تقریباً سنہ ۱۲۹۸ھ مین کعبۃ اللہ کو گئے - مدینہ منورہ مین انتقال ہوا - اور حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار کے متصل دفن ہوئے

اِس تفسیر کا ایک نسخہ نمبر ۶۶ پر اَور بھی ہے -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۸۱	۳۱۱	الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن الجزء الاول	الشیخ ابی زید عبدالرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبی الجزائری - المتوفی سنہ ۸۷۶ھ یا سنہ ۸۵۵ھ (کشف الظنون)	۱۵ ربیع الاول سنہ ۸۳۳ھ	مطبوع الجزائر سنہ ۱۳۲۵ھ	۵۴۴	

مطول تفسیر ہے - اکثر بیانات اسمین تفسیر ابن عطیہ سے ماخوذ ہین - ابن عطیہ کے کلام کی تلخیص لکھنے کے بعد توضیح وتفصیل بیانات کی غرض سے مصنف نے خود بھی زیادتی کی ہے - ابن عطیہ کے اشارہ کلام کے واسطے حرف (عین) اور اپنے بیانات کے لئے حرف (ت) بجائے قلت کے مقرر کی ہے -
تحقیق اعراب وغیرہ مین صفاقسی سے جو تفسیر ابن حیان اندلسی کا مختصر ہے اخذ کیا ہے - اسکی علامت حرف (ص) کے ساتھ رکھی گئی ہے - مؤلف اس تفسیر مین جہان ابن حیان سے بھی نقل کرتے ہین تو بواسطہ صفاقسی کے - اس تفسیر مین بہت سے مقامات پر احادیث بھی نقل کی ہین جو نووی اور تذکرہ قرطبی - اور مصابیح بغوی وغیرہ سے منقول ہین - چار جلد و نیز کتاب کی تقسیم ہے - یہ پہلی جلد ہے - خطبہ کتاب سے سورۂ انعام کے ختم تک - شروع صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین وصلوات ربنا - الی آخرہ ختم صفحہ ۵۴۴ ومظھرہ والفلق الصبح

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	۳۱۲	الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۰۰	

دوسری جلد ہے - سورۂ اعراف سے سورۂ کہف کے ختم تک - عبارت آغاز صفحہ ۲ سورۃ الاعراف مکیہ - ختم صفحہ ۴۰۰ وسلم تسلیما

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	۳۱۳	الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۶۲	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تیسری جلد ہے۔ سورۂ مریم سے سورۂ فاطر کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲ هٰذه سورة مكية ختم صفحہ ۴۶۲ والحمد لله على ما انعم۔					
۴۲۸۱	۳۱۴	الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن الجزء الرابع مع معجم مختصر و المنامات	الشیخ ابی زید عبدالرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبی الجزائری المتوفی ۸۷۶ھ یا ۸۷۵ھ کشف الظنون	۵ ربیع الاول سنہ ۸۳۳ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۸ھ	۴۶۲ ۱۸۱ ۳۰	
		چوتھی جلد ہے۔ سورۂ یٰس سے آخر قرآن تک۔ ابتدا صفحہ ۲ تفسیر سورہ یٰس وهی مكية باجماع۔ خاتمہ صفحہ ۴۵۵ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين نوٹ۔ اس تفسیر ختم کرنے کے بعد دو رسالے آخر کتاب میں الحاق کئے ہیں۔ پہلے کا نام (معجم مختصر) رکھا ہے اسمین اُن الفاظ غریبہ کی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ تشریح کی ہے جو اس تفسیر میں آئے ہیں۔ اور اسکے علاوہ کتب صحاح ستہ حدیث میں جو الفاظ خفی المعنی مذکور ہیں انکے معانی اور محاورات بھی کتب معتبرہ لغت سے لکھدیے ہیں۔ دوسرے رسالے کا نام (کتاب رؤی المنامات) ہے۔ اسمین مؤلف نے بعض کرامات اور مناقب اپنے۔ اور حالات شرف زیارت حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھے ہیں اور اپنے زمانہ کے شیوخ اور اولیا کے مقالات جو اس تفسیر کی فضیلت کے متعلق انکو رویا میں معلوم ہوئے ہیں جمع کئے ہیں۔ (مؤلف کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی)					
۴۳۳۲	۳۱۵	سیر الخلاص فی تفسیر سورۃ الاخلاص	الحاج محمد الفوزی	سنہ ۱۳۰۴ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۹ھ	۶۹	
		سورۂ اخلاص کی تفسیر ہے۔ شرح وبسط کے ساتھ لکھی گئی۔ مؤلف نے اس تفسیر میں معتبر اقوال نقل کئے ہیں آٹھ مقالات پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد لله الذي وجب على العوام والخواص الخ خاتمہ صفحہ ۶۹ برحمتك يا ارحم الراحمين۔ آمین۔ (حضرت مؤلف ترکو گوئین ہین)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٤٣٠٤	٣١٦	بلوغ السول بہ تفسیر لقد جاءکم الرسول	السید احمد رافع الحسینی القاسمی الحنفی الطہطاوی	شہر رمضان سنہ ١٣٠٥	مطبوعہ مصر سنہ ١٣٠٥ھ	٢٦	

اِس تفسیر کا نام (حمد الاوبہ بخاتمۃ التوبہ) بھی ہے۔ مؤلف نے اِس تفسیر مین سورہ توبہ کے دونون آخر آیتون کی بڑی تفصیل سے تفسیر کی ہے۔ آغاز صفحہ ٢ الحمد للہ الذی ارسل رسولہ ۔ خاتمہ صفحہ ٢٦ واکمل سلام آمین
مؤلف کتاب علامہ محمد الانبابی شیخ الجامع الازہر کے تلامذہ مین ہین سنہ ١٣١١ ہجری تک بقید حیات تھے۔ اِسکے بعد کی اِنکی حالت محقق نہین ہوئی ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٤١٦١	٣١٧	تفسیر سورتی الاخلاص والفلق مع ترجمہ اُردو وتحشیہ عربی۔	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ٤٢٨ھ		مطبوعہ سنہ ١٣١١ھ شمس المطابع دہلی	٩٦	

اِس کتاب مین سورہ قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق کی تفسیر کی گئی ہے۔ اِس تفسیر کا ڈھنگ اَور تفسیرونسے جدا ہے۔ اِسمین مطالبِ قرآن کو مسائلِ عقلیہ کے انداز پر بیان کیا ہے منطقی و فلسفی و طبی مصطلحات سے کام لیا ہے۔ اپنے رنگ کی نئی تفسیر ہے۔ حاشیہ پر لفظی ترجمہ اُردو مین لکھا ہے کہین مصطلحات کے بیان مین کسیقدر تفصیل بھی کی گئی ہے۔ عربی عبارت مین تحشیہ بھی حاشیہ پر کیا گیا ہے۔ مترجم اور محشی اِسکے مولوی ابی القاسم محمد عبد الرحمٰن ہین۔ جو مدرسہ قاسم العلوم دہلی کے مدرس ہین۔
شیخ کا تولد ماہِ صفر سنہ ٣٧٠ھ مین ہوا۔ اِنکے والد ابتدا مین بلخ کے عامل تھے۔ نوح بن منصور کے زمانہ مین بخارا آ گئے۔ وہان ایک گاؤن کے جسکو (خرمثن) کہتے ہین عامل ہو گئے۔ ستارہ نام عورت سے نکاح کیا۔ اُنسے شیخ۔ اور محمود دو لڑکے پیدا ہوئے۔ کچھ زمانہ کے بعد خرمثن سے بخارا چلے آئے۔ یہان شیخ کی تعلیم شروع ہوئی۔ دس سال کی عمر مین علاوہ قرآن مجید کے۔ ادب۔ ہندسہ۔ حساب بھی حفظ کر لیا۔ حسن اتفاق سے ابو عبداللہ نابلی بخارا تشریف لے آئے۔ شیخ نے اُنسے اقلیدس مجسطی پڑہی

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">فاضل بابلی کچہ زمانہ بخارا رہکر خوارزم شاہ کے پاس چلے گئے - شیخ علوم طبعی - الہی - کی تحصیل مین بڑی کوشش کے ساتہ مصروف ہوئے - ان علوم مین اسقدر ترقی کی کہ ہمسبقون اور ہمچشمون پر غالب آئے - پھر علم طب کی طرف متوجہ ہوئے - اس فن کو بہی بڑی تحقیق کے ساتہ حاصل کیا - انہین فنون کے زمانہ تحصیل مین اصول ایام سے فقہ بہی پڑہا - جب سن بلوغ کو پہنچے جو کچہ پڑہا تہا نئے سرے سے پہر پڑہا - اور سبکو ضبط کر کے وقت تامل کی نظر سے دیکہا - اور اسقدر محنت کی کہ شب کا سونا تک چہوڑ دیا - جد و جہد کو طاقت انسانی کی حد تک پہنچا دیا - انکا علم و کمال ایسا نہین کہ مختصر بہی بیان ہو سکے - بہت سے اہل تواریخ نے انکی تفصیلی حالات ضبط کی ہین یہان ضرورتاً بقدر ضروری تحریر کیا گیا مصنفات انکے خرد و کلان تقریباً سو سے کم نہین ہونگے - کتاب الشفا نجاۃ - اشارات - قانون وغیرہ اشہر مصنفات مین ہین - اٹھاون سال کی عمر مین ماہ رمضان روز جمعہ سنہ ۴۲۸ھ ہمدان مین انتقال ہوا - اور وہین مدفون بہی ہین - بعضے اصفہان مین وفات کے قایل ہین - قول اول صحیح ہی -
(تاریخ الحکما - ابن خلکان وغیرہ)
کسی شاعر نے تاریخ وفات اسطرح لکہی ہی ؎ آن حکیمی کہ بوعلی سیناست ؛ درہمہ علم واقف و بیناست ؛ سال مولود او دل بینا ؛ گفت قایل ابوعلی سینا ؛ سال نقلش باختلاف عباد ؛ ہاتفم گفت زیب جنت باد -
دیگر منبع فیض بوعلی سینا ؛ در شجع آمد از عدم بوجود ؛ در شفا کرد کسب جملہ علوم ؛ در تکز کرد این جہان بدرود
شیخ کی تاریخ ولادت اور سال وفات مین مورخین نے کسیقدر اختلاف کیا ہی - معتبر کتابون مین سال ولادت سنہ ۳۷۰ھ اور سال وفات سنہ ۴۲۸ھ تحریر ہی -</td></tr>
<tr><td>۴۶۴۵</td><td>۳۱۵</td><td>تفسیر ابن عباس المسمے بہ تنویر المقیاس</td><td>سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب المتوفی سنہ ۶۸ھ وقیل سنہ ۶۹ھ وقیل سنہ ۷۰ھ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۱۶۶ھ</td><td>۷۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۱/۲ ۳ انچ - سطر ۲۳ خط نسخ طالبعلمانہ - کاغذ دیسی - کرم خوردہ ہی - مگر کم ہونگی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بہت ہی - تقریباً کوئی ورق پیوندکاری سے خالی نہین - بعض جگہ پیوندکاری ایسی بھی ہی جہان پڑھنے مین دشواری ہوتی ہی - شیخ عثمان احمد کے قلم سے لکھی ہوئی ہی - بہت بڑے فاضل جو بارہوین صدی کے اعیان مین ہین - بلگرام کے رہنے والے - قرآن شریف کو سُرخی اور تفسیر کو سیاہی سے لکھا ہے - غالباً لکھنے کے بعد مقابلہ کی نوبت نہین پہنچی - اِسیوجہ سے بعض بعض مقام پر غلطی کا اشتباہ ہوتا ہے - اس تفسیر کا ایک نسخہ مطبوعہ نمبر ٢٥٦ کے بعد مع کیفیت کتاب لکھا گیا ہی - آغاز صفحہ ٢ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین - اخبرنا عبداللہ الثقۃ بن المامون الھروی قال اخبرنا ابی قال اخبرنا ابو عبیداللہ محمود بن محمد الرازی قال اخبرنا عمار بن عبدالمجید الھروی قال اخبرنا علی بن اسحاق السمرقندی عن محمد بن مروان عن الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال الباء بھاء اللہ و بھجتہ - خاتمہ صفحہ ٢٣٧ ففرح اللہ عند ذلک فکانما انشط عن عقال - الی قول - یا ارحم الراحمین آمین - - حضرت عبداللہ ابن عباس کا ترجمہ نمبر ٢٥٦ کے بعد تحریر ہوچکا -
	٣١٩	الدر المنثور فی تفسیر بالماثور پارہ جزء ثالث	ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمٰن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ٩١١ھ		قلمی	١٣٩	
							تقطیع کتابت ½ ٩ × ٦ - انچہ - خط نسخ کاغذ عرب - سطرہ ٢ - کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب آغا محمد علی کشمیری خوشنویس جو کتب خانۂ ہذا کے ملازم ہین - تفسیر در منثور کا تھوڑا سا حصہ ہی جو سورۂ انعام کے چوتھے رکوع کے آخری چند آیات سے شروع ہوا ہے اور اسی سورہ کے ختم پر ختم ہوگیا ہے - اِس کتاب کی قلمی جلدین جو نمبر ١٢٣ فن تفسیر سے نمبر ١٣٠ تک درج ہین شاید کسی جگہ کی کمی کی غرض سے یہ حصہ نقل ہوا ہے ایک نسخہ کامل مطبوعہ مصر اس تفسیر کا نمبر ٢٥١ سے نمبر ٢٥٦ تک مع کیفیت تفسیر و حالت مصنف

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تحریر ہوچکا۔ عبارت شروع صفحہ اول و عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم وابو الشیخ عن قتادة فی قوله نفقا فی الارض الخ عبارت ختم صفحہ ۱۳۸ لیبلو الغنی الفقیر والشریف والوضیع والحر والعبد الی قول اوله سورة الاعراف۔</td></tr>
<tr><td>۴۷۹۶</td><td>۳۲۰</td><td>لباب التاویل فی معانی التنزیل مع معالم التنزیل الجزء الاول</td><td>الشیخ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل الشیحی البغدادی الصوفی الشافعی المعروف بالخازن المتوفی سنہ ۷۴۱ھ</td><td>سنہ ۷۲۵ھ</td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۱۷ھ</td><td>۵۲۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ تفسیر معالم التنزیل مؤلفہ الامام البغوی المتوفی سنہ ۵۱۰ھ کا ملخص ہے۔ مؤلف نے اصل کتاب کے زوائد و تطویلات و اسناد وغیرہ کو حذف کرکے فوائد ضروری کا اضافہ کیا ہے۔ اور امام بغوی کی روش پر اقوال صحیحہ اور احادیث نبویہ اور احکام شرعیہ کو تفسیر آیات میں پیش کیا ہے۔ یہ تفسیر معتبر و مستند سمجھی جاتی ہے۔ اس نسخہ کے حاشیہ پر اصل کتاب معالم التنزیل بھی تمام و کمال موجود ہے جس سے منتخب اور منتخب منہ کا مقابلہ بہت آسانی سے ہوسکتا ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب کے سات حصے کئے گئے ہیں۔ ایک دوسرا نسخہ مطبوعہ مصر جو نمبر ۴۸۰۴ سے نمبر ۴۸۰۷ تک تحریر ہے اُسکے صرف چار حصے قائم کئے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے شروع کتاب سے سورة النساء کے ختم تک آغاز صفحہ ۲ الحمد لله الذی خلق الاشیاء فقدرها تقدیرا ختم صفحہ ۵۲۵ و هذا آخر تفسیر سورة النساء والله اعلم بمراده واسرار کتابه</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>۳۲۱</td><td>لباب التاویل فی معانی التنزیل مع معالم التنزیل الجزء الثانی والثالث</td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>۲۷۶
۲۶۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس مجلد میں دوسرا اور تیسرا جزو ہے۔ سورة المائدہ سے سورة الاعراف کے ختم تک دوسرا جزو قائم کیا گیا ہے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شماریا	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اور سورۃ الانفال سے سورۂ یوسف کی تمامی تک تیسرا جزء ہے۔					
۴۷۹۲	۳۲۲	لباب التاویل فی معانی التنزیل مع معالم التنزیل الجزء الرابع والخامس	الشیخ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل الشیحی البغدادی الصوفی الشافعی المعروف بالخازن المتوفی ۷۴۱ھ	۷۲۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۲ھ	۲۶۴ و ۲۵۲	
		اِس مجلد مین چوتہا اور پانچوان جزء ہے۔ چوتھے جزء کی ابتدا سورہ رعد سے ختم سورۂ انبیا تک پانچوان جزء سورۃ الحج سے سورۃ الفاطر تک۔					
ایضاً	۳۲۳	لباب التاویل فی معانی التنزیل مع معالم التنزیل الجزء السادس والسابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳۴ و ۲۷۴	
		اِس مجلد مین چہٹا اور ساتوان جزء ہے۔ چہٹے جزء کو سورۂ یٰس سے شروع کیا ہے اور خاتمہ سورۃ القمر کے ختم پر ہے۔ ساتوان جزء سورۃ الرحمٰن سے آخر کلام مجید تک رکہا گیا ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ ۶۷۸ھ بغداد مین پیدا ہوے۔ خانقاہ ساطیہ دمشق مین خازن کتب تھے اسیوجہ سے خازن کے لقب سے مشہور ہین اور اسی خانقاہ مین صوفیانہ طرز پر بود و باش رکہتے۔ مذہباً شافعی اور علماء فاضل اجل ہین۔ صلاح و تقوے اور حسن اخلاق مین اعلےٰ درجہ کی فضلیت رکہتے۔ اِس تفسیر کے علاوہ اِنکے اور بہی مصنفات ہین۔ مقبول المنقول ــ اِس کتاب کی دس جلدین ہین جو مسند الشافعی و احمد و الصحاح الستۃ والموطا والدارقطنی دس کتابون سے جمع کی گئی ہے۔ سیرت نبویہ مین ایک مطول کتاب لکہی ہے۔ شرح عمدۃ الاحکام وغیرہ۔ آخر رجب یا مستہل شعبان ۷۴۱ھ حلب مین وفات پائی۔ شیحی شین معجمہ مکسورہ و یاء مثناۃ تحتانی و حاء مہملہ کے ساتہ نسبت ہے شیحہ کیطرف جو حلب بغداد کے متعلقات سے ہے۔ شذرات الذہب الدرر الکامنہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٥٠٢٣	٣٢٤	حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین الجزء الاول	العلامہ الشیخ احمد بن محمد الصاوی الخلوتی المالکی المتوفی سنہ ۱۲۴۱ھ	سنہ ۱۲۲۸ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۸ھ	٢٥٦	

تفسیر جلالین کا حاشیہ ہے۔ محشی رحمۃ اللہ نے یہ حاشیۃ الفتوحات الآلہیہ سے ملخص کیا ہے۔ جو تفسیر جلالین کا مطول حاشیہ اور شیخ سلیمان بن عمر الشافعی المشہور بالجمل المتوفی سنہ ۱۲۰۴ھ کا مولفہ ہے۔ اس حاشیہ مین جمل کے حاشیہ سے کچھ زوائد مطالب اور فوائد مفیدہ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ابتدا مین فاضل محشی نے تفسیر جلالین کی سند بھی اپنی مفصل تحریر کی ہے۔ اس مطبع مین اس حاشیہ کے چار حصے رکھے گئے ہین۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ خطبۂ کتاب سے سورۂ مائدہ کے ختم تک عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی انزل الفرقان مصدقا لما بین یدیہ۔ ختم صفحہ ۲۵۶ فالمراد بالشئ الموجود الممکن۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	٣٢٥	حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	٢٩٤	

دوسرا حصہ ہے۔ سورۂ انعام سے سورۂ اسراء کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲ سورۃ الانعام سمیت بذلک ختم صفحہ ۲۹۴ ومداد نامن مددہ آمین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	٣٢٦	حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	٢٩٤	

تیسرا حصہ ہے۔ سورۂ کہف سے سورۂ زمر کے ختم تک آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الاول الآخر الباطن الظاہر۔ ختم صفحہ ۲۹۳ لتنزل العجاب عنہم۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	٣٢٧	حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	٣٠٤	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چوتھا جزء ہے - سورۂ غافر سے ختم قرآن شریف تک - آغاز صفحہ ۲ سورۂ غافر وتسمی سورۃ المؤمن بسم اللہ خاتمہ صفحہ ۲۰۲ تم بحمد اللہ وعونہ یوم الثلثاء المبارک الی قولہ من ہجرتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فاضل محشی کو تفسیر جلالین میں شیخ سلیمان جمل - صاحب حاشیۂ الفتوحات الالٰہیہ شیخ احمد دردیر الشیخ الامیر سے تلمذ ہے - اور ان تینوں حضرات کا سلسلۂ درس جلالین - علامۃ الجلال السیوطی اور علامۃ الجلال المحلی تک پہنچتا ہے محشی علامہ کا سال وفات فہرست خدیویہ مصریہ میں سنہ ۱۲۰۴ھ تحریر ہے - انکی تفصیلی حالت کہین دیکھی نہین گئی -</td></tr>
<tr><td>۵۰۲۶</td><td>۳۲۷</td><td>سبیل الرسوخ فی علم الناسخ والمنسوخ منظوم مترجم کہ فارسیہ</td><td>مولوی عبد الکریم ٹونکی</td><td>سنہ ۱۲۹۳ھ</td><td>مطبوع علوی</td><td>۲۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مختصر رسالہ ہے - بطریق ارجوزہ - جسقدر کلام ناسخ ومنسوخ قرآن شریف مین واقع ہے - مؤلف نے بہت اختصار کے ساتھ اسکا انضباط کیا ہے - عربی عبارت کے تحت مین لفظی ترجمہ فارسی زبان مین لکھدیا ہے - چار ابواب پر اس رسالہ کو مرتب کیا ہے - پہلے باب مین اُن سُور کا ترتیبًا ذکر ہے جنکا نزول مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مین ہوا ہے - دوسرے باب مین انقسام سُور باعتبار ناسخ ومنسوخ مذکور ہے - تیسرے باب مین احکام نسخ وغیرہ کو لکھا ہے - چوتھے باب مین آیات عام مخصوص البعض کی تفصیل ہے - مؤلف نے اس رسالہ کو ٹونک مین تالیف کیا ہے - اور نواب محمد علی خان رئیس وقت کے نام نامی پر معنون کیا ہے - ابتدائی خطبہ عبارت نثر مین لکھا ہے - آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ جل شانہ وعز سلطانہ الخ خاتمہ صفحہ ۲۶ ما نزلت رحمتہ من السماء الی قولہ واصحابہ اجمعین -
مؤلف رحمۃ اللہ زمانۂ حال کے فضلا مین معدود ہین -</td></tr>
<tr><td>۵۰۰۳</td><td>۳۲۹</td><td>تفسیر القرآن الحکیم
الجزء الثانی</td><td>السید محمد رشید رضا
منشی مجلۃ المنار</td><td></td><td>مطبوعہ مصر
سنہ ۱۳۲۵ھ</td><td>۴۸۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ تفسیر بہت بسط وتفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے - مؤلف کو اپنے استاد شیخ محمد عبدہ متوفی سنہ ۱۳۲۳ھ سے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جامع از ہر مین قرآنِ عظیم - کے درس مین جسقدر استفادہ ہوا اسکو بالاستیعاب نقل کردیا ہے اِسکے علاوہ بعض جگہ اپنی طرف سے بھی لفظ (قول) سے کچھ بیان کیا ہے - اِس تفسیر کے حصص کی تقسیم موافق اعداد پارہائے قرآن شریف تیس حصون پر معلوم ہوتی ہو - منجملہ تیس حصون کے دوسرے حصے سے چھٹے حصے تک صرف پانچ حصے بہم پہنچے ہین مابقی نہین ملسکے - ہر حصہ کی ابتدا مین فہرست کلمات قرآن مجید حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی ہو - یہ دوسرا حصہ ہے - دوسرے پارہ کی تفسیر مین عبارت آغاز صفحہ ۱ سیقول السفہاء من الناس الخ					
۵۰۰۳	۳۳۰	تفسیر القرآن الحکیم الجزء الثالث	السید محمد رشید رضا منشی مجلہ المنار		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۵ھ	۲۷۶	
		تیسرا حصہ ہے - تیسرے پارہ کی تفسیر مین - آغاز صفحہ ۲ تلک الرسل فضلنا الخ					
ایضاً	۳۳۱	تفسیر القرآن الحکیم الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۴۸۴	
		چوتھا حصہ ہو - چوتھے پارہ کی تفسیر مین - آغاز صفحہ ۲ کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل الخ					
ایضاً	۳۳۲	تفسیر القرآن الحکیم الجزء الخامس	ایضاً		ایضاً	۴۷۶	
		پانچوان حصہ ہو - پانچوین پارہ کی تفسیر مین - آغاز صفحہ ۲ والمحصنٰت من النساء					
ایضاً	۳۳۳	تفسیر القرآن الحکیم الجزء السادس	ایضاً		سنہ ۱۳۳۰ھ	۴۹۲	
		چھٹا حصہ ہے - چھٹے پارہ کی تفسیر مین - آغاز صفحہ ۲ لا یحب اللہ الجہر بالسوء الخ مؤلف اِسی زمانہ کے ممتاز لوگون مین ہین - اخبار مجلۃ المنار کے اڈیٹر بھی معلوم ہوتے ہین -					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ تعداد نمبر ۹۰ فہرست اوّل فن تجوید

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۷۸	۹۱	رسالہ فی احکام النون الساکنہ والتنوین	شیخ الاسلام زین الدین ابو یحیی القاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصاری الشافعی السنیکی المتوفی سنہ ۹۲۶ھ		قلمی	۱۰	

تقطیع کتابت ۶ × ½ ۳ انچہ - سطور ۲۱ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و سرخی سے - کاتب کا نام تحریر نہین - جملہ اوراق پر بہت خفیف کرمخوردگی کا اثر ہے - پیوند کاری سے بالکل محفوظ - مختصر رسالہ ہی - نون ساکنہ اور تنوین کی تعریف و احکام مین - عبارت ابتدائی صفحہ اول بعد سطور ذیل - الحمد للہ رب العالمین عبارت ختم صفحہ ۷ والحمد للہ وحدہ آمین صفحہ ۵ کے حاشیہ پر گیارہ شعر و نکات ارجوزۃ الفاتحہ ہی تحریر ہے - جو سورۂ فاتحہ کے فوائد مین نظماً لکھا گیا ہی - پہلا شعر یہ ہی
اذا ما کنت ملتمسا لرزق ؛ و نجح القصد من عبد و حر - اسکے بعد صفحہ ۸ پر ارجوزۃ فی لحن الفاتحہ - قرأت و لحن سورۂ فاتحہ وغیرہ مین تحریر ہے - اسکے ۲۲ شعر ہین پہلا شعر یہ سطر حریری سالتنی وفقك الرب الوفی ؛ ان اکشف السر عن اللحن الخفی - صفحہ ۹ پر چند اشعار مع شرح شروط فاتحہ مین لکھے ہین - اور ان اشعار کی نسبت ابن رجا رحمۃ اللہ کی طرف کی ہے ابتدائی مصرع یہ ہے
لہ م کتابنا عشرون شرطا -

حضرت زکریا انصاری سنہ ۸۲۶ھ سنیکہ مین پیدا ہوئے (ایک قریہ ہی اعمال شرقیہ مین سے) اور یہین نشو و نما ہوا - حفظ قرآن مجید سے فارغ ہو کر کتاب العمدہ اور مختصر التبریزی یاد کی - سنہ ۸۴۱ھ مین قاہرہ پہنچے - اور تمام فنون و علوم یہان کے بڑے بڑے مشائخ اور فضلاء سے حاصل کئے - علم تصوف کی تکمیل شیخ محمد الغمری وغیرہ سے کی - جب علوم سے فراغت اور تدریس و افتاء کی اجازت حاصل ہوگئی تو بڑی سرگرمی سے نشر علوم کی طرف توجہ کی - انکے تلامذہ مین بڑے بڑے اکابر اور شیوخ ہوئے ہین

تالیفات کا بھی بڑا اہتمام تھا تقریبا ساٹھ کتابین انکے مولفات مین ہین ۔ الغرر البھیۃ فی شرح البھجۃ الوردیۃ فقہ شافعی مین انکی مشہور تصنیف ہے۔ علم التصوف مین بھی انکا مذاق بہت بڑھا ہوا ہے۔ اعلےٰ درجہ کے عابد و زاہد او ر مذہبًا شافعی تھے آخر عمر مین نابینا ہو گئے لیکن اس حالت مین بھی تدریس و افتا کا کام برابر جاری رکھا سو ۱۰۰ برس کے قریب عمر پائی۔ انکے اقران و امثال اکثر انکے سامنے ہی فوت ہو گئے ۔ انکے زمانہ مین سارے مصر والے انکے اتباع شمار کئے جاتے تھے ۔ اور انکے بعد انکے اتباع کے اتباع رہے ۔ سنہ ۸۸۶ھ مین منصب قضا کو بھی قبول کیا ۔ مدت تک اس عہدہ پر مامور رہے ۔ کشف الظنون جلد اول صفحہ ۳۵۴ مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۷۴ مین انکا سن وفات سنہ ۹۱۰ھ لکھا ہے ۔ اور اسی کتاب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۴۲ء مین سنہ ۹۲۶ھ کو سن وفات قرار دیا ہے ۔ فہرست خدیو مصریہ مین بھی سنہ ۹۲۶ ہی تحریر ہین ۔ الکواکب الدریہ فی تراجم سادۃ الصوفیہ مین لکھتے ہین مات سنۃ نیف و عشرین و تسع مأتہ ۔ ظاہرًا معلوم ہوتا ہے کہ کشف الظنون مطبوعہ مصریہ مین جو سنہ ۹۱۰ تحریر ہین وہ ناسخین کی کم توجہی کا ثمرہ ہے۔

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (الکواکب الدریہ فی تراجم سادۃ الصوفیہ وغیرہا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۷۸	۹۲	قرۃ العین	العلامہ ابو البقا علی بن عثمان بن محمد بن احمد بن الحسین القاصح العذری المعروف بابن القاصح البغدادی المتوفی سنہ ۸۰۱ھ کشف الظنون		قلمی سنہ ۱۰۶۳ھ	۴۰	

تقطیع کتابت ۶ × ۳½ انچہ ۔ سطور ۲۵ ۔ خط و کاغذ عرب ۔ کتابت سرخی و سیاہی سے ۔ کاتب زین الدین ۔ تمام اوراق پر کسیقدر کرمخوردگی کا اثر ہے ۔ پیوندکاری قلیل ۔

اس کتاب مین امالہ ۔ فتح ۔ جمع بین اللفظین کے متعلق بحث ہے ۔ تمام سور قرآنیہ کے جن کلمات مین امالہ وغیرہ کے مواقع ہین انکو ذکر کیا ہے ۔ اور قراء کے اختلاف کو بھی دکھایا ہے ۔ ائمہ فن قرأت مین وجود د

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

عدم وجود الملذین جو باہمی اختلاف ہوان ائمہ ورواۃ کے اسماء گرامی بھی لکھے ہین - عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد سطر الحاقی اما بعد حمد الله رب العالمین خاتمہ صفحہ ۲۳۰ خمس کلمات ذکروا بالبقرۃ -
کتاب کی تمامی کے بعد کاتب نے یہ عبارت لکھی ہے کتبہا الفقیر زین الدین لنفسہ ولمن شاء الله بعدہ - ۱۰۶۳ھ - حاشیہ پر یہ کلمہ بھی لکھا ہے - بلغ مقابلتہ علی اصلہا -

ابن القاصح (بقا) کی ولادت کے متعلق علامہ شہاب الدین قسطلانی - النور الساطع مین جو ضوء لامع سے ملتقط ہے - لکھتے ہین ولد فی ثالث رجب سنۃ سنۃ عشر وثمانمائۃ - کشف الظنون مین حاجی خلیفہ قرۃ العین کے تحت مین تحریر کرتے ہین لابن القاصح ابی البقاء علی بن عثمان المقری المتوفی احدی وثمانمائۃ - اِن دونون بیانون مین بین اختلاف ہے - ممکن ہے کہ اس اختلاف کا منشا ناسخین کا سہو ہو - اسی کتاب النور الساطع مین لکھتے ہین کہ ابن القاصح کے پردادا کا نام بعض نے بجائے احمد کے حسن بیان کیا ہے - ابن القاصح فن قرأت مین مقدام القرأ مانے جاتے ہین - اس فن مین - اسماعیل الکفتی سیدومی - ابن ابی الحوافر - برجمی - البرہان الصائی وغیرہ اِنکے اساتذہ مین ہین - اِنکے مصنفات مین شرح الشاطبیہ - شرح الرائیہ - شرح قصیدۃ العلویہ - وغیرہ ہین -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۲۲	۹۳	مدلل	لم اقف		قلمی سنہ ۱۲۰۵ھ	۲۳۱	

تقطیع کتابت ۶½ × ۴ انچہ - سطر ۲۱ - نہایت کرم خوردہ و پیوندکار - خط نسخ معمولی - کاتب محمد علی - صفحہ ۳۸ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۲۰۱ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۳۱ - مین کہین سطرون مین خالی جگہ بھی چھوڑی گئی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ اصل منقول عنہ مین اس قسم کا نقصان ہوگا - صفحہ ۴۲ تک کرم کا اثر زیادہ ہے - صفحہ ۸۴ سے صفحہ ۱۶ تک پیوندکاری مین عبارت تھوڑی تھوڑی کٹ گئی ہے - ۱۹۰۵ء مین اسی حالت سے خریدی ہوئی ہے - اس کتاب کے نام اور مصنف کے اسم کی تحقیق نہین ہوئی - صرف خاتمہ پر کاتب نے (تمام شد مدلل) تحریر کیا ہے جس سے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							کتاب کا نام مدلل لکھا ہوا ہے۔ کشف الظنون وغیرہ میں اس نام کی کوئی کتاب نہیں۔ کتاب ہذا میں وقف اور وصل کے متعلق بحث ہے۔ قرآن شریف میں جن مقامات پر ایک کو دوسرے پر ترجیح ہے اُن مقامات کو لکھکر وقف یا وصل کو بدلائل ثابت کیا ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ اول الحمد للہ المفتح الصدور لحمد المجری الالسنۃ به لطفا من عنایۃ ابتداء سورۃ الصافات صفحہ ۱۵۸ نواحد المشارق مادرج ابتداء سورۃ قاف صفحہ ۱۲۰ ق۔ کوفی۔ ولو جعل قسما کان والقرآن معطوفا علیه فلا یوقف خاتمہ کتاب صفحہ ۱۸۳ ابوحاتم وابوبکر والاخفش لا یقفون الی آخر السورۃ ...... یقول جمیع الکلمات فی جواب واحد .... بسم اللہ الرحمن الرحیم لا وقف لصحۃ العطف واتساق الکلمات .... واحد واللہ اعلم۔ جس جگہ کتاب میں بیاض ہے وہاں لفظ لگا دیے ہیں۔ خاتمہ کی یہ عبارت ہے۔ تمام شد مدلل در بلدہ مقدس مطہر منور متبرکہ۔ المسمی بحضرت امیر صانہا اللہ من جمیع الآفات بید ضعف عباد خادم الاخادیم محمد علی غفر اللہ له ولوالدہ واحسن الیہما والیہ۔ از کتب سید حسن علی نقل برآوردہ درین کار بخشیدن کتاب برائے نقل بہ توجہات دلی اولاد علی مرید سید آل نبی مہربانی بسیار بحال این ضعف عباد میفرمایند۔ کسی نے کاتب کے نام کو مٹایا ہے۔ مگر پڑھا جاتا ہے۔ حاشیہ پر شنجرف سے یہ عبارت تحریر ہے۔ رقائم این مدلل صحیح واکمل بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی جلوس شاہ عالم بادشاہ سنہ ۳۲ مطابق سنہ ۱۲۰۵ھ بروز چہارشنبہ وقت اشراق تحریر یافت۔
۲۴۷۵	۹۴	طیبۃ النشر فی القراآت العشر (منظومہ)	ابوالخیر علامہ شمس الدین محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری الشافعی الدمشقی المتوفی سنہ ۸۳۳ھ	سنہ ۷۹۹ھ	قلمی سنہ ۱۱۴۶ھ	۱۸۴	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت ۵ × ۱/۲ ۳ انچ - سطور ۵ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی - کتابت سرخی و سیاہی سے
کاتب عبد الرسول - اثر کرم قلیل پیوند کاری کثیر - کتابت میں یہ اہتمام کیا ہی کہ جن حروف کے متعلق قراۃ
بحث کی ہی - اُنکے جوڑ ترکیب کلمات مین سرخی سے لکھے ہین - مثلاً اس مصرع مین (وحققت
ثم فی صبا والعجمی) ثا کا جوڑ شنجرف سے میم کو سیاہی سے لکھا ہی - لفظ فی مین فا کو شنجرف سے
یا کو سیاہی سے - تمام کتاب مین یہی التزام ہے -
فن قرأت مین یہ مشہور کتاب ہی - ائمہ عشرہ فن قرأت سے بواسطہ اُنکے رواۃ کے جس جس طریق پر قرأت قرآن شریف
منقول ہی تفصیلاً مع تحقیق اسماء ائمہ و رواۃ نظم کیا ہے - یہ نسخہ ابتدا سے ناقص ہی - ایک سو سے کچھ زیادہ
ابتدائی اشعار نہین ہین - باب الاستعاذہ سے اسکا آغاز ہے - ابتدا صفحہ اول وقل اعوذ ان
اردت تقرء ختم صفحہ ۱۸۴ یرحمہ بفضلہ الرحمن فظنہ من جودہ الغفران
علامہ جزری بڑے صاحب کمال بشکیل جمیل فصیح بلیغ شخص تھے - انکا تولد شب شنبہ ۲۵ رمضان المبارک
۷۵۱ھ دمشق مین ہوا - علوم قرآن مین انکا پایہ بہت بڑھا ہوا ہے - سماعت حدیث مین علامہ صلاح الدین
محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ مقدسی حنبلی شیخ ابی حفص عمر زید ابن امیہ مراغی شیخ محب بن عبد اللہ وغیرہم سے
اسناد ہی - فقہ مین شیخ عماد الدین بن کثیر سے تلمذ ہے - سب سے پہلے انہین سے افتا و تدریس کی اجازت
حاصل ہوئی - مشیخۃ الصلاحیہ بیت المقدس کے مدت تک متولی رہی - بہت سا زمانہ سیر و سیاحت مین
گزارا - متعدد بار قاہرہ مین آمد و رفت کا اتفاق ہوا - دمشق مین دار القرآن نامی ایک مدرسہ قایم کیا
کچھ مدت یہان پر قضاء شافعیہ پر بھی مامور رہے - بلاد روم بروصہ وغیرہ کا بھی سفر کیا - ان مقامات پر تیمور لنگ
کے قبضہ کے وقت تک مقیم رہے - پھر یہانسے بلاد فارس و شیراز وغیرہ چلے آئے - متعدد حج ادا کئے
بڑی دینداری اور صلاح اور تقوے کے ساتھ عمر کو بسر کیا - شب و روز تعلیم قرۃ قرآن و حدیث وغیرہ مین
مستغرق رہتے - باوجود کثرت اشغال اور لوگون کے ازدحام کے نظماً و نثراً تالیف کا بھی شغلہ تھا - انکی مصنفات

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		منظومہ و منثورہ معروف و متداول ہین۔ اتنے بڑے عابد تھے کہ کبھی سفر و حضر مین قیام لیل اور دوشنبہ و جمعرات کا روزہ قضا نہین ہوا۔ اِن روزون کے علاوہ ہر مہینے مین تین روزے التزاماً رکھا کرتے۔ مذہباً شافعی تھے۔ اِس کتاب کے علاوہ اِنکے مصنفات بدیعہ اور مشہورہ مین یہ کتابین ہین:۔ النشر۔ التقریب الدرۃ۔ التحبیر علے التیسیر۔ التمہید فے علم التجوید۔ کتاب فی مخارج الحروف۔ کتاب فی اسماء الرجال القرآت کتاب فی علم الرسم۔ کتاب فی طبقات القراء۔ الحصن الحصین۔ عدۃ الحصن۔ جنۃ الحصن۔ المسند الاحمد علے مسند احمد الاولیۃ فی احادیث الاولیۃ۔ اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب۔ الکاشف فی اسماء رجال الکتب الستۃ المختار فی فقہ الشافعی۔ اِنکے علاوہ علم طب۔ تصوف وغیرہ مین بھی انکے تالیفات ہین۔ شہر ربیع الاول ۸۳۳ھ شیراز مین وفات پائی۔ اور یہین مدفون ہوے۔ جزری۔ جزیرہ ابن عمر کی طرف نسبت ہے یہ مقام موصل سے تین دن کی راہ ہے۔ حسن بن عمر بن خطاب ثعلبی نے آباد کیا تھا۔ (شذرات الذہب۔ شرح الطیبۃ النشر لابی قاسم محمد۔ یاقوت حموی)					
۲۴۶۸	۹۵	النور الازہر فی شرح الجمع الاکبر ناتمام	العلامہ الشیخ عبد اللطیف بن الشیخ جمال بن الشیخ سراج النہروانی		قلمی	۴۹۳	
		تقطیع کتابت مع جدول ۵ × ۲ ۱/۲ انچ۔ سطور ۱۵۔ خط نسخ نفیس خوش قلم۔ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی و سیاہی سے صفحہ ۲۹۱ تک جدول اور باریک شنجرفی۔ باقی اوراق سادہ صفحہ ۳۰ تک روغن ریزی کا کسیقدر اثر ہے۔ پوری کتاب کے کنارہ پر آب رسیدگی پائی جاتی ہے۔ کہین کہین خفیف کرم خوردگی دیکھی جاتی ہے۔ آخر سے کتاب ناتمام ہے۔ تقریباً دو چار ورق کی کمی معلوم ہوتی ہے۔ ابتدا مین دو چھوٹی مہرین امام الدین نام کی ثبت ہین۔ اِس کتاب مین وجوہ (الجمع الاکبر) جو فن قرآت کا مصطلح کلمہ ہے تفصیل و تشریح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ابتدا صفحۂ اول الحمد للہ الذی شرح صدور القراء					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لہ ستخراج وجوہ الجمع الاکبر صفحہ ۲۴۱ وفی قولہ تعالی کذبوا بآیات ربھم عبارت ختم صفحہ ۲۹۳ وفی الرابع کذلک وللہ دری (مصنف کتاب کا حال نہین معلوم ہوا۔)					
۲۸۹۶	۹۶	تاریخ القرآن والمصاحف	موسی جار اللہ روستوفدونی	سنہ ۱۳۲۳ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۳ھ پترسبورغ	۳۸	
		مختصر کتاب ہے۔ قرآن شریف کے جمع ہونے اور کتابت کی حالت جو زمانہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھی اُسکو اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ اور اسکے ساتھ تعلیم قرآن، وعلوم دینیہ کی ترغیب بھی تلبند کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ رب اشرح لی صدری ویسر لی امری خاتمہ صفحہ ۳۸ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین (مؤلف اسی زمانہ کے فضلا مین ہین۔)					
۲۷۱۳	۹۷	المکرر فیما تواتر من القرات السبع وتحرر مع الکافی	الامام العالم العلامہ سراج الدین ابی حفص عمر بن قاسم بن محمد النشار الانصاری المقری المصری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۶ھ	۱۵۵	
		اِس کتاب مین قرات سبع متواترہ کا بیان ہے۔ اور ائمہ قرت یا اُنکے رواۃ مین جو باہمی خلاف ہے اُسکی بھی تفصیل ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ حق حمدہ وصلاتہ وسلامہ علی نبیہ خیر خلقہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۵۴ خاتم النبیین وآلہ وصحبہ اجمعین۔ (مصنف کتاب کا سال وفات اور ترجمہ معلوم نہین ہوا۔)					
		الکافی	الاستاذ ابی عبد اللہ محمد بن شریح الرعینی الاشبیلی الاندلسی المتوفی سنہ ۴۷۶ھ				
		یہ کتاب نسخہ متذکرۂ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب مین مسائل تجوید کا انضباط استیعاب کے سا[تھ]					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کیا گیا ہے۔ حضرت مصنف کے بیٹے کی روایت سے یہ کتاب مروی ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ ذی المنة والطول خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۵۴ عبدہ و رسولہ و سلامہ۔
مصنف رحمۃ اللہ کا سال وفات کشف الظنون مین سنہ ۷۴۶ تحریر ہین۔ مرۃ الجنان مین علاوہ اِس کتاب کے کتاب التذکیر کو بھی اِنکے مصنفات مین لکھا ہے۔ اِس سے زیادہ انکا حال کہین دیکھا نہین گیا۔</td></tr>
<tr><td>۲۶۷۹</td><td>۹۸</td><td>الکلمات الحسان فی الحروف السبعة وجمع القرآن</td><td>الشیخ محمد بخیت المطیعی الحنفی بن بخیت بن حسین</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ</td><td>۷۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب مصنفات جدیدہ مین سے ہے۔ اسمین جمع قرآن کے معنی اور اسکی کیفیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جسقدر مصاحف امصار مین بھیجے تھے اُنکی حالت حروف سبعہ جنکی نسبت التی نزل علیہا القرآن وارد ہوا ہے۔ اُنکی تحقیق وغیرہ۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الذی وفق عبادہ لعبادتہ۔
خاتمہ صفحہ ۷۱ من لہ العز والشرف۔ (حضرت مصنف نئے لوگون مین ہین)</td></tr>
<tr><td>۳۰۰۸</td><td>۹۹</td><td>تمرین الطلبة البررة الخیرة فی وجوہ قراۃ الائمة العشرۃ</td><td>ہاشم بن محمد المغربی المالکی</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۱۷۹ھ</td><td>۲۷۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ۵ × ۳ انچہ۔ سطر ۲۳۔ خط نسخ مثل خط مغربی۔ کل کتاب کسیوقت پانی مین ایسی تر ہوئی ہے کہ حرفونکی سیاہی بھگئی ہے۔ بعض جگہ عبارت پڑہی نہین جاتی۔ ہر صفحہ مین جدول سُرخ ہے۔ اور عبارتین بھی کہین کہین سرخی سے لکھی ہین۔ سرخی کی لکھی ہوئی عبارت بالکل صاف ہے۔ چند جگہ کرم کا اثر ہے۔ کاتب سید مصطفے۔ اِس کتاب مین وجوہ قرأت ائمہ عشرہ کو وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔
ابتدا صفحۂ اول وصلے اللہ علے سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین نحمدک اللّٰہم فیاض النعم والصلوۃ والسلام علے سید الاصم وعلے آلہ وصحبہ۔ والمقتدی من العرب والعجم وبعد فیقول افقر الوری الی مولاہ ہاشم بن محمد المغربی المالکی تغمدہ اللہ برحمتہ۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اپنی سند میں لکھتے ہیں صفحہ ۳ ۔ الی قرات بمضمن الطیبة ختمته من اول القران الی آخرہ علی
شیخ الجماعة بدمشق الشام سنة خمس واربعین ومأة الف ۱۱۴۵ھ شیخ مصطفی بن احمد
الخلیجی وقرء شیخ مصطفی بمضمنها علی شیخه محمد بن القاسم البقری و اخبرہ انه قرء علی عبد الرحمن
الیمنی قرء عبد الرحمن الیمنی علی ابن غانم المقدسی علی عبد الحق بن محمد السنباطی و محمد بن ابراهیم السموننی
وابن محمد علی الشهاب احمد بن اسد الامیوطی وقرء الامیوطی علی ناظمها محی السنة
ابی الخیر محمد بن الجزری المقری الشافعی باسانیدہ علی ائمة القراء العشرة عن رجالهم
عن رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم عن امین الوحی جبرائیل علیه السلام
عن الله تبارك وتعالے ۔ وسندی من شیخنا الازمیری هوانی قرات علیه
بقسطنطنیه بمضمن الطیبة من اول القران الی آخرہ وکان ختم یوم الثلثا آخر شهر المحرم
عام ثمان واربعین ومأته والف ۱۱۴۸ھ فی ملاء من القراء وعامة الناس فی
جامع السلطان ابایزید رحمة الله تعالے قرء الازمیری بذلك علی شیخه
شیخ المشائخ القراء بالدولة العثمانیة عبد الله بن محمد بن یوسف الشهیر بیوسف زادہ
واخبرہ انه قرء بذلك علی ابیه الشیخ محمد بن یوسف واخبرہ انه قرء بمضمنها
علی تلمیذ والدہ الشیخ یوسف الشیخ محمد الشهیر بامام جامع نشانجی بکسر النونین
کسر الثانیة علی ما تقتضیه القواعد العربیة وسکونها علی ما تقتضیة لغت العجم
واخبرہ انه قرء علی الشیخ یوسف المذکور وقرء الشیخ یوسف علی الشیخ الامام محمد بن
جعفر الشهیر باولیاء افندی وقرء محمد بن جعفر علی الشیخ احمد المسیری المصری
وقرء المسیری علی ناصر الدین الطبلاوی ۔ علی شیخ الاسلام ذکریا الانصاری ۔
علی الشهاب احمد بن اسد الامیوطی علی الامام شمس الدین ابن جزری ۔ وکذا قرات

مجموعات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بمضمنہا علی شیخہ الاسلام الشیخ احمد البقری المصری (چند حرف پڑھے نہیں گئے) جامع الازہر
الی ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم وکذا قرات بمضمنہا علی الشیخ عبد اللہ بن یوسف
المذکور الی قولہ المفلحون وسندہ تقدم وسند الشیخ البقری معلوم من سندہ لشیخہ
محمد بن ابی القاسم وقد تقدم ۔ وکذا قرات بمضمنہا علی الشیخ حسن البصری نزیل دمشق
الشام بہا الی قولہ وَاِنْ یَّأْتُوْکُمْ اُسَارٰی ۔ قرء الشیخ حسن علی الشیخ علی المنصوری مؤلف
شواہد الطیبہ والتحریر السبعہ ۔ وقرء المنصوری علی الشیخ سلطان المزاحی (مقام کا نام
نہیں پڑھا گیا) وقرء الشیخ سلطان علی سیف الدین البصیر ۔ وقرء سیف الدین علی تجانہ
بالتاء لا بالدال ۔ وقرء التجانہ علی ناصر الدین الطبلاوی ۔ وقرء المنصوری ایضًا ابشر
املسی وبالشیخ محمد بن القاسم البقری ۔ وقرء ابشر املسی ومحمد بن البقری علی عبد الرحمن
الیمنی بسند محمد بن ابی القاسم البقری ۔ اسکے بعد قرآن شریف کو شروع کیا ہے ابتداء من
سورۃ الفاتحہ الی آل عمران ۔ قال رحمہ اللہ اذا ابتدی باول الفاتحہ او غیرہا من السور
یجئی لکل القراء اثنی عشر وجہًا ۔ ابتدا سورۃ المائدہ الی الاعراف صفحہ ۷۷ قولہ تعالٰی
یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ الی قولہ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ فیہ للازرق
بلا تکبیر بحسب الترکیب احد وعشرون وجہا ۔ ابتداء صفحہ ۱۲۲ من سورۃ الرعد
الی مریم ۔ وان تعجب فعجب قولہم الی قولہ اعنا قہم فیہ لخلاد اثنا عشر وجہاً
الاول الی الرابع اذ عام تعجب ۔ ابتداء صفحہ ۱۸۲ من سورۃ صٓ الی الاحقاف
قولہ تعالٰی ۔ وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ ۔ الی لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۔ فیہ للازرق ثمانیۃ اوجہ ثلثۃ
علی تفخیم الراء احدہا طول البدل واللین ۔
خاتمہ صفحہ ۲۵۲ ۔ قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

احرف فاقرا وما تیسر منه حشرنا الله فی زمرة هؤلاء الائمة آمین رب العالمین وصلی الله علے سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما خاتمہ کے بعد تین آیتون کے متعلق صفحہ ۲۵۶ سے صفحہ ۲۶۵ تک بحث کی ہو۔ کاتب نے خاتمہ اسطرح لکھا ہو نمقه الفقیر الحقیر المحتاج الی رحمة ربه الغفور السید مصطفیٰ بن حسن بن عبد الکریم الندروی من النواحی من ایج ایل غفر الله له ولوالدیه ....

تمت الکتاب بعون الملک الوهاب فی سنه تسع وسبعین ومائة الف ۱۱۷۹ھ فی جمادی الآخر فی العشر الاول یوم الاحد وقت الضحی فی ازمیر فی مدرسه چومرزاده هو المفتی۔ صفحہ ۲۶۷ سے صفحہ ۲۷۰ تک ان کتب کی اور مؤلفین کے ناموں کی فہرست ہو۔ جن کتابوں سے قرأة العشر شمس الدین محمد بن الجزری نے اور قرأة السبعہ امام شاطبی نے تالیف کی ہو۔

چونکہ ان فہرستوں سے بہت سی نادر کتابوں کا پتہ چلتا ہو اسلئے بعینہا یہاں نقل کیجاتی ہو۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله ذکر اسماء الکتب التی نقل منها قراة العشرة لشمس الدین محمد بن الجزری رحمه الله۔ ۱۔ کتاب التیسیر للامام الحافظ ابی عمرو عثمان الدانی۔ ۲۔ کتاب مفرده یعقوب له۔ ۳۔ کتاب جامع البیان له ایضاً وهو یشتمل علے نیف وخمس مائة طرق ۴۔ کتاب الشاطبیه للامام العلامه ولی الله ابی القاسم الشاطبی۔ ۵ کتاب العنوان للامام ابی الطاهر اسمٰعیل بن خلف الاندلسی۔ ۶۔ کتاب الهادی للامام ابی عبد الله محمد بن سفیان القیروانی۔ ۷۔ کتاب الکافی للامام ابی عبد الله محمد بن شریح الرعینی الاشبیلی۔ ۸۔ کتاب الهدایه للامام المقری المفسر ابی العباس المهدوی۔ ۹۔ کتاب التبصرة للامام ابی محمد مکی بن ابی طالب القیروانی ثم الاندلسی۔ ۱۰۔ کتاب القاصد

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

للامام ابی القاسم عبد الرحمٰن القرطبی - ۱۱- کتاب الروضہ للامام ابی عمرو احمد بن
عبد اللہ الطلمنکی الاندلسی نزیل قرطبہ - ۱۲- کتاب المجتبا للامام عبد الجبار
بن عمر الطرسوسی - ۱۳- کتاب تلخیص العبارات للامام ابی علی الحسن بن بلیمۃ الهوا
القیروانی - ۱۴- کتاب التذکرۃ للامام ابی الحسن طاہر بن غلبون الحلبی - ۱۵- کتاب
الروضہ للامام ابی علی الحسن بن محمد بن ابراھیم البغدادی المالکی - ۱۶- کتاب الجامع
فی العشر لابی الحسین نصر بن عبد العزیز بن احمد الفارسی - ۱۷- کتاب التجرید ومفردہ
یعقوب للامام ابن الفحام - ۱۸- کتاب التلخیص للامام ابی معشر الطبری الشیخ مکہ
۱۹- کتاب الروضہ للامام شریف ابی اسمٰعیل موسی المعدل - ۲۰- کتاب الاعلان
للامام ابی القسم عبد الرحمن بن یوسف الصفراوی - ۲۱- کتاب الارشاد للامام
ابی الطیب عبد المنعم بن غلبون الحلبی - ۲۲- کتاب الوجیز للامام ابی علی الحسن
بن علی الاھوازی - ۲۳- کتاب السبعہ للامام ابی مجاھد التیمی البغدادی - ۲۴- کتاب
المستنیر للامام ابی طاہر احمد بن سوار البغدادی - ۲۵- کتاب المبہج - ۲۶- وکتاب
الایجاز للامام سبط الخیاط - ۲۷ کتاب ارادۃ الطالب - ۲۸ وکتاب تبصرۃ المبتدی
لسبط الخیاط ایضاً - ۲۹- کتاب المھذب للامام ابی منصور محمد بن احمد بن علی الخیاط
۳۰- کتاب جامع للامام ابی الحسن علی بن محمد بن علی بن فارس الخیاط - ۳۱ کتاب
التذکار للامام ابی الفتح عبد الواحد بن شبطا البغدادی - ۳۲- کتاب المفید
للامام ابی نصر احمد بن مسرور بن عبد الوھاب البغدادی - ۳۳- کتاب الکفایہ
لسبط الخیاط المذکور - ۳۴- کتاب الموضح - ۳۵- وکتاب المفتاح للامام ابی منصور
محمد بن خیرون العطار - ۳۶- کتاب الارشاد للامام ابی العز محمد بن الحسین القلانسی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الواسطی - ۳۷ - کتاب الکفایة الکبری للامام ابی العز المذکور - ۳۸ - کتاب غایة الاختصار للامام الحافظ علی الهمدانی - ۳۹ - کتاب الاقناع للامام ابی جعفر احمد بن علی بن الباذش الغرناطی - ۴۰ - کتاب الغایه للامام ابی بکر احمد بن الحسین بن المهران - ۴۱ - کتاب المصباح للامام ابی الکرم المبارک الشهزوری - ۴۲ - کتاب الکامل للامام ابی القاسم یوسف بن علی بن الجبارة الهذلی المغربی - ۴۳ کتاب المنتهی للامام ابی الفضل الخزاعی - ۴۴ کتاب الاشارة للامام ابی نصر منصور بن احمد العراقی - ۴۵ - کتاب المفید للامام ابی عبد الله محمد بن ابراهیم الحضرمی - ۴۶ - کتاب الکنز للامام ابی عبد الله الواسطی - ۴۷ کتاب الکفایه للامام المذکور - ۴۸ - کتاب الشمعه للامام ابی عبد الله محمد بن احمد الموصلی ۴۹ - کتاب جمع الاصول للامام ابی الحسن علی بن ابی محمد بن ابی سعید الدیوانی - ۵۰ - کتاب روضة التقریب للامام المذکور - ۵۱ - کتاب عقد اللآلی للامام ابی حیان محمد بن یوسف الاندلسی - ۵۲ وله منظومة فسماها غایة المطلوب فی قراة یعقوب - ۵۳ - کتاب الشرعة للامام شرف الدین هبة الله بن عبد الرحیم - ۵۴ - القصیدة الحصریه للامام ابی الحسن علی بن عبد الغنی الحصری الاسکندری - ۵۵ - کتاب التکملة للامام ابی الحسن علی بن ابراهیم الکتانی - ۵۶ - کتاب البستان لابن جندی - ۵۷ - کتاب جمال القراء وکمال الاقراء للامام علم الدین السخاوی - ۵۸ - مفردة یعقوب للامام ابی محمد عبد الباری الصعیدی - بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله - ذکر اسماء الکتب التی نقل منها قراة السبعة الامام الشاطبی رحمة الله - ۱ - کتاب التیسیر لابی عمرو الدانی - ۲ وجامع البیان له - ۳ - کتاب العنوان للامام					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابی الطاہر اسمٰعیل بن خلف الاندلسی ۴-کتاب الهادی للامام ابی عبد اللہ محمد بن سفیان القیروانی ۵-کتاب الهدایہ للامام المقری المفسر ابی العباس المهدوی-۶-کتاب الوجیز للامام ابی علی الحسن بن علی الاهوازی ۷-کتاب تلخیص العبارات للامام ابی علی الحسن بن بلیمۃ الهواری القیروانی ۸-کتاب الکافی للامام ابی عبد اللہ محمد بن شریح الرعینی الاشبیلی ۹-کتاب التبصرۃ للامام ابی محمد مکی بن ابی طالب القیروانی الاندلسی ۱۰-کتاب التجرید لابن الفحام- ۱۱-کتاب الغایہ لابی العلاء الهمدانی ۱۲-کتاب المبہج للامام سبط الخیاط ۱۳-کتاب المجتبا للامام عبد الجبار بن احمد بن عمر الطرسوسی ۱۴-کتاب الارشاد للامام ابی الطیب عبد المنعم بن غلبون ۱۵-کتاب الاعلان للامام ابی القاسم عبد الرحمٰن بن یوسف الصفراوی ۱۶-کتاب التذکرۃ للامام ابی الحسن طاہر بن غلبون الحلبی ۱۷-کتاب الکامل للامام ابی القاسم یوسف بن علی بن جبارۃ الهذلی المغربی ۱۸-کتاب المستنیر للامام ابی طاہر احمد بن سوار البغدادی — مؤلف کتاب ہاشم نے منظومہ شیخ المنصوری عمدۃ العرفان در الدامع فی قراۃ نافع- شواہد الطیبۃ المنصوری الفجر الساطع علے الدرر الدامع لابن بری المغربی التازی فی قراۃ نافع مولفہ ابو زید عبد الرحمٰن ابن القاضی الفاسی المغربی کی کتابوں کے حوالے دیئے ہیں- ابن القاضی کو صفحہ ۲۵۵ میں خاتمۃ المحققین الی العرب یاد کیا ہے -					
٢٧٥٤	١٠٠	المقدمۃ الجزریہ منظومہ	ابو الخیر محمد شمس الدین محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری الشافعی الدمشقی المتوفی ۸۳۳ھ		قلمی	٢٧	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت مع جدول - ٨×٤ - انچ - سطر ٩ - کاغذ دہلی - جدول شنجرف ونیل - باریک نیل - خط نسخ معمولی معرب - کاتب نے اپنا نام نہین لکھا - کرم خوردگی اور پیوند کاریکا کوئی اثر نہین - فن قرأت مین مشہور منظومہ ہے - ایک سو ننانوے ابیات اسمین ہین - چند فصول مفصلۂ ذیل پر منقسم ہے -

فصل فی بیان مخارج الحروف - فصل فی بیان صفات حروف - فصل فی بیان التجوید
فصل فی بیان ترقیقات - فصل فی بیان الراآت - فصل فی بیان اللامات
فصل فی بیان التحذیرات - فصل فی بیان الطاآت - فصل فی بیان تنوین ونون
فصل فی بیان المدات - فصل فی بیان معرفة الوقوف - ابتدا صفحۂ اول سے
یقول راجی عفو رب سامعی ÷ محمد بن الجزری الشافعی ÷ - خاتمہ صفحہ ٢٢ سے
والحمد لله لها ختام ÷ ثم الصلوة بعد والسلام ÷ على النبی احمد وآله ÷ وصحبه وتابعی منواله

آخر کتاب مین کاتب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب نامہ عدنان تک لکھا ہے - اس کتاب کے متعدد نسخے قلمی ومطبوعہ اور بھی ہین جو جلد اول مین درج ہین -

(علامہ جزری رحمۃ اللہ کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ٩٤ پر تحریر ہوچکا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣٣٩٠	١٠١	الحواشی المفہمہ فی شرح المقدمہ	علامہ ابوبکر احمد بن محمد الجزری المولود سنہ ٧٨٠ھ	سنہ ٨٠٦ھ	مطبوعہ مصر سنہ ١٣٠٩ھ	٦٤	

المقدمۃ الجزریہ کی شرح ہے - شارح نے اصل کتاب کے الفاظ کا حل اور معانی کا ایضاح تفصیل کے ساتھ کیا ہے - ابتدا صفحہ ٣ الحمد لله المتعال فی جلال قدسه .... وبعد فان اولی ماتصرف فیهم الهمم العوال - کلام الله الکبیر المتعال - خاتمہ صفحہ ٦٤ قال المصنف وقد فرغت من تالیفه یوم الخمیس من غرة شهر رمضان المعظم سنه ست وثمانیة مائة بمدینة الاربذمن اعمال قرمان من البلاد الرومیة - الی قول - وآله وصحبه وسلم -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شارح رحمہ اللہ۔ علامہ جزری کے بیٹے ہین۔ اُنکی ولادت شب جمعہ رمضان المبارک سنہ ٧٨٠ھ دمشق مین ہوئی۔ طبقات قرا مین انکا شمار ہے۔ اِس فن کے ماہرین سے علم تجوید کی سند حاصل کی۔ اُنکی وفات کی تاریخ نہین ملی۔ کہتے ہین کہ احمد بن الجزری نے اپنے والد کے انتقال سے تھوڑے زمانہ بعد وفات پائی۔ (النور الساطع)					
٤٣١٦	١٠٢	اتحاف العباد فی معرفۃ النطق بالضاد	الفاضل الادیب السید محمد عمر آفندی حماد النابلسی	سنہ ١٣٢٣ھ	مطبوع	٣٦	
		اِس رسالہ کو مؤلف نے تین ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب مین مخارج حروف کا عموماً ذکر کیا ہے دوسرے باب مین حرف ضاد کا خصوصاً بیان کیا ہے جو اِس رسالہ کا مقصود اصلی ہے۔ تیسرے باب مین یہ ظاہر کیا ہے کہ بر تقدیر نہ ادا ہونے ضاد کے اپنے مخرج سے صحت و فساد نماز کا حسب تصریح ائمہ اربعہ کیا حکم ہے۔ مؤلف نے اِس رسالہ کو سلطان عبد الحمید خان کے نام پر معنون کیا ہے۔ سنہ ١٣٢٢ھ مین اسکو جمع کیا اور سنہ ١٣٢٣ھ مین اسکی ترتیب اور تبییض سے فارغ ہوئے۔ عبارت آغاز صفحہ ٢ الحمد للہ الذی جعل اللسان دلیلاً علی الجنان خاتمہ صفحہ ٣٦ و علی آلہ واصحابہ ومحبیہ وسلم۔ (مؤلف کتاب نئے لوگون مین ہین)					
٤٨٠٠	١٠٣	شرح المقدمۃ الجزریہ	ملا علی بن سلطان محمد القاری المتوفی سنہ ١٠١٤ھ		قلمی سنہ ١٢٦٩ھ	١٣٤	
		تقطیع کتابت ٩ × ٥½ انچہ۔ سطر ١٢۔ خط معمولی طالب علمانہ۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہین۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کے چھوٹے چھوٹے سوراخ ہین۔ پیوندکاری سے کتاب بالکل خالی ہے۔ مقدمہ جزریہ کی شرح ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے بہت تناسب و اعتدال کے ساتھ اِس شرح کو لکھا ہے۔ نہ غایت مختصر۔ البتہ نہ زیادہ طویل۔ متن کے اختصار سے پیچیدگیان کو نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ مشرح کیا ہے۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اودع جواہر المعانی الضیائیہ صفحہ ۳۴ والمراد بالحان العرب القراءة بالطباع والاصوات السلیقة خاتمہ صفحہ ۱۳۴ وعلی اھل طاعتک اجمعین ۔ والحمد للہ رب العالمین ۔
ملا علی قاری ہرات میں پیدا ہوئے ۔ وہاں سے مکہ معظمہ کو ہجرت فرمائی آخر عمر تک یہیں رہے ۔ اور یہیں انتقال فرمایا ۔ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ ہیں ۔ بالخصوص علوم دینیہ میں کامل دستگاہ رکھتے ۔ سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت بڑے پیرو اور حنفی مذہب کے سخت پابند ۔ احمد بن حجر ہیثمی کے شاگرد ہیں ۔ مصنفات اِنکے بہت ہیں ۔ ازانجملہ یہ کتابیں اُنکی زیادہ مشہور ہیں ۔ شرح مشکوٰۃ ۔ شرح شمائل ۔ شرح جزریہ ۔ شرح نخبہ ۔ شرح شاطبیہ مختصر قاموس مسمی بہ ناموس ۔ الاثمار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ ۔ شرح ثلاثیات بخاری ۔ نزہت الخاطر ۔ وغیرہم ۔ امام ابو حنیفہ کے علاوہ دوسرے مجتہدین کے اجتہادات پر ایک رسالہ میں کچھ کلام کیا ہے ۔ جسکا رد شیخ محمد مکین نے لکھا ہے ۔ مکہ مکرمہ میں سنہ ۱۰۱۴ھ میں وفات پائی ۔
(عقد الجواہر والدرر فی اخبار القرن الحادی عشر)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>المقدمة الجزریہ</td><td>الشیخ محمد بن محمد الجزری الشافعی ۔ المتوفے ۸۳۳ھ</td><td></td><td>مطبوعہ دہلی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td colspan="8">یہ کتاب فن حدیث نمبر ۵۵۶ پر ہمراہ کتاب (اتمام الخشوع بوضع الیمین علے الشمال بعد الرکوع) لکھی گئی ہے ۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>المقدمة الجزریہ</td><td>ایضاً</td><td></td><td>مطبوعہ دہلی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td colspan="8">یہ رسالہ فن حدیث میں مجموعہ نمبر ۵۵۹ پر لکھا گیا ۔</td></tr>
<tr><td>۵۰۲۲</td><td>۱۰۴</td><td>نہایة القول المفید ۔ فی علم التجوید مع الفہرست</td><td>الشیخ محمد مکی نصر الجریشی الشافعی من علماء القرن الرابع عشر</td><td>۱۳۰۵ھ</td><td>مطبوع بالمطبعة البہیة المیمنیة ۱۳۲۳ھ</td><td>۱۶
۲۴۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">نافع کتاب ہے ۔ مسائل تجوید کو شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے ۔ اس فن کی چوبیس ۲۴ معتبر کتابوں سے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس تالیف مین مد دلیگئی ہو۔ ایک مقدمہ اور آٹھ ابواب پرکتاب کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا مین فہرست ابواب مع تقریظات بعض فضلاً شامل ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اصطفی من عبادہ حملۃ کتابہ۔ ختم صفحہ ۲۴۰۔ وسلامٌ علی المرسلین۔ والحمد للہ رب العالمین (مؤلف سلمہ اللہ اسی دور کے فضلاً مین ہین)

۹۵

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۱، فہرست اوّل فن اصول تفسیر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۹۳	۲	الانصاف	العلامہ ابو محمد عبد اللہ بن محمد السید البطلیوسی النحوی المتوفی سنہ ۵۲۱ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۹ مصر	۱۳۶	

قرآن شریف کے بعض کلمات کے معانی و مصادیق میں باہم علمأ میں جو خلاف ہوا ہے اس کتاب میں اسباب خلاف کو تفصیلًا و عددًا ذکر کیا ہے۔ اور اسباب خلاف کی آٹھ وجہ لکھی ہیں۔ اشتراک الالفاظ و المعانی۔ الحقیقۃ و المجاز۔ الافراد و الترکیب۔ الخصوص و العموم۔ الروایۃ و النقل الاجتہاد فیما لا نص فیہ۔ الناسخ و المنسوخ۔ الاباحۃ و التوسیع۔ ہر وجہ کے ذکر کے واسطے ایک ایک باب منعقد کیا ہے۔ اِس ضرورت سے پوری کتاب آٹھ ابواب پر منقسم ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ مسبغ النعم و مسوغ القسم۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۱ والحمد للہ رب العالمین۔

مؤلف کی ولادت سنہ ۴۴۴ھ بطلیوس میں (اندلس میں ایک جزیرہ کا نام ہے) ہوئی۔ علم لغت۔ ادب کے متبحر عالم تھے۔ طریقۂ تعلیم و تفہیم نہایت احسن تھا۔ طلبأ انکے فیض علمی سے اقتباس کرتے ہمیشہ لوگونکا اجتماع و ازدحام انکے پاس رہتا۔ سکونت و قیام کی جگہ بلنسیہ (یہ بھی اندلس کے متعلقات میں سے ہے) قایم کی تھی۔ انکے چند مصنفات مفیدہ کے اسمأ یہ ہیں۔ کتاب المثلث دو جلدونمین کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب لابن قتیبہ۔ شرح سقط الزند لابی العلاء المعری۔ کتاب فی الحروف الخمسہ۔ س۔ ص۔ ض۔ طاء۔ دال۔ اِس کتاب میں اشیأ غریبہ کا ذکر ہے کتاب الحلل فی شرح ابیات الجمل۔ الخلل فی اغالیط الجمل۔ شرح الموطا۔ شرح دیوان المتنبی۔ کلام منظوم بھی انکا نہایت احسن ہے۔ تبرکًا دو بیت تحریر کئے جاتے ہیں سہ اخو العلم حی خالد بعد موتہ • و اوصالہ تحت التراب رمیم ؛ وذو الجہل میت وھو ماش علی الثری ؛ یظن من الاحیأ وھو عدیم۔ نصف رجب سنہ ۵۲۱ھ بلنسیہ میں وفات پائی۔ سید بکسر سین و سکون یا (بہیڑیا کے)

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اسمائین سے جو بھی ایک اسم ہے۔ مؤلف کے دادا کا نام اسپر رکھا گیا۔
(ابن خلکان۔ بغیۃ الوعاۃ)</td></tr>
<tr><td>۴۳۰۴</td><td>۳</td><td>مقدمہ صفوۃ العرفان فی تفسیر القرآن</td><td>محمد فرید وجدی</td><td></td><td>مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ</td><td>۱۸۱</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="8">یہ کتاب مؤلفات جدیدہ مین ہی۔ غرض اصلی اس امر کا اظہار ہے کہ عالم مین جو جو اشیا موجود ہین مثلاً وجود فطرۃ۔ ادیان۔ انسان۔ مسلمین۔ کافرین۔ دنیا۔ شریعت۔ حکومت۔ جہاد وغیرہ وغیرہ۔ ان سب چیزوں کے متعلق قرآن شریف کی کیا شان ہی۔ اور اسمین ان امورات کے متعلق کسطرح بحث کی ہی۔ آخر کتاب مین جمع قرآن کا طریقہ بھی لکھا ہے۔ ابتدا صفحہ اول الحمد للہ الذی انزل القرآن من فیض رحمتہ۔
خاتمہ صفحہ ۱۸۱ وعلی کل عبد صالح۔
(مؤلف کتاب آجکل زمانہ کے اہل علوم مین ہے)</td></tr>
<tr><td>۵۵۲۵</td><td>۴</td><td>مرآۃ التفسیر</td><td>مولوی وحاجی سید ذوالفقار احمد بن سید علی النقوی البوفالی۔ المولود ۱۲۶۲ھ</td><td>۱۳۱۶ھ</td><td>مطبوعہ آگرہ ۱۳۱۶ھ</td><td>۷۷</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="8">اس کتاب مین علم تفسیر کی تعریف۔ موضوع۔ غایت۔ مفسرین اولین صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے مختصر حالات اور وفیات مذکور ہین۔ کتاب اس موضوع مین باوجود اختصار مفید ہے۔
آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین
خاتمہ صفحہ ۷۷ وبرکتہ الذی لا یرام آمین۔
مؤلف کی ولادت ۱۲۶۲ھ مین ہوئی۔ تکمیل علوم مروجہ اور تحصیل اسانید علم حدیث وغیرہ۔ فضلاء زمانہ موجودہ مفصلہ تحت سے فرمائی۔ مولوی عبدالخالق صاحب پنجابی۔ مولوی معزالدین صاحب۔ مولوی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		محمد جان صاحب پنجابی - مولوی عبداللہ صاحب - مولوی علی عباس صاحب چڑیاکوٹی - مولوی عبدالقیوم صاحب - مولانا احمد گل صاحب نائب مفتی بھوپال - مولانا شیخ حسین عرب صاحب مفتی عبدالحق صاحب - مولوی عبدالعلی صاحب رامپوری - مولانا محمد صاحب سارنگپوری مہاجر - شیخ کمال محدث - سید محمد بن ناصر حازمی - سید محمد منظر صوفی - اِس کتاب کے علاوہ اَور بھی چند مؤلفات آپکے ہین - محاسن الحسنین - علی الفراسخ الی منازل البرازخ الروض الممطور فی تراجم علماء شرح الصدور - (تذکرہ علماء حال - اُردو)					
۲۸۴۱	۵	رسالہ فی مبادی التفسیر مع منظومہ فی المشابہات	الشیخ محمد الخضری الدمیاطی	سنہ ۱۲۷۴ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۱ھ	۵۲	
		اِس رسالہ مین تفسیر کی حد - غایت - موضوع وغیرہ کا بیان ہی - ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام - خاتمہ صفحہ ۳۱ وعلی آلہ وصحبہ وسلم - حضرت مؤلف آخر تیرہوین صدی کے فضلا مین ہین - انکا ترجمہ کہین دیکھا نہین گیا - آخر مین ایک رسالہ منظومہ ہی جسمین الفاظ متشابہ ومکرر کو حروف ہجا کی ترتیب پر جمع کیا ہی -					
		مقدمۃ التفسیر	العلامہ ابی القاسم حسین بن محمد المعروف بالراغب اصبہانی المتوفی سنہ ۵۰۲ھ				
		یہ کتاب فن تفسیر نمبر ۲۸۵ کے آخر مین مجلد ہے - اِس کتاب مین مباحث اصولی - اشتراک حقیقۃ ومجاز - عموم وخصوص - فرق بین التاویل والتفسیر - شرف علم التفسیر - نسخ - احکام نسخ - فرق بین النسخ والتخصیص وغیرہ کو ضروری قدر لکھا ہے - کتاب باوجود اختصار وایجاز کے مفید ہی - آغاز صفحہ ۴۰۹ الحمد للہ علی آلائہ خاتمہ صفحہ ۴۱۲ واللہ ولی التوفیق -					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کتاب کے ٹائٹل پیج اور خطبۂ کتاب مین مصنف کی نسبت صرف (ابی القاسم الراغب الاصفہانی) لکھا ہے اسقدر سے مصنف کا اصل نام ظاہر نہین ہوتا - تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ اصل نام (حسین بن محمد الراغب الاصفہانی) ہے - سند اسکی یہ ہے کہ کشف الظنون مین (کتاب محاضرات الادبار و محاورات الشعرا) کے تحت مین لکھا ہے - لابی القاسم حسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی - مگر یہان سال وفات نہین لکھا - دوسری جگہ اسی کشف الظنون مین (الذریعۃ الی مکارم الشریعۃ) کے تحت مین لکھتے ہین - للامام ابی القاسم حسین بن محمد المفضل الراغب الاصبہانی اسکے آگے یہ عبارت تحریر ہے - قیل ان الامام حجۃ الاسلام الغزالیؒ یستصحب کتاب الذریعۃ دائما و یستحسنہ لنفاستہ - اس عبارت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ راغب اصبہانی امام غزالی کے ہمعصر یا اُنسے مقدم ہین تیسری جگہ (مفردات الفاظ القرآن) کے موقع پہ تحریر کرتے ہین - کان فی اوائل المائۃ الخامسۃ اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع مین محاضرات الادبار کے تحت مین لکھا ہے - للراغب الاصفہانی المتوفی سنہ ۵۰۲ھ مطابق ۱۱۰۸م فہرست خدیویہ مصریہ مین راغب اصفہانی کی نسبت بتبعیت کشف الظنون تحریر ہے کان فی اوائل المائۃ الخامسۃ من الہجرۃ - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متقدمین کو بھی ٹھیک طور پر علامہ راغب اصفہانی کا ترجمہ اور سال وفات معلوم نہین ہوا -

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ٦ فہرست اوّل فن اعراب القرآن

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣٠٩٥	١	التبیان فی اعراب القرآن الجزالاول والثانی مع کتاب اسئلۃ القرآن واجوبتہا	الامام الشہیر ابو البقا محب الدین عبداللہ بن الحسین العکبری المتوفی ٦١٦ھ		مطبوعہ مصر سنہ ١٣٢١ھ	١٦٨ ١٦١	

یہ کتاب علم اعراب القرآن مین ہے جسکو فرع علم تفسیر سے کہا گیا ہے۔ بعض اِس علم کو بھی علم نحو سے شمار کرتے ہین۔ اِس کتاب مین ابتدا قرآن شریف سے ختم تک وجوہ اعراب وتراکیب سے بحث کی ہے۔ اِس موضوع مین یہ کتاب نہایت مفید اور جید نافع ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہین۔ اِس جلد مین دونون حصے مجلد ہین۔ پہلا حصہ سورۂ فاتحہ سے سورۂ اعراف کے ختم تک۔ دوسرا حصہ سورۂ انفال سے آخر قرآن تک۔ ابتدا حصہ اول صفحہ ٢ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ الذی وفقنا لحفظ کتابہ خاتمہ صفحہ ١٦٨ اذا دخلنا فی الاصل آغاز حصہ دوم صفحہ ٢ سورۃ الانفال (عن الانفال) خاتمہ حصہ دوم صفحہ ١٦٠۔ وغفل عن ذکرہ الغافلون۔

(اِس کتاب کا ایک قلمی نسخہ اِسی فن کے نمبر ٢ پر بھی موجود ہے)

علامہ ابو البقاؔ اوائل ٥٣٨ھ بغداد مین پیدا ہوئے۔ بعض اسکے قائل ہین کہ (عکبر) مین انکا تولد ہوا عکبر بغداد سے دس فرسخ آگے ایک شہر کا نام ہے۔ کذا صرح بہ فی انساب السمعانی بڑی قابلیت اور اعلیٰ مرتبہ کے شخص۔ دینداری۔ حسن اخلاق۔ تواضع۔ اور دیگر اوصاف حسنہ مین کامل الوصف تھے علوم قرآن۔ فقہ۔ لغت۔ نحو۔ عروض۔ فرائض۔ حساب وغیرہ کے امام فن۔ اور زمرۂ علماء متقدمین مین شمار کئے گئے ہین۔ علم قرأت مین ابن عساکر البطائحی۔ عربیت مین یحیی بن نجاح۔ فقہ مین قاضی ابی یعلے سماعت حدیث مین ابی فتح اور ابی زرعۃ المقدسی۔ اِنکے اساتذہ مین ہین۔ بچپن مین آنکھین جاتی رہین اسیوجہ سے (ضریر) کہے جاتے ہین۔ مذہباً حنبلی تھے۔ اِنکے چند مصنفات کے اسمأ یہ ہین۔

اعراب القرآن فی مجلدین۔ اعراب الحدیث۔ اعراب الشواذ۔ التفسیر۔ التعلیق فی الخلاف المقلع فی الجمل

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		التامحض ۔ التبلغہ ۔ التلخیص ۔ شرح الفصیح ۔ شرح الحماسہ ۔ شرح المقامات ۔ شرح خطب ابن نباتہ ۔ شرح الایضاح والتکملہ ۔ شرح اللمعہ ۔ لباب الکتاب ۔ شرح ابیات الکتاب ۔ ایضاح المفصل ۔ ترتیب اصلاح المنطق علی حروف المعجم ۔ الاستیعاب فی الحساب ۔ ۸ ربیع الآخر شب یکشنبہ سنہ ۶۱۶ھ بغداد مین وفات پائی ۔ امام احمد رحمۃ اللہ کے مقبرہ مین مدفون ہو ۔ (شذرات الذہب ۔ بغیۃ الوعاۃ)					
۳۲۷۵	۸	الاشارۃ الی الایجاز فی بعض انواع المجاز ۔	سلطان العلماء شیخ الاسلام ابی محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام الشافعی الدمشقی ثم المصری المتوفی سنہ ۶۶۰ھ	•	مطبوعہ قاہرہ سنہ ۱۳۱۳ھ عثمان حلمی	۲۲۳	
		یہ کتاب معرفت حقیقۃ ومجاز قرآن مین ہے ۔ پورے قرآن شریف مین جن جن مقامات پر جس جس قسم کا مجاز یا حذف وغیرہ واقع ہو اسکی تصریح کی ہو ۔ اور ظاہر کیا ہو کہ ان مقامات پر مجاز حقیقۃ سے ابلغ ۔ اور اختصار وحذف ۔ تطویل وبیان سے افصح ہو ۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲ بعد سطر الساقی الحمد للہ الذی بعث نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجوامع الکلم خاتمہ صفحہ ۲۲۳ سعید بن المسیب ثمان سنین حضرت مؤلف رحمہ اللہ وحید عصر فرید دہر شیخ الشافعیہ ۔ قدوۃ الصوفیہ ہین ۔ انکا فضل وکمال ۔ تبحر علمی اقران وامثال سے بہت زیادہ ہے ۔ علاوہ فضیلت علمی کے امر بالمعروف ونہی عن المنکر مین نہایت سرگرم ۔ اظہار امر حق مین بڑے بیباک ۔ ورع وتقوے مین یگانۂ زمانہ ۔ شجاعت وقوت قلبی مین جید قوی ۔ خوارق وکرامات مین مشہور ۔ سنہ ۵۷۷ یا ۵۷۸ھ مین انکا تولد ہوا ۔ علم فقہ مین شیخ فخر الدین بن عساکر ۔ اصول مین علامہ آمدی ۔ سماعت حدیث مین حافظ ابی محمد القاسم وغیرہ سے تلمذ ہو ۔ جملہ فنون مین اس درجہ ترقی کی کہ مرتبۂ اجتہادی حاصل ہوا ۔ تدریس وتعلیم کا کام اس مستعدی سے کیا کہ اقطار وامصار سے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

جوق جوق طلبا آتے اور اُنکے فیض تعلیم سے کامیاب ہوتے۔ بڑے بڑے نامور فضلا اسکے تلامذہ مین ہین دمشق مین مدت تک عہدۂ قضا پر مامور رہے۔ یہانکے قیام کے زمانہ مین ہرممکن کوشش سے بدعات خلاف شرع اُمور کے مانع رہے سنہ ۷۳۹ھ تک دمشق مین قیام رہا اسکے بعد کچھ ایسے امورات پیش آئے جنکی وجہ سے مصر کی بود و باش اختیار کی۔ انکے مصنفات مین یہ کتابین معدود ہین۔ تفسیر مختصر القواعد الکبریٰ والصغریٰ۔ شجرۃ المعارف۔ مجاز القرآن۔ شرح الاسماء الحسنیٰ۔ مختصر النہایہ۔ الجمع بین الحاوی والنہایۃ۔ الفتاوی الموصلیہ۔ ماہ جمادی الاول سنہ ۷۶۰ھ مصر مین وفات پائی۔ عام و خاص یہانتک کہ سلطان وقت نے بھی انکے جنازہ کی شرکت کی۔ باب القرافۃ مین مدفون ہوئے۔
(طبقات الکبریٰ للسبکی۔ الکواکب الدریہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۰۸	۹	مراۃ القرآن	مولنا قطب الدین بن شاہ محمود بخش قریشی صدیقی امروہوی	سنہ ۱۲۹۳ھ	مطبوعہ امروہہ سنہ ۱۲۹۶ھ	۱۶۹	

اِس کتاب مین صرف سورۂ فاتحہ اور آخر پارہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ تراکیب کا حل بقواعد عربیت۔ وجوہ اعراب کی تفصیل لغات غریبہ او غیر مانوس کے معانی کا بیان۔ قرٔت سبعہ مشہورہ کی توجیہہ وغیرہ۔ شروع کتاب صفحہ ۲ الحمد للّٰہ المنزہ بذاتہ عن التركيب والاشارۃ الاوہام۔ ختم کتاب صفحہ ۱۶۹ بلقائك يا رب العالمين ۔

حضرت مؤلف آخر تیرہوین صدی کے فضلا مین ہین۔ امروہے کے رہنے والے۔ حدیث مین آپکو شاہ عبدالحق صاحب کانپوری سے سند حاصل ہے تفصیلی ترجمہ آپکا غالبًا کسی نے نہین لکھا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۷۲۸	۱۰	المعجز	لم تحقیق اسم المؤلف		قلمی سنہ ۱۱۷۱ھ	۴۷۶	

تقطیع کتابت ۴½ × ۸ انچہ۔ سطر ۲۵۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ محمود بن محمد

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بن ابراہیم القرشی نے شہر جرجانیہ خوارزم میں حضرت علاء الدین کے روضۂ مبارک میں نصف ماہ جمادی الآخر سنہ مذکورۃ الصدر میں کتابت سے فراغت پائی ہے۔

کتاب کے اوراق بوجہ قدامت کتابت نہایت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہیں جا بجا پیوندکاری اور رقعہ دوزی ہے بہت سی جگہ آب رسیدگی کا بھی اثر ہے۔ بعض اوراق کی عبارت بھی مسخ ہوگئی ہے۔ کتاب ابتدا سے ناقص ہے غالبًا ایک یا دو ورق گئے ہوئے ہیں ھدی للمتقین کے بیان سے ہے۔ سولہ ورق کے بعد دو ورق جو بادامی کاغذ کے ہیں سادہ ہیں۔ کتاب کے پہلے صفحہ پر چھوٹی بڑی چند مہرین بھی چسپان ہیں۔

اِس کتاب مین اعراب قرآن کی عمدہ عنوان سے تحقیق کی گئی ہے۔ اِس فن مین بلکہ فن تفسیر مین متعدد فہرستین لندن۔ جرمن۔ فرانس۔ کتب خانۂ خدیویہ مصر۔ پٹنہ۔ حیدرآباد وغیرہ دیکھی گئین۔ اِس نام کی کتاب کا پتا نہین چلا۔ اِسی کتب خانہ مین ایک قلمی نسخہ مشکلات التفاسیر کے نام سے ہے جو علامہ قطب الدین محمود شیرازی متوفی سنہ ۷۱۰ھ کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب معجز بالکل اُسکے ہمرنگ ہے۔ طرز بیان۔ تحقیق مقام معانی کلمات کا بعینہ وہی انداز ہے۔ مگر عبارت اور طریقۂ تحریر مین فرق ہے۔ ایک عجیب بات یہ بھی ہے کہ یہ دونون کتابین ایک ہی سنہ کی لکھی ہوئی ہین۔ مشکلات التفاسیر کے ختم پر یہ عبارت لکھی ہے۔

وکان الفراغ من نساختہ یوم السبت للعاشر من ذی القعدہ سنۃ سبع عشرۃ وسبعمأتہ

کتاب المعجز کے خاتمہ پر یون تحریر ہے فرغ من تنمیق ھذا الکتاب الی قول لیوم الثلثاء وقت العصر فی المنتصف من شھر جمادی الاولی سنۃ السبع عشرۃ وسبعمأتہ کچھ بعید نہین کہ یہ دونون کتابین ایک ہی مصنف کی تصنیف ہون۔ نظرثانی مین اصل مسودہ مین تغیر وتبدل واقع ہوا ہو۔ اور پہلا مسودہ بعض شاگردون کے پاس دوسرا بعض دوسرون کے پاس رہا ہو۔ اِسوجہ سے دو کتابین علحدہ علحدہ ہوگئی ہون۔ والغیب عند اللہ۔ اِس کتاب کے اول مین دو جزو کا ایک رسالہ اور بھی ہے جسکا نام غالبًا مفتحہ الطرائق والابواب ہے اِس لئے کہ خطبہ مین اس عبارت لکھنے کے بعد یون

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

سکھے ہیں و ھذہ الاخیرۃ لقب الکتاب ومن السماء تنزل الالقاب۔ اِس رسالہ میں
بھی بسم اللہ اور سورہ فاتحہ کے متعلق تحقیق کی گئی ہو۔ شاید کتاب المعجز کو سورۂ بقرہ سے شروع کیا ہو۔
اور سورۂ فاتحہ کے متعلق علیحدہ بیان ہو۔ ابتداء عبارت کتاب المعجز ورق ۱۹ صفحہ ۱ واما الادغام
فی قوله ھدی فروی عن ابی عمرو انه کان یشم ویدغم ولیس ذلك بمجال۔ ورق ۳۰ صفحہ ۲
وقوله لا یقبل ولا یوخذ فی موضع نصب لانه معطوف علے الاجزی۔ ورق ۱۷۸ صفحہ ۱۔ قوله
فی جزوع النخل اراد به علے جذوع النخل قال الشیخ ابو الفتح انما اقیمت مقام علی۔
خاتمہ کتاب ورق ۲۰۶ صفحہ ۱ فیه لکثرۃ الاستعمال کان الھمزۃ لم یکن فی اولھا واللہ
اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب۔ اِسکے بعد مولف کی وہ عبارت نقل کی گئی ہو جو آخر کتاب
مولف نے لکھی ہے جسکی سرخی یہ ہے حکایة فصل کتبه المصنف فی آخر الکتاب۔
آغاز عبارت رسالہ ورق اول صفحہ ۲ اللہ احمد فھو الحقیق بالمحامد حمدا یفوق حمد کل حامد
عبارت خاتمہ ورق ۱۶ صفحہ ۲ سبحانه ولی الارشاد ومرشد کل رشید شاد وھو
حسبنا ونعم الوکیل۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام مصنف	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

۱۰۵

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۶ فہرست اول فن غریب القرآن

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۸۹	۷	المفردات فی غریب القرآن	الشیخ ابوالقاسم حسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی المتوفی سنہ ۵۰۲ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۴ھ	۵۷۸	

یہ کتاب لغات قرآن میں ہے - پورے قرآن شریف کے الفاظ مفردہ عربیہ خالصہ اور عربیہ غریبہ کو حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ جمع کرکے اُنکے معانی تفصیل وشرح کے ساتھ بیان کئے ہین کشف الظنون مین اس کتاب کا نام (مفردات الفاظ القرآن) لکھا ہے - یہی صحیح بھی معلوم ہوتا ہے - ابتدا کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین - وصلوتہ علی نبیہ محمد وآلہ اجمعین خاتمہ صفحہ ۵۷۶ من عون اللہ وتوفیقہ - اس کتاب کے دو نسخے قلمی نمبر ۵ و نمبر ۶ پر اور بھی موجود ہین - امام راغبؒ کی نسبت فن اصول تفسیر مین نمبر ۵ کے تحت مین تفصیل ہو چکی -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۲ فہرست اول فن استخراج آیات القرآن

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۲۴۱	۸	دلیل الحیران فی الکشف عن آی القرآن	الحاج صالح ناظم		مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۳۵۱	

مصنفین کتب دینیہ کو استشہاد وغیرہ کی غرض سے آیات قرآنیہ لکھنے کی مصنفات مین ضرورت پڑا کرتی ہو اور ہر ذی علم کا حافظ قرآن ہونا بھی متعذر ہے۔ اس لئے علمائے نے آسانی کے لحاظ سے استخراج آیات مین بھی کتابین لکھی ہین۔ یہ کتاب بھی اِسی موضوع مین تالیف ہوئی ہے۔ اِس مین طریقہ بیان یہ رکھا گیا ہے کہ آیات کو حروف تہجی کی ترکیب کے ساتھ لکھکر آیات کے داہنی جانب سورۃ مستخرج منہا کا نام۔ بائین طرف شمار کا ہندسہ بنا دیا ہے جس سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اِس سورۃ مین یہ آیت اسقدر آیات کے بعد ہے۔ مؤلف نے ۱۲۳۶ھ مین اِس کتاب کو (ترتیب زیبا) کے نام کے ساتھ موسوم کیا۔ اور قسطنطنیہ مین ۱۲۸۴ھ مین اِسی نام سے طبع ہوئی۔ مصر مین ابراہیم رفری نے دلیل الحیران فی الکشف عن آی القرآن۔ عربی نام سے حلیہ طبع سے آراستہ کیا۔ ترتیب زیبا اِس فن مین نمبر ۱ پر موجود ہے۔ آغاز صفحہ ۳ فصل فی الآیات المعرفة باللام۔ ختم صفحہ ۳۵۰۔ یوسف ایقا الصدیق —

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۶۷	۹	دلیل الحیران فی الکشف عن آی القرآن	ایضاً		ایضاً	۳۵۱	

یہ دوسرا نسخہ ہے۔ باقی بشرح سابق (حضرت مؤلف زمانہ حال کے فضلا مین ہین)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد اوراق	کیفیت
۱۰۶۷	۴۳۵	اربعین النووی مجموعہ	امام محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف المشہور بالنووی المتوفی سنہ ۶۷۶ھ		قلمی	۲۲۰	

تقطیع کتابت ۶½ × ۴½ - ۳ انچ - سطور مختلفہ خط عرب مختلف القلم کاغذ عرب - کتابت سرخ و سیاہی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - کرم کا اثر محسوس نہیں ہوتا کسیقدر پیوند کاری ہے -

دس نمبر مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے - نمبر اول پہلی کتاب اربعین النووی ہے - جو صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۱ پر ختم ہوئی ہے - اربعینات فی الحدیث میں بموجب اس حدیث کے من حفظ عن امتی اربعین حدیثا فی امر دینها بعثه الله تعالے یوم القیمة فی زمرة الفقهاء والعلماء کثرت سے تصانیف ہیں - ہر چند کہ حفاظ اور ناقدین اس حدیث کو باوجود کثرت طرق کے ضعیف بیان کرتے ہیں - مگر علما نے باوصف ضعیف ہونے کے فضائل اعمال میں حدیث مذکور کو جواز العمل قرار دیا ہے - اسیوجہ سے و حسا موضوع میں کثرت سے تصانیف ہوئے - اور ہر تصنیف میں ایک خاص غرض کا لحاظ رکھا گیا - بعض نے احادیث توحید و اثبات صفات کو جمع کیا - بعض نے احادیث احکام پر اقتصار کیا - بعض نے عبادات کے متعلق احادیث جمع کیں - بعض نے احادیث مواعظ کو اختیار کیا - علے ہذا القیاس - علامہ نووی نے اس اربعین میں تمام امورات مذکورہ بالا کو جمع کر دیا ہے - اور اسمیں احادیث صحیحہ جو بیشتر صحیحین سے ماخوذ ہیں لکھی ہیں بجائے چالیس کے بیالیس حدیثیں اس اربعین میں ہیں - عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لله رب العالمین قیوم السموات والارضین - خاتمہ صفحہ ۵۱ وصلے الله علی سیدنا محمد و صحبه - اس کتاب کے متعدد نسخے قلمی اس کتاب خانہ میں اور بھی ہیں -

امام نووی لقب انکا محی الدین اور کنیت ابو زکریا اور نام یحیی بن شرف ہے - حزام کی طرف انکی نسبت کیجاتی ہے جو انکے اجداد سے ہے - عشرۂ اول محرم سنہ ۶۳۱ھ نوی میں جو اعمال دمشق سے ہے - پیدا ہوئے -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		قرآن شریف اپنے ہی شہر مین پڑہا۔ جب نو برس کے ہو گئے دمشق مین آ کر کتاب تنبیہ۔ جو شافعی مذہب کی ہے ساڑہے چار مہینے مین یاد کر لی۔ اسکے بعد بیس برس تک علوم دینیہ کے پڑہنے مین شب و روز مشغول رہے۔ اکثر مشائخ سے علوم حاصل کئے۔ زیادہ تر شیخ کمال الدین مغربی سے استفادہ کیا۔ مذہب شافعی کے اگرچہ بہت بڑے متبع اور مرتب ہین لیکن کبھی تعصب کو دخل نہین دیا۔ ہمیشہ انصاف اور حق کو پیش نظر رکھا بڑے زاہد۔ صابر۔ عابد۔ شب بیدار تھے۔ دن رات مین صرف ایک مرتبہ عشا کے بعد کھانا کھاتے۔ اور ایک ہی بار سحر کے وقت پانی پیتے۔ بادشاہون اور اُمرا کو بیخوف وخطر امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرماتے۔ نکاح نہین کیا۔ دو حج ادا کئے۔ تصنیفات اِنکے بہت زیادہ ہین۔ چہار شنبہ کی شب چودہ رجب ۷۷۴ھ کو اپنے شہر مین وفات پائی اور وہین مدفون ہوے۔ (شذرات الذہب)					
		الاجوبۃ عن الاسئلۃ	حافظ ابی الفضل شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ				
		دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳ پر ختم ہوا ہے۔ تقریباً چار ورق کی تحریر ہے۔ اسمین چند اُمورات متعلق عالم برزخ استفسار کئے گئے ہین۔ جنکا شافی جواب احادیث سے ابن حجر نے لکھا ہے آغاز صفحہ ۱۸ صورۃ فتوے سئل عنہا سیدنا و مولانا خاتمہ صفحہ ۲۳ بمنہ وکرمہ آمین ابن حجر ۷۷۳ھ مین پیدا ہوے۔ طلب علم کی غرض سے بہت سی جگہ کا سفر کیا۔ پہلے علم ادب مین بڑی قدرت پیدا کی۔ شعر گوئی مین اعلےٰ درجہ کے ناظم ہوے۔ پھر جمیع فنون مین بالخصوص علم حدیث مین ایسا کمال حاصل کیا کہ اپنے زمانہ مین یکتا شمار کئے جاتے تھے۔ تصنیفات انکے کثیر اور مقبول ہین منجملہ اُنکے چند کتابین سیوطی نے لکھی ہین فتح الباری شرح بخاری۔ تعلیق التعلیق۔ تہذیب التہذیب۔ تقریب التہذیب۔ لسان المیزان الاصابہ فی الصحابہ۔ الایضاح بنکت ابن الصلاح۔ رجال الاربعہ۔ النخبۃ۔ شرح النخبہ۔ الالقاب۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تبصیر المنبہ بتحریر المشتبہ۔ تقریب المنہج بترتیب المدرج - ماہ ذی حجہ سنہ ۸۵۲ھ میں قاہرہ مصر میں وفات پائی۔ سیوطی لکھتے ہیں کہ شہاب منصور شاعر نے مجھسے بیان کیا کہ میں ابن حجر کے جنازہ میں حاضر ہوا اُسوقت اِنکے جنازہ پر مینہ برسا۔ حالانکہ وہ زمانہ بارش کا نہ تھا۔ یہ حالت دیکھکر مینے اُسیوقت یہ اشعار کہے ؎ قد بکت السحب علی ؞ قاضی القضاۃ بالمطر ؞ وانھدم الرکن الذی ؞ کان مشیداً من حجر۔ (حسن المحاضرہ فی اخبار المصر والقاہرہ)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الاجوبۃ المفیدہ علی الاسئلۃ العدیدۃ</td><td>شیخ نجم الدین بن احمد الغیطی الشافعی من اعیان القرن العاشر</td><td>سنہ ۹۷۴ھ</td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۴ سے شروع ہوکر صفحہ ۳۶ پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ بھی رسالہ سابق کے ہمرنگ ہے۔ میت کے متعلق چند امورات مستفسرہ کے جوابات تحریر کئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۴۔ الحمد للہ وکفی ختم صفحہ ۳۶۔ وکتبہ العبد المحتاج لعنایۃ المولی المعطی الی قول من شہور سنہ ۹۷۴ھ یہ رسالہ سنہ ۹۷۴ھ میں مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ غالباً تالیف وتحریر کا زمانہ ایکساہی ہے۔ (حضرت مؤلف دسوین صدی کے فضلا میں ہیں۔ اِنکا تفصیلی حال دریافت نہیں ہوا)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر</td><td>حافظ ابی الفضل شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۲۲۳ھ</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۳۹ سے شروع ہوکر صفحہ ۴۰ کے اوّل حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اصول حدیث کی کتاب ہے فنِ اصول حدیث میں لکھی گئی۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تذکرہ فی علوم الحدیث</td><td>سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن محمد الانصاری الشافعی الاندلسی ثم المصری المتوفی سنہ ۸۰۴ھ</td><td></td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۳۴۳ھ</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۸ کے آخری حصہ سے صفحہ ۵۲ کے تقریباً نصف اول تک یہ کتاب بھی اصولِ حدیث میں ہے۔ فنِ اصولِ حدیث میں رکھی گئی۔					
		اربعین۔ لملا علی قاری	ملا علی بن سلطان محمد القاری المتوفی ۱۰۱۴ھ		قلمی		
		چھٹا نمبر ہے۔ صفحہ ۵۲ سے صفحہ ۶۰ تک اس کتاب میں چالیس احادیث قلیلة اللفظ کثیرة المعنی جمع کی ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم مفتاح کل کتاب کریم۔ خاتمہ صفحہ ۶۰ والحمد للہ رب العالمین۔ (ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۱۰۲ پر تحریر ہو چکا)					
		شرح اربعین النووی	الفقیہ العلامہ عبد الہادی بن عبد اللہ بن احمد الشیرازی		قلمی سنہ ۱۱۹۹ھ		
		ساتواں نمبر ہے۔ صفحہ ۶۴ سے صفحہ ۱۰۸ تک اربعین نووی کی مختصر شرح ہے۔ فاضل شارح نے متن کی ضروری قدر تفصیل کی ہے۔ آغاز صفحہ ۶۴ - الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۸ نہار الخمیس سادس وعشرین شہر شوال سنہ ۱۱۹۹ھ اس کتاب میں متن کو سرخی سے شرح کو سیاہی سے لکھا ہے۔ کتاب اکثر جگہ محشی ہے۔ بعض جگہ حاشیہ کٹ بھی گیا ہے۔ (شارح رحمہ اللہ کی تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی)					
		مختصر مختصر المقاصد الحسنة فی الاحادیث المشتهرة علی الالسنة	الفاضل ابی عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن محمد بن علوان الازہری الزرقانی المالکی المتوفی ۱۱۲۲	سنہ ۱۱۱۲ھ	قلمی		
		آٹھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۴۸ پر ختم ہوا ہے۔ کتاب المقاصد الحسنة مصنفہ علامہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		سخاوی متوفی سنہ ۹۰۲ھ فن حدیث کی مشہور کتاب ہی۔ سخاوی نے اس کتاب مین بڑا کام یہ کیا ہی کہ جو احادیث غیر صحیحہ صحیحہ کیساتہ مخلوط ہوکر درجہ صحیح مین متعارف و متداول ہو چکی تہین اور انکی نسبت شارع علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف کیجاتی تہی انکو متمیز کیا ہے۔ اور ان تمام احادیث کی ترتیب بیان اوائل حروف حدیث پر رکہکر احادیث صادقہ کو کاذبہ سے علیحدہ کر دکہایا ہے۔ اس کتاب کے طویل ہو جانیکی وجہ سے دوسرے علماء نے اصل کتاب کا اختصار کیا۔ علامہ زرقانی نے بہی پہلے اس کتاب کو اصلی ترتیب پر مختصر کیا تہا۔ مگر وہ مختصر بہی انکی نظر مین مطول معلوم ہوا۔ اس وجہ سے بہتر سمجہا کہ مختصر المختصر کیا جاوے۔ اس بنا پر یہ کتاب تالیف کی۔ اس مختصر المختصر مین صرف الفاظ حدیث لکہکر آخر مین صحیح یا حسن یا ضعیف موافق انداز سخاوی لکہدیا ہے۔ علامت حدیث کے واسطے لفظ ح کو سرخی سے تحریر کیا ہی۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۱۱۰ الحمد للہ الذی نصر حفاظ سنۃ نبیہ الخ خاتمہ صفحہ ۱۴۸ واللہ سبحانہ وتعالے اعلم الی قول۔ والحمد للہ وحدہ۔ مؤلف علیہ الرحمہ بہت بڑے فقیہ اور محدث مذہبا مالکی ہین سنہ ۱۰۵۵ھ مین مصر مین انکا تولد ہوا۔ موطاء امام مالک رحمہ اللہ کی مبسوط شرح لکہی ہی۔ جو چار جلدون مین سنہ ۱۲۸۰ھ مین مصر مین طبع ہوئی ہے۔ مواہب کی شرح بہی انکی مشہور تالیف ہی۔ انکے علاوہ اور بہی انکے مولفات ہین۔ اپنے والد سے اور نور علی شبراملسی اور شیخ محمد بابلی اور شیخ محمد عجلونی دمشقی اور عبد اللہ شبراوی سے علم حاصل کیا گیارہ سو بائیس ۱۱۲۲ مین انکی وفات ہوئی۔ (سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر وغیر ذلک)					
		ترجمہ مسلم بن الحجاج	لم اقف علی اسم المؤلف				
		نوان نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۰ سے صفحہ ۱۵۵ کے ختم تک۔ یہ رسالہ فن اسماء الرجال مین بعد نمبر ۱۱ لکہا گیا					
		الروض الندی	المحدث القاضی العلامۃ عز الاسلام محمد بن احمد مشحم		قلمی سنہ ۱۱۸۲ھ		

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">دسوان نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۸ سے صفحہ ۲۱۹ تک اِس کتاب مین اُس حدیث مسلسل کی شرح ہی جو حضرت امام شہید زید بن علی رضی اللہ عنہا کی روایت سے درود اللّٰھم صلّ اور اللّٰھم بارک کے باب مین مروی ہے۔ پوری کتاب دو قسمون پر منقسم ہے۔ پہلی قسم مین اس حدیث کے طرق و حفاظ کا ذکر ہے۔ دوسری قسم مین اس درود کے الفاظ کی تشریح ہی۔ آغاز صفحہ ۱۵۸ الحمد للّٰہ الذی فتح لنا باب النظر والاعتبار خاتمہ صفحہ ۲۱۹ ورد المنع منہا الی قولہ غفر اللہ لہ۔ اس کتاب کے آخر مین کاتب نے اپنا نام عبد اللہ الترمذی الکوکبائی لکھا ہی۔ اس مجموعہ کا یہ آخری نمبر ہے۔ اِسکی تمامی کے بعد دو ورق اور ہین جن پر کسی شخص نے صحیح بخاری کی اپنی اسناد بدخط مین لکھی ہی۔ مؤلف نے کتاب مین اپنا نام نہین لکھا۔ ابتدائی صفحہ مین کاتب نے نام کتاب کے تحت مین (محمد بن احمد شمم) تحریر کیا ہی۔ یہ تحقیق نہین ہوئی کہ یہ کون شخص ہین۔</td></tr>
<tr><td>۱۰۶۵</td><td>۴۳۶</td><td>الہیئۃ السنیۃ فی الہیئۃ السنیہ مع الاربعینات فی الحدیث</td><td>ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۴۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۷ × ۴½ انچ ۔ سطر ۲۵ ۔ خط و کاغذ عرب ۔ کتابت سرخی و سیاہی سے ۔ کاتب نے اپنا نام نہین لکھا ۔ کتاب پیوندکاری اور کرم خوردگی سے سالم ہے ۔ یہ کتاب علم ہیئت کے اندازپر جو امور علم ہیئت کے مبحوث عنہا ہین اُنکی تحقیق شرعی طور پر کی گئی ہی ۔ مثلاً آسمان ۔ عرش و کرسی لوح و قلم شمس و قمر و نجوم لیل و نہار ۔ رعد و برق و صواعق ۔ زلزلہ ۔ جبال ۔ بحار وغیرہ کی حقیقت جسطرح آثار و اخبار سے ثابت ہوئی ہی ۔ اُسکا اظہار کیا گیا ہی ۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی علمنا ما لم نکن نعلم خاتمہ صفحہ ۴۴ والحمد للہ رب العالمین ۔
(مصنف رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر لکھا)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاربعین فی فضائل قل ہو اللہ احد	السید یوسف الارمیونی		قلمی		

کتاب مسطورہ بالا کے ہمراہ مجلد ہی۔ جو احادیث سورہ قل ہو اللہ کی فضیلت مین وارد ہوئی ہین۔ انکو جمع کیا ہی۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم۔ قال شیخ مشائخنا السید یوسف الارمیونی ہذہ اربعون حدیثا تتعلق بسورۃ الاخلاص جمعتہا من عدۃ کتب خصوصا من کتابی شیخنا الامام ابی الفضل جلال الدین عبد الرحمن السیوطی رحمہ اللہ وھو التفسیر المأثور۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۳ وملاك ذلك كله التقوى۔ (مصنف کتاب کی تفصیلی تحقیق نہین ہوئی)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اربعین فی اصطناع المسلمین	زکی الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ المنذری۔ المتوفی ۶۵۶ھ				

یہ کتاب بھی مجلد بالا کے ہمراہ ہے۔ اس اربعین مین وہ احادیث جمع کی ہین جو خلق اللہ کی امداد کے باب مین آئی ہین۔ ابتدا صفحہ ۴۴۔ قال الشیخ الامام العالم الخ خاتمہ صفحہ ۴۸ یفسد العمل۔ منذری علیہ الرحمہ غرہ شعبان ۵۸۱ھ مین مصر مین پیدا ہوئے۔ مکہ معظمہ۔ دمشق۔ حران۔ اسکندریہ وغیرہ مین سماع حدیث کیا ہے۔ محدثین مین حافظ حدیث مانے گئے ہین۔ اس فن شریف مین انکا تبحر بہت بڑھا ہوا ہی۔ غرائب ومشکلات حدیث کے جاننے مین کامل تھے۔ رجال حدیث کے حالات پیدایش وفات۔ جرح۔ تعدیل سے پوری واقفیت رکھے۔ فقہ۔ علم عربیت۔ علم قرأت وغیرہ مین بے نظیر سمجھے جاتے ہین۔ دیندار اور متورع شخص تھے۔ شیخ تقی الدین بن دقیق العید انکے حق مین فرماتے ہین کان ادین منی وانا اعلم منہ۔ کتاب الترغیب والترہیب جو مبسوط ومشہور

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب ہے۔ اور معجم کبیر۔ مختصر مسلم۔ مختصر ابو داؤد کے علاوہ اِنکے اور بھی مصنفات کثیرہ ہین۔ چوتھی ذیقعدہ شنبہ کے روز چھ سو چھپن ۶۵۶ مین وفات پائی۔ (حسن المحاضرہ۔ شذرات الذہب)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>اربعون حدیثا</td><td>ابراہیم بن عمر العلوی</td><td></td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ اربعین بھی مجلد بالا مین ہے۔ قلیل اللفظ کثیر المعنی مختلف المضامین احادیث جمع کی ہین۔ ابتدا صفحہ ۳۸ هذا اجزاء فیه اربعون حدیثا روایة ذریة سید المرسلین عن جدهم خاتمہ صفحہ ۳۹ وآله وصحبه وسلم۔ (مؤلف کے حالات معلوم نہین ہوے)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>اربعون حدیثا</td><td>محمد بن احمد الخصامی</td><td>۲۴ شوال سنہ ۷۱۲ھ</td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ اربعین بھی مجلد بالا کے آخر مین ہے۔ مدینۂ منورہ کے فضائل مین جو احادیث وارد ہین اِس اربعین مین جمع کی ہین۔ ابتدا صفحہ ۴۰ الحمد لله وکفی والصلوة والسلام... وبعد فهذه احادیث فی فضائل المدینة الشریفة خاتمہ کتاب صفحہ ۴۴ قال محمد بن احمد الخصامی قدمن الله تعالی علینا الجمع هذه الاحادیث فتمت فی الرابع وعشرین من شوال سنه سبعه ومائة والف الی قوله۔ والحمد لله رب العالمین۔ (حضرت مؤلف بارھوین صدی کے علما مین ہین تفصیلی حال انکا دریافت نہین ہوا)</td></tr>
<tr><td>۱۰۶۵</td><td>۴۳۷</td><td>نفحات السلوان</td><td>ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۱۷۹ھ</td><td>۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ½۶ × ۴۔ انچ۔ سطر ۲۲۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب محمد۔ کرم خوردگی کا اثر بہت خفیف۔ پیوندکاری سے محفوظ۔ مختصر کتاب ہے۔ جن لوگون کو مرگ اولاد سے صدمہ پہنچتا ہے اُنکے تسلیہ اور علوے مراتب کے باب مین جو احادیث وارد ہین اُنکو جمع کیا ہے۔ ابتدائے کتاب صفحہ ۲ لك الحمد یا من له البقاء السرمد۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۴</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ے وکنت علیہ احذر الموت وحدہ ÷ فلم یبق لی شی علیہ احاذر۔ کاتب نے اپنا نام اسطرح لکھا ہے العبد الفقیر الحقیر محمد بن عبداللہ غلام النقری یوم الاربعا شہر المحرم الحرام ۸۶۸ھ من ھجرۃ صلے اللہ علیہ وسلم۔ (سیوطی رحمۃ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۰۵ پر تحریر ہوچکا)					
۱۰۶۵	۴۳۸	جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایۃ المشہور بمختصر ابن ابی جمرہ	ابو محمد عبداللہ بن سعد بن ابی جمرۃ الازدی المغربی المالکی المتوفی سنہ ۶۹۵ھ		قلمی سنہ ۱۲۶۲ھ	۴۸	
		تقطیع کتابت ۷ × ۴½ انچ۔ سطر ۲۵ - ۲۷۔ خط حجازی بدخط۔ کاتب کا نام تحریر نہین۔ بعض اوراق کا نیچے کا کنارہ کسیقدر جل گیا ہے۔ اسمین پیوند اور کسیقدر دیمک کا اثر ہے۔ اس کتاب مین دوسو بانوے ۲۹۲ احادیث صحیح بخاری کا اختصار ہے جنمین صرف راوی کا نام ذکر کرکے اسانید کو حذف کردیا ہے۔ کاتب نے ہر حدیث کے آغاز پر تعداد ہندسہ لکھدی ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲ بعد سطر الحاقی الحمد للہ حق حمدہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد الخیرۃ ..... خاتمہ صفحہ ۴۸۔ عن ابن سعید الخدری۔ الی قول۔ من شہر رمضان المبارك۔ مؤلف نے اس کتاب کی ضخیم شرح بھی لکھی ہے۔ جسکا نام (بہجۃ النفوس) ہے جو اسی فن مین نمبر ۷۴ اور نمبر ۸۴ پر درج ہے۔ حضرت مؤلف کی وفات ذیقعدہ سنہ ۶۹۵ھ مصر مین ہوئی۔ (فہرست خدیو مصریہ) اس سے زیادہ ترجمہ کہین نظر نہین پڑا۔					
سر	۴۳۹	الفانید فی حلاوۃ الاسانید مع الرسائل الآخر	ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ		قلمی	۳۶	
		تقطیع کتابت ۸½ × ۵ ۳ انچ۔ سطر ۱۳۔ خط دکا خدعرب۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ کاتب کا					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نام تحریر نہیں کسیقدر آب رسیدہ نیل کے دہبے کہین کہین پڑے ہین۔ کرمخوردگی کا اثر خفیف۔ حاشیے کا غذ کا ہی بعض جگہ سطرون مین بیاض ہی۔ غالباً منقول عنہ مین نقصان ہوگا۔ اس رسالہ مین اُن احادیث کو لکھا ہی جو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے مالک بن انس سے روایت کی ہین۔ اسکے علاوہ کچہ اور بھی حدیثین زیادہ کی گئی ہین۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲ الحمد للّٰہ وکفی خاتمہ کتاب صفحہ ١٦ کذلک المامون والرشید والمهدی والمنصور ولابنه محمّد ولجدّه علے ولابیه عبد اللّٰہ بن عباس۔ (علامہ سیوطی کے متعلق نمبر ۴۳۷ پر تحریر ہوچکا)					
		رموز الحافظ الیونینی علی صحیح الامام البخاری	علامہ شرف الدین ابو الحسین علی بن محمّد بن احمد بن عبد اللّٰہ الیونینی الحنبلی	•	قلمی		
		یہ رسالہ مجلد بالا کے ہمراہ ہے۔ نمبر ١٨ سے شروع ہوکر نمبر ۲۸ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ صحیح بخاری کے رواۃ کو مؤلف نے جہان حروف مفردہ کے اشارہ سے لکھا ہے اُنکے اسما کی تصریح کی ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ١٨ تنبیه وارشاد روینا۔ خاتمہ صفحہ ۲۸ نقل من مقدمة شرح القسطلانی علے ید العبد الفقیر محمّد بن علی الجبیری الازهری الامام بجامع آقاس بجدة المعمورة وذلك فی شهر شوال ۱۲۴۸ھ —					
		رسالہ فی بعض فروع الیونینیہ	ایضاً				
		یہ رسالہ بھی مجلد بالا کے ساتھ ہے۔ بخاری کے حاشیہ پر جو رموز حفاظ اربعہ کے اتفاق یا انفراد کے لئے یونینی نے لکھے تھے انکا بیان ہو (حفاظ اربعہ یہ ہین، الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن عساکر الدمشقی۔ الحافظ ابو محمّد عبد اللہ الاصیلی۔ الحافظ ابو ذر عبد بن احمد الهروی۔ الحافظ ابی سعد عبد الکریم بن محمّد بن منصور السمعانی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابتدا صفحہ ۲۹ - یقول الفقیر الی رحمۃ علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الیونینی المکنی ابی الحسین ختم صفحہ ۳۳ وصحبہ وسلم -					
		الرسالۃ الآخر	علامہ شرف الدین ابو الحسین علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الیونینی				
		یہ رسالہ بھی بشرح سابق ہے - رسالہ ہذا اور رسالہ ماسبق مضموناً متحد ہیں - آغاز صفحہ ۳۳ اعلم ان ما وقع خاتمہ صفحہ ۴۳ حسن بن یوسف - (علامہ یونینی کا مفصل ترجمہ معلوم نہین ہوا)					
۱۰۶۹	۴۴۰	رسالہ فی مسائل العامہ والعذبہ مع الرسالۃ الثانیۃ	ملا علی بن السلطان محمد القاری الہروی الحنفی المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ		قلمی	۵۰	
		تقطیع کتابت ۶ × ۱/۲ ۲ - انچہ - سطر ۲۷ - خط معمولی نستعلیق عجمی - کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہین - کتاب کے حاشیہ پر پیوند ہین - کرمخوردگی سے محفوظ - عمامہ باندہنے کی فضیلت اور اسکی مقدار و کیفیت کی حالت اور شملہ چھوڑنے کے باب مین جو حدیثین آئی ہین اس رسالہ مین انکو جمع کیا ہے - ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ الذی خلق الخلق من الخاصۃ والعامۃ .... اما بعد فیقول .... علی بن سلطان محمد القاری خاتمہ صفحہ ۱۷ وحسن الظن بالثقات من مستحسن الصفات والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات -					
		رسالہ فی احادیث الموضوعۃ وغیر الصحیحۃ	ایضاً		قلمی		
		یہ رسالہ بھی مجلد ماسبق مین ہے - بہت سی حدیثین جو قبول عام کے شرف سے ممتاز ہین اور جنکو صحیح سمجھا جاتا ہے اس رسالہ مین انکی تنقید ہے - حروف ہجا کی ترتیب سے احادیث کو جمع کرکے بتایا گیا ہے - کہ یہ حدیث غیر صحیح یا موضوع یا بے اصل ہے - اور سنداً ان محدثین کے نام بھی لکھدیے ہین - جو ناقد حدیث ہین - حضرت مولف نے بڑا کام کیا ہے - جزاہ اللہ خیر الجزاء ابتدا صفحہ ۱۸ - الحمد للہ وکفی خاتمہ صفحہ ۵۰ فلیشم الورد - الحمد للہ رب العالمین - (ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۱۰۲ پر تحریر ہے)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١٠٦٩	٤٤١	تعلیق القلادہ فی عنق من اشتہر بالبلادہ	عبد الوہاب المعروف بعرب زادہ	سنہ ١٠٩٢ھ	قلمی	١٨	

تقطیع کتابت ½ ٦ × ½ ٣ - انچ - سطر ١٢ - خط نسخ معمولی بطرز عرب - کاغذ دیسی - کتابت صرف سیاہی سے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - قدرے پیوند کاری و کرم خوردگی خفیف - مختصر رسالہ ہے - عبداللہ واعظ جامع ابی فتح نے ایک رسالہ عمر کی عدم زیادتی و کمی میں تالیف کیا جسمیں نصوص و احادیث سے ظاہر کیا ہے کہ اجل مقدر میں تعجیل و تاخیر غیر ممکن ہے - مؤلف نے تردیداً یہ رسالہ لکھا - اس رسالہ میں اخبار و آثار سے ثبوت دیا ہے - کہ عمر کی زیادتی و کمی ممکن ہے - ابتداء صفحہ ٢ - الحمد للہ الذی حلینا بفضائل العلم والعقل - خاتمہ صفحہ ١٧ - وھذا من قبیل الاکتفاء فی تزییف کلامہ بالیسیر من الکثیر لان احاطۃ وجوہ تزییفہ عسیر کما لا یخفی علی البصیر - الی قولہ - اجمعین -

(مؤلف کتاب کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١٠٦٥	٤٤٢	الاحادیث القدسیہ (الاربعین)	شیخ المحققین احمد الخالدی النقشبندی المجددی بن سلیمان الکردی الشہرزوری المتوفی سنہ ١٢٤٢ھ		قلمی	١٦	

تقطیع کتابت ٧ × ½ ٤ - انچ - سطور ٢٥ - خط و کاغذ عرب - کتابت صرف سیاہی سے - کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں - کرم خوردگی اور پیوند کاری سے محفوظ - بہت سے علمائے اربعینات نبویہ کو جمع کرکے کتابیں تالیف کی ہیں - مؤلف نے اس کتاب میں اربعینات قدسیہ کو جمع کیا ہے اکتالیس احادیث قدسیہ اس کتاب میں لکھی ہیں - آغاز صفحہ ٢ - الحمد للہ الذی جعل کلامہ اصدق الکلام - خاتمہ صفحہ ١٦ وعلی آلہ وصحبہ وسلم -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مولانا خدا بخش اولیائے کبار خاندان مجددیہ سے ہین۔ علم ظاہرمین بھی ولایت کردستان مین دوسرا کوئی انکا ہم پایہ نہ تھا۔ علم حدیث کی بیسیوں کتابونکی سند حاصل کی تھی۔ عربی فارسی دونون زبانون مین اعلیٰ درجہ کی نظم کہتے۔ انکے پیرو مرشد انکو جامی وقت کہتے تھے۔ علمائے ہندوستان مین شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے معترف تھے۔ علم ظاہری کی تعلیم کے بعد شاہ غلام علی صاحب سجادہ نشین خانقاہ مظہری سے بیعت کی۔ اور اس خانقاہ کی آب کشی اپنے ذمہ لی۔ شاہ صاحب موصوف کے فیض صحبت سے بہت کچھ حاصل کرکے خرقۂ خلافت اور کلاہ اجازت سے ممتاز ہوئے۔ جب دہلی سے اپنے وطن پہنچے وہان بہت ریاضت کی۔ انکی خانقاہ مین ہمیشہ خلقت کا ہجوم رہتا۔ بہت سے خوارق وکرامات کا انسے ظہور ہوا روم۔ عراق۔ حجاز۔ عجم وغیرہ مین صدہا انکے خلفا ہوئے۔ امرا ورؤسا کی انکی نظر مین کوئی وقعت نہ تھی اہل دول کی طرف ملتفت نہ ہوتے۔ انکا سال وفات مختلف فیہ ہے صحیح قول یہ ہے کہ سنہ ۱۲۴۲ھ وطن مین انتقال فرمایا۔ (خزینۃ الاصفیا)
۴۴۷۵	۴۴۴	کشف الغمہ عن جمیع الامۃ (الجزء الاول)	علامہ شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی الشافعی المتوفی سنہ ۹۷۳ھ	سنہ ۹۳۶ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۸۱ھ	۴۰۵	

فن حدیث مین نادر کتاب ہے۔ جملہ عبادات ومعاملات کی احادیث کو بحذف اسانید ابواب کتب فقہ کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ اور ادلہ مذاہب اربعہ کو صریح سنت نبوی اور سنت خلفاء راشدین سے جمع کیے ہین۔ مذاہب اربعہ مین کوئی مذہب ایسا نہین نکلے گا جسکی دلیل اس کتاب مین موجود نہو۔ دو حصون پر پوری کتاب منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ خطبۂ کتاب سے ختم باب جامع لفضائل الذکر تک ابتدائے کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جعل الشریعۃ المطہرۃ خاتمہ صفحہ ۴۰۵۔ والحمد للہ رب العالمین واللہ اعلم۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۴۵/۱	۳۴۳۴	کشف الغمہ عن جمیع الامۃ (الجزء الثانی)	علامہ شیخ عبد الوہاب بن احمد الشعرانی الشافعی المتوفی سنہ ۹۷۳ھ	سنہ ۹۳۲ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۸۱ھ	۳۸۹	

دوسرا حصہ ہے۔ کتاب البیوع سے ختم کتاب تک ابتدا صفحہ ۲ کتاب البیع وفیہ بیان الامر بالکسب خاتمہ صفحہ ۳۸۷ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

مؤلف رحمہ اللہ سنہ ۸۹۸ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت محمد بن الحنفیہ کی اولاد میں ہیں۔ بڑے محدث فقیہ۔ اصولی۔ صوفی۔ عابد۔ زاہد مانے گئے ہیں۔ مذہباً شافعی تھے۔ لڑکپن ہی سے نجابت اور ولایت کے آثار انکے بُشرہ سے ظاہر ہوتے تھے۔ آٹھ یا نو سال کی عمر میں حفظ قرآن شریف سے فراغت پائی۔ سنہ ۹۱۱ھ میں مصر پہنچے۔ ابتداءً چند متون۔ منہاج۔ الفیہ۔ توضیح۔ تلخیص۔ شاطبیہ وغیرہ یاد کئے۔ پھر علم قرأت۔ علم حدیث۔ ودیگر علوم کی تکمیل کی علم حدیث کی طرف سب علوم سے زیادہ میلان طبع تھا۔ اسیوجہ سے اسکی تحصیل اور مشغلہ میں زیادہ مصروفیت رہی۔ پھر تصوف کی جانب متوجہ ہوئے۔ بیحد مجاہدہ کیا۔ برسوں دن رات نہیں سوئے۔ مکان کی چھت میں رسی باندھ رکھی تھی جسکو اس خوف سے کہ نیند کے غلبہ سے گر نہ پڑیں گردن میں ڈال لیتے۔ دنیوی علائق سے بالکل بے تعلقی کرلی تھی۔ ہمیشہ روزہ رکھتے۔ افطار کے وقت صرف ایک اوقیہ روٹی پر اکتفا کرتے۔ بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں منجملہ اُنکے چند کتب یہ ہیں۔ مختصر تذکرۃ القرطبی۔ مختصر الفتوحات۔ مختصر سنن البیہقی۔ الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر۔ الکبریت الاحمر فی علوم الشیخ الاکبر۔ کشف الغمہ عن جمیع الامۃ۔ منہج المبین فی ادلۃ المجتہدین۔ البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر۔ مشارق الانوار القدسیہ۔ فوائد القلائد فی علم العقائد۔ لطائف المنن والاخلاق۔ لواقح الانوار القدسیہ۔ وغیرہ ذلک۔

سنہ ۹۷۳ھ میں انتقال فرمایا۔ شعران مصر میں ایک قریہ ہے۔ اسی شعرا کے نام سے۔ حضرت مصنف

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنۂ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وہین کے رہنے والے ہین بشرانی کی جگہ شعرادی واو کے ساتھ بھی کہا جاتا ہے لیکن نون کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔ (شذرات الذہب۔ کشف الظنون۔ دائرۃ المعارف)					
۶۳۸	۴۴۵	عمل الیوم واللیلہ	ابوبکر احمد بن محمد بن اسحق بن ابراہیم بن اسباط الدینوری معروف بابن السنی المتوفے ۳۶۴ھ		مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۱۵ھ	۲۴۸	
		اس کتاب مین رات دن کے اعمال و دعوات جنکا تذکرہ احادیث مین ہی جمع کئے گئے ہین۔ پوری کتاب مین سات سو انتہر ۷۶۹ حدیثین لکھی ہین۔ اس مضمون کی اور بھی متعدد کتابین فن حدیث مین تصنیف ہوئی ہین مگر یہ کتاب اس باب مین احسن و افضل ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ اخبرنا الشیخ الامام العالم بقیۃ السلف طراز الخلف۔ الخ خاتمہ صفحہ ۲۴۸ یحن نرقب ما ترقب۔ ابن السنی محدثین کے گیارہوین طبقے مین معدود ہین۔ علامہ ذہبی انکی نسبت لکھتے ہین۔ ہو الحافظ الثقۃ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحق بن ابراہیم بن اسباط الدینوری مولی جعفر بن ابی طالب الہاشمی و یعرف بابن السنی صاحب کتاب عمل الیوم واللیلہ۔ کتاب سنن نسائی کے راوی ہین۔ امام نسائی۔ ابوخلیفۃ الجمحی۔ زکریا الساجی۔ عمر بن ابی غیلان وغیرہم سے سماعت حدیث کی ہی۔ بڑے دیندار۔ ہمہ تن خیر۔ صدوق۔ مانے گئے ہین۔ اسّی سے زیادہ سال کی عمر پائی۔ سنہ ۳۶۴ھ کے آخر مین انتقال فرمایا۔ (تذکرۃ الحفاظ)					
۱۱۲۰	۴۴۶	کتاب الاسماء والصفات	الامام الحافظ ابوبکر احمد بن الحسین علی بن علی بن عبداللہ بن موسی البیہقی الخسروجردی المتوفے ۴۵۸ھ		قلمی ۱۱ھ	۲۷۴	
		تقطیع کتابت ۸ ½ × ۵ انچ۔ سطور ۳۳۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							کاتب کے نام کی تصریح نہین - کتبخانہ مین سنہ ۱۳۰۰ء مین یہ کتاب خرید ہوئی - اس سے قبل سیلن پڑ مین ایسی تر ہوی ہو کہ ہر صفحہ مین تقریباً نصف صفحہ کی سیاہی اُڑی ہوتی ہو- تمام اوراق پر پیوند کاری ہو پوری کتاب پر کرم خوردگی کا خفیف اثر ہے - اس کتاب مین حق سبحانہ وتعالے کے اسما اور صفات کا کتاب وسنت سے بیان کیا ہے - علاوہ اسماء الٰہی اور اُنکے فوائد وثواب کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پاک سے لکھا ہو- اسکے علاوہ اور بہت سے امورات کے متعلق ابواب منعقد کئے ہین - اور انمین صحیح حدیثین لکھی ہین - فن حدیث مین یہ کتاب مستند ومعتبر سمجھی جاتی ہو- شروع کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی لا الہ الا ھو له الاسماء الحسنیٰ - خاتمہ صفحہ ۳۰۲ والحمد للہ رب العالمین - جس شخص نے اس کتاب کا مقابلہ کیا ہے - اسکی عبارت یہ ہے بلغ مقابلتہ بحسب الطاقة بتوفیق اللہ فی مدة قدرها ستة وعشرين يوماً من بعد صلاة العصر الی ما قبل الغروب فی الصف الاول من المسجد الشريف النبوی بمساعدة الشيخ عبد الله بن عبد الرحمٰن الفلانی الی قوله - ولجميع مشائخه آمین - مؤلف علیہ الرحمہ خسروجرد مین جو قریہ ہے قرابیھق سے ماہ شعبان سنہ ۳۸۴ھ مین پیدا ہوے - فن حدیث وفقہ کے اپنے زمانہ مین مقتدا مانے گئے ہین تحقیق علوم مین بڑی توجہ فرماتے - اور مباحثہ اور مناظرہ مین انصاف کو ہاتھ سے نہ دیتے تحصیل علم کی غرض سے عراق - حجاز - خراسان وغیرہ کا سفر کیا - حاکم نیشاپوری اور ابوطاہر محمد بن محمد زیادی - اور ابن فورک - اور ابوعبداللہ سلمی سے روایت حدیث کرتے ہین - علم فقہ ابی الفتح ناصر بن محمد العمری المروزی سے حاصل کیا - تصانیف انکے کثیر ہین - بیان کیا جاتا ہے کہ ایکہزار جزر کے قدر مصنفات ہین - مشاہیر مصنفات سے یہ چند کتابین شمار کیجاتی ہین کتاب مبسوط - کتاب دلائل النبوت - کتاب معرفت علوم الحدیث - کتاب بعث ونشور - کتاب آداب - کتاب فضائل صحابہ - کتاب فضائل اوقات - کتاب شعب الایمان -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب خلافیات - مذہب امام شافعی کے بڑے ناصر و مددگار ہین - اسی بناپر امام الحرمین کا قول ہو کہ تمام متبعین مذہب شافعی پر امام شافعی کا احسان ہو - اور امام شافعی پر بیہقی کا - علوم کے پھیلانے کی غرض سے نیشاپور طلب کئے گئے - اور سیرت سلف پر تعلیم علوم مین وہان مشغول رہو - بڑے بڑے اکابر و مشاہیر انسے فیضیاب ہوے - بالآخر دسوین جمادی الاولے ۴۵۸ھ ہجری مین نیشاپور وفات پائی - اور وہانسے جنازہ لاکر (خسروجرد) اپنے وطن مین مدفون ہوے - بیہق جسکی طرف انکی نسبت کیجاتی ہے چند دیہات کے مجموعہ کا نام ہے - جیسے ہندوستان مین بارہہ - اور ہریانہ - منجملہ اُن دیہات کے خسروجرد بڑا گاؤن ہو - (ابن خلکان - بستان المحدثین - اشعۃ اللمعات)					
۵۱۹	۴۴۷	شرح حدیث شعبۃ الایمان	مولانا حیدر علی بن مولوی حمداللہ السندیلی المتوفی ۱۲۲۵ھ		قلمی	۲۳	
		تقطیع کتابت مع جدول ۴ × ۲ ½ انچہ - سطور ۱۵ - خط نسخ و نستعلیق اوسط درجہ کا - کتابت سُرخی و سیاہی سے - کاغذ دہلی - عنوان کتاب پر لوح طلائی - پوری کتاب پر جدول و ہاریکا لاجوردی و طلائی - پیوندکاری و کرمخوردگی بہت خفیف - کاتب کا نام تحریر نہین - مختصر رسالہ ہو حضرت مؤلف نے حدیث الایمان بضع و ستون شعبۃ کی نہایت وضاحت کے ساتھ شرح لکھی ہے تحقیق و تراکیب الفاظ بقاعدہ صرف و نحو تنقیح حقیقت ایمان تفسیر لفظ شعبہ وغیرہ کو بڑی خوبی کے ساتھ بیان کیا ہو - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی نور قلوب المومنین خاتمہ صفحہ ۲۳ - یا ارحم الراحمین					
۵۱۹	۴۴۸	تعلیقات شرح حدیث شعبۃ الایمان	ایضاً	۱۲۱۵ھ	قلمی	۴۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۴½ انچہ - سطور ۲۱ - خط نستعلیق پاکیزہ - کتابت سرخی وسیاہی کاغذ دہلی - کاتب محمد رشید - لوح طلائی - جدول دو باریکالاجوردی طلائی کرمخوردگی کا اثر نہایت خفیف - پیوندکاری سے محفوظ - یہ کتاب نسخہ مسطورۂ بالا کا حاشیہ ہے - مقامات صعبہ اور مواقع مشکلہ اصل کتاب کا تفصیل کے ساتھ حل کیا گیا ہے - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی ادخل الایمان فی قلوبنا - عبارت خاتمہ صفحہ ۶۴ - قد فرغت عن اتمام ہذہ الحواشی الی قولہ وکاتبہ رمیم فی التراب — مؤلف شرح وحاشیہ مولوی حمد اللہ صاحب سندیلی کے خلفِ صادق ہین - انکی ولادت کی تاریخ محقق نہین ہوئی - ابتداً اپنے والد ماجد اور قاضی احمد علی سندیلی سے مراتبِ علمی کو طے کیا تکمیلِ علوم ملا باب اللہ جونپوری سے کی - جو انکے والد کے ارشد تلامذہ مین تھے - جملہ علوم مین پوری دستگاہ رکھتے بالخصوص علوم عقلیہ مین اقران وامثال سے فائق وسابق تھے - بہت سے اجل فضلا انکے تلامذہ مین ہین جنکے اسمایہ ہین - قاضی ارتضا علی خان گوپاموی - مولوی دلدار علی لکھنوی - مولوی سید محمد پسر مولوی دلدار علی مولوی نور اللہ فرنگی محلی - حافظ غلام میر سندیلی - قاضی جلال الدین اسیونی - مولوی محمد علی بدایونی - مولوی حسین احمد ملیح آبادی وغیرہم - آپ علم طب مین بھی پوری حذاقت رکھتے - شعرگوئی کا بھی مذاق تھا آپکے مؤلفات مین علاوہ ان دونون کتابون کے دوسرے مصنفات بھی ہین - حاشیہ میر زاہد رسالہ تعلیقات میر زاہد ملا جلال - تعلیقات شرح سلّم مولوی حمد اللہ - تکملۂ ناتمام شرح سلّم مولوی حمد اللہ - چھٹی رجب بارہ سو پچیس ۱۲۲۵ ہجری مین سندیلہ مین وفات ہوئی - اپنے والد کے مدرسہ کے صحن مین مدفون ہوئے - (تذکرۂ علماء ہند فارسی)
۱۱۹۷	۴۴۹	الفوائد الجلیلہ فی مسلسلات محمد بن عقیلہ	محمد بن احمد بن سعید المشتہر بابن العقیلہ المکی المتوفی سنہ ۱۱۵۰ھ		قلمی سنہ ۱۳۰۵ھ	۸۲	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقطیع کتابت ۵½ × ۴⅓ انچ - سطر ۱۷ - خط نسخ - کاغذ سفید دہلی - کتابت سُرخی و سیاہی سے - پہلے ورق کا گوشہ کسیقدر دریدہ ہے - اور دو چار سوراخ خفیف بھی اسی ورق مین ہین - باقی تمام اوراق درست ہین - ابتدائی صفحہ پر ایک چھوٹی مُہر احمد بن عثمان نام کی چسپان ہو - احمد ابو الخیر مکی اس کے کاتب ہین - اور منقول عنہ یحیی بن ایوب کا نسخہ ہے - جسکا منقول عنہ مؤلف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہو - اس کتاب مین مؤلف نے پینتالیس ۴۵ امور مین اپنے مسلسلات لکھے ہین - شروع سلسلہ سے آخر تک حفظ ترتیب کا التزام کیا ہو - ان مسلسلات کا تعلق ایسے احادیث و آثار سے بھی رکھا گیا ہو جو صوفیہ کرام یہان مروج ہین - جیسے خرقہ پوشی وغیرہ - ابتدائی عبارت جو دو سطر سے کچھ زیادہ ہو الحاقی ہو - وھو ھکذا - قال شیخنا واستاذنا علامۃ الزمن وواسطۃ عقدۃ التی الی قولہ من فیوضہ الجزیلۃ - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی انزل من فیوض رحمتہ وبحار فیضہ سیول الحکم الالٰہیہ - صفحہ ۴۳ - الحادی والعشرون الحدیث المسلسل بالشعراء اخبرنا الشیخ حسن بن علی العجمی اخبرنا الامام - خاتمہ کتاب صفحہ ۶۶ - ورواہ الامام احمد فی مسندہ عن حماد بن محمد والحمد للہ مبدءً ومختتمًا اولًا وآخرًا وصلی اللہ علی سیدنا محمد سید الاولین والآخرین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین اس کتاب کے آخر اجازہ شیخ حسن عجمی مکی المتوفی ۱۱۱۳ھ کا جو اُنھون نے اپنے شاگرد ابی السعود الکوکبی کو لکھا ہو - منضم ہے - مؤلف رحمہ اللہ مکہ معظمہ مین پیدا ہوئے اور وہین نشو و نما پایا - حنفی المذہب اور دولت علم ظاہر و باطن دونو سے مالا مال تھے - علم ظاہری مین شیخ شہاب احمد دمیاطی جو ابن الغنی کے ساتھ مشہور ہین - اور شیخ حسن عجمی وغیرہما سے تلمذ رکھتے ہین - اور علم باطنی مین سید محمد بن علی الاحمدی وغیرہ سے فیضیاب ہین - ملک شام - روم - عراق - دمشق وغیرہ مین بھی سیاحت کی ہو - بہت سی خلائق نے انسے انتفاع پایا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب کے علاوہ اور بھی انکے مؤلفات ہیں۔ المواہب الجزلیہ فی مرویات الفقیہ محمد بن احمد عقیلہ۔ عقد الجواہر فی سلاسل الاکابر۔ ہدیۃ الخلاق الی الصوفیہ فی سائر الآفاق۔ قرۃ العین فی بیان ورد امیر المؤمنین الحسنین۔ مولد شریف نبوی۔ کتاب تاریخ۔ گیارہ سو پچاسی ۱۱۵۰ھ ہجری مکہ مکرمہ مین وفات پائی۔ (سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر)					
۱۱۹۰	۴۵۰	السنن الصغیر المسمی بالمجتبی مع التعلیقات الجزء الاول	الامام الحافظ ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر النسائی المتوفی سنہ ۳۰۳ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۲ھ	۳۶۷	
		یہ کتاب معتبر و مستند کتب صحاح ستہ مین معدود ہے۔ علامہ ابن السنی اسکے راوی ہین۔ یہ کتاب (السنن الکبیر) کا اختصار ہے۔ اختصار کی وجہ یہ بیان کی گئی ہو کہ جب امام نسائی (السنن الکبیر) کی تالیف سے فارغ ہوے تو ایک امیر نے آپسے استفسار کیا کہ یہ پوری کتاب آپکی صحیح ہو یا کیا۔ فرمایا صحیح اور حسن دونون کی جامع ہے۔ اُسنے التماس کی کہ جسقدر اعلے درجہ کی احادیث صحیحہ ہون انکو میرے واسطے علیحدہ کر دیا جائے۔ اس ضرورت سے اصل کتاب مختصر کی گئی۔ اس مطبع مین یہ کتاب مع شرح مفصل تحت دو جلدون مین طبع کی گئی ہو۔ یہ پہلی جلد ہے۔ ابتدا سے کتاب الزکوۃ کی ختم تک۔ آغاز کتاب بعد سطر الحاقی صفحہ ۳۔ تاویل قولہ عز وجل اذا قمتم الی الصلوۃ خاتمہ صفحہ ۳۶۷۔ زکاۃ النخل تمراً۔ آخر کتاب الزکاۃ					
۱۱۹۰	۴۵۱	السنن الصغیر المسمی بالمجتبی مع الشرح وغیرہ الجزء الثانی	ایضاً		ایضاً	۳۳۷	
		دوسرا جزء ہے۔ مناسک الحج سے ختم کتاب تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ باب وجوب الحج اخبرنا محمد بن عبد اللہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

خاتمہ صفحہ ۲۳۷ الا الماء واللبن آخر کتاب الاشربہ - کتاب کے آخر فہرست مضامین ابواب بھی منضم ہے-
امام نسائی رحمہ اللہ کی سن ولادت مین کئی قول ہین - ابن خلکان مین ۲۱۴ھ اور ۲۱۵ھ لکھے ہین - حسن المحاضرہ مین
۲۲۵ھ بستان المحدثین مین ۲۱۴ھ قرار دیے ہین - حفاظ حدیث اور ائمہ فقہ مین انکا شمار ہے - اپنے زمانہ کے
علما اور شیوخ مین پیشوا مانے گئے ہین - متعدد بلاد مین بہت سے شیوخ کبار سے استفادہ کیا -
پہلے سفر مین جو پندرہ سال کی عمر مین ہوا ہے قتیبہ بن سعید بلخی کی خدمت مین حاضر ہوے - ایک سال
دو مہینے انکی فیض صحبت سے مستفید رہے - اسکے بعد خراسان حجاز - عراق - جزائر - شام - مصر وغیرہ
مین مشاہیر مشائخ سے کسب علوم کیا - جلا وطن کے بعد مصر کو وطن قرار دیا - بہت مدت تک یہین مقیم رہے
آخر عمر ۳۰۲ھ مین مصر سے دمشق چلے آئے - شب و روز مشغلۂ حدیث و تالیف مین مصروف رہتے
بڑے متورع اور متقی شخص تھے - ہمیشہ ایک روز افطار ایک روز روزہ رکھتے - چار بیبیان تھین انمین
نہایت عدل سے برتاؤ رکھا تھا - چند کتب مؤلفہ مشہورہ انکے یہ ہین - سنن کبرے - سنن صغرے
جنکا صحاح ستہ مین شمار ہے - خصائص کبرے - مسند علی - مسند مالک - جب دمشق پہنچے تو وہان اکثر
لوگونکا میلان مذہب ناصب کی جانب دیکھا - بغرض ہدایت ایک روز جامع دمشق مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کے مناقب اپنی کتاب خصائص کبرے سے بیان کرنا شروع کئے - اس کتاب کا ابھی تھوڑا ہی حصہ
پڑھا تھا - کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل مین بھی کچھ لکھا ہے -
جواب دیا - اما رضی معاویہ ان یخرج راسا براس حتی یفضل - یعنی مناقب تو درکنار انکے واسطے
صاف چھوٹ جانا اور نجات پا جانا ہی کافی ہے - اس کہنے پر لوگون نے تشیع کے ساتھ متہم کیا - اور عوام نے
بے دھڑک انپر نرغہ کیا اور بے تحاشا مارنا شروع کر دیا - یہانتک کہ انکے خصیتین پر ضرب شدید ایسی پہنچی
جس سے ہلاکت کے قریب ہوگئے - خدام جامع مسجد سے اٹھا کر مکان پر لائے - اسی حالت مین فرمایا
کہ مجھے اسوقت مکہ معظمہ روانہ کردو - میری آرزو ہے کہ مکہ مکرمہ یا اسکے راستہ مین میرا انتقال ہو - فوراً ہی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اِس حکم کی تعمیل کی گئی۔ جب مکہ معظمہ پہنچے وفات پائی۔ صفا و مروہ کے درمیان مین مدفون ہوئے۔ بعض کا یہ بھی قول ہے کہ رملہ مین جو فلسطین کے مضافات سے ہے وفات ہوئی اور نعش مبارک مکہ معظمہ لائی گئی۔ جسدن انتقال فرمایا تیرہ صفر دوشنبہ کا روز سال تین سو تین ہجری تھا (حسن المحاضرہ۔ ابن خلکان)
		زہر الربی علی المجتبے	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ				
							یہ کتاب مجلدین مذکورین کے تمام صفحات کے آخری حصہ مین ہے۔ بطریق تعلقات و حواشی (السنن الصغیر) اسکا انداز ہے۔ اصل متن کے بعض مشکلات کا حل شایستہ عنوان سے کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے متن کے مقامات متعسرہ کی وضاحت آسانی سے ہوسکتی ہے۔ عبارت ابتدائی الحمد للّٰہ الذی لا تحصی منتہ۔ (علامہ سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہوچکا)
		حاشیہ علی السنن الصغیر المسمے بالمجتبے	امام ابی الحسن محمد بن عبد الہادی الحنفی نزیل المدینۃ المنورۃ المعروف بالسندی المتوفی سنہ ۱۱۳۸ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۲ھ		
							السنن الصغیر کا حاشیہ ہے۔ جو دونون جلدین (نمبر ۵۰۴ و نمبر ۵۱۴) کے تمام صفحات کے حواشی پر ہے اِس حاشیہ مین اصل متن کا ضروری حل ہے۔ اعراب وغیرہ کی تحقیق الفاظ غریبہ کی وضاحت بڑی خوبی کے ساتھ کی ہے۔ علامہ سیوطی کے تعلیقات سے اس حاشیہ مین تفصیل زیادہ ہے۔ عبارت

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">شروع صفحہ ۲ مجلد اول وصلی اللہ علی سیدنا محمد الخ
مؤلف رحمہ اللہ سندی الاصل ہین - ہتہ مین جو متعلقات سندسے ایک قریہ کا نام ہے - پیدا ہوئے - اور اسی جگہ نشو و نما پایا - جب سن شعور کو پہنچے تستر کا سفر کیا - اور وہان کے بڑے بڑے فضلا اور مشائخ سے علوم فنون کی تکمیل کی - پھر طیبہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی - آخر عمر تک اسی مقدس مقام مین متوطن رہے - یہان پہنچکر بھی علماء حرم شریف نبوی سے علم حدیث کا استفادہ کیا - ہمیشہ حرم محترم مین درس تدریس ہی مین مصروف رہتے - صلاح و تقوے و فضل و کمال مین بڑی شہرت پائی - بہت سے مرد و زن انکے ساتھ حسن عقیدت رکھتے - تفسیر - حدیث - فقہ - اصول - معانی - منطق - عربیت وغیرہ مین بہت بڑے فاضل مانے گئے ہین - بہت سے لوگ انکی فیض صحبت سے مستفید ہوئے - شیخ محمد حیات سندی جو ایک مشہور فاضل ہین انہین کے شاگرد ہین -
تالیف کتب کی طرف بھی بہت متوجہ تھے - چند کتابین انکی تالیف بیان کیجاتی ہین - الحواشی الستہ علے الکتب الستہ - صحاح ستہ مین ترمذی شریف کا حاشیہ ناتمام ہے - حاشیہ علی حاشیہ شرح جمع الجوامع الاصولی لابن قاسم المسماۃ بالآیات البینات - حاشیہ نفیسہ علے مسند الامام احمد حاشیہ فتح القدیر باب النکاح تک - حاشیہ علی البیضاوی - حاشیہ علی الزہراوین لملا علی قاری حاشیہ علی الاذکار للنووی - وغیر ذلک - بارہ شوال گیارہ سواڑتیس[۱۱۳۸] ہجری مدینہ منورہ مین وفات پائی مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نعش مبارک رکھی گئی - نماز جنازہ مین مرد و عورت کثرت سے شریک تھے - جنۃ البقیع مین مدفون ہوئے - انکی وفات کے روز مدینہ منورہ کا بازار بھی بند رہا -
(سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١٢٠٠	٤٥٢	اوائل الکتب الحدیث	علامہ مفتی ابو عبد اللہ محمد بن عبد المحسن الشہیر تاج الدین القلعی المکی مفتی بلد اللہ الامین		قلمی	١٧	

تقطیع کتابت ½ ٦ × ١٤ ۔ انچہ۔ سطر ٢٠ ۔ خط دکا غذ عرب ۔ کتابت سرخی و سیاہی سے ۔ کاتب نے اپنا نام نہین لکھا ۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کا خفیف اثر ہے ۔ باستثنا آخر ورق کے پیوند کاری کہین نہین پائی جاتی ۔ ابتدا ر کتاب صفحہ ٢ ۔ الحمد للہ رب العالمین ۔ وعلیہ اتوکل وبہ استعین ....اما بعد فہذا ما جمعہ العالم العلامہ القدوۃ الفہامہ تاج الدین مفتی مکۃ المشرفہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد المحسن الشہیر بالقلعی من اوائل مشاہیر کتب الحدیث المتداولہ بین الائمہ فی القدیم والحدیث ۔ قائلاً قال الامام الحافظ ۔ خاتمہ صفحہ ١٧ رطب من ذکر اللہ عزوجل ۔

مؤلف نے کتب حدیث ذیل کے اوائل کی تھوڑی تھوڑی حدیثین جمع کی ہین ۔ صحیح بخاری ۔ صحیح مسلم ۔ سنن ابو داؤد ۔ سنن الترمذی ۔ سنن نسائی ۔ سنن ابن ماجہ ۔ جامع مسانید الامام ابو حنیفہ ۔ مسند الدارمی ۔ موطا امام مالک ۔ کتاب الآثار لامام محمد بن الحسن ۔ موطا امام محمد رح سنن الدارقطنی ۔ مسند الامام الشافعی ۔ مسند امام حنبل المستخرج علی صحیح مسلم للحافظ ابی نعیم ۔ سنن ابو مسلم الکشی ۔ سنن الامام سعید بن منصور ۔ سنن الامام بن ابی شیبہ ۔ شرح السنہ للبغوی مسند ابو داؤد الطیالسی ۔ مسند عبد بن حمید الکشی ۔ مسند الحارث بن اسامہ ۔ مسند البزاز ۔ مسند ابی یعلی ۔ معجم ۔ کتاب الزہد والرقائق لابن المبارک ۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی ۔ کتاب الدعا لابی القاسم الطبری کتاب الاقتضار العلم والعمل للخطیب بغدادی ۔ تاریخ ابن معین فی احوال الرجال ۔ وہ ہو مرتب علی حروف المعجم مصنف عبد الرزاق صنعانی ۔ السنن الکبرے للبیہقی ۔ مستخرج ابی عوانہ علی صحیح مسلم ۔ السنن البیہقی ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صحیح بن حبان - المستدرک علی الصحیحین للحاکم صحیح بن خذیمہ - کتاب الحافظ الاسماعیلی - عمل الیوم و اللیلہ لابن السنی - اخیر صفحہ پر احمد ابو الخیر عثمان جال العطار المکی الاحمدی نے لکھا ہے کہ تاج الدین قلعی سے بعض کتب حدیث کے جو اوائل لکھنا رکھی ہین انکو مین لکھتا ہون - چنانچہ سند ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر عیسی الحمیدی الاسدی وغیرہ کے اوائل تقریباً نصف صفحہ پر لکھے ہین - شیخ تاج الدین مفتی مکہ تھے - انکے پوتے شیخ عبد الملک بن شیخ عبد المنعم بن شیخ تاج الدین بڑے محدث ہوے - سنہ ۱۲۰۸ھ مین شیخ عبد الملک کا انتقال ہوا کتاب کے اول صفحہ ٹائیٹل پیج پر مولنا سید عبد اللہ مدہر قدس سرہٗ کے نام سے یہ تاریخ لکھی ہوی ہے سہ جاد الکریم المنعم الرزاق ÷ وجود جود فضلہ وفاق ÷ بکتب ما للمسندین اولا ÷ علیہم قد رضی الخلاق ÷ ومذ بدا من فضلہ سبحانہ ÷ ارخت - منہ ہذہ الاوراق - (۱۱۴۴ھ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصنیف سنہ ۱۱۴۴ھ کی ہے - مؤلف کا کوئی پتا نہین معلوم ہوا -						
۴۳۵۳	۴۵۳	زبدۃ البخاری	الفاضل عمر ضیاء الدین		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۳ھ	۲۸۸	
		صحیح بخاری کا اختصار ہے - پوری کتاب کی احادیث بعد حذف مکررات جمع کی گئی ہین - آغاز کتاب صفحہ ۲ - عن ابن عباس بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد بن عبد اللہ خاتمہ صفحہ ۲۸۸ سبحان اللہ العظیم - مؤلف کتاب کا حال معلوم نہین ہوا -					
۴۳۴۶	۴۵۴	اتحاف المسلم باحادیث الترغیب و الترہیب من البخاری و مسلم	الفاضل الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رئیس محکمۃ الحقوق فی بیروت سابقاً	سنہ ۱۳۲۴ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۹ھ	۲۴۰	
		یہ کتاب ایکہزار احادیث صحیحہ کا مجموعہ ہے - مؤلف نے کتاب الترغیب و الترہیب مؤلفہ حافظ زکی الدین المنذری متوفے سنہ ۶۵۶ھ سے منتخب کی ہین - اس انتخاب مین یہ التزام کیا ہے کہ اصل کتاب سے ان حدیثون کو اخذ کیا ہے جو صحیحین کی دونون کتابون یا صرف ایک مین پائی جاتی ہین - ترتیب تبویب مین					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اصل کتاب کی پابندی رکھی ہے۔ البتہ ایسے ابواب چھوڑ دیے گئے ہیں جو صحیح حدیث سے خالی تھے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد سید المرسلین۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۵۔ سبحان اللہ العظیم۔ مؤلف کتاب زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔ انکا تفصیلی ترجمہ کسی نے ضبط نہیں کیا ہے۔
۴۱۵۵	۴۵۵	کتاب القراءۃ خلف الامام	الامام الحافظ ابوبکر احمد بن الحسین علی بن علی بن موسیٰ بن عبد اللہ البیہقی المتوفی سنہ ۴۵۸ھ		مطبوعہ دہلی سنہ ۱۹۱۵ء	۱۷۶	
							اس کتاب میں اُن احادیث کو جمع کیا ہے جنسے قرأت خلف امام خصوصًا سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ کہ قرأت فاتحہ خلف امام ضروری ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ کما ھو اھلہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۰ وسلم تسلیما۔ آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ (امام بیہقی رحمۃ اللہ کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۴۴۶ پر تحریر ہو چکا)
۱۱۷۸	۴۵۶	الاربعین	محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف المشہور بامام النووی المتوفی سنہ ۶۷۶ھ		قلمی سنہ ۱۰۸۲ھ	۲۸	
							تقطیع کتابت ۶ × ½۴ انچہ۔ سطور ۱۷۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب شیخ طاہر حلبی۔ کرمخوردگی و پیوندکاری سے محفوظ۔ اسی اربعین کا ایک نسخہ مع کیفیت کتاب و ترجمۂ مصنف نمبر ۴۳۵ پر تحریر ہو چکا۔ فلینظر ھناك۔
		رسالۂ طلاق	ابوالوفا ابن شیخ الاسلام عمر العرضی بن شیخ الاسلام عبد الوہاب العرضی الحلبی				

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
مختصر رسالہ ہے۔ جو مجلد بالا کے آخر مین منضم ہے۔ فن فقہ مین بعد نمبر ۸۲۸ لکھا گیا۔							
	۴۵۷	الکوکب المنیر الساری فی ختم کتاب صحیح البخاری	مولینا علی بن ابراہیم السنوتی النحریری الشافعی		قلمی ۱۱۱۷ھ	۵۲	
تقطیع کتابت ۶½ × ۴½ - انچہ - سطر ۲۱ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و قدرے سرخی سے کاتب شرف الدین دمنہوری - کرمخوردگی قلیل - پیوندکاری بالکل نہین - یہ کتاب تذکرۃ القرطبی سے جو شیخ المحقق شمس الدین محمد بن احمد اندلسی متوفے ۶۷۱ھ کے مولفات مین ہو - جمع کی گئی ہو - مؤلف جب قرأت صحیح بخاری سے فارغ ہوے تو اس کتاب کو تالیف کیا۔ اسمین ایسے امور کا تذکرہ ہے جنکا تعلق موت و موتی - بعث و نشر - دوزخ و جنت وغیرہ سے ہے - ابتدار کتاب صفحۂ اول - الحمد للہ الذی ربہم فی جمیع مصنوعاتہ علی وجودہ وکمالہ دلیلا۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۲ وکان الفراغ من کتابتہ قبل ظہر یوم الاثنین سابع عشر شہر محرم سنۃ سبعۃ عشر و مائۃ والف .... علی ید افقر العباد احوجہم الیہ الفقیر شرف الدین الشرف الدمنہوری من ذریۃ ولی اللہ تعالے والعارف بہ سیدی عطیہ ابی الریش عمت برکاتہ - الی قولہ امین امین امین - (مؤلف کتاب کا مفصل ترجمہ معلوم نہین ہوا)							
۱۱۷۴	۴۵۸	عدۃ الحصن الحصین من کلام سید المرسلین	الشیخ شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن الجزری الشافعی المتوفی ۸۳۳ھ		قلمی	۳۰	
تقطیع کتابت طولا متفاوت ۸ - انچہ سے ساڑے آٹھ انچہ تک - عرضاً ۶ - انچہ - سطور مختلفہ ۲۵ سے ۲۸ تک - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و سرخی سے - کاتب نے اپنا نام تحریر نہین کیا - اوراق کرمخوردگی کا اثر ضعیف - پیوندکاری قلیل ہو - اوراق کتاب کے علاوہ ابتدا مین چار اوراق اور بھی مین جنپر							

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنۂ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مختلف عبارتین تحریر ہین۔ کتاب الحصن الحصین جو حدیث کے فن مین اوراد۔ اذکار۔ ادعیہ واردہ فی الاحادیث کے بیان مین مشہور کتاب ہے مصنف کتاب نے اُسکا اختصار کر کے عدۃ الحصن الحصین سے مسمّے کیا ہے۔ اِس مختصر مین دس ابواب رکھے ہین آلباب الاول فی فضل الذکر والدعاء۔ آلباب الثانی فی اوقات الاجابۃ واحوالہا واماکنہا۔ الباب الثالث فیمایقال فی الصباح والمساء۔ الباب الرابع فی ما یتعلق بالطہور والمسجد۔ آلباب الخامس فی ما یتعلق بالاکل والشرب۔ آلباب السادس فیما یتعلق بالامور العلویۃ۔ آلباب السابع فیما یتعلق باحوال بنی آدم۔ آلباب الثامن فیما یہم من عوارض وآفات۔ آلباب التاسع فی ذکر ورد فضلہ ولم یختص وقتاً من الاوقات۔ آلباب العاشر فی ادعیۃ صحت عنہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مطلقات غیر مقیدات۔
اس کتاب مین بھی اصل کتاب کے انداز پر رموز واشارات کتب ماخوذ عنہا کے واسطے حروف مقرر کئے ہین۔ مثلاً صحیح بخاری کے واسطے (خ) صحیح مسلم کے واسطے (م) ابوداؤد کے اشارکو واسطے (د) ترمذی کے واسطے (ت) علے ہٰذا لقیاس۔ عبارت ابتدائی صفحۂ اول بعد عبارت الحافی الحمد للہ الذی جعل ذکرہ عدۃ حصن الحصین خاتمہ صفحہ ۳۰ وسلام علے عبادہ الذین اصطفے۔ (علامۂ جزری رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۹۴ پر لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td>۱۱۸۷</td><td>۴۵۹</td><td>اعذب المناہل من قال انا عالم فہو جاہل</td><td>علامہ شیخ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½ + ۴ - انچہ۔ سطور مختلف ۱۳ سے ۱۵ تک۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ دیلی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہین۔ مصنف سے اس حدیث کی نسبت من قال انا عالم</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							فھوجۃ ہل سوال ہوا تھا۔ جواباً یہ رسالہ تالیف ہوا۔ حدیثِ مذکور کا ضعف مستند اقوال سے ظاہر کیا ہے۔ ابتدا رکتاب صفحۂ اول الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی صفحہ ۸ پر یہ رسالہ ختم ہوگیا۔ اخیر مین کسی شخص نے تعلیم قرآن کے فضائل اور مسلمانون کی حاجت روائی کے فوائد احادیث سے لکھے ہین۔ (علامہ سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ٢٥٦ پر تحریر ہوچکا)
١١٧٨	٤٦٠	الاجوبۃ المفیدہ علی اسئلۃ العدین	الشیخ نجم الدین بن احمد الغیطی الشافعی من اعیان القرن العاشر		قلمی سنہ ١٠٨٤ھ	٣٢	
							تقطیع کتابت ٦ + ½ ٣ - انچہ - سطر ٢١ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و سرخی سے - کاتب نے اپنا نام نہین لکھا - اوراق کے کنارون پر فی الجملہ کرم کا اثر دیکھا جاتا ہے - پیوندکاری سے بالکل محفوظ ہے۔ اِس سے قبل نمبر ٥٣٤ کے مجموعہ مین اِس رسالہ کی کیفیت اور مصنف کی حالت درج ہوچکی ہے۔ ابتدا صفحہ ٢ الحمد للہ وکفی خاتمہ صفحہ ٣٢ والیہ المرجع والمآب - اسے قول اربعۃ وثمانین والف -
١٣٤٣	٤٦١	عیون اخبار الرضا	ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ القمی الشیعی المتوفی سنہ ٣٨١ھ		قلمی	٥٧٦	
							تقطیع کتابت ٦ + ½ ٢ - انچہ - سطر ٢١ - خط نسخ خوشخط - کاغذ کشمیری - کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب نے اپنا نام تحریر نہین کیا تمام اوراق پر کثرت سے پیوندکاری ہے - باوجود پیوندکاری کثیر کے عبارت مین کسی جگہ نقص نہین دیکھا جاتا - کرمخوردگی کا بھی کوئی اثر پایا نہین گیا - ورق ١٣٧ کے بعد دو صفحے سادہ ہین - پوری کتاب کی تقسیم دو جلدون اور ایک سو انتالیس ١٣٩ ابواب پر کی ہے - اِس نسخہ مین دونون جلدین مجلد ہین پہلی جلد ابتدائی ورق سے شروع ہوکر ورق ١٤٩ پر ختم ہوئی - دوسری جلد ورق ١٥٠ سے ٢٠٨ پر تمام ہوگئی - حضرت مؤلف نے اس کتاب کو ابی القاسم اسمٰعیل بن عباد کیواسطے تالیف کیا -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز کتاب جزاول الحمد للہ الواحد القہار العزیز الجبار الرحیم الغفار خاتمہ جزاول ورق (١٤٩) والحمد للہ رب العالمین ابتدا جزء دوم ورق (١٥٠) الحمد للہ رب العالمین وصلوتہ علی سیدنا محمد وآلہ الطاہرین - خاتمہ جزء دوم ورق (٢٨٨) رحمہم اللہ تعالے - تمر - مؤلف علام کی کنیت ابوجعفر - لقب صدوق ہے - علما قمیین مین انکا مثیل مفقود ہی - جملہ فنون مین عموماً اور حدیث وفقہ مین خصوصًا متبحر مانے گئے ہین - مقام سکونت (رے) ہے - یہان کے تمام عام وخاص انکے ساتھ عقیدتمندی رکھتے - مسائل ضروریہ کی تعلیم انہین سے حاصل کرتے - خراسان کے شیعی اصحاب کو بھی انہین کے فتوے پر اعتماد و اعتبار تھا - ٣٥٥ھ ہجری مین بغداد آئے وہان کے لوگ بھی انکی فیض صحبت اور علمی برکات سے مستفیض ہوئے کثیر التصانیف ہین قاضی نوراللہ شوستری نے مجالس المومنین مین چھوٹی بڑی کتابین تین سو کے قریب نام بنام انکے مؤلفات مین شمار کی ہین (رے) مین وفات پائی - (منتہی المقال) مجالس المومنین مین ٣٨١ھ ہجری کو سال وفات لکھا ہی - جو صحیح اور درست ہی - مولانا سید اعجاز حسین نیشاپوری نے کتاب کشف الحجب والاستار مین مؤلف کا سال وفات ٣٣١ھ لکھا ہی جو غلط ہی - معلوم نہیں کہ یہ غلطی مطبع کی ہے اور یا خود مؤلف کے سہو قلم یا ناسخین کے تصرف کا اثر ہے -					
١٢٨٥	٣٦٢	البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان	علامہ الشیخ علی بن حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خان المتقی الجونپوری المتوفی ٩٧٥ھ	٩٢٤ھ	قلمی	١٢٠	
		تقطیع کتابت ٥ + ۲½ - انچہ - سطور ١١ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کتابت سرخی وسیاہی سے - کاتب کا نام تحریر نہین - تمام اوراق پر پیوندکاری وکرمخوردگی موجود - کہین کم کہین زیادہ - کتاب کے صفحہ ١٦٩ پر ایک مہر چسپان ہی جسپر یہ عبارت کندہ ہی - براعداے دین شد مظفر حسین - علامہ سیوطی نے امام مہدی آخرالزمان رضی اللہ عنہ کے حالات مین کتاب العرف الوردی فی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اخبار المھدی تالیف کی ہے۔ یہ کتاب ترتیب ابواب وغیرہ سے معرا ہے شیخ علی متقی نے اس کتاب کو مرتب ومبوب کیا۔ اور کچھ احادیث کا اضافہ بھی اسمین کیا ہے جو حدیثین کہ اسمین زیادہ کی گئی ہین انکا ماخذ دو کتابین ہین۔ جمع الجوامع عقد الدرر فی اخبار المختصر۔ حرف (ج) جمع الجوامع کے اشارہ کے واسطے اور حرف (ع) عقد الدرر کے رمز کیواسطے مقرر کیا ہے۔ آغاز عبارت صفحہ ۲ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه خاتمہ صفحہ ۱۷۰ کالف سنة مما تعدون۔ الی قولہ۔ والمسلمین۔ اجمعین۔ شیخ علی متقی رحمہ اللہ اصلاً جونپوری مولداً برہانپوری ہین آٹھ سو پچاسی ۸۸۵ھ ہجری مین برہانپور مین پیدا ہوے۔ صغر سنی مین والد بزرگوار نے آپکو شاہ باجن چشتی برہانپوری کا مرید کرادیا۔ اور خود چند روز بعد راہی ملک بقا ہوے۔ والد کی وفات کے بعد ابتداء شباب مین ملازمت کا شوق ہوا۔ اس ذریعہ سے کچھ اموال واشیا جمع ہوگئے۔ اسی اثنا مین جاذبہ عنایت الٰہی اور باعثۂ ہدایت ربانی نے دستگیری فرمائی دفعۃً دنیا اور متاع دنیا کی وقعت قلب سے اٹھ گئی۔ اور اشیاء فانیہ کی حقیقت منکشف ہوگئی ایکبارگی دنیاوی تعلقات سے دست بردار ہوکر شیخ عبد الحکیم بن شاہ باجن کی خدمت مین پہنچے اور انکی فیض صحبت سے کامیابی حاصل کرکے خاندان چشتیہ کا خرقۂ خلافت پہنا۔ مگر اس رسمی خلافت اور شیخیت پر اکتفا نہین کیا۔ مطلوب حقیقی کی جستجو مین ملتان کا سفر کرکے شیخ حسام الدین ملتانی کی صحبت اختیار کی۔ دو سال تک انکے پاس رہے۔ اور فیض ظاہری وباطنی سے مستفیض ہوے۔ اسی زمانہ مین تفسیر بیضاوی۔ کتاب عین العلم مذاکرہ بھی انسے رہا ۹۵۲ھ ہجری مین حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ مکہ معظمہ مین اقامت گزین ہوکر شیخ ابو الحسن بکرمی کے فیوضات سے منتہاے سلوک پر فائز ہوے۔ اور حضرت شیخ کی جانب سے خرقۂ قادری شاذلی۔ مدنی مرحمت ہوا کثرت ریاضت۔ غایت تقوے۔ نشر علوم ظاہر وباطن کے سبب اس مقام مقدس کے تمام خاص وعام آپکے فضل اور کمال ولایت کے معترف ہوے۔ شیخ ابن حجر مکی مفتی حرم محترم ابتداء حال مین آپکے استاد تھے۔ آخر مین مرید خاص بنکر خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ آپکے مصنفات

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عربی-فارسی- ایک سو سے متجاوز ہین- دوسری جادی الاولے ۹۷۵ہجری مین آپکا وصال ہوا- شیخ مکہ- تاریخ وفات ہی- ۹۷۵ھ (زاد المتقین- مآثر الکرام)					
۱۲۸۷	۴۶۶۳	الجمع بین الصحیحین ناقص الطرفین	علامۂ ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حسین بن سعید الازدی الاشبیلی المعروف بابن الخراط المتوفی ۵۸۱ھ		قلمی	۵۴۶	

تقطیع کتابت ۷ ½ × ۵- انچہ- سطور ۱۷- خط وکاغذ عرب- عبارت معرب- کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب کا نام کتاب کے ناتمام ہونیکی وجہ سے معلوم نہین ہوا- کرم کا کوئی اثر ظاہر نہین- پیوند کاری بہت قلیل ہی- اول سے ناقص آخر سے ناتمام- آخر کے دو صفحے خط نسخ کے خوشخط لکھے ہوئے ہین- مگر عبارت اوراق سابقہ سے مرتبط نہین- صفحہ ۹۷ مین بوجہ پیوند کے چہارم صفحہ کے قریب عبارت جاتی رہی ہی- فن حدیث مین اس نام کی متعدد کتابین ہین- الجمع بین الصحیحین للحسین البغوی متوفی ۵۱۶ھ- الجمع بین الصحیحین لمحمد الجوزقی متوفے ۳۸۸ھ- الجمع بین الصحیحین لاسمٰعیل السرخسی متوفے ۴۱۶ھ- الجمع بین الصحیحین لابن ابی حجۃ متوفی ۶۴۲ھ- الجمع بین الصحیحین لعبد الحق الاشبیلی متوفی ۵۸۲ھ وغیرہم نسخۂ ہذا اول وآخر سے ناقص وناتمام ہی- اس نسخہ کی ابتدائی صفحہ کے گوشہ پر اسقدر لکھا ہی- (جزء ۶ من جامع عبد الحق اشبیلی) جلد بندی مین جو حمائی کا غذ کا سادہ ورق لگا یا گیا ہی- اُسپر کسی نے یہ عبارت لکھدی ہی- (الجمع بین الصحیحین للشیخ عبد الحق الازدی الاشبیلی المعروف بابن الخراط) اسقدر تحریر سے کافی اطمینان نہین ہوسکتا- کہ کتاب ہذا کو یقیناً ابن الخراط کی تصنیف کہا جائے اسوقت تک اس کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ نہ تو اس کتب خانہ مین نہ کسی دوسری جگہ نظر سے گذرا ہی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب ہذا کے متعلق کافی اطمینان ہوتا مجبوراً جو نام کتاب پر لکھا ہے اُسیکا اتباع کیا گیا۔ اس نام سے جسقدر کتابین تالیف ہوئی ہین اُن سب کا انداز ایک ہی ہے۔ ان تمام مؤلفات مین صحیحین کے ابواب کی ترتیب ملحوظ نہین۔ صرف مسانید کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ نسخہ ہذا مین بھی یہی طرز اختیار کیا ہے صحیحین مین ایک مضمون کے متعلق احادیث جسقدر اختلاف لفظی کے ساتھ آئی ہین انکو لکھکر لفظی اختلاف ظاہر کیا ہے۔ اس کتاب مین صحیح مسلم کی حدیثین زیادہ بخاری کی کم جمع کی گئی ہین۔ آغاز عبارت ابتدائی صفحہ اول۔ علی وقال البخاری وعندی منہ خاتمہ صفحہ ۵۴۶ او حط عنہ بہا خطایاہ۔ ابن الخراط فقیہ۔ عالم محدث۔ خصوصاً علل ورجال حدیث کے بڑے عارف تھے۔ خیر وصلاح۔ زہد وورع کے ساتھ متصف۔ دنیوی سامان پر بقدر ضرورت قانع۔ حدیث وغیرہ کی اجازت ابن عساکر سے حاصل کی فتنہ وفسادِ اندلس کے زمانہ مین جابیہ چلے آئے۔ یہان اُنکے علوم وفنون نے بہت ترقی کی۔ اس مقام کے خطبہ ونماز کے آپ ہی متولی قرار پائے۔ علم ادب وشعرگوئی مین بھی بڑا ملکہ رکھتے۔ جامع الصحیحین کے علاوہ اور بھی مصنفات ہین۔ کتاب فی المعتل من الحدیث۔ کتاب الزہد۔ کتاب العاقبۃ فی ذکر الموت۔ کتاب الرقائق۔ وغیر ذلک۔ آپکے کلام منظوم سے یہ اشعار مشہور ہین۔ ؎ ان فی الموت والمعاد لشغلا ۔ واذکارا لذی النہی وبلاغا فاغتنم خطتین قبل المنایا ۔ صحۃ الجسم یا اخی والفراغا ۵۸۱ھ مین وفات ہوئی۔ (فوات الوفیات)					
۱۱۰۹	۴۶۴	سنن ابی داؤد جلد اول و دوم	امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحٰق بن بشیر الازدی السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ		مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۱۶ھ	۳۶۲ ۳۶۸	
		کتب حدیث مین مستند ومشہور کتاب ہے۔ اس کتاب کے تین نسخے بیان کئے گئے ہین۔ ایک					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بروایت ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللولوی البصری - دوسرا بروایت ابو بکر بن محمد عبد الرزاق التمار البصری المعروف
بابن واستہ - یہ دونون نسخے باہم ایک دوسرے سے قریب ہین صرف تقدیم و تاخیر کا فرق ہے - تیسرا نسخہ
بروایت ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر المعروف بابن الاعرابی - اس نسخہ مین پہلے دونسخون سے زیادہ
تفاوت ہے - ہندوستان و بلاد مشرقیہ مین مروج و مشہور نسخہ لولوی کی روایت کا ہے - اور عند الاطلاق
سنن ابو داؤد سے قیاد ر و مفہوم بھی یہی ہے - تینون نسخون مین اسی کا اعتبار بھی زیادہ رکھا گیا ہے -
دوسو پچہتر ۲۷۵ ہجری مین لولوی نے ابو داؤد سے اسکی روایت کی ہے - لولوی کی وفات کے متعلق دو قول ہین
۳۱۹ھ و ۳۳۱ھ - پورا نسخہ دو حصون پر منقسم ہے - مجلد ہذا مین دونون حصے موجود ہین - عبارت ابتدائی
صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی - کتاب الطہارۃ باب التخلی عن قضاء الحاجۃ -

ابو داؤد رحمہ اللہ دوسو دو ۲۰۲ ہجری مین پیدا ہوئے - محدثین مین اعلے درجہ کے حافظ حدیث مانے گئے
ہین - حدیث شریف کی تلاش مین بہت سے بلاد کا سفر کیا - اہل عراق - اہل خراسان - اہل شام -
اہل جزائر - اہل مصر سے احادیث کو لکھتے ہین - کتاب سنن کو بغداد مین تالیف کیا - اور حضرت
امام احمد رحمہ اللہ کے حضور مین پیش کیا - امام علیہ الرحمہ نے بہت پسند کیا - اور اس کتاب کو مستحسن و جید
فرمایا - مؤلف سے منقول ہے کہ پانچ لاکھ حدیثین جو مینے لکھی تہین انمین سے اس سنن مین صرف
چار ہزار آٹھ سو احادیث جو میری نظر مین صحیح تہین لکھی ہین - تمام احادیث سنن سے اگر صرف چار
احادیث مفصلۂ ذیل پر عمل کیا جاسے تو انسان کے واسطے باعتبار دین کے کفایت ہے -

احدہا ۱ قولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الاعمال بالنیات - والثانی ۲ قولہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ - والثالث ۳
قولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یکون المؤمن مؤمناً حتی یرضی لاخیہ ما یرضاہ
لنفسہ - والرابع ۴ قولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الحلال بین والحرام بین و بین ذلک

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

امور المشتبہات۔ کہتے ہیں کہ جب ابوداؤد سنن لکھتے تو انپر احادیث لکھنے میں ایسی نرمی و آسانی ہوتی جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام پر لوہا۔ مؤلف کے مذہب میں اختلاف ہو بعض حنبلی۔ بعض شافعی کہتے ہیں۔ بغداد میں متعدد بار انکی آمد و رفت رہی۔ بالآخر بصرہ کی سکونت اختیار کی اور وہیں نصف شوال جمعہ کے روز دو سو پچہتر ۲۷۵ ہجری میں انتقال فرمایا۔ سجستان ایک اقلیم کا نام ہو جو سیستان کے نام سے مشہور ہو۔ سندھ اور ہرات کے درمیان میں واقع ہو۔ (ابن خلکان وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۲۵	۴۶۵	فتح العلام لشرح بلوغ المرام الجزء الاول	نور الحسن خان بن نواب امیر الملک عالیجاہ سید صدیق حسن خان بوفالی المتوفی سنہ ۱۳۳۶ھ	۲۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ	مطبوعۂ مصر سنہ ۱۳۰۲ھ	۳۴۸	

بلوغ المرام مصنفہ ابن حجر عسقلانی متوفی سنہ ۸۵۲ھ کی شرح ہو۔ اصل متن میں احادیث احکام کو جمع کیا ہے۔ شارح نے عبارت متن کی وضاحت کی ہو۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہو۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ کتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ عز وجل والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ المرسل وبعد فھذا شرح لطیف یسمی فتح العلام علی کتاب بلوغ المرام خاتمہ صفحہ ۳۴۸ والاظھر ما قالوہ لعدم الدلیل علی ایجاب الدم۔ واللّٰہ اعلم۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۲۵	۴۶۶	فتح العلام لشرح بلوغ المرام الجزء الثانی	ایضاً	۱۷ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۲ھ	ایضاً	۴۰۶	

دوسرا حصہ ہے۔ کتاب البیوع سے باب الذکر کے ختم تک۔ اور اسی باب کے ختم پر یہ کتاب بھی ختم ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب البیوع۔ جمعہ دلالۃ علی اختلاف انواعہ وھی ثمانیہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۴ واقول عفا اللّٰہ عنی قد تم ھذا المختصر الملخص من سبل السلام بحمد اللّٰہ تعالی وعونہ الی قولہ۔ والصالحات الباقیات۔

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">فاضل شارح نواب صدیق حسن خان رئیس بھوپال کے فرزند اکبر تھے ۔ رجب کی اکیسوین تاریخ بارہ سو اٹہتر ١٢٧٨ھ صبح کے وقت بھوپال مین پیدا ہوے ۔ تاریخی نام انکا نظیر حسن ہی ۔ ماہ شوال ١٢٨٣ہجری مین نواب سکندر بیگم رئیسہ بھوپال کے قصر مین تقریب بسم اللہ ہوئی ۔ مولوی الٰہی بخش فیض آبادی اور دیگر مدرسین مدرسہ سلیمانیہ سے کسب علوم و فنون کیا ۔ شیخ حسین یمنی انصاری سے علم حدیث پڑھا ۔ انقلاب زمانہ سے لکھنؤ کو قیام گاہ بنایا ۔ اور وہین مشغلۂ علمی مین شاغل رہے ۔ ماہ محرم تیرہ سو چھتیس ١٣٣٦ھ مین وفات پائی ۔
(اتحاف النبلاء وغیرہ)</td></tr>
<tr><td>١٨٢٠</td><td>۴۶۷</td><td>شرح مسند الامام الاعظم</td><td>ملا علی بن سلطان محمد القاری المتوفی ١٠١٤ھ</td><td></td><td>مطبوعہ مجتبائی دہلی ١٣١٢ھ</td><td>٣٠٠</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ متوفی ١٥٠ھ کے مسانید کثیرہ ہین سب سے آخر اور زیادہ معتبر وہ مسند ہی جسکے راوی (حصفکی) ہین ۔ یہ کتاب اسی مسند کی حامل متن شرح ہے ۔ حضرت شارح رحمہ اللہ نے بڑی خوبی اور وضاحت کے ساتھ یہ شرح لکھی ہے ۔ اہل مطبع نے اس کتاب کے نام مین کسیقدر بے توجہی کی ہی (مسند امام اعظم مع شرح ملا قاری) کتاب کا نام رکھا ہے اگر بجائے اس نام کے (شرح ملا علی قاری علی مسند الامام الاعظم) ہوتا تو زیادہ موزون تھا ۔ ابتدا صفحہ ٢ ۔ الحمد للہ الذی ھدانا الی الملۃ الحنفیۃ السمحاء خاتمہ صفحہ ٢٩۴ ۔ فی زمرۃ الانبیاء وارباب الولایۃ ۔
(ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ١٠٣ پر تحریر ہوچکا)</td></tr>
<tr><td>١١٩٥</td><td>۴۶۸</td><td>جیاد المسلسل</td><td>ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی ٩١١ھ</td><td></td><td>قلمی ١٣٠٨ھ</td><td>٢٠</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ٧ + ۴½ ۴ ۔ انچہ ۔ سطر ٢١ ۔ خط و کاغذ عرب ۔ کاتب نے نسخہ مکتوبہ ١١٢٩ھ سے نقل کرکے ......</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td colspan="8">کیا ہے مگر اپنا نام نہین لکھا۔ کتابت کسیقدر سرخی سے باقی سیاہی سے۔ سترہ نمبر تک سفیدی چھوڑی گئی ہے۔ اٹھارہ سے آخر تک تعداد حدیث کا لفظ سرخی سے لکھا ہے۔ اوراق کے گوشون پر کسیقدر کرمخوردگی کا اثر باقی ہر۔ باقی تمام کتاب اثر کرم اور پیوندکاری سے صاف ہے۔
مؤلف نے اِس کتاب مین تیئیس احادیث اور دُو اثر مسلسل طریق سے لکھے ہین۔ شروع سے آخر تک تمام رواۃ کو بترتیب سلسلہ ذکر کیا ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ صفحہ ۴۔ اخبرتنی المشیخۃ الصالحہ۔ ام ھانی مریم۔ صفحہ ۱۵۔ الحدیث التاسع عشر مسلسل بالاخذ باللحیۃ وقول آمنا بالقدر خیرہ وشرہ۔ خاتمہ کتاب یقول سمعت علی ابن ابی طالب یقول ھتف العلم بالعمل فان اجابہ والا ارتحل تمت المسلسلات</td></tr>
<tr><td>۱۹۷۷</td><td>۴۶۹</td><td>لقط المرجان فی اخبار الجان</td><td>ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی۔ المتوفی سنہ ۹۱۱ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۳۳۶</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="8">تقطیع کتابت ۵ ۷ ۳۔ انچہ۔ سطر ۱۵۔ خط وکاغذ عرب۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ کاتب محمد بن محمود المقدسی الشافعی۔ تقریباً تمام اوراق مین کرمخوردگی کا اثر ہے۔ کہین کم کہین زیادہ۔ کتبخانہ مین آنے سے پہلے کہین کتاب ایسی بھیگی ہو کہ کل حرفون کی سیاہی بھگئی ہے۔ عبارت بڑے غور اور نہایت مشکل سے پڑہی جاتی ہے۔ یہ کتاب "آکام المرجان فی احکام الجان" کا اختصار ہے جسکو قاضی بدرالدین الشبلی الحنفی متوفی سنہ ۷۶۹ھ نے جنات کے اخبار واحوال مین تالیف کیا۔ پوری کتاب ایکسو چالیس ابواب پر منقسم ہو۔ ہرچند کہ اس کتاب کو فن حدیث سے زیادہ مناسبت نہین۔ مگر کتاب کے مضامین جسقدر ہین احادیث نبویہ سے ماخوذ ہین۔ اور ہر موقع ومحل پر احادیث ہی مذکور ہین۔ اسوجہ سے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس فن مین اس کتاب کا آجانا ناموزونیت نہین رکھتا۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۴ الحمد للہ الحنان المنان خاتمہ صفحہ ۲۴۳ لکنہ لجنس الفعل خبیث الطبع انتہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر درج ہے)
۱۹۷۹	۴۷۰	رسالہ فی حدیث فطر الحاجم والمحجوم	لم اقف		قلمی	۱۸	
							تقطیع کتابت ۵ × ۳ انچ۔ سطر ۲۳۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہین۔ کرم خوردگی کا اثر قلیل۔ اوراق آب رسیدہ۔ پیوندکاری سے محفوظ۔ مختصر رسالہ (در حدیث) افطر الحاجم والمحجوم کے متعلق بہت سے کتب احادیث کے روایات نقل کئے ہین۔ اور اس حدیث کی صحت وعدم صحت بحث کی ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ خاتمہ صفحہ ۱۸ من المحجوم انتہی۔ (مؤلف نے اس رسالہ مین اپنا کچھ پتہ نہین دیا)
۲۰۸۴	۴۷۱	الموطا امام مالک بروایت یحییٰ	امام دار الہجرۃ ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الحمیری الاصبحی المدنی۔ المتوفی ۱۷۹ھ		مطبوعہ مجتبائی دہلی سنہ ۱۳۰۷ھ	۳۹۲	
							اس کتاب کی پوری کیفیت اگلے نمبر کے تحت مین تحریر ہے۔
۲۰۸۳	۴۷۲	الموطا امام مالک بروایت امام محمد رحمہما اللہ مع التعلیق الممجد	ایضاً		مطبوعہ یوسفی لکھنؤ سنہ ۱۳۱۵ھ	۴۱۰	
							موطا بہت قدیمی اور مبارک دستور کتاب ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کی حیات تک یہ کتاب صرف مسودہ کی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

صورت مین بھی اُنکی وفات کے بعد اُنکے منتخب تلامذ نے اپنی اپنی استعداد و لیاقت کے موافق جدا جدا ترتیب دی۔ اِسیوجہ سے تقدیم و تاخیر و زیادتی و نقصان کے اعتبار سے اِسمین بہت ہی نسخ و اختلاف پیدا ہوگیا۔ صاحب بستان المحدثین لکھتے ہین کہ موطا کے پندرہ یا سولہ مختلف نسخے متعدد رواۃ سے دیار عرب مین مروج ہین۔ صاحب کشف الظنون نے گیارہ نسخون کی تعداد بیان کی ہو۔ زیادہ تر مشہور و متعارف اس زمانہ مین وہ موطا ہے جو یحییٰ بن یحییٰ المصمودی اندلسی متوفی ۲۳۴ھ کی روایت سے ہے۔ اسیوجہ سے مطلق موطا کے اطلاق پر یہی متبادر ہوتا ہے۔ اِسکی ابتدا یہ ہو۔ وقوت الصلوۃ حدثنا یحییٰ بن یحییٰ انا مالك بن انس عن ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز اخر الصلوۃ یوما
نسخہ ثانی امام محمد بن حسن الشیبانی المتوفی ۱۸۹ھ ہجری کی روایت سے ہے۔ اور یہ موطا امام محمد کے نام سے مشہور ہے۔ امام محمد حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہین امام مالک رحمہ اللہ علیہ کی خدمت مین بھی تین برس کامل رہے ہین اس موطا کی ابتدا یہان سے ہے۔ قال محمد بن الحسن اخبرنا مالك بن انس عن یزید بن زیاد مولی بنی هاشم عن عبد الله بن رافع اس کتاب مین امام محمد نے علاوہ ان مرویات کے جو امام مالک کے طریق سے حاصل ہوے۔ اور اخبار بھی جو دوسرے شیوخ کے مرویات سے مسموع ہوے ہین شامل کر دیے ہین۔ موطا یحییٰ مین یہ بات نہین ہو بلکہ صرف مرویات من طریق مالک ہی ہین۔ اِس زمانہ مین ہندوستان مین درس و تدریس مین یہی دو کتابین موطا کی معتبر و متداول ہین۔ فضلاء زمانہ موطا یحییٰ کو جسقدر معتبر و موثوق سمجھتے ہین۔ موطا امام محمد کو اس عزت بالکل نظر سے نہین دیکھتے۔ مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی التعلیق المجد مین لکھتے ہین کہ بنظر انصاف موطا امام محمد کو یحییٰ کے موطا پر بہت وجوہ سے فضیلت ہو۔ چنانچہ اُنھون نے چند معقول وجوہ اِسکی ترجیح پر قائم کرکے لکھا من شاء مزید الاطلاع فلینظر هناك یحییٰ نے امام مالک سے موطا کی تمام و کمال سماعت نہین کی ہو کتاب الاعتکاف کے کچھ ابواب۔ باب خروج المعتکف الی العید۔ باب قضاء الاعتکاف۔ باب النکاح

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

سنہ الاعتکاف۔ زیاد بن عبدالرحمٰن کی روایت سے لکھے ہین۔ امام محمد کو پوری موطا کی بلا واسطہ امام مالک سے سماعت ہی۔ اس کتب خانہ مین اسی کتاب موطا امام محمد کے چند نسخے قلمی و مطبوع نمبر ۱۲۱۴ سے باستثناء نمبر ۱۴۱۵ نمبر ۱۴۱۷ تک موجود ہین۔ اس کتاب کے شروع مین التعلیق الممجد ہے جسکو مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ نے بطریق تحشیہ موطا تالیف کیا ہے۔ ناظرین کتب حدیث کے واسطے یہ کتاب بصیرت افزا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ کی ولادت باسعادت مین ۹۰ھ ہجری سے ۹۷ھ ہجری تک مختلف اقوال ہین۔ ابن خلکان ۹۵ھ ہجری کے قائل ہین۔ زمانۂ حمل آپکا تین سال تک رہا ہی۔ امام علیہ الرحمۃ کا تبع تابعین مین ہونا تو متفق علیہ ہے۔ بعض نے تابعین مین بھی محسوب کیا ہی۔ مناقب و محامد آپکے بیشمار ہین۔ اکابر علمانے مستقل کتابین اس باب مین تالیف کی ہین۔ سیوطی رحمۃ اللہ کی کتاب تزئین الارائک بمناقب الامام مالک اس مضمون مین بڑی تفصیل و بسط کے ساتھ ہی۔ بڑے بڑے ائمہ و فضلا آپکی جلالت شان۔ تقدم علم۔ حفظ احادیث۔ فقاہت۔ ورع و تقوے کے معترف ہین۔ امام شافعی رحمۃ اللہ کا قول ہے۔ لولا مالك وابن عيينه لذهب علم اهل الحجاز۔ اذا ذكر العلماء فمالك النجم الثاقب

ائمہ اعلام۔ نافع بن ابی نعیم۔ زہری۔ نافع مولے ابن عمر۔ محمد بن المنکدر وغیرہم من التابعین و تبع تابعین سے قراءۃ۔ سماعاً علم حدیث کا اتفاق ہوا ہی۔ ابن جریج۔ سفیان ثوری۔ سفیان بن عیینہ۔ اوزاعی۔ شعبہ۔ لیث بن سعید۔ ابن مبارک۔ شافعی۔ ابن وہب۔ اِنکے سوا اور بہت سے طوائف علما نے امام علیہ الرحمہ سے حدیث کی سماعت کی ہی۔ حدیث شریف کی تعظیم و احترام مین نہایت کوشش فرماتے۔ حدیث کے درس و تدریس کا سلسلہ مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہایت ادب و وقار کے ساتھ رکھا تھا۔

ایک مرتبہ ہارون رشید روضۂ منورۂ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی غرض سے مدینۂ طیبہ گئے اور امام علیہ الرحمۃ سے ملاقات کے بعد استدعا کی کہ اگر آپ تکلیف فرماکر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

امین و مامون کو روزانہ علم حدیث پڑھا جایا کرین تو مین بیحد ممنون ہونگا۔ امام علیہ الرحمہ نے نہایت ترش روئی اور کراہتہ سے جواب دیا کہ العلم یؤتی ولا یأتی علم ایسی چیز نہین کہ کسیکی طرف جاوے بلکہ اُسکی طرف طالبین آتے ہین۔ ہارون رشید نے بنظر انصاف اسکی تصدیق کی اور اپنی جسارت کی معافی چاہی۔ بالآخر دونون فرزندون کو امام علیہ الرحمہ کی خدمت مین بھیجدیا۔ امام رحمہ اللہ نے اُنکو دوسرے طلبا پر کبھی ترجیح نہین دی یکسان معاملہ و برتاؤ رکھا۔ باوجود کمال متانت و وقار کے اہل۔ اولاد۔ خدم کے ساتھ حُسن اخلاق و تواضع مین اتباع سنت اور طریق صحابہ کرام کو مرعی رکھتے۔ جعفر بن سلیمان خلیفہ عباسی نے بعض مفترین کی بدگوئی پر جو خلیفہ کی نسبت امام کی جانب سے کہی گئی تھی اعتماد کرکے امام علیہ الرحمۃ کے برہنہ بدن پر کسیقدر تازیانے لگانے اور ہاتھ اس سختی کے ساتھ کھینچا کہ شانہ اپنے مفصل سے جدا ہوگیا۔ اِسیوجہ سے آپ نماز مین ہاتھ نہین باندہ سکتے تھے بلکہ ارسال فرماتے۔ بعض تلامذ نے جنپر حقیقت حال منکشف نہ ہوئی ارسال یدین کو امام کے مذہب پر حمل کیا نفس الامر مین ضم یدین امام کا مذہب ہی۔ نہ ارسال۔ چنانچہ موطا مین روایت ضم یدین موجود ہی۔ چوراسی یا نوے برس کی عمر پائی۔ ربیع الاول کے عشرہ اول کے آخر ایک سو اناسی ہجری (۱۷۹) مین وفات پائی۔ بعض ناقلین نے ۱۷۸ھ کی بھی روایت لکھی ہی۔ بقیع مدینہ منورہ مین مدفون ہوے۔

(اشعۃ اللمعات۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہما)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۹۵	۴۷۳	سنن ابو داؤد (جلد اول) مع الشرح عون الودود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر الازدی السجستانی المتوفی سنہ ۲۷۵ھ		مطبوعہ مجتبائی دہلی سنہ ۱۳۱۸ھ	۲۷۸	

نصف اول ہی۔ ابتدا سے کتاب الجہاد کے ختم تک اس کتاب کی پوری کیفیت مع ترجمہ امام ابو داؤد نمبر ۴۶۴ پر تحریر ہے۔ اس کتاب کے حواشی پر مولوی محمد بن عبد اللہ بن نور الدین پنجابی کی شرح ہی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جسکا نام عون الودود ہی۔ شارح نے علاوہ تشریح رموز متن کے رواۃ کی بھی تحقیق کی ہو۔ طلبا کے واسطے مفید اور نافع شرح ہی۔					
۲۰۶۱	۴۷۴	مجموعۃ الشروح الاربعہ لجامع الترمذی الربع الاول	حضرت مولینا شاہ سراج احمد بن شاہ محمد مرشد سرہندی ثم الرامفوری المتوفی سنہ ۱۲۳۰ھ والشارحین الاخر		مطبوعہ نظامی سنہ ۱۲۹۹ھ	۵۵۴	

اِس مجموعہ مین چار شرحین - ایک فارسی - تین عربی مفصلۂ تحت ہین - شرح فارسی - اور دو شرح عربی متن مین - ایک عربی شرح حاشیہ پر ہی - اِس مجلد مین چارون شرحین صرف ایک ربع کی ہین - شروع کتاب سے ابواب الصلوٰۃ کے ختم تک - یہ مجموعہ صاحبزادہ عبدالوہاب خان خلف نواب محمد علی خان مرحوم والی ٹونک کے اہتمام سے طبع ہوا ہی - اِس مجلد کے دو ٹائیٹل پیج رکھے گئے ہین - پہلے ٹائیٹل پیج سال طبع سنہ ۱۳۰۶ھ اور دوسرے ٹائیٹل پیج پر سنہ ۱۲۹۹ھ تحریر ہین - سب سے پہلے شرح فارسی ہی - یہ شرح ترجمہ کے انداز پر لکھی ہی - مترجم دیباچہ مین لکھتے ہین کہ صحیح مسلم کے ترجمہ کے بعد ۱۵ ذی حجہ سنہ ۱۲۲۰ھ سے ترمذی شریف کا ترجمہ شروع کیا - اور ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۲۲۲ھ مین فراغت ہوئی - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی اظہر ذاتہ القدم باخراج الکائنات من العدم - عبارت ختم صفحہ ۵۵۴ - تمام گشتند ابوابے کہ در حکم نماز بودند -

شاہ سراج احمد ۱۰ شعبان بارہ سو چہتر سنہ ۱۲۷۶ھ سرہند مین پیدا ہوے - اپنے والد کے ہمراہ رامپور آئے - بڑے فاضل اور صاحب نسبت تھے - تمام علوم مین عموماً - اور علم حدیث مین خصوصاً کامل دستگاہ رکھتے - تالیفات کا زیادہ ذوق تہا - اِنکے مؤلفات مین چند کتابین معدود ہین - سیر المرشدین یہ کتاب حضرات مجددیان کے انساب مین ہی - ہادم لذات دار الغرور فی ترجمۂ شرح الصدور -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

رسالہ در ذکر شرب وطعام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم - ترجمۂ فارسی صحیح مسلم - ترجمہ فارسی ترمذی -
کحل العینین فی رویۃ النیرین - رسالہ در فضیلت ذکر خفی وغیرہ - ۱۲ ذی حجہ روز پنجشنبہ بارہ سو تیس ۱۲۳۰ھ
ہجری لکھنؤ مین وفات ہوئی - تابوت لکھنؤ سے لاکر آپکے والد ماجد کے حظیرہ مین دفن کیا - آپکے دو لڑکے
غلام حسین - سراج الرحمٰن - تین لڑکیان - بی بی حضرت بیگم - بی بی امت القیوم - بی بی جوہر آرا بیگم تھین -
(تذکرۂ کاملان - مولفہ حافظ احمد علی خان افسر اعلے الکتب خانہ ریاست و ہدیۂ احمدیہ مولفہ ابو الخیر الشیخ احمد مکی)
دوسری شرح ابو الطیب - عربی مؤلفہ مولٰنا محمد ابو الطیب بن عبد القادر السندی مولداً والمدنی موطناً
والحنفی مذہباً کی ہے - یہ شرح بڑے ربط وضبط کے ساتھ لکھی گئی ہے - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ الحمد للہ الذی
شید ارکان الدین الحنیفی بکتابہ المبین عبارت ختم صفحہ ۵۵۳ لاطفاء المناسب بالنار
(اس مؤلف کے ترجمہ پر آگاہی نہین ہوئی)

تیسری شرح (قوت المغتذی) عربی - مؤلفہ جلال الدین السیوطی متوفے ۹۱۱ھ - ترمذی شریف کی
یہ مشہور ومقبول شرح ہے - عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ علی فضلہ العمیم - عبارت ختم صفحہ ۴۵۵
مجزوم علے جواب الامر - (جلال الدین سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)
چوتھی شرح (عارضۃ الاحوذی) عربی - یہ شرح حاشیہ پر ہے - مؤلفہ الامام الحافظ القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ
المعروف بابن العربی المعافری الاندلسی الاشبیلی المالکی المتوفے ۵۴۳ھ - جامع ترمذی کے تمام شروح مین
یہ شرح بڑی معتبر اور متعارف ہے - آغاز حاشیہ صفحہ ۳ - بعد عبارت الحاقی الحمد للہ مبلغ الحمد اذ
لا یستطیع العبد ختم صفحہ ۴۵۵ واقامتی فی شرقی وغربی واللہ اعلم -
ابن العربی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۳۰۵ کے تحت مین لکھا گیا - حاجی خلیفہ نے کشف الظنون مین ابن العربی کا
سال وفات ۵۴۶ھ لکھا ہے - یہ تحریر صاحب کشف الظنون کی ابن خلکان کی تصریح کے خلاف ہے - وفیات الاعیان
مین ۵۴۳ھ مین ابن العربی کی وفات تحریر ہے -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
نمبر موجودات متعلق نہین ہوے	۴۷۵	مجموعة الشروح الاربعه لجامع الترمذی - الربع الاول	حضرت مولانا شاہ سراج احمد بن شاہ محمد مرشد سرہندی ثم الامروہی المتوفی سنہ ۱۲۳۰ھ وانشاء الله الاخیر		مطبوعہ نظامی سنہ ۱۲۹۹ھ	۵۵۴	
		یہ دوسرا نسخہ تمام امور مین نسخہ سابق کے مطابق ہے۔					
۱۹۵۵	۴۷۶	مجالس الابرار ومسالک الاخیار	احمد الرومی		قلمی	۵۹۷	

تقطیع کتابت ۸ × ۴½ انچہ - سطر ۱۹ - خط نستعلیق پختہ - کتابت سیاہی وسرخی سے - کاتب نے اپنا نام نہین لکھا کرم کا اثر خفیف - پیوندکاری کثیر - صفحہ ۵۹۶ کے بعد تقریباً چار صفحے کم ہین - اول صفحہ پر کاظم علی خان بہادر فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۱۱۲۶ھ کی مہر ہے - یہ کتاب علم وعظ ونصیحت - مسائل فقہیہ - رد بدعات وعادات شنیعہ اور دیگر فوائد و اسرار شرائع کا ذخیرہ ہے - اِس کتاب مین ایکسو احادیث کی شرح ہی - جو کتاب مصابیح الظلم لابن الحکم وغیرہ سے ماخوذ ہین - ہر حدیث کی شرح کیواسطے ایک مجلس مرتب کی ہی - اِس ضرورت سے پوری کتاب مین ایکسو مجالس ہین - عبارت ابتدائی صفحۂ اول الحمد لله الذی رفع اقدار العلماء بمقدار معرفة کتابه المحکم خاتمہ صفحہ ۵۹۰ فنختار احسنها اخلقا معها - اِس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ نمبر ۳۲۴ پر بھی درج ہے - اس مطبوعہ نسخہ مین لفظی اُردو ترجمہ بین السطور لکھا ہی - مولوی سبحان بخش متوطن شکارپور ضلع مظفرنگر اسکے مترجم ہین سنہ ۱۲۷۹ھ مین تحریر ترجمہ سے فراغت پائی - خزینة الاسرار اِس ترجمہ کا نام رکھا - مصنف نے یہ کتاب خالصاً لوجہ الله تالیف کی ہی - ریا وغیرہ کے خیال سے اپکو ظاہر نہین کیا - بہت سے علما کو بھی مصنف کے نام سے بیخبری رہی - شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ایک موقع پر اس کتاب کی نسبت لکھتے ہین - لا علم لنا بحال مصنفه الا ما یکشف عنه هذا التصنیف ومن تدینه وتورعه وتفننه فی العلوم الشرعیة ولنعم ما قیل لا تنظر الی من قال واسمع الی ما قال فانما یعرف الرجال بالحق لا الحق بالرجال - انتهی -

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">صاحب کشف الظنون اس کتاب کے تحت میں صرف اسقدر لکھتے ہیں ۔ للشیخ احمد الرومی اس کتاب کے آخر میں یہ عبارت تحریر ہے ۔ نسخہ مجالس الابرار من تصنیف ملا سعد رومی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ ۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔</td></tr>
<tr><td>۱۹۵۱</td><td>۴۷۷</td><td>الفصول الستہ</td><td>محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری المعروف بخواجہ پارسا ۔ المتوفی سنہ ۸۲۲ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۹۱</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت طولاً مختلف چھ سات انچ کے درمیان عرضاً ۔ چار انچ کے مابین ۔ سطور ۱۸ ۔ کاغذ متن دیسی ۔ کاغذ حاشیہ بادامی ۔ اوراق بوجہ اثر کرم شبک ۔ جابجا پیوندکاری ہے ۔ جس سے بعض جگہ پڑھنے میں بھی دشواری ہے ۔ خط نستعلیق پختہ ۔ کتابت سیاہی و سرخی سے ۔ کاتب کا نام تحریر نہیں ۔ کتاب درمیان سے کچھ ناقص آخر سے ناتمام ہے ۔ صفحات ۱۱ ۔ ۵۷ ۔ ۶۱ ۔ ۹۳ ۔ ۱۰۷ ۔ ۱۳۷ ۔ ۱۳۸ ۔ ۱۸۳ ۔ ۱۹۹ ۔ ۲۰۳ ۔ ۲۴۵ ۔ ۲۷۱ ۔ کی رکابین ٹھیک نہین ہین ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مقامات سے ایک یا دو یا اس سے بھی زیادہ ورق گئے ہوے ہین ۔ کتب خانہ مین دوسرا نسخہ نہین ہے جس سے کتاب کی ٹھیک حالت معلوم ہو سکے ۔ چھ فصلون پر اس کتاب کی ترتیب ہے ۔ یہی وجہ تسمیہ اس کتاب کی ہے ۔ احکام مجتہد فیہ کے ماخذ کو اسمین بتایا گیا ہے اور احادیث سے مذاہب کی تطبیق دکھلائی گئی ہے ۔ اس ضمن مین مجتہدین کے محاسن و مناقب بھی بیان کر دیے ہین ۔ بالخصوص حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے حالات مین زیادہ بسط کیا ہے ۔ کتاب کی خوبی مین کوئی شبہ نہین ۔ فہرست مطبوعہ کتب خانۂ خدیویہ ۔ اور کتب خانۂ پٹنہ مین بھی یہ کتاب نہین ہے ۔ ظاہرا کمیاب معلوم ہوتی ہے ۔ آغاز کتاب صفحہ اول الحمد للہ الذی امرنا ونہانا وارشدنا الی ما یصلحنا فی اخرتنا واولانا نحمدہ ونعوذ بہ من حسرت الجہل وفتنۃ العلم صفحہ ۲ ۔ الفصل الاول فی ذکر طریقۃ احتجاج القوم بالاحادیث</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

صفحہ ۱۶-۲ الفائدۃ السادسۃ ثم الحدیث و یندرج فیہ عند اھلہ قول الرسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفعلہ وتقریرہ صفحہ ۴ و الفصل الرابع فی ذکر الامام الاعظم ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وطرف من مناقبۃ السنیۃ وسیرۃ المرضیہ صفحہ ۲۱۷ - الفصل الخامس من الفصول الستۃ فی ذکر شیٔ من طریقۃ تاسیس الاحکام والفقہ علے ماخذھا من الاحادیث الصحیحۃ آخر عبارت صفحہ اخیر ثم قیل الوضوء مرۃ رکن والثانیہ والثالثۃ سنۃ وقیل الثانیۃ سنۃ والثالثۃ نفل وقیل - اسکے بعد دو ورقوں پر عربی و فارسی عبارت مین کچھ فوائد متفرقہ لکھے ہین -

خواجہ پارسا علیہ الرحمہ بڑے مرتبہ کے شخص اور کمال ظاہری و باطنی سے آراستہ ہین - بہت زمانہ مجاہدہ اور ریاضت مین گذارا - بالآخر حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوکر بیعت سے شرفیاب ہوے - اور مدتون خدمت بابرکت حضرت خواجہ صاحب مین حاضر رہے - دوسری مرتبہ جب خواجہ صاحب نے حجاز کا سفر کیا ہی تو یہ بھی ہمراہی مین تھے - خواجہ صاحب کی نظر خاص انکی جانب تھی - اِسیوجہ سے خلیفۂ دوم کہے جاتے ہین - بہت سے کرامات اور خوارق عادات اِنکے مشہور ہین - ایک مرتبہ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ کی معیت مین حج ادا کیا تھا - دوسری مرتبہ ماہ محرم ۸۲۲ھ ہجری مین - مزارات متبرکہ کی زیارت کے قصد سے بخارا سے سفر کیا - نسف اور بعضانیان اور ترمذ و ہرات و بلخ ہوتے ہوے مکہ محترمہ مین پہنچے - ارکان حج ادا کرنے کے بعد سخت مرض مین مبتلا ہوگئے - یہانتک کہ طواف وداع عماری مین بیٹھکر ادا کیا - اسی حالت مین مدینہ منورہ کی طرف روانگی فرمائی - ۲۳ ذیحجہ سنہ مذکور چہارشنبہ کے روز مدینۂ پاک مین داخل ہوے - حضور اقدس سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بہت بشارتین حاصل ہوئین - یہان قیام کو ایک ہی روز گذرا تھا کہ پنجشنبہ کے روز تہتر برس کی عمر مین انتقال فرمایا - مولینا شمس الدین فناری رومی اور اہل مدینہ اور اہل قافلہ نے نماز جنازہ پڑہی - حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبہ مبارک کے قریب مدفون ہوے - تاریخ وفات کسی نے اِس طرح لکھی ہے ؎

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

محمد حافظی امام فاخرۃ ÷ من کان یسمع قول الحق من فیہ ÷ اذا سألت لنا ریخ فوتہ منہ ÷
فقال فصل خطابی اشارۃ فیہ ۔ (رشحات عین الحیوۃ ۔ نفحات الانس)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۴۷۸	التنقیح لالفاظ الجامع الصحیح	الشیخ بدرالدین محمد بن بہادر بن عبداللہ الزرکشی المتوفی ۷۹۴ھ		قلمی	۳۳۷	

تقطیع کتابت ½ ۸ × ½ ۵ ۔ انچہ ۔ سطر ۱۳ ۔ خط و کاغذ عرب ۔ کتابت سرخی و سیاہی سے ۔ کاتب کا نام تحریر نہین ۔ پوری کتاب مین کرمخوردگی و پیوندکاری پائی جاتی ہے ۔ مگر اسکا اثر حروف وغیرہ پر کچہ نہین پڑا ہے عبارت صاف طور پر پڑہی جاتی ہے ۔ بعض جگہ نوٹ اور تصحیح ہے ۔ کتاب کے پہلے صفحہ ٹائیٹل پیج پر مہر غضنفر خانہ زاد شاہ عالم پادشاہ غازی ثبت ہے ۔ مختصر شرح صحیح بخاری کی ہے ۔ شارح علیہ الرحمہ نے اس شرح مین عبارت متن کے تراکیب الفاظ اجنبیہ کی توضیح ۔ اعراب غامضہ کی شرح ۔ نہایت خوبی سے کی ہے نسب کے انضباط مین بھی بڑا کام کیا ہے ۔ جن اسما مین تصحیف کا خوف تھا عمدہ عنوان سے انکی تحقیق کی ہے ۔ بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ ان تمام باتون مین ایجاز و اختصار ملحوظ ہے ۔ بیحد مفید کتاب ہے ۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ علی ما عم بالانعام وخص بالبیان والافہام خاتمہ صفحہ ۳۳۷ لارب غیرہ ولا معبود سواہ ۔

علامہ زرکشی ۷۴۵ھ ہجری مین پیدا ہوئے ۔ فاضل اجل اور محقق بے بدل ہین ۔ علے الخصوص ۔ فقہ ۔ اصول ادب مین ۔ علمی استفادہ شیخ جمال الدین اسنوی ۔ سراج الدین البلقینی سے کیا ۔ دمشق مین ابن کثیر حلب مین شیخ شہاب الدین اذرعی کے فیض تعلیم سے بھی مستفیض ہوئے ۔ خانہ نشینی اختیار کی تھی ۔ کہین آتے جاتے نہ تھے ۔ کتب بینی کے بیحد شایق تھے ۔ کتابونکا شوق کتب فروشون کے بازار مین لیجاتا وہان کتابونکا مطالعہ کرتے جو بات قابل لکھنے کے ہوتی اسکو نقل کر لیتے ۔ مختلف فنون مین انکی متعدد

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تصانیف ہین ازانجملہ یہ کتابین زیادہ مشہور ہین۔ شرح المنہاج۔ شرح جمع الجوامع تنقیح علے البخاری البحر فی الاصول۔ سلاسل الذہب فی الاصول۔ شرح التنبیہ البرہان فی علوم القرآن۔ تخریج احادیث الرافعی تفسیر القرآن لے سورۃ مریم۔ تیسری رجب دوشنبہ۔ سات سو چورانوے ۷۹۴ ہجری کو مصر مین انتقال ہوا اور قرافۂ صغرے مین مدفون ہوے۔ (شذرات الذہب حسن المحاضرۃ)</td></tr>
<tr><td>۲۱۱۱</td><td>۴۷۹</td><td>الموضوعات الکبیر</td><td>ملا علی بن سلطان محمد القاری الہروی۔ المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ</td><td></td><td>مطبوعۂ مجتبائی دہلی سنہ ۱۳۱۵ھ</td><td>۱۱۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ نمبر ۴۳۰ پر مع کیفیت تحریر ہوچکا۔ اس مطبوعہ نسخہ مین قلمی نسخہ کی نسبت ابتدا مین کچھ زیادتی دیکھی جاتی ہے۔ باقی تمام باتون مین اُسی کے موافق ہو۔ (ملا علی قاری کی متعلق نمبر ۴۳۰ پر لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td>۲۲۴۱</td><td>۴۸۰</td><td>شرح تراجم ابواب صحیح بخاری</td><td>شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ المتوفی سنہ ۱۱۷۶ھ</td><td></td><td>مطبوعۂ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۳ھ</td><td>۱۵۱</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب صحیح بخاری کے صرف ترجمہ ابواب کی شرح مین لکھی گئی ہو۔ جس سے ترجمہ باب اور مطالب احادیث مین پوری پوری مطابقت دکھائی ہو۔ کتاب باوجود اختصار بہت مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ۔ وصلے اللہ علے سیدنا محمد وآلہ۔ الخ خاتمہ صفحہ ۱۲۶۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ آخر مین مفصل فہرست مضامین کتاب وغیرہ لکھی ہو۔
حضرت شارح رحمۃ اللہ کا اسم گرامی احمد اور عرف شاہ ولی اللہ ہے۔ مذہباً حنفی۔ مشرباً نقشبندی نسباً فاروقی ہین۔ سلسلۂ نسب اکتیس واسطہ سے خلیفۂ ثانی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہو۔ ولادت آپکی چوتھی شوال چہارشنبہ بعد نماز صبح قبل طلوع آفتاب سنہ ۱۱۱۴ھ مین ہوی۔ عظیم الدین تاریخی نام ہے۔ پانچ سال کی عمر مین مکتبی تعلیم شروع ہوی۔ ساتوین سال آپکے والد ماجد نے نماز پڑھوائی۔ اور روزہ رکھنے کا بھی امر فرمایا۔ اسی سال کے ختم پر قرآن عظیم بھی ختم کرچکے۔ قرآن شریف سے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

فارغ ہونے کے بعد کتب فارسیہ اور مختصرات عربیہ پڑھنا شروع کیا۔ دسویں سال شرح ملا پڑھنے کی نوبت پہنچی۔ چودھویں سال نکاح ہوا۔ پندرھویں سال والد ماجد سے بیعت کی اور علوم متعارفہ کی خوانگی بھی پوری ہوگئی۔ سترھویں سال حضرت والد ماجد سے اجازت بیعت وارشاد حاصل ہوئی۔ اور اسی سال میں انکے والد کی رحلت بھی ہوگئی۔ والد ماجد کی وفات کے بعد تقریباً دس سال درس کتب دینیہ وعقلیہ پر مواظبت فرمائی۔ سنہ ۱۱۴۳ ہجری کے آخر میں بیت اللہ تشریف لے گئے۔ ایک سال حرمین محترمین میں قیام فرمایا۔ شیخ ابو طاہر مدنی اور دیگر علما ومشائخ کبار حرمین معظمین سے علوم ظاہری وباطنی کا استفادہ کیا۔ شیخ ابو طاہر مدنی رحمۃ اللہ نے خرقہ جامعہ بھی آپکو پہنایا۔ سنہ ۱۱۴۵ھ کے شروع میں وطن میں مراجعت فرمائی۔ مدت العمر ہدایت وارشاد خلائق میں مصروف رہے۔ اوقات گرامی کو شبانہ روز علوم دینیہ اور فن حدیث کی ترویج وتعلیم میں مشغول رکھتے۔ بڑے بڑے فضلا ومشائخ کو آپکے فیض صحبت سے علوم ظاہر وباطن میں تبحر تام حاصل ہوا۔ ہمعصر علما ہمیشہ آپکی ثنا خوانی وقدردانی کرتے۔ آپکے چار فرزند۔ ہر ایک وحید عصر اور فرید دہر تھے۔ بہت سی کتابیں چھوٹی بڑی۔ عربی فارسی آپکے تصانیف میں ہیں۔ بعض مصنفات کے اسمایہ ہیں۔ حجۃ البالغہ۔ ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفا۔ مصفی شرح فارسی موطا۔ مسوی شرح عربی موطا۔ فیوض الحرمین۔ انسان العین فی مشائخ الحرمین۔ فوز الکبیر فی اصول التفسیر۔ قول الجمیل۔ ہمعات۔ الطاف القدس۔ تاویل الاحادیث۔ مقالہ وضیہ فی النصیحۃ والوصیہ۔ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید۔ انصاف فی بیان سبب الاختلاف۔ سرور المحزون۔ لمعات۔ سطعات۔ المقدمۃ السنیہ فی انتصار الفرقۃ السنیہ۔ فتح الرحمن ترجمہ فارسی قرآن۔ انفاس العارفین۔ خیر کثیر۔ شفاء القلوب۔ فتح الخبیر۔ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین۔ البدور البازغہ۔ الزہراوین۔

سنہ ۱۱۷۶ ہجری میں آپکی وفات ہوئی۔

(اتحاف النبلاء المتقین۔ وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۰	۴۸۱	القول المسدد فی الذب عن المسند لامام احمد	ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی - المتوفی سنہ ۸۵۲ھ	سنہ ۸۱۹ھ	مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۱۹ھ	۱۰۴	

بعض محدثین کے نزدیک مسند امام احمد رحمہ اللہ مین کچھ حدیثین ایسی بھی ہین جنکو غیر صحیح یا موضوع کہا جاتا ہے حافظ عراقی متوفی سنہ ۸۰۶ھ یا سنہ ۸۰۵ھ نے اس قسم کی نو حدیثین جمع کی تھین - ابن حجر نے اس کتاب مین علاوہ انکے پندرہ ۱۵ حدیثین اور زیادہ کرکے چوبیس ۲۴ احادیث کا مجموعہ جمع کیا ہی - اور اس پوری تعداد احادیث کے متعلق گفتگو کی ہے - اس کتاب کے ختم ہونے کے بعد ایک رسالہ اور بھی ہی - جو صفحہ ۹۴ سے شروع ہوا ہے اور (ذیل القول المسدد فی الذب عن المسند للامام احمد) کے نام سے موسوم ہے - یہ رسالہ مولوی صبغۃ اللہ مدراسی نے سنہ ۱۲۷۹ ہجری مین تالیف کیا ہے - اس رسالہ مین اس قسم کی بیس حدیثین اور زیادہ کی ہین جو ابن حجر سے رہگئی تھین - آغاز عبارت کتاب ابن حجر صفحہ ۲ الحمد للہ الحکیم فلا یتوجہ علیہ الانتقاض لاحکامہ ابتدا عبارت رسالہ مولوی صبغۃ اللہ صفحہ ۹۴ قال الشیخ الامام والحبر الھمام الخ (ابن حجر کا ترجمہ نمبر ۳۴۵ کے تحت مین لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۲۱	۴۸۲	مسند ابی داؤد الطیالسی	الامام الحافظ الکبیر سلیمان بن داؤد بن الجارود الطیالسی المتوفی سنہ ۲۰۴ھ		مطبوعہ دائرہ المعارف حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۱ھ	۳۹۲	

مستند و معتبر کتاب ہی - دو ہزار سات سو ستر سٹھ (۲۷۶۷) حدیثوں کا مجموعہ ہے - اس کتاب کا مسند اول مسند ابی بکر ہے - سب سے پہلے حدیث اسمین یہ ہے حدثنا شعبۃ قال حدثنا ثنا ابن المغیرہ قال سمعت علی بن ربیعہ الاسدی الخ آخر کی حدیث یہ ہی جسپر کتاب کا خاتمہ ہی - حدثنا یونس قال حدثنا ابوداؤد قال حدثنا سفیان الثوری الخ -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

...ابو داود رحمہ اللہ ایک سو تینتیس ہجری میں پیدا ہوئے - فارسی الاصل ہین - آخر مین بصرہ کی سکونت اختیار کی وہان کے بڑے بڑے محدثین جیسے شعبہ - ہشام - ابن عون وغیرہم سے بہت روایات کرتے ہین - قوی الحافظہ تھے - بڑی سے بڑی حدیث اول سے آخر تک پوری یاد رکھتے - اس خصوصیت مین ہمعصر محدثین مین معروف ممتاز تھے - تینتیس ہزار حدیث یاد تھین - اکہزار شیوخ سے علم حدیث حاصل کیا - انسے کثرت سے لوگون نے انتفاع پایا - علمائے محققین نے بیحد انکی تعدیل و توثیق کی ہو - بیان کیا گیا ہے کہ چالیس ہزار احادیث اپنے قلمبند کی گئی ہین - اسی سال کی عمر پائی - دو سو تین یا چار ہجری مین انتقال فرمایا - یہ ابو داؤد وہ نہین جن جنکی کتاب صحاح ستہ مین معدود ہو - صاحب کتاب سنن ابو داؤد انسے بہت موخر ہین -

بستان المحدثین انساب السمعانی - الطیالسی کی نسبت انساب السمعانی مین اس طرح تحریر ہے - بفتح الطاء المهملة والیاء المنقوطة بنقطتین من تحتها وفی آخرها السین المهملة هذه النسبة الی الطیالسة هی التی یکون فوق العمامة -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۱۹	۴۸۳	الخصائص الکبرٰے الجزء الاول	ابی الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ		مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۱۹ھ	۲۸۶	

اس کتاب مین حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے صفات مخصوصہ معجزات باہرہ - خصائص خاصہ احادیث صحیحہ سے جمع کئے ہین - اس موضوع مین اس کتاب کو خاص خصوصیت حاصل ہو - پوری کتاب دو حصون پر منقسم ہے - یہ پہلا حصہ ہے - شروع کتاب سے باب غزوۃ الاسود کے ختم تک عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اطلع فی سماء النبوۃ سراجاً لامعاً وقمراً منیراً - خاتمہ حصہ اول صفحہ ۲۸۰ فهو الذی جاء بها عن کلیبا - اس کتاب کا نام الخصائص النبویہ بھی ہے -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	۴۸۴	الخصائص الکبرٰے الجزء الثانی	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۳۲۰ھ	۳۰۴	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دوسرا حصہ ہے - ذکر معجزات سے آخر کتاب تک ابتدا حصہ دوم صفحہ ۱ ذکر المعجزات التی وقعت عند انقاد کنیہ - عبارت خاتمہ صفحہ ۲۸۰ فی ایجاب شریعتہ لحج البیت - (سیوطی رحمہ اللہ کے متعلق فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہوچکا)					
۲۲۲۰	۴۸۵	کتاب الکنی والاسماء المجلد الاول	الامام ابو بشر محمد بن احمد بن حماد بن سعد الرازی الوراق الدولابی المتوفی سنہ ۳۲۰ھ		مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۲ھ	۲۰۲	
		اس کتاب میں صحابہ کرام اور اکثر اُن رواۃ کے اسماء وکنیت کی تشریح ہے جو حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی ہیں - رواۃ حدیث کی کنیت و اسم لکھنے کے بعد اُنکے بعض مرویات بھی لکھے ہیں - کتاب میں سب سے پہلے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک اور کنیت کی تحقیق کی ہے - یہ بھی بتایا ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ نام رکھنا تو جائز ہے مگر کنیت کے ساتھ نام مزدوج کرنا ناجائز - سلسلۂ بیان میں حروف تہجی کی ترتیب کا لحاظ رکھا ہے - پوری کتاب کے دو حصہ کئے گئے ہیں - یہ پہلا حصہ ہے حرف الف سے حرف السین کے ختم تک - عبارت آغاز حصہ اول صفحہ ۲ وصلے اللہ علے سیدنا محمد وعلے آلہ وصحبہ وسلم خاتمہ حصہ اول صفحہ ۲۰۲ واذا ائتمن خان الی قول وصحبہ وسلم					
ایضاً	۴۸۶	کتاب الکنی والاسماء المجلد الثانی - مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۱۷۱ ۹۴	
		دوسری جلد ہے حرف الشین المعجمہ سے حرف یا کے ختم تک - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ وصلے اللہ علے سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم خاتمہ صفحہ ۱۷۱ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلے العظیم آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے - ابو بشر رحمہ اللہ کی پیدائش رے میں ہوی - اُنکی ولادت کی تاریخ لکھی نہیں گئی سنہ ۲۶۰ ہجری میں مصر کا					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		سفر کیا- حدیث کی تحصیل وسماعت بغداد- بصرہ- شام کے علما کی خدمت مین کی- علم حدیث- اخبار تواریخ کے بہت بڑے عالم تھے- اکثر محدثین کبار انسے روایات کرتے ہین تاریخ بلیدہ وفیات علما مین انکے بہت سے مصنفات ہین- ماہ ذی القعدہ تین سو بتیس ۳۳۲ ہجری سفر حج مین (دعرج) مین جو کہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مابین ایک مقام کا نام ہے انتقال فرمایا- دعرج ایک اور قریہ کا نام بھی ہے جو نواحی طائف مین واقع ہے- دولابی ضمہ اور فتح دال دونون کے ساتھ مستعمل ہے- دولاب کیطرف نسبت ہے- ایک قریہ ہے متعلقات رے سے- (انساب السمعانی- ابن خلکان) اس مطبوعہ نسخہ کے اول مین جو ابو بشر کی وفات ۳۱۰ھ ہجری مین لکھی ہے کتاب وفیات الاعیان اور انساب سمعانی وغیرہ کی تصریح کے خلاف ہے-					
۴۲۲۲	۴۸۷	دلائل النبوۃ	ابو نعیم الحافظ الکبیر احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مہران الاصبہانی المتوفی ۴۳۰ھ		مطبوعہ ۱۳۲۰ھ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	۲۳۳	
		کتب احادیث مین معتبر کتاب ہے- اس کتاب مین خاص وہ حدیثین ہین جو جناب سرور کائنات افضل مخلوقات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وخصائص- دلائل اور معجزات- حالات نبوۃ وغیرہ کے باب مین وارد ہین- پوری کتاب پینتیس ۳۵ فصول پر منقسم ہے- اول صفحہ کی عبارت مین تقریباً نصف صفحہ کے قدر بیاض ہے جسکی معذرت مصحح نے اسطرح لکھی ہے حیث کانت النسخۃ المنقولۃ عنها قدیمۃ الخط المکتوبۃ سنۃ (۶۰۳) عتیقۃ جدًا فی اکثر صفحاتها بیاضات ونقائص ولم نجد نسخۃ اخرے کاملۃ فبقی البیاضات والنقائص فی بعض المواضع علی حالها- عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی- عبارت خاتمہ صفحہ ۲۳۳ وکان ابراهیم علیہ السلام اشبہ الناس بی خلقا وخلقا-					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحہ</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ابونعیم اعلام محدثین اور اکابر حفاظ دین سے ہین ۔ تین سو چھتیس ۳۳۶ ہجری مین آپکا تولد ہوا ۔ لڑکپن ہی سے سعادت و رشد کے آثار آپ مین نمودار تھے ۔ مشائخ محدثین نے آپکو ہونہار دیکھکر چھ سال کی عمر مین تبرکاً اجازتِ حدیث عطا کی یہ خصوصیت آپ ہی کے ساتھ مختص ہے ۔ کہ لا بزمانہ نے آپکے لڑکپن مین جو نیک تفاول کا تخم جہاڑا تھا خدا کے فضل سے وہ ثمر آور ہوا ۔ آپنے جوان ہوکر علم حدیث وغیرہ کو اس تحقیق و خوبی سے اجلہ مشائخین سے حاصل کیا کہ احفظ المحدثین وقت مانے گئے ۔ بڑے بڑے حفاظ فن کا آپکی طرف رجوع ہوا آپکے وفورِ علم قوت حفظ ۔ علو اسناد کی بنا پر کثرت سے محدثین آپکے حلقۂ تدریس مین داخل ہوے ۔ بیشمار اہل علم نے آپسے استفادہ کیا ۔ خطیب بغدادی جو بہت بڑے شخص ہین آپ ہی کے اخص تلامذہ مین شمار کئے جاتے ہین ۔ آپکے مصنفات مین یہ کتابین معدود ہین ۔ کتاب معرفۃ الصحابہ ۔ المستخرج علے البخاری ۔ دلائل النبوۃ ۔ المستخرج علے المسلم ۔ تاریخ اصبهان ۔ کتاب صفۃ الجنۃ ۔ کتاب الطب فضائل الصحابہ ۔ کتاب المعتقد ۔ رسائل مختصرہ ۔ چوہتر سال کی عمر مین ۲۰ محرم الحرام چار سو تیس ۴۳۰ ہجری مین دار آخرت کا سفر کیا ۔ اصبهان عراق عجم مین مشہور شہر اور دار السلطنت ہے ۔
(ابن خلکان ۔ تذکرۃ الحفاظ)</td></tr>
<tr><td>۲۲۲۴</td><td>۸۸۴</td><td>المعتصر من المختصر من مشکل الآثار</td><td>القاضی ابو المحاسن یوسف بن صلاح الدین ابو البرکات موسی الحنفی</td><td></td><td>مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۱۷ھ</td><td>۴۹۷</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مشکل الآثار مصنفہ امام طحاوی متوفے ۳۲۱ھ ہجری ۔ فن حدیث مین مطول اور مشہور کتاب ہے ۔ قاضی ابو ولید سلیمان باجی متوفے ۴۷۴ھ ہجری نے اسکو مختصر کیا ۔ یہ کتاب اس مختصر کا اختصار ہے ۔ ابواب فقیہ کے انداز پر کتاب کی ترتیب رکھی گئی ہے ۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ ۔ احمد اللہ حمدا تلیق بجلال ذاتہ خاتمہ صفحہ ۴۹۶ واللہ نسئلہ التوفیق کتاب کے آخر مین فہرست ابواب بھی منضم ہے ۔
(اس کتاب کے مولف کا ترجمہ معلوم نہین ہوا)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۱	۴۸۹	الاتحافات السنیہ فی الاحادیث القدسیہ	الشیخ العلامہ محمد المدنی	سنہ ۱۱۹۱ھ	مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۳ھ	۲۳۹	

اس کتاب میں احادیث قدسیہ کو جو باسانید جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہین (کتاب جمع الجوامع) وغیرہ سے جمع کیا ہے۔ تین ابواب اور خاتمہ پر کتاب مرتب کی گئی ہے۔ پہلے باب مین وہ حدیثین لکھی ہین جنکا آغاز لفظ (قال) کے ساتھ ہے۔ دوسرے باب مین ایسی حدیثین ہین جو لفظ (یقول) سے شروع ہوئی ہین۔ تیسرے باب کی احادیث مین اس قسم کا کوئی خاص التزام نہین۔ اس باب مین احادیث نبویہ کو حروف ہجا کی ترتیب سے جمع کیا ہے۔ ان احادیث کے درمیان مین کلام الٰہی یعنی حدیث قدسی بھی مذکور ہے۔ خاتمہ مین لفظ قدسی کی تحقیق قرآن شریف اور حدیث قدسی کا فرق بیان کیا ہے۔

عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انزل اہل الحدیث منازل الابرار خاتمہ صفحہ ۲۳۶۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(حضرت مؤلف بارہوین صدی کے فضلا مین ہین انکا مفصل ترجمہ دیکھا نہین گیا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۵	۴۹۰	الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار	الامام الحافظ ابی بکر محمد بن موسیٰ بن عثمان بن موسیٰ بن عثمان بن الحازم المعروف بالحازمی الہمدانی الشافعی المتوفی سنہ ۵۸۴ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۹ھ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	۲۴۸	

اس کتاب مین ان حدیثون کو جمع کیا ہے جو باہم ناسخ و منسوخ ہین۔ اس قسم کی احادیث لکھنے سے پہلے نسخ کے معنی شرائط نسخ۔ علامات نسخ۔ وجوہ ترجیح وغیرہ کی تفصیل ہے۔ کتاب باوصف قلیل حجم ہونے کے بیحد نافع اور مفید ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الکبیر المتعال۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۷ بطاعتہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ وسلم۔ ابوبکر حازمی کا سال ولادت ۵۴۸ھ یا ۵۴۹ھ ہے۔ بڑے متقی اور صالح شخص تھے۔ ابتدائی تعلیم ہمدان مین ابوالوقت عبدالاول السجزی۔ ابوالعلاء الہمدانی۔ شہردار بن شیرویہ۔ ابی زرعہ وغیرہم کی خدمت مین پائی۔ پھر بغداد۔ موصل۔ واسط۔ بصرہ۔ اصبہان۔ حجاز وغیرہ کا سفر کیا۔ اس سفر مین نامور فضلا اور معروف ومشہور علما سے جملہ فنون کی تحصیل وتکمیل کی۔ تمام علوم مین حدیث شریف کا مذاق اپر غالب رہا۔ اور اسی فن شریف مین زیادہ توغل کیا۔ احفظ الناس فی الحدیث مشہور ہوے۔ احوال رجال اور اسانید کے بھی بڑے ماہر تھے۔ آخر مین بغداد مین متوطن ہوے۔ وہان مذہب شافعی پر تفقہ پیدا کیا۔ زہد وتعبد وریاضت مین بھی حسب بدوقت مشہور تھے۔ افسوس کہ ایسے باکمال شخص نے عین جوانی مین جام مرگ نوش کیا شہر بغداد مین ۱۸۔ جمادی الاول پانسو چوراسی ۵۸۴ھ سال ہجری پیک اجل کو لبیک کہا۔ کہ نماز جنازہ ہونیکے بعد حضرت جنید بغدادی کے پہلو مین مدفون ہوے۔ آپکے مصنفات مین یہ کتابین معدود ہین۔ عجالۃ المبتدی فے الانساب۔ المؤتلف والمختلف فی اسماء البلدان۔ الناسخ والمنسوخ۔ سلسلۃ الذہب حازم آپکے اجداد مین ہین۔ اسی مناسبت سے آپ حازمی مشہور ہوے۔ (طبقات للسبکی۔ تذکرۃ الحفاظ لذہبی وغیرہما) اس مطبوعہ نسخہ کے اول مین مصحح کتاب کی کم توجہی سے مصنف کا سالِ وفات ۵۱۴ھ غلط تحریر ہے۔
۲۳۱۴	۲۹۱	شرح اربعین النوویہ	لم اقف		قلمی	۲۰۴	تقطیع کتابت ۲/۱ ۵ × ۲/۱ ۳ انچہ۔ سطر ۲۳۔ خط نستعلیق طالبعلمانہ۔ کرمخوردہ بہت ہے۔ اوراق پیوندکاری ہے۔ کہین حاشیہ پر اور کہین درمیان مین۔ بعض جگہ پیوندکاری کے سبب پڑھنے مین دقت ہوتی ہے۔ امام نووی نے جو بیالیس ۴۲ احادیث مختلف مضامین کی جمع کی ہین اور اربعین نووی کے نام سے مشہور ہین۔ مولف نے انکی شرح لکھی ہے۔ اس شرح مین شرحین نووی سے مطلب احادیث کو ظاہر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							کیا ہے اور اکثر جگہ شرحین تمام کرنے کے بعد تحقیق مطالب کو بعنوان مسئلہ لکھا ہے جسمین عقائد و فقہی طریق سے مطالب کی تحقیق کی ہو۔ جیسا کہ عبارت ذیل خطبہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ الباب الاول فی ذکر اربعین احادیث صنفه الامام النووی مع شرحین له وما کان من غیر شرحین ذکر اسمه عند المسئلة وذکر بعد التنبیهات جواهر نفیسة فی سلك عبارة ملخصة جامعة للمعانی النفیسه۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب کسی بڑی کتاب کا حصہ ہو اس لیے شروع مین لکھتے ہین۔ اما بعد المقصد الثانی فی احادیث منقولة من کتب الاحادیث وفیه ابواب۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مقصد اول پہلے مذکور ہو چکا ہو۔ باب اول مین اربعین نووی کی شرح ہے جیسا کہ عبارت منقولہ ماسبق سے واضح ہو چکا صفحہ ۱۹۰ پر اس باب کے خاتمہ مین رسالہ حصول الرفق باصول الرزق جو جلال الدین سیوطی کی تصنیفات سے ہے اسکی حدیثین نقل کی ہین۔ لکھتے ہین خاتمه هذا الباب فی احادیث منقولة من مختصر اسمه حصول الرفق باصول الرزق للشیخ جلال سیوطی رحمه الله۔ اس رسالہ سے جو حدیثین نقل کی ہین وہ تقریباً اڑہائی ورق مین لکھی ہین۔ اسکے بعد لکھتے ہین صفحہ ۱۹۶ پر۔ باب فی شعب الایمان من شرح نقایه للشیخ جلال سیوطی۔ اس باب مین تقریباً تین ورق پر کتاب تمام الدرایہ سے جو جلال الدین سیوطی نے خود نقایہ کی شرح لکھی ہو حدیثین نقل کی ہین اسکے خاتمہ پر لکھتے ہین۔ انتهی کلام شرح النقایه للشیخ جلال سیوطی رحمه الله۔ اسی عبارت پر اس کتاب کو ختم بھی کر دیا ہو۔ آغاز کتاب۔ الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله وحبیبه وخلیله وخیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین۔ اس کتاب مین احادیث منقولہ اربعین نووی کو سرخی سے لکھا ہو۔ اور شرح سیاہی سے۔ شارح کی تحقیق نہین ہوی نہ تو اس کتاب مین کہین ذکر ہے نہ دوسرے طریق سے معلوم ہو سکا۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۵۴	۳۹۲	موطا الامام المہدی السفر الاول والثانی	ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن تومرت المنعوت بالمہدی الہرغی المتوفی سنہ ۵۲۴ھ		مطبوعہ [illegible] جزائر	۰۵۱	

مشہور تواریخون مین اس کتاب کا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا۔ بہت سے کتب خانون کی فہرستون مین بھی یہ کتاب معلوم نہ ہوسکی۔ مقدمہ کتاب ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت جزائر کے خزانہ قدیمی مین یہ کتاب پائی گئی۔ مغربی یا اندلسی خط کی لکھی ہوئی تھی۔ موطا امام مالک رحمہ اللہ کا اختصار ہو۔ بحذف اسانید۔ ترتیب مضامین مین بھی تصرف کیا گیا ہے۔ کہین زیادتی وتفصیل کو بھی دخل دیا ہے۔ اسمین شبہ نہین کہ کتاب اسلوب عمدہ اور ترتیب مناسب پر بنائی گئی ہو۔ دو حصون پر تقسیم کیا ہو۔ حصہ اول کو سفر اول اور حصۂ ثانی کو سفر ثانی سے معنون کیا ہو۔ فہرست مفصل دونون حصون کی کتاب کے آخر مین موجود ہے۔ حصۂ اول کی ابتدا اوقات نماز سے اور خاتمہ کتاب النذور پر کیا گیا ہو۔ دوسرے حصہ کو کتاب الضحایا سے شروع اور کتاب الجامع پر ختم کر دیا ہو۔ ہر کتاب کو بسم اللہ اور درود سے جداگانہ عنوان پر لکھا ہو۔ آغاز صلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وسلم تسلیما۔ فی الاوقات۔ عن ابن شہاب عن عمر بن عبد العزیز اخر الصلوۃ الخ۔ خاتمہ۔ کان یاتی قباء ماشیًا وراکبًا۔

مولف عاشورہ کے روز چار سو پچاسی ہجری (۴۸۵ھ) مین جبل سوس مین جو بلاد مغرب مین ہو پیدا ہوے۔ اور وہین نشو ونما پایا۔ نسب انکا محمد ابن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما پر منتہی ہوتا ہو۔ طلب علم کی غرض سے بلاد مشرق کا سفر کیا۔ امام غزالی وغیرہ سے بھی عراق مین ملاقات رہی ہو۔ مکہ مکرمہ مین بہت مدت تک قیام کیا۔ علم شریعت وحدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واصول فقہ وغیرہ مین اچھی مہارت پیدا کی تھی۔ اعلے درجہ کے متقی اور عبادت گزار تھے۔ دنیوی سامان بہت کم رکھتے تھے۔ مغربی اور عربی دونون زبانون مین نہایت فصیح تھے۔ مخالفین شرع پر بیدھڑک اظہار حق کر دیتے تھے۔ پانسو چوبیس ہجری (۵۲۴ھ) مین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انتقال کیا۔ ابن خلکان مین تفصیلی حالات اُنکے لکھے ہین۔					
۲۷۵۷	۴۹۳	مسند امام احمدؒ مع منتخب کنز العمال الجزء الاول	امام المحدثین و مقدام الزاہدین ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی المتوفی ۲۴۱ھ		مطبوعۂ مصر	۴۶۶	

اس کتاب کی تصنیف و تسوید خود امام علیہ الرحمہ نے کی ہو۔ لیکن ترتیب و تہذیب اپنی حیات مین نکر سکے۔ امام کی وفات کے بعد ابو عبد الرحمن عبد اللہ آنکے صاحبزادہ نے مرتب کیا۔ اس ترتیب مین دو امر ایسے واقع ہو گئے۔ ایک تو احادیث کی زیادتی کی گئی۔ دوسرے تنقید ٹھیک نہین ہوئی اہل مدینہ کو اہل شام مین اور اہل شام کو اہل مدینہ مین خلط کر دیا کسیقدر زیادتی ابو بکر قطیعی سے بھی جو اس کتاب کے راوی ابو عبد الرحمن عبد اللہ سے ہین ہو گئی ہو۔ بعض محدثین نے اس کتاب کو دوسری ترتیب سے بھی مرتب کیا ہو۔ لیکن وہ مرتب شدہ مفقود ہو۔ یہ کتاب اٹھارہ مسند پر مشتمل ہو۔

اوّل مسند عشرۂ مبشرہ۔ دوسری مسند اہل بیت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تیسری مسند ابن مسعود چوتھی مسند ابن عمر۔ پانچوین مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص و ابی رمثہ۔ چھٹے مسند حضرت عباسؓ اور پسران بزرگ اُنکے۔ ساتوین مسند عبد اللہ بن عباسؓ۔ آٹھوین مسند ابی ہریرہ۔ نوین مسند انسؓ بن مالک خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دسوین مسند ابی سعید خدری۔ گیارہوین مسند جابر بن عبد اللہ انصاری۔ بارہوین مسند مکیان۔ تیرہوین مسند مدنیان۔ چودہوین مسند کوفیان پندرہوین مسند بصریان۔ سولھوین مسند شامیان۔ سترہوین مسند انصار۔ اٹھارہوین مسند حضرت عائشہؓ مع مسند دیگر نساء۔ پوری کتاب کی ایکسو بہتر ۱۷۲ جزء پر تقسیم ہو۔ اس مطبع مین پوری کتاب کو چھ حصونمین طبع کیا ہو مشہور ہو کہ مسند امام احمد رحمہ اللہ تیس ہزار حدیثین ہین بعض کا یہ بھی قول ہو کہ مع زیادات ابو عبد الرحمن عبد اللہ چالیس ہزار حدیثین ہین مجلد ہذا پہلا حصہ ہے ابتدا مسند مسند ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جو اُنھون نے زمانہ خلافت مین منبر پہ بیان فرمائی ہو مسند عبد اللہ بن مسعود پر اس حصہ کو ختم کیا ہو۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۵۷	۴۹۴	مسند امام احمد مع منتخب کنز العمال (الجزء الثانی)	امام المحدثین مقدام الزاہدین ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی المتوفی سنہ ۲۴۱ھ		مطبوعہ مصر	۵۴۴	
		دوسرا حصہ ہے مسند عبداللہ بن عمرؓ سے شروع اور مسند ابو ہریرہؓ کے ختم پر ختم ہے۔					
"	۴۹۵	مسند امام احمد مع منتخب کنز العمال الجزء الثالث	ایضاً		"	۵۰۳	
		تیسرا حصہ ہے۔ مسند ابی سعید خدری سے شروع۔ اور مسند کیسان پر ختم ہے۔					
"	۴۹۶	مسند امام احمد مع منتخب کنز العمال الجزء الرابع	ایضاً		"	۴۴۷	
		چوتھا حصہ ہے۔ مسند مدنیین سے بقیہ حدیث سہل بن ابی حثمہ سے شروع اور حکیم بن معاویۃ البہزی کی حدیث پر ختم ہے۔					
"	۴۹۷	مسند امام احمد مع منتخب کنز العمال الجزء الخامس	ایضاً		"	۴۵۶	
		پانچواں حصہ ہے۔ حدیث بہز بن حکیم سے شروع۔ اور حدیث نوفل الاشجعی پر ختم۔					
"	۴۹۸	مسند امام احمد مع منتخب کنز العمال۔ الجزء السادس	ایضاً		"	۴۵۶	

چھٹا حصہ ہے۔ حدیث مقداد بن اسود سے شروع اور خاتمہ کتاب فی احادیث متفرقہ پر ختم ہے۔
امام احمدؒ کی ولادت ربیع الاول سنہ ۱۶۴ ہجری میں شہر بغداد میں ہوئی یا مرو میں پیدا ہوئے۔ اور حالت شیر خواری میں بغداد آ گئے صحیح یہ ہے کہ آپکا نسب عدنان شیبانی مروزی سے ثابت ہے۔ بغداد میں نشو و نما پایا۔ اور اسی دیار میں طلب علم و تحصیل حدیث میں مصروف رہے۔ سند اور سماع حدیث کی غرض سے۔ کوفہ و بصرہ و مکہ و مدینہ و یمن و شام وغیرہ میں سفر کیا۔ اور ان مقامات کے علما و مشائخ سے کتابت و سماع حدیث سے فائدہ حاصل کیا۔ کہتے ہیں کہ امام شافعی کے شاگرد اور

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مصاحب خاص رہے جبتک کہ امام شافعیؒ نے مصر کا سفر کیا۔ ہنگام سفر فرمایا کہ بغداد مین امام احمدؒ سے زیادہ متقی اور فقیہہ دوسرا مینے نہین چھوڑا۔ ہزارہا احادیث کے حافظ تھے۔ اِنکے زمانہ مین کوئی انسے زیادہ حفظ حدیث نہوا۔ بڑے بڑے مشائخ اور علما جیسے بخاری اور مسلم اور ابو ذرعہ اور ابو داؤد سجستانی انسے روایت حدیث کرتے ہین۔ ستر برس فقر کی حالت مین گزارد ے۔ کوئی شئے کسیکی قبول نہین کی صبر اور توکل اور استغنا اور ورع وتقوے کے متعلق جو حکایات اِنکے مشہور ہین انسے ثابت ہوکہ بڑے پایہ اور عالی مرتبہ کے شخص تھے۔ ابو ذرعہ سے منقول ہے کہ میری آنکھ نے امام احمدؒ جیسا شخص نہین دیکھا کسی نے پوچھا کہ علم مین۔ فرمایا کہ علم و زہد وفقہ مین۔ نہایت خوبصورت میانہ قد کے آدمی تھے۔ ریش مبارک مین مہدی کا ہلکا خضاب فرماتے کسیقدر ڈاڑہی مین سیاہ بال بھی باقی تھے۔ خلیفہ معتصم نے بہت زور دیا کہ امام خلق قرآن کے قائل ہوجائین مگر یہ عدم خلق کے قول پر جمے رہے اگرچہ اس انکار پر تازیانے لگائے گئے محبوس بھی کئے گئے۔ لیکن اپنے قول سے نہ ہٹے۔ آخر اسی حالت مین قیدخانہ مین وفات پائی۔ علاوہ اس مسند کے امام کے اور بھی مصنفات ہین۔ تفسیر قرآن نہایت مبسوط۔ کتاب الزہد۔ کتاب الناسخ والمنسوخ۔ مسنک کبیر۔ مسنک صغیر۔ کتاب حدیث شعبہ۔ کتاب فضائل صحابہ۔ کتاب التاریخ۔ کتاب الاشربہ وغیرہم۔ امام رحمہ اللہ کے دو فرزند تھے۔ عالم و کامل۔ ایک صالح دوسرے عبداللہ انہین عبداللہ کے نام سے امام کی کنیت ہے۔ صالح اصفہان کے قاضی تھے ۲۶۶ھ مین وہین وفات پائی۔ عبداللہ کی وفات انکے بعد ہے۔ امام رحمہ اللہ کی وفات جمعہ کے دن ۱۲ یا ۱۳۔ ربیع الاول اور بعض کے نزدیک ربیع الآخر ۲۴۱ھ بغداد مین واقع ہوی۔ اور باب حرب مین مدفون ہوے۔ نماز جنازہ مین آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتین شریک تھین۔ جس دن آپنے وفات پائی بیس ہزار نصارے اور مجوس و یہود مسلمان ہوئے۔ (ابن خلکان و بستان المحدثین وغیرہما)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		منتخب کنز العمال	شیخ علاء الدین علی المشہور بالمتقی الہندی بن حسام الدین بن عبد الملک بن قاضی خان المتوفی سنہ ۹۷۵ھ				

مؤلف رحمہ اللہ نے پہلے کتاب جمع الجوامع مؤلفہ علامہ سیوطی کو مرتب و مبوب کرکے کنز العمال کے ساتھ موسوم کیا۔ پھر کنز العمال کا انتخاب کرکے منتخب کنز العمال نام رکھا۔ یہ منتخب جلد مجلدات مسند امام احمد مرقومہ سابق کے حواشی پر ہے۔ عبارت ابتدائی حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ الذی سہل علی عبادہ حفظ الکتاب والسنۃ (شیخ علی متقی کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۲۶۲ پر لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۰۸	۴۹۹	المنتقی	الامام الحافظ ابی محمد عبد اللہ بن علی بن الجارود النیشاپوری المتوفی سنہ ۳۰۷ھ		سنہ ۱۳۱۵ مطبوعہ حیدرآباد	۵۰۴	

یہ کتاب گویا مستخرج ہے صحیح ابن خزیمہ پر لیکن اسمین صرف اسکے اصول احادیث پر اکتفا کیا گیا ہے اسی وجہ سے منتقی نام رکھا گیا۔ اس کتاب مین ہر حدیث کی برابر حاشیہ پر حروف تہجی سے کتب ماخوذ عنہا کا اشارہ کیا گیا ہی۔ مثلاً ط سے موطا۔ حم سے مسند امام احمد خ سے بخاری۔ م سے مسلم۔ د سے ابوداؤد۔ علی ہذا القیاس کتاب کو اس حدیث پر تمام کیا ہی۔ اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم ان عبد اللہ بن نافع حدثہم قال حدثنا ہشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابیہ ان معاویۃ رضی اللہ عنہ لما قدم المدینۃ حاجا جاءہ عبد اللہ بن عمر فقال لہ معاویہ حاجتک یا ابا عبد الرحمن فقال لہ حاجتی عطاء المحررین فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین جاءہ سبی لم یبدء باول منہم۔ مؤلف علیہ الرحمہ کے تفصیلی حالات معلوم نہو سکے۔ اسی مطبوعہ کتاب کے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آخر مؤلف کے متعلق طبقات ذہبی سے سارع حدیث کے بعد لکھا ہے وکان من العلماء المتقین المجودین توفے سنہ سبع وثلاث مائۃ۔					
۲۹۰۳	۵۰۰	کتاب الدیات	الامام الحافظ ابو بکر بن عمرو بن عاصم الضحاک الشیبانی المصری المتوفے سنہ ۲۸۷ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۸۴	

اِس کتاب مین اُن احادیث کو بسند صحیح جمع کیا ہے جنمین قتلِ مومن کی متعلق ترہیب و ممانعت آئی ہے۔ قصاص و دیت کا بیان اور اقسام قتل عمد او خطا کا بھی ذکر ہے۔ خطار طبیب و بیطار کے متعلق جو احکام آئے ہین کسی عضو خاص کا مجروح کردینا یا کسیکو دشنام دینا۔ اِسکے متعلق جو سزائین مقرر ہین۔ نا بینا جسقدر اور جسجگہ مارنا جائز ہے۔ اِسیطرح وہ مواقع جہان قتل مباح ہے یہ تمام بیانات مذکور ہین۔

اِس کتاب کا طرز اور وضع وشان دیگر کتب احادیث سے جدا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علے سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ خاتمہ صفحہ ۸۴ ورواہ ابو حاتم عن الانصاری۔

مصنف علیہ الرحمہ کا نام تاریخ یافعی مین صرف ابو بکر بن عمر لکھا ہے اور طبقات حفاظ مین لفظ ابو بکر کے بعد احمد کا لفظ بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ اسیطرح تاریخ یافعی مین بن عمر کے بعد بن عاصم الضحاک الشیبانی البصری لکھا ہے اور طبقات مین بن عمرو بن النبیل ابی عاصم الشیبانی تحریر ہے۔ مصنف علیہ الرحمہ بڑے حافظ کے شخص تھے۔ اصبہان کے قاضی بھی رہے ہین اور حفاظ حدیث مین دسوین طبقہ کے آدمی۔ فقہ او حدیث مین ظاہر المذہب تھے۔ مصنفات انکے متعدد ہین جسوقت بصرہ مین فتنۂ زنج واقع ہوا انکی تمام کتابین غارت ہوگئین۔ فقط حافظہ کی قوت سے پچاس ہزار احادیث کا اعادہ کرلیا۔ ربیع الآخر ۲۸۷ھ دو سو ستاسی ہجری مین وفات پائی۔

(مرآۃ الجنان طبقات الحفاظ للذہبی)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۰۴	۵۰۱	اخبار اہل الرسوخ فی الفقہ والتحدیث بمقدار المنسوخ من الحدیث	الشیخ الامام العلامہ جمال الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ		

مختصر کتاب ہی۔ بطریق رسالہ کے اُن احادیث پر مشتمل ہے جنمین ظاہراً ایک دوسری کی ناسخ ومنسوخ معلوم ہوتی ہے جیسے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے بارہ مین حضرت حذیفہ اور حضرت جابر کی روایت مین بظاہر ناسخیت ومنسوخیت مفہوم ہوتی ہے۔ روی حذیفہ قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اتی سباطتہ قوم فبال وھو قائم۔ وروی جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نھی ان یبول الرجل قائما۔ اس رسالہ مین مصنف علیہ الرحمہ نے اسی قسم کی احادیث سے بحث کی ہے اور انمین بعلت یا صحت وضعف وجہ وجیہ سے بیان کیا ہے۔ بعض علما نے جو حدیث ناسخ ومنسوخ مین خلط کیا ہے اسپر تنبیہ بھی کی ہے۔

مصنف علیہ الرحمہ محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہین۔ پانسو آٹھ یا دس ہجری مین تقریباً پیدا ہوے۔ پانسو چودہ ہجری مین انکے والد نے وفات پائی۔ بغداد کے رہنے والے ہین حنبلی مذہب رکھتے تھے۔ اپنے زمانہ کے علما اور علم حدیث مین بڑے پایہ کے شخص ہوے ہین۔ وعظ گوئی مین کامل دستگاہ رکھتے۔ علم حدیث مین انکے تصانیف بہت زیادہ ہین۔ علم تواریخ مین کتاب منتظم فی تاریخ الامم مبسوط کتاب ہے۔ موضوعات حدیث مین بڑے حجم کی کتاب انکی مشہور ہے۔ علاوہ اسکے دیگر فنون مین بھی انکے مصنفات کثیر ہین تصنیف کی نسبت مبالغہ سے کہا گیا ہے کہ روز ولادت سے وقت انتقال تک نہ اجزا روزانہ کا حساب پڑتا ہے۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو اس کثرت سے لکھا ہے کہ تراشۂ اقلام کی نسبت جنکا بڑا انبار جمع ہوگیا تھا۔ وصیت فرمائی تھی کہ میرے غسل موت کا پانی انہین سے گرم کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اسپر بھی تراشۂ اقلام باقی رہگئے۔ بہت سے اشعار لطیف بھی انکی طرف

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							منسوب ہین مجلس وعظ مین سوالات کے جوابات بہت ہی ندرت کے ساتھ دیتے تھے - چنانچہ ایک مرتبہ سنی اور شیعی مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ او حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی بابت مناقشہ ہوا بالآخر انکو جانبین نے حکم قرار دیا او عین مجلس وعظ مین پہنچکر اپنا اپنا مدعا ظاہر کیا - آپنے کیا خوب جواب فرمایا کہ من بنتہ فی بیتہ جس سے ہر شخص اپنے مدعا کے موافق کامیابی سمجھ گیا - اِنکے محاسن شمار سے زیادہ ہین شب جمعہ بارہ رمضان المبارک پانسوستانوے ۵۹۷ ہجری مین بغداد مین انتقال فرمایا - اور باب حرب مین مدفون ہوے - جو ز جسکی طرف اِنکی نسبت کیجاتی ہو ایک مشہور مقام کا نام ہے - (ابن خلکان)
۱۸۲۹	۵۰۲	التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر	حافظ ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی ثم المصری المتوفی سنہ ۸۵۲ھ	سنہ ۸۱۲ھ	مطبوع سنہ ۱۳۰۳ھ انصاری دہلی	۴۱۴	
							یہ کتاب فن حدیث مین نہایت عمدہ اور مستند ہو - گویا اس فن کا بڑا فتاوے ہے - جسقدر محدثین اور فقہا مؤلف کے بعد ہوے ہین سب کا سرمایہ ہے - اِس کتاب کی ترتیب ابواب فقہ کے اسلوب پر ہو ہر ہر باب کی حدیث کو جمیع طرق اور بیان علل سے نہایت خوبی و اختصار کے ساتھ لکھا ہے - اِس کتاب مین تخریج احادیث فتح العزیز علے کتاب الوجیز ہے - جو امام قزوینی رافعی شافعی کی بہت بڑی شرح ہے کتاب وجیز پر - اور وجیز امام غزالی رحمہ اللہ کی تصنیف ہو - فروع مین موافق مذہب امام شافعی - جسکو اُنھون نے بسیط اور وسیط اپنی دونون کتابون سے اخذ کیا ہو - جسکی نسبت کہا گیا ہو کہ اگر امام غزالی پیغمبر ہوتے تو کتاب وجیز اِنکی پیغمبری کے واسطے بجائے معجزہ کے ہوتی - تخریج احادیث فتح العزیز مین متأخرین کی ایک جماعت نے متعدد کتابین لکھی ہین - مؤلف نے اِن تمام کتابون کے فوائد و متعلقات حدیث اخذ کر کے مع زوائد جامع اور انفع اس کتاب کو بنا دیا ہو - جیسا کہ خود خطبہ مین لکھتے ہین - اما بعد فقد وقفت علے تخریج احادیث شرح الوجیز للامام ابی القاسم الرافعی شکر اللہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

سعیہ لجماعة من المتأخرین منہم القاضی عز الدین بن جماعہ والامام ابوامامة بن النقاش والعلامة سراج الدین عمر بن علی الانصاری والمفتی بدر الدین محمد بن عبد الله الزرکشی وعند کل منہم ما لیس عند الآخر من الفوائد والزوائد واوسعہا عبارة واخلصہا اشارة کتاب شیخنا سراج الدین الا انہ اطالہ بالتکریر فجاء فی سبع مجلدات ثم رأیتہ لخصہ فی مجلدة لطیفة اخل فیہا بکثیر من مقاصد المطول وتنبیہاتہ فرأیت تلخیصہ فی قدر ثلث حجمہ مع الالتزام بتحصیل مقاصدہ فمن الله بذلک ثم تتبعت علیہ الفوائد الزوائد من تخاریج المذکورین معہ ومن مخرج احادیث الہدایة فی فقہ الحنفیة للامام جمال الدین الزیلعی لانہ ینبہ فیہ علی ما یحتج بہ مخالفوہ وارجو الله ان تم ہذا التتبع ان یکون حاویا لجل ما یستدل بہ الفقہاء فی مصنفاتہم فی الفروع وہذا مقصد جلیل۔ ایک نسخہ قلمی اسکا اسی فن کے نمبر ۶۰ پر درج ہو۔

(ابن حجر رحمہ اللہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۵ ۱۴ پر تحریر ہو چکا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۱۹	۵۰۳	مجموعہ شرح اربعین نووی وغیرہ	محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف المشہور بالامام النووی المتوفی سنہ ۶۷۶ھ		مطبوعہ دہلی انصاری	۱۱۸	

یہ وہ شرح ہی جسکو خود امام نووی نے اپنی اربعین پر لکھی ہے۔ مشہور کتاب ہو۔

(امام نووی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۴ ۱۴ پر لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عمدة الاحکام من کلام خیر الانام	الامام الحافظ عبد الغنی المصری المتوفی سنہ ۶۰۰ھ				

اس کتاب مین صحیحین کی وہ حدیثین جمع کی ہین جو احکام عبادات و معاملات کے متعلق ہین۔
امام و حافظ ابو محمد عبد الغنی بن سعید علی بن الازدی المصری آخر ذیقعدہ تین سو بتیس ۳۳۲ یا تینتیس ۳۳۳ ہجری مین پیدا ہوئے

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر سلسلہ</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مین سو ارتیس ۳۳۸ھ ہجری مین انکے والد سعید نے وفات پائی - علم اور حفظ حدیث مین اپنے زمانہ کے امام تھے - امام دارقطنی کے شاگرد ہین مشتبھۃ النسبۃ اور کتاب المؤتلف والمختلف اِنکے مصنفات سے ہین - اِسکے علاوہ اِنکی اور بھی تالیفات نافع ہین - سہ شنبہ کی شب ساتوین ماہ صفر چار سو نو ۴۰۹ھ ہجری مین انتقال فرمایا - اور سہ شنبہ کے روز مدفون ہوے - (ابن خلکان)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>اصول الایمان</td><td>محمد بن عبد الوہاب نجدی - المتوفی ۱۲۰۶ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اِس کتاب مین ایمان و اسلام و کبائر کے متعلق احادیث جمع کی ہین -</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>فضل الاسلام</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اِس رسالہ مین دین اسلام کی فضیلت کا ذکر ہی -</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>کتاب الکبائر</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اِس رسالہ مین کبیرہ گناہون کی تفصیل مذکور ہی -
محمد بن عبد الوہاب نجدی - گیارہ سو پندرہ ۱۱۱۵ھ ہجری مقام عیینہ مین جو بلاد نجد سے ہے پیدا ہوے اور وہین نشو و نما پایا - قرآن شریف پڑھنے کے بعد اپنے والد سے علم پڑہا - حنبلی مذہب رکھتے تھے - حج کرنے کے بعد جب مدینہ منورہ گئے ہین تو وہان شیخ عبد اللہ بن ابراہیم نجدی سے بھی کسب علم کیا - اپنے والد کے انتقال کے بعد دعوتِ خلق اور وعظ کی طرف متوجہ ہوے - نجد سے عمان تک لوگ اِنکے متبع ہو گئے - پھر وہان سے حجاز و یمن کی طرف بھی اپنا اثر پھیلایا - اِن مقامات کے علاوہ غالباً اِنکا اثر متعدی نہین ہوا - عام و خاص مین عقائد کے باب مین بہت متہم ہین - نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب (اتحاف النبلاء) مین بہت تفصیل کے ساتھ اِنکے حالات لکھے ہین - اور اُن امورات سے جو اُنکی طرف منسوب ہین برئیت ظاہر کی ہی - بارہ سو چھ ۱۲۰۶ھ ہجری مین اُنکا انتقال ہوا -</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نصیحۃ المسلمین باحادیث خاتم المرسلین	لم اقف				
		کتاب الادب والرقاق مشکوٰۃ شریف سے حدیثیں منتخب کرکے لکھی ہین - اِس رسالہ کے مصنف نے اپنا نام نہین لکھا -					
		الرسالہ السنیہ فی الصلوٰۃ	امام احمد حنبل المتوفے سنہ ۲۴۱ھ				
		اس رسالہ میں احادیث جمع کی گئی ہین جنمین زجر و توبیخ ہے - اِن لوگون پر جو ارکان نماز مین امام کی پورے طور پر اتباع یا رکوع و سجود طمانیت سے نہین کرتے - (امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ مسند امام احمد کے تحت مین لکھا گیا ہے)					
		کتاب الصلوٰۃ	شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الحنبلی المعروف بابن القیم الجوزی المتوفی سنہ ۷۵۱ھ				
		یہ کتاب چند سوالات کے جواب مین ہے جو تارک نماز وغیرہ کے متعلق استفسار کیا گیا ہے -					
		الوابل الصیب بالکلم الطیب	ایضاً				
		یہ کتاب فضیلت ذکر و ذاکر اور دوسرے بیانات مین ہے جو اسی کے قریب ہین - (مصنف رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۰ پر لکھا گیا)					
۲۹۱۴	۵۰۴	تمییز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنۃ الناس من الحدیث	الشیخ عبد الرحمن بن علی الشیبانی الشافعی المشہور بالربیع الزبیدی المتوفے سنہ ۹۴۴ھ	سنہ ۹۰۶ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۴ھ	۲۵۴	
		یہ کتاب ملخص و مختصر ہے کتاب المقاصد الحسنہ کا جو شیخ ابی عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن سخاوی متوفی سنہ ۹۰۲ھ کی تالیف ہے - اس کتاب کی ترتیب اوائل حروف حدیث پر کی گئی ہے - مقاصد حسنہ کی تالیف کا سبب یہ ہوا کہ لوگون نے ایسی باتونکی نسبت حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کی جو بالکل بے اصل تہین اور انکو					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

احادیث صحیحہ کے ساتھ خلط کردیا چونکہ یہ امر سخت قبیح اور اکبر کبائر مین سے ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب امورات کاذبہ منسوب کئے جائین اس ضرورت سے سخاوی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو لکھا۔ اور احادیث صادقہ کو کاذبہ سے ممیز کر دکھایا۔ انکی اس کتاب مین تطویل ہوگئی تھی اس لئے شیبانی رحمہ اللہ نے ملخص و مختصر انکا کتاب ہذا کو چار روز مین کیا۔ اور کہین کہین اپنی طرف سے قلتُ کے ساتھ کچھ بڑہایا ہے آخر جمعرات کے دن ۱۲ ماہ رمضان المبارک نوسو چھ ۹۰۶ مین فراغت پائی۔ مگر ابھی تک اسمین کسیقدر بقیہ بھی رہگیا تھا جسکو انھون نے اسکے بعد مقام زبید محروسہ۔ جو یمن کے متعلقات سے ہے پورا کردیا۔

آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی رفع بعض خلقہ علے بعض فی الدرجات۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۱۔ قال مولفہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ فرغت من اختصارہ فی اربعۃ ایام آخرھا ضحی یوم الخمیس الثانی عشر من شہر رمضان سنہ ست وتسعمأتہ سوی احرف یسیرۃ الحقتہا بعد ذلک وذلک بمدینۃ زبید المحروسۃ من الیمن المیمون الی آخر العبارۃ۔

عبدالرحمن شیبانی چوتھی محرم آٹھ سو چھ ہجری مین جمعرات کے دن مقام زبید محروسہ جو یمن کے متعلقات سے ہے پیدا ہوے۔ اسی سن مین انکے والد زبید محروسہ سے چلے گئے۔ جنکو شیبانی نے پھر نہین دیکھا۔ انکے دادا شرف الدین اسمٰعیل شافعی کے زیر تربیت پرورش پائی۔ اور انہین کی دعا سے نفع اٹھایا۔ بڑے ثقہ۔ صالح۔ عابد۔ متواضع شخص تھے۔ اخبار و آثار کے حافظ۔ علم حدیث کے ماہر۔ بہت سے فضلا سے اخذ علوم کیا۔ بڑے بڑے اکابران کے شاگرد ہوے۔ ہمیشہ اپنے گھر اور مسجد مین عبادت اور تدریس حدیث مین مشغول رہتے۔ انکے مصنفات متعدد ہین منجملہ انکے یہ کتابین زیادہ مشہور ہین۔ تیسیر الوصول الی جامع الاصول مصباح المشکوٰۃ۔ غایۃ المطلوب۔ اعظم المنہ فیما یغفر اللہ بہ الذنوب ویوجب بہ الجنہ۔ بغیۃ المستفید باخبار زبید قرۃ العیون فی اخبار الیمن المیمون۔ مولد شریف نبوی۔ کتاب المعراج وغیرہ۔

(شذرات الذہب)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۱۵	۵۰۵	تذکرۃ الموضوعات	العلامۃ الحافظ ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد المقدسی المعروف بابن القیسرانی الشیبانی المتوفی سنہ ۵۰۷ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۱۲۰	

اس کتاب مین اُن احادیث کو جمع کیا ہے جنکے راوی جھوٹے ضعیف۔ بے اعتبار۔ متروک القول ہین۔ ابتداے حرف حدیث کے اعتبار سے حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ ہر حدیث لکھنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ اسکا راوی اس حیثیت کا ہے۔ کتاب کے آخر یہ عبارت لکھی ہوی ہے۔ وجد فی نسخۃ ما نصہ آخر کتاب التذکرۃ للحافظ ابی الفضل بن طاہر المقدسی وکان الفراغ منہ فی ثانی ربیع الثانی من شہور سنہ ۹۸۶ والحمد للہ علی ید العبد الفقیر الحقیر الی اللہ تعالے عبد الرحمن بن محمد بن حسن بن محمد الطوخی المالکی الازہری غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن دعا لہ بالمغفرۃ۔ مؤلف رحمہ اللہ چھٹی شوال چارسو اڑتالیس ۴۴۸ ہجری بیت المقدس مین پیدا ہوے۔ علم حدیث مین بڑے پایہ کے شخص تھے۔ حدیث صحیح اور سقیم کے پرکھنے اور معرفت رجال حدیث مین بڑی قدرت رکھتے۔ حدیث شریف کی طلب مین بلاد شام اور مصر اور حجاز اور عراق اور فارس و خراسان وغیرہ کے بہت سے سفر کیے ہین۔ اعلے درجہ کے خطاط اور زود نویس تھے۔ قرأت حدیث مین تیزی اور سرعت انکی مشہور ہے۔ شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ کثیر التصانیف ہین۔ انکے بعض مصنفات کے اسماء یہ ہین۔ الیواقیت المصباح۔ ذخیرۃ الحفاظ۔ تکملۃ الکامل لابن عدی۔ تراجم الجرح والتعدیل للدارقطنی۔ اطراف الغرائب۔ کتاب اطراف حدیث مالک بن انس۔ کتاب رواۃ انس بن مالک۔ کتاب اطراف احادیث ابی حنیفہ۔ معجم البلدان۔ کتاب موافقات البخاری ومسلم۔ کتاب صفوۃ التصوف۔ الکشف عن حدیث الشہاب وغیرہم۔ حج اور عمرہ بھی کثیرۃ التعداد انسے ادا ہوے۔ آخری حج کی واپسی ربیع الاول کے مہینے کے ختم جمعہ کے روز پانسو سات ۵۰۷ ہجری مین وفات پائی۔ اور پرانے مقبرہ بغداد مین جو جانب غربی ہے مدفون ہوے۔ (ابن خلکان وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۶۶	۵۰۶	خیر الکلام فی قرأۃ خلف الامام مع قرۃ العینین برفع الیدین	الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۰ھ	۲۷	

اِس جلد مین دو کتابین ہین - متن مین خیر الکلام - حاشیہ پر قرۃ العینین - دونون کتابین امام بخاری کی تصنیف ہین - خیر الکلام - اس کتاب مین اُن احادیث کو جمع کیا ہے جنمین فاتحہ خلف امام پڑھنے کا ثبوت ہے - امام بخاری کی تحقیق کی بنا پر یہی مسلک راجح ہے - قرۃ العینین - اِس کتاب مین رفع الیدین کے باب مین حدیثین جمع کی ہین - اور اِسیکو عدم رفع پر ترجیح دی ہے -

امام بخاری کی کنیت ابو عبد اللہ اور نام محمد باپ کا نام اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ہے - جمعہ کے روز بعد نماز عصر ۱۳ یا ۱۶ شوال ایکسو چورانوے ہجری (۱۹۴) کو بخارے مین پیدا ہوئے - اسی مناسبت سے بخاری کہے جاتے ہین - بلکہ بخاری اُنکی ذات اور اُنکی کتاب جامع صحیح کیواسطے بمنزلہ علم کے ہوگیا ہے - اور اُنکو جعفی بضم جیم بھی کہتے ہین - اِسلئے کہ جد اعلیٰ اِنکے مغیرہ مجوسی تھے - یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے - یہ اسوقت بخارا کا حاکم تھا - فن حدیث مین مقتدا اور محدثین مین امیر المومنین فی الحدیث شمار کئے جاتے ہین - ناصر الاحادیث النبویہ اُنکا لقب ہے - حفظ حدیث اور کثرتِ اطلاع طرق اور فہم معانی کتاب وسنت مین بے نظیر تھے - اعلیٰ درجہ کا ذہن پایا تھا - وقت نظر - قوت اجتہادی زہد وورع مین مثال نہین رکھتے تھے - صغر سنی مین نابینا ہوگئے تھے - مگر ہنی ماں کی دعا سے پھر بینا ہوگئے قرأت اور سماع حدیث کی غرض سے بلاد اسلام مین بہت سفر کئے -

ایکہزار اسی (۱۰۸۰) اشخاص سے روایت حدیث کی ہے - مدینہ منورہ مین حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس تاریخ کبیر تالیف کی - اور جامع صحیح کو سولہ (۱۶) برس کی مدت مین مسجد حرام مین تصنیف کیا - علاوہ ان دونون کتابون مجلد ہٰذا کے اور بھی اِنکے مصنفات ہین - کتاب ادب مفرد - بر الوالدین تاریخ اوسط - تاریخ صغیر - خلق افعال عباد - کتاب الضعفا - جامع کبیر - مسند کبیر - کتاب الاشربہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کتاب ہبہ۔ کتاب وجدان۔ کتاب علل۔ کتاب کُنے۔ کتاب مبسوط تحصیل علوم۔ سفر بلاد و صحبت مشائخ سے فراغت حاصل کرکے وطن اصلی بخارا مین قیام فرمایا۔ اور مدت تک حدیث شریف اور دیگر علوم کی تدریس تعلیم مین مشغول رہے۔ اتفاقاً بخارا کا حاکم بعض وجوہ سے مخالف ہوگیا۔ اسوجہ سے انکو بخارا چھوڑنا پڑا۔ اور اہل سمرقند کی استدعا پر سمرقند کی طرف متوجہ ہوے۔ جب سمرقند کے قریب قریہ خرتنگ مین پہنچے۔ تو معلوم ہوا کہ سمرقند کے رہنے والون مین بھی انکے قیام سمرقند مین اختلاف ہے۔ چند روز اسی قریہ مین قیام فرمایا۔ اور لوگون کے حالات سنکر سخت ملول و پریشان ہوے۔ ایک روز بعد نماز تہجد دعا فرمائی اللّٰهم قد ضاقت علیّ الارض بما رحبت فاقبضنی الیک بالآخر اسی قریہ مین بیمار ہوگئے اور شب غرہ شوال ایکسو ستاون ہجری مین انتقال فرمایا۔ (اشعۃ اللمعات)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۹۲	۵۰۷	شواہد التوضیح والتصحیح لمشکلات الجامع الصحیح	الشیخ جمال الدین محمد بن عبد اللہ بن مالک الطائی الجیانی النحوی المتوفی ۶۷۲ھ		مطبوعہ مطبع انوار احمدی الہ آباد ۱۳۱۹ھ	۱۵۲	

مختصر شرح صحیح بخاری کی ہے۔ مؤلف نے اس کتاب مین جامع صحیح کے کلمات صعبہ اور اعراب مشکلہ کی تشریح و تحقیق کی ہے۔ آیات قرآنیہ اور کلام فصحاے عرب کو بطریق شواہد سند مین پیش کیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب پرانے اور کرم خوردہ نسخہ سے منقول ہوکر طبع کی گئی ہے باوجود کوشش تصحیح بعض جگہ پڑھنے مین ایسی دشواری پیش آئی جسکی وجہ سے کہین کہین بیاض چھوڑی گئی ہے۔

مؤلف کی کنیت ابن مالک ہے۔ نحو مین الفیہ انکا مشہور کتاب ہے۔ چھ سو یا چھ سو ایک ہجری مین پیدا ہوے جیان کی طرف انکی نسبت کیجاتی ہے۔ یہ مقام اندلس کے شہرون مین سے ہے۔ علوم متعارفہ کو بہت سے فضلاے سے حاصل کیا۔ عربیت اور قرأت مین امام فن تھے۔ لغت اور علم حدیث مین بھی کامل دستگاہ رکھتے۔ اشعار عربیہ پر بہت بڑی نظر ہے۔ بڑے عقیل و صاحب وقار و متقی و پرہیزگار شخص تھے۔ فروعات

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مذہب شافعی رکھتے - ایک مدت تک حلب مین وقعت واقتدار کے ساتھ گزران کی - پھر دمشق کی سکونت اختیار کرلی - مصنفات انکے بہت ہین منجملہ اُنکے کتب ذیل زیادہ مشہور ہین -
الفیہ - تسہیل الفوائد فی النحو - کتاب الضرب فی معرفۃ لسان العرب - الکافیۃ الشافیہ - کتاب الخلاصہ - کتاب العمدہ مع شرح - سبک المنظوم وفک المختوم - اکمال الاعلام بتثلیث الکلام - ماہ شعبان چھ سو بہتر ۶۷۲ ہجری مین دمشق مین انتقال فرمایا - اور روضہ قرب الموفق مین مدفون ہوئے - (شذرات الذہب)</td></tr>
<tr><td>۲۷۰۱</td><td>۵۰۸</td><td>تاویل مختلف الحدیث فی الرد علی اعداء اہل الحدیث مع الفہرست</td><td>ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری المروزی النحوی اللغوی - المتوفی ۲۷۶ھ</td><td></td><td>مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ</td><td>۲۸
۴۶۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب مین اُن احادیث کو جو ظاہراً مختلف اور متناقض معلوم ہوتی ہین جمع کیا ہے - اور اُنکی تطبیق و توجیہ سے بیان کی ہے بعض احادیث مشکلہ یا متشابہ پر جو بادی النظر مین شبہات وارد ہوتے ہین اِنکے جوابات عمدہ طریق سے دئے گئے ہین - جو مخالفین کے واسطے مسکت ہین - ابتدا مین فہرست مضامین شامل ہے -
شروع قال الامام ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ رحمہ اللہ تعالی - الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین الخ خاتمہ - وانما اراد انہم یملون الشر وھو لا یملہ - الی آخرہ
ابن قتیبہ کوفہ یا بغداد مین دو سو تیرہ ۲۱۳ ہجری مین پیدا ہوئے - اِنکو دینوری بھی کہتے ہین اس لئے کہ دینور کے قاضی رہے ہین - باپ اِنکے مروزی تھے - بہت بڑے فاضل اور اعلیٰ درجہ کے نحوی اور لغوی تھے - بغداد مین اُنکی سکونت رہی - اسحٰق بن راہویہ اور ابی حاتم سجستانی اور ابی اسحٰق زیادی اور دوسرے اسی طبقہ کے لوگونسے روایت حدیث کرتے ہین - اِنسے اِنکے بیٹے احمد اور ابن درستویہ فارسی نے روایت کی ہے - کتاب المعارف اور ادب الکاتب اُنکی مشہور کتابین ہین - اِنکے سوا اور بھی انکے تصانیف ہین - غریب القرآن الکریم - غریب الحدیث - عیون الاخبار - مشکل القرآن - مشکل الحدیث - طبقات الشعرا -</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اصلاح الغلط - کتاب التعفیہ - کتاب الجمل - کتاب اعراب القرآن - کتاب الانوار - کتاب المسائل والجوابات کتاب السیر والقصاح وغیر ذلک - سنہ وفات میں انکے اختلاف ہے - شروع رجب ۲۸۲ دو سو بیاسی یا اکتر یا ستر میں ناگہانی موت سے انتقال فرمایا - دفعۃً چیخ ماری اور بیہوش ہوگئے - اسی حالت میں راہی ملک بقا ہوئے - بعض مورخین نے دوسری طرح سے بھی انکی موت بیان کی ہے - (تاریخ یافعی)</td></tr>
<tr><td>۲۷۶۱</td><td>۵۰۹</td><td>الجوائز والصلات من جمیع الاسامی والصفات</td><td>مولنا السید نور الحسن خان ابن نواب صدیق حسن خان المتوفی سنہ ۱۳۳۶ھ</td><td>سنہ ۱۲۹۷ھ</td><td>مطبوعہ دہلی سنہ ۱۲۹۷ھ</td><td>۴۹۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب کی تالیف سے اصل غرض تو تعلیم ہے تسمیہ اولاد میں اسماء قدیمہ کی جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مذکور ہیں - اور سلف صالح کے معمول بہا ہیں - مؤلف نے اس غرض کے ضمن میں دوسرے متفرق امورات بھی آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے ذکر کئے ہیں - چونکہ ان باتوں کے بیان میں بہت سی حدیثیں لائی گئی ہیں اسی مناسبت سے یہ کتاب فن حدیث میں درج کی گئی - سب سے پہلے اس کتاب میں خداوند عالم کے اسماء حسنے اور صفات علیا بہت تحقیق و تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں - اسکے بعد انبیا علیہم السلام جو کتاب عزیز میں مذکور ہیں - پھر حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء مبارک - اسکے پیچھے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور ملوک اسلام کے اسما مذکور ہیں - ان امورات کے تذکرہ میں تبعاً اور بہت سی مفید باتیں آگئی ہیں -
(مصنف رحمۃ اللہ کا حال اس سے قبل نمبر ۴۶۵ پر تحریر ہوچکا)</td></tr>
<tr><td>۲۷۵۳</td><td>۵۱۰</td><td>شرح برزخ</td><td>ابو سعید سلمی</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۲۰۱ھ</td><td>۹۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ½۵ × ½۴ - انچ سطر فی صفحہ ۱۷ - خط نستعلیق طالبعلمانہ - کتاب کرم خوردہ اور پیوندکار کاتب مولنا سراج احمد - جو حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی اولاد سے ہیں -</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مختصر کتاب ہے۔ کتب احادیث صحاح اور اقوال اہل فلاح سے ماخوذ ہے۔ کیفیت موت اور حالات برزخیہ کو بیان کیا ہے۔ حدیث نقل کرنے کے بعد مؤلف جہان بطریق شرح کچھ لکھتے ہیں تو قال رضی اللہ عنہ سے شروع کرتے ہیں مختصر خطبہ لکھنے کے بعد باب بدء الموت سے ابتدا کی ہے۔ خطبہ کا آغاز یہ ہے۔ الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوۃ للشریعۃ والصلوۃ علی رسولہ محمد الذی قال موتوا قبل ان تموتوا بالطریقۃ۔ کیفیت موت ختم کرنے کے بعد باب ملاقات الارواح للمیت کو بیان سے شروع کیا ہے۔ اخرج ابن ابی الدنیا عن ثابت البنانی قال بلغنا ان المیت اذا مات احتوشہ اهلہ واقاربہ الذین تقدموہ من الموتی فلهوا فرح بهم وهم افرح بہ من المسافر اذا قدم الی اهلہ قال رضی اللہ عنہ افاد الحدیث ان ارواح الموتی یتلاقون ویفرحون بملاقاتهم۔

آخر کتاب میں باب فی بیان مدۃ البرزخ بیان سے شروع کیا ہے۔ اخرج الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول حدثنا صالح بن محمد حدثنا یعلی بن هلال عن لیث عن مجاهد عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الشفاعۃ یوم القیمۃ لمن عمل الکبائر من امتی۔

خاتمہ کتاب فهذا یدل ان بعثہ علیہ السلام کان فی الف السادسۃ فزیادۃ المدۃ انما هی ستون سنۃ من الالف السادسۃ ومن هذا یزید البرزخ لهذہ الامۃ الی قریب من الالف والخمسمائۃ واللہ اعلم اس کتاب کا ایک نسخہ خوشخط بخط نسخ نمبر ۵۳۸ فن حدیث پر درج ہے۔ مؤلف کتاب کی تحقیق نہیں ہوئی نسخۂ ہذا کے آخر میں یہ عبارت لکھی ہے قد وقع الفراغ من تسوید هذہ الرسالۃ المیمونۃ المسماۃ بشرح البرزخ فی علم الحدیث من تصنیف افاضل الدهر واکابر العصر ابو سعید سلمی۔ وقت الظهر تاسع وعشرین من شهر رمضان من ید الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ تعالی سراج احمد بن محمد مرشد بن محمد ارشد بن محمد فرخ شاہ بن خواجہ محمد سعید بن مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالی ارواحهم سنہ ۱۲۰۰ھ اللهم اغفر لکاتبہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وقاریہ ے یلوح الخط فی القرطاس دھراً ؛ وکاتبہ رمیم فی التراب ۔					
٣١٠٣	٥٠١١	جامع الصحیح المشہور بصحیح مسلم الجزء الاول والثانی	الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری المتوفی سنہ ۲٦۱ھ		مطبوعہ مصر سنہ ١٣٢٧ھ	٦٧٢ ٥٧٦	

صحیحین میں سے ایک اور صحاح ستہ حدیث کی دوسری مقبول اور مشہور کتاب ہے صحت اور حسن قبول کے اعتبار سے دوسری صحیح بخاری کہنا بھی بیجا نہو گا ۔ ابوعلی نیشاپوری اس کتاب کی نسبت کہتے ہیں ما تحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم ۔ علما نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی فضیلت میں کلام کیا ہے ۔ اور ایک کو دوسری پر ترجیح دی ہو ۔ گو آخری فیصلہ صحیح بخاری کی فضیلت پر تمام ہوا ۔ مسلم علیہ الرحمہ نے تین لاکھ حدیث سے جنکو خود مسموع کیا اس کتاب کو انتخاب کیا ہے ۔ اس کتاب کے متعدد نسخے قلمی اس کتب خانہ میں موجود ہیں جو نمبر ۸۹ فن حدیث سے نمبر ۹۴ تک درج ہیں ۔ اس مطبع میں پوری کتاب کو دو حصوں پر تقسیم کیا ہو ۔ حصہ اول ابتدا کتاب سے باب قدر الطریق اذا اختلفوا فیہ تک ہو ۔ دوسرا حصہ کتاب الفرائض سے شروع اور باب فی قولہ تعالے ہذان خصمان اختصموا فی ربہم پر جو کہ کتاب کا ختم ہو ۔ تمام ہوا ۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲ ۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد خاتم النبیین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین ۔ شروع حصہ دوم صفحہ ۲ حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبہ واسحٰق بن ابراہیم واللفظ لیحیی قال یحیی اخبرنا وقال الآخران ثنا ابن عیینہ عن الزہری عن علی بن حسین عن عمرو بن عثمان عن اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر ولا یرث الکافر المسلم ۔

امام مسلم علیہ الرحمہ دوسو دو (۲۰۲) یا دوسو چھ (۲۰٦) ہجری نیشاپور میں جو خراسان کے متعلقات سے ہے پیدا ہوئے فن حدیث کے مقتدا اور پیشوا تسلیم کئے جاتے ہیں ۔ ائمہ حدیث اور اعلام محدثین میں انکا شمار ہے

امام بخاری علیہ الرحمہ آخر عمر مین جب نیشاپور آئے ہین تو امام مسلم نے اُنسے ملاقات کی اور بیشتر انکی خدمت مین آمد و رفت رکھی طلب علم کی غرض سے اقطار و اکناف کا سفر کیا - اور بڑے بڑے ارباب فن حدیث سے سماع حدیث کا اتفاق رہا - خراسان مین یحیی اور اسحق بن راہویہ وغیرہما سے رے مین محمد بن مہران حمال اور ابی غسان مسمعی وغیرہما سے - عراق مین امام احمد بن حنبل اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہما سے - حجاز مین سعید بن منصور اور ابی مصعب وغیرہما سے - مصر مین عمرو بن سواد اور حرملہ بن یحیی وغیرہما سے - اپنے زمانہ کے اکابر علما اور حفاظ سے جو انسے اعلے درجہ مین ہین روایت حدیث کرتے ہین - انکے ہم پلہ اور معاصر بہت سے مشائخ اور علما جیسے ابو حاتم رازی - اور موسی بن ہارون اور ابو عیسی ترمذی انسے حدیث کی روایت کرتے ہین مشائخین مذکورین کے علاوہ اور بہت سی خلائق ہے جنکا احصا اور شمار دشوار ہے - اس کتاب کے علاوہ اور بھی انکے مصنفات ہین - مسند کبیر - جامع کبیر - کتاب علل - کتاب اوہام محدثین - کتاب تمییز - کتاب من لیس لہ الا راو واحد - کتاب طبقات تابعین - کتاب مخضرمین - باتفاق علما شب یکشنبہ ۲۴ رجب دو سو اکسٹھ ہجری پچپن برس کی عمر مین نیشاپور مین انکی وفات ہوی - دوشنبہ کے روز میدان بلدہ نیشاپور مین مدفون ہوے -

(ابن خلکان و اشعۃ اللمعات)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۹۹	۵۱۲	المبین المعین بفہم الاربعین	ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی المکی المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۰۱۰ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۸ھ	۲۳۷	

اربعین نووی کی بسط و تفصیل کے ساتھ شرح لکھی ہو - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی جعل الاعداد والاوقات اعتبارا للانام - عبارت خاتمہ صفحہ ۲۳۲ من الساعۃ التی ھی اخت القیامۃ

(ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۱۰۳ پر تحریر ہوچکا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	سنہ طبع یا کتابت	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۳۱	۵۱۳	الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی الجزء الاول مع الفہرست	علامۃ القاضی علاء الدین علی بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفی المارديني الشہیر بابن الترکمانی الحنفی المتوفی سنہ ۷۵۰ھ		مطبوعہ حیدرآباد سنہ ۱۳۱۶ھ	۳۶۰ ۱۰	
اس کتاب مین سنن بیہقی پر جو حدیث مین مستند کتاب ہے بطریق مباحثہ و اعتراض کلام کیا ہو۔ احادیث صحیحہ و غیر صحیحہ اور قویہ و ضعیفہ مین امتیاز دکھلایا ہے۔ رواۃ حدیث کی حالت سے بھی آگاہ کیا ہو بہت سی جگہ بیہقی کی لغزشون پر تنبیہ کی ہو۔ جابجا اپنے دعوے پر اکابر علماء کے کلام کو سنداً پیش کیا ہو۔ کتاب کی حسن خوبی مین کوئی شبہ نہین۔ دو حصون پر کتاب کو منقسم کیا ہو۔ پہلے حصہ کو عبارت خطبہ کے بعد باب التطہیر بماء البحر سے شروع کیا ہو۔ اور باب لا یجبر من العیوب فی الهدایا پر ختم کیا ہو۔ شروع کتاب مین عبارت ایک سطر کے قریب الحاقی ہو۔ وھو ہذا قال شیخنا علاء الدین قاضی القضاۃ بن الشیخ الامام العلامہ فخر الدین عثمان الماردینی الحنفی غفر الله له - الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآله وصحبه اجمعین - اما بعد فهذه فوائد علقتها - الخ دوسرے حصہ کو کتاب البیوع سے شروع کیا ہو اور باب عدۃ ام الولد پر ختم کیا ہو۔ اس عبارت پر کتاب کا خاتمہ ہو۔ نجزت هذه الفوائد والله المسئول ان یجزینا بفضله علی اجل الفوائد ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا جسکو نواب خلد آشیان طاب ثراہ نے مدینہ منورہ مین اصل نسخۂ مولف سے نقل کرایا ہو نمبر ۱۰۲۳ فن حدیث مین درج ہو۔							
۳۳۳۱	۵۱۴	الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی الجزء الثانی مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۲۶۳ صفحہ ۸	
یہ اس کتاب کا دوسرا جزو ہے۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مؤلف علیہ الرحمہ چہ سو تراسی ۶۸۳ ہجری قاہرہ مین پیدا ہوے - فقہ اور اصول مین کامل مہارت رکھتے تھے - گویا ان فنون مین امام تھے . حدیث مین بھی بڑی دستگاہ تھی - ہمیشہ کتب بینی اور تدریس مین مشغول رہتے - کچھ مدت دیار مصر کے قاضی بھی رہے - متعدد کتب نادرہ انکے مصنفات سے ہین - غریب القرآن - مختصر ابن الصلاح - الجوہر النقی - تخریج احادیث الہدایہ - کفایہ فی مختصر الہدایہ - مختصر المحصل - ماہ محرم ۷۵۰ سنہ ہجری مین وفات پائی - علامہ سیوطی نے اپنی کتاب حسن المحاضرہ مین انکی وفات ۷۴۵ سنہ ہجری مین لکھی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی دررکامنہ مین اور حاجی خلیفہ کشف الظنون مین ۷۵۰ سنہ مین انکی وفات قرار دیتے ہین - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - (الدرر الکامنہ)
۳۳۲۴	۵۱۵	الاتحافات السنیہ فی الاحادیث القدسیۃ	الشیخ محمد المدنی من علماء القرن الثانی عشر	سنہ ۱۱۹۱ھ	مطبوعہ حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۳ھ	۲۳۹	
							ایک نسخہ مطبوعہ اس کتاب کا نمبر ۴۰۹ پر مع کیفیت کتاب ومؤلف کتاب تحریر ہوچکا ہے فلینظر ہناک
۳۲۵۴	۵۱۶	کتاب الاسماء والصفات	الامام الحافظ ابوبکر احمد بن الحسین علی بن علی بن عبداللہ بن موسی البیہقی الخسروجردی المتوفی سنہ ۴۵۸		مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۳۱۳ھ	۳۶۴	
							اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ نمبر ۶۴۴ پر مع مضامین کتاب وترجمہ مصنف لکھا گیا ہے -
۹۳۴۳	۵۱۷	رسالہ عبدالباقی	مولنا عبدالباقی بن مراد الموصلی القرشی		قلمی	۳۲	
							تقطیع کتاب [illegible] - خط اور کاغذ عرب - کسی جگہ پیوند کاری اور کرم کا اثر نہین - کتابت سرخی اور سیاہی [illegible] - کاتب کا نام تحریر نہین صرف اس حدیث کی الراحمون یرحمہم الرحمن تبارک وتعالی، ارحموا من في الأرض يرحمكم من في السماء تفصیل تحقیق سے شرح لکھی ہے -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

سلطان مصطفے خان بن سلطان محمد کے نام پر جو سلاطین عثمانیہ سے ہے۔ کتاب کو معنون کیا ہے۔

آغاز کتاب صفحہ ۲ حمداً لمن اعلی منار اولی العلم ورفع اعلام فضل القضاء وفیصل الحکم۔

خطبہ تمام کرنے کے بعد لکھتے ہیں ۔ حدثنا والدی مراد العمری الموصلی القرشی قال حدثنا اجل الوزیر المحسن مصطفی ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۳۴ وقد تجزم اجر تجلدہ مسارقۃ القلم الی قول والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔

مؤلف کی حالت معلوم نہین ہوئی۔ کتاب کے ختم ہو جانے کے بعد یہ عبارت لکھی ہے العبد الی عبد الباقی العمری الموصلی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۷۷	۵۱۸	مسند عمر بن عبد العزیز الجزء الاول والثانی	الامام العادل امیر المومنین عمر بن عبد العزیز بن مروان الاموی المتوفی سنہ ۱۰۱ھ		مطبوعہ گوگنا	۴۳	

اس کتاب مین ابوبکر محمد بن محمد سلیمان باغندی متوفے سنہ ۳۱۲ھ نے مرویات عمر بن عبد العزیز کو جمع کیا ہے اور دو حصون پر منقسم کر کے جزء اول وثانی سے معنون کیا ہے آخر مین ایک مختصر رسالہ بعنوان التعلیق علی مسند عمر بن عبد العزیز بطریق تخریج احادیث مسند مذکور منضم ہے جسکے مؤلف کا نام نہین لکھا ہے۔

عبارت آغاز کتاب صفحہ ۲ - الجزء الاول من مسند امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی جمع ابی بکر محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی ۔ ختم کتاب صفحہ ۴۴ عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر بخلائہ ان یستقبل بہ القبلۃ ان الناس یکرھون ذلک ۔

امیر المومنین وامام العادلین ابو حفص عمر بن عبد العزیز بن مروان الاموی خلفاء راشدین مین پانچوین خلیفہ اور تابعین مین سے چوتھے طبقہ مین شمار کیے جاتے ہین ۔ گورے چٹے آدمی جسم کے نحیف ۔ ڈاڑھی بہت خوبصورت رکھتے تھے ۔ پیشانی مین لڑکپن مین گھوڑے کے سم سے کچھ شکستگی پہنچی تھی جسکا اثر موجود رہا تھا اسلیے اشج بنی امیہ کہے جاتے تھے ۔ صغرسنی مین کلام مجید حفظ کیا ۔ پھر مصر سے اپنے والد کی اجازت سے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مدینہ منورہ پہنچکر تفقہ فی الدین پیدا کیا - زہد و ورع اور عدل و انصاف انکا مشہور ہے - انکے مناقب مین علما کے بہت سے مصنفات ہین - خلافت کے زمانہ مین انکی پوشاک جسمین قبا اور عمامہ اور قمیص اور پاجامہ اور چادر اور ٹوپی اور موزے تھے - اُسکی قیمت کا تخمینہ صرف بارہ درہم کا ہوا - اور قبل خلافت کے انکا حلۂ مبارک ایک ہزار درہم سے کم نہ ہوتا تھا - مرض کی حالت مین انکا کپڑا بہت میلا ہوگیا تھا - انکی بی بی فاطمہ بنت عبد الملک سے کہا گیا کہ اس کپڑہ کو دہو ڈالنا چاہیئے - جواب دیا گیا کہ اس کپڑہ کے علاوہ دوسرا کپڑا نہین ہے - حضرت انسؓ اور ربیع بن سبرہ اور سائب بن زید اور سعید بن المسیب وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہین - دو برس پانچ مہینے خلافت کرکے چالیس برس کی عمر مین رجب کے مہینے سنہ ۱۰۱ہجری مین انتقال فرمایا - (تاریخ یافعی - شذرات الذہب)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۰	۵۱۹	شرحین صحیح مسلم حاوی اتمام اکمال الاکمال و مکمل اکمال الاکمال - الجزء الاول	الشیخ الفقیہ القاضی ابی عبد اللہ محمد بن خلفۃ الوشتانی الابی المالکی المتوفی سنہ ۸۲۰ و امام ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی الحسنی المتوفی سنہ ۸۹۵		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۷ھ	۳۹۰	

یہ صحیح مسلم کی دو شرحین ہین - ایک شرح ابی دوسری سنوسی - ابی نے شروح اربعہ سے اخذ کیا ہے - شرح مازری - شرح عیاض - شرح قرطبی - شرح نووی - اور اپنی شرح مین ان چارون شراح کے کلام بنظر اختصار معناً ذکر کئے ہین اور جہان ان شراحون کے کلام مین تعقید وغیرہ معلوم ہوئی ہے اسپر تنبیہ کردی ہے - بالخصوص اکمال کے اغلاق مین زیادہ اہتمام کیا ہے جو قاضی عیاض کی مصنفہ ہے - ان چارون شروح کے اشارہ کے واسطے چار حرف مقرر کئے ہین - م - سے امام مازری - ع - سے قاضی عیاض - ط - سے قرطبی - د - سے نووی - صحیح مسلم کی شرح کتاب الایمان سے شروع کی ہے - خطبہ کی شرح نہین لکھی - دیباچہ مین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کی وجہ یوں لکھتے ہیں و لم اتعرض للکلام علی الخطبۃ لانھا لیس من علم الحدیث و ذلک شئ آخر درایت ان اختم البدایۃ بشرح الاحادیث وان انساء اللہ فی الاجل وسھل فاتکلم علیھا ان شاء اللہ تعالی۔ اس شرح کا آغاز اس عبارت سے ہے۔ الحمد للہ العظیم سلطانہ العمیم فضلہ واحسانہ۔ سنوسی اس شرح میں زیادہ شرح ابی سے اور کم کم شرح قاضی عیاض اور قرطبی اور نووی سے نقل کرتے ہیں اور ان شراح کے کلام نقل کرنے کے بعد اپنی طرف سے لفظ قلت کے ساتھ بیان مفصل کرتے ہیں۔ اس شرح میں ان شروح مذکورہ کے اشارہ کیواسطے چار حرف مقرر کئے ہیں۔ ب سے ابی ع سے قاضی عیاض۔ د سے قرطبی ح سے امام نووی سنوسی نے صحیح مسلم کے خطبہ کی بھی شرح لکھی ہے۔ اسی وجہ سے پہلی جلد کتاب ہذا میں کتاب الایمان سے پہلے یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ شروع صفحہ میں متن صحیح مسلم اور اسکے ذیل میں خط جدولی کے فاصلہ سے شرح سنوسی لکھی گئی ہے کتاب الایمان سے آخر کتاب تک تمام جلدوں میں متن حاشیہ پر اور صفحہ کتاب کے صدر میں شرح ابی اور ذیل میں بفاصلہ خط جدولی شرح سنوسی لکھی ہوئی ہے۔ آغاز شرح سنوسی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواسع الجود والکرم۔ اس مطبع میں اس کتاب کی سات جلدوں میں تقسیم کی ہے۔ یہ پہلی جلد ہے۔ شروع کتاب سے بحث احادیث السبعین الفا کے ختم تک۔					
۳۳۸۰	۵۲۰	شرحین صحیح مسلم حاملتین اکمال الاکمال و مکمل اکمال الاکمال۔ الجزء الثانی	الشیخ الفقیہ القاضی ابی عبد اللہ محمد بن خلفۃ الوشتانی الابی المالکی المتوفی ۸۲۸ھ و امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی المتوفی ۸۹۵ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۷ھ	۴۵۱	
		دوسری جلد ہے۔ کتاب الطہارۃ سے باب صلوۃ الخوف کے ختم تک۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۰	۵۲۱	شرحین صحیح مسلم حال المتن اکمال الاکمال ومکمل اکمال الاکمال۔ الجزء الثالث	الشیخ الفقیہ القاضی ابی عبد اللہ محمد بن خلفۃ الوشتانی الابی المالکی المتوفی سنہ ۸۲۸ھ و امام ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی المتوفی سنہ ۸۹۵ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۷ھ	۴۰۸	
تیسری جلد ہے۔ احادیث صلوٰۃ الجمعہ سے مسجد قبا کے بیان تک۔							
″	۵۲۲	شرحین صحیح مسلم حال المتن اکمال الاکمال ومکمل اکمال الاکمال۔ الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً سنہ ۱۳۲۸ھ	۴۵۰	
چوتھی جلد ہے۔ کتاب النکاح سے قول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم العجماء جرحہا جبار تک۔							
″	۵۲۳	شرحین صحیح مسلم حال المتن اکمال الاکمال ومکمل اکمال الاکمال۔ الجزء الخامس	″		ایضاً سنہ ۱۳۲۸ھ	۴۵۶	
پانچویں جلد ہے۔ کتاب الاقضیہ سے حدیث الایتناجی اثنان دون واحد تک۔							
″	۵۲۴	شرحین صحیح مسلم حال المتن اکمال الاکمال ومکمل اکمال الاکمال۔ الجزء السادس	″		″	۳۷۴	
چھٹی جلد ہے۔ کتاب الطب سے ما جاء فی فارس کے ختم تک۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۰	۵۲۵	شرحین صحیح مسلم حال المتن اکمال الاکمال - ومکمل اکمال الاکمال - الجزء السابع	الشیخ الفقیہ القاضی ابی عبداللہ محمد بن خلفۃ الوشتانی الابی المالکی المتوفی سنہ ۸۲۸ھ امام ابی عبداللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی المتوفی سنہ ۸۹۵ھ		مطبوعۂ مصر سنہ ۱۳۲۹ھ	۳۳۴	
		ساتوین جلد ہے - کتاب البر والصلہ سے کتاب التفسیر تک جو ختم کتاب ہے - شارحین کے تفصیلی حالات دریافت نہین ہوے -					
۳۴۲۲	۵۲۶	المسند الشافعی مع الرسالتین	الامام ابی عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی المتوفی سنہ ۲۰۴ھ		مطبوع سنہ ۱۳۰۶ھ مطبع خلیلی آرہ	۱۶ ۲۲	
		مسند شافعی اس سے عبارت ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مرویات اپنے کو جو احادیث مرفوعہ ہین - ربیع بن سلیمان متوفے سنہ ۲۷۰ھ سے بسند بیان کیا ہے - جو بلا واسطہ انکے شاگرد ہین - اور محدثین کے نوین طبقہ مین شمار کئے جاتے ہین - ان تمام احادیث کو ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم متوفے سنہ ۳۴۶ھ نے جو محدثین کے گیارہوین طبقہ مین معدود ہین ربیع سے مسموع کیا - اور سب کو جمع کرکے مسند شافعی نام رکھا عبارت آغاز صفحہ ۲ - اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وصل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون باب ما خرج من کتاب الوضوء خاتمہ صفحہ ۲۱۹ - اخبرنا ابن عیینہ عن منصور عن ابی وائل عن مسروق عن عبداللہ انہ لبی علی الصفا فی عمرۃ بعد ما طاف بالبیت اس کتاب کے اول مین دو رسالے ایک فارسی - مولفہ مولوی علی اکرم آروی - دوسرا عربی - مصنفہ جلال سیوطی منضم ہین - ان دونون رسالون مین اسی مسند کے متعلق بیانات ہین -					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

امام شافعی رحمہ اللہ نسبًا ہاشمی ہین آپکا تولد مبارک سنہ ڈیڑہ سو ہجری مین ہوا ہی۔ کہتے ہین جس روز امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی ہو وہی روز انکی پیدائش کا ہی۔ کما قال الشاعر ؎

بوحنیفہ اول شب نقل کرد شافعی آخر شب از مادر بزاد

اسمین اختلاف ہی کہ آپکی پیدائش کی جگہ غزہ ہی۔ یا عسقلان یا مین۔ صحیح یہ ہی کہ غزہ مین جو ملک شام کے متعلقات سے ہی آپ پیدا ہوے۔ اور دو سال کی عمر مین مکہ مکرمہ لائے گئے۔ یہین نشو و نما ہوا۔ آپکے مناقب و فضائل بیحد ہین۔ بڑے بڑے لوگون نے مستقل کتابین آپکے مفاخر مین لکھی ہین۔ سات سال کی عمر تھی کہ قرآن شریف حفظ کر چکے تھے۔ پندرہ سال کی عمر مین موطا امام مالک رحمہ اللہ تمام و کمال زبر تھا۔ اور اسی عمر مین مسلم بن خالد زنجی مفتی مکہ کی اجازت سے فتوے بھی دینے لگے۔ اسکے بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت مین کچھ زمانہ تک رہکر فیضیاب ہوے۔

سنہ ۱۹۵ ہجری مین بغداد چلے آئے۔ دو سال وہان قیام کا اتفاق ہوا اسکے بعد مکہ معظمہ مراجعت فرمائی سنہ ۱۹۸ھ مین مکہ مکرمہ سے بغداد معاودت فرمائی۔ ایک ماہ یہان اقامت پذیر ہو کر مصر تشریف لائے اور زمانہ وفات تک یہین قیام فرما رہے۔ آپ کی ذات مقدس جامع تھی علوم کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کلام و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم۔ اختلاف اقوال علما۔ معرفت کلام عرب لغات عربیہ وغیرہ۔ اشعار عربیہ بھی بہت سے آپکے مشہور ہین۔ تمام علمار اہل حدیث و فقہ و اصول و لغت و نحو۔ آپکی فقاہت۔ ثقاہت۔ امانت۔ عدالت۔ زہد۔ ورع۔ عفت۔ حسن سیرت۔ علو قدر پر متفق ہین۔ بڑے بڑے فضلا اکابر آپکے تلامذہ مین ہین۔ امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ بھی آپکے شاگرد ہین۔ ماہ رجب کی آخر تاریخ جمعہ کے روز مصر مین انتقال فرمایا۔ اور اسی دن قرافہ صغرے مین مدفون ہوے۔ ربیع بن سلیمان مرادی کہتے ہین کہ جب مین امام موصوف رحمہ اللہ کے جنازہ سے فارغ ہو کر واپس ہوا تو شعبان کا چاند مینے دیکھا۔ (ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۲۳	۵۲۷	سلطان الاذکار من احادیث سید الابرار	نواب سید نور الحسن خان عرف نور میاں خلف نواب صدیق حسن خان المتوفی سنہ ۱۳۰۶ھ		مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۳۱۸ھ	۱۷۶	

ملخص ہے کتاب عمل الیوم واللیلہ کا جو حافظ احمد بن محمد معروف با بن السنی المتوفی سنہ ۳۶۴ھ کی تالیف ہے مؤلف نے بحذف اسناد اسکی تلخیص کی ہے۔ اس کتاب مین اشغال و اذکار احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحوالہ راوی بیان کئے ہین اور ذکر کے اوقات بھی منضبط کئے ہین۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی لا یبلغ غایۃ حمدہ انسان وان کان لہ الف فم فی کل فم الف لسان۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۶ ترقب عندہا مغفرۃ ونحن نترقب ما ترقب۔

مؤلف کا ترجمہ نمبر ۵۰۹ پر تحت کتاب الجوائز والصلات من جمع الاسامی والصفات لکھا گیا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۳۸	۵۲۸	التنقیح لالفاظ الجامع الصحیح	الشیخ بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن بہادر بن عبد اللہ الزرکشی الشافعی۔ المتوفی سنہ ۷۹۴ھ	سنہ ۸۸ھ	قلمی سنہ ۸۵۴ھ	۴۷۰	

تقطیع کتابت طولاً ۱/۲ ۱ انچہ عرضاً مختلف پونے پانچ انچہ سے سوا پانچ انچہ تک۔ سطر ۲۷۔ خط اور کاغذ عرب۔ تقریباً پوری کتاب کے حاشیہ پر کرم خوردگی کا اثر اور پیوند کاری ہے۔ عبارت متن سرخی سے اور شرح سیاہی سے لکھی ہے ناصر الدین بن حسن ناسخ اسکے کاتب ہین۔ یہ نسخہ باعتبار قدامت تحریر اور خوبی خط اور صحت کتابت کے بے عدیل ہے۔ ابتدائی صفحہ مین متعدد عبارتین علمائے کرام کی مع دستخط و مواہیر کے لکھی ہوی ہین جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر اہل علم کے مطالعہ مین یہ کتاب رہی ہے۔ خاتمہ کتاب کے بعد بھی آخر صفحہ کتاب اور حاشیہ پر عربی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ جو بوجہ محو ہو جانے حروف کے صاف طور پر پڑھی نہین آتی مگر جہان کہین عبارت پڑھی جاسکتی ہے اس سے بھی ابتدائی مضمون کی تائید ہوتی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							صفحہ آخر کے شروع حاشیہ پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ قال المؤلف شیخنا بدر الدین محمد بن الشیخ جمال الدین ابی محمد عبد اللہ الزرکشی فرغت منہ فی الثامن ذی القعدۃ الحرام سنہ ثمان وثمانین وسبعمائۃ شروع کتاب صفحہ ۲ قال الشیخ الامام العامل العالم العلامۃ وحید دھرہ ووحید عصرہ ابو عبد اللہ بدر الدین محمد الزرکشی الشافعی تغمدہ اللہ برحمتہ واسکنہ بحبوبۃ جنتہ۔ الحمد للہ علی ما عم من الانعام خطبہ لکھنے کے بعد کتاب کو یہاں شروع کیا ہے باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یجوز فی باب التنوین والاضافۃ وھو خبر مبتدا محذوف ای ھذا باب کتاب الحج کی ابتدا کتاب الحج ردیف یقال ردفتہ رکبت خلفہ صاع کے بیان میں لکھتے ہیں باب برکۃ صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترحم لاکثرھم یعنی اھل المدینۃ ویروی ومدہ اللھم بارک لھم فی صاعھم ومدھم مغازی کے بیان میں لکھتے ہیں باب غزوۃ تبوک وھی غزوۃ العسرۃ بالسین المھملۃ لما بینا اول المغازی خاتمہ کتاب ومنتھی العلم ومبلغ الرضوان وزنۃ العرش وانا اسئل اللہ الکریم المنان ان یجعل جائزۃ ھذا الکتاب القبول منہ والرضوان والعفو والعافیۃ والغفران وان ینفع بہ قاریہ وکتابتہ والواجع الیہ عند الاشکال بمنہ وکرمہ لا رب غیرہ ولا معبود سواہ۔ عبارت کاتب کتاب وکان الفراغ منہ فی یوم الاحد فی شھر جمادی الآخرہ سنہ اربع وخمسین وثمان مائۃ احسن اللہ عاقبتہا علی ید فقیر رحمۃ ربہ ناصر الدین بن حسن الناسخ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن کان سبباً لکتابتہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ اس کتاب کا ایک نسخہ قلمی نمبر ۲۰۷۳ پر ہے کیفیت کتاب وترجمہ مؤلف تحریر ہو چکا
۳۵۶۵	۵۲۹	شرح کتاب مجتبی مختصر سنن ابی داود	الامام العلامہ محمد بن ابی بکر المشہور بابن قیم الجوزی الحنبلی المتوفی ۷۵۱ھ		قلمی ۱۲۹۷ھ	۵۰۹	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							تقطیع کتابت ۶/۴ + ۴/۱ ۴ - انچ - سطر ۲۵ - کاغذ دیسی - خط معمولی طالبعلمانہ - کرم اور پیوند کاری کا کہین اثر نہین - درمیان کتاب کے بعض اوراق پر روغن کا دھبہ ہو - پوری کتاب مین ابواب کو کہین سرخی کہین سیاہی سے لکھا ہو کہین جگہ سادہ چھوڑ دی ہے - کاتب کا نام عبدالرحیم ہو - یہ کتاب نسخۂ مرقومہ سنہ ۷۴۶ھ سے منقول ہو - سنن ابی داؤد جو حدیث مین بڑی مستند و مشہور کتاب ہو - حافظ زکی الدین منذری نے نہایت تہذیب و شائستگی سے اسکو مختصر کیا ہے اور اس مختصر کا نام مجتبٰے رکھا ہو - امام جوزی نے کتاب مجتبیٰ کی تہذیب اسی روش پر کی ہو جیسا کہ منذری نے سنن ابی داؤد مین البتہ بعض مقام پر جہان منذری نے سکوت کیا یا تصحیح حدیث کے متعلق کچھ ذکر نہین کیا ان مقامات کو اس کتاب مین بہت بحث و تشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہو - اسی لئے یہ کتاب مجتبٰے کی شرح کہی گئی ہو خطبہ مین ذکر کرتے ہین - وكان الامام العلامة الحافظ زكي الدين المنذري قد احسن في اختصاره وتهذيبه فهذبته نحو ما هذب هو به الاصل وزدت عليه من الكلام على علل سكت عنها اولم يكملها والتعرض الى تصحيح احاديث لم يصححها والكلام على متون مشكلة لم يفتح مقفلها وزيادة احاديث صالحة في الباب لم يشر اليها وبسط الكلام على مواضع جليلة لعل الناظر المجتهد لا يجدها في كتاب سواه - شروع کتاب صفحہ ۲ ربنا آتنا من لدنك رحمة وهيئ لنا من امرنا رشدا الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين یہاں باب بیان سے ہے - باب الرخصة - قال الشيخ شمس الدين بن القيم رحمة الله بعد قول حافظ زكي الدين في قول جابر رضي الله عنه نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان نستقبل القبلة ببول - حج کے موقع پر لکھتے ہین - باب افراد الحج قال الشيخ شمس الدين عقب كلام الحافظ زكي الدين على حديث عائشة قال والاحاديث الصحيحة صريحة بانها اهلت اولا بعمرة کتاب الفرائض کو لکھتے ہین باب في ميراث ذوي الارحام ذكر حديثا فيه الخال وارث من لا وارث له وتكلم المنذري في رده الى قوله ويحتمل ان يريد به

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		السلطان فانہ یبہی خالہ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۷۶ وعرفت افرس تحتہ ام حمار - وباللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول قوۃ الا باللہ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم - اسکے بعد کاتب نے اپنی طرف سے عبارت تحریر کی ہی جسکا آخر یہ ہے - واحبابہ اجمعین - (مصنف کا حال نمبر ۵۰۰ پر تحت کتاب الوابل الصیب بالکلم الطیب لکھا گیا)					
۳۵۶۸	۵۳۰	حاشیہ منہج العمال فی سنن الاقوال	لم اقف		قلمی	۳۸۹	
		تقطیع کتابت ۱/۲ ۷ - ۴ - انچہ - سطر ۲۵ - کسیقدر کرم خوردہ اور پیوندکار ہی - کاغذ دیسی - خط طالبعلمانہ بروش عرب - لفظ قولہ سرخی سے باقی تمام کتاب سیاہی سے لکھی ہی - ابتدائی چند اوراق پر قولہ جو سرخی سے لکھا تھا اُسپر قلم سیاہی سے پھیر گیا ہے - کاتب کا نام تحریر نہین - یہ کتاب حاشیہ ہی منہج العمال کا جو شیخ حسام الدین علی ہندی متوفے سنہ ۹۷۵ھ کی تالیف ہے جسکو انھون نے جامع صغیر سیوطی کی شرح کے انداز پر لکھا ہی - اور اُسمین ابواب وفصول کی ترتیب جامع الاصول کے طرز پر قائم کی ہے اس حاشیہ مین محشی نے مختصر حمد ونعت کے بعد مقامات مشکلہ اور اقوال مجملہ کی تشریح کی ہے - منہج کی عبارت کو قولہ سے لکھکر اُسکے متعلق تفصیل کرتے ہین - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین قولہ انما الاعمال ای صحتہا وثوابہا قولہ فمن کانت ھجرتہ الی آخرہ - خاتمہ کتاب صفحہ ۳۸۸ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا نذر فی غضب واللہ المیسر للاختتام والموفق للاتمام ببرکۃ نبیہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ الکرام وعلی اصحابہ العظام - محشی کا نام اور حالات دریافت نہین ہوے -					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۰۳	۱۳۶۵	تخریج احیاء العلوم للغزالی ناقص الطرفین	علامہ شیخ الاسلام ابی الفضل بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ		قلمی	۲۸۹	

تقطیع کتابت ۹ × ۱۳ - عرضاً پونے چار سے چار انچ تک۔ خط نسخ۔ کاغذ دہلی۔ کرم خوردہ اور پیوند کاری زیادہ ہے۔ اول سے ناقص اور آخر سے ناتمام۔ لفظ حدیث سرخی سے باقی عبارت سیاہی سے لکھی ہے ناتمام ہونیکی وجہ سے کاتب کا نام معلوم نہیں ہوا۔

اس کتاب میں تمام احادیث احیا کی تخریج کی ہے۔ جملہ احادیث احیا کو بترتیب حروف تہجی برعایت حرف دوم جمع کیا ہے۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ چند اوراق اول سے اور کسیقدر آخر سے گئے ہوئے ہیں اس لئے کہ ابتدائی صفحہ میں احادیث حرف الف مع تا ء فوقانی سے لکھی ہیں۔ اور اخر میں احادیث حرف یا تحتانی مع شروع ہاء ہوز تک موجود ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا میں صرف احادیث الف مع الف و با نہیں ہیں اور آخر میں صرف احادیث حرف یا مع بقیہ ہاء ہوز و حرف یا کی ہے۔ اسمیں شبہ نہیں کہ اس کتاب میں مخرج جزاہ اللہ خیراً نے بڑا کام کیا ہے۔ ابتدائی صفحہ کتاب ہذا کا اس عبارت سے شروع ہوتا ہے اتی جبرئیل بقدر فقال لها الکفت فاکلت منہ اکلۃ فاعطیت قوۃ اربعین رجلا فی الجماع ابو نعیم فی الحلیۃ من طریق عطا بن یسار عن ابی هریرۃ بفرد سفیان بن وکیع عن ابیہ عن صفوان بن سلیم صفوہ ۲۸ ورق ۹۶ سطر ۹ میں لکھتے ہیں ذکرہ الغزالی ھکذا وقال شیخنا لم اجدہ بھذا السیاق واشار الی حدیث میمونہ بنت سعد۔

آخر صفحہ کے ختم کی عبارت ہے حدیث یا ھادہ فودوا عی اللبن الحدیث احمد والطبرانی

(ابن حجر عسقلانی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۵۳۴ کے تحت میں لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۷/۷	۵۳۲	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء الرابع من تجزیۃ خمسۃ عشر اجزاء	الشیخ الامام الحافظ نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ		قلمی	۲۴۰	

تقطیع کتابت مع جدول ۹½ + ۵½ انچ - خط وکاغذ عرب - سطور ۳۵ - پوری کتاب پر جدول شنجرفی و باریکا - پیوندکاری اور کرم کا اثر بہت ہی قلیل ہی - کتابت سرخی اور سیاہی سے کی گئی ہی - کاتب کا نام تحریر نہین - کتاب کے اول و آخر مین دو بڑی مہرون مین لکھا ہی ھذا کتاب وقف لوجہ اللہ - آخر کتاب مین ایک چھوٹی مہر محمد وجیہ نام کی ثبت ہی - صفحہ اول کتاب مین ایک اور مہر ہی جو پڑہی نہین گئی یہ چوتھا جزو ہے منجملہ پندرہ اجزا کتاب کے مؤلف علیہ الرحمہ نے اس کتاب مین علاوہ صحاح ستہ کے احادیث کو دیگر کتب سے بحذف اسانید جمع کیا ہے - جیسے مسند امام احمد و بزار و ابی یعلی الموصلی و معاجم ثلثہ طبرانی وغیرہم - کتاب کی تسمیہ کی بھی یہی وجہ ہی - اس کتاب مین رواۃ کے متعلق جرح و تعدیل صحت و سقم سے بھی گفتگو کی ہی - محدثین متاخرین کیواسطے تحقیق حدیث کا بہت بڑا سرمایہ ہی - حاجی خلیفہ کشف الظنون مین لکھتے ہین کہ اس کتاب کی چھ جلدین ہین - شروع مجلد ہذا صفحہ ۲ و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ الراشدین کتاب التفسیر باب کیف تفسیر القرآن عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان لا یفسر شیئا من القرآن برایہ - ایمان بالقدر مین لکتے ہین - باب الایمان بالقدر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم قال لکل شیء حقیقۃ وما بلغ عبد حقیقۃ الایمان حتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ وما اخطاہ لم یکن لیصیبہ رواہ احمد والطبرانی ورجالہ ثقات - فتن کے ابواب مین لکھتے ہین باب الصبر عند الفتن عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ان الفتنۃ

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ترسل و یدخل معہا الھوی والصبر فمن اتبع الھوی کانت قبلتہ سوداء ومن اتبع الصبر کانت قبلتہ بیضاء رواہ الطبرانی وفیہ محمد بن اسمعیل بن عیاش وھو ضعیف۔
آخر کتاب رواہ احمد وفیہ ابن لھیعۃ وھو ضعیف وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال انما کان لقی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
یہ جلد کتاب التفسیر سے شروع ہوئی ہے اور کتاب الادب کے آخری باب پر ختم ہے۔
مؤلف علیہ الرحمہ سات سو تینتیس ہجری رجب کے مہینے میں پیدا ہوئے۔ لڑکپن میں قرآن شریف پڑھا۔ پھر شیخ ابو الفضل زین الدین عراقی کی رفاقت میں ابتداء عمر سے آخر زمانہ تک رہے۔ سفر و حضر میں انکا ساتھ نہ چھوڑا۔ حج بیت اللہ انہیں کے ساتھ ادا کیا۔ مصر و قاہرہ و حرمین شریفین بیت المقدس دمشق، حلب، حمص، طرابلس وغیرہ میں سماع حدیث میں آنکے ساتھ رہے۔ انکے علاوہ دیگر اکابرین علماء سے بھی استفادہ کیا۔ علم حدیث میں انکو اسقدر توغل تھا کہ حفاظ حدیث میں معدود ہوئے عراقی کی لڑکی کے ساتھ انکا نکاح ہوا۔ زہد و تقوے و عبادت و مشغلہ علم و کتابت حدیث میں اوقات عزیز صرف کرتے۔ علم حدیث اور اہل حدیث سے بے غایت محبت رکھتے۔ عام لوگون سے بہت کم اختلاط کرتے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی انکے مصنفات ہین۔ ۱۹ رمضان شب سہ شنبہ سنہ مذکور الصدر قاہرہ مین انتقال فرمایا اور باب التوفیہ کے باہر مدفون ہوئے۔
(نور الساطع و حسن المحاضرہ)</td></tr>
<tr><td>۳۰۰۵</td><td>۵۳۳</td><td>کتاب القرب فی محبۃ العرب</td><td>الحافظ ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابراہیم الکردی المہرانی الشافعی العراقی المتوفی سنہ [illegible]ھ</td><td>سنہ ۷۹۱ھ</td><td>مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۳۰۲ھ</td><td>۱۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مختصر رسالہ ہے۔ بیس ابواب پر مشتمل ہے محبت قبائل عرب کی فضیلت اور انسے بغض و دشمنی کی مذمت و وعید کا</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بیان کیا گیا ہے۔ شروع صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضل العرب ببعثہ نبیھم سید البشر نبیا وانزل احسن الکتاب بلغتھم قرآنا عربیا۔ اِس کتاب کی تالیف سے مدینہ منورہ میں ۲۵ رجب ۷۹۱ھ کو فراغت ہوئی۔ خاتمہ میں لکھتے ہیں اکملت تبییضہ فی یوم الثلثا الخامس والعشرین من شھر رجب الفرد سنہ ۷۹۱ھ بالمدینۃ الشریفۃ علی ساکنھا افضل الصلوۃ وازکی السلام والحمد للہ اولا وآخرا وظاھرا وباطنا۔ اِس کتاب مطبوعہ میں مؤلف کا سنہ وفات ۸۰۸ھ تحریر ہے جو تحقیق کے خلاف ہے اسیطرح ولدیت کی جگہ دادا کے باپ کا نام لکھا ہے یہ بھی غیر مناسب ہے۔ مؤلف علیہ الرحمہ منشاۃ المہرانی میں جو مصر و قاہرہ کے درمیان ہے۔ گیارہ جمادی الاولے ۷۲۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ کردی الاصل ہیں۔ سلف اِنکے رازیان کے رہنے والے تھے۔ والد اِنکے چونکہ عراق عرب کی طرف آگئے تھے۔ اسیوجہ سے عراقی کہے جاتے ہیں۔ بڑے مرتبہ کے شخص ہیں حفاظ حدیث و اکابر علما میں انکا شمار ہے۔ تمام علوم نحو و لغت و فقہ و اصول قراءت و حدیث وغیرہ میں کامل قدرت رکھتے۔ سب سے زیادہ علم حدیث کی طرف توجہ فرمائی اور اُسمین ایسا ملکہ پیدا کیا کہ شیوخ معصر سبکی و علائی و ابن کثیر وغیرہم ثناخوان ہوے اور حافظ العصر کے لقب سے مشہور کیا۔ متعدد حج ادا کئے۔ مدتوں حرمین شریفین کی مجاورت کی۔ تحصیل علوم کی غرض سے بیت المقدس و شام وغیرہ کا سفر کیا۔ فن حدیث میں مولفات بہت ہیں۔ الفیہ انکی مشہور کتاب ہے۔ شرح الفیہ۔ نظم اقتراح۔ تخریج احادیث احیا۔ تکملہ شرح ترمذی۔ اِنکے سوا چھوٹی بڑی کتابیں اور بہت تالیف کی ہیں۔ اکیاسی برس کی عمر پائی شب چہارشنبہ دوسری شعبان سنہ مذکور الصدر کو حمام کرنے کے بعد انتقال فرمایا۔ [illegible]					
		ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ۔ ناتمام	شیخ ابو المجد عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی المتوفی سنہ [illegible]		قلمی		
		یہ ناتمام کتاب ہے۔ تقریبا پانچ ورق ہونگے نمبر ۴۴ کے مجموعہ میں جو فن تاریخ میں لکھا گیا ہے شامل ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							پوری کتاب سال کے تمام مہینون کے اعمال واذکار وفضائل پر جنکا ثبوت حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔حاوی ہو۔یہ ناتمام نسخہ صرف ماہ محرم و ماہ صفر کے متعلق ہے۔اِس نسخے کے علاوہ چند نسخے کامل قلمی ومطبوع جو نمبر ۱۷۱۳ فن حدیث سے نمبر ۲۰۲۳ تک درج ہین کتب خانہ مین موجود ہین آغاز الحمد للہ الذی جعل اوقات مبارکات مواسم الخیرات والبرکات ومتاجر لاھل النسك والعبادات ترجو فیھا تجارا لھم وتضاعف لھم اجورھم۔ختم۔ھٰذا کلامہ وحیث ختم بالصلوۃ علے النبی علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام ختمنا بہ الکلام واللہ اعلم شیخ علیہ الرحمہ محرم کے مہینے ۹۵۸ھ ہجری مین پیدا ہوے۔شیخ اولیا تاریخ ولادت ہو۔ابتدائے عمر سے طلب علم وعبادت حق کی طرف متوجہ ہوے۔پہلے قرآن شریف وفارسی کی چند کتابین اپنے والد سے پڑھکر صرف ونحو عربی مین مصباح وکافیہ تک اُنہین سے پڑھا۔بارہ برس کی عمر تھی کہ شرح شمسیہ وشرح عقائد پڑہتے تھے۔پندرہ سال کی عمر مین مختصر ومطول سے فراغت پائی۔اُسکے بعد حفظ قرآن شریف اور تمام کتب درسیہ پر عبور کیا۔سات برس تک علمائے ماوراء النہر سے بھی مستفید رہے۔پھر توفیق الٰہی نے رہبری کی حرمین محترمین کی طرف متوجہ ہوے۔بہت مدت اِن مقامات متبرکہ مین قیام فرمایا۔فضلائے عظام اور اولیائے کرام سے صحبت رہی۔فن حدیث کی کامل طور پر تکمیل فرمائی۔اور اِس علم شریف کی اشاعت پر کمر باندھی۔علاوہ اپنی اولاد کے بہت سے لوگون کو تدریس وافادہ سے مستفید فرمایا۔مصنفات اِنکے چھوٹے بڑے تقریباً ایک سو ہونگے۔شعرگوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے پانسو اشعار آپکے بیان کئے جاتے ہین۔سال ایک ہزار باون ہجری مین عالم قدس کی طرف کوچ فرمایا۔فخرالعالم تاریخ وفات ہو۔مرقد مبارک دہلی مین ہو۔ (اخبار الاخیار۔ مآثر الکرام)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۶۹	۵۳۴	المعجم الصغیر مع چند رسائل	الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الطبرانی المتوفی سنہ ۳۶۰ھ		مطبوعہ مطبع انصاری دہلی سنہ ۱۳۱۱ھ	۲۸۸	

منجملہ معاجم ثلثہ کے یہ تیسری کتاب ہے۔ معجم کبیر و اوسط اسکے علاوہ ہین۔ مولف نے اس کتاب مین اپنے اُن شیوخ کو جنسے صرف ایک ایک حدیث نقل کی ہے۔ حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا ہے۔ آخر مین کچھ عورتون کے نام بھی لکھے ہین جنسے سماع حدیث کیا ہے۔ کتاب کا ختم اس حدیث پر ہے۔

حدثنا سمانة بنت محمد بن موسى بن بنت الوضاح بن حسان الانبارية بالانبار قالت حدثني ابي محمد بن موسى قال حدثنا محمد بن عقبة السدوسي قال حدثنا محمد بن حمران قال حدثنا عطية الدعا عن الحكم بن الحارث سلمي سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من اخذ من طريق المسلمين شبرا طوقه الله يوم القيمة من سبع ارضين سمعت صليحة بنت ابي نعيم الفضل بن وكين يقول سمعت ابي يقول القرآن كلام الله تعالى غير مخلوق

آغاز کتاب صفحہ ۲ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم اخبرنا الامام الحافظ ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب اللخمي الطبراني رحمه الله - قال هذا اول كتاب فوائد مشائخي الذين كتبت عنهم بالامصار خرجت عن كل واحد منهم حديثا واحدا وجعلت اسماءهم على حروف المعجم - اس کتاب کے آخر مین چار رسالے اور منضم ہین جنکا تعلق بھی فن حدیث سے ہے۔

طبرانی۔ شہر طبریہ مین جو ملک شام سے ہے دو سو ساٹھ سنہ ۲۶۰ ہجری مین پیدا ہوے۔ اولاً طبریہ مین تحصیل علم کی پھر تینتیس ۳۳ برس علم کی غرض سے بیت المقدس۔ حمص۔ مداین۔ یمن۔ مصر وغیرہ کے سفر مین گذارے۔ اکثر اکابر شیوخ سے استفادہ کیا۔ ابو زرعہ دمشقی اور آنکے اقران انکے اساتذہ مین ہین۔ علم حدیث مین بڑی قدرت پیدا کی۔ حافظہ وسیع رکھتے۔ رجال حدیث کو خوب پرکھتے۔ ابواب

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وعلل وغیرہ کے بڑے مبصر تھے ۔ تصانیف نافعہ انکے کثیر ہین ۔ معاجم ثلثہ اشہر مصنفات مین ہین ۔ سو برس دس مہینے زندہ رہے ۔ ماہ شوال یا آخر ذیقعدہ تین سو ساٹھ (۳۶۰ھ) ہجری شنبہ کے روز اصفہان مین وفات پائی ۔ (تاریخ یافعی ۔ ابن خلکان)					
		غنیۃ الالمعی	مولوی الحاج ابو الطیب محمد شمس الحق بن شیخ امیر علی العظیم آبادی				
		یہ پہلا رسالہ ہے ۔ حدیث شریف کے متعلق کچھ مباحث لکھے ہین حضرت مؤلف کی ولادت ۲۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری عظیم آباد پٹنہ مین ہوئی ۔ آپکا ننہال ڈیانوان ضلع عظیم آباد مین ہے ۔ ابتدائی تعلیم حافظ اصغر علی رامپوری سے پائی ۔ اسکے بعد مولوی راحت حسین جھوائی و مولوی عبد الحکیم شیخپوری سے علم کی تحصیل کی ۔ مولوی فضل اللہ صاحب بھی آپکے اساتذہ مین ہین ۔ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین مولنا قاضی بشیر الدین صاحب قنوجی سے فاتحہ فراغ پڑھا ۔ حدیث کی تکمیل مولنا نذیر حسین صاحب دہلوی ۔ مولنا شیخ حسین عرب یمنی ۔ علامہ احمد بن عیسی نجدی ثم المکی ۔ علامہ احمد مغربی ثم المکی سے کی ۔ انکے علاوہ دیگر علماء سے بھی فوائد مستکاثرہ حاصل کرکے سند و اجازت پائی ۔ آپکو علم حدیث مین زیادہ شغف اور اہل حدیث سے بیحد دلبستگی تھی ۔ آپکے مصنفات مین غایۃ المقصود شرح سنن ابی داؤد ۔ اعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر ۔ القول المحقق ۔ غنیۃ الالمعی ۔ التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی وغیرہم مشہور ہین تاریخ وفات آپکی محقق نہین ہوئی ۔ (تذکرہ علماء حال اردو)					
		التحفۃ المرضیہ فی حل بعض المشکلات الحدیثیہ	الشیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی نزیل بوفال المتوفی ۱۳۲۷ھ				
		دوسرا رسالہ ہے ۔ جامع ترمذی کے بعض کلمات کی تحقیق کی گئی ہے ۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۴۵ھ جمادی الاولے بارہ سو پنتالیس ہجری بندرہ حدید مین ہوئی - بارہ سال کی عمر مین قرأت قرآن مجید سے فارغ ہوئے - تیرہوین سال مین والد کے انتقال کے بعد قریہ مراوعہ مین تحصیل علوم کے خیال سے تشریف لے گئے علامہ شیخ حسن بن عبدالباری الاہدل الحسینی سے علم فقہ اور حدیث کی تحصیل کی - اور انہین کے فیض صحبت سے جملہ مکارم و محاسن سے متحلی ہوئے - انکے بعد وطن مالوف مین مراجعت کی - چندے قیام کے بعد شہر زبید پہنچے وہان علامہ سید سلیمان بن محمد بن عبدالرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر بن مقبول الاہدل سے امہات ستہ کا دور کیا - ہر سال مکہ معظمہ تشریف لیجاتے اور شرف زیارت بیت اللہ سے مشرف ہوتے - علامہ حافظ محمد بن ناصر الحسینی الحازمی سے بھی کتب احادیث پڑھی تھین ان تینون مشائخ کبار نے آپکو اجازت کاملہ شاملہ خاصہ و عامہ تحریر فرمائی - ان حضرات کے علاوہ علامہ قاضی محمد بن محمد بن شوکانی سے بھی آپکو اجازت حاصل ہوئی - مذہبًا آپ شافعی تھے ہندوستان کی خوش قسمتی سے آپ بلدہ بھوپال مع اہل و عیال ایک مدت تک نہایت اعزاز و احترام کے ساتھ سکونت گزین رہے - اور یہان کے بہت سے فضلاء علم حدیث مین آپ سے فیضیاب ہوئے - نواب صدیق حسن خان مرحوم مولوی سید ذوالفقار احمد بھوپالی - مولوی محمد ابراہیم آروی - مولوی شمس الحق ڈیانوی - مولوی لطف حسین عظیم آبادی - مولوی سید عبدالحی بریلوی بھی آپکے تلامذہ مین ہین - ان رسائل کے علاوہ التحفۃ المرضیہ - البیان المکمل فی تحقیق الشاذ والمعلل وغیرہا آپکے مولفات مین ہین - دسوین جمادی الاخری شب چہارشنبہ تیرہ سو ستائیس ۱۳۲۷ھ ہجری بھوپال مین انتقال فرمایا - (ملتقط من السیرۃ المختصرہ لابن المولف)					
		رفع الیدین فی الدعا	محمد بن عبدالرحمن بن سلیمان بن یحیی الزبیدی الیمانی -			-	
		تیسرا رسالہ ہے - ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنے کا ذکر کیا گیا ہے - (مؤلف کتاب کا حال معلوم نہین ہوا)					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالۃ الکشف</td><td>الامام السیوطی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چوتھا رسالہ ہے۔ اس حدیث کے متعلق گفتگو ہے۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یمکث فی قبرہ الف سنة۔</td></tr>
<tr><td>۳۹۶۱</td><td>۵۳۵</td><td>مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا</td><td>ایضاً</td><td></td><td>مطبوع</td><td>۸۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب مین اُن احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ جو کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفے مین مذکور ہین۔
آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی اذا وعد وفی واذا اوعد عفا۔
(امام سیوطی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ کے تحت مین لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td>۴۰۱۳</td><td>۵۳۶</td><td>شرح البرزخ</td><td>ابو سعید السلمی</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ۷ × ۳ ½ - انچہ - سطر ۱۹ - خط نسخ پاکیزہ اور خوشخط - مختصر لوح طلائی - جدول تمام کتاب پر طلائی و نیلگون - صفحہ دوسرا ورق اول سطر تیرہوین پر ایسی پیوندکاری ہے جسکی وجہ سے پوری سطر از کار رفتہ ہے۔ دوسرے اور تیسرے ورق مین بھی اسی سطر کے محاذی ایسا ہی نقصان موجود ہے۔ باقی تمام کتاب کرم خوردہ اور پیوندکار ہے - لیکن عبارت مین معتدبہ نقصان نہین ہے۔ غور کرنے سے پڑھ لی جاسکتی ہے کتابت سیاہی و سرخی سے کی گئی ہے۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہین۔ اول و آخر صفحہ پر بڑی بڑی مہرون کے نشان ہین - جو پڑھے نہین جاتے - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوة للشریعہ - خاتمہ صفحہ ۱۳۲ واللہ اعلم۔
مضامین کتاب کا ذکر اور مؤلف کا بیان نمبر ۱۰۵ پر تحریر ہوچکا ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۴۰	۵۳۷	کشف الکربہ فی حال اہل الغربہ	الشیخ الحافظ زین الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن رجب الحنبلی البغدادی ثم الدمشقی المشہور بابی البرکات المتوفی سنہ ۷۹۵ھ		مطبوعہ قاہرہ سنہ ۱۳۳۰ھ	۳۲	

مختصر رسالہ ہی۔ اس حدیث کی شرح بیان کی گئی ہی۔ بدء الاسلام غریبا و سیعود غریبا کما بدء فطوبی للغرباء لفظ غریب کے معنی مین بہت تعمق کیا ہی اور ہر معنی کو مقصود پر منطبق کر کے دکہایا ہی۔ اخیر صفحہ الحمد للہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ خاتمہ صفحہ ۳۲۔ والحمد للہ رب العالمین۔
مؤلف علیہ الرحمہ ربیع الاول کے مہینے سنہ ۷۰۶ ہجری مین بغداد مین پیدا ہوے۔ فضلاء دمشق و مصر وغیرہ سے کسب علوم کر کے مہارت تامہ پیدا کی۔ طبقات الحنابلہ معروف بطبقات ابن رجب مشہور تالیف آپکی ہی۔ اسکے سوا اور بہی مصنفات ہین جو تفصیلاً اسی کتاب مطبوعہ کے پہلے صفحہ مین مؤلف کے ذکر مین مسطور ہین رجب کے مہینے سنہ مذکور الصدر شہر دمشق مین وفات پائی۔ اور باب صغیر مین قریب قبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوے۔ (الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الکلام علی سنۃ الجمعۃ قبلہا و بعدہا	سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن محمد الانصاری الشافعی الاندلسی ثم المصری المعروف بحافظ ابن الملقن المتوفی سنہ ۸۰۴ھ		مطبوع		

مختصر رسالہ پانچ صفحہ کا ہے جو مجموعہ نمبر ۱۹۶ فن متفرق مین شامل ہے۔ جمعہ کے قبل اور بعد کی سنتون مین جو اختلاف ہی کہ دو رکعت پڑہنا چاہیے یا چار رکعت۔ مؤلف نے اس رسالہ مین احادیث سے تفصیلی حالت

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">دکہائی ہو - خاتمہ مین لکھتے ہین کہ ماہ ربیع الاولے ۷۵۴ھ ہجری کے پہلے جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ اس رسالہ کو لکھنا شروع کیا اور نماز عصر کی تھوڑی دیر بعد ختم کردیا - کما قال ابتدا فی تعلیق ہذہ الکراسۃ المبارکہ بعد صلوۃ الجمعۃ الی بعید صلوۃ العصر اول جمعۃ من ربیع الاول سنۃ اربع وخمسین وسبعمائۃ - آغاز صفحہ ۴۲ - الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم وبعد فقد سالنی -
مؤلف علیہ الرحمہ کے آبا و اجداد اندلس کے رہنے والے ہین انکے والد قاہرہ مین چلے آئے تھے وہین ۲۴ ربیع الاولے شنبہ کے دن سنہ سات سو تیئیس ہجری - مؤلف کا تولد ہوا - ایکسال کے ہونے پائے تھے کہ انکے والد نے قضا کی - تائید الٰہی سے علوم وفنون کیطرف توجہ کی تحصیل علوم کی غرض سے دمشق و مصر و حلب وغیرہ کا سفر کیا اور طلب حدیث مین بہت کوشش کی بہت سے حفاظ عصر سے سماع حدیث کا اتفاق ہوا بالخصوص ابن سید الناس سے ایک زمانہ تک تدریس وافتا کا کام انجام دیا - جوانی کے ہی زمانہ مین تصنیف شروع کردی تھی اس کام مین اپنے ہمعصرون پر سبقت لے گئے - مصنفات انکے بہت ہین - چند کتابین جو زیادہ مشہور ہین وہ یہ ہین شرح بخاری - شرح عمدہ - دو شرح منہاج - شرح تنبیہ - شرح حاوی ۱۶ ربیع الاولے سال آٹھ سو چار ہجری قاہرہ مین وفات پائی - اور باب النصر کے باہر حوش صوفیہ مین اپنے والد کے پاس مدفون ہوے - (شذرات الذہب وغیرہ)</td></tr>
<tr><td>۴۲۰۵</td><td>۵۳۸</td><td>اسنی المطالب فی احادیث مختلفۃ المراتب -</td><td>ابو عبد اللہ الشیخ محمد بن السید درویش الحوت المتوفی سنہ ۱۲۷۶ھ</td><td>سنہ ۱۲۶۵ھ</td><td>مطبوعہ بیروت سنہ ۱۳۱۹ھ</td><td>۲۹۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب مین زیادہ تر موضوع اور ضعیف حدیثون کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا ہو - اور کمتر دوسری قسم کی حدیثین جو از قبیل حسن یا صحیح ہین انکو بھی لائے ہین - ماخذ اس کتاب کا ابن حجر</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عسقلانی اور اُنکے شاگرد سخاوی کی تصانیف ہین۔ مؤلف شکر اللہ سعیہ نے بہت بڑا کام کیا ہو آخر کتاب مین وضع حدیث کے اسباب اور علامات اور بعض امور مشتہرہ کی تردید اور اسکے سوا اور بھی چند فوائد ذکر کئے ہین جو بہت مفید ہین۔ آغاز صفحہ ۸ قال الامام العالم العامل والجہبذ الکامل محدث عصرہ وبرکۃ دھرہ سیدنا ومولانا ابو عبداللہ الشیخ محمد بن السید درویش الحوت تغمدہ اللہ برحمتہ ورضوانہ الحمد للہ الذی رفع مراتب اھل السنۃ والحدیث ونشر ذکرھم الجمیل فی القدیم والحدیث۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۶۔ والحمد للہ رب العالمین۔ مؤلف بیروت مین سنہ ۱۲۰۹ ہجری مین پیدا ہوے۔ شافعی المذہب تھے۔ پہلے شیخ عبد اللطیف سے جو بیروت کے مفتی تھے علم حاصل کیا۔ پھر سنہ ۱۲۲۹ھ ہجری مین دمشق پہنچکر علوم و فنون کی تکمیل کرکے سنہ ۱۲۳۱ ہجری مین بیروت واپس آئے۔ سنہ ۱۲۳۶ ہجری تک کتب خانہ کے مطالعہ مین مستغرق رہے۔ پھر تدریس و تصنیف مین ایسے مشغول ہوے جس سے اُنکی بڑی شہرت ہوگئی۔ بیروت کے اجلۂ علما سے شمار کئے جاتے ہین۔ آٹھوین ذی حج سنہ مذکور الصدر کو بیروت مین وفات پائی۔ اس کتاب کی ابتدا مین مولنا قاسم ابو الحسن الکستی نے انکا حال قلمبند کیا ہی۔ جو مختصراً ترجمہ کیا گیا۔					
۳۸۶۸	۵۳۹	سنن الدارقطنی مع التعلیق المغنی	الامام الحافظ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی البغدادی الدارقطنی المتوفی		مطبوعہ مطبع انصاری دہلی سنہ ۱۳۱۰ھ	۵۵۴	
		یہ کتاب ابن بشران کی روایت سے ہے۔ بعض دوسرے نسخے ابو طاہر برقانی کی روایت سے بھی ہین۔ تمام نسخون مین سوا اسکے کہ تقدیم و تاخیر اور فی الجملہ زیادتی و نقصان رواۃ مین تفاوت ہے اصل حدیث مین کوئی اختلاف نہین اول سنن حدیث قلتین کا ذکر ہے جس مین کثرت طرق و اسانید سے کام کیا ہی۔ حدیث مین مشہور کتاب ہی۔ ہر صفحہ کے تحت مین مولوی شمس الحق عظیم آبادی کی شرح					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

جسکو تعلیق المغنی سے کہا ہی - اس شرح مین احادیث کی تنقید اور مقامات مشکلہ کا حل بہت اختصار و ایجاز کے ساتھ کیا گیا ہی - کتاب کے آخر مین دو مختصر رسالے مولنا عبد حسین محدث کے بھی شامل ہین - پہلے مین حدیث شاذ و معلل کا فرق دکھایا ہی - دوسرے مین مصافحہ مسنونہ کا طریقہ بتایا ہی - آغاز کتاب صفحہ ۲ قال اخبرنا عمنا عبد الرحمن بن احمد بن عبد القادر قال انا ابو بکر محمد بن عبد الملک بن بشران قال قال کتاب الطہارۃ حدثنا الامام الحافظ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی الدار قطنی رحمہ اللہ - خاتمہ صفحہ ۸۵۴ مبارکا فیہ -

مولف رحمہ اللہ ذیقعدہ کے مہینے سنہ ۳۰۶ ہجری مین شہر بغداد کے دار قطن مین جو ایک محلہ کا نام ہی پیدا ہوئے حدیث و علوم قرأت کے امام اور بڑے فقیہ مذہب شافعی کے متبع تھے - حافظہ قوی رکھتے - بہت سے دواوین بھی ازبر تھے - خصوصاً دیوان حمیری - حمیری کا کلام زیادہ یاد رکھنے کی وجہ سے لوگ شیعی جانتے تھے علم حدیث مین اپنے زمانہ مین منفرد مانے جاتے تھے - مصر و شام اور دیگر بلاد اسلام کا سفر کیا - مشاہیر علماے فقہ و حدیث کے علاوہ بہت سے اور فنون بھی حاصل کرکے جامعیت پیدا کی - کسی شاگرد نے پوچھا کہ آپنے بہت سے علما اور اکابرین کو دیکھا ہی اپنا مثل بھی کسیکو پایا - فرمایا ایک فن مین یا جامعیت مین - ایک فنی تو مجھسے بہتر بہت ہین لیکن اس جامعیت کے ساتھ کوئی دیکھنے مین نہین آیا - ماہ ذی قعدہ یا ذی حج چہارشنبہ کے دن دو یا آٹھوین تاریخ سنہ تین سو پچاسی ۳۸۵ ہجری کو بغداد مین وفات پائی - شیخ ابو حامد اسفرائنی نے جو مشہور فقیہ ہین نماز جنازہ پڑھائی - اور مقبرۂ باب حرب مین حضرت معروف کرخی کے پاس مدفون ہوے - (ابن خلکان)

کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۴۷۹ مین سنہ وفات مصنف آٹھ سو پچاسی ۸۸۵ لکھے ہین جو بظاہر تصرف ناسخین کا نتیجہ ہی -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۰۰	۵۴۰	اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ الجزء الاول	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ	سنہ ۹۰۵ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۷ھ	۲۵۲	
اس کتاب مین مؤلف نے موضوعات ابن جوزی کا انتقاد و اختصار کیا ہے۔ دو حصوں پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ محق الحق و مبطل الباطل و معلی الصدق و سالک الکذب الی اسفل سافل۔ اس حصہ کو کتاب التوحید سے شروع کیا ہے۔ مناقب بلدان و ایام پر ختم ہے۔ سنہ ۹۰۵ ہجری مین اس کتاب کی تالیف شروع ہوی اور سنہ ۹۰۵ ہجری مین تالیف سے فراغت پائی۔							
″	۵۴۱	اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ الجزء الثانی	ایضاً	″	″	″	
یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب الطہارت سے آخر کتاب تک۔ مؤلف کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر لکھا گیا۔							
۴۲۹۶	۵۴۲	نیل الامانی فی توضیح مقدمۃ القسطلانی	السید عبد الهادی بن رضوان المشہور بنجا الابیاری	سنہ ۱۳۰۳ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۰۲۱	
حاشیہ ہے مقدمہ قسطلانی کا جو صحیح بخاری کی شرح ہے۔ محشی نے صرف مقدمہ ہی کا تحشیہ لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ احسن ما نستہل بہ طوالع مقدمات الحدیث حمد اللہ القدیم الذی نزل احسن الحدیث۔ پہلی جمادی الاولی بارہ سو تراسی ہجری کو تحشیہ تمام ہوا۔ مؤلف مدرسہ جامع ازہر مصر کے اعلے درجہ کے مشتغلین مین سے ہین۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۳۴	۵۴۳	نیل المرام من احادیث خیر الانام	الفاضل محمد بن عبد اللہ الجروانی	سنہ ۱۲۹۹ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۵ھ	۱۱۴	

یہ کتاب ملخص جامع صغیر سیوطی کی ہے۔ مؤلف نے سات سو پچیس حدیثیں جنکا تعلق ترہیب و ترغیب وغیرہ سے ہے منتخب کرکے حروف تہجی کی ترتیب سے اِس کتاب مین جمع کی ہین۔ حدیث نقل کرنے کے بعد صرف مخرجین حدیث کا نام لکہدیا ہے۔ ربیع الثانی کی سات تاریخ سنہ بارہ سو ننانوے ۱۲۹۹ھ کو اس کتاب کی تالیف سے فراغت پائی۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضل سیدنا محمدا علی سائر الانام وخصہ بالفصاحۃ وجوامع الکلام ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۹۔ آمین۔

اِس کتاب کے حاشیہ پر مرشد الانام ہے جو اسی مؤلف کی تالیف ہے۔ فن فقہ مین لکھی گئی۔

مؤلف زمانہ حال کے فضلا مین ہین۔ اِنکے حالات دریافت نہ ہوسکے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۵۳	۵۴۴	کتاب الرد علی ابی حنیفہ من المصنف لابی بکر بن ابی شیبہ مع ترجمہ اردو	الحافظ ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی المتوفی سنہ ۲۳۵ھ		مطبوعہ فاروقی دہلی سنہ ۱۳۳۳ھ	۳۹ ۳۰	

کتاب مصنف جو ابن ابی شیبہ کی مستند اور کمیاب کتاب ہے یہ اُسکا ایک حصہ ہے۔ اِسمین سوا سو ۱۲۵ حدیثین مرفوع الاسناد ہین۔ ہر حدیث لکھنے کے بعد کہا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا فتوے اِسکے خلاف ہے۔ حالانکہ ان مسائل مین امام صاحب کے دوسرے دلائل بہت مضبوط اور قوی الاسناد ہین۔ اِن اعتراضات کے جوابات مین شیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا فقیہ حنفی مصری متوفی ۸۷۹ھ نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ من شاء فلیرجع الیہا۔

ابتداء کتاب صفحہ ۳۔ ھذا ما خالف بہ ابوحنیفہ الاثر الذی جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدثنا ابو عبد الرحمن بقی بن مخلد قال حدثنا عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ قال حدثنا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شریک بن عبد اللہ عن سماک عن جابر بن سمرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رجم یہودیا ویہودیۃ ۔ اِس حصہ کا لفظی ترجمہ اُردو بھی اِس کتاب کے آخر مین ہی۔ جو مولوی ابو القاسم بنارسی کے اہتمام سے ہوا ہی۔ اور وہی اِس حصہ کے طبع کرانے کے بھی باعث ہین۔ ابن ابی شیبہ آٹھوین طبقے مین ہین۔ کوفہ کے رہنے والے۔ موالی بنی عبس مین شمار کئے جاتے ہین۔ اِسیوجہ سے اِنکو عبسی کہتے ہین۔ فن حدیث کے امام مانے گئے ہین۔ تھذیب و ترتیب مین بھی اپنے ہمعصرون سے ممتاز ہین۔ کتاب مصنف مین احادیث اور اقوال صحابہ اور فتاوی تابعین فقہی ترتیب جمع کئے ہین ہر مسئلہ کا ماخذ اسی مین موجود ہی۔ اِس کتاب کے علاوہ اور بھی تصنیفات اِنکے ہین۔ شریک بن عبد اللہ قاضی کوفہ۔ ہشیم ابن المبارک ابن عیینہ وغیرہم اِنکے اساتذہ مین ہین اکثر اِنہین لوگون سے روایت حدیث کرتے ہین۔ امام بخاری۔ امام مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ابوزرعہ۔ اور بہت سی خلق اِنسے مستفید ہین۔ اور اِنسے روایت حدیث کرتے ہین۔ ماہ محرم دو سو پینتیس ۲۳۵ ہجری مین انتقال فرمایا (طبقات الحفاظ)					
۴۵۹۰	۵۳۵	تنبیہ الغافلین	امام الہدی ابو اللیث نصر بن محمد الفقیہ السمرقندی الحنفی المتوفی سنہ ۳۷۵ھ		قلمی سنہ ۱۲۰۸ھ	۵۹۸	
		تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۵ ۲ - ۳ ۲ - انچ - خط نسخ معمولی کاغذ انگریزی - تمام کتاب پر شنجرفی جدول اور باریکا - ابواب کو سرخی اور عبارت کو سیاہی سے لکھا ہی- کاتب کا نام تحریر نہین - پوری کتاب مین کسی جگہ پیوند کاری اور کرم وغیرہ کا کچھ اثر نہین ہی- اِس کتاب سے غرض اخلاق کی درستی اور احکام شرعیہ کی پابندی اور عادات سلف صالحین کا اظہار جسکو مؤلف نے بطریق مواعظ کتب احادیث سے اپنے اساتذہ کے اسناد سے جمع کیا ہی- اور بیانوین باب پر ترتیب دی ہی- ہر جگہ آپکو فقیہ سے تعبیر کرتے ہین					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنۂ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اور ہر مقام کے شروع پر قال الفقیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین - فہرست ابواب مفصلاً کتاب کے اول مین لکھی ہے -

آغاز کتاب ورق اول صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی ہدانا لکتابہ وفضلنا علی سائر الامم باکرم انبیائہ حمدا یستجلب المرغوب من رضائہ ویستعطف المحزون من اعطائہ ویجعلنا من الشاکرین لنعمائہ

ورق دوم صفحہ اول - الباب الاول فی الاخلاص وترک الریا قال الفقیہ رضی اللہ عنہ اخبرنا محمد بن الفضل بن احمد قال حدثنا محمد بن جعفر الکرابسی قال ح ابراهیم بن یوسف قال ح اسمعیل بن جعفر عن عمرو مولی المطلب المدنی عن عاصم عن محمود بن لبید ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر -

ورق ۹۱ صفحہ پہلا الباب الثلثون فی الصبر علی المصیبۃ - قال حدثنا الفقیہ ابو جعفر قال حدثنا ابو یعقوب اسحٰق بن عبد الرحمٰن القاری -

ورق ۲۰۴ صفحہ ۲ - الباب الستون فی فضل مجالس اہل العلم - قال حدثنا ابو الحسن القسم بن محمد بن دوزبۃ قال حدثنا ابو موسی عیسی بن خشنام -

خاتمہ ورق ۲۹۹ صفحہ پہلا آخر الکتاب واللہ اعلم بالصواب والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وعترتہ الطیبین الطاہرین اجمعین - اسکے بعد کاتب نے یہ عبارت تحریر کی ہے قد فرغت من تمنیق ہذا الکتاب فی شہر شعبان المعظم فی سنۃ ۱۲۸۰ ثمانین ومائتین بعد الالف من ہجرۃ النبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم -

مؤلف علیہ الرحمہ کی کنیت ابو اللیث اور لقب امام الہدی اور نام نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم ہے - سمرقند کے رہنے والے - ابی جعفر ہندوانی کے شاگرد ہین - بہت بڑے فقیہ مانے جاتے ہین حنفی مذہب کے تابع ہین - متعدد کتابین مصنفہ انکی مشہور ہین - تفسیر القرآن - النوازل - العیون - الفتاوی - خزانۃ الفقہ - بستان العارفین شرح الجامع الصغیر - تنبیہ الغافلین - سنہ وفات مین آپکے اختلاف ہے - مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							لکھتے ہین کہ صاحب مدینۃ العلوم گیارہ جمادی الآخر سنہ ۳۹۳ ہجری کو آپکی وفات قرار دیتے ہین۔ ملا علی قاری نے طبقات مین سنہ ۳۷۶ھ لکھے ہین شرح شفا قاضی عیاض مین سنہ ۳۳ھ مذکور ہین۔ صاحب کشف الظنون نے کتاب بستان العارفین۔ تفسیر القرآن۔ تنبیہ الغافلین کے تحت مین سنہ ۳۷۵ھ لکھے ہین اور شرح جامع کے تذکرہ مین سنہ ۳۷۳ھ ذکر کئے ہین اور خزانۃ الفقہ کے تحت مین سنہ ۳۸۳ھ تحریر کئے ہین۔ کفوی کی روایت سے علامہ سمرقندی کی وفات سنہ ۳۷۳ھ مین ثابت ہوتی ہو۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ وغیرہا)
۳۳۷۰	۵۳۶	المنتقی شرح موطا الجزء الاول	القاضی ابی الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث الباجی الاندلسی المالکی المتوفی سنہ ۴۷۴ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۳۱ھ	۳۷۱	
							یہ کتاب اختصار ہو کتاب استیفاء کا جو موطا کی شرح تھی اور مؤلف نے اسمین بہت تطویل وتفصیل سے کلام کیا تھا مگر زیادہ طویل ہو جانے کی وجہ سے اہل علم کی رغبت نہین ہوئی۔ اسیوجہ سے شارح علام نے بعض تلامذہ کے مشورہ سے اسکو مختصر کیا۔ اور منتقی نام رکھا۔ یہ شرح فقہی ترتیب پر لکھی گئی ہو اور اصل کتاب کے حل کرنے کے ساتھ بہت سے مسائل ومباحث پر مشتمل ہو۔ مطالب کو بہت صاف الفاظ مین بیان کیا ہو۔ اس مطبع مین اس کتاب کو سات حصون پر منقسم کیا ہو۔ یہ پہلا حصہ ہو۔ خطبہ کتاب سے باب النہی عن الصلوٰۃ بعد الصبح اور بعد العصر تک۔ حاشیہ پر موطا امام مالک لکھا ہوا ہو۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ قال الشیخ الامام العالم العلامۃ الہمام القاضی ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی رحمہ اللہ الحمد للہ فالق الاصباح۔ فانہ کتاب جزء سابع ولکن اہل البیت یکنونہ فما اری بذلک باسا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۷۶۴	۵۴۷	المنتقی شرح موطا الجزء الثانی	القاضی ابی الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث الباجی الاندلسی المالکی المتوفی ۴۹۴ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۳۱ھ	۳۱۹	
	دوسرا حصہ ہے۔ کتاب الجنائز سے باب العمل فی الہدی تک۔						
″	۵۴۸	المنتقی شرح موطا الجزء الثالث	ایضاً		سنہ ۱۳۳۲	۳۶۰	
	تیسرا حصہ ہے۔ باب ہدی المحرم سے ولیمہ تک۔						
″	۵۴۹	المنتقی شرح موطا الجزء الرابع	ایضاً		″	۳۰۸	
	چوتھا حصہ ہے کتاب الطلاق سے باب السادس ایکون الثمن نقداً کے ختم تک۔						
″	۵۵۰	کتاب المنتقی شرح موطا الجزء الخامس	ایضاً		″	۲۹۰	
	پانچواں حصہ ہے۔ بیع الطعام بالطعام سے باب القضا فیمن وجد مع امراتہ رجلا کے ختم تک۔						
″	۵۵۱	کتاب المنتقی شرح موطا الجزء السادس	ایضاً		″	۳۹۱	
	چھٹا حصہ ہے۔ باب القضا فی المنبوذ سے میراث السائبہ کی تمامی تک۔						
″	۵۵۲	کتاب المنتقی شرح موطا الجزء السابع	ایضاً		″	۳۳۴	
	ساتواں حصہ ہے۔ کتاب المکاتب سے ختم کتاب تک۔						

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ابو ولید اندلس کے اکابر علما سے ہین۔ نصف ذیقعدہ سہ شنبہ کے روز ۴۰۳ھ ہجری مین شہر بطلیوس مین پیدا ہوے۔ ائمہ مسلمین مین شمار کئے جاتے ہین۔ ۴۲۶ھ ہجری مین مکہ معظمہ کی طرف سفر کیا۔ تین سال ابی ذر ہروی کی صحبت مین وہان مقیم رہے۔ چار حج ادا کئے۔ پھر بغداد چلے آئے اور تین سال یہان قیام کرکے فقہ اور حدیث کی تکمیل کی۔ اس مدت مین وہان کے بڑے بڑے علما سے صحبت رہی۔ ابی الطیب طبری ابو اسحاق شیرازی سے بھی اتفاق ملاقات رہا۔ ابو بکر خطیب انسے اور یہ خطیب سے روایت کرتے ہین۔ اسکے بعد اندلس مین مراجعت کی۔ وہان کے قاضی مقرر ہوے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حلب مین بھی عہدۂ قضا پر مامور رہے ہین ابو عمر بن عبد البر جو کتاب استیعاب کے مصنف ہین انکے شاگرد ہین۔ مصنفات انکے بہت ہین چند کتابین زیادہ مشہور ہین۔ المنتقی۔ احکام الفصول فی احکام الاصول۔ التعدیل والتجریح فیمن روی عنہ البخاری فی الصحیح ۱۹ رجب شب پنجشنبہ سنہ مذکورۃ الصدر کو مغرب و عشا کے درمیان شہر مریۃ مین وفات پائی۔ انکے بیٹے قاسم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ باجہ اندلس کے شہرون مین سے ایک شہر کا نام ہے۔ اسی کی طرف انکی نسبت کیجاتی ہے (ابن خلکان) اس کتاب مطبوعہ کی پہلی جلد مین مؤلف کا سنہ وفات ۴۹۴ھ لکھے ہین جو صاحب کشف الظنون اور ابن خلکان کی تحقیق کے خلاف ہین۔
۴۴۲۱	۵۵۴	عین الاصابہ فی استدرکہ عائشہ رضی اللہ عنہا علی الصحابہ	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ		قلمی سنہ ۱۳۲۳ھ	۱۴	
							تقطیع کتابت ۶ × ۴ انچ۔ سطر ۱۳۔ خط نسخ و نستعلیق معمولی کاغذ انگریزی سفید۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ مولوی عبد العزیز راجکوٹی کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ کہین کرم خوردہ و پیوند کار ہین۔ مختصر رسالہ ہے۔ کمیاب۔ مؤلف رحمہ اللہ نے اپنی مؤلفات کی فہرست مین اس رسالہ کا بھی ذکر کیا ہے

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس رسالہ میں اُن احادیث نبویہ کو جمع کیا ہے جنکی تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بمقابلہ اپنے سماع کے اسی تحقیق کے معترف ہوئے ہین - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی صفحہ ۵ باب الصلوۃ اخرج الطبرانی فی الاوسط من طریق محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی هریرۃ - خاتمہ کتاب صفحہ ۱۲ - عن عائشۃ کانت تمشی فی خف واحد وتقول لاحفظ ابو هریرۃ (جلال سیوطی کے متعلق فن تفسیر کا نمبر ۵۲ دیکھا جائے)</td></tr>
<tr><td>۲۸۱۲</td><td>۵۵۴</td><td>اتمام الخشوع بوضع الیمین علی الشمال بعد الرکوع مع الرسالتین</td><td>مولینا ابی اسمٰعیل یوسف حسین بن قاضی محمد حسن الخانفوری المولود ۱۲۸۵ھ</td><td></td><td>مطبوعہ کرزن گزٹ دہلی</td><td>۲۹</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب ہذا مین اس امر کا بیان کیا گیا ہے کہ رکوع کے بعد ارسال یدین یا رفع یدین یا وضع یدین کونسا امر بہتر ہے - ہر ایک کے متعلق احادیث ذکر کی گئی ہین - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی نزل الفرقان وانزل المیزان - ختم صفحہ ۱۹ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - اس کتاب کے آخر مین دو رسالے منفصلہ تحت اور بھی ہین -

مولینا ابو اسمٰعیل کی ولادت ۸ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق ۱۸۶۸ء قریہ خانپور ضلع ہزارہ مین ہوئی - اولاً اپنے والد ماجد اور اخوین کے زیر تعلیم و تربیت رہے ۱۳۰۱ھ مین تحصیل علوم کی غرض سے افغانستان کا سفر کیا - مولوی عبد الکریم قنوی صادقپوری کی خدمت مین دو سال کے قریب رہکر علوم درسیہ کی تحصیل کی ۱۳۰۳ھ کے آخر مین وطن مالوف واپس پہنچے - مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی شیخ حسین یمنی سے علم حدیث کی تکمیل کرکے اجازت کاملہ حاصل کی - اتقاء و پرہیزگاری آپکی بہت بڑھی ہوئی ہے - یہ پتا نہین چلا کہ آپ اسوقت تک لذائذ حیات سے حصہ پا رہے ہین یا نعمائے اخروی پر فائز ہوگئے - اس رسالہ کے اول مین آپکے تلمیذ خاص مولوی عطاء الرحمن سہوانی نے آپکا مختصر ترجمہ ضبط کیا ہے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ چند سطور اسی سے ماخوذ ہین۔					
		العواتی الناقدہ فی صفۃ علو اللہ الثابتہ	مولینا ابو محمد عبد الستار المدعو بحسن بن عبد الجبار العمر فوری		مطبوع		
		یہ رسالہ فن کلام مین لکھا گیا۔					
		المقدمۃ الجزریہ	الشیخ محمد بن محمد الجزری الشافعی المتوفی سنہ ۸۳۳ھ		ایضاً		
		یہ رسالہ فن تجوید مین لکھا گیا۔					
۳۵۶۹	۵۵۵	نور العینین من فتاوی الشیخ حسین	مولینا و محدثنا حسین بن محسن الانصاری الخزرجی السعدی الیمانی نزیل بھوپال المتوفی سنہ [illegible]		قلمی سنہ ۱۳۱۱ھ	۱۱۲	

تقطیع کتابت متفاوت۔ طولاً کہین سوا پانچ کہین ساڑھے پانچ انچ کہین اس سے بھی کم و بیش۔ عرضاً طول کی نسبت تفاوت بہت زیادہ ہے۔ سطور کی تعداد بھی یکسان نہین ہے۔ مختلف الخط و مختلف القلم۔ طالبعلمانہ انداز پر بیشتر مؤلف کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاغذ انگریزی۔ کہین سفید کہین نگین بعض رسائل کے آخر مین سنہ کتابت ۱۳۱۱ھ اور بعض مین ۱۳۱۴ھ تحریر ہین۔ کرم خوردگی و پیوند کاری سے محفوظ ہے۔ چند مسائل متفرقہ کا مجموعہ ہے۔ حضرت مؤلف سے کچھ مختلف مسائل کی نسبت استفسار ہوا ہے۔ جنکے جوابات قرآن و حدیث سے دیے گئے ہین۔ ہر سوال و جواب کو علیحدہ عنوان سے رسالہ کی صورت مین ترتیب دی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب بہت سے رسائل کا مجموعہ بن گیا۔ پوری کتاب دو جلد و نیز منقسم ہے۔ ہر جلد مین متعدد رسائل رکھے گئے ہین۔ جلد اول مین صرف سات رسائل ہین۔ باستثناء دو کے پانچ رسائل

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مسائل مستفسرہ کے جواب مین لکھے گئے ہین بعض مین مسح علی الجوربین ۔ اور بعض مین محارم رضاعی و نسبی کی تحقیق اور اُنکے جواب کا طریقہ ۔ بعض مین اقسام حدیث وغیرہ کا بیان ہو۔ ستئیسوین رسالون مین نعمان بن ثابت التیمی ابوحنیفۃ الکوفی کے مختصر حالات ۔ حسن بصری کی حالت اور اس مین خلاف کا بیان ضبط کیا گیا ہو ۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۲ ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ ختم رسالہ آخر صفحہ ۱۱۲ ۔ کذا فی نہایۃ السئول فی رواۃ الستۃ الاصول للشیخ العلامۃ برہان الدین ابراہیم بن محمد المعروف بسبط بن العجمی المتوفی سنہ ۸۴۱ھ
(حضرت مؤلفؒ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۵۳۴ کے تحت مین لکھا گیا)</td></tr>
<tr><td>۳۵۶۶</td><td>۵۵۶</td><td>کتاب القبل والمعانقۃ والمصافحۃ</td><td>الامام الحافظ المحدث الثقۃ ابی سعید احمد بن محمد بن زیاد المعروف بابن الاعرابی</td><td>ہ</td><td>قلمی سنہ ۱۲۹۶ھ</td><td>۱۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½ × ۴ ۔ انچہ ۔ سطر مختلف کہین ۱۵ کہین ۱۶ کہین ۲۲ ۔ خط بطریق نسخ طالبعلمانہ ۔ کاغذ انگریزی ۔ کتابت صرف سیاہی سے ۔ بعض جگہ سرخی سے خطوط کھنچے ہوئے ہین ۔ احمد بن عثمان اسکے کاتب ہین ۔ چھٹے ورق کے پہلے صفحہ مین ۔ دوسری اور تیسری سطر کے شروع مین ایک بڑا سوراخ ہو جس سے دونون سطرون کے ابتدائی الفاظ اُڑے ہوے ہین ۔
یہ رسالہ کسی بڑی کتاب مین کا کچھ حصہ ہے جسمین تقبیل ید ۔ معانقہ ۔ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی بحث احادیث سے کی گئی ہے ۔ اور ان امورات کے متعلق صحیح حدیثون کو جمع کیا ہو ۔ آغاز صفحہ ۲ ۔ باب ماجاء فی تقبیل الید اخبرنا ابوداؤد خاتمہ صفحہ ۱۱۱ ۔ الی یوم الدین آمین آمین آمین آمین وقد کان الفراغ من نقلہا الی قولہ آمین ثم آمین ۔ اس رسالہ کے ختم ہونے کے بعد تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر ایک حدیث کے متعلق جس کے راوی حسن ہین اور ترمذی مین مذکور ہے کچھ گفتگو</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی گئی ہے۔ جو تا تمام چھوڑ دی گئی۔ (مؤلف علیہ الرحمہ کی حالت اور سنہ وفات وغیرہ کا پتا نہیں چلا)					
	۵۵۷	اتمام الخشوع بوضع الیمین علے الشمال بعد الرکوع	مولنا ابی اسمعیل یوسف حسین بن قاضی محمد حسن الخانفوری المولود سنہ ۱۲۸۵ھ		مطبوعہ کرزن گزٹ دہلی	۲۹	
		یہ رسالہ مفصل کیفیت کے ساتھ نمبر ۴۵۴ پر تحریر ہوچکا۔					
۴۹۰۸	۵۸	الکاشف عن حقائق السنن المعروف بالطیبی	الامام العلامہ حسن بن محمد بن عبد اللہ الطیبی المتوفی سنہ ۷۴۳ھ		قلمی ۲۲ سنہ ۱۳ھ	۱۵۸۴	

تقطیع کتابت ۱۰ × ۵ - انچہ - سطر ۱۸ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کتابت سرخی وسیاہی سے - بہت سے مقام پر سرخی کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے - غالباً منقول عنہ میں ایسا ہی ہوگا - کاتب بشیر حسین دہلوی سابق ملازم کتب خانۂ ہذا - کتاب قابل تصحیح ہے - نقل کے بعد مقابلہ نہیں ہوا ہے۔

مشکوٰۃ شریف کی شرح ہے - شارح علیہ الرحمہ نے بڑا کام کیا ہے - اصل کتاب کے مشکل اور سخت مقامات کو نہایت آسانی سے حل کیا ہے - اجنبی الفاظ کے معانی کی تشریح اُنکے ماخذ کی تحقیق - محاورات عرب کا ذکر - علم نحو اور معانی کے متعلق ضروری بیان - اِن تمام امورات کا نہایت شائستگی اور خوبی کے ساتھ التزام رکھا ہے۔ ابتدا کتاب میں اصول و اصطلاحات اقسام وانواع حدیث - جرح وتعدیل - رواۃ کی تحقیق - آداب شیخ وطالب وکاتب وغیرہ کو ضروری قدر لکھا ہے۔

یہ پہلا حصہ ہے - شروع کتاب سے باب الاعتکاف کے ختم تک - ایک حصہ اس کتاب کا باب الدعوات سے باب رزق الولاۃ کے ختم تک نمبر ۲۹۳ پر تحریر ہے - باب الاعتکاف کے ختم سے چند ابواب کے بعد باب الدعوات ہے - اس صورت میں یہ دوسرا حصہ پہلے حصہ کے ساتھ ناقص رہتا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز صفحہ ۲ - الحمد لله مشید أركان الدين الحنيف بقواعد آيات كتابه المبين - ختم صفحہ ۱۵۰ تعيادة المريض وتشييع الجنازة والصلوة عليها وزيارة الاخوان وغيرها - علامہ طیبی علوم عربیہ - معقول - معانی و بیان مین امام زمانہ اور علامہ وقت مانے گئے ہین - ابن حجر لکھتے ہین کان آية في استخراج الدقائق من القرآن والسنن فلاسفر اور مبتدعہ کے بہت بڑے رد مشہور ہین - دن رات طلبا کے پڑہانے اور نشر علم مین مشغول رہتے - طلبا کی اعانت و خدمت اپنے ذاتی مال سے فراخ حوصلگی سے فرماتے - ابتداء حال مین صاحب دولت و ثروت شمار کئے جاتے تھے - دینی خدمت کی بدولت تمام مال و سامان لٹا بیٹھے - یہی وجہ ہے کہ آخر عمر مین فقیر و مفلس ہو گئے تھے - آخر عمر تک یہ التزام رکھا تھا کہ صبح سے ظہر تک تفسیر قرآن شریف پڑہاتے - اور ظہر سے عصر تک حدیث - اللہ و رسول کی محبت کو جملہ امورات پر مقدم رکھتے - بڑے باحیا اور نہایت متواضع شخص تھے - اِس شرح کے لکھنے سے کچھ روز دن قبل حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضور نے ایک پیالہ دودھ کا عطا فرمایا جسکو نہایت ادب و شوق سے نوش کیا - فن تفسیر مین کشاف کی شرح بہت ربط و ضبط و بسط کے ساتھ لکھی ہے - معانی و بیان مین تبیان انکی مشہور تصنیف ہے - ۱۳ر شعبان سہ شنبہ کے روز سنہ متذکرۂ بالا مین تدریس تفسیر سے فارغ ہوکر دورۂ حدیث شریف کا خیال تھا - نوافل سے فراغت کرکے نماز فرض کے انتظار مین قبلہ رو بیٹھے تھے کہ یکا یک جان پاک جان آفرین کے سپرد فرمائی - (بغیۃ الوعاۃ) جلد دوم صفحہ ۱۲۱ فہرست برٹش میوزیم مطبوعۂ لندن ۱۸۷۱ء مین جو لاطینی زبان مین ہے - علامہ طیبی کے نام پر شرف الدین کا لفظ بھی بطور لقب لکھا ہے - اور سن وفات ۷۴۵ھ تحریر کیا ہے -					
۴۹۷۳	۵۹	الموطا امام مالک بروایت امام محمد - مع التعليق الممجد	امام دار الہجرۃ ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الحميری الاصبحی المدنی المتوفی ۱۷۹ھ		مطبوعہ مصطفائی ۱۲۹۷ھ	۲۱۲	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب کی مفصل کیفیت مع ترجمہ امام دار الہجرۃ نمبر ۲۷۴ پر تحریر ہو چکی ۔					
۴۹۶۶	۵۶۰	کتاب الصلوٰۃ	امام المحدثین ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی المروزی المتوفی سنہ ۲۴۱ھ		مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۳۱۱ھ	۲۴	
		اِس رسالہ کا ایک نسخہ (الرسالۃ السنیہ فی الصلوٰۃ کے نام سے نمبر ۵۰۵ کے تحت مین مع کیفیت مضامین رسالہ تحریر ہے ۔ امام احمد حنبل رحمہ اللہ کا ترجمہ نمبر ۴۹۵ پر تحریر ہو چکا ۔					
۲۸۳۵	۵۶۱	آکام المرجان فی احکام الجان مع الفہرست	الشیخ العلامہ المحدث القاضی بدر الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الشبلی الحنفی الدمشقی ثم الطرابلسی المتوفی سنہ ۷۶۹ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۶ھ	۲۳۱ ۸	
		یہ کتاب جنات کے وجود اور اُنکے ابتدائی احوال و اخبار و احکام مین محدثین کی روش پر تفصیل و بسط کے ساتھ لکھی گئی ہے ۔ اکثر فلاسفہ اور قدریہ و زنادقہ جو سرے سے جنات کے وجود کے منکر ہین ۔ حضرت مؤلف علیہ الرحمہ نے نصوص قرآنی اور اخبار متواترہ وغیرہ سے اِنکا وجود ثابت کیا ہے ۔ اور انکے متعلق جو شرعی احکام کا تعلق ہے اُسکو بھی بتایا ہے ۔ کتاب باعتبار اپنے موضوع کے بڑی شاندار اور قابل دید ہے ۔ ایکسو چالیس ابواب اور خاتمہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے ۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ ۔ الحمد للہ خالق الانس والجنۃ ختم صفحہ ۲۳۱ ۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔ علامہ شبلی کی ولادت سنہ ۷۱۲ھ مین ہوئی ۔ وطن اصلی آپکا دمشق ہے ۔ صغر سنی کے زمانہ مین ابتدائی تعلیم یہین پائی ۔ جب علمی ذوق نے ترقی کی تو قاہرہ کا سفر کیا ۔ وہان ابی حیان و ابی فضل اللہ اور دوسرے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنۂ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فضلاء کبار کے فیض علوم سے بہرہ مند ہوئے۔ فن حدیث مین زیادہ ملکہ پیدا کیا۔ ۷۵۵ھ ہجری مین علامہ شمس الدین بن نمیر الحنفی قاضی طرابلس کو اتفاقاً چورون نے قتل کیا۔ علامہ شبلی اُس زمانہ مین دمشق تھے۔ اس سانحہ کی خبر سُنکر قاہرہ گئے اور اس عہدہ کی بابت کوشش کی بالآخر کامیابی ہوئی توقیع قضا وہانسے حاصل کرکے دمشق واپس آئے۔ یہان ساز وسامان کے ساتھ طرابلس پہنچے۔ آخر عمر تک وہان منصب قضا پر مامور رہے اور وہین توطن اختیار کیا۔ اس تالیف کے علاوہ کتاب محاسن الوسائل۔ اور آداب حمام مین ایک دوسری لطیف کتاب بھی انکے مؤلفات مین ہے۔ ۷۶۹ھ مین طرابلس مین وفات پائی۔ (الدرر الکامنہ)					
۵۱۶۹	۵۶۲	نور العین من فتاوی الشیخ حسین	مولینا ومحدث الشیخ ابی محمد حسین بن محسن الانصاری الخزرجی السعدی الیمانی نزیل بوفال المتوفی ۱۳۲۷ھ	•	مطبوعہ شمس المطابع لکھنو ۱۳۱۹ھ	۳۱۲	
		اِس کتاب کا ایک قلمی نسخہ نمبر ۵۵۶ پر مع کیفیت کتاب وترجمہ مؤلف تحریر ہوچکا ہے۔ اِس مطبوعہ کتاب مین قلمی کتاب کی نسبت رسائل زیادہ ہین۔ تقریباً نسخہ مطبوعہ تیس رسائل کا مجموعہ ہے۔ ابتدا مین مولینا محمد ابن المؤلف نے ایک مختصر رسالہ (سیرۃ المختصرہ) کے نام سے لاحق کیا ہے جسمین حضرت مؤلف کا تفصیلی ترجمہ لکھا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ وکفی۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۳۱۲۔ یوم الاربعا ثانی عشرۃ محرم ۱۳۱۱ھ					
۵۲۱۱	۵۶۳	کشف مشکل حدیث الصحیحین (ناقص)	الامام ابی الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ		قلمی ۱۳۹۰ھ	۴۶۸	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۱/۲، ۱/۲ ۴ انچ - سطور ۱۷ - خط نسخ پاکیزہ بطرز عرب - کاغذ گندہ ہم رنگ عربستان - کتابت صرف سیاہی سے - بعض جگہ فقرہ تمام ہونے کے بعد سرخی کے نقطے ہین - کاتب علی بن ابی بکر - تمام اوراق پر کرم خوردگی وآب ریزی کا اثر ہے - ابتدائی اوراق پر پیوند کاری کم آخر مین زیادہ ہے - بہت پرانی لکھی ہوی کتاب ہے - اس سے قدیمی کتاب کتابت کے اعتبار سے غالبًا اس کتب خانہ مین اور نہین ہے - نادر وکمیاب کتاب ہے صحیحین کی دونون کتابون مین مجتمعًا یا منفردًا جو حدیثین باعتبار اتفاق یا اختلافات کلمات کے مشکل ہین انکو جمع کرکے مشکلات کا حل کیا ہے - ابتدا سے کتاب ناقص ہے یہ پتا نہین چلا کہ نقصان کس حد تک ہے - کتاب کے آخر مین یہ بھی تحریر ہے - آخر الجزء الاول جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا دوسرا حصہ اور بھی ہے - کتاب کے تمام ہونے کے بعد یہ عبارت تحریر ہے - قوبل بالاصل المنقول منہ عبارت ابتدائی ورق اول فکیفوا استحل قتلهم عبارت خاتمہ صفحہ ۲۰۴ من مسند سمرة بن جندب الی قول وآلہ الطاهرین - (امام جوزی رحمہ اللہ کا ترجمہ نمبر ۵۰۲ پر تحریر ہے)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>المسند للامام الشافعی</td><td>الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی - المتوفی سنہ ۲۰۴ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب فن فقہ مین - کتاب الام نمبر ۶۶۸ کے حاشیہ پر ہے - اس کتاب کے متعلق کیفیت وحالت فن حدیث نمبر ۵۲۶ پر لکھی گئی ہے -</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>اختلاف الحدیث</td><td>ایضًا</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بھی فن فقہ مین کتاب الام نمبر ۶۶۹ کے حاشیہ پر ہے - اس کتاب مین ان احادیث کو جمع کیا ہے جنہین ظاہرًا تخالف سمجھا جاتا ہے - کتاب کے ابواب کی ترتیب فقہی انداز پر رکھی ہے - ہر جگہ تخالف ظاہری کی معقول وجہ بھی لکھی ہے - اہل علم کے واسطے یہ کتاب پیش نظر رکھنے کے قابل ہے - ابتدا حاشیہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۲ جلد ساتوین - اخبرنا ابو محمد الحسن بن علی بن محمد بن الحسن الجوہری قراءۃ علیہ (امام علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۵۹ کے تحت مین لکھا گیا)					
		القول المسدد فی الذب عن مسند احمد	لم یصرح المؤلف باسمہ		قلمی	۸	

یہ کتاب فن اسماء الرجال نمبر ۹۰ کے مجموعہ مین ہی - اس نام کی ایک کتاب نمبر ۱۸۴ اسی فن حدیث مین لکھی گئی ہے جو ابن حجر کی تالیف ہی - یہ کتاب اگرچہ باعتبار مضامین کتاب نمبر ۱۸۴ سے متحد ہے - مگر عبارت اور طرز بیان کے لحاظ سے بالکل مخالف ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا کوئی دوسرا نام ہوگا - اور مؤلف بھی دوسرا - ابتدائی صفحہ کتاب ہذا پر یہی نام لکھا ہی - اور ابن حجر کا نام کاٹکر عبدالرحیم عراقی کو اس کتاب کا مؤلف قرار دیا ہی - کتاب اور مؤلف کی بابت اطمینانی حالت باوجود تفتیش وجستجو حاصل نہوسکی - آغاز عبارت صفحہ ۴ - الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ یبوء قائلہا من الجنان غرفا خاتمہ صفحہ ۸ وہذہ العبارۃ یقولہا البخاری فیمن یلومہ وقال النسائی لیس بثقۃ وقال الدارقطنی - اخر الجزء -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۳ فہرست اول فن اصول حدیث

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر	حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ		قلمی سنہ ۱۳۲۳ھ	۹	
		تقطیع کتابت ۴½ × ۳½ انچ۔ سطرین مختلف کہین آٹھ کہین نو کہین بارہ خط نسخ معمولی طالب علمانہ کاغذ عرب۔ صرف سیاہی سے لکھا ہے۔ محمد بن حیدر بن محمود الکردی الشافعی نے مکہ مکرمہ مین باب الزیادہ کے پاس کتابت کی ہے۔ یہ کتاب فن حدیث نمبر ۳۲۵ مجموعہ اربعین نووی مین ہے۔ مصطلحات حدیث مین مشہور و متداول کتاب ہی۔ کتب خانہ مین اسکے علاوہ اور دو نسخے قلمی و مطبوع نمبر ۲۹ اور نمبر ۳۰ فن اصول حدیث پر درج ہین۔ ابتداء کتاب۔ الحمد للہ الذی لم یزل عالما قدیرا۔ خاتمہ فلیراجع لہا مبسوطاتہا واللہ الموفق مؤلف علیہ الرحمہ کا حال فن حدیث نمبر ۳۳۴ پر لکھا گیا۔					
۱۰۲۵	۲۵	شرح منظومۃ البیقونیہ	خاتم المحدثین محمد بن عبد الباقی بن یوسف الازہری المالکی المشہور بالزرقانی المتوفی سنہ ۱۱۲۲ھ	سنہ ۱۰۸۰ھ	قلمی سنہ ۱۲۶۹ھ	۴۲	
		تقطیع کتابت ۴½ × ۲½ انچ۔ خط و کاغذ عرب۔ سطرین مختلف کسی صفحہ مین ۲۰ بیس کہین اس سے کم و بیش کتابت سرخی اور سیاہی سے۔ خالد مغربی اسکے کاتب ہین۔ منظومہ بیقونیہ جو مصطلحات حدیث مین مختصر رسالہ ہی۔ اوسکی شرح ہے۔ شارح علام نے مبہم اور مجمل مقامات متن کو بہت خوبی سے واضح کر دیا ہے آغاز خطبہ کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ العزیز القوی الغافر الذی ذہب اصحاب الحدیث شروع شرح کتاب صفحہ ۲ قال رحمہ اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ابدء بالحمد للہ امتثالا لقولہ صلی اللہ					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td colspan="2"></td><td colspan="6">علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یحب ان یحمد رواہ الطبرانی وغیرہ صفحہ ۱۲- فالمنتصل
ویقال لہ ایضا الموصول والمواتصل بالفک والھمزۃ کما نقلھا البیھقی عن الشافعی-
صفحہ ۲۳- والمعضل بفتح الضاد من اعضلہ فلان ای اعیاہ امرہ فھو معضل ای معی
خاتمہ کتاب صفحہ ۴۱- وللہ در ابن الوردی حیث یقول الی قول والحمد للہ رب العالمین
مؤلف علیہ الرحمہ بہت بڑے فقیہ اور محدث مذہباً مالکی ہین- ایکہزار یچپن (۱۰۵۵ھ) سال ہجری
مصر مین ان کا تولد ہوا- موطا امام مالک رحمہ اللہ کی مبسوط شرح لکھی ہی جو چار جلدون مین ۱۲۸۰ھ ہجری
مصر مین طبع ہوئی ہی- مواہب کی شرح بھی ان کی مشہور تالیف ہی- ان کے علاوہ اور بھی ان کے مولفات
ہین- اپنے والد نور علی- شبراملسی- شیخ محمد بابلی- شیخ محمد عجلونی دمشقی- عبد اللہ شبراوی سے علم حاصل کیا-
گیارہ سو بائیس (۱۱۲۲ھ) ہجری- مصر مین ان کی وفات ہوئی
(سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر وغیر ذلک)</td></tr>
<tr><td>۲۰۹۰</td><td>۳۶</td><td>ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی</td><td>ابو الحسنات مولوی عبد الحی بن مولوی عبد الحلیم لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ</td><td>ماہ صفر ۱۳۰۴ھ</td><td>مطبوع ۱۳۰۴ھ چشمہ فیض</td><td>۳۳۶</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="2"></td><td colspan="6">مختصر خلاصۃ الطیبی کی شرح ہی- جو اصول حدیث مین مشہور کتاب ہی- اس مختصر کے مؤلف مین علما نے
کلام کیا ہی- بعض کا قول ہی- کہ کمال الدین بن ابی شریف القدسی تلمیذ ابن ہمام نے یہ مختصر لکھی ہی کچھ لوگ
صاحب روضۃ الاحباب کی طرف نسبت کرتے ہین- مشہور یہ ہے- کہ سید شریف نے خلاصۃ الطیبی کا
اختصار کیا ہی- وہی اس مختصر کے مؤلف ہین- شارح علام نے بھی اسی مشہور مسلک کو ترجیح دی ہی-
شارح علیہ الرحمہ ملا قطب الدین سہالوی کی اولاد مین ہین- ابو الحسنات ان کی کنیت ہی عشرۂ اخیرہ
ذیقعدہ ۱۲۶۴ھ ہجری مین باندا مین پیدا ہوئے- بہت بڑے ذہین اور حافظہ کے شخص تھے ذکاوت اور</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							جودت طبع ان کی مشہور ہے۔ پانچ برس کی عمر سے کلام مجید پڑھنا شروع کیا۔ دس سال کی عمر مین حافظ ہوگئے گیارہ سال کی عمر مین اپنے والد سے تحصیل علم شروع کی۔ سترہ برس کی عمر مین فارغ التحصیل ہوئے تمام علوم کی تحصیل اپنے والد ماجد ہی سے کی۔ صرف علم ریاضی مولوی نعمت اللہ صاحب فرنگی محلی سے پڑھا وہ اس فن کے بڑے ماہر تھے۔ اور ان کے والد کے ماموں ہوتے تھے۔ کچھ زمانہ اپنے والد کی حیات اور معیت مین اور کچھ اُن کی وفات کے بعد حیدرآباد ہی قیام رہا ہے۔ بعد انتقال والد علیہ الرحمہ وظیفہ مقررہ ریاست حیدرآباد سے بدستور جاری رہا۔ پہلی مرتبہ ۱۲۸۹ھ ہجری مین اپنے والد علیہ الرحمۃ کے ہمراہ حیدرآباد تشریف لے گئے۔ دو بار زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے پہلی مرتبہ تو اپنے والد کے ہمراہ ۱۲۷۹ھ ہجری مین اور دوسری مرتبہ ۱۲۹۲ھ مین تشریف لیگئے شیخ احمد دحلان سے جو بہت بڑے شیخ الشافعیہ تھے مکہ معظمہ مین سند حدیث وغیرہ حاصل کی ہمیشہ تدریس و تصنیف مین مستغرق رہتے مولفات انکی کثیر ہین تقریباً ہر فن مین ایک دو تالیف انکی موجود ہے۔ ونتیس ربیع الاول دوشنبہ کے دن وقت شب تیرہ سو چار (۱۳۰۴ھ) سال ہجری عارضہ صرع سے لکھنؤ مین وفات پائی۔ اور وہین مدفون ہوئے۔ پس ماندگان مین صرف ایک دختر رہی۔ مولوی محمد سعید عظیم آبادی حسرت تخلص نے تاریخ وفات یون لکھی ہے۔ کرد رحلت جناب عبد الحی فاضل لکھنوی فطین و ذکی گفت سال وفات او حسرت شد فرنگی محل ز علم تہی ۱۳۰۴ھ (تذکرہ علماء ہند وغیرہ)
۲۸۰۳	۳۷	توجیہ النظر الی اصول الاثر مع الفہرست	مولٰنا طاہر بن صالح بن احمد الجزائری الدمشقی نزیل مصر	۱۳۲۸ھ	۱۳۲۹ھ مطبوع مصر	صفحہ ۸ صفحہ ۴۲۰	
		اس فن مین یہ کتاب بہت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذی اصطفیٰ امابعد فہذہ فصول جلیلۃ المقدار۔ خاتمہ صفحہ ۴۱۹					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		قد وقع الفراغ من اتمامه فی سحر لیلة الاربعاء لثلاث بقیت من ذی القعدة من شهور سنة الف وثلاثمائة وثمانیة وعشرین من الهجرة وذلک فی مدینة مصر والحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ مؤلف چودہویں صدی کے علماء میں ہیں۔ غالباً اب تک اِن کے حالات ضبط نہیں ہوئے ہیں۔					
۲۹۶۷	۳۸	لقط الدرر بشرح متن نخبة الفکر	الشیخ عبد اللہ بن المرحوم حسین خاطر العدوی المالکی	سنہ ۱۳۰۹ھ	سنہ ۱۳۲۲ھ مطبوع مصر	۱۵۸	
		یہ کتاب نزہۃ النظر کا حاشیہ ہے۔ نزہۃ النظر نخبۃ الفکر کی شرح ہے جسکو خود مؤلف نے تالیف کیا ہے حاشیہ پر پوری شرح بھی لکھی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی نور بمعارف عوارف السنة النبویة قلوب احبابه۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۷ فی یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم والحمد للہ رب العالمین۔ حضرت محشی نئے لوگوں میں ہیں۔ اِن کا حال معلوم نہیں ہوا۔					
۲۲۸۴	۳۹	شرح ارجوزہ نخبۃ الفکر	لم نقف		قلمی سنہ ۱۲۹ھ	۲۴۰	
		تقطیع کتابت ۷ × ۵ انچ۔ سطر مختلف کہیں چوبیس کہیں پچیس اور چھبیس۔ کاغذ عرب کتابت سُرخی وسیاہی سے۔ احمد بن الحاج بن المہدی کاتب ہیں۔ پیوندکاری وکرم وغیرہ کا کچھ اثر نہیں۔ خط مغربی اور اندلسی ہے جو غور وتامل سے پڑھا جاتا ہے اِس خط کا رسم خط بھی جُدا ہے۔ حرف فا کے نیچے نقطہ لکھا جاتا ہے مثل حرف با کے۔ اسی طرح دوسرے حرفوں میں بھی تفاوت ہے۔ یہ کتاب نخبۃ الفکر منظومہ کی شرح ہے۔ نخبۃ الفکر جو ابن حجر کی مشہور کتاب ہے۔ اُسکے مضامین کچھ کم وبیش کے ساتھ نظم کے پیرایہ میں کسی فاضل نے بطرز ارجوزہ منظوم کئے ہیں۔ شارح نے اس ارجوزہ کا حل بہت مناسب طریق سے کیا ہے۔ متن کی پیچیدگیاں اور دشواریوں کو تفصیلی طور پر بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب عمدہ اور کمیاب معلوم ہوتی ہے آغاز کتاب ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی (مہبة) وجود الکونین ودرج					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ارواح الملائکة والثقلین شمس شوارف الحقیقة۔ ورق ۹ صفحہ ۲ مع مزید وتصرف کثیر۔ لنکتة یعرف ذلک البصیر۔ والمعنی ان المصنف لما نظم مسائل النخبة المهمة لم یقتصر علی مافی النخبة بل تصرف فیها بزیادة ونقص وتقدیم و تاخیر۔ ورق ۵۰ صفحہ اول ثم فی ثلاثة النسائی مع ثلاث مایة یعنی ان الحافظ ابا عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیا بن علی بن سنان بن بحر النسائی توفی یوم الاثنین لثلاث عشرة لیلة خلت من صفر سنہ ثلاث وثلاثمائة۔ خاتمہ کتاب ورق ۲۰ صفحہ ۲ ادما من روایة الا وهی متصله باصحابه صلی الله علیه وسلم سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔ قال المولف انتهی ما فیه۔ کاتبه احمد بن الحاج بن المهدی وفقه الله امین۔ فی سادس ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ تسعین ومائتین والف نفعنا الله به والمسلمین آمین ناظم نخبہ اور شارح کی تحقیق نہین ہوئی۔ ورق ۱۰ صفحہ اول۔ اسی کتاب سے اسقدر پتہ چلتا ہی کہ ناظم کتاب نخبہ وغیرہ اور علم حدیث کی استناد شیخ قصار سے رکھتے ہین جو شیخ ذکریا انصاری سے علم حدیث مین مجاز ہین۔ اور انصاری قرأة اور سماعاً اپنی استناد ابن حجر عسقلانی مولف کتاب نخبہ سے کرتے ہین۔					
۲۲۸۶	۴۰	مجموعہ المنہل الروی شرح منظومہ المصطلح الحدیث النبوی	مولنا سلیمان بن یحیی بن عمر المقبول الاہدل الحسینی		قلمی سنہ ۱۲۹۵ھ	۵۶۹	
		تقطیع کتابت ۹½ - ۴½ انچہ۔ سطر مختلف۔ خط معمولی طالبعلمانہ بطرز عرب۔ کاغذ آسمانی رنگ کا کتابت سیاہی سے۔ کہین کہین لفظ قولہ وغیرہ کو سرخ پوڑیا سے لکھا ہے۔ مولوی محمد بن مولنا حسین محدث انصاری کے قلم سے لکھی گئی ہے۔ کرم اور پیوندکاری وغیرہ سے سالم ہے۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">منظومہ مختصر مولفہ قاضی مجد الدین صاحب قاموس متوفی ۸۱۶ھ کی شرح ہی۔ قاضی مذکور نے مصطلحات حدیث کو بہت انضباط و اختصار کیساتھ نظم کیا ہے۔ شارح نے بھی شرح کرنے مین ضروری قدر پر اکتفا کیا ہی کتابت مین بعض جگہہ کاتب سے غلطی بہی واقع ہوئی ہی۔ شاید منقول عنہ سے مقابلہ ٹھیک نہین ہوا۔ ایک نسخہ قلمی اس کتاب کا نمبر ۲۷ فن اصول حدیث پر درج ہی۔ شروع کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سیدنا محمد خاتم النبیین والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والتابعین لہم باحسان الی یوم الدین صفحہ ۴ وهذه ارجوزة قصيرة تحوی علوما جمة کثیرة فاحفظ هداك الله للمقال تحظ بغايات ذوی المعالی ـ الارجوزة افعولة وهو بحر من بحور الشعر مركب من مستفعلن ست مرات خاتمہ صفحہ ۲۰۔ وهذا آخر ما يسر الله تعليقه والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين۔ اسکے بعد کاتب نے کچھ عبارت لکھی ہی جسکا اختتام اس کلمہ پر ہے۔ آمین آمین آمین۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>المنہج السوی علی المنہل الروی
الجزء الاول</td><td>السید عبد الرحمن
بن سلیمان الاہدل</td><td>سنہ ۱۲۳۶ھ</td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">منہل الروی کا حاشیہ ہی۔ ابن الشارح نے بہت تطویل و بسط سے اپنے والد کی شرح پر تحشیہ کیا ہی یہ پہلا حصہ ہے صفحہ ۲۶ سے شروع عبارت آغاز۔ الحمد للہ وحدہ۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>المنہج السوی علی المنہل الروی
الجزء الثانی</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ دوسرا حصہ ہی۔ شارح اور محشی تیرہوین قرن کے علماء مین ہین۔ ان کے حالات منضبط کہین دیکھے نہین گئے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣٥٢٩	٤١	الباعث الحثیث فی معرفۃ علوم الحدیث	الحافظ الکبیر عماد الدین ابی الفداء اسماعیل بن کثیر بن زرع البصری ثم الدمشقی الشافعی المتوفی ٧٧٤ھ	٥٢ھ	قلمی ١٢٢٤ھ	١٤٨	

تقطیع کتاب ۵ × ۴ انچہ۔ سطر ١٥۔ خط نسخ معمولی طالب علمانہ۔ کاغذ انگریزی کتابت سیاہی اور سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہین شیخ حسین محدث مقیم بھوپال کی منقول کتاب سے اسکی نقل کی گئی ہے۔ کسی جگہ پیوند کاری اور کرم کا اثر نہین۔ اس نسخہ مین نصف کتاب سے کچھ زیادہ سادے اوراق ہین۔ کتاب علوم الحدیث ابن صلاح کا اختصار ہی۔ جو مصطلحات حدیث مین مشہور اور معتبر کتاب ہی۔ ابن صلاح نے انواع حدیث کو پینسٹھ اقسام پر تقسیم کیا ہی۔ ابن کثیر نے بھی اس کتاب مین اسیقدر اقسام لکھے ہین۔ اور جس ترتیب پر کہ ابن صلاح نے اپنی کتاب کو مرتب کیا ہے۔ ابن کثیر نے بھی اس کتاب مین وہی انداز رکھا ہے۔ اکثر جگہ ابن صلاح کے کلام پر کلام کیا ہی۔ اور زوائدات کے بیان کو لاطائل قرار دیا ہے۔ ابن کثیر نے اس کتاب مین کتاب مدخل کو جو بیہقی کی تالیف ہے بعض فوائد کا اضافہ بھی کیا ہی خطبہ مین لکھتے ہین۔ ولما کان الکتاب الذی اعتنی بتھذیبہ الشیخ الامام العلامہ ابو عمرو بن الصلاح تغمدہ اللہ برحمتہ من مشاھیر المصنفات فی ذلک بین الطلبۃ لھذ الشان۔ واختصرت ما بسطہ ونظمت ما فرطہ وقد ذکر من انواع الحدیث خمسہ وستین ... وانا بعون اللہ اذکر جمیع ذلک مع ما اضیف الیہ من الفوائد الملتقطۃ من کتاب الحافظ الکبیر ابی بکر البیھقی المسمی بالمدخل الی کتاب السنن۔ آغاز کتاب صفحہ ٢۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وبعد فان علم الحدیث الذی اعتنی بالکلام فیہ جماعۃ من الحفاظ صفحہ ٢٥ وانواع تحمل الحدیث

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ثمانیۃ الاول السماع وتارۃ یکون من لفظ المسمع حفظا او من کتاب صفحہ ۱۴۰- النوع الحادی والستون فی معرفۃ الثقات والضعفاء من الرواۃ وغیرھم- خاتمہ کتاب صفحہ ۱۴۲ وھذا آخر مایسرہ اللہ تعالے من اختصار علوم الحدیث واتفق ذلک فی اللیلۃ التی یسفر صباحہا عن الثانی والعشرین من شوال سنۃ اثنین وخمسین وسبعمائۃ-

ابن کثیر بصری الاصل ہین سنہ ہجری مین پیدا ہوئے- والد کی وفات کے بعد سات برس کی عمر مین سنہ ہجری مین اپنے بھائی کی معیت مین دمشق آگئے اور تحصیل علوم مین مشغول ہوئے- کتاب التنبیہ اور مختصر ابن حاجب وغیرہ کو حفظ کیا- فقہ مین برہان فزاری اور کمال بن قاضی شہبہ کے شاگرد ہین علم حدیث وغیرہ حافظ مزی اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ اور ابن عساکر وغیرہم سے حاصل کیا- حافظ مزی کی لڑکی کے ساتھ ان کا نکاح بھی ہوا- ابن تیمیہ کے مخلصین تلامذہ سے ہین متون حدیث کثرت سے یاد تھے علم فقہ مین بڑی دستگاہ رکھتے- شافعی المذہب تھے- قوت حافظہ بہت قوی اور ذہن سا اعلیٰ درجہ کا پایا تھا- ہمعصر علما ان کی ذکاوت اور علمیت کے معترف تھے- الدر المنثور علم تفسیر مین ان کی مشہور تصنیف ہے اسی طرح علم تاریخ مین کتاب البدایہ والنہایہ مستند ومعتبر کتاب ہے- انکے علاوہ بہت سے مصنفات اور بھی ہین طبقات الشافعیہ سیرۃ صغیرہ- کتاب فی جمع المسانید العشرہ تکمیل- تھوڑا سا حصہ شرح بخاری کا- وغیر ذلک- بہت سے اکابر علما، ان کے تلامذہ مین ہین- ابن حجر بھی ان کے شاگرد ہین ماہ شعبان سنہ مین وفات پائی- اور مقبرہ صوفیہ مین ابن تیمیہ کے پاس مدفون ہوئے-

(شذرات الذہب)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۱۷	۴۲	ایضاح ما لا یسع المحدث جہلہ مع تذکرہ فی علوم الحدیث	الشیخ الامام الہمام العلامۃ ابو حفص عمر بن عبد المجید المیانجی القرشی نزیل مکہ		قلمی	۱۸	

تقطیع کتابت ۶ × ۳ انچہ- سطر ۱۹- خط نسخ اوسط درجہ کا- کاغذ متن قدیمی کاغذ حاشیہ جدید-

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اوراق کے کنارے ایک جانب میں کسیقدر کرم خوردہ ہین۔ پوری کتاب پرآب رسیدگی کا اثر ہے سیاہی اور سرخی سے کتابت کی گئی ہے۔ کاتب کا نام نہین لکھا ہے۔ اس جلد مین دو مختصر رسالے ہین۔ اول ایضاح۔ اسمین اقسام حدیث اور اجازت حدیث کا طریقہ اور لفظ حدثنا اور اخبرنا وغیرہ مین فرق بیان کیا ہے۔ شیخ سے روایت حدیث بیان کرنے کا بھی انداز دکھایا ہے۔ بعض مشاہیر محدثین کے سن ولادت اور سال وفات کا بھی ذکر کیا ہے۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے ضروری امورات کی جو محدث کیواسطے ہونی چاہئے۔ جامع ہے شروع کتاب ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی وفقنا للتوحید ٭ وفضلنا علی کثیر من عبدہ ٭ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۱۔ واللہ سبحانہ وتعالے نسالہ ان یجعلنا فیما قصدناہ من ذلک خالصا لوجہ الکریم ومقربا من رحمتہ ومبعدا من نقمتہ بحولہ وقوتہ وسبیل مرضاتہ وینفعنا وایاکم بہ آمین آمین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔
		تذکرہ فی علوم الحدیث	سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن الملقن الشافعی الاندلسی ثم المصری المتوفی سنہ ۸۰۴ھ	سنہ ۷۶۳ھ	قلمی		
							بہت مختصر رسالہ ہے۔ مؤلف نے اپنی کتاب مقنع سے اسکا اقتباس کیا ہے مصطلحات حدیث کو جامع ہے۔ صرف دو ساعت اِس کی تالیف مین صرف ہوئے ہین۔ جیساکہ آخر مین لکھتے ہین۔ فرغت من تحریر ھذہ التذکرۃ فی نحو ساعتین من صبیحۃ یوم الجمعۃ سابع عشرین جمادی الاولی من سنۃ ثلاث وستین وسبعمائۃ۔ آغاز ورق ۱ صفحہ اول الحمد للہ علی نعمائہ واشکرہ علے آلائہ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۰۔ فافہمہ وباللہ التوفیق وصلی اللہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ مؤلف ایضاح کا حال نہیں معلوم ہوا۔ ابن الملقن کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۱۳۵ میں تحت کتاب الکلام علی سنۃ الجمعۃ قبلہا وبعدہا۔ لکھا گیا۔					
		تذکرہ فی علوم الحدیث	سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملقن الشافعی متوفی ۸۰۴ھ		قلمی ۱۲۳۲ھ	۵	
		یہ نسخہ فن حدیث مجموعہ نمبر ۳۳۵ میں ہے۔ بہت بدخط ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اس کتاب کی کیفیت صفحہ سابق میں تحریر ہو چکی ہے۔					
۳۸۸۳	۴۳	قفو الاثر فی صفو علوم الاثر مع بلغۃ الغریب	شیخ الاسلام رضی الدین محمد بن ابراہیم الربعی الحلبی الحنفی الشہیر بابن الحنبلی		۱۳۲۶ھ مطبوعہ مصر	۴۸	

اس جلد میں دو کتابیں مختصر ہیں۔ پہلی۔ قفو الاثر۔ جسکا طرز متون کی روش پر ہے۔ اقسام حدیث اور وجوہ تحمل وغیرہ کو بیان کیا ہے۔

آغاز۔ ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی لم یزل عالما قدیرا وصلی اللہ علی سیدنا محمد الذی ارسلہ الی الناس بشیرا ونذیرا۔ خاتمۂ کتاب۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ ابن الحنبلی کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی خطبہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں صدی کے علما میں ہیں۔ دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ ثم لما رفعت الی الحرج بقراءۃ ہذا الشرح سنہ احدی واربعین وتسعمائۃ علی الاستاذ

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">شمس الدین محمد الشہیر بابن عروس الدیروطی المصری الشافعی نزیل حلب کنت کتبت حال قراءتی علیہ حواشی</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>بلغۃ الغریب فی مصطلح آثار الحبیب</td><td>الشیخ ابو الفیض السید محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق الشہیر بمرتضی الحسینی الزبیدی الحنفی المتوفی سنہ ۱۲۰۵ ہجری</td><td></td><td>سنہ ۱۳۲۶ھ مطبوع مصر</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ مجلد بالا کی دوسری کتاب ہی۔ مختصر رسالہ ہے مصطلحات حدیث مین۔ آغاز صفحہ ۲۸۔ الحمد للہ علی نعم تسلسل اتصالہا فی کل حین۔ خاتمہ صفحہ ۴۹ لیحصل الوقوف علی حقائقہا واللہ اعلم۔
علامہ زبیدی۔ ہندی الاصل۔ سادات واسطیہ سے ہین۔ بلگرام کے رہنے والے (ایک قصبہ ہے قنوج کے قریب) آپ کے آبا واجداد اپنے زمانے کے معظم ومکرم علما۔ مشائخ۔ حفاظ ہوی ہین گیارہ سو پینتالیس (۱۱۴۵) ہجری۔ بلگرام مین آپ کا تولد ہوا۔ اور یہین نشو ونما پاکر علم عربی کی تحصیل کی طرف توجہ کی۔ ہندوستان کے علما مین۔ مولنا فاخر صاحب الہ آبادی متوفی سنہ ۱۱۶۴ھ اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی متوفی سنہ ۱۱۷۶ ہجری۔ ان کے اساتذہ مین ہین سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین توفیق الٰہی کی رہبری سے۔ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوے اور کچھ زمانہ یہان قیام رہا متعدد حج ادا کیے مشائخ حجاز۔ زبید۔ مصر سے علم حدیث وغیرہ کی تحصیل وتکمیل کی آپ کے مشائخین مین چارون مذہب کے علما ہین جن کی تعداد ایک سو تک بیان کی گئی ہی۔ ہر چار مذہب کے شیوخ سے آپکو سند حاصل ہوئی ایسے فضلاء عظام ومشائخین کرام بہی کثرت سے ہین جن سے جمعیتی وملاقات رہی۔ زبید مین مدت دراز تک متوطن رہی۔ اسی وجہ سے زبیدی مشہور ہین۔ زبید کے قیام کے بعد مصر تشریف لے گئے آخر عمر تک</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

یہین قیام رہا۔ مصر مین آپ کے فیض تعلیم۔ تدریس۔ سلسلہ توالیف نے ایسی بلند آہنگی پیدا کی۔ کہ دور دور تک شہرت پہیل گئی۔ بڑے بڑے علما و اکابرین قوت استناد کی وجہ سے آپ سے سند علم حدیث وغیرہ حاصل کرتے۔ سلطان روم نظام الدین ابو الفتح عبد الحمید خان اول اور دستور اعظم و نظام الملک سلطان ابی المظفر محمد باشا نے بہی اجازت حدیث کی التماس کی۔ جو قبول ہوئی۔ سلطان کو اجازت حدیث کے ساتھ ایک قصیدہ طولانی بدحیہ بہی ۱۱۹۲ھ ہجری مین بہیجا گیا۔ اور دستور اعظم کو بہی اسی سنہ مین وجازت حدیث عطا ہوئی۔ قوت علم و عمل۔ مقبولیت سلاطین۔ کثرت شیوخ و توالیف و تلامذہ مین جو رفعت و اولویت آپ کو ملک حجاز و عرب مین حاصل ہوئی شاید کسی ہندی نژاد کو یہ رتبہ حاصل ہوا ہو۔ جودت طبع۔ ذہانت۔ قوت حافظہ آپ نے مافوق العادت پائی تہی علوم عربیہ کے علاوہ ترکی۔ فارسی مین بہی پوری مہارت حاصل تہی حسن ظاہری۔ اخلاق حسنہ۔ سخاوت۔ وغیرہ سے بہی اعلیٰ درجہ پر آراستہ تہے۔ انہین خوبیون اور کمالات کا نتیجہ تہا۔ کہ مقبول عام و خاص بن گئے تالیفات بہی کثرت سے ہین چہوٹے بڑے مصنفات کی تعداد ایک سو تک شمار ہوئی ہے۔ بعض مولفات کے اسمائ یہ ہین۔ تاج العروس۔ قاموس کی ضخیم شرح جسکی دس جلدین ہین۔ اتحاف السادۃ المتقین۔ احیاء العلوم غزالی کی شرح مبسوط کتاب ہے۔ یہ بہی دس جلدون مین تمام ہوئی ہے۔ درۃ الفرع فی تاویل حدیث ام زرع رفع الکل عن العسل۔ تخریج حدیث نعم الادام الخل۔ المواہب الجلیہ فیما یتعلق بحدیث الاولیہ تنبیہ العارف البصیر علی اسرار الحزب الکبیر۔ القول المبتوت فی تحقیق لفظ التابوت حسن المحاضرہ فی آداب البحث والمناظرہ۔ رسالہ فی اصول الحدیث۔ رسالہ فی اصول المعمے۔ کشف الغطاء عن الصلاۃ الوسطے۔

الاحتفال بصوم الست من الشوال۔ اقرار العین بذکر من نسب الی الحسن الحسین۔ الابتہاج بذکر امر الحاج الفیوضات العلیہ بما فی سورۃ الرحمن من اسرار الصنعۃ الالہیہ۔ التعریف بضروری علم التصریف العقد الثمین فی طرق الالباس والتلقین۔ اتحاف الاصفیا بسلاسل الاولیاء۔ اتحاف بنی الزمن فی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حکم قہوۃ الیمن۔ اتحاف الاخوان فی حکم الدخان۔ المقاعد العندیہ فی المشاہد النقشبندیہ۔ وغیر ذالک زیادہ مصنفات آپ کے۔حدیث۔فقہ۔ اصول۔لغت۔سیر۔تصوف مین ہین۔شعبان کی پہلی تاریخ سنہ ۱۲۰۰ ہجری مرض طاعون سے مصر مین وفات پائی۔ (عجائب الآثار۔فی التراجم والاخبار۔مآثر الکرام وغیرہما)					
۲۸۷۴	۴۴	مبتدا الخبر فی مبادی علم الاثر	لم یصرح المولف باسمہ	سنہ ۱۳۲۰ھ	مطبوع	۸۸	
		اس کتاب مین نخبۃ الفکر کے مضامین تفصیل وتشریح کے ساتھ بیان کئے ہین۔مطالب کے بیان سے پہلے دو مقدمہ لکھے ہین جنمین ضروری عقائد اور فضیلت علم کا ذکر اور نبی ورسول کے معنی کی تحقیق اور خبر وانشا رمین فرق دکھایا ہے اس کتاب کے دو حصے ہین۔دوسرے حصہ کا نام خبر المبتدا رکھا ہے۔اس جلد مین صرف پہلا ہی حصہ ہے۔آخر کتاب مین لکھتے ہین۔ وقد تم تالیفہ فی اواسط سنہ ۱۳۲۰ بمدینہ بیت المقدس المبارکۃ لازالت عامرۃ وھذہ الرسالۃ ھی اول النفحات القدسیۃ ویتلوھا النفحۃ الثانیہ وھی خبر المبتدا شروع کتاب صفحہ ۲۔ احمد من رفع شان اھل الاثر وجعل لھم حدیثا حسنا یاثرہ من اثر خاتمہ کتاب صفحہ ۸۸۔ کل ذالک معتنیا باتقان مشکلہا حفظا وکتابۃ۔ الی قول خبر المبتدا۔ اس پہلے حصہ مین تو مولف نے اپنا نام نہین لکھا۔شاید دوسرے حصہ مین تحریر کیا ہو۔					
۱۱۷۷	۴۵	علوم الحدیث مع ارجوزہ صاحب القاموس	تقی الدین ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسی بن ابی النصر النصری الکردی الشہرزوری المعروف بابن الصلاح الشرخانی المتوفی سنہ ۶۴۳ھ	سنہ ۶۶۱ھ	قلمی	۵۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							تقطیع کتابت ۶½ × ۲½ انچہ۔ سطر ۲۲۔ کاغذ اور خط عرب۔ کاتب کا نام تحریر نہین متن اور حاشیہ دونون جگہہ کتاب کی عبارت لکھی ہے۔ کتابت سیاہی اور سرخی سے پیوندکاری اور کرم کا اثر بہت تھی ہے اوراق پر آب رسیدگی کے نشان ہین۔ کتاب کے ابتدائی ورق پر متعدد اور آخر صفحہ پر صرف ایک جگہہ ان علماء کرام کی مختلف عبارتین لکھی ہین جنکے پاس یہ کتاب علی سبیل البدلیۃ پہنچی ہے مختلف زمانہ مین مختلف علماء کے پاس رہنا غایت صحت کتاب کی دلیل ہو۔ اس کتاب کا نام معرفۃ انواع علم الحدیث بھی ہو۔ کتب خانہ خدیویہ کی فہرست مین یہی نام لکھا ہے۔ کتاب کے آخر دو ورق پر مختلف عبارتین اور بعض بعض فوائد کی تحریر ہین۔ آخر صفحہ پر تحقیق تاریخ میں فتح الہادی سے جو عبارت نقل کی ہو اوسکے ختم پر یہ تاریخ اور سنہ لکھا ہو۔ ثالث شعبان ۱۱۳۶ھ۔ مصطلحات حدیث کے فن مین اس طرز خاص کی پہلی کتاب حاکم نیشاپوری کی ہے۔ مؤلف نے بھی اس کتاب مین اوسی کا اتباع کیا ہو پینسٹھ انواع پر کتاب کی تقسیم کی ہو۔ علماء کا اس کی جانب بہت ہی اعتناء ہوا ہو۔ بعض نے اسکا اختصار کیا ہے بعض نے کچھ فوائد و نکات اور بڑھا کر مزید فیہ بنایا ہو۔ بعض نے اعتراضات کا دروازہ کھولا ہو یہ امر مسلم ہے۔ کہ اس فن مین یہ کتاب جامعیت اور پر فوائد ہونے کے اعتبار سے بے مثل اور احسن ہے ابتدائی صفحہ کتاب مین کسیقدر مؤلف کا حال اور شروع سے پہلے یہ عبارت لکھی ہو۔ قال الشیخ الفقیہ الامام تقی الدین ابو عمرو عثمان الی قولہ من امر نا رشدا۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الہادی من استہداہ الواقی من اتقاہ الکافی من تحری رضاہ حمدا بالغا۔ صفحہ ۶۔ النوع الثامن معرفۃ المقطوع وھو غیر المنقطع الذی یاتی ذکرہ صفحہ ۱۳۱۔ النوع التاسع والعشرون معرفۃ الاسناد العالی والنازل اصل الاسناد و کلمہ آخر کتاب صفحہ ۱۵۰۔ وللہ عزوجل الحمد الاتم علی جزیل نعمائہ و سوابغ آلائہ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سیدنا محمد سید المرسلین وعلی اخوانہ من النبیین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		والہ وآل کل منہم نہایۃ ماینبغی ان یسالہ السائلون وعاملہ الاملون - ابن صلاح - پانسوستر ۵۷۷ھ (شرخان) مین پیدا ہوئے جو (شہزور) کے قریب قریہ ہے بہت بڑے فاضل اور بلند مرتبہ کے شخص - تفسیر وحدیث وفقہ واسماء الرجال ومتعلقات علم حدیث مین علماء عصر مین ممتاز ومتمیز تھے - ابن خلکان کے شیوخ مین ہین پہلے فقہ وغیرہ اپنے والد سے پڑھا - پھر شہر موصل مین انکے والد نے پہنچا دیا وہان علوم کی تحصیل کی - علم حدیث کی تکمیل خراسان مین پوری کی - لبون کے بال نکلنے کے پہلے فارغ التحصیل ہو چکے تھے ایک زمانہ تک شام مین مدرسہ ناصریہ کے متولی تدریس رہے یہان بہت سے لوگ ان سے منتفع ہوئے پھر دمشق چلے آئے - اور مدرسہ رواحیہ مین مدرس رہے جسکو ابو القاسم ہبۃ اللہ بن عبد الواحد بن رواحۃ الحموی نے قایم کیا تھا - دینداری مین بڑے ثابت قدم تھے ہمیشہ خیر اور صلاح کیجانب متوجہ رہتے - مصنفات ان کے متعدد ہین - علم حدیث مین بڑی نافع کتاب لکھی ہے اسکے علاوہ مناسک حج مین بھی ایک کتاب ہے - وسیط - جو فقہ کی کتاب ہے اوسکے ربع اول پر بھی کچھ تعلیقات ہین وغیرہ ذالک - چہارشنبہ کے روز وقت صبح پچیس ربیع الآخر - چھ سو تینتالیس ۶۴۳ھ ہجری - دمشق مین وفات پائی - نماز ظہر کے بعد مقابر صوفیہ مین جو باب النصر کے باہر ہے - مدفون ہوئے - (ابن خلکان)					
		ارجوزہ صاحب القاموس	علامہ مجد الدین ابو الطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم الشیرازی الفیروزآبادی المتوفی ۸۱۶ھ وقیل ۸۱۷ھ		قلمی		
		چونتیس اشعار بطرز ارجوزہ ہین - تمام مصطلحات حدیث کو اجمالی طور پر حاوی ہین ایسی مختصر نظم مین اجزائے علم کا احاطہ مؤلف کے کمال کی دلیل ہے - خطبہ مین لکھتے ہین - وھذہ ارجوزۃ قصیرۃ					

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر موجودات

تحوی علی ماجۃ کثیرہ - آغاز - الحمد للہ العلی الاوحد ؛ ثم الصلوۃ للنبی احمد خاتمہ والحمد للہ علی التمام ؛ وبالصلوۃ الختم والسلام ؛ علی النبی سید الانام ؛ وَ الآل و الصحب اولی الکرام - یہ ارجوزہ کتاب مرقومہ بالا کے آخر صفحہ ۵۲ پر تحریر ہے -

صاحب **قاموس** - ربیع الاول سات سو انتیس (۷۲۹ھ) ہجری - کازرون مین پیدا ہوئے - اور وہین نشو ونما پایا - آٹھ سال کی عمر مین شیراز آگئے - سات سال کی عمر مین قرآن شریف حفظ کر چکے تھے ادب اور علم لغت اپنے والد اور دیگر علماء شیراز سے پڑھا - خوشخطی مین بھی اچھی مہارت پیدا کی تحقیق لغات مین یکتائے زمانہ تھے تحصیل حدیث وغیرہ کی غرض سے - عراق - واسط - دمشق - بغداد وغیرہ کا سفر کیا - بغداد مین شیخ عبد اللہ بن بکباش سے جو مدرسہ نظامیہ کے مدرس اور بغداد کے قاضی تھے علم کی تکمیل کی - اور ابن جوزی سے بھی سماعت در روایت حدیث کا اتفاق ہوا - مدت تک بغداد مین سلسلہ تدریس کا جاری رکھا - بڑی شہرت پائی - بہت سے لوگ مستفید ہوئے - امام صفدی اور ابن ہشام اور جمال اسنوی وغیرہم ان کے شاگرد ہین قاہرہ مین جب پہونچے ہین - تو وہان کے علما سے بھی استفادہ کیا ہے بلاد مشرق وشام و روم وہندوستان مین بھی سیاحت کی ہے ۷۹۶ھ ہجری مین زبید پہونچے - اس زمانہ مین جمال ریمی کا جو قاضی القضاۃ تھے انتقال ہو چکا تھا اشرف اسماعیل بادشاہ نے بہت اعزاز و اکرام کیا اور تمام ممالک یمن کی قضاۃ ان کے تعلق کر دئے بیس برس تک یہان مقیم رہے دور دور سے لوگ بغرض تحصیل علم ان کی خدمت مین حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے رہے بادشاہ بھی ان کا شاگرد ہو گیا اور اپنی بیٹی کا نکاح بھی انسے کر دیا - یہ وجہ اور بھی رفعت و منزلت کی ہوگئی - زبید کے قیام کے زمانہ مین متعدد بار مکہ محترمہ اور مدینہ منورہ و طائف مین آمد و رفت رہی - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین مکانات اپنے ذاتی صرف سے بنوا کر انہین مدرسے قائم کئے اپنے لئے مکہ معظمہ کے انتساب کو بہت دوست رکھتے اور نام کے ساتھ الملتجی الی حرم اللہ تعالے لکھتے - کتابون کا بڑا ذخیرہ جمع کیا تھا - سفر مین بھی کتابون کا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انبار ساتھ رکھتے۔ کتب مصنفہ پچاس سے زیادہ شمار کی گئین ہین منجملہ اُن کے چند کتب یہ ہین فاتحۃ الاباب بتفسیر فاتحۃ الکتاب۔ شرح خطبۃ الکشاف۔ احاسن اللطائف فی محاسن الطائف۔ نزہۃ الاذہان فی تاریخ اصبہان۔ منیۃ السیول فی دعوات الرسول۔ الدر الغالی فی الاحادیث العوالی۔ البلغۃ فی تراجم ائمۃ النحاۃ واللغۃ۔ المرقات الوفیۃ فی طبقات الحنفیہ۔ النفحۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ۔ ان کے علاوہ قاموس و سفر السعادۃ وغیرہ مشہور تصنیفات ہین۔ نوّے سال سے زیادہ کی عمر پائی۔ آخر تک سمع اور بصر اور دیگر حواس سب صحیح وسالم تھے ہمیشہ مکہ مکرمہ مین مرنے کی آرزو رکھتے مگر یہ امر مقدر نہ تھا زبید ہی مین ماہ شوال کی بیسوین شب کو انتقال فرمایا۔ علامہ سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ مین سنہ وفات سنہ ۸۱۷ھ لکھا ہی۔ سیوطی کے علاوہ اکثر مورخین اور حاجی خلیفہ ۸۱۶ھ مین وفات قرار دیتے ہین۔ والعلم الحقیقی عند اللہ تعالی وتقدس۔ (بغیۃ الوعاہ۔ شذرات الذہب)					
۱۱۷	۴۶	مجموعہ تنقیح الانظار فی علوم الآثار	ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن علی بن المرتضے بن المفضل آل الحسنی الہادی الیمنی المعروف بابن الوزیر المتوفی سنہ ۸۴۰ھ	سنہ ۸۱۳ھ	قلمی سنہ ۱۲۴۵ھ	۷۴	
		تقطیع کتابت ۹½ × ۵½ انچہ۔ سطر ۲۳۔ خط اور کاغذ عرب اعلیٰ درجہ کا۔ کتابت سُرخی اور سیاہی سی کاتب کا نام نہین لکھا ہی۔ پیوند کاری اور کرم کا اثر کچھ نہین ہی۔ پہلے صفحہ کتاب پر ایک دائرہ مدوّر مختلف رنگ کا بنا ہوا ہی جسمین سُرخی سے کتاب اور مولف کا نام لکھا ہی۔ اسی صفحہ پر متعدد عربی عبارتین بہی لکھی ہوئی ہین بعض مین کچھ فوائد متفرقہ لکھے ہین اور بعض مین اس کتاب کے درس و تدریس کی متعلق لکھا ہی ان مختلف تحریرون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کتاب پر بہت سے اہل علم کی نظر پڑی ہے۔ یہ امر اس کتاب کی وقعت کو اور زیادہ کرتا ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اِس مجموعہ مین تین کتابین مفصلہ تحت ہین۔ پہلی کتاب تنقیح الانظار ہے اس کتاب مین تمام اقسام حدیث کے تعریفات بہت وضاحت وتفصیل کے ساتھ بیان کئے ہین اسکے علاوہ اور بہت سے امورات جنکا جاننا محدث کو ضروری ہے لکھے ہین یہ بھی بیان کیا ہو کہ صحیح احادیث کا انحصار صرف حدیث کے کتب متداولہ ہی پر نہین ہے اور نہ شیخین نے صحیحین مین تمام صحیح کا استیعاب کرلیا ہو نقل اقوال کے بعد اکثر جگہ اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہین۔ نہایت رابط وضبط سے کتاب کو ترتیب دیا ہو آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رافع اعلام الحدیث وفضل العلم النبوی بالاجماع علی شرفہ فی قدیم الزمان والحدیث دوسرے نسخون مین رافع اعلام الحدیث کی جگہ رفع اعلام علوم الحدیث۔ بھی لکھا ہو صفحہ ۴۔ عدة احادیث البخاری ومسلم قال الشیخ زین الدین بن العراقی احادیث صحیح البخاری باسقاط المکرر اربعة آلاف حدیث علی ماقیل وبالمکررة سبعة آلاف ومائتان وخمسة وسبعون حدیثا صفحہ ۲۲۔ المنقطع و المعضل واختلفوا فی صورتیهما قال زین الدین وابن الصلاح فالمشهور ان المنقطع ماسقط من رواته راو واحد غیر الصحابی انتہے صفحہ ۳۲۔ الاعتبار والمتابعات و الشواهد وهذه الالفاظ یتداولها اهل الحدیث بینهم۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۶۲۔ فعلیك ایها الطالب للحدیث بالنظر فی علوم الحدیث والتامل لما فی تصانیفهم من الفوائد والبحث عما ذکروه فیها من المصنفات الحوافل فانهم انما وضعوه لیبصروك فی علومه ویدلوك علی ماصنفوا فی ذلك لطالبیه فالحمد للہ الذی حفظ بهم الشریعة وکفی بهم المؤنة ونسال اللہ تعالے ان یجزیهم عنا افضل ماجزا امثالهم من ائمة الاسلام والعلماء الاعلام والحمد للہ وحده وصلی اللہ علی محمد وآله وسلم۔ دوقلمی نسخے اس کتاب کے نمبر ۵ ونمبر ۶ پر بھی درج ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ابن الوزیر ماہ رجب سنہ سات سو چہتر ہجری یمن مین پیدا ہوئے۔ امیر ابن الامیر ہین صنعا کے بادشاہون مین شمار کئے جاتے ہین تمام علوم عقلی و نقلی مین عموماً بڑے فاضل اور فقہ و اصول مین خصوصاً امام مانے گئے ہین ادب و انشا مین بہی اعلے درجہ کے ادیب تہے ابتدا مین آبائی طریقہ کے مطابق زیدی المذہب تہے۔ جب حق سبحانہ تعالے نے علوم حقہ سے واقف کیا۔ تو اس قدیمی مذہب کو چہوڑ کر سُنی المذہب ہوئے۔ اور آخر تک اسی مذہب پر قائم و ثابت رہے۔ مشاہیر مصنفات مین یہ کتابین بیان کی جاتی ہین البرہان القاطع فی معرفة الصانع مختصر جلیل فی علم الاثر نخبة الفکر پر اطلاع ہونے کے بعد کتاب تنقیح الانظار فی علوم الآثار تالیف کی۔ کتاب التادیب الملکوتی۔ مختصر کتاب ہے عجائب و غرائب بیانات لکہے ہین۔ الامر بالعزلة فی آخر الزمان۔ نصر الاعیان علی شغر العیان۔ قبول البشری فی التیسیر للیسری۔ الحسام المشہود فی الذب عن الامام المنصور۔ جمع آیات الاحکام۔ ایثار الحق علی الخلق۔ دیوان مسمی مجمع الحقائق والرقائق وغیرہ ذالک۔ چہیاسٹہ سال زندہ رہکر آٹہ سو چالیس ہجری مین مرض طاعون یمن مین وفات پائی۔

(اتحاف النبلاء المتقین)

		اختصار نخبة الفکر	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی		

مجموعہ مرقومہ بالا کی دوسری کتاب ہے۔ یہ کتاب صفحہ ۶۳ سے شروع ہوکر صفحہ ۷۰ کے نصف پر ختم ہے اس رسالہ مین مولف نے نخبة الفکر کا اختصار کیا ہے۔ کہین کہین اپنی طرف سے بہی کچہ کلمات اضافہ کردئے ہین۔ اس رسالہ مین کسی جگہہ نہ تو اپنے نام کی تصریح کی نہ رسالہ کا نام معین کیا آغاز صفحہ ۶۳ الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین خاتمہ صفحہ ۷۰ وحصرہا متعسر فلیراجع لہا مبسوطاتہا واللہ الموفق والہادی لا الہ الا ہو تم بعون اللہ ولطفہ وصلی اللہ علے سیدنا محمد وآلہ۔

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td>نخبۃ الفکر فی مصطلح علم الاثر</td><td>حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشہیر بابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td colspan="8">مجموعہ مرقومہ بالا کی تیسری کتاب ہے۔ صفحہ ۶۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۹ پر تمام ہو گئی مصطلحات حدیث مین مشہور کتاب ہے۔ ایک نسخہ اس کتاب کا نمبر ۳۰ سے قبل مع کیفیت مولف تحریر ہو چکا۔</td></tr>
<tr><td>۱۱۷۸</td><td>۴۷</td><td>الفیۃ العراقی</td><td>ابو الفضل زین الدین الحافظ الامام الکبیر عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمن العراقی المتوفی ۸۰۶ھ</td><td>۷۶۸ھ</td><td>قلمی</td><td>۳۸</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="8">تقطیع کتابت ۷½ × ۴½ انچہ۔ سطر ۲۱۔ کاغذ اور خط نسخ معمولی۔ بروش عرب کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام نہین لکھا ہے۔ پوری کتاب اثر کرم اور رقعہ دوزی سے محفوظ ہے۔
اس کتاب مین خلاصہ مضامین کتاب علوم الحدیث ابن صلاح کے منظوم کئے ہین اکثر مقامات پر علوم الحدیث سے کچھ زیادتی بھی کی گئی ہے۔ ابن صلاح کو مولف اس کتاب مین لفظ شیخ سے تعبیر کرتے ہین۔ کل اشعار ایکہزار ہین۔ اسی وجہ سے اس کتاب کا نام الفیہ ہے۔ مدینہ طیبہ مین اس منظوم سے فراغت پائی خاتمہ مین لکھتے ہین۔ وکملته بطيبة الميمونه ؛ فبرزت من حذرها مصونه۔ اس علم مین اس کتاب کا اعتبار بہت ہے۔ بڑے بڑے علماء نے اسکی شرحین لکھی ہین۔ خود مولف کی بھی شرح ہے جسکا نام فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

علاوہ اس نسخہ کے تین نسخے قلمی اور بھی ہین جو نمبر ۱ و ۲ فن اصول حدیث اور نمبر ۹۵ فن متفرق پر درج ہین - آغاز کتاب صفحہ ۲ - یقول راجی ربہ المقتدر عبدالرحیم بن الحسین الاثری من بعد حمد اللہ ذی الآلاء علی امتنان جل عن احصاء - صفحہ ۱۱ وسم ما لعلۃ مشمول معلل ولا تقل معلول - صفحہ ۳۲ معرفۃ الصحابۃ رای النبی مسلما ذو صحبۃ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۷ - فربنا المحمود والمشکور الیہ منا ترجع الامور - وافضل الصلوۃ والسلام علی النبی سید الانام - مولف کا ترجمہ تحت کتاب التقریب فی نخبۃ العرب فن حدیث نمبر ۵۳۵ پر لکھا گیا - کشف الظنون مین سال وفات مولف ۸۰۵ھ لکھے ہین - جو جمہور مورخین کے خلاف ہین -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۴۲۳	۴۸	الفیۃ السیوطی المساۃ بنظم الدرر فی علم الاثر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی ۹۱۱ھ	سنہ ۸۸۱ھ	قلمی سنہ ۱۳۰۶ھ	۵۲	

تقطیع کتابت ۸½ × ۵½ - ۳ - انچ - سطر ۱۲ - خط نستعلیق و نسخ - کاغذ انگریزی بادامی رنگ کا کتابت صرف سیاہی سے - مولوی عبد العزیز مقیم پشاور اسکے کاتب ہین - پیوندکاری و کرم وغیرہ سے محفوظ ہے - یہ کتاب مصطلحات حدیث مین الفیۂ عراقی کے ہمرنگ ہے - بلکہ اسمین ایجاز و اختصار اس سے زیادہ ہے - خطبہ مین لکھتے ہین - فائقۃ الفیۃ العراقی فی الجمع والایجاز واتساق کل پانچ روز مین یہ کتاب منظوم ہوئی ہے - خاتمہ مین اسکا بیان اس طرح لکھا ہے - نظمتہا فی خمسۃ الایام بقدرۃ المہیمن المتعال - خود مؤلف نے اس کتاب کی شرح بھی لکھی ہے - جس کا نام قطر الدرر رکھا ہے - آغاز کتاب صفحہ ۲ -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

للہ حمد والیہ استند ومابنوب فعلیہ اعتمد ثم علی نبیہ محمد
خیر صلاۃ وسلام سرمد۔ صفحہ ۱۴۔ المضطرب مااختلفت وجوھہ حیث ورد
من واحد اوفوق متنا وسند۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۲۔ فاعن بہا بالحفظ وانتفہیم
وخصہا بالفضل والتقدیم واحمد اللہ علی الاکمال معتصما بہ بکل حال۔
مصلیا علی نبی قد اتم مکارم الاخلاق والرسل ختم۔ اسکے بعد کاتب کی عبارت ہے
جسکا ختم اس کلمہ پر ہے۔ انک انت السمیع العلیم۔
مؤلف کے حالات فن تفسیر مین تحت نمبر ۲۵ منضبط ہوچکے ہین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۴۴۴	۴۹	ارجوزہ صاحب القاموس مع منظومۃ اخری	علامہ مجد الدین ابو الطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم الشیرازی الفیروزآبادی المتوفی ۸۱۷ھ وقیل ۸۱۶ھ	•	قلمی	۸	

تقطیع کتابت ۶½ × ۳ - انچہ۔ سطرین مختلف۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ سفید انگریزی۔ کتاب سرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام اگرچہ تحریر نہین مگر یہ خط بھی مولوی عبد العزیز سابق الذکر کا معلوم ہوتا ہے اوراق آب رسیدگی کا اثر ہے۔ اثر کرم و پیوندکاری سے محفوظ ہے۔
اس ارجوزہ کی حقیقت مع حالات مؤلف اسی فن کے نمبر ۴۲ پر تحریر ہوچکی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		منظومہ فی علم الاثر	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی		

اس منظومہ مین ۲۲ اشعار ہین جنمین بہت ہی اجمال کے ساتھ الفاظ مصطلحہ علم حدیث کا بیان ہے ابتدا صفحہ ۵
احادیث عشقی فی جمیع الوری مہذبۃ لازدر فیہا ولا دعوی۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۷۔
واحمد ربی حال کونی مصلیا صلوۃ وتسلیما علی راکب القصوی۔ مؤلف کا پتہ معلوم نہین ہوا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۱۹	الفائق	علامہ جار اللہ ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری المتوفی سنہ ۵۳۸ھ	سنہ ۵۱۶ھ	قلمی	۱۰۱۴	

تقطیع کتابت ۹½ × ۵½ - انچہ - سطر ۱۹ خط نستعلیق خوشخط - کاغذ دہلی - کتابت سیاہی اور کسیقدر سُرخی سے - نظیر الدین خان مرحوم خوشنویس جو کتب خانہ ہذا مین ملازم تھے اس کے کاتب ہین کتاب کہین سے کرم خوردہ اور پیوند کار نہین - آخر سے کسیقدر ناتمام ہی - حرف ہا مع ضاد کے شروع تک ہی منقول عنہ بہی جو اسی فن کے نمبر ۴ پر درج ہی اسی قدر ہی کچہ لغات تو سُرخی سے لکھے گئے ہین - اور کسیقدر لغات کی سادہ جگہ چھوٹی ہوئی ہی - شاید بعد نقل مقابلہ کی نوبت نہین پہونچی اس لئے عبارتین بہت کچہ غلطیان دیکھی گئین - حرف واؤ مع الہمزہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتہ شروع کیا ہی - باقی حروف کی ابتدا بغیر بسم اللہ کے ہی - ہر باب کے شروع مین حرف کا نام لکھا ہی اوسکے بعد صرف منضمات کو سرخی سے لکھدیا ہے مثلاً ابتدا مین باب کتاب الہمزہ مع الباء لکھا ہی - اوسکے بعد صرف مع التاء مع الجیم آخر تک یون ہی تحریر ہے ان حروف کیساتہ اعادہ ہمزہ کا نہین ہوا ہے یعنی باب الہمزہ مع التاء نہین ہی - صرف لفظ (مع التاء) پر اکتفا کیا ہے آخر کتاب تک یہی التزام ہی -

اس کتاب مین احادیث کے وہ الفاظ جو غامضہ اور بعید الفہم ہین حروف تہجی کی ترتیب پر بہت واضح طور پر ظاہر کیئے ہین اور لغات کے انداز پر ہر ہر حرف کے جملہ کلمات کیواسطے علیحدہ علیحدہ ابواب مقرر کیئے ہین، کلمات غریبہ کے معنی بیان کرنے مین شواہد بہی پیش کئے ہین -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اس فن مین سب سے پہلے ابو عبیدہ معمر تیمی بصری متوفی سنہ ۲۱۰ھ کی بہت مختصر کتاب ہے

آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی فتق لسان الذبیح بالعربیۃ البینۃ والخطاب الفصیح وفولاہ باثرۃ التقدم فی النطق باللغۃ التی ہی افصح اللغات صفحہ ۱۴۷ کتاب التاء مع الباء مین - مع التاء - النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن التبع فقال کل شراب اسکر فہو حرام صفحہ ۴۱۱ - کتاب السین مع الہمزۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث المبعث ذکر ان جبرئیل قال لہ اقرء قال علیہ السلام فلم ادر ما اقرء فاخذ بحلقی نسابتی عبارت صفحہ آخر شمار ۱۰۱۴ - کتاب الہاء مین - مع الضاد - النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الصیحۃ والساعۃ قال فلعم الہک ما یدع علی ظہرہا من شئ الامات والملائکۃ الذین مع ربک فاصبح یطوف فی الارض قد خلت لہ البلاد فارسل بہضب من عند العرش فلعم الیک ما یدع علی ظہرہا من مصرعہا -

علامہ زمخشری ماہ رجب چارسو سترانوین ہجری مین پیدا ہوے - بڑے فضل وکمال کے شخص تھے تفسیر وحدیث وادب بلکہ جملہ علوم مین امام فن شمار کئے جاتے ہین - بغداد مین متعدد بار آمد ورفت رہی ہے - ابی الحسن نیشاپوری - ابی مضر اصبہانی - ابی منصور حارثی ابی سعد الشفانی ان کے اساتذہ مین ہین - مذہبا معتزلی مشہور ہین - مدتون مکہ معظمہ کی مجاورت کی - اسی وجہ سے جار اللہ لقب ہوا - ایک پاؤن مین سخت دنبل نکل آیا تھا جسکی وجہ سے مجبوراً پاؤن کا قطع کرنا پڑا - لکڑی کا پاؤن بنوالیا تھا اور بجائے پاے مقطوع اُسکو قایم کرلیا چلنے مین اُسپر کپڑا پڑا رہتا - دیکھنے والون کو اس سے زیادہ اور کچھ نہین خیال ہوتا کہ پاؤن مین لنگ ہے - یہ کتابین انکی مصنفات سے مشہور ہین - تفسیر کشاف - الفائق - المفصل - المقامات - المستقصی فی الامثال ربیع الابرار - اطواق الذہب - صمیم العربیہ - شرح ابیات الکتاب - الانموذج فی النحو

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الرائض فی الفرائض۔ شرح بعض مشکلات المفصل۔ الکلم النوابغ۔ القسطاس فی العروض الاحاجی النحویہ۔ ماہ ذی حج عرفہ کے روز پانسو اڑتیس ۵۳۸ ہجری میں جرجانیہ خوارزم میں وفات پائی۔ (بغیتہ الوعا)					
٣٢٣٣	٢٠	الفائق الجزء الاول	علامہ جار اللہ ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری المتوفی ۵۳۸ھ	۵۱۶ھ	۱۳۲۴ھ مطبوعہ حیدر آباد دکن	٢٤٠	
		یہ پہلا حصہ ہے۔ خطبۂ کتاب سے حرف الشین مع الیاء تک۔					
ایضاً	٢١	الفائق الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	٢٣٩	
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ حرف الصاد مع الھمزہ سے آخر کتاب تک جو حرف الیاء مع الہاء کے ختم تک ہے۔ کتاب اور مصنف کی حالت اوپر مذکور ہو چکی۔					

۲۵۴

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثانی فهرست کتب عربیہ بعد نمبر ۵۵ / ۲۵۵ فهرست اول فن اسماء الرجال

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۶۵	۵۶	مجموعۃ الاسانید	شیخ محمد الهادی بن علی زین العابدین المدعو بان بن هاشم بن عبد الرحمن الحسینی العراقی الکربلائی	١١٩٠ھ	قلمی	۲۶	

تقطیع کتابت ۲/۱ ۶ × ۴ انچہ۔ کاغذ اور خط عرب بخطوط مختلفہ بعض رسائل صرف سیاہی سے اور بعض سیاہی و سُرخی سے لکھے ہین کاتبین کے نام کی تصریح نہین ہی۔ قرینہ سے مولفین ہی کاتب معلوم ہوتے ہین۔ بعض اوراق پرسیقدر پیوندکاری اور فی الجملہ کرم خوردگی کا اثر ہے۔

اِس مجموعہ مین چھہ رسالے مفصلہ ذیل ہین۔ پہلا رسالہ شیخ محمد ہادی کا ہی جسمین اُنھون نے شیخ علی بن عبد الله الونائی الشافعی کے واسطے اجازت حدیث وغیرہ لکھی ہی۔ اس رسالہ کا خط گو عرب کے طرز پر ہے مگر رسم خط اور حرفون کی نشست نئے انداز کی ہی۔ یائے تحتانی کی جگہ صرف علامت زیر لکھکر ماقبل سے وصل کر دیا ہے۔ دوسرے حرفون مین بھی طریقہ متعارفہ سو مغایرت ہے شاید عراق والونکا طرز تحریر ایسا ہی ہو۔ اس خط کے پڑہنے مین بہت دشواری ہی۔ قرائن سے کچھ پڑہا جاسکتا ہی۔ باستثنا اس رسالہ کے باقی رسائل کا طرز تحریر بہت صاف ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی ابدع الانسان فی احسن تقویم عبارت خاتمہ صفحہ ۱۲۔ الحمد لله رب العالمین وفی سابع وعشرین ربیع الثانی عام سبعة وتسعین ومائة والف۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ اسناد	السید علی السیوسی الحنفی	١١٤٣ھ	قلمی	۰	

تقریباً ڈیڑہ صفحہ عبارت کا ہوگا۔ اس مین شیخ عبد الحی بن شیخ عبد القادر غفاری کے واسطے شرح کنز الدقایق و دیگر کتب فقہیہ کی اجازت لکھی گئی ہی اور مجیز نے اپنے شیوخ سلسلہ کو ترتیباً لکھدیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۴۔ الحمد لله ذی الفضل والاحسان والجود والامتنان

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عبارت خاتمہ صفحہ ۱۵- وھو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جبریل عن اللہ تبارک وتعالی واللہ تعالی اعلم وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم جری ذلک وحرر فی تاسع عشر شوال من شہور سنۃ ثلاثۃ واربعین ومائۃ والف -					
		رسالہ اسناد	السید علی السویدی الحنفی		قلمی		
		یہ تحریر بھی مثل سابق ہے۔ جو ڈیڑھ ورق کی ہوگی اسمین بھی شیخ عبدالحی متذکرہ بالا کیواسطے کتب کلام وفرائض وغیرہا کی اجازت تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۱۷- الحمد للہ الذی فقہ من شاء من عبادہ بالتبصرۃ والیقین خاتمہ صفحہ ۱۸- ہذا والمرجو من فضل اللہ تعالی ان یجعلنا من المخلصین وان یحشرنا فی زمرتہم اجمعین وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وصحبہ اجمعین -					
		رسالۂ اجازہ	الشیخ محمود الکردی		قلمی		
		یہ رسالہ ڈیڑھ صفحہ کے قریب ہے جبکہ سید مصطفی بن علی الفتادی پانچ سال مدرسہ جامع ازہر مین طالب علمی کرکے فارغ ہوئے اور اپنے وطن کو جانے لگے تو اونکے واسطے اجازت نامہ تحریر کیا گیا اس رسالہ مین اوسی اجازت نامہ کی نقل ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۹- وہذہ صورۃ اجازۃ کتبہا العارف باللہ تعالی سیدی شیخ محمود الکردی عبارت خاتمہ صفحہ ۲۰- وان لا ینسانی من دعواتہ الصالحۃ لی ولمن احب والمسلمین ببلوغ المرام وحسن الختام					
		اللؤلؤ الوہاج لکفایۃ المحتاج للنجم اواخر المعراج	الشیخ علی الزیات الازہری		قلمی		
		یہ رسالہ فن سیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی فن مین لکھا گیا۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ علم الحرف	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی		

یہ رسالہ علم جفر کے متعلق ہے - وہان درج کیا گیا -
ان رسائل کے مولفین کے حالات منضبطہ کہین دیکھے نہین گئے -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۹۴	۵۷	مجموعۃ الاسانید	الشیخ احمد ابو الخیر بن عثمان المکی الاحمدی	سنہ ۱۳۰۳ھ	سنہ ۱۳۰۳ قلمی	۵۲	

تقطیع کتابت ½۶ × ½۴ انچ - سطرین مختلف - کاغذ دیسی - کتابت سیاہی سے - صرف ایک کلمہ حدثنا سرخی سے لکھا ہے - خط نسخ و نستعلیق طالبعلمانہ بیشتر کتابت قلم مولف سے ہے آخر اور درمیان کتاب کے کچھ اوراق سادے بھی ہین بعض اوراق کسیقدر کرم خوردہ ہین پیوندکاری کہین کہین ہے اِس مجلد مین چند اسناد و حدیث وغیرہ کا ذخیرہ ہے مولف نے اپنے اساتذہ علماء مکہ و ہندوستان سے جو حاصل کی ہین ان سب کی یکجائی نقل کردی ہے - مولف کے علاوہ دو تین سندین دوسرے لوگون کی بھی اِس مجموعہ مین منقول ہین - ابتدا صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فقد اخبرت صفحہ ۲ - ھذا ملتقط من رسالۃ شیخنا السید محمد السنوسی قدس سرہ فی الاسانید - صفحہ ۴ الحمد للہ وبعد فان سیدی العلامۃ المکمل الحسن بن قاسم - خاتمہ صفحہ ۴۲ فبلغوا بوجہ التقریب الی اقصی المرام واسعدھم -

مؤلف اِسی زمانہ کے علماء مین ہین غالباً ان کے حالات کہین ضبط نہین ہوئے ہین -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۹۹	۵۸	الامداد بمعرفۃ علو الاسناد	الشیخ سالم بن عبد اللہ بن سالم البصری المکی الشافعی	نام کتاب تاریخی سنہ ۱۲۶۱ھ	قلمی سنہ ۱۲۹۹	۹۴	

تقطیع کتاب ½۸ × ½۶ انچ تقطیع کتابت ½۵ × ½۳ انچ - سطرین تیرہ - کاغذ سفید انگریزی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خط نسخ۔ کتابت سُرخی وسیاہی سے ہوئی ہے۔ مولوی ابی العباس احمد بن عثمان بن علی الاحمدی مکی اس کے کاتب ہین۔ اثر کرم اور پیوندکاری سے محفوظ ہے۔ اس مجلد مین مولف نے اپنے والد شیخ عبداللہ بن سالم بصری مکی وشافعی متوفی ١١٣٤ھ کی اسانید علم حدیث وغیرہ جو متفرق تھے جمع کرکے رسالہ کی صورت مین مجتمع کردئے ہین۔ تاریخ تالیف کے اعتبار سے رسالہ کا نام بہی تاریخی ہے ہر ہر کتاب کا نام علیحدہ لکھکر مفصل اس کے اسناد لکھے ہین۔ مولانا احمد ابوالخیر مکی کا بعض بعض جگہہ تحشیہ بھی ہے۔ اور شروع کتاب سے پہلے شیخ عبداللہ مذکور الصدر کے کچہ حالات بہی اونہون نے لکھے ہین غالباً یہ کتاب ان کے پاس رہی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ٤۔ الحمد للہ الذی خص من شاء من عبادہ بعلو الاسناد۔ صفحہ ٦۔ وسمیتہ الامداد بمعرفۃ علو الاسناد فکان اسمہ تاریخا لعام تالیفہ۔ صفحہ ٥٢۔ و اما سنن الترمذی فیرویہا عن الشیخ سلطان والشیخ احمد القاشی لسندہما المتقدم۔ خاتمہ کتاب والیہ المرجع فی الآخرۃ والاولی و صلے اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وشیعتہ وتابعیہ وحزبہ ما ذر شارق ولاح بارق وامن طارق وانفد مارق اسکے بعد کاتب کی عبارت ہے جسکا آخر یہ ہے۔ وکاتبہ رہیم فی التراب۔ مولف بارہوین قرن کے علماء مین ہین					
١١٩٩	٥٩	کفایۃ الطالب الفنوع ببدایع عوالی الاسناد المرفوع	ابی السعود شیخ محمد بن احمد بن عمر بن محمد الاسقاطی الحنفی	سنہ ١١٥٢ھ	قلمی سنہ ١١٥٢ھ	٨٢	
		تقطیع کتابت ٧×۴ ½ ٤ انچہ۔ سطر بیس خط نسخ معمولی۔ کاغذ بادامی انگریزی کتابت سیاہی اور					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							سُرخی سے ہوئی ہے۔ کاتب غالباً مولف کتاب ہین کسی جگہہ پیوندکاری اورکرم کا اثر نہین ہے۔ اس کتاب مین مولف نے پہلے اپنے والد شیخ احمد کے شیوخ حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی کے کسیقدر تفصیلی حالات اور اون سے اخذ علوم اور حصول اجازت وغیرہ کی کیفیت لکھی ہے پہر اسانید کتب کا بیان اس ترتیب سے تحریر کیا ہے۔ پہلے کتب علم قرأت۔ اوسکے بعد کتب علم حدیث پہر کتب علم فقہ۔ پہر صرف و نحو کی کتابین۔ آخر مین کتب علوم متفرقہ۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ نحمدک اللھم ان ھیاتنا لوارثۃ معارف انبیائک وسلکت بنا مناھج اھل الصدق۔ صفحہ ۱۰ وقرء القرات علی شمس البصری و اخذ العربیۃ عن الشھاب السندوبی۔ صفحہ ۳۷ حرف العین عاصم بن سلیمان الاحول ابوعبد الرحمن البصری خاتمہ کتاب صفحہ ۸۱ وتنتصر علیہ والسلام وھذا اخر ما تیسر لنا من الاسانید مع ضیق الوقت و اشتغال الخاطر اسال ان یجعلہ خالصا لوجھہ الکریم وینفع بہ من تلقاہ بقلب سلیم وکان الفراغ من کتابتھا یوم السبت المبارک سنۃ اثنین وخمسین و ماۃ والف من الھجرۃ النبویۃ۔ مؤلف رسالہ کے حالات منضبط کسی جگہہ دیکھنے مین نہین آئے۔
۱۲۰۱	۶۰	بغیۃ الطالبین لبیان المشائخ المحققین	شہاب الدین ابو محمد احمد بن محمد بن احمد بن علی الشہیر بالنخلی الصوفی النقشبندی المکی الشافعی متوفی سنہ ۱۱۳۰ھ	سنہ ۱۱۱۴ھ	قلمی سنہ ۱۳۰۳ھ	۱۲۴	تقطیع کتابت ½۵ × ½۳ انچہ سطر ۱۳ خط نسخ کاغذ سفید دیلی کتابت سُرخی وسیاہی سے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

شیخ احمد ابوالخیر کی کاتب ہین پیوندکاری اور اثرکرم سے محفوظ ہے مشائخین کے نام سُرخی سے لکھے ہین مگر کہین نام کی جگہہ خالی بہی چہوڑدی گئی ہے کاتب نے سنہ ۱۳۰۴ ہجری مین اس کتاب کامقابلہ اصل مسودہ مؤلف سے شہر بہوپال مین کیاہے۔

مؤلف نے اس کتاب مین اپنے تمام مشائخ محققین کاذکر کیاہے۔ اورکتب حدیث وفقہ وغیرہ کے علاوہ دیگراوراد ووظایف کی اسناد بہی جومشائخین طریق سے پہنچے ہین اس کتاب مین تفصیل سے لکھے ہین۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی عزجلاله فلا تدرکه الافهام وسما کماله فلا تحیط به الاوهام صفحہ ۵ وقد اجتمع الفقیر کاتب هذه الورقات بمشائخ ثقات واکابر افراد واعیان امجاد۔ صفحہ ۱۰ وحضرت عند شیخنا الشیخ محمد البابلی المتقدم ذکره قراءة بعض مختصر القدوری فی الفقه صفحہ ۹۰ واخذت حزب النسب الی الشیخ العارف بالله تعالی سیدی ابی السعود الجارحی خاتمہ کتاب صفحہ ۱۱۶ غیر الحبیب المصطفی الهادی الذی۔ یفنی الزمان وفضله لایحصر الی قول آمینا اسکے بعد کاتب کی عبارت ہے۔ جسکاختم اس کلمہ پرہے۔ رحمةً واسعة انتهى

کتاب کے ختم کے بعد مولوی صبغة الله وغیرہ کا اجازہ بہی منضم ہے۔

مؤلف رحمہ الله سنہ ۱۰۴۲ ہجری مین مکہ مکرمہ مین پیدا ہوئے اوراسی مقدس مقام مین پرورش پائی سنہ ۱۰۵۵ ہجری مین شیخ عبدالله باقشیر کی شاذلی کی خدمت مین حاضر ہوکرعلم کی تحصیل شروع کی۔ سید عبدالرحمن مغربی مالکی اورسید محمد رومی شافعی سے بہی علم حاصل کیاہے کتب حدیث کی سماعت وقراءة شیخ الاسلام شمس محمد بابلی سے اجازت حاصل کی انکے علاوہ اوربہت سے مشائخ کبار سے استفادہ کیاہے مسجد حرام مین تدریس کاالتزام رکہاتہا ہمیشہ تعلیم علوم کی نفع رسانی مین مصروف رہتے لوگون سے نہایت تواضع اورفروتنی کا برتاؤ رکہتے۔ چہرہ ایسا نورانی تہاکہ جوشخص دیکہتا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ان کی جلالت و ولایت کا یقین کرتا سید میر کلال بن محمود بلخی سے نقشبندی طریق کا اکتساب کیا اور اسی طریق مین بہت سے لوگون نے ان سے شرف بیعت حاصل کیا سنہ ۱۲۱۱ ہجری کو شروع مین مکہ مکرمہ مین وفات پائی اور جنۃ المعلی مین مدفون ہوئے۔

(سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۰۰	۶۱	مدارج الاسناد	ابو علی محمد الملقب بقاضی ارتضا علیخان بن مصطفی علی خان العمری الصفوی الرفاعی المتوفی سنہ ۱۲۵۱ھ	سنہ ۱۲۳۲ھ	قلمی سنہ ۱۲۸۰ھ	۴۰	

تقطیع کتابت ۶½ × ۳½ انچہ۔ سطر ۲۵۔ خط و کاغذ عرب کتابت سرخی و سیاہی سی کاتب کا نام نہین لکھا۔ پوری کتاب اثر کرم اور رقعہ دوزی سے محفوظ ہے۔

مولف نے بعد فراغت کتب درسیہ معقول و منقول و فروع و اصول و علم تفسیر و حدیث شیخ عمر بن عبد الکریم مکی سے بذریعہ تحریر اجازت احادیث وغیرہ طلب کی شیخ موصوف نے بوساطت خطوط اپنی تمام مرویات کی اجازت لکھ بھیجی۔ چنانچہ وہ خطوط بجنبہ اس کتاب مین منقول ہین شیخ موصوف الصدر نے اپنی مرویات کے بیان مین زیادہ تفصیل نہین کی ہے۔ مولف نے اس کتاب مین ان تمام مرویات کو مع حالات شیوخ بسط و تکمیل کے ساتھ لکھدیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواصل من انقطع عما سواہ الیہ والرافع لمن خفض جناح الذل بین یدیہ۔
صفحہ ۷۔ اما القرآن العظیم فارویہ عن شیخنا المجیز المقدام عن الشیخ مصطفی
صفحہ ۱۵۔ وارویٰ سنن عن شیخنا المذکور بسندہ الی عبد اللہ بن سالم البصری

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خاتمہ کتاب - الذی فاق الزمان وفضلہ لایحصر قد تم بید الجامع فی ذی القعدہ سنہ ۱۲۳۲ھ اسکے بعد کاتب نے اپنی طرف سے عبارت لکھی ہے جسکا ختم یہ ہے وعلی آلہ وصحبہ وسلم کتاب کے آخر میں دو اجازے اور بھی ہیں ایک مؤلف نے سید عبد اللہ بن سید محمد کو جاک کیواسطے لکھا ہے جسمیں کتاب مدارج الاسناد کی اجازت مع تمام مرویات کے جو اسمیں مذکور ہیں عطا کی ہے دوسرا اجازہ وہ ہے - جو سید عبد اللہ مذکور نے اپنے تلمیذ کے واسطے کہ اُنکے ہمنام ہیں تحریر کیا ہے - مؤلف کی پیدائش سنہ ۱۱۹۸ہجری میں ہے - علوم عقلیہ ونقلیہ میں مولوی حیدر علی سندیلی سے اور فن ادب میں مولوی ابراہیم بلگرامی سے تلمذ رکھتے ہیں اُنکے والد مدارس میں قاضی تھے اُنکے انتقال کے بعد اُسی عہدۂ قضا پر مامور ہوگئے - ہمیشہ افادۂ علوم میں مصروف اور تالیف کی طرف متوجہ رہتے - چند تالیفات انکی مشہور ہیں - حاشیہ صدرا - حاشیہ میرزا بد ملا جلال نفائس تفسیر نقود الحساب - رسالہ فرائض - شرح قصیدہ بردہ - سن بارہ سو اکیاون ہجری سنہ ۱۲۵۱ھ میں وفات پائی - (تذکرہ علماء ہند)					
۱۱۹۸	۶۲	ثبت الشرقاوی	عبد اللہ بن حجاری المشہور بالشرقاوی	سنہ ۱۲۱۰ھ	قلمی	۳۰	
		تقطیع کتابت ۷½ × ۴ انچہ - سطر ۲۵ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و سُرخی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - اوراق پر کسیقدر دھبے ہیں - اثر کرم اور پیوند کاری سے محفوظ ہیں - مجموعہ اسانید ہے - جو مولف کو کتب تفسیر وحدیث وفقہ و اوراد و احزاب وغیرہم میں اپنے مشائخ سے حاصل ہوئے ہیں اُن سب کی تفصیل وتشریح لکھدی ہے - ہر علم کی اسناد میں علیحدہ علیحدہ مشائخین کو بیان کیا ہے - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی بعث رسلا مبشرین ومنذرین صفحہ ۹ - واما السنن للبیھقی فیرویہ الشیخ المذکور عن الشیخ البابلی خاتمہ صفحہ ۳۰					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وقد انتهى ما اوردنا جمعه فی هذه العجالة یوم السبت المبارك الخامس عشر فی شعبان سنة عشر ومائتین بعد الالف من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل الصلوة واتم التحیة وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم والله اعلم۔ مؤلف تیرہویں صدی کے فضلاء مین ہین تفصیلی حالات ان کے معلوم نہو سکے۔					
۱۲۰۲	۶۳	زاد المسیر فی الفهرست الصغیر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ		قلمی	۱۰۷	
		تقطیع کتابت ۵ × ۴ انچھ۔ سطر ۲۱۔ خط و کاغذ عرب۔ سیاہی و سرخی سے کتابت کی گئی ہے عبد المنعم مالکی منیاوی اسکے کاتب ہین۔ پوری کتاب مین صرف ایک ورق پر کسیقدر پیوند کاری ہے۔ باقی کرم کا اثر کہسین نہین پایا جاتا ہے۔ یہ کتاب مولف کی کتب درسیہ کی فہرست ہے۔ تمام مرویات احادیث و اخراب داوراد کتب فقہ ونحو وعقائد و دواوین و تاریخ وغیرہ کی تفصیل لکھی ہے۔ بعض جگہہ کتاب کے نام کے ساتھ مصنف کتاب کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر جن اساتذہ اور شیوخ سے اس کتاب کو قراءۃ یا سماعاً حاصل کیا ہے مسلسل طریق سے اسناداً ان کو لکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد لله وسلام علی عباده الذی اصطفی هذا جزء لطیف لخصته من فهرستی الکبیر صفحہ ۸۔ مسند الامام الشافعی قرائته جمیعه علی الشیخ جلال الدین عبد الرحمن بن احمد القمصی۔ صفحہ ۲۶۔ الانصاف فی من الکشاف للقاضی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ناصر الدین بن المنیر بالسند الماضی الی ابی حبان عنه - خاتمه کتاب صفحه ۴۹ والشیخ نور الدین تلفنامن الشیخ یوسف العجمی بسنده انتهی والله اعلم بالصواب والیه المرجع والماب وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم اللهم اقطع عن قلوبنا کل ما یقطعنا عنک وتوفنا علی ملة الاسلام اس کے بعد کاتب کتاب نے کچھ عبارت لکھی ہی جسکا خاتمہ ان الفاظ پر ہی افضل الصلاة والسلام مؤلف کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ کے تحت مین لکھا گیا۔					
۱۱۹۳	۶۴	مجموعہ اجازہ معدودہ	ابو المجد شیخ عبد الحق محدث دہلوی المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ والشیخ عبد الغنی النابلسی المتوفی سنہ ۱۱۴۳ھ وغیرہما	•	قلمی سنہ ۱۳۰۵ھ	۶۶	
		تقطیع کتابت ۶½ × ۴½ - ۴ - انچہ سطر ۱۲ خط نسخ ونستعلیق کاغذ عرب کتابت مختلف تمام کتاب سیاہی سے لکھی گئی ہے - صرف دو تین سطر سرخی سے تحریر ہین احمد ابو الخیر مکی اور انکے سوا اور بہی اسکے کاتب ہین کتاب پیوندکاری اور خوردگی کرم سے محفوظ ہے۔ اس جلد مین چند اجازہ متعدد فضلا اور شیوخ کے لکھے ہین جو اونہون نے اپنے تلامذہ فارغ التحصیل کو عطا کئے ہین - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وامام المتقین محمد وعلی اله واصحابه واتباعه اجمعین هذا طریق الحق ومحی علوم الدین امابعد عبارت خاتمہ صفحہ ۶۶ - وحرر قبل صلوة المغرب من یوم الخمیس التاسع والعشرین من شهر ذوالحجة ختام سنة ۱۳۰۵					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بمکۃ المشرفۃ والحمد للہ رب العالمین۔					
۱۱۹۳	۶۵	اجازۃ القرآن المجید بجمیع طرق التجوید	مولوی محمد نعیم بن مولوی عبدالحکیم بن مولوی عبدالرب بن مولوی عبدالعلی بحر العلوم فرنگی محلی لکھنوی	سنہ ۱۲۹۹ھ	قلمی سنہ ۱۲۹۹ھ	۲۴	

تقطیع کتابت ۶ ½ × ۴ ½ ۳- انچہ سطر ۱۴- خط نسخ معمولی کاغذ بادامی لکھنوی- کتابت سرخی وسیاہی کاتب کا نام نہین لکھا ہے- پیوندکاری اور کرم وغیرہ کا اثر نہین- خاتمہ پر دو مُہرین ایک سُرخی دوسری سیاہی سے حضرت مجیز صاحب کی ثبت ہین-

مرویات قرآن مجید وحدیث وآثار وغیرہ کی سند ہی- جو حضرت مجیز نے شیخ احمد ابو الخیر مکی کو عطا کی ہے مجیز نے طرق تجوید وغیرہ کے اپنے تمام شیوخ کو مفصلاً اسمین لکھا ہی- اور اسی تفصیل سے مجاز کو بھی ان علوم مین روایت کرنے کی اجازت دی ہی- عبارت آغاز صفحہ ۲- لا الٰہ الا ھو العلی الرب الحکیم وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد الکریم وعلی الہ وصحبہ ورثۃ جنۃ النعیم

خاتمہ کتاب صفحہ ۲۳- یوم الاثنین السادس من عاشر شھور تاسعۃ العشرۃ الاخرۃ للمائۃ الثالثہ من الالف الثانی من الھجرۃ المطھرۃ الفاخرۃ علی اھلھا الکریم والہ الکرام الف الف تحیۃ وسلام-

مؤلف علیہ الرحمۃ حضرت بحر العلوم کے پرپوتے ہین- قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد تمام کتب درسیہ علوم معقول ومنقول اپنے والد سے پڑھین اور مدۃ العمر درس وتدریس کا مشغلہ رکھا حرمین شریفین کی زیارت سے بھی شرف حاصل کیا بڑے عابد وزاہد ومتوکل شخص تھے- ۲۴- ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ ہجری مین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لکھنو مین انتقال فرمایا۔ اور وہین مدفون ہوئے۔ (تذکرہ علماء ہند وغیرہ)					
۱۹۶۸	۶۶	الاصابہ فی تمییز الصحابہ من حرف الکاف الی آخر الکتاب	حافظ ابی الفضل شہاب الدین بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۴۷ھ	قلمی	۸۱۲	

تقطیع کتابت مع جدول ۸½ × ۴½ انچ۔ سطر ۲۵۔ خط نستعلیق کاغذ دیسی کتابت سرخی وسیاہی کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہین۔ اوراق پر آب رسیدگی اور پیوندکاری کا زیادہ اثر ہے کرمخوردگی کم ہے۔ بعض اوراق ایسے بھی ہین۔ جہان پیوندکاری کے سبب عبارت کتاب مین بھی نقصان آگیا ہے جن اوراق مین پانی کا زیادہ اثر پہنچ گیا ہے۔ وہان عبارت کتاب کا بآسانی پڑھنا مشکل ہے۔
تحقیق رُواۃ حدیث مین یہ کتاب معتبر ومشہور ہے کتاب استیعاب اور ذیل کتاب استیعاب اور اسد الغابہ مین جسقدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مذکور ہین اُن سب کا اس کتاب مین استیعاب ہے اور اُنکے علاوہ بہت سے اصحاب کرام جو کتب مذکور بالا مین چھوٹ گئے ہین اونکا ذکر بھی ہے مولف نے اس کتاب مین بہ نسبت سلف صالحین۔ تحقیق رواۃ مین زیادہ کوشش کی ہے تقریباً چالیس۴۰ سال مین اس کی تالیف ہوچکی ہے۔ رواۃ حدیث کو حروف تہجی کی ترتیب پر لکھا ہے۔ مطبوعہ مصر مین آٹھ حصون پر اس کتاب کی تقسیم ہے۔ مجلد ہذا حرف کاف سے آخری کتاب تک ہے بلحاظ ترتیب کتاب مطبوع پانچوین حصہ کے آخر سے آٹھوین حصہ تک تین حصہ سے کچھ زیادہ اس جلد مین شمار کیئے جاسکتے ہین۔ دو حصہ مطبوعہ اس کتاب کے نمبر ۱۸ ونمبر ۱۹ پر درج ہین عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حرف الکاف القسم الاول کباثہ بموحدۃ خفیفۃ ولعد الالف مثلثہ ابن اوس بن قیظی الانصاری الحارثی اخو عرابۃ۔ صفحہ ۴۳۲ حرف المیم القسم الاول مابور بموحدۃ خفیفۃ مضمومۃ وواو ساکنۃ ثم راء مہملۃ القبطی الخصی قریب

مار یۃ ام ولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ صفحہ ٢٦٩ - حرف النون القسم الاول النابغۃ الجعد الشاعر المشہور المعمر اختلف فی اسمہ فقیل ہو قیس بن عبد اللہ آخر کتاب صفحہ ٢١٨ - فقیل عن ام یحییٰ عن عائشۃ وقیل عن ام مخیح عن عائشۃ و باللہ التوفیق آخر الکتاب النساء من الاصابہ -

مولف کا ترجمہ فن حدیث نمبر ٣٥ میں تحت کتاب التلخیص الحبیر لکھا گیا -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٢٢٤٠	٦٧	الجمع بین کتابی ابی نصر الکلاباذی و ابی بکر الاصبہانی النصف الاول	الامام الحافظ ابی الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد المقدسی المعروف بابن القیسرانی الشیبانی المتوفی ٥٠٧ھ		مطبوع ١٣٢٣ھ حیدر آباد دکن	٤٠٨	

ابو نصر احمد کلاباذی نے صرف صحیح بخاری کے رجال کی تنقید مین کتاب لکھی اور ابو بکر احمد صبہانی نے خاص صحیح مسلم کے رجال کی تنقیح مین کتاب تالیف کی - یہ امر ظاہر ہی - کہ صحیحین کے رواۃ بیشتر متفق اور کمتر منفرد ہین اس لئے مولف نے اِس کتاب مین رواۃ متفقہ کو یکجا اور منفردہ کو علیحدہ علیحدہ اِس کتاب مین حروف ہجا کی ترتیب پر جمع کیا ہی - اور ان دونون کتابون مین جہان تطویل لاطائل دیکھا وہان اختصار اور اختصار مخل کی جگہہ تفصیل سے کام لیا ہی - اسی طرح اور ضروری امورات جو ان کتابون مین فوت ہوگئے ہین اونکا استدراک بھی کر دیا ہی - یہ اس کتاب کا پہلا نصف ہی - خطبۂ کتاب سے حرف عین کے ختم تک جس مین ایکہزار پانسو ستر رواۃ کا ذکر ہے -

شروع کتاب صفحہ ٢ - قال الشیخ الامام الحافظ ابی الفضل محمد بن طاہر بن علی المقدسی رحمہ اللہ الحمد للہ علی کل حال خاتمہ صفحہ ٤٠٨ سمع ابا ہریرۃ فی حق المملوک روی عنہ بکیر بن الاشج

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۴۰	۶۸	الجمع من کتابی ابی نصر الکلاباذی الاصبہانی النصف الثانی مع فہرست	الامام الحافظ ابی الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد المقدسی المعروف بابن القیسرانی الشیبانی المتوفی ۵۰۷ھ		مطبوعہ ۱۳۲۳ھ حیدرآباد دکن	صفحہ ۹۳۰ صفحہ ۰۰	

یہ دوسرا نصف ہی جسمین حرف غین معجمہ سے آخر کتاب تک آٹھ سو سینتیس رواۃ کا ذکر ہے اس کے بعد اُن اصحاب کبار کا جو قبائل و القاب کے ساتھ مشہور ہین مختصر بیان ہی۔

مؤلف رحمہ اللہ چھٹی شوال چارسو اڑتالیس ہجری مین بیت المقدس مین پیدا ہوئے علم حدیث مین بڑے پایہ کے شخص تھے۔ حدیث صحیح اور سقیم کے پرکھنے اور معرفت رجال حدیث مین بڑی قدرت رکھتے۔ حدیث شریف کی طلب مین بلاد شام اور مصر اور حجاز اور عراق اور فارس و خراسان وغیرہ کے بہت سے سفر کئے ہین۔ اعلی درجہ کے خطاط اور زود نویس تھے۔ قرارت حدیث مین تیزی اور سرعت ان کی مشہور ہی۔ شعرگوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے کثیر التصانیف تھے ان کے بعض مصنفات کے اسما یہ ہین۔ الیواقیت۔ المصباح۔ ذخیرۃ الحفاظ۔ تکملۃ الکامل لابن عدی۔ تراجم الجرح والتعدیل للدارقطنی۔ اطراف الغرائب۔ کتاب اطراف حدیث مالک بن انس۔ کتاب رواۃ انس بن مالک۔ کتاب اطراف احادیث ابی حنیفہ۔ معجم البلدان۔ کتاب موافقات البخاری ومسلم۔ کتاب صفوۃ التصوف۔ الکشف عن حدیث الشہاب۔ وغیرہم۔ حج اور عمرہ بھی کثیر التعداد اِن سے ادا ہوئے۔ آخری حج کی واپسی پر ربیع الاول کے مہینے کے ختم پر جمعہ کے روز پانسو سات ۵۰۷ھ ہجری مین وفات پائی۔ اور پُرانے مقبرہ بغداد مین جو جانب غربی ہے مدفون ہوی۔

(ابن خلکان وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۹	۶۹	قرة العین فی ضبط اسماء رجال الصحیحین	العلامہ عبد الغنی بن احمد البحرانی الشافعی	سنہ ۱۱۰۴ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۳ھ حیدرآباد دکن	۵۹	

اس کتاب مین رجال صحیحین کے صرف اسماء کی لفظی تحقیق کی گئی ہے۔ اور حروف معجمہ کی ترتیب پر اسماء کو لکھا ہے۔ شروع کتاب مین سند اور اسناد کی تحقیق مین گفتگو کی گئی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اوضح بمعالم السنة السبیل۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۹۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ انتہی تحریرہ لیلة الاثنین فی شہر شوال سنہ ۱۱۰۴ھ مؤلف کے حالات دریافت نہین ہوئے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۴	۷۰	تجرید اسماء الصحابہ الجزء الاول	الحافظ العلامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الترکمانی الذہبی المتوفی سنہ ۷۴۸ھ		مطبوعہ حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۱۵ھ	۴۶۳	

یہ کتاب اسد الغابہ ابن اثیر کا اختصار ہے۔ مؤلف نے علاوہ رواة اسد الغابہ کے اور بہت سے رجال ونساء کا بھی اسمین اضافہ کیا ہے۔ اور جن کتب سے اخذ کیا ہے اُن کی تفصیل بھی خطبہ مین لکھدی ہے ابن اثیر جسطرح شروع ترجمہ مین حروف دال۔ عین۔ باسین سے۔ اُن کتب کی طرف اشارہ کرتے ہین۔ جنسے اپنی کتاب کو جمع کیا ہے۔ اس مختصر مین یہ التزام بجاے ابتدا اسکے ختم ترجمہ مین کیا گیا ہے۔ اور جہان شروع مین اس مختصر مین رموز لکھے ہین۔ وہان کتب حدیث کی طرف اشارہ ہے اسد الغابہ مین مشہور ہے۔ کہ ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام کے ترجمے مذکور ہین اس کتاب کے دونون حصون مین آٹھ ہزار آٹھ سو نو رواة کی تحقیق کی گئی ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے عین مہملہ کے ختم تک اسمین ۴۵۹۲ ترجمے لکھے ہین۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی الاعلی الذی خلق فسوی وقدر فہدی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عبارت ختم صفحہ ۳۶۳۔ قاله ابن ماكولا روى عنه ابنه كعب					
۲۲۲۴	۷۱	تجرید اسماء الصحابہ الجزء الثانی	الحافظ العلامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الترکمانی الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ		مطبوع حیدرآباد دکن ۱۳۱۵ھ	۳۶۳	

یہ دوسرا جزو ہے۔ غین معجمہ سے ختم کتاب تک اسمین (۴۲۱۶) اصحاب کا ذکر ہے عبارت شروع صفحہ ۲۔ غاضرة بن سمرة التميمي العنبري ختم کتاب صفحہ ۳۶۳۔ لغفر له ثم صلى عليها و دفنت اخرجها ابو موسى (س) واللہ تعالے اعلم۔

علامہ ذہبی کی پیدایش سنہ چہ سو تہتر میں ہوئی۔ مذہباً شافعی اور اعتقاداً حنبلی تھے فن حدیث مین امام مانے گئے ہین۔ حفاظ حدیث مین ان کا شمار ہے۔ جرح و تعدیل اور شناخت رجال مین بیمثل شخص ہین انکے شیوخ کثیر التعداد ہین۔ جماعت کثیر نے انسے سماعت کی ہے تاج الدین سبکی صاحب طبقات کبرے بہی انکے شاگرد ہین۔ فن حدیث کی خدمت مین شب و روز مستغرق رہتے اس فن شریف کی تکمیل کی غرض سے دمشق۔ بعلبک۔ مصر۔ اسکندریہ۔ حلب۔ مکہ مکرمہ وغیرہ کے بہت سے سفر کئے ہین۔

تالیفات کی طرف بڑی توجہ تھی۔ بہت سی مطول کتابون کا اختصار کیا ہے۔ مولفات انکی کثیر ہین ازانجملہ چند کتب یہ ہین۔ التاریخ الکبیر۔ التاریخ الاوسط المسمی بالعبر۔ التاریخ الصغیر المسمی دول الاسلام کتاب النبلا۔ مختصر تہذیب الکمال للمزی المسمی تہذیب التہذیب۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال طبقات الحفاظ۔ طبقات القراء۔ کتاب فی الوفیات۔ تجرید اسماء الصحابہ۔ مختصر المستدرک للحاکم۔ مختصر تاریخ نیسابور للحاکم۔ مختصر المعجم الکبیر والصغیر مختصر المحلی لابن حزم۔ وغیر ذلک۔ تیسری ذیقعدہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		سات سو اڑتالیس ۷۴۸ ہجری دوشنبہ کی شب مین مدرسہ ام صالح مین وفات پائی اور مکان سکونہ مین مدفون ہوئے۔ (طبقات کبرے - مدینۃ العلوم)					
۲۶۲۵	۷۲	مجموعہ کتاب المنفردات والوحدان وغیرہ	الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج النیسابوری المتوفی سنہ ۲۶۱ وغیر ذالک		مطبوع سنہ ۱۳۲۳ھ مطبع شمسی آگرہ	۲۹	
		اس مجموعہ مین تین نمبر ۳ مفصلہ ذیل ہین- نمبر۱- المنفردات والوحدان- اس کتاب مین اُن صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا ذکر ہے جن سے صرف ایک ہی شخص راوی ہے- خواہ صحابی خواہ تابعی صحابہ کرام کے اسماء لکھنے مین ترتیب حروف کا لحاظ نہین رکہا گیا ہے- آغاز کتاب صفحہ ۲- صلی اللہ علی سیدنا محمد سید المرسلین وعلی الہ وصحبہ وسلم تسلیما۔ قال اخبرنا ابو محمد الحسین بن احمد السمرقندی۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۳- قال وقالت عمتی ولدت فی اخر عمل سلیمان۔					
		کتاب الضعفاء الصغیر	امام المحدثین ابی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری المتوفی سنہ ۲۵۶ھ		مطبوع	۶۲	
		یہ دوسرا نمبر ہے- اس کتاب مین ضعیف اور متروک الحدیث رواۃ کو حروف معجمہ کی ترتیب پر ذکر کیا ہے- ہر ایک راوی کے ذکر کے ساتھ اوسکی وہ حالت ہے جسکو حدیث سے تعلق ہے لکہدی ہے آغاز کتاب نمبر ۲ صفحہ ۲- اخبرنا الشیخ ابو علی الحسن بن احمد الحداد المقری قراءۃ علیہ وانا اسمع- خاتمہ کتاب صفحہ ۴۳- قلت لیحیی من ابو ماجد قال طارطرء علینا وھو منکر الحدیث۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شیخین رحمہما اللہ کا حال فن حدیث مین تحت کتاب صحیح المسلم اور خیر الکلام فی قراءة خلف الامام مین لکھا گیا					
		کتاب الضعفاء والمتروکین	الامام الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر النسائی المتوفی ۳۰۳ھ		مطبوع		
		یہ تیسرا نمبر ہے۔ یہ کتاب بھی اسی ڈھنگ کی ہے۔ جو نمبر ۲ مین لکھی گئی ہے۔ صرف اسقدر تفاوت ہے کہ اسمین رواۃ عدداً زیادہ ہین مگر کیفیت مین بہت ہی اختصار کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۶۔ اخبرنا الشیخ الامام الحافظ ابو محمد عبد القادر بن عبد اللہ الرھاوی۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۵۰۔ ام الاسود یروی عنہا احمد بن یونس غیر ثقۃ۔ آخر مین ایک مختصر رسالہ اور بھی ہے جو اسی کتاب نمبر ۳ کے ہمرنگ ہے۔ (امام نسائی رحمۃ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۲۵ پر درج ہے۔) (حسن المحاضرہ۔ ابن خلکان)					
۲۶۲۵	۷۳	المؤتلف والمختلف مع مشتبہ النسبۃ	الامام ابی محمد عبد الغنی بن سعید الازدی الحافظ المصری المتوفی ۴۰۹ھ		مطبوعہ ۱۳۲۷ھ الہ آباد	۱۳۶	
		اس مجلد مین دو کتابین ہین۔ اور دونون اسی مصنف کی تصنیف ہین نمبر ۱۔ المؤتلف والمختلف۔ اسمین ان اسماء الرجال کی تحقیق کی گئی ہے جو صورۃً متشابہ اور حقیقۃً غیر ہین اور بوجہ تشابہ صوری کے اکثر اسماء مین تصحیف وتبدیل ممکن الوقوع ہے۔ اس لئے مصنف نے اس باب مین بجد کوشش کے بعد					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوع یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اشتباہ کو اٹھایا ہے۔ اور اسماء متشابہ کو مع تحقیق و تنقیح حروف معجمہ کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ آغاز عبارت خطبہ صفحہ ۲- یقول الفقیر الی اللہ تعالے سلیمان بن محمد بن الزبیر ابتدا عبارت کتاب صفحہ مذکورہ باب الالف اَسید وَ اُسید و اَسِید فاما اَسید بفتح الالف وکسر السین- عبارت خاتمہ صفحہ ۱۲۵- وقیل ان اسمہ اسامۃ بن مالک بن قحطم-</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>مشتبہ النسبۃ مع فہرس</td><td>الامام ابی محمد عبد الغنی بن سعید الازدی الحافظ المصری المتوفی سنہ ۴۰۹ھ</td><td></td><td>سنہ ۱۳۲۷ھ مطبوعہ الہ آباد</td><td>۴۴/۱۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">جس طرح اسماء مین مشابہت ہی نسب کا بھی یہی حال ہے اس کتاب مین مصنف نے رفع اشتباہ نسب کا التزام کیا ہے۔ اور اسکی ترتیب بھی پہلی کتاب کی طرز پر ہے- ابتداء عبارت خطبہ صفحہ ۲- اخبرنا ابو زکریا عبد الرحیم بن احمد البخاری رحمہ اللہ آغاز عبارت کتاب صفحہ مذکورہ باب الابلی الابلی فاما من یقال لہ الابلی بالباء المعجمۃ بواحدۃ عبارت خاتمہ صفحہ ۸۰- فھو علی بن بحر بن بری و ولدہ حسن بن علی بن بحر- مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ کے تحت مین لکھا گیا-</td></tr>
<tr><td>۲۹۰۴</td><td>۷۴</td><td>طبقات المدلسین المسمی تعریف اہل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس</td><td>حافظ ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ</td><td>سنہ ۸۱۵ھ</td><td>سنہ ۱۳۲۲ھ مطبوع مصر</td><td>۲۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب مین تدلیس کے معنی اور اوسکی اقسام اور مدلسین کی طبقات کا ذکر ہے مدلسین کی پانچ مراتب</td></tr>
</table>

نمبر مجموعات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		قائم کئے ہین۔ مولف نے جامع التحصیل علائی سے بھی اس کتاب مین مدد لی ہی آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ المنزہ عن النقائص بالتسبیح والتقدیس خاتمہ کتاب صفحہ ۲۱۔ قال فاعلم لی علی ماسمعت منہ فاعلم لی علی ھذا الذی عندی واللہ اعلم۔ مولف کا حال فن حدیث مین کتاب التلخیص الحبیر نمبر ۳۵ کے ضمن مین مذکور ہو چکا۔					
		ترجمہ امام مسلم	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۸	
		یہ رسالہ مجموعہ نمبر ۴۳ فن حدیث مین ہی امام مسلم رحمہ اللہ کے مختصر حالات اور مناقب لکھے ہین تقریباً چار ورق کا مختصر رسالہ ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۵۰۔ الحمد للہ رافع من نصب نفسہ للنشر الامر۔ عبارت ختم صفحہ ۱۵۵۔ وصحبہ وسلم (مولف رسالہ نے اپنا نام نہین لکھا)					
٢٥٥	٧٥	الاصابہ فی تمییز الصحابہ الجزء الاول	حافظ ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ	سنہ ۸۴۷ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۳۳۵	
		اس کتاب کی کیفیت اسی فن کے نمبر ۲۶ پر لکھی گئی ہی منجملہ آٹھ حصص کتاب کے یہ پہلا حصہ ہی۔ شروع کتاب سے تقریباً حا حلی کے نصف تک۔ اس حصہ مین ایکہزار چہ سو اٹھاون اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کی تحقیق کی گئی ہی۔					
٢٥٥	٧٦	الاصابہ فی تمییز الصحابہ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳۵	
		دوسرا حصہ ہی۔ بقیہ حا حلی سے راء قرشت کے ختم تک اس حصہ مین ایکہزار ایک سو دس اصحاب کبار کا ذکر ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۱۵	۷۷	الاصابہ فی تمییز الصحابہ الجزء الثالث	حافظ ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۴۲ھ	مطبوع ۱۳۲۵ھ	۳۰۶	
		تیسرا حصہ ہے۔ زاء منقوطہ سے تاء معجمہ تک اس حصہ مین ایکہزار پانسو اٹھاون اصحاب کا بیان ہے					
۲۷۱۵	۷۸	الاصابہ فی تمییز الصحابہ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۰۶	
		چوتھا حصہ ہے۔ اسمین صرف وہ اسماء ہین جنکے اول عین مہملہ ہے مگر پورے نہین بقیہ انکا حصہ آیندہ مین جنکی تعداد ایکہزار پانسو انچاس ہے					
۲۷۱۵	۷۹	الاصابہ فی تمییز الصحابہ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۳۱	
		پانچوان حصہ ہے۔ بقیہ عین مہملہ سے حرف کاف کے ختم تک اس حصہ مین اصحاب عدداً ایک ہزار چھ سو پچاس مذکور ہین۔					
۲۷۱۵	۸۰	الاصابہ فی تمییز الصحابہ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۷۲	
		چھٹا حصہ ہے۔ حرف لام سے یاء تحتانی کے ختم تک اس حصہ مین تعداد اصحاب کی نو سو باون ہے۔ تمام حصص کی کل تعداد آٹھ ہزار چار سو ستر ہے					
۲۷۱۵	۸۱	الاصابہ فی تمییز الصحابہ الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۲۰	
		اس حصہ مین ان اصحاب کرام کا حال ہے جو کنیت سے مشہور ہین اس بیان مین بھی مولف رحمہ اللہ نے ترتیب حروف کا					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لحاظ کیا ہے۔ اور عدد ایکہزار دو سو ستاون ذکر کیے ہین۔					
۲۷۱۵	۸۲	الاصابہ فی تمیز الصحابہ الجزء الثامن	حافظ ابی الفضل شہاب الدین بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۲۹۱	
		اس جزو مین نساء کے حالات مثل رجال کے ترتیب سابق کے موافق لکھے ہین۔					
۲۳۳۰	۸۳	تہذیب التہذیب الجزء الاول	ایضاً	۸۵۲ھ	مطبوعہ ۱۳۲۵ھ	۵۱۶	

یہ کتاب اختصار تہذیب الکمال کا ہی جسکو حافظ جمال الدین یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ نے الکمال فی معرفۃ الرجال سے نہایت تہذیب و شائستگی کے ساتھ مختصر کیا ہی جو حقیقت مین اسم مطابق مسمی ہی۔ اور کتاب کمال حافظ عبد الغنی مقدسی حنبلی متوفی ۶۰۰ھ ہجری کی مبسوط تالیف ہی جسمین نہایت بسط و تفصیل سے کام کیا گیا ہی۔ مولف نے تہذیب الکمال مین سے ایسے امور جو اس فن مین مستغنی عنہ تھے اونکا حذف۔ اور محتاج الیہ کی زیادتی اس کتاب مین کی ہی۔ اور موقع اجمال مین جہان تفصیل کی ضرورت تھی مفصلاً اور جس جگہہ تفصیل و تطویل بیکار تھی وہان مجملاً بیان کیا ہی۔ ترتیب وغیرہ مین بھی جہان اصلاح کی ضرورت تھی درستی کی ہی۔ فی الحقیقۃ تہذیب الکمال کی اعلیٰ درجے پر تہذیب کی گئی ہی ایسی صورت مین اس کتاب کو تہذیب التہذیب کہنا بہت ہی باموقع ہی اس کتاب کا انداز بیان بھی اصابہ فی تمیز الصحابہ کی طرز پر ہے۔ اس مطبع مین اس کتاب کے بارہ حصص علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہین یہ پہلا حصہ ہے خطبۂ کتاب سے تا رفوقانی کے ختم تک جسمین ۹۹۱ رواۃ حدیث کا ذکر ہی۔ ایک قلمی نسخہ کامل اس کتاب کا چار جلدون مین نمبر ۳۰ سے نمبر ۳۳ تک اسی فن مین لکھا ہوا ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سن تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الحمد لله الذی تفرد بالبقاء والکمال وقسم بین عباده کالارزاق الآجال عبارت ختم صفحہ ۵۱۶ - توثیق لہ -					
۳۳۳۰	۸۴	تہذیب التہذیب الجزء الثانی	حافظ ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ	۸۵۲ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵	۴۵۴	
		دوسرا حصہ ہے۔ ثا رشلثہ سے حا رحطی مع الکاف تک ۷۹۰ اصحاب کا اسمیں ذکر ہے۔					
۳۳۳۰	۸۵	تہذیب التہذیب الجزء الثالث	ایضاً	۸۵۲ھ	ایضاً	۴۸۸	
		تیسرا حصہ ہے۔ جو حا رحطی مع السیم سے حرف السین مع العین تک ۹۱۲ اصحاب کا ذکر ہے۔					
۳۳۳۰	۸۶	تہذیب التہذیب الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۶۴	
		چوتھا حصہ ہے۔ بقیہ حرف السین مع العین سے ضاد معجمہ کے ختم تک ۸۰۱ - اصحاب کا ذکر ہے۔					
۳۳۳۰	۸۷	تہذیب التہذیب الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	سنہ ۱۳۲۶ھ ایضاً	۳۹۱	
		پانچواں حصہ ہے۔ طا رحملہ سے حرف العین مع البار موحدہ تک اسمیں ۶۶۴ اصحاب مذکور ہیں					
۳۳۳۰	۸۸	تہذیب التہذیب الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۶۳	
		چھٹا حصہ ہے۔ اسمیں بقیہ حرف العین ہے۔ ۹۵۱ - رواۃ کا ذکر ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۳۰	۸۹	تہذیب التہذیب الجزء السابع	حافظ ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	[illegible]ھ	مطبوعہ ۱۳۲۶ھ	۵۰۷	
ساتواں حصہ ہے۔ اس حصہ میں بھی بقیہ حرف العین ہے۔ ۸۵۲ - رواۃ کا حال ہے۔							
۳۳۳۰	۹۰	تہذیب التہذیب الجزء الثامن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۷۰	
آٹھواں حصہ ہے۔ بقیہ حرف العین حرف لام کے ختم تک ۸۲۵ - رواۃ کا ذکر ہے۔							
۳۳۳۰	۹۱	تہذیب التہذیب الجزء التاسع	ایضاً	[illegible]ھ	مطبوعہ ۱۳۲۵ھ	۵۲۶	
نواں حصہ ہے۔ اسمیں حرف المیم کے اکثر اسماء مذکور ہیں۔ ۸۸۸ - اصحاب کا حال ہے۔							
۳۳۳۰	۹۲	تہذیب التہذیب الجزء العاشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۹۴	
دسواں حصہ ہے۔ بقیہ حرف المیم سے نون کے ختم تک ۸۰۷ - اصحاب اسمیں ذکر کئے گئے ہیں							
۳۳۳۰	۹۳	تہذیب التہذیب الجزء الحادی عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۵۴	
گیارہواں حصہ ہے۔ حرف الواو سے یا تحتانی کے ختم تک اسمیں ۱۱۸۰ - اصحاب مذکور ہیں۔							
۳۳۳۰	۹۴	تہذیب التہذیب الجزء الثانی عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۰۴	
بارہواں حصہ ہے۔ اس حصہ میں وہ اصحاب ذکر کئے گئے ہیں۔ جو کنیت کے ساتھ یا قبیلہ یا بلدہ یا صنعت							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مشتہر ہیں۔ یہاں بھی ترتیب حروف معجمہ کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس جلد کے آخر میں کتاب النساء ہے جسمیں رجال کی طرح نساء کے اسماء کی تحقیق کی گئی ہے اسکے بعد اسماء مبہمہ کی توضیح ہے۔					
۳۲۴۸	۹۵	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب الجزء الاول	الحافظ ابی عمر یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر النمری القرطبی المتوفی سنہ ۴۶۳ھ		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ حیدرآباد دکن	۴۰۰	

یہ کتاب بھی فن رجال میں جلیل القدر مانی گئی ہے۔ تین ہزار پانسو پچاسی اسماء مع کنیت و ذکر نساء اس میں مذکور ہیں۔ مگر اس فن کی دیگر کتب سے ترتیب اسماء میں باعتبار حروف معجمہ کے مغایرت ہے جسکی وجہ یہ ہے۔ کہ مولف علیہ الرحمۃ نے اہل مغرب کے ڈھنگ پر ترتیب کا لحاظ رکھا ہے جنکے یہاں حروف معجمہ اس انداز پر ہوتے ہیں۔ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز ط ظ ک ل م ن ص ض ع غ ف ق س ش ہ و ی۔

مؤلف کی ترتیب مجوزہ کو بوجہ حرمت و عظمت فضلاء مابعد نے بحالہ قائم رکھا کسی قسم کی تغیر و تبدیل نہیں ہوئی ہے۔ اسکے علاوہ ایک نیا طرز اس کتاب میں اور بھی ہے۔ ہر حرف کے ابواب ختم ہو جانے کے بعد۔ جداگانہ فصل قائم کرکے اوسی حرف کے اسماء باقیماندہ کو بلا ترتیب لغت لکھا ہے اور اوسکو باب الافراد سے تعبیر کیا ہے۔ ان دونوں صور تونمیں جستجوے اسماء کے وقت صعوبت ظاہر ہے۔ اس مطبوعہ کتاب کے آخر میں فہرست ابواب و اسماء اس خوش اسلوبی سے قایم کی ہے جس سے یہ اشکال بالکل رفع ہو گیا ہے۔

یہ پہلا حصہ ہے جسکی ابتداء یہاں سے ہے صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین جامع الاولین والآخرین۔ لیوم الفصل والدین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							عبارت ختم جلد ہذا صفحہ ۴۰۰ - و یاتی ذکرہ فی الکنی اتم من ھذا ان شاء اللہ تعالی اس حصہ مین ایک ہزار چھ سو آٹھتر اصحاب عظام کا ذکر ہے - صحابہ کرام کے حالات لکھنے سے پہلے سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا بہت ہی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے - ایک جلد قلمی اس کتاب کی تقریباً نصف اول نمبر ۔ پر بھی لکھی ہوئی ہے -
۳۳۲۸	۹۶	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مع فہرست الجزء الثانی	الحافظ ابی عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر النمری القرطبی المتوفی سنہ ۴۶۳ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۸ھ حیدر آباد دکن	صفحہ ۸۰۰ صفحہ ۹۲	
							یہ دوسرا حصہ ہے جسمین ایک ہزار نو سو سات اسماء مذکور ہین - ابتداء عبد الرحمن بن عوف ختم رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین - ابو عمر نمری رحمۃ اللہ کبار علماء مغرب سے ہین پچیس ۲۵ یا چوبیس ۲۴ ربیع الآخر سن تین سو اڑسٹھ ہجری جمعہ کے روز پیدا ہوئے - قرطبہ مین بڑے بڑے علماء سے اخذ علم اور روایت حدیث کی ہے اور دور دراز مقامات سے علماء نے انکے واسطے اجازتین لکھی ہین حفظ و اتقان مین اپنے زمانے کے فضلاء سے اسبق ہین اندلس مین علم حدیث مین انسے زیادہ نہین پایا گیا خطیب بغدادی کے ہمعصر ہین مگر خطیب کے پیدا ہونے سے پہلے علم حدیث کی طلب مین سرگرم تھے مشرق مین خطیب حافظ حدیث مانے گئے ہین - مغرب مین ان کا حافظ حدیث ہونا مسلم ہے سال وفات خطیب اور ان کا ایک ہے - گو مذہباً مالکی تھے مگر فقہ شافعی کی جانب بھی میلان تھا صدق و دیانت و حسن اعتقاد و اتباع سنت ان مین دیگر علماء سے بہت بڑھا ہوا تھا - علاوہ علمی فضل و کمال کے شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے بہت سے عربی قصائد و ابیات ان کے

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">نقل کیے گئے ہین یہ کتابین ان کی تصنیف مشہور ہین ۔ کتاب التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید اِس کتاب مین امام مالک رحمہ اللہ کے شیوخ کو ترتیباً لکھا ہے نادر اور کمیاب کتاب ہے شرح موطا استیعاب ۔ کتاب الدرر فی المغازی والسیر ۔ کتاب العقل والعقلاء ۔ کتاب فی قبائل العرب وانسابہم ۔ جس دن اور جس مہینے مین ان کی ولادت ہے اوسی دن اوسی مہینے مین وفات ہے یعنی جمعہ کے روز آخر ماہ ربیع الآخر سنہ مذکورۃ الصدر مین شہر شاطبہ مین جو اندلس کے مشرق کی جانب ہے وفات پائی ۔ (ابن خلکان)</td></tr>
<tr><td>۲۲۲۹</td><td>۹۷</td><td>تعجیل المنفعة بزوائد رجال الائمة الاربعة</td><td>ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ</td><td>محرم الحرام سنہ ۸۳۵ یوم عاشورا</td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۲۴ حیدرآباد دکن</td><td>۵۰۱</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب التذکرہ فی رجال العشرۃ مؤلفہ ابی عبد اللہ حسینی دمشقی متوفی سنہ ۷۶۵ھ جو اختصار تہذیب الکمال کا ہے ۔ اور اس مین علاوہ اسماء تہذیب الکمال کے موطاء امام مالک ۔ مسند شافعی ۔ مسند احمد ۔ مسند ابی حنیفہ کے رجال کا بھی اضافہ کیا گیا ہے ۔ اور ان چارون کتب کی علامات کیواسطے کتاب مذکور مین حروف ممیزہ بھی مقرر کئے گئے ہین مؤلف نے اس اپنی کتاب مین ان اسماء مین زیادتی کی ہے ۔ جو تذکرۂ حسینی مین ۔ کتب ائمہ اربعہ سے لکھے گئے ہین ائمہ اربعہ کے لئے تو وہی علامات بحالہ قائم رکھے ہین جو تذکرہ حسینی مین تحریر ہین باقی جہان منفرداً لکھا ہے اوسکے واسطے (ہب) مقرر کیا ہے ۔ کل اسماء اس کتاب مین مع کنیت ۔ ۱۷۳۲ ۔ مذکور ہین ۔
آغاز کتاب صفحہ ۲ ۔ الحمد للہ علی احسانہ المترادف المتوال واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الکبیر المتعال ۔ خاتمہ صفحہ ۵۰۰ ۔ الا قالت و قاك اللہ عذاب القبر الحدیث وفی آخرہ عذاب القبر حق ۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	(ابن حجر عسقلانی کا ترجمہ فن حدیث کے نمبر ۳۵ کے تحت مین تحریر ہے)						
۳۵۲۱	۹۸	مدارج الاسناد	ابو علی محمد الملقب بقاضی ارتضا علی خان بن مصطفی علی خان العمری الصفوی الجوفاموی المتوفی سنہ ۱۲۵۱ھ	سنہ ۱۲۳۲ھ	قلمی سنہ ۱۲۵۰ھ	۵۲	
	تقطیع کتابت ۵½ × ۳½ انچہ - سطر ۱۳ - پوری کتاب نستعلیق پختہ خط مین لکھی ہی - خاتمہ مین کچھہ سطرین خط نسخ مین بھی ہین - کاغذ معمولی - کتابت سرخی وسیاہی ہی - کاتب نے اپنا نام نہین لکھا تمام کتاب مین کرم کا اثر ہے - کہین زیادہ کہین کم حاشیہ تمام اوراق کا رقعہ دوزہی - اس کتاب کا ایک نسخہ نمبر ۹۶ اسی فن مین مع کیفیت کتاب درحالات مؤلف لکھا گیا ہی -						
۳۸۷۰	۹۹	لسان المیزان الجزء الاول	حافظ ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ		سنہ ۱۳۲۹ھ مطبوعہ حیدرآباد دکن	۴۹۲	
	اس کتاب مین میزان الاعتدال علامہ ذہبی کا اختصار کیا گیا ہے - میزان الاعتدال سے صرف وہ ناقلین حدیث لئے گئے ہین جو تہذیب الکمال مین مذکور نہین ہین ان کے علاوہ مؤلف نے ایک معتدبہ تعداد اور بھی زیادہ کی ہی - اس زیادتی کی علامت اس کتاب مین حرف (ز) سے ظاہر کی گئی ہی - شیخ عراقی کی کتاب سے بھی جسکو اونہون نے بطریق ذیل علی المیزان لکھا ہی - کسی قدر ناقلین حدیث کا اضافہ کیا ہی - اور اس علامت کے لئے حرف (ذ) لکھتے ہین - اسماء ناقلین کے ذکر مین اس کتاب مین بھی ترتیب حروف معجم کا لحاظ رکھا ہی - یہ پہلا حصہ ہی - جو صرف حرف الالف پر شامل ہے آغاز صفحہ ۲ -						

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الحمد للہ المحمود بکل لسان المعروف بالجود والاحسان۔					
۲۸۷۰	۱۰۰	لسان المیزان الجزء الثانی	حافظ ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی المتوفی سنہ ۸۵۲ھ		سنہ ۱۳۳۰ھ مطبوعہ حیدر آباد دکن	۵۱۴	
		دوسرا حصہ ہے۔ با موحدہ سے زا معجمہ کے ختم تک۔					
ایضاً	۱۰۱	لسان المیزان الجزء الثالث	ایضاً		مطبوعہ حیدر آباد سنہ ۱۳۳۰ھ	۴۴۸	
		تیسرا حصہ ہے۔ سین مہملہ سے کچھ حصہ عین مہملہ تک۔					
ایضاً	۱۰۲	لسان المیزان الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۴۹۴	
		چوتھا حصہ ہے۔ بقیہ حرف العین سے لام کے ختم تک۔					
ایضاً	۱۰۳	لسان المیزان الجزء الخامس	ایضاً		ایضاً	۴۴۰	
		پانچواں حصہ ہے۔ جس میں اکثر حصہ حرف المیم کا لکھا ہے۔					
ایضاً	۱۰۴	لسان المیزان الجزء السادس مع ترجمہ مؤلف و تقریظ	ایضاً		ایضاً	صفحہ ۵۶۸ صفحہ ۱۲	
		چھٹا حصہ ہے۔ بقیہ حرف المیم سے آخر کتاب تک۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۲۹	۱۰۵	النور والبہا لاسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء	السید ابوالحسین احمد النوری المارہروی المعروف بمیاں صاحب ابن السید ظہور حسن بن السید شاہ آل رسول المتوفی سنہ ۱۳۲۴ھ	سنہ ۱۳۰۷ھ	مطبوعہ بدایون سنہ ۱۳۱۰ھ	۸۰	

اس کتاب مین مؤلف نے اپنے اسانید قرآن وسلسلات حدیث اور سلاسل طریقت کو جمع کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الاسناد قیام الدین عبارت ختم کتاب والعبد الضعیف ابو الحسین احمد النوری نورہ اللہ بالنور المعنوی والصوری آمین آمین والحمد للہ رب العالمین۔

حضرت میان صاحب کی ولادت مارہرہ مین ۱۹ ر شوال بارہ سو پچپن (۱۲۵۵) ہجری پنجشنبہ کے روز ہوئی۔ اسم شریف تاریخی مظہر علی ہے۔ آپ کا میانہ قد تھا۔ گندمی رنگ سر بڑا اور محلوق پیشانی خوب چوڑی۔ بھوین باریک۔ پلکین دراز۔ آنکھین بڑی۔ بینی بلند۔ دندان صاف چمکدار مضبوط۔ ریش مرسل پوری بھری ہوئی۔ مونچھین قصیر۔ سینہ چوڑا۔ انگلیاں باریک و دراز۔ آخر عمر مین کمر خم ہوگئی تھی۔ عمامہ بیشتر رنگین۔ کرتہ سپید۔ پائجامہ ڈھیلا۔ ٹوپی دوپلی۔ ڈھائی برس کا سن تھا کہ آپ کی والدہ نے رحلت فرمائی۔ گیارہوین سال مین آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا اپنے جد اکرم شاہ آل رسول صاحب اور جدہ ماجدہ کے آغوش عاطفت مین پرورش پائی۔ اکتالیس برس کامل جد بزرگوار کی خدمت وصحبت مین فیض حاصل کیا۔ تمام مجاہدات سلوک وطرق ریاضت انھین کی تعلیم کے موافق طے ہوئے۔ جملہ علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم حقیقی تو اپنے جد بزرگوار ہی سے پائی۔ مگر صورتاً علم ظاہری مین آپ کے اساتذہ اور بھی ہین۔ جن کے اسماء یہ ہین۔ میاں جی رحمت اللہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		میاں جی عبد اللہ - حافظ عبد الکریم پنجابی - حافظ محمد فیاض رامپوری - مولوی فضل احمد چالیسری - مولوی نور احمد بدایونی - مولوی ہدایت علی بریلوی - مولوی تراب علی امروہوی - مولوی عبد القادر بدایونی وغیرہم آپ کے چند رسائل جو اردو وغیرہ مین مولفہ ہین اونکے اسما یہ ہین غسل مصطفٰے فی عقائد ارباب التقے - سوال وجواب - اشتہار نوری تحقیق التراویح - دلیل المتقین من کلمات العارفین عقیدہ اہل سنت - کشف القلوب - النور والبہار - الجفر - النجوم - معراج العوارف وغیر ذلک گیارہ رجب سنہ ۱۳۲۶ ہجری کو رحلت فرمائی (تنویر العینین من کنز مدایح السید ابی الحسین - اردو)					
		المکتوب اللطیف الی المحدث الشریف	الفاضل ابی الطیب محمد بن امیر الشہیر بشمس الحق العظیم آبادی تلمیذ حضرت مولٰنا و محدث سید نذیر حسین دہلوی	سنہ ۱۳۱۲ھ	مطبوعہ دہلی سنہ ۱۳۱۴ھ	١٢	
		یہ رسالہ فن متفرق مجموعہ نمبر ۱۹۶ مین ہے - اس رسالہ مین دو مکتوب ہین ایک مولف نے مکہ مکرمہ سے اپنے استاد مولٰنا سید نذیر حسین محدث دہلوی کے پاس لکھا ہے - دوسرا اوسکا جواب حضرت مولٰنا موصوف کی طرف سے ہے - مؤلف جس زمانہ مین مکہ معظمہ مین مقیم تھے تو بعض معاندین انکے استاد کو مستند فی الحدیث تو تسلیم کرتے تھے - مگر یہ الزام تہا - کہ فن حدیث مین اونکے شیوخ بہت کم ہین - سوا مولٰنا محمد اسحاق صاحب دہلوی کے اور کسی سے اونکو روایت حدیث حاصل نہین مؤلف نے جواباً اپنی اوستاد کے لئے اجازات متعددہ مدلل ثابت کی ہین اور اجازت عام کے جواز وعدم جواز کے اقوال بہی پیش کئے ہین - اس واقعہ کی اطلاع کی غرض سے اور نیز جواز اجازت					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">عام کی فرد تحقیق کرلئے اپنے اوستاد کی خدمت مین خط بھیجا ہے۔ جواب آنے پر دونون خطوط رسالہ کی صورت مین طبع کرادئے۔
(حضرت مؤلف کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۲۲۴ کے تحت مین تحریر ہے)</td></tr>
<tr><td>۴۵۹۰</td><td>۱۰۶</td><td>رسالہ سند حدیث ملا محمد</td><td>مولنا محمد بن الشیخ محمد اشرف نقشبندی</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶ × ۳½ انچہ۔ سطر مختلف کہین اکیس کہین بائیس ۲۱/۲۲۔ خط نستعلیق طالب علمانہ کاغذ دیسی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہین پیوندکاری کثیر اور اثر کرم قلیل ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ مؤلف نے کتب متداولہ حدیث شریف کے اسناد اور اپنے سلسلہ کے شیوخ کا ذکر کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعلی اعلام السنۃ النبویۃ المهتدین عبارت خاتمہ۔ وھذا اخر ما اوردنا فی ھذہ الرسالۃ والحمد للہ علی اتمامہ۔
مؤلف تیرہوین صدی کے فضلا مین ہین۔ انکے تفصیلی حالات معلوم نہین ہوئے۔</td></tr>
<tr><td>۴۹۲۸</td><td>۱۰۷</td><td>رسالہ فی ذکر رواۃ الصحیحین</td><td>الامام الحافظ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی البغدادی الدارقطنی المتوفی سنہ ۳۸۵ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½ × ۳½ انچہ۔ سطر ۱۵۔ کاغذ انگریزی خط نسخ معمولی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہین اوراق پیوند وزری اور اثر کرم سے محفوظ ہین۔
مختصر رسالہ ہے جس مین صرف ان رواۃ کے اسماء حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے ہین جن مین شیخین</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

رحمہما اللہ متفق ہوئے ہیں یا منفرد۔ مواقع اتفاق و انفراد کو اسماء کے ساتھ ظاہر کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ قال الشیخ الامام ابو الحسن علی بن عمر الدار قطنی ھذہٖ اسماء الصحابۃ الذین۔ صفحہ ۵۔ باب الشین انفرد البخاری بشیبۃ بن عثمان خاتمہ کتاب فھذا جملۃ ما خرجا جمیعا من الصحابۃ من الرجال والنساء فی کتابیھما واللہ اعلم۔

مؤلف رحمۃ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۱۳ ص۴ میں تحت کتاب سنن الدارقطنی لکھا گیا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۱۳	۱۰۸	اسماء الشیوخ و اسانید الکزبری	عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الشہیر بالکزبری	سنہ ۱۲۶۱ھ	قلمی سنہ ۱۲ھ	۱۶	

تقطیع کتابت ½۱۰ × ۹ انچہ۔ سطر ۲۸۔ کاغذ فلسکیپ۔ خط نسخ طالب علمانہ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ محمد یوسف حمری اسکے کاتب ہیں۔ پیوند کاری اور کرم کا اثر کہیں نہیں دیکھا گیا۔ اس رسالہ میں مؤلف نے اپنے شیوخ اور اسانید حدیث کا ذکر کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رفع لمن وقف ببابہ قدرا۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۵۔ و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین

مؤلف تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں تفصیلی حالات ان کے دریافت نہیں ہوئے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۹۵	۱۰۹	رسالہ اسناد صحاح ستہ مولوی رفیع الدین مع رسائل دیگر	مولوی رفیع الدین بن فرید الدین مرادآبادی متوفی سنہ ۱۲۱۳ ہجری	سنہ ۱۲۰۱	قلمی	۱۲	

تقطیع کتابت ½۶ × ½۳ انچہ۔ سطر ۲۲۔ کاغذ دیلی۔ خط نسخ معمولی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اوراق پر پیوند کاری بہت ہے۔ مؤلف نے کتب حدیث و فقہ و قصیدہ بردہ وغیرہ کی اسانید اس رسالہ میں لکھی ہیں آغاز صفحہ پہلا۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین خاتمہ۔ ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا ربنا

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">انک رؤف الرحیم۔
مولوی رفیع الدین نے علم حدیث شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولوی خیر الدین سورتی سے جو شیخ محمد حیات سندی کے شاگرد ہیں حاصل کیا۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہمصحبتی کا اتفاق رہا ہے۔ شیخ محمد غوث لاہوری کے مرید ہیں۔ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے بھی مشرف ہوئے۔ حرمین شریفین کے حالات میں ایک کتاب بھی لکھی ہے اس کتاب کے علاوہ اور چند کتابیں بھی ان کی تالیف ہیں۔ قصر الآمال بذکر الحال والمآل۔ سلوۃ الکئیب بذکر الحبیب ترجمہ عین العلم۔ شرح اربعین نووی۔ کنز الحساب۔ تذکرۃ المشائخ۔ کتاب الاذکار۔ تذکرۃ الملوک شرح غنیۃ الطالبین۔ تاریخ افاغنہ۔ پندرہ ذی الحجہ بارہ سو تیرہ (١٢١٣) ہجری میں مرض استسقاء سے مراد آباد میں وفات پائی۔
(تذکرۂ علماء ہند)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالۃ الاسناد مولوی عثمان</td><td>مولانا عثمان بن محمد بن احمد الشامی الحنفی نزیل طیبۃ الطیبۃ المدرس بالروضۃ المطہرۃ النبویۃ</td><td></td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ رسالہ بھی مثل رسالہ سابق کے ہے صرف حدیث شریف کے اسانید ذکر کئے گئے ہیں آغاز صفحہ الحمد للہ الذی رفع اہل العلم درجات۔ خاتمہ۔ اما کتاب ابن ماجۃ فقال ابو الحسن عدتہ اربعۃ الاف حدیث انتہی۔ مولف رسالہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا</td></tr>
<tr><td>٤٦٨٩</td><td>١١٠</td><td>اسماء الرجال فی مشکوۃ المصابیح</td><td>شیخ ابو المجد شاہ عبد الحق بن سیف الدین محدث دہلوی المتوفی سنہ ١٠٥٢ھ</td><td>سنہ ١٠٣٢ھ</td><td>قلمی</td><td>٥٤٦</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							تقطیع کتابت ½۶ × ½۳ انچہ - سطر ۱۹- کاغذ کشمیری - خط نستعلیق پختہ - کتابت سرخی وسیاہی کاتب کا نام تصریح کے ساتھ نہین لکھا - آخر کتاب مین مؤلف رحمۃ اللہ کی کچھ عبارت عربی لکھی ہوئی ہے - جسکا حاصل یہ ہے کہ اس نسخہ کا مقابلہ اور تصحیح مؤلف کے ہاتھ پر ہوئی ہے - تمام کتاب پر پیوندکاری اور کرم خوردگی کا اثر ہے - اس کتاب مین اُن رُواۃ اور رجال وغیرہ کی تحقیق اور حالات لکھے گئے ہین جو صرف مشکوۃ شریف مین مذکور ہین - اسمار رجال کے بیان مین حروف معجمہ کی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے اگرچہ اس قسم کا رسالہ خود صاحب مشکوۃ نے بھی لکھا ہے جو طبع بھی ہو چکا ہے الکمال اُس کا نام ہے مگر وہ بہت اختصار و ایجاز کے ساتھ ہے نسخہ ہذا عزیز الوجود معلوم ہوتا ہے - دوسرا نسخہ اسکا غالباً ندرت وقلت کیساتھ دستیاب ہوسکیگا - شروع کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی بعث محمداً صلی اللہ علیہ وسلم الی کافۃ الناس وجعلہ سید المرسلین وخاتم النبیین - صفحہ ۴ - ذکر اولاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم قد اختلف العلماء فی عدۃ اولادہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذکور والاناث صفحہ ۱۹۶ ابو ریحانۃ بفتح الراء وسکون التحتانیۃ وبالحاء المہملۃ والنون - خاتمہ کتاب صفحہ ۶۴۵ ومات سنۃ احدی وعشرین وثلثمائۃ واللہ اعلم - عبارت خاتمہ ضمیمہ مؤلف صفحہ ۶۴۷ وصلی اللہ علی خیر خلقہ وآلہ وصحبہ اکمل العباد وزین العباد مؤلف علیہ الرحمہ کا حال فن حدیث نمبر ۳۷۵ مین تحت کتاب ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ لکھا گیا
		ابراز الغی الواقع فی شفاء العی ولقبہا حفظ اہل الانصاف عن مسامحات مؤلف الحطہ والاتحاف	ابو الحسنات مولنا عبد الحی اللکنوی المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ	سنہ ۱۲۹۷ھ	مطبوع لکھنو	۶۴	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ کتاب فن کلام مین نمبر ۳۳ پر سہواً درج ہوگئی ہے۔ اسکا زیادہ تعلق رجال کے فن سے ہے۔ اسی بنا پر یہ کتاب اس فن مین داخل کی گئی۔ چونکہ فن کلام مین نمبروار تحریر ہے۔ یہان بلا نمبر قائم کی گئی نواب صدیق حسن خان نے تراجم علماء مین کتاب (اتحاف النبلاء) فارسی زبان مین تالیف کی۔ اس تالیف مین زیادہ تنقید کا لحاظ نہین کیا گیا۔ تواریخ موالید۔ وفیات۔ ذکر تراجم۔ بیان طبقات مین رطب ویابس جمع کر دئے گئے۔ مولوی عبد الحی صاحب مرحوم مؤلف نسخہ ہذا نے تنبیہاً ان اغلاط کا۔ اپنے بعض مصنفات مین اظہار کیا۔ نواب صاحب موصوف کی طرف سے جواباً ایک رسالہ مسمّاۃ شفاء العی تالیف ہوا۔ نسخہ ہذا جواب الجواب کے طور پر تصنیف ہوا۔ اس نسخہ مین جواب الجواب کے علاوہ (شفاء العی) کے دیگر اغلاط۔ اور نواب صاحب کے بہت سے لغزشات لکھے گئے ہین۔ آغاز صفحہ ۲۔ للّٰہ الحمد یا رب ان ھدیتنا الی سواء السبیل۔ (حضرت مؤلف مرحوم کا ترجمہ فن اصول حدیث نمبر ۲۶ کے تحت مین تحریر ہے)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی وقت	تعداد صفحات	کیفیت

نمبر مسلسل موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۶۷	۱۵۳	شرح ادعیة الواقعه فی جامع الصغیر للسیوطی	الشیخ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم العزیزی البولاقی الشافعی المتوفی سنہ ۱۰۷۰ھ		قلمی	۴۸	

تقطیع کتابت $\frac{10}{4}$ × ۶ ½ -۳ انچہ۔ سطر ۲۱۔ خط و کاغذ عرب۔ اصل متن سرخی سے اور شرح سیاہی سے لکھی گئی ہی۔ کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت نہین لکھا۔ اوراق پیوندکاری اور اثر کرم سے بالکل سالم ہین۔ بعض اوراق پر کسیقدر آبرسیدگی کا اثر ہی۔ آخر کتاب کے دو صفحون کے حاشیہ پر بھی کچھ عبارت تحریر ہی۔ بعض جگہ کتاب کے درمیان مین بھی حواشی لکھے ہوئے ہین۔

علامہ سیوطی نے جامع صغیر مین جو فن حدیث مین مشہور کتاب ہی۔ ردیف الف مین جو دعا مین احادیث نبویہ سے نقل کی ہین۔ شارح علام نے چند ادعیہ انہین سے منتخب کرکے انکی شرح لکھی ہی۔ اور بعض دعا کے تحت مین اسکا فائدہ اور طریقہ بھی تحریر کیا ہی۔ جس جگہ بظاہر نظر مین بعض الفاظ دعا مین کچھ تردد سمجھا جاتا ہی وہان عمدہ عنوان سے تفصیل کی ہی۔ شارح رحمہ اللہ نے پوری کتاب جامع الصغیر کی مبسوط شرح بھی لکھی ہی جو مصر مین طبع ہو چکی ہی۔

آغاز صفحہ ۲۔ قال الشیخ الامام العلامہ فرید دہرہ و وحید عصرہ الی قوله الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين صفحہ ۲۷ اللهم اجعل حبك ای حبی اياك احب الاشياء الی واجعل خشيتك ای خوفی منك ۔

خاتمہ کتاب ۔ هذا آخر ما تيسر جمعه الى قوله وعلى آله واهل بيته وصحبه اجمعين آمين آمين آمين

شارح رحمہ اللہ زمرۂ فقہا و محدثین مین بڑے درجہ کے شخص شمار کئے گئے ہین۔ ذکی الطبع اور سریع الحفظ بیان کئے جاتے ہین۔ بیحد خلیق و متواضع تھے۔ علوم اور اہل علوم بالخصوص محدثین کو بہت دوست رکھتے۔ اوقات مبارکہ کو اشغال علمی مین صرف کرتے۔ صاحب تالیفات کثیرہ ہین۔ چند مؤلفات

مشہور یہ ہین - شرح علی جامع الصغیر للسیوطی - حاشیہ علی شرح التحریر للقاضی زکریا - حاشیہ علی شرح الخاتمۃ لابن قاسم - بولاق مین ایکہزار ستر ہجری مین رحلت فرمائی - عزیزیہ ایک مقام کا نام ہے جو مصر کے شرق کی جانب ہے - اسیوجہ سے عزیزی مشہور ہوے -

خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۶۸	۱۵۴	مجموعۂ ادعیہ و اوراد	لم یصرح الجامع باسمہ		قلمی ۱۲۷۵ھ	۱۱۵	

تقطیع کتابت ۱/۴ ۵ × ۳ - انچہ - سطرین اور خط و کاغذ مختلف - کتابت سرخی و سیاہی سے - پورے مجموعہ مین بعض اوراق مجدول بھی ہین - کسی جگہ کاتب کا نام تحریر نہین صرف ایک جگہ سنہ کتابت لکھا ہے - جلدبندی مین بوجہ طویل کرنے اوراق کے گوشہ پر کاغذ کی پٹی بڑہادی گئی ہے - باقی پورے مجموعہ مین کہین پیوندکاری اور کرم کا اثر نہین دیکھا گیا -

چند ادعیہ کا مجموعہ ہے جو عدداً تقریباً آٹھ ہین - بعض ادعیہ تو جامع الصغیر سیوطی سے منقول ہین - بعض مین فضائل تہلیل القرآن مذکور ہین - بعض اسکے خیر کیفیت ورد اور طریقہ خواندگی کسی جگہ تحریر نہین - نہ مؤلفین کا نام لکھا ہے - کسی شخص نے بطور خود چند ادعیہ کو ایک جا مجمع کیا ہے - جامع نے اپنے نام کی بھی صراحت نہین کی - عبارت آغاز صفحہ ۲ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - اللّٰھم انی اسألك واعوذ بك بانك انت اللہ الذی - صفحہ ۲ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - اللّٰھم لا عیش الا عیش الاخرۃ صفحہ ۹۸ ھذہ فضائل تھلیل القرآن تلاوۃ ومحواً - عبارت صفحہ ۱۱۴ خاصیۃ فاتحۃ الشریفۃ روی عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ -

یہ آخری صفحہ کی عبارت ہے اسکے بعد کے اوراق نہین ہین -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١٥٢٨	١٥٥	الصحیفۃ الثانیہ	مولانا محمد بن الحسن بن علی بن محمد المعروف بالحر العاملی الشامی المتوفی سنہ ١٠٧٩ھ	سنہ ١٠٥٣ھ	قلمی	٢٠٠	

تقطیع کتابت مع جدول ۶ ½ × ۴ ½ - ۴ - انچہ - جدول خانی وشنجرفی ونیلگون - سطر ۱۲ - کاغذ کشمیری خط نسخ - کتابت سیاہی وسرخی سے - کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت نہین لکھا - تمام اوراق پر رقعہ دوزی اور کرم کا اثر ہے - پوری کتاب کی عبارت معرب ہے -

مؤلف نے اِس کتاب مین صحیفۂ کاملہ سے (جو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے) ادعیہ منتخب کئے ہین اور اس نقل و بیان مین اصولِ اصل کتاب کو ملحوظ رکھا ہے - صاحب کشف الحجب والاستار لکھتے ہین کہ میرے پاس مؤلف کے ہاتھ کا نسخہ لکھا ہوا موجود ہے جسکے آخر یہ عبارت لکھی ہوی ہے -

یقول العبد محمد بن الحسن بن علی بن محمد الحر العاملی عفا اللہ عنہ هذا ما وصل الی من ادعیۃ مولینا زین العابدین علی بن الحسین علیهما السلام ما خرج عن الصحیفۃ الکاملۃ والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ و فرغت من جمعها فی شهر رمضان سنۃ ثلاث وخمسین بعد الالف -

یہ کتاب طبع بھی ہو چکی ہے - اِس قلمی نسخہ کے آخر مین کچھ عبارت مطبوعہ سے زائد بھی ہے -

آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ المجیب من دعاہ القریب من ناجاہ الذی جعل الدعاء جنۃ واقیۃ - صفحہ ۶۵ وکان من دعائہ علیہ السلام فی کل یوم من شهر رمضان اللهم هذا شهر رمضان الذی انزلت فیہ القرآن - صفحہ ۱۵۲ وکان من دعائہ علیہ السلام فی دفع ما یخاف ویحذر - الهی انہ لیس یرد غضبک الا حلمک - خاتمہ صفحہ ۲۰۰ وسبب لی ذلک من فضلک انک علی کل شیء قدیر وبالاجابۃ جدیر -

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مؤلف بہت بڑے ادیب اور ناظم ہین۔ اِنکا کلام بڑا پُراثر ہے۔ اُنکے اشعار دقت اور متانت کے اعتبار سے متقدمین کے کلام سے بہت ملتے جلتے ہین۔
صاحب خلاصۃ الاثر لکھتے ہین کہ ۱۰۸۷ یا ۱۰۸۸ مین صاحب ترجمہ مکہ مکرمہ گئے ہین اور دوسری سال مین جبکہ ترکون نے بعض اہل عجم کو بوجہ اتہام وسوءِ ادبی قتل کیا ہی۔ اُسوقت صاحب ترجمہ بعض اشراف مکہ کے مشورہ سے یمن کی طرف چلے گئے۔ ساتہ ہی اِسکے سنہ وفات مین لکھتے ہین کہ یمن یا عجم مین ۱۰۷۹ مین انتقال ہوا۔ اِن دونون بیانون مین بیّن تخالف ہی۔ شاید اِسکا سبب ناسخین کا سہو ونسیان ہو۔ خلاصۃ الاثر مطبوعۂ مصر جلد سوم صفحہ ۲۳۴ کی عبارت یہ ہی۔ قدم مکۃ فی سنۃ سبع او ثمان وثمانین والف وفی الثانیۃ منہما قتلت الاتراك بمکہ جماعۃ من العجم لما اتھموھم بتلویث البیت الشریف الی عبارۃ۔ صفحہ ۲۳۵ وکانت وفاتہ بالیمن والعجم فی سنۃ تسع وسبعین والف انتہے۔</td></tr>
<tr><td>۱۸۱۴</td><td>۱۵۶</td><td>دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوۃ علی النبی المختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم</td><td>الشیخ الکامل ابی عبداللہ محمد بن سلیمان بن ابی بکر الجزولی السملالی الشریف الحسنی المتوفی ۸۷۰ھ قبل ۸۷۰ھ</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۳۱۵ھ درسعادت مطبوعۂ عثمانیہ</td><td>۱۸۷</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اوراد مین یہ کتاب نہایت مقبول ومتداول ہی۔ علے الخصوص حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیماً وتکریماً مین اسکا پڑہنا پڑہانا مثل قرآن شریف جاری ہی۔ اس کتب خانہ مین قلمی ومطبوع نسخے اس کتاب کے بہت ہین۔
آغاز صفحہ ۲۔ استغفر اللہ العظیم ثلثا۔ آغاز کتاب صفحہ ۸۔ الحمد للہ الذی ھدانا للایمان والاسلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۷۔ والحمد للہ رب العالمین۔
مؤلف کتاب زمرۂ اولیا مین ولی کامل اور عالم عامل مانے جاتے ہین۔ نسباً حسنی ہین۔ شہر فاس کہ پایہ تخت بلاد مغربیہ سے شمار کیا جاتا ہی تحصیل علوم اور کمالات سے فراغت پائی۔ وہانکے علما اور صلحا</td></tr>
</table>

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر موجودات

انکو معتقد مانتے اور بیحد تکریم کرتے۔ بہت سے خوارق وکرامات انسے ظاہر ہوئے۔ مدت تک خلوت نشین رہے اوقاتِ مبارکہ کو اتباع سنت آوراد و وظائف۔ ارشاد و تربیت راغبین مین صرف فرماتے خلق کثیر انسے فیضیاب ہوئی۔ شہر فاس سے افوغال مین آگئے۔ یہان کسی حاسد نے زہر دیدیا۔ ربیع الاول کی سولہا تاریخ صبح کی نماز مین انتقال فرمایا۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون مین سال وفات سنہ ۸۵۴ھ لکھتے ہین اور محمد فاضل جو اس کتاب کے شارح ہین۔ اور مولوی ناصر علی آروی جو اسکے مترجم ہین سنہ ۸۷۰ھ سال وفات قرار دیتے ہین۔ والعلم الحقیقی عند اللہ۔

صاحب ترجمہ پہلے سوس مین مدفون ہوئے۔ پھر ستتر برس سے کم وبیش سال کے بعد انکی نعش مبارک مراکش مین منتقل کی گئی۔ اور قبرستان روضۃ العروس مین دوبارہ دفن کیے گئے۔ اب مراکش ہی مین لوگ بغرض زیارت جاتے ہین۔ مؤلف علیہ الرحمہ شاذلیہ طریقہ رکھتے تھے۔ علم تصوف مین متفرق کلام اور مستقل تالیفات انکے ہین۔

مزارع الحسنات شرح دلائل الخیرات وغیرہ

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر موجودات
	۴۳۸	قلمی		حضرت زین العابدین وسید الساجدین امام علی بن الحسین رضی اللہ عنہما الشہید سنہ ۹۴ھ یا سنہ ۹۵ھ	الصحیفۃ الکاملہ	۱۵۷	۱۷۹۸

تقطیع کتابت مع جدول ۴½ × ۲½ انچ۔ سطر ۱۰۔ خط نسخ خوشخط۔ کاغذ کشمیری۔ پہلے اور دوسرے صفحہ پر لوح۔ بیل۔ دندان موش۔ تمام اوراق پر جدول اور افشان طلائی ہے۔ کتابت سیاہی سے۔ اور بجائے سرخی طلا سے کام لیا ہے۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت لکھا نہین۔ تمام اوراق رقعہ دزی اور اثر کرم سے محفوظ ہین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

چند ادعیہ کا مجموعہ ہے۔ جو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔
اِس مجموعہ کا نام الصحیفۃ السجادیہ اور زبور آلِ محمد بھی ہے۔
آغاز صفحہ ۲ ۔ حدثنا السید الاجل نجم الدین بہاء الشرف ابو الحسن محمد بن الحسن ۔
صفحہ ۱۲ ۔ وکان من دعائہ علیہ السلام عند الاستسقاء بعد الجداب اللھم
اسقنا الغیث صفحہ ۲۶۲ ۔ وصدع بامرک ونصح لعبادک خاتمہ صفحہ ۲۳۴ کما احسنت
بما مضیٰ منہ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین۔
ایک نسخہ خوشخط اِسی کتاب کا اِسی فن کے نمبر ۱۰۶ پر بھی لکھا ہے۔
حضرت سید الساجدین رضی اللہ عنہ چوتھے امام ہیں۔ مدینہ منورہ میں پانچویں شعبان ۳۸ھ ہجری پنجشنبہ کے
روز حضرت شہربانو بعض نے بجائے شہربانو غزالہ نام بھی لکھا ہے دختر یزدجرد بادشاہ عجم کے بطن مبارک سے
پیدا ہوئے۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بہت مشابہ تھے۔ آپ کے اوصاف حمیدہ اور خصائص مختصہ
بیشمار ہیں ۔ زہد ۔ عبادت ۔ سخاوت ۔ تقویٰ ۔ کمال علمی میں فرد کامل تھے ۔ ایک شب میں ایک قرآن شریف
ختم فرماتے ۔ خود دن کو روزہ رکھتے شام کو صرف پارۂ نان سے افطار فرماتے ۔ اور محتاجین پر ظاہر و مخفی
بیحد ایثار فرماتے ۔ باورچیخانہ کا صرف جس سے اہل حاجت کو نان و خورش ملتا تھا بہت بڑا ہوا تھا۔
بیان کیا گیا ہے کہ آپکے نو صاحبزادے تھے۔ کوئی اولاد اُناث نہ تھی ۔ ایک مرتبہ حج بیت اللہ کو تشریف
لے گئے اُسی سال میں ہشام بن عبد الملک اُموی والی شام بھی مکہ معظمہ گئے ہوئے تھے ۔ حضرت امام ہمام
کے احترام و اکرام کو اپنے مقابلہ میں بہت زیادہ دیکھا ۔ عام و خاص نے حضرت امام رضی اللہ عنہ کی جسقدر
تعظیم و تکریم کی وہ ہشام کو نہایت ناگوار گذری اور اُسکے قلب میں حسد اور کینہ امام ہمام کی طرف سے پیدا ہو گیا
پوشیدہ طور پر کچھ لوگوں کو مقرر کر دیا جنہوں نے دنیوی طمع کی غرض سے جب حضرت امام والا مقام مدینہ طیبہ
واپس پہنچے تو کھانے میں زہر ہلاہل دیدیا ۔ ۱۸ محرم الحرام سال ہجری ۹۴ یا ۹۵ روز سہ شنبہ ستاون برس کی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عمر مین شہادت پائی۔ بقیع مین حضرت امام حسن مجتبےٰ رضے اللہ عنہ کے پہلو مین مدفون ہوے۔ (مطالب السئول فی مناقب آل الرسول عربی و تاریخ آل امجاد فارسی)					
۱۷۹۹	۱۵۸	جوشن کبیر			قلمی	۸۸	
		تقطیع کتابت مع جدول طلائی ½ ۲ + ½ ۱ - انچہ - سطر ۸ - خط نسخ خوشخط - کاغذ دہلی - پہلے اور دوسرے صفحہ پر لوح و دندان موش اور نام کتاب پر جدول طلائی اور اس طلائی جدول کے ساتھ لاجوردی جدول بھی ہے - کتابت سیاہی و طلاء سے کی گئی ہے - کاتب کا نام تحریر نہین - پیوند کاری اور کرم خوردگی کا بالکل اثر نہین پایا جاتا - مشہور دعا ہے جو آسانی کہی جاتی ہے - مطبوع اور بعض قلمی نسخون سے اس جلد مین کسیقدر آخر کی عبارت زیادہ ہے - عبارت آغاز صفحہ ۲ - اللّٰھم انی اسألك باسمك یا اللہ - عبارت آخری صفحہ ۸۸ دور شو دور شو - فارجوا - تین نسخے قلمی خوشخط اور غیر خوشخط نمبر ۲۹ سے نمبر ۳۱ تک اسی فن مین درج ہین -					
۱۸۰۰	۱۵۹	حرز امام جواد	حضرت امام محمد الملقب بامام تقی و جواد الشہید سنہ ۲۲۰ھ		قلمی		
		بطریق طومار ہے طولاً تقریباً ۱۸ - عرضاً قریب ۲ انچہ - پوست آہو پر خط نسخ مین بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہے - کاتب نے اپنا نام نہین لکھا - لوح اور جدول طلائی و لاجوردی و شنگرفی بنائی گئی ہے - درمیان مین چند چھوٹے دائرے بھی طلائی بنا کر اُن مین بھی عبارت لکھی ہوئی ہے - نہایت نادر اور عجیب شئے ہے - یہ تعویذ سیدنا حضرت امام تقی رضے اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے - آغاز عبارت یہ ہے - الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمن الرحیم - عبارت ختم والحمد للّٰہ رب العالمین - اس عبارت کے بعد اور فقرہ بھی ہے - جو پڑھنے مین نہین آیا -					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

امام جواد رضی اللہ عنہ دسوین رجب جمعہ کے روز سنہ ۱۹۵ ہجری مین مدینہ منورہ مین پیدا ہوے۔ اور بعض نے پانچوین یا انیسوین رمضان المبارک روز سہ شنبہ سنہ مذکور کو تاریخ ولادت باسعادت قرار دی ہے۔
نہایت حسین اور خوشرو تھے۔ تمام صفات وخصال مین اپنے آباء کرام کی طرح متصف اور انسان کامل تھے آپ نوین امام۔ اور وارث علم نبوت شمار کیے جاتے ہین۔
ایک مرتبہ یحیی بن اکتم قاضی بغداد نے امتحاناً آپسے بطریق مناظرہ مسائل مشکلہ دریافت کئے۔ آپ نے بے تکلف اور بلا تامل ہر سوال کا ایسا شافی جواب دیا جس سے حاضرین کو سخت حیرت ہوئی۔ خلیفہ مامون کے اصرار سے جب قاضی مذکور کے سامنے یہ مسئلہ آپنے پیش کیا۔ رجل نظر الی امراۃ اول النہار کانت حراما ثم حلت لہ عند ارتفاعہ ثم حرمت علیہ الظہر ثم حلت لہ عند العصر ثم حرمت عند المغرب ثم حلت لہ عند العشاء ثم حرمت علیہ نصف اللیل ثم حلت لہ عند الفجر۔ قاضی حیران رہ گیے۔ اور کچھ جواب نہ دے سکے۔ آخر امام ہمام نے ہی اسکا حل فرمایا اور خوب تشریح وتفصیل سے اس مسئلہ کا جواب سمجھایا۔ خلیفہ مامون نے اسی مجلس مین اپنی دختر ام الفضل کو آپکے نکاح مین دیدیا۔ اور مدۃ الحیات عمدہ سلوک اور نیک برتاؤ کرتا رہا۔ مامون کے انتقال کے بعد اُسکے بھائی معتصم نے ام الفضل کے ذریعہ سے پوشیدہ طور پر امام علیہ الرحمہ کو زہر دیدیا۔
دسوین رجب یا پانچوین ذی الحجہ سال ہجری دوسو بیس ۲۲۰ پچیس ۲۵ سال کی عمر مین آپنے بغداد مین شہادت پائی۔ کاظمین مین مدفون ہوسے ہے۔

(تاریخ آل امجاد فارسی)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۰۰	۱۶۰	حرز ثانی	ائمہ اہل بیت		قلمی		

یہ حرز بھی جملہ امورات مین حرز اول کے مشابہ ہے البتہ طولاً کچھ زیادہ اور عرضاً کسیقدر کم ہے۔ باقی امورات مین یکسان ہے۔ مؤلف کے نام کی تصریح نہین۔ فہرست قدیم مین مؤلف کے خانہ مین (ائمہ اہل بیت)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لکھا ہے۔ اسی پر اکتفا کیا گیا۔ عبارت آغاز۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا مونس المؤمنین عبارت ختم۔ وھی حس م۔					
۲۰۱۱	۱۶۱	دعاء الصباح مع شرح فارسی	جناب امیر المومنین اسد اللہ الغالب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الشہید علیہ السلام		مطبوعہ طہران سنہ ۱۳۱۴ھ	۷۲ ۵۵	

یہ کتاب اگرچہ مطبوع ہے۔ مگر متن اور شرح دونوں کی ابتدائی ورق پر لوح۔ بیل۔ دندانِ موش طلائی بنے ہوئے ہیں۔ تمام کتاب پر علاوہ سُرخ و نیلگون جدول کے طلائی جدول بھی بنائی گئی ہے۔

اصل متن کو دو خط سے لکھا ہے۔ کوفی۔ نسخ۔ کوفی خط کا انداز شارح نے اُس قرآن شریف سے اخذ کیا ہے جو حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کے دست مبارک سے خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔

دعا ختم کرنے کے بعد مولانا زین العابدین الشریف الصفوی بن فتح علی بن عبد الکریم الخوئی نے فارسی میں اسکی شرح لکھی ہے۔ لفظی ترجمہ اور ضروری حل کیا ہے۔ سنہ ۱۳۱۱ ہجری میں تحریر شرح سے فراغت پائی ہے۔

شارح کی تحقیق کے موافق دعا مذکور جناب امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کی تالیف ہے۔

عبارت آغاز صفحہ ۲۔ یا من ولع لسان الصباح بنطق۔ عبارت ختم صفحہ ۰، وصلی اللہ علے سیدنا محمد وآلہ الطاہرین۔

ایک نسخہ خوشخط اِس دعا کا مجموعہ نمبر ۱۶۲۔ اِسی فن میں منضم ہے۔

حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ تیرہ رجب سن تیس ۳۰ عام الفیل تیئیس ۲۳ سال قبل ہجرت وسط خانۂ کعبہ میں عالم ارواح سے عالم اجسام میں رونق افروز ہوئے۔ آپکے والد ابو طالب نے علی نام رکھا اور کہا ؎ سمیتہ بعلی کے یدوم لہ عز العلو وفخر العز ادومہ

اِسی اثنا میں حضور اکرم سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور مولود مسعود کو کنار مبارک میں

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اُٹھا کر آپکے دولتکدہ پر پہنچایا۔ جب عمر شریف سن تمیز کو پہنچی تو توجہ قحط سالی کے عیالداری کی تخفیف کی غرض سے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے آپکو لے لیا اور خود بنفس نفیس آنکی تربیت و پرورش مین مصروف ہوے۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلعت نبوت سے ممتاز ہوئے تو مردوں مین سب سے پہلے آپنے شرف اسلام پایا۔ اسوقت عمر شریف تیرہ ۱۳ سال کی تھی۔ آپکے فضائل و مناقب و حالات بیحد و بیحساب ہین۔ کتب مناقب و سیر آپکے حالات و اوصاف سے پُر ہین۔ ضرورت مقامی کے لحاظ سے اِسیقدر پر اکتفا کیا گیا۔

چالیسوین سال ہجرت مین ۲۱ رمضان المبارک کو کوفہ مین ابن ملجم کی ضرب شمشیر سے آپنے شہادت پائی اور بیرون کوفہ نجف اشرف مین مدفون ہوے۔ (کفایۃ الطالب)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۹۳	۱۶۲	مجموعۂ اوراد یوم ولیل مع پنج سورہ	لم یصرح الجامع باسمہ		قلمی	۳۲۹	

بطریق بیاض ہے۔ تقطیع کتابت مع جدول و لوح۔ صفحۂ اول ۸ × ۳½ - انچہ۔ صفحۂ دوم ۶ × ۳½ - انچہ۔ ہر ورق کے پہلے صفحے پر لوح۔ بیل۔ دندان موشش۔ جدول طلائی اور رنگین ہے دوسرے صفحے پر بہ استثناء لوح باقی تمام امورات موجود۔ خط نسخ خوشخط۔ سطر ۱۵۔ کاغذ کشمیری کتابت سُرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہین۔ پیوندکاری اور اثر کرم کم ہے۔

اس مجموعہ مین پنج سورہ۔ ادعیات جو ہر نماز کے بعد پڑہی جائین۔ اعمال بعض شہور۔ اعمال شب قدر جوشن کبیر و صغیر۔ دعاء صباح وغیرہ ہین۔ ہر عمل کے ساتھ اُسکا طریقہ اور سند بھی منقول ہے۔

جامع نے اپنا نام اور حال نہین لکھا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۳۱	۱۶۳	دعاء اثنا عشریہ مع دعاء الطوسی	ابو جعفر خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد بن حسن الطوسی المتوفی سنہ ۶۷۲ھ		قلمی	۹۷	

تقطیع کتابت مختلف ابتدائی حصہ مع جدول ½۴ × ½۲ - انچ - حصہ دوم مین مع جدول ۶ × ½۳ - انچ - اسیطرح سطور بھی یکسان نہین ہین - اِس مجلد مین دو حصے رکھے گئے ہین - پہلے حصہ مین پانچ سطور - دوسرے حصہ مین سات سطور ہین - حصہ اولین جدول طلائی و سُرخ و سبز و نیلگون سے مجدول ہی - اور سطور پر لپتہ نقرئی ہی - دوسرے حصہ مین صرف جدول طلائی و نیلگون ہی - خط نسخ مین نہایت خوشخطی سے کتابت کی گئی ہی - عصمت اللہ خان صاحب معروف بقاضی اِسکے کاتب ہین - کاغذ متن کشمیری - حاشیہ بادامی کاغذ کا ہے - پیوند کاری اور اثر کرم خفیف ہی -

اِس مجلد مین دو دعائین ہین - پہلی دعا دعائے اثنا عشریہ کے نام سے - دوسری دعا دعاء طوسی کے سات موسوم ہے - دعاء طوسی کے دوسرے قلمی نسخے جو دیکھے گئے ہین اُنکے اعتبار سے یہ دعا مختصر اور مختلف العبارت ہے - ابتداء دعا اول صفحہ ۲ - اللّٰھم انت الاول - ختم صفحہ ۵۸ تسلیماً کثیراً کثیرا - آغاز دعاء دوم صفحہ ۵۹ - اللّٰھم صل علی النبی الامی العربی - خاتمہ صفحہ ۹۶ - وآلہٖ اجمعین بحولن عصمت اللہ الی
محقق طوسی گیارہ جمادی الاول سنہ ۵۹۷ ہجری کو طوس مین پیدا ہوے - علوم عقلیہ مین فرید الدین داماد کے شاگرد ہین جنکو صدر الدین سرخسی سے تلمذ ہے اور سرخسی بھنیار کے شاگرد ہین - جو شیخ الرئیس کے تلامذہ سے ہے - علوم نقلیہ اپنے والد سے حاصل کئے - یہ سید فضل اللہ راوندی کے شاگرد ہین - محقق موصوف تمام علوم عقلیہ مین عموماً اور ریاضیات مین خصوصاً یکتائے زمانہ اور حکیم وقت تھے - ہلاکو خان کی مصاحبت مین بڑے اختصاص اور اعزاز کے ساتھ رہتے - مذہب اثنا عشریہ کے بڑے معین اور مقتدا مانے گئے ہین - مصنفات اُنکے کثیر ہین - چند کتب مشہور یہ ہین - تجرید علم کلام مین - تجرید علم منطق مین - اساس الاقتباس

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح اشارات - تحریر اقلیدس - مجسطی - زیج ایلخانی - رسالہ اسطرلاب - کتاب تذکرہ - جامع الحساب - شرح محصل - اخلاق ناصری - اوصاف الاشراف - رسالہ در بحث امامت وغیر ذلک سنہ ۶۷۲ ہجری مین پچہتر برس کی عمر مین ۱۸ ذی الحجہ چہ سو بہتر ہجری بغداد مین وفات پائی - اور کاظمین مین مدفون ہوے - کشف الظنون مین کتاب اشارات مولفہ شیخ بو علی سینا کے تحت مین سنہ ۶۰۹ ہجری سال وفات تحریر ہی - (قصص العلما فارسی)					
۱۹۹۴	۱۶۴	دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -	الشیخ الکامل ابی عبد اللہ محمد بن سلیمان بن ابی بکر الجزولی السملالی الشریف الحسنی المتوفی سنہ ۸۷۰ وقیل سنہ ۸۵۴ھ	•	قلمی سنہ ۱۱۰۸	۳۰۲	
		تقطیع کتابت مع جدول خرد ½۴ × ½۲ - انچہ - سطر ۹ - کاغذ کشمیری خط نسخ کشمیری مین نہایت خوشخطی سے لکہا ہی - پہلے دو صفحو پر لوح - دندان موش - بیل طلائی ہی - تمام کتاب پر تین جدول طلائی خرد - اوسط - کلان کہنچی ہوی ہین - کتابت سرخی وسیاہی سے - احسن اللہ خوشنویس نے کشمیر مین اسکو لکہا ہی - پوری کتاب مین پیوندکاری اور کرم کا اثر مطلقاً نہین ہی - ابتدائی صفحہ پر چہوٹی سی مہر چسپان ہی - جو صاف طور پر پڑہنے مین نہین آتی - اِس کتاب کے آخر مین دو رسالے اور بہی ہین جنکو مستقل جدول طلائی ولاجوردی سے لکہا ہے - پہلا رسالہ عربی عبارت مین ہی جسمین مؤلف رحمہ اللہ تعالی کا حال لکہا ہی - اِس رسالہ کے لکہنے والے نے اپنا نام نہین لکہا - دوسرا رسالہ تحفۃ الحجاج فارسی منظوم ہی جسمین مکہ معظمہ اور مدینہ مطہرہ کے حالات کلامی شاعر نے نظم کئے ہین - اور اِن دونون متبرک مقامون کے نقشے بہی بہت خوبی کے ساتہ کہچے ہوے ہین - اِس رسالہ کے آخر مین حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعل مبارک کی تصویر پورے صفحے پر طلا وغیرہ سے بنی ہوئی ہی -					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کی کیفیت اور مؤلف کی حالت نمبر ۱۵۶ پر لکھی گئی ہے۔					
۱۸۸۵	۱۶۵	تنبیہ الانام فی بیان علو مقام نبینا محمد علیہ افضل الصلوۃ وازکی السلام۔ النصف الاول	مولانا عبدالجلیل بن محمد بن احمد بن خطوم المراوی القیروانی		قلمی ۱۱۳۵ھ	۳۵۸	

تقطیع کتاب مع جدول ۵ × ½ ۳ - انچ۔ سطر ۱۹۔ خط نسخ کاغذ سفید دبلی۔ کتابت سرخی وسیاہی یوسف بن عبدالرحمن الساوی اسکے کاتب ہیں۔ تمام کتاب پر شنجرفی جدول۔ کرم کا اثر خفیف اور پیوند کاری قلیل ہے۔

مؤلف نے اس کتاب میں ایک لاکھ حدیث محذوفۃ الاسانید سے صلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع کیا ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ صلوۃ ہی کے اندر فضائل صلوۃ۔ فضائل محبت۔ حسب ونسب۔ اسمائے طاہرہ۔ صفات عالیہ۔ خصائص مختصہ۔ مناقب کاملہ۔ اخلاق شریفہ۔ شمائل لطیفہ۔ کیفیت معراج بیان معجزات۔ تذکرہ ولادت باسعادت جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انکے سوا اور بہت سے بیانات نہایت ایجاز اختصار کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ پوری کتاب بہت بڑی ہے۔ یہ نصف اول ہے۔ اس نصف میں عدد صلوۃ دو ہزار نوسو انتالیس (۲۹۳۹) سطور ہیں۔

مؤلف نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے۔ اس مختصر کا نام۔ تذکرۂ اہل الاسلام فی الصلوۃ علی خیر الانام رکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی زین سماء الاذکار بالصلوۃ علی النبی المختار صفحہ ۱۷۶۔ اللھم صل وسلم علے سیدنا و مولینا محمد وعلے آل سیدنا محمد ن الذی دعا الخلیقۃ عند خلق الارواح۔ خاتمہ صفحہ ۳۵۰۔ ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معاد صلے اللہ علیہ وسلم انتھی النصف الاول من کتاب تنبیہ الانام فی الصلوۃ علے النبی علیہ الصلوۃ والسلام۔

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر موجودات
مؤلف رحمہ اللہ کا سن وفات اور تفصیلی حالات دریافت نہیں ہوئے۔							
	۲۱۷	مطبوع		الشیخ الکامل ابی عبداللہ محمد بن سلیمان بن ابی بکر الجزولی السلالی الشریف الحسنی المتوفی ۸۷۰ھ وقیل ۸۵۴ھ	دلائل الخیرات مترجم	۱۹۶	۲۰۷۵
اس دعا کے متعدد نسخے اس سے قبل لکھے گئے ہیں۔ یہ نسخہ دو ترجموں کے ساتھ فارسی۔ اردو مترجم ہے۔ مترجم اسکے مولوی و حاجی محمد عبدالحق ہیں۔							
	۳۲	مطبوع ۱۳۰۹ھ فی المطبعۃ الخیریۃ		مولنا سید اسعد المدنی مفتی مدینہ منورہ المتوفی ۱۱۶۰ھ وغیر ذلک	مجموعۃ الکتاب السلسل متضمن للحزب المسمی بالسر المعلون والجوہر المکنون	۱۹۷	۲۵۱۶

اس مجموعہ میں چار نمبر ہیں۔ نمبر ا کتاب سلسل ہے۔ اس رسالہ میں مؤلف نے حزب السر المعدون کو مع فوائد و طریقہ خواندگی لکھا ہے۔ یہ حزب سید احمد الرفاعی متوفی ۵۷۸ھ ہجری کی طرف منسوب ہے۔ جو مؤلف کے اجداد فاسدہ میں ہیں۔ اسیوجہ سے پہلے اس کتاب میں مؤلف نے اپنا نسب پدری و مادری ذکر کیا ہے اور آخر میں سید صاحب موصوف کے حالات لکھے ہیں۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے سیدنا رسولنا ونبینا و مولینا محمد اعظم المرسلین۔

خاتمہ کتاب صفحہ ۲۹۔ ھذا الختم المبارک لمن خواننا المسلمین وصلے اللہ علے سیدنا محمد وعلے آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

مؤلف رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں ایک ہزار پچاس ہجری میں پیدا ہوئے۔ عالم باعمل اور فاضل اجل ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بڑے متقی اور پرہیزگار مشہور تھے - اکابر علما سے علم حاصل کیا اِنکے اساتذہ مین فقیہ مکی افندی اور قاضی مدینہ بھی ہین - اِنہین قاضی صاحب کی لڑکی سے نکاح بھی ہوا - حرم شریف نبوی مین مشغول تدریس رہتے - فتاوے نویسی کا کام بھی فرماتے تھے - اِسیوجہ سے مفتی مدینہ کہے جاتے ہین - علم فقہ اور معرفت وقائع اور تحریر اسئلہ و اجوبہ مین بڑی قدرت رکھتے - فتاوی الاسعدیہ اِنکی تالیفات مین ایک ضخیم کتاب ہے جسمین بہت سے فتاوے جمع کئے گئے ہین - بلاد حجاز مین یہ کتاب بہت مشہور و متداول ہے - اِس کتاب کے علاوہ کتب فقہ وغیرہ پر بہت سے مختلف حواشی اِنکے ہین - سال گیارہ سو سولہ ہجری مین مدینہ مطہرہ مین وفات پائی - (الروضۃ الندیہ فی تراجم سلسلۃ الطاہرۃ الاسعدیۃ)					
		الفجر الطالع فی ذکر السیف القاطع	العلامۃ الفاضل الشیخ محمد ابی الیمن مفتی الحنفیہ بحلب المحمیہ		مطبوع	۱۴	
		دوسرا نمبر ہے - اِس رسالہ مین السیف القاطع جسکا دوسرا نام السر المصون والدر المکنون بھی ہے مؤلفہ سید احمد محی الدین الحسینی الحسنی - مؤلف نے اِس حزب کے فوائد اور شروط خواندگی وغیرہ بہت بسط کے ساتھ لکھے ہین - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد امان الخائفین - خاتمہ صفحہ ۱۴ - ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین - مؤلف کا حال معلوم نہین ہوا -					
		الروضۃ الندیہ فی تراجم سلسلۃ السلالۃ الطاہرۃ الاسعدیۃ	العالم الجلیل مصطفی افندی رشدی الدمشقی بن اسماعیل افندی		مطبوع	۱۶	
		تیسرا نمبر ہے - جو فن تاریخ مین لکھا گیا -					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کشف النقاب عن انساب الاربعۃ الاقطاب	الامام العلامہ مولینا السید عبدالقادر بن محمد الطبری الحسینی المکی		مطبوع	۱۹	
چوتھا نمبر ہے۔ فن تاریخ مین لکھا گیا۔							
۲۷۳۷	۱۶۸	خزانۃ الصلوۃ	سید عطاء اللہ الحسینی الحصاری	در عہد شاہ عالم پادشاہ	قلمی	۲۲۰	

تقطیع کتابت مع جدول ½ ۶ × ۳ - انچ - سطر ۹ - خط نسخ خوشخط و نہایت پاکیزہ غالباً مؤلف نے خود لکھا ہے - کاغذ دیلی - کتاب کے پہلے دو صفحون پر لوح اور دندان موش اور تمام کتاب پر جدول طلائی ہر درود کے ختم پر گول آیت طلائی بنی ہوئی ہے - کتابت سرخی وسیاہی سے - تقریباً تمام اوراق کے حواشی پر پیوند کاری خفیف اور آب رسیدگی و کرم خوردگی کا اثر ہے -

اس کتاب مین مؤلف نے بہت سے درود مختصر و موجز عبارت مین کتب معتبرہ اور کلام ثقات سے مستنبط کر کے جمع کئے ہین - اور ہر درود کا آخر حروف تہجی کی ترتیب پر ردیف دار ہے -

شروع کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی قبل صلوۃ حبیبہ عن کل قائل - صفحہ ۸۹ - اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد بعدد امواج البحور - صفحہ ۲۰۵ - اللھم صل علی محمد و عمر الفاروق العادل -

خاتمہ کتاب صفحہ ۲۱۱ - اللھم اعنہ ووفقہ لما تحب وترضی بعفوک یا اکرم الاکرمین ویا ارحم الراحمین آمین -

کتاب کے ختم ہونے کے بعد تین ورقون پر خط نسخ معمولی مین دعاء استجابت تحریر ہے -

مؤلف شاہ عالم بادشاہ کے وقت مین تھے - انکی تفصیلی حالت کہین دیکھی نہین گئی -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰ ۲۹	۱۶۹	الصلوٰۃ الکبریٰ الشریفیہ المشہورۃ بالدلائل القادریہ	الغوث الاعظم محی الملۃ والدین سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلی المتوفی سنہ ۵۶۱ھ		مطبوع سنہ ۱۳۲۳ھ استانبول	۳۲	

اِس کتاب میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے متعدد درود شریف جو اپنے مؤلفہ ہین جمع فرمائے ہین

آغاز صفحہ ۲ - لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ - ختم واخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین -

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی نسبت جیل (بکسر جیم وسکون یائے تحتانی) کی طرف کیجاتی ہے جسکو جیلان وگیلان بھی کہتے ہین - تولد شریف اِسی مقام مین ۴۷۰ھ یا ۴۷۱ھ ہجری مین ہوا نسباً آپ اولاد امام المسلمین حضرت امام حسن بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہین -

کنیت آپکی ابو محمد ہے - والد بزرگوار کا نام نامی ابو صالح - اور والدہ شریفہ کا اسم مبارک ام الخیر فاطمہ بنت ابی عبد اللہ الصومعی ہے - اٹھارہ سال کی عمر مین ۴۸۸ھ ہجری مین بغداد تشریف لائے - اور وہان کے مشایخ - ائمہ اعلام امۃ - علماء سنت - اعیان دین سے ملاقات فرماکر تحصیل علوم کی طرف توجہ فرمائی پہلے قرآن عظیم کو روایت ودرایت وتجوید کے ساتھ پڑھا - پھر اعلام محدثین سے استماع حدیث اور جمیع علوم اصولاً - فروعاً - مذہباً - خلافاً تکمیل فرمائے - اور اِن علوم وفنون مین ایسا کمال پیدا کیا کہ جمیع علماء بغداد بلکہ کافہ علماء بلاد پر سبقت لے گئے حتی فاق الکل فی الکل وصار مرجع الجمیع فی الجمیع اسکے بعد حق جل وعلا نے اپنے فضل وکرم سے مرتبہ قطبیت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ عطا فرماکر آپکے کمالات کو مخلوق پر ظاہر فرمایا جس سے قبول عظیم اور عظمت تمام قلوب خاص وعام مین پیدا ہوگئی - اقطار ارض اور آفاق عالم سے فقہاً - علماً - صلحاً - فقراً - طلباً - آپکی طرف دوڑے اور حسب استعداد حضور کے در اقدس سے فیضیاب ہوئے - آپکے مناقب وکمالات لا تعد ولا تحصی ہین علاوہ کتب تواریخ وسیر کے علماء کرام نے

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مستقل ضخیم کتابین آپکے خوارق وکمالات مین لکھی ہین۔ من شاء التفصیل فلیرجع الی کتب القوم
جب عمر شریف نوے سال اور کئی مہینے کو پہنچی۔ ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ہجری مین اِس دارِ فانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرمایا۔ تاریخ وفات مین آٹھ سے سترہ تک اہل تواریخ گفتگو کرتے ہین۔
مزار پُرانوار اشرف البلاد بغداد شریف مین ہے۔
(تاریخ یافعی وغیرہ)</td></tr>
<tr><td>۲۶۵۵</td><td>۱۷۰</td><td>دلائل الحسنات فی حل المشکلات مع ترجمہ دیباچہ</td><td>الشیخ سید محمد معروف بابن مصطفی البرزنجی۔</td><td></td><td>مطبوع ۱۳۱۵ھ حیدرآباد دکن</td><td>۱۶
۴۴۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب مثل دلائل الخیرات ہے۔ سات احزاب پر منقسم ہے۔ ہر حزب جداگانہ اسم سے موسوم ہے۔ اِس مجموعہ مین درود شریف اس خوبی سے جمع کئے ہین کہ تمام اسماءِ حسنٰے۔ اسماءِ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزات۔ شمائل۔ فضائل۔ اوصاف۔ احکام۔ وغیرہ کو نہایت فصیح وبلیغ الفاظ مین درود شریف کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ ابتدا مین خطبہ کتاب کا ترجمہ و آداب خواندگی۔ فوائد احزاب وغیرہ اُردو مین مؤلفہ سید احمد برزنجی نبیرہ مؤلف۔ کتاب کے ساتھ شامل ہین۔
آغاز عبارتِ ترجمہ۔ صفحۂ اول۔ اِس فقیر مترجم کو حضراتِ ناظرین سے۔ خاتمہ عبارت ترجمہ وغیرہ صفحۂ ۱۴۔ آنرا کز آستانۂ او روے دل بتافت۔
شروع کتاب صفحۂ ۲۔ الحمد للہ الذی من علینا بحبیبہ الاکرم۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۴۸
برحمتك يا ارحم الراحمين۔
مؤلف زمانۂ حال کے مشائخین مین ہین۔ حالات منضبط انکے کہین دیکھے نہین گئے۔</td></tr>
<tr><td>۲۷۸۴</td><td>۱۷۱</td><td>رسالہ فی اسماء اللہ تعالےٰ</td><td>لم یصرح الجامع باسمہ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۱/۲ ۵ × ۱/۲ ۴ انچہ۔ خط نسخ۔ کاغذ دہلی۔ سطر ۹۔ کتابت سیاہی و سرخی سے</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کاتب کا نام تحریر نہین۔ اوراق کرم خوردہ و پیوندکار ہین۔
اس مختصر رسالہ مین مؤلف نے اسمائے حسنے باری تعالے عزاسمہ وغیر اسمائے حسنٰے۔ جو زیادہ مشہور نہین ہین جمع کئے ہین۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللھم صل علے محمد وعلے آل محمد وبارك وسلم علیہم۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۔ یا نعم المولی و نعم النصیر۔ برحمتك یا ارحم الراحمین۔
مؤلف نے اپنا نام نہین لکھا۔</td></tr>
<tr><td>۲۷۸۵</td><td>۱۷۲</td><td>مجموعہ شرح نظم دمیاطی</td><td>مولنا ابوالعباس احمد بن عیسی برنوسی نسباً الفاسی منشاءً اشتہر بزروق</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۲۴۷ھ</td><td>۱۵۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½ + ۳¼ انچہ۔ سطر ۱۳۔ کاغذ دیلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب نے اپنا نام نہین لکھا۔ تمام اوراق پر پیوندکاری اور کرم کا اثر ہے۔
اس مجموعہ مین تین نمبر ہین نمبر ۱ شرح نظم دمیاطی۔ مولینا نورالدین سمے بہ دمیاطی نے اسمائے حسنے حق جل وعلا کو نظم کیا ہے شارح رحمہ اللہ نے اِن ابیات کے جنمین اسمائے حسنے منظوم ہین صرف فوائد وخاصیات لکھے ہین۔ شرح معانی و تنقیح الفاظ سے کچھ بحث نہین کی۔ خطبہ سے پہلے کچھ عبارت ہے جسکا آغاز یہ ہے۔ قال الشیخ الفقیہ الامام العالم العارف الفاضل العامل الے قول وارضاہ آمین۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم التواب۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۳۔ علیہ صلوۃ اللہ ثم سلامہ۔ ورضوانہ والاٰل مادمت باقیا۔ صفحہ ۲۳ کے بعد کتاب ٹھیک نہین معلوم ہوتی اور مضمون بہی چسپان نہین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان سے کچہ اوراق گئے ہوئے ہین۔ ناظم رحمہ اللہ اور شارح علام کے حالات تفصیلی دریافت نہین ہوئے۔ عجب نہین کہ ناظم دمیاطی مصری ہوویں۔ جنکا نام محمد بن یوسف ہے حنفی مذہب رکھتے تھے اور بہت</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">بڑے مفتی مانے جاتے تھے۔ سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین مصر مین انکی وفات ہوئی ہے۔ خلاصۃ الاثر مین انکے حالات قلمبند کئے ہین۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>مجموعۂ ادعیہ</td><td>لم یصرح المؤلف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td>،</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">نمبر ۲ ہے۔ اس کتاب مین دعائین بطریق مناجات حرف الف سے حرف مین تک ترتیباً وردیفاً مذکور ہین۔ آغاز صفحہ ۳۸۔ دعاء حرف الالف الٰھی اسئلک مبدء الاسماء وبیدک ملکوت الارض والسماء۔ خاتمہ صفحۂ ۹۲۔ انک المغنی المجید ذو الغنی الحمید۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>مائۃ الفوائد۔ ناقص</td><td>لم یصرح المؤلف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ تیسرا نمبر ہے۔ یہ کتاب آخر سے ناقص ہے منجملہ ایکسو فوائد کے صرف تیئس مذکور ہین۔ مؤلف نے اس کتاب مین فضائل بسم اللہ۔ سورۂ فاتحہ۔ سورۂ یٰس۔ سورۂ ملک وغیرہم۔ اسکے علاوہ کچھ اعمال بھی لکھے ہین۔ آغاز صفحہ ۱۰۰۔ الحمد للہ رب العالمین المستحق بجمیع محامدہ۔ خاتمہ ۱۵۰۔ وھو السمیع العلیم وما ینفع۔ اس عبارت کے آگے فقرہ بوجہ پیوندکاری نہین پڑھا جاسکتا۔</td></tr>
<tr><td>۳۸۴۹</td><td>۱۴۳</td><td>مجموعۂ منافع سور القرآن</td><td>لم یصرح المؤلف باسمہ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۹۹۹ھ</td><td>۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۵ × ۱۰ انچہ۔ سطر ۱۲۔ کاغذ دیسی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے خط نسخ و نستعلیق کاتب کا نام تحریر نہین۔ کرم خوردہ اور پیوندکار زیادہ ہے۔
اس مجلد مین دو نمبر ہین۔ نمبر ۱۔ منافع سور القرآن۔ اس مین تمام سور قرآن کے ابتدا سے آخر تک منافع اور خاصیات اور طریقۂ خواندگی لکھے ہین۔
خطبہ مین لکھتے ہین کہ کتاب مجموع الرائق کا یہ ایک شعبہ ہے جو صرف پہلے باب پر مشتمل ہے۔ اس مین منافع قرآن کریم اور روحی عظیم لکھے ہین۔ مجموع الرائق کا پتہ نہین چلا کہ کس شخص کی تصنیف ہے۔ اور باب اول کے علاوہ باقی ابواب مین کس قسم کے مضامین ہین۔ شروع صفحہ ۲۔ الحمد للہ خالق</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الامم وباری النسم و مظہر الوجود من العدم۔ عبارت ختم صفحہ ۱۲ - وردت بہ الاخبار ونطق بصحۃ ذلک القرآن الحمید۔ آخر کتاب مین یہ عبارت تحریر ہے۔ تمت فی ظہیرۃ یوم الاحد ۱۷ رمضان کسر الشیطان سنۃ ۹۹۹ بشزاده۔ ظاہراً یہ تاریخ کتابت ہی سنہ ۹۹۹ھ کے بعد جو لفظ (بشزاده) تحریر ہے سمجھ مین نہین آتا۔					
		رسالۃ الفعل والانفعال	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ		قلمی		
		نمبر ۲ ہے۔ فن حکمت مین لکھا گیا۔ اس کتاب کے چند نسخے اور بھی فن حکمت مین موجود ہین۔					
۴۳۳۶	۱۷۴	شفاء الاسقام آلالام بتکفیر ماتقدم وما تاخر من الذنوب والآثام مع بلوغ المقصود والمرام	العالم الاعظم ابی عبد اللہ محمد بن شیخ الاسلام ابی الفضل سید جعفر الکتانی الحسنی		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۵ھ	۶۴ ۵۲	
		یہ دونون کتابین ایک ہی مجلد مین ایک ہی مؤلف کی تالیف ہین۔ پہلی کتاب مین منافع طرق۔ اوقات استغفار کے بیان کئے گئے ہین۔ دوسری کتاب مین قبائح ایسی اشیا کے مذکور ہین جنسے ملائکہ کرام نفرت کرتے ہین۔ انسے اجتناب اور احتراز کو بتلایا گیا ہی۔ دونون کتابون کا ماخذ حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلام ائمہ کبار ہی۔ شروع کتاب اول صفحہ ۲ الحمد للہ الذی لا یعفو عن ذنوب العصاۃ من عبیدہ سواہ۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۶۴ والحمد للہ رب العالمین بحمد اللہ وحسن عونہ وتوفیقہ۔ آغاز کتاب دوم صفحہ ۲۔ الحمد للہ المنزہ عن الجسم والصورۃ والمثال۔ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۵۲۔ آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مؤلف نئے طبقہ کے لوگون مین ہین۔ انکے حالات منضبط کہین دیکھے نہین گئے۔					
۴۸۳۱	۱۷۵	الصحیفۃ الکاملہ مترجم ترجمہ فارسی	حضرت زین العابدین سید الساجدین امام علی بن الحسین رضی اللہ عنہما الشہید سنہ ۹۴ھ		قلمی	۳۴۶	

تقطیع کتابت مع جدول ۴½×۳+۲ - انچہ - سطر ۱۰ - خط نسخ خوشخط - کاغذ کشمیری - پہلے اور دوسرے صفحہ پر لوح - بیل - دندان موشش - تمام اوراق پر جدول طلائی ہے - متن سیاہی وسفیدہ - ترجمہ سرخی سے لکھا ہے - کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہین - اوراق کرم کے اثر سے محفوظ ہین - بعض بعض جگہ رقعہ دوزی ہوئی ہے -

کتاب کی کیفیت اور امام چہارم رضی اللہ عنہ کا ترجمہ نمبر ۱۵۷ کے تحت مین لکھا گیا - اِس نسخہ کے آخر مین سابق نسخہ سے کچھ عبارت زیادہ ہے - آغاز صفحہ ۲ - حدثنا السید الاجل نجم الدین بہاء الشرف خاتمہ صفحہ ۳۴۶ - ما انت اھلہ وتذکرما نرید -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۲۸	۱۷۶	الصحیفۃ الثانیۃ السجادیہ	مولٰنا محمد بن الحسن بن علی بن محمد المعروف بالحر العاملی المتوفی سنہ ۱۱۰۴ھ	سنہ ۱۰۵۳ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۳۲۲	

ایک قلمی نسخہ اس دعا کا نمبر ۱۵۵ پر مع کیفیت کتاب و حالات مؤلف لکھا گیا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۱۵	۱۷۷	الصحیفۃ المحمدیۃ التحفۃ الاحمدیہ	مولٰنا ابراہیم بن محسن الکاشانی		مطبوع	۱۸۲	

اِس کتاب مین ادعیہ ماثورہ کو جنکا تعلق اوقات مخصوصہ سے ہے یا بلا قید وقت ہین جمع کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی نور بنور قدرتہ ارجاء افضیۃ الامکان ختم صفحہ ۱۷۶ - ولا قبال علی اللہ تعالٰی عن صدق -

مؤلف کی حالت معلوم نہین ہوئی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۰۴	۱۶۸	افضل الصلوٰۃ علے سید السادات	الفاضل الکامل الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رئیس محکمۂ حقوق بیروت		مطبوعہ مصر	۲۷۸	

اس کتاب مین متعدد درود اور مختلف صلوٰۃ جمع کئے گئے ہین۔ جامعین کی تفصیل اور ہر صلوٰۃ کی فضیلت کا بھی ذکر ہے۔ کتاب کی تقسیم دو قسمون اور ایک خاتمہ پر کی گئی ہے۔ قسم اول مین فضائل و فوائد صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ دوسری قسم مین نثر درود شریف مختلف الفاظ و عبارات سے جمع کئے ہین۔ آخری درود وہ ہے جو سید سلطان المشائخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ خاتمہ مین سات قصائد لکھے ہین۔

ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین حمداً یقترن بحکمۃ البالغۃ۔

مؤلف رحمہ اللہ اسی زمانہ کے فضلاء مین ہین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۷۴	۱۶۹	جالبۃ الارب فی نظم جالیۃ الکرب	لم یصرح المؤلف باسمہ		مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۳۰۰ھ	۴۴	

منظوم کتاب ہے۔ اسماء شہداء بدر و احد کو حروف ہجا کی ترتیب پر نظم کیا ہے۔ ان اسماء مبارک کو درود وظائف کے طور پر حاجت برآری کے واسطے پڑھا جاتا ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ باسم المہیمن ابتدی املائی

حضرت مؤلف نے کتاب مین اپنے نام کی تصریح نہین کی ہے۔

۳۱۶

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۹۲۹ فہرست اول فن فقہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٨٩٩٥	٦٢٩	فتح الرحمن	محمد ابو زیاد الوضاحی		قلمی	١٦	

تقطیع کتابت ۲/۱-۶×۲/۱-۳ انچہ۔ سطر ۱۵۔ نہایت کچے خط میں نسخ کے طور پر کسی بتدی طالبعلم نے لکھا ہے جو غالباً ولایتی ہے۔ رسم خط بھی جا بجا غلط ہے۔ عبارت کے ربط وضبط اور قرینے سے پڑھا جاتا ہے۔ کاتب اپنا نام محمد بن علوان لکھتا ہے۔ کاغذ انگریزی ہے۔ کتابت بالکل سیاہی سے کی گئی ہے۔ کہیں پیوندکاری اور کرم کا اثر نہیں دیکھا گیا۔ اوراق پر روغن وغیرہ کے داغ ہیں مختصر رسالہ ہے۔ مذہب شافعی کے موافق ضروریات ایمان واسلام۔ مسائل طہارت نماز کا ذکر۔ حج کا بیان۔ نہایت اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ کتاب کا آغاز اس عبارت سے کیا گیا ہے الحمد لله الملك العلام والصلوة والسلام على سيدنا محمد افضل الانام۔ خاتمہ کی عبارت یہ ہے۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا مبارکا طيبا الى يوم الدين۔

مولف نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتاب کے ابتدائی صفحہ پر کتاب کا نام فتح الرحمن اور مولف کا اسم۔ محمد ابو زیاد الوضاحی لکھا ہوا ہے۔ ان بزرگوار کی تحقیق نہیں ہوئی۔

صفوۃ الزبد۔ فقہ شافعی میں ایک منظوم کتاب ہے اس کے شارح شیخ جمال الدین محمد بن الوضاحی الزیدی ہیں۔ عجب نہیں کہ اس رسالہ کے مولف بھی یہی شخص ہوں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٨٨٨٨	٦٣٠	نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمن	مولوی عبد الحلیم بن مولوی امین اللہ فرنگی محلی المتوفی سنہ ١٢٨٥ھ	سنہ ١٢٧٩ھ	مطبوع علوی علی بخش خاں سنہ ١٢٨٣ھ	٣٦	

اس کتاب میں زیارۃ قبور کے آداب۔ احکام۔ مناہی ومناسب امور۔ زیارت قبور کے واسطے سفر کرنے کا جواز وعدم جواز۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کی نسبت استحباب ووجوب کا بیان حضور سے استمداد کا حکم۔ اس کے علاوہ۔ بقیع۔ مسجد قبا۔ جبل احد۔ دیگر مساجد وآبار مدینۂ مطہرہ کا حال۔ حرمین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

محترمین نا دہما اللہ شرفاً و تکریماً کی فضیلت کا ذکر۔ کتاب کو ایک مقدمہ۔ دو تنویر۔ خاتمہ پر مرتب کیا ہے۔ مؤلف نے سفر حج کے زمانے میں مکہ معظمہ میں اس کتاب کو تالیف کیا۔

مولف رحمہ اللہ لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ علماء فرنگی محلی میں مستند مانے گئے ہیں۔ سلسلۂ نسب آپ کا چند واسطوں سے ملا قطب الدین شہید سہالوی سے ملتا ہے۔ گیارہویں شعبان بارہ سو اڑتالیس ہجری۔ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ پہلے قرآن شریف حفظ کیا۔ دس سال کی عمر میں حفظ قرآن سے فراغت پاکر علوم درسیہ عربیہ کی طرف متوجہ ہوئے اپنے والد ماجد اور مفتی ظہور اللہ۔ مفتی محمد اصغر۔ مولوی نعمت اللہ۔ مفتی یوسف سے جو مشاہیر علماء فرنگی محلی ہیں۔ علوم درسیہ متداولہ کا اکتساب کیا۔ سولہ برس کی عمر میں جملہ علوم سے فارغ ہو کر تدریس و افادۂ طلباء میں مشغول ہوئے۔

کچھ زمانے تک شہر باندا اور جونپور میں بھی مدرس رہے۔ مولوی عبد الوالی قادری فرنگی محلی سے شرف بیعت حاصل کیا۔ سنہ ۱۲۷۷ھ ہجری میں حیدر آباد تشریف لے گئے۔ تراب علی خاں سالار جنگ مدار المہام نے مدرسۂ نظامیہ میں مدرس اعلیٰ مقرر کیا۔

سنہ ۱۲۷۹ھ ہجری میں۔ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور وہاں کے اکابرین علماء و مشائخ سے مستفید ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد جب حیدر آباد قیام کا اتفاق ہوا۔ تو انصرام حکومت عدالت نظامیہ کا کام آپ کی سپردگی میں رہا۔ تصنیف و تالیف کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ شروح و حواشی کے علاوہ مستقل کتب مصنفہ بھی زیادہ ہیں۔

منجملہ اُن کے چند مصنفات مشہورہ یہ ہیں۔ القول الاسلم حاشیہ شرح سلم ملا حسن۔ کشف المکتوم فی حاشیہ بحر العلوم۔ القول المحیط فیما یتعلق بالجعل المولف والبسیط۔ الایضاحات لمبحث المختلطات۔ کشف الاشتباہ۔ فی شرح السلم لحمد اللہ۔ البیان العجیب فی شرح ضابطۃ التہذیب۔ کاشف الظلمۃ فی اقسام الحکمۃ۔ نظم الدرر فی سلک شق القمر۔ نور الایمان فی آثار حبیب الرحمن۔ غایۃ الکلام فی بیان الحلال والحرام۔ خیر الکلام فی مسائل الصیام۔ حاشیہ نفیسی۔ عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس والحریر۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		القول الحسن فیما یتعلق بالنوازل والسنن۔ ۱۹ر شعبان دوشنبہ کے روز بارہ سو پچاسی ہجری میں مرض سل سے حیدرآباد میں انتقال فرمایا۔ اور موافق وصیت کے شاہ یوسف قادری کی قبر کے پائیں میں مدفون ہوئے۔ تذکرۂ علماء ہند					
۱۱۹۳	۶۳۱	زجر المعاند فی فرش السجاجید فی المساجد	السید یحییٰ بن السید محمد میره المؤذن الحنفی	سنہ ۱۲۲۳ھ ۱۷ ربیع الاول	سنہ ۱۲۷۹ھ قلمی	۱۶	
		تقطیع کتابت ۴½ × ۶ ½ ۳ انچ۔ کتابت کے جانب عرض میں مقدار انگلی دیتی ہی۔ ظاہرا تحریر بلا مسطر کی گئی ہی۔ سطر ۱۲۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی سے ابواب و مطالب جدیدہ پر سرخی سے خطوط کھنچے ہوئے ہیں کاتب کا نام تحریر نہیں اوراق پر فی الجملہ کرم خوردگی کا اثر ہی۔ مختصر رسالہ ہی اس امر کی ممانعت میں کہ مساجد میں لوگ نماز سے پیشتر جانماز و کپڑا بچھا کر اپنے واسطے جگہ متعین کرلیتے ہیں۔ ایک مقدمہ اور دو بابوں پر رسالہ منقسم ہی۔ عبارت آغاز یہ ہی۔ الحمد لله الذی انقذنا من الجهل و الضلال ومنّ علینا بتعلم الحرام والحلال خاتمہ کتاب وآله الکرام واصحابه الفخام قال مؤلفها فرغت من تبییضها یوم الخمیس سابع عشر ربیع الاول النفیس عام الثالث والعشرین بعد المائتین والالف من هجرة من له العز والشرف۔ مولف تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ ان کے حالات منضبط کہیں دیکھے نہیں گئے۔					
۱۱۷۸	۶۳۲	کتاب الدقائق مع رسالہ فی علم الکلام	الامام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی المتوفی سنہ ۶۷۶ھ		سنہ ۱۰۰۲ھ قلمی	۴۰	
		تقطیع کتابت ۶ × ۴½ ۴ انچ۔ سطر ۱۷۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ شیخ محمد بن شیخ احمد نے کتابت کی ہی۔ کرم خوردگی و رقعہ دوزی سے کتاب محفوظ ہی۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							کتاب المحرر فقہ شافعی میں امام رافعی متوفی ٦٢٣ھ ہجری کی تالیف ہے۔ امام نووی نے اُس کا اختصار کیا ہے۔ اور منہاج الطالبین کے ساتھ مختصر کو موسوم کیا ہے جو مصر میں مع شرح طبع ہو چکی ہے اور اس کتاب خانہ میں موجود ہے۔ کتاب منہاج میں مولف نے بعض کلمات میں کتاب محرر سے عدول کر کے اُن کی جگہ دوسرے الفاظ رکھے ہیں جو کسی قدر غیر ظاہر المعنی اور دقیق ہیں اُن الفاظ کی تشریح اور اس امر کی تنبیہ کی غرض سے کہ محرر کے الفاظ کی جگہ یہ کلمات کیوں لائے گئے ایک حصہ علحدہ قائم کیا جس کا نام کتاب الدقائق یا دقائق المنہاج ہے۔ منہاج کے خطبہ میں لکھتے ہیں:۔ وقد شرعت فی جزء لطیف علی صورۃ الشرح لدقائق هذا المختصر ومقصودی به التنبیه علی الحکمة فی العدول عن عبارۃ المحرر۔ رہا یہ امر کہ اس حصے کا نام کتاب الدقائق یا دقائق المنہاج ہے اس کی تصریح یہ ہے کہ فہرست کتب خانہ خدیویہ مصریہ میں کتاب المنہاج کے تحت میں لکھتے ہیں۔ ویلیها کتاب الدقائق للامام النووی المذکور وهو شرح الدقائق للمنهاج کشف الظنون میں ہے دقائق المنہاج یاتی فی المیم۔ اس صورت میں اس کا نام شرح دقائق المنہاج قرار دینا جیسا کہ اس نسخے کے اوّل میں کسی نے لکھا ہے۔ (کتاب شرح دقائق المنہاج) غیر مناسب ہے۔ اس مختصر رسالہ میں تحقیق الفاظ وغیرہ صرف کتاب الخراج تک کی گئی ہے۔ عبارت آغاز الحمد لله رب العالمین اللهم صل علی محمد الخ صفو ۱۱۔ قوله فتحه علیه ای تلقینه اذا وقفت قراته خاتمہ کتاب فلفظه اعانه زیادۃ له والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب وهو حسبنا ونعم الوکیل والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلی آله وازواجه واصحابه اجمعین والحمد لله رب العالمین ووافق الفراغ من کتابته فی یوم الخمیس فی ثمانیه من شهر رجب سنة اثنین وثمانین والف من الهجرۃ النبویة علی ید الفقیر الحقیر المقر بالذنب والتقصیر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		راجی غفوربہ القدیر وشفاعۃ نبیہ البشیر النذیر الشیخ محمد لی قولہ یارب العالمین۔ ایک دوسرا نسخہ قلمی اس کتاب کا نمبر ۲۶ فن فقہ میں درج ہے۔ امام نودی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۳۵م تحت کتاب شرح اربعین نودی لکھا گیا۔					
		رسالہ فی الکلام	لم یصرح المولف	سنہ [illegible]ھ			فن کلام میں لکھا گیا
۱۱۴۹	۶۳۳	ایضاح الفوائد فی شرح اشکالات القواعد الجزء الاول	باسمہ الشیخ فخر الدین محمد بن الحسن بن یوسف بن علی بن المطہر الحلی المتوفی سنہ [illegible]ھ		قلمی	۳۸۲	
		تقطیع کتابت ۸ × ۴ انچ۔ سطر ۲۳۔ خط نسخ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ موسیٰ بن حسن نے بلدۂ حیدرآباد میں لکھا ہے۔ تمام اوراق پر اول سے آخر تک کرمخوردگی کا بہت بڑا اثر ہے۔ جا بجا پوست آہو وغیرہ سے پیوند کاری کی گئی ہے۔ جس سے تمام صفحاتِ کتاب میں کہیں کم کہیں زیادہ عبارت میں نقصان آگیا ہے جو پڑھنے میں نہیں آتی یا بدقت د دشواری کچھ پڑھی جاسکتی ہے۔ صفحہ ۹ اور صفحہ ۱۰ کا تقریباً ثلث صفحہ پیوند کاری کی وجہ سے ازکار رفتہ ہے۔ بعض بعض اوراق دریدہ بھی ہیں۔ ابتدائی صفحہ پر چھوٹی بڑی چند مہریں ثبت ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک مہر کتب خانۂ سلیمان جاہ کی ہے۔ اِسی صفحہ پر متعدد عبارتیں مختلف القلم اور مختلف المضامین تحریر ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب بہت سے کتاب خانوں میں رہ چکی ہے۔ قواعد الاحکام فی معرفۃ الحلال والحرام کی شرح ہے جو شارح علام کے والد ماجد کی تصنیف ہے اور تمام مسائل فقہیہ امامیہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مشتمل ہے۔ شارح نے خطبہ کتاب کی علحدہ شرح لکھی ہے۔ اس کتاب میں کتاب الطہارۃ سے شرح لکھنا شروع کیا ہے دو جز پر کتاب کی تقسیم ہے۔ یہ پہلا جز ہے کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا کے ختم تک۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله ذی العزۃ والبقاء والقدرۃ والعلاء والمجد والکبریاء صفحہ ۷۰ المقصد الثالث فیما یستحب فیها الزکوۃ قال دام ظله الاول مال التجارۃ علی رای صفحہ ۱۹۵ المقصد الخامس فی الصلح قال دام ظله ولو صالح علی عین باخری فی الربویات نفی الحاقه بالبیع نظر۔ خاتمہ کتاب ورق ۱۹۱ صفحہ اول ذلك الفضل من الله وکفی به فرغ من تسویده العبد الفقیر الی الله تعالی محمد بن الحسن بن یوسف بن علی بن مطهر فی یوم عید الفطر سنہ ۷۲۳ھ الهلالیہ بخطه وکتب هذا الکتاب فی سنة علی ید الفقیر المحتاج الی الله الغنی موسی بن حسین بن زید بن علی الاحیانی فی البلد المحروسة حیدرآباد وصلی الله تعالی علی سیدنا محمد وآله الطیبین الطاهرین۔					
۱۱۲۹	۶۲۴	ایضاح الفوائد فی شرح اشکالات القواعد الجزء الثانی مع الرسالہ	الشیخ فخر الدین محمد بن الحسن بن یوسف بن علی بن المطہر الحلی المتوفی سنہ ۷۷۱ھ	سنہ ۷۲۳ھ	سنہ ۱۰۸۸ھ قلمی	۵۶۸	
		اس جلد کے ابتدائی صفحہ پر محمد بہاء الدین نام کی مہر اور آخر صفحہ پر امجد علی بادشاہ اور واجد علی شاہ کے خادمولہ کی مہریں ثبت ہیں۔ اس جلد میں پہلی جلد کی نسبت پیوندکاری کسی قدر کم ہے۔ دریدگی اوراق بھی نہیں۔ باقی امورات میں جلد اوّل کے مساوی ہے۔ اس جلد کے آخر میں عشری زمین کے متعلق مسئلہ کی تحقیق علی بن احمد بن ہلال الکرکی نے کی ہے جس کو رسالہ کی صورت میں لکھا ہے۔ یہ رسالہ تقریباً ساڑھے پانچ صفحوں پر ہے۔ یہ دوسرا جزو ہے۔ مختصر خطبے کے بعد کتاب النکاح سے شروع کیا ہے اور فصل کیفیة التوزیع کے ختم پر					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جو خاتمہ کتاب ہی ختم کر دیا ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ توکّلتُ عَلَی اللّٰہِ وفوّضتُ امری الی اللّٰہ وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکّلت وَالیہ انیب صفحہ ۔ الباب الثانی فی العقد وفیہ فصلان الاول فی ارکانہ مقدمتہ صفحہ ۱۱۵ الاوّل فی النّکاح وفیہ مطالب الاوّل فی الشّرائط۔ خاتمۂ کتاب صفحہ ۲۰۰ وقد اتفق الفراغ من تمام المجلد الاخیر من مشکلات القواعد علی ید اضعف خلق موسیٰ بن حسن بن زید بن علی بن عبد اللّٰہ الاحیائی وصلی اللّٰہ علی سیّدنا محمّد و آلہ الطیبین الطاهرین المعصومین نهار الخامس والعشرین شهر جمادی الاول سنہ ابتداء عبارت رسالہ صفحہ ۲۰۰ الحمد لمفضل عم افضالہ مولف رحمہ اللہ شیعی مذہب کے بہت بڑے فاضل اور متقدر شخص ہیں ثقاہت اور فقاہت میں مشاہیر میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اکثر مسائل میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد کتابیں ان کی مصنفہ ہیں۔ ارشاد المسترشدین۔ الکافیۃ الوافیہ فی الکلام۔ ایضاح الفوائد۔ شرح خطبۃ القواعد۔ پچیس جمادی الثانی سنہ مذکورۃ الصدر میں وفات پائی۔ امل الآمل للشیخ الحرّ العاملی) یہ کتاب اپنے والد کے حکم سے لکھی ہی (ضمیمہ فہرست کتب عربی مولفہ ریو صفحہ ۲۱۲						
۵۹۶۴	۶۳۵	مثیر العزام الساکن الی اشرف الاماکن	الشیخ ابی الفرج عبد الرحمن بن محمد بن علی الجوزی المتوفی سنہ ۵۹۷ھ	سنہ ۵۵۳ھ	سنہ ۱۱۱۵ھ قلمی	۲۷۸	
		تقطیع کتابت طولاً و عرضاً مختلف۔ طولاً کہیں چھ انچ۔ کہیں چھ اور پانچ کے درمیان اسی طرح عرضاً کہیں تین انچ کہیں اس سے کم وبیش۔ سطریں بھی صفحات میں کہیں تیئس کہیں چوبیس کہیں پچیس ہیں۔ غالباً کتابت بلا مسطر						

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							کی گئی ہے۔ خط اور کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ سلامتہ بن علی نے مدینہ مطہرہ میں کتابت کی ہے پوری کتاب پیوندکاری اور اثرکرم سے محفوظ ہے۔ بعض اوراق پرآب رسیدگی کا اثر ہے۔ مولف رحمۃ اللہ نے عشرہ ثانی رمضان المبارک ۵۵۳ھ ہجری میں اس کتاب کا مسودہ کیا۔ اتفاقاً اسی سال سفر حج پیش ہوگیا جب زیارت حرمین محترمین سے واپس آئے تو مسودہ کوکتاب کی صورت میں لائے اس کتاب میں مناسک حج کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ جن مسائل میں مجتہدین اربعہ کا اختلاف ہے اُس کو بھی ظاہر کردیا ہے۔ مناسک حج کے علاوہ مکۂ مکرمہ اور مدینۂ مطہرہ کے حالات اور ان دونوں مکانوں کے اماکن متبرکہ کا ذکر تفصیل اور لسبط کے ساتھ کیا ہے۔ بعض موقع پر عربی اشعار بھی لائے ہیں۔ ایکسو چھیاسٹھ ابواب پرکتاب کو تقسیم کیا ہے۔ اس کتاب کا طرز بیان فقہا کے انداز پر نہیں ہے۔ بلکہ محدثین کی روش ملحوظ رکھی گئی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انشاء فاحسن الانشاء قدم بالاجتباء ماشاء صفحہ ۲۶ باب ما یصنع اذا اراد الخروج من منزله اذا اراد الخروج صلی رکعتین فی منزله ثمّ یقول اللهم هذا دینی واهلی ومالی ودیعة عندك۔ صفحہ ۱۱۲ باب بیان آنّ اهل مكه اهل الله عزّ وجل لما استعمل رسول الله صلی الله علیه وسلم عتاب بن اُسید علی مکة قال یا عتاب اتدری علی من استعملتك علی اهل الله تعالیٰ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۸۲ اخر الکتاب والحمد لله العزیز الوهاب وصلّی الله علی المصطفیٰ عدد ومدد والتراب الّف هذا الکتاب فی العشر الاوسط من رمضان من سنة ثلاث وخمسین وخمسمائة ثمّ قدّر لمؤلفه الحجّ فی تلك السنة فلما عاد کتب نسخة الاصل وکان الفراغ من هذه النسخة الکریمه بعد ظهر خامس شهر جمادی الثانی من سنة خمسه عشر ومائة والف بالمدینة المنوّرة بخطّ الفقیر سلامة بن علی العصوی للاخ فی الله شیخ ابراهیم الفروجی غفر الله

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لکاتبها وما لکها وقاریها ولمن دعا لهم بالمغفرة ولوالدیهم والمسلمین اجمعین وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی اٰله وصحبه وسلم۔ مولف رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۲ میں کتاب اخبار اہل الرسوخ فی الفقہ والتحدیث کے ذیل میں لکھا گیا ہی۔					
۱۲۹۸	۶۳۶	مختصر الوقایہ کامل	صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعۃ الاکبر احمد المحبوبی المتوفی سنہ ۷۴۷ھ		قلمی	۴۰۶	
		تقطیع کتابت مع جدول ۲/۱ ۴ × ۲/۱ ۲-۱۰ انچ۔ سطر ۹۔ خط نسخ خوشخط کاغذ کشمیری صفحہ اول پر قدرے۔ لوح طلائی۔ تمام کتاب پر افشاں اور جدول طلائی کے علاوہ سرخ و نیلگوں جدول بھی ہی۔ ابواب وغیرہ سرخی باقی کتاب سیاہی سے لکھی ہوئی ہی کہیں کہیں حاشیہ بھی پختہ اور خام خط میں لکھا ہوا ہی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پیوندکاری قلیل اور کرم کا اثر بہت خفیف ہی۔ کاتب کی کم استعدادی کی وجہ سے عبارت کتاب میں اکثر غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ وقایۃ الروایہ کا مختصر ہی جو مولف کے دادا کی تالیف ہی۔ مولف نے وقایۃ الروایہ کی مبسوط شرح بھی لکھی ہی جو مشہور و متداول ہی۔ یہ پوری کتاب ہی۔ عبادات۔ معاملات۔ دونوں حصوں پر مشتمل ہی۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد لله رافع اعلام الشریعة الغراء صفحہ ۲۱۴ کتاب الشفعة هی تملك العقار علی مشتریه جبرًا بمثل ثمنه صفحہ ۲۵۰					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب الجہاد ھو فرض عین ان ہجم الکفار فتخرج المرأۃ والعبد بلا إذن۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۰۵۔ ھی اٰل تجری واکل فی الاختیار والا ضطرار واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔
مولف رحمہ اللہ متفق علیہ امام فن ہیں۔ قوانین شرعیہ کے حافظ اور تمام علوم عقلیہ ونقلیہ میں ماہر ہیں۔ بہت بڑے فقیہ۔ اُصولی۔ محدث۔ مفسر۔ نحوی۔ لغوی۔ ادیب مانے گئے ہیں۔ اباً عن جدٍ علم کا سلسلہ ان کے خاندان میں چلا آیا ہے۔ نسباً حضرت عبادۃ بن الصامت انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں ہیں۔ محبوب بن الولید بن عبادہ ان کے اجداد میں ہیں۔ اسی سبب سے محبوبی کہے جاتے ہیں۔ صدر الشریعہ ان کے دادا کے والد کا بھی لقب ہے مگر وہ صدر الشریعہ اوّل یا اکبر کہے جاتے ہیں اور یہ ثانی یا اصغر۔ اپنے دادا تاج الشریعہ سے کسب علوم وفنون کیا اور اُن کے مولفات پر شروح اور حواشی بھی لکھے۔ وقایۃ الروایۃ تاج الشریعہ کی تصنیف ہے اُس پر ان کی مشہور شرح ہے۔ علاوہ مختصر الوقایہ اور شرح الوقایہ کے اور بھی ان کے مولفات ہیں۔ تنقیح اور اس کی شرح توضیح علم اصول میں۔ تعدیل العلوم اقسام علوم عقلیہ میں۔ الوشاح علم معانی میں ان کے سوا اور کتابیں بھی تالیف کی ہیں۔ شہر بخارا میں وفات پائی۔ سن وفات ان کا مختلف دیکھا گیا حاجی خلیفہ کشف الظنون میں۔ تعدیل العلوم کے تحت میں سنہ [illegible] لکھتے ہیں اور الوشاح کے ذیل میں سنہ ۷۴۵ھ تحریر ہیں (الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیہ)</td></tr>
<tr><td>١٣٠٠</td><td>٦٣٧</td><td>مختصر الوقایہ
کامل</td><td>صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ الاکبر احمد المحبوبی المتوفی سنہ [illegible]</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۲۴۲</td><td>٦١٠</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ½ ۵ - انچھ - سطر ۱۰ خط نسخ خوشخط کاغذ کشمیری - پہلے اور دوسرے صفحے پر گلکاری - دندان موش طلائی و لاجوردی - تمام کتاب جدول طلائی - سرخ - نیلگوں سی مجدول ہر باب اور فصل کے شروع پر کار طلائی ہی مگر باب یا فصل کچھ نہیں لکھا - آخر کے دو صفحوں پر بھی پہلے دو صفحوں کی طرح کام بنا ہوا ہی - کتابت صرف سیاہی سے ہی - امام الدین لاہوری اس کے کاتب ہیں نواب امیر خاں بہادر کی چھاؤنی میں کریم اللہ خاں خلف صالح محمد خاں کے واسطے کتابت کی گئی ہی تمام کتاب کے حواشی پر کرم خوردگی کا زیادہ اثر ہی - پیوندکاری کسی جگہ نہیں ہی - یہ دوسرا نسخہ مختصر الوقایہ کا ہی جو پہلے نسخے کی طرح مکمل اور پورا ہی - شروع کتاب سے پہلے ایک ورق میں خطبۂ کتاب کا ترجمہ فارسی میں کسی نے لکھا ہی - کتاب کے ختم ہونے کے بعد کاتب نے یہ عبارت لکھی ہی قد وقع الفراغ من تسوید هذه المختصر الوقایه بید تراب اقدام المساکین امام الدین ساکن لاهور بحضرة العلیة اشرف العباد الله الرحمن میان کریم الله خان خلف الصالح صاحبزادهٔ صالح محمد خان بهادر فی یوم الاحد فی تاریخ ثمان وعشرون من ذی قعد سنه ۱۲۳۲ هجری در چهاؤنی نواب صاحب محمد امیر خان بهادر قلمی نموده شد - اِس کتاب کے اور چند نسخے قلمی و مطبوع اسی فن میں نمبر ۳۲۵ سے نمبر ۱۴۱۵ تک لکھے ہیں -					
۱۳۳۹	۶۳۸	مفتاح المفاتیح شرح الدرة المنظومة المجلد الاول	مولنا صبغة اللہ بن جعفر الموسوی	سنہ ۱۲۰۰ ہجری	قلمی سنہ ۱۲۰۰ھ	۵۹۴	
		تقطیع کتابت ۹ × ½ ۴ - انچھ - سطر ۱۵ - خط نسخ معمولی کاغذ دہلی - کتابت صرف سیاہی سے کاتب مؤلفِ کتاب ہیں - پیوندکاری اور کرم کا کچھ اثر نہیں ہے - صفحہ ۱۵ کا ورق آخر میں کسی قدر					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							دریدہ ہے۔ پہلے صفحے کے اخیر میں شارح کی مہر بھی ہے۔ اس کتاب کی دونوں جلدیں کتب خانۂ خاص میں ہیں۔ درہ منظومہ کی شرح ہے جو سید مہدی بن سید مرتضیٰ طباطبائی نے سنہ ۱۲۰۱ ہجری میں فقہ امامیہ میں نظم میں لکھی ہے۔ خطبہ میں اس کا نام دُرِ نجفیہ بھی لکھا ہے۔ اکثر مسائل و احکام عبادات وغیرہ جو شیعی مذہب کے موافق ہیں اس میں آ گئے ہیں۔ شارح نے بہت بڑی تنقیح و تفصیل کے ساتھ شرح کی ہے۔ مسائل کی تحقیق میں احادیث بھی نقل کی ہیں۔ اصل متن منظوم بھی صفحات کے ابتدا میں لکھا ہے۔ کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ یہہ پہلا حصہ ہے۔ خطبۂ کتاب سے احکام جنائز کے اخیر تک شروع کتاب سے پہلے شارح نے ایک صفحے پر عربی عبارت میں ناظم کتاب کا نام۔ شرح لکھنے کی ضرورت۔ مقام کتابت وغیرہ لکھا ہے۔ یہہ تحریر ماہ ذی قعد سنہ ۱۲۷۰ھ میں شارح نے اپنے قلم سے لکھی ہے۔ آخر میں۔ اپنی مہر بھی کر دی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ا۔ الحمد للہ الذی خالق النور مع الظلام صفحہ ۶۹ باب تطهير المياه من باب تفعيل صيغة مبالغه كتبديل۔ صفحہ ۴۱۵۔ هو لا يجاب طهور الاكبر من الكبر لكنه كالاصغر۔ ونحن لكه تبع لاحق اما الذكور فقد سكنت۔ تم الحديث والشرح على يد مؤلفه اقل العلماء والسادات النجفي العلوي بن جعفر الموسوي حسب الامر والارشاد جناب منتصف الدوله السيد باقر خلف المولوي سلطان العلماء فى بلدة لكنوء فى سنة الف ومائتين وسبعين بعد الهجرة النبوية
۱۳۳۹	۶۳۹	مفتاح المفاتیح شرح الدرۃ المنظومہ المجلد الثانی	مولینا صبغۃ اللہ بن جعفر الموسوی	سنہ ۱۲۷۰	قلمی سنہ ۱۲۷۰	۳۱۲	
							یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب الصلوۃ سے۔ صلوۃ الطواف تک۔ اِس حصے میں ابواب و فصول وغیرہ کو

سرخی سے لکھا ہی۔ باقی امورات میں جلد اول کے مساوی ہی آخر کتاب میں تقریباً تین ورقوں پر صرف متن منظوم ہی لکھا ہی۔ عبارت شروع صفحہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد واھل بیتہ الطیبین الطاھرین وبعد فھذا۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۱۴ وادع عقیب الفرض بالماثور۔ من الدعاء المؤخر المشھور وقد تم الکتاب بعون الملک الوھاب

ماتن ناظم۔ اور شارح شیعی مذہب کے تیرہویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ جن کے حالات مفصلہ دریافت نہیں ہوئے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۷۰	۶۴۰	تحریر الاحکام الشرعیہ علی مذہب الامامیہ	جمال الدین ابو منصور الحسن بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی المتوفی سنہ ۷۲۶ھ		قلمی سنہ ۹۷۶ھ	۸۸۸	

تقطیع کتابت ۹ × ۵ - انچ۔ سطر ۲۶۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا پہلے اور پچھلے صفحے پر علی مظفر خاں فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی کی مہر ثبت ہی تمام کتاب میں پیوندکاری اور کرم کا اثر زیادہ ہی۔ ابتدا میں فہرست کتاب بھی شامل ہی۔ یہہ کتاب کتابخانۂ خاص میں ہی۔

اس کتاب میں تمام مسائل فقہیہ اور احکام فرعیہ موافق مذہب امامیہ کے اختصار و ضبط کے ساتھ لکھے ہیں۔ اہل تشیع کے ہاں اس کتاب کا بڑا اعتبار ہی۔

آغاز کتاب صفحہ ۱ الحمد للہ المتقدس بکمالہ عن مشابھۃ المخلوقات المنزۃ بعلوہ عن مشارکۃ الممکنات القادر علی ایجاد الموجودات صفحہ ۵ الرابع لو انکشف عورتہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							فی الاثناء ولم یعلم صحت صلوتہ صفحہ ۲۰۰ الفصل الثالث فی التدلیس وفیہ اثنا عشر بحثاً صفحہ ۲۹۶ الرابع لو اجتمع الاخوۃ المتفرقون واحد الزوجین ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۸۰۰ ومن اراد العنایۃ وقصد النہایۃ فعلیہ بکتابنا الموسوم بمنتہی المطلب فی تحقیق المذہب واللہ الموفق للصواب منہ المبدء والیہ المآب والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ الطاہرین تمّ فی یوم الخمیس ثانی عشرین من شہر رمضان المبارک سنہ ۶۷۹ھ ۔ مولف علام ۲۹ ۔ رمضان المبارک سنہ ۶۴۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے ۔ علماء محققین اور فضلاء مدققین میں شمار کیے جاتے ہیں ۔ بہت بڑے فقیہ ۔ محدث ۔ متکلم ۔ مانے گئے ہیں ۔ علوم عقلیہ ونقلیہ میں محقق نجم الدین ابی القاسم اور اپنے والد سے تلمذ رکھتے ہیں ۔ علوم متداولہ میں تبحر ان کا بہت بڑھا ہوا ہے ۔ شیعی علماء میں مستند اور کامل الفن سمجھے جاتے ہیں ۔ ان کے مولفات میں بہت سی کتابیں بیان کی گئی ہیں ۔ منجملہ ان کے چند کتب یہ ہیں ۔ منتہی المطلب فی تحقیق المذہب ۔ تلخیص المرام فی معرفۃ الاحکام ۔ تحریر الاحکام الشرعیہ علی مذہب الامامیہ ۔ مختلف الشیعہ فی احکام الشریعہ ۔ تبصرۃ المتعلمین فی احکام الدین ۔ استقصاء الاعتبار فی تحریر معانی الاخبار ۔ مصباح الانوار ۔ الدر والمرجان فی الاحادیث الصحاح والحسان ۔ السر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز ۔ نظام البراہین فی اصول الدین ۔ وغیر ذالک ۔ گیارہ محرم شب شنبہ سات سو چھبیس ہجری میں وفات پائی (دال الآل ۔ کشف الحجب والاستار)
۱۲۰۲	۶۴۱	تہذیب الاحکام المجلد الثانی	الشیخ المحقق ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی المتوفی سنہ ۴۶۰ھ وقیل سنہ ۴۵۸ھ		قلمی	۵۰۰	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت ۸ × ½۴ ۴۔ انچھ۔ سطرہ ۲۰۔ خط نسخ پاکیزہ - کاغذ ولایتی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب پر پیوند کاری اور کرم خوردگی کا زیادہ اثر ہی۔ اوراق بوسیدہ اور آب رسیدہ ہیں۔ کتاب کے اوّل صفحہ پر دو چھوٹی مُہریں۔ محمد قاسم الحسنی الحسینی تفضل حسین خاں۔ نام کی ثبت ہیں۔ ابواب کو عنوان جدید سے بعد بسم اللہ کے شروع کیا ہی۔ کتاب المقنعہ کی شرح ہی جو شیخ مفید متوفی ۳۱۳ھ استادِ شارح کی تالیف ہی۔ مولف نے اس کتاب میں اصولِ خمسہ۔ عبادات۔ معاملات۔ تمام وکمال بیان کیے ہیں۔ شارح نے اصولِ خمسہ چھوڑ کر صرف عبادات ومعاملات پر شرح لکھی ہی۔ یہ دوسرا حصّہ ہی کتاب العتق سے۔ کتاب الدیات کی تمامی تک جو خاتمہ کتاب ہی۔ پہلا حصّہ اِس کتاب کا اِسی فن کے نمبر ۱۱ پر لکھا ہوا ہی کتاب تمام ہوجانے کے بعد شارح عَلّام نے کچھ فوائد اور مفید اُمورات جو اسی شرح کے متعلق ہیں بطریق مختصر رسالے کے تقریباً چار ورق میں لکھے ہیں۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ کتاب العتق والتدبیر والمکاتبۃ باب العتق واحکامہ الحسین بن سعید عن ابن ابی عُمَیر صفحہ ۶۰ قال سألت اباعبد اللہ عن امراۃ حلفت لِزوجھا بالعتاق صفحہ ۴۴۰ باب میراث المرتد من یستحق الدِّیۃ بِوارث محمد بن احمد بن یحییٰ۔

خاتمہ کتاب صفحہ ۵۰۰۔ فتحریر رقبہ مؤمنۃ تم کتاب الدِّیات وھو آخر الکتاب بعون اللہ الملک الوھاب والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمّد وآلہ الطاھرین ویلیہ اسانیدہ بخطّہ عبارت آغازِ رسالہ اخیر صفحہ ۵۰۰ قال محمد بن الحسن بن علی الطّوسی رحمہ اللہ تعالیٰ کنا شرطنا عبارت خاتمہ رسالہ اخیر صفحہ ۵۰۰۔ صلوۃ دائمۃ اِلیٰ یوم الدّین اٰمین ربّ العالمین۔

مولف محقق رمضان المبارک ۳۸۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ شیخ الامامیہ اور رئیس الطائفہ ہیں اکابر علماء اور جلیل القدر فضلا میں گنے گئے ہیں۔ معرفتِ اخبار۔ رجال۔ فقہ۔ اصول۔ کلام۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ادب وغیرہ میں سینکڑوں مانے گئے ہیں - شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان حارثی متوفی ۴۱۳ھ کے شاگرد ہیں ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے فضلاء اور مجتہدین ہوئے ہیں - جن کی تعداد تین سو سے زیادہ ہی ۴۴۸ھ میں عراق کا سفر کیا - ان کے مولفات میں بہت سی کتب مشہور ہیں - ایک ضخیم تفسیر قران کی بھی لکھی ہی جسکی ٢٠ جلدیں بیان کی گئی ہیں - کتاب استبصار فیما اختلف من الاخبار بھی انھیں کی تالیف ہی - فہرست کتب شیعہ و اسماء مصنفین میں ایک مبسوط کتاب لکھی ہی بائیس محرم دوشنبہ کی شب سنہ چار سو ساٹھ یا چار سو اٹھاون ہجری مشہد مقدس میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے (منتہے المقال فی احوال الرجال)
١٣٤٤	٦٤٢	حاشیہ الروضتہ البہیہ شرح اللمعۃ الدمشقیہ -	مولانا احمد بن محمد التونی البشروی		قلمی	٥٥٨	
							تقطیع کتابت مختلف ہی - طولاً آٹھ نو انچھ کے درمیان عرضاً چار پانچ کے مابین ہی سطر ٢٠ خط نستعلیق طالبعلمانہ - کاغذ دیلی - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں - کرم کا اثر زیادہ نہیں - البتہ پیوندکاری سے کوئی ورق خالی نہیں دوسرے ورق کے دونوں صفحے قریباً نصف نصف کے پیوندکاری کے سبب بیکار ہوگئے ہیں تیسرے ورق کے پہلے صفحے پر سیاہی کا چھوٹا سا دھبا ہے - اوراق کی رکابیں بھی ربط و ضبط کے ساتھ نہیں معلوم ہوتیں - درمیان سے ورق گئے ہوئے ہیں - مختصر حاشیہ الروضتہ البہیہ کا ہی جو اللمعۃ الدمشقیہ کی شرح ہی - الروضتہ البہیتہ زین الدین علی العاملی المستشہد ٩٦٦ھ ہجری کی تالیف ہی اور اللمعۃ الدمشقیہ شیخ شمس الدین ابی عبد اللہ الشہید محمد بن کی العاملی الجزینی متوفی ٧٨٦ھ ہجری کی تصنیف ہی اس کتاب کی نسبت کہا جاتا ہی کہ مصنف علام نے مُتَقَہِّری کے زمانے میں صرف ساٹھ روز میں تصنیف کی ہی - حالانکہ اُن کے پاس سوائے مختصر نافع کے کوئی کتاب نہ تھی - صفحہ ٣ ٥ سے جو آخر کتاب سے تقریباً ایک صفحہ پہلے ہی - معلوم ہوتا ہی کہ یہ حاشیہ صرف کتاب الحج تک ہی - مگر آخر صفحہ کے مضامین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دوسرے ابواب وفصول کے معلوم ہوتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوراق متفرقہ بلا لحاظ ترتیب اس مجلد میں جمع کیے گئے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ اوّل الحمد للّٰہ وحدہ والصّلوٰۃ علیٰ خیرتہ من بریتہ محمد وعترتہ المعصومین۔ صفحہ ۱ قولہ ہذا ہو الموافق لمدلول الروایۃ خاتمہ صفحہ ۵ ولا یجوز ردّہا بعد الثلثۃ۔ محشّی علّام کے مفصّل حالات دریافت نہیں ہوئے۔					
۱۳۳۴	۶۴۳	الرّوضۃ البہیۃ فی شرح اللمعۃ الدمشقیہ	زین الدین علی العاملی المستشہد سنہ ۹۶۶ھ		قلمی سنہ ۱۰۹۴ھ	۹۶۸	
		تقطیع کتابت مع جدول ۱/۲ ۹ × ۱/۲ ۳ - ۲ انچ سطر ۲۵۔ خط نسخ پاکیزہ کاغذ کشمیری۔ پہلے صفحہ پر مختصر لوح طلائی ولاجوردی۔ پوری کتاب جداول طلائی وسرخ وآسمانی سے مجدول ہے۔ اصل مسودۂ مولف سے کتاب منقول ہوئی ہے۔ لیکن کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تقریباً پوری کتاب پر پیوندکاری اور کرم کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ ابتدا کتاب میں تین ورقوں پر رقعہ دوزی بہت ہے جس سے عبارت میں نقصان آگیا ہے کہیں بتکلف پڑھی جاسکتی ہے اور کہیں بالکل نہیں پڑھی جاتی۔ اصل متن سرخی سے اور شرح سیاہی سے لکھی گئی ہے۔ فہرست سابق مطبوعہ میں کتاب ہذا کو حاشیۃ الروضۃ البہیۃ سے موسوم کیا ہے۔ جو غلط ہے۔ اللمعۃ الدمشقیہ کی شرح ہے۔ جو فقہ امامیہ میں معتبر اور مستند کتاب ہے۔ شارح علّام نے نہایت خوبی اور تحقیق سے عمدہ مسلک پر شرح لکھی ہے۔ اس فرقہ کی بڑی بڑی دقیق اور معتبر کتابوں سے اخذ کیا ہے غالباً اس ربط وضبط کی کتاب امامیہ مذہب میں دوسری کم نکلے گی۔ اسی وجہ سے علمار اور فضلار کو اس کتاب کی طرف بڑا اعتنا ہوا ہے۔ متعدد حواشی اس پر لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں عبادات ومعاملات تمام وکمال لکھے گئے ہیں۔ شروع کتاب ورق اول صفحہ ۱ الحمد للّٰہ الذی شرح صدورنا					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بلمعة من شرائع الاسلام كافية فى بيان الخطاب ونوّر قلوبنا من لوامع درروس الاحكام بما فيه تذكرة وذكرى لاولى الالباب ورق نمبر صفحہ دوسرا۔ الثالثة النجاسة اى جنسها عشرة البول والغائط من غير المأكول ورق نمبر ۲۲۳ صفحہ اوّل اوترك سقى الدابة اوعلفها مالا يصبر عليه عادة ومثلها المملوك ورق نمبر ۳۴۵ صفحہ دوسرا وتصح الوصيّة للمكاتب المطلق بحساب ماتحرّر منه لرواية محمد بن قيس خاتمہ کتاب ورق ۳۴۸ صفحہ اول صورة ما على الاصل بخطه رحمه الله تعالى وفرغ من تسويده مولفه الفقير الى عفو الله تعالى ورحمته زين الدين على بن احمد الشامى العاملى عامله تعالى بفضله ونعمه وعفا عن سيّاته وزلّاته بجوده وكرمه على ضيق المجال وتراكم الاحوال الموجبة لتشويش البال خاتمة نهار السبت وهى ستة والعشرون من شهر رمضان المبارك سنة الف اربع وتسعين من الهجرة النبويّة۔ کتاب تمام ہونے کے بعد اس خط کی نقل ہے جو سلطان علی بن موید بادشاہ خراسان نے شیخ سعید ابی عبداللہ شہید مصنف لمعۃ الدمشقیہ کے نام لکھا ہے جس کا شروع فقرہ یہ ہے سلام کنشر العنبر المتضوّع۔ شارح رحمہ اللہ کے مفصل حالات دریافت نہیں ہوئے۔
۱۳۰۹	۶۴۴	کمال الدرایۃ فی شرح النقایہ کامل	الشیخ تقی الدین ابو العباس احمد بن احمد الشمنی المتوفی ۸۷۲ھ		قلمی	۹۴۲	
		تقطیع کتابت مع جدول ½۸ × ½۴ انچ۔ سطر ۲۵۔ خط نسخ۔ عرب کے طرز کا نہایت پاکیزہ اور پختہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کاغذ کشمیری۔ متن کو سرخی اور شرح کو سیاہی سے لکھا ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام کتاب جدول سرخ اور آسمانی سے مجدول ہے۔ پہلے اور پچھلے صفحہ پر ابراہیم نام کی مہر ثبت ہے جس میں سلامٌ علیٰ ابراہیم کندہ ہے۔ پوری کتاب میں رفعہ دوزی کثرت سے کی گئی ہے۔ اکثر صفحات کی عبارت میں پیوندکاری کی وجہ سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ بہت سے مقامات کی عبارت پڑھنے میں نہیں آتی۔ اوراق کرمخوردگی کے سبب مشکبک ہو رہے ہیں۔

نقایہ کی شرح ہے۔ نقایہ کا نام مختصر الوقایہ بھی ہے علم فقہ میں جو مشہور متن ہے۔ شارح علیہ الرحمہ نے نہایت خوبی سے شرح لکھی ہے۔ متن کے مغلقات اور مشکلات کو نہایت ربط وضبط اور تفصیل وبسط سے حل کیا ہے مکمل نسخہ ہے جس میں تمام عبادات ومعاملات تحریر ہیں۔ پرانی فہرست مطبوعہ میں اس کتاب کو شرح مختصر الوقایہ سے موسوم کیا ہے۔ کتاب کے شروع میں فہرست کتاب منضم ہے۔ دو نسخے کامل اس کتاب کے اسی فن کے نمبر ۴۰۶ اور نمبر ۴۹ پر درج ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۱۔ الحمد الله على الهداية والدراية واساء له الوقاية من البداية الى النهاية۔ صفحہ ۳۵ دکل اهاب وهو الجلد قبل الدّباغ واما بعده فيسمّى اديما۔ صفحہ ۱۲۷ ذكره السّجود على كور عمامته اى دورها وانما لم يمنع لانّهٗ لوجسد صفحہ ۴۲۵ وشرط تركها اى الثمرة على الشجر صفحہ ۸۱۰ او رميه مسلما ظنه صيدا اوظنه حربيا۔ خاتمہ کتاب ۹۴۰ واما غاية فالفوز بسعادة الدارين والله سبحانه وتعالى هو الموفّق للصّواب واليه المرجع والمآب والحمد لله۔

شارح علام رمضان المبارک ۸۰۶ھ ہجری میں اسکندریہ میں پیدا ہوئے اپنے والد کے ہمراہ قاہرہ چلے آئے۔ بڑے باکمال اور متبحر فی العلوم مانے گئے ہیں۔ علی الخصوص علم نحو ومعانی میں امام فن شمار کیے جاتے ہیں۔ علم فقہ شیخ یحییٰ سیرامی سے اور علم حدیث ولی الدین عراقی سے پڑھے۔ ان کے

علوم و فنون سے خلقتِ کثیر منتفع ہوئی ہے۔ بڑے متقی۔ متواضع۔ قانع۔ اہلِ دنیا سے متنفر شخص تھے سنہ ہجری میں قاہرہ میں حنفی قاضی بنانے کی بہت سی کوشش کی گئی مگر قبول نہیں کیا۔ کلام منظوم و منثور، دونوں میں اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے تھے۔ علاوہ اس کتاب کے۔ کتاب مغنی ابن ہشام کی شرح بھی لکھی ہے۔ شفاء اور نظم النخبۃ کے حواشی بھی ان کے مشہور ہیں۔

ماہ ذی الحجہ سنہ ہجری میں انتقال فرمایا۔ (بغیۃ الوعاۃ۔ حسن المحاضرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١٠١٨	٦٤٥	شرح الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار	ابو الحسن عبد اللہ بن مفتاح		قلمی	٤٤٨	

تقطیع کتاب مع جدول ۱/۲ ۰ + ۱/۲ ۵۔ انچ۔ سطر ٣٢۔ خط اور کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب جدول سرخ سے مجدول ہے۔ پیوند کاری اور کرم کا اثر خفیف ہے تمام کتاب حواشی مختلفہ سے محشّی ہے۔ الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار کی شرح ہے جس کو مہدی لدین اللہ احمد بن یحییٰ بن مرتضیٰ الیمنی المتوفی سنہ نے موافق مذہب زیدیہ کے تالیف کیا ہے احمد بن یحییٰ سنہ میں الس میں پیدا ہوئے سنہ میں امام تسلیم ہوئے پھر معزول ہوکے صنعا میں قید کیے گیے سنہ تک قید رہے ایام قیدی میں یہ کتاب اپنی تصنیف شرح اس کتاب کی الغیث المدرار نامی لکھی۔ فقہ زیدیہ میں یہ کتاب مستند و متداول ہے۔ مؤلف بھی اس مذہب کے امام مانے جاتے ہیں۔ شارح نے حلِ مطالبِ متن میں بہت کوشش سے کام لیا ہے۔ مطالبِ مختلفہ اور کلماتِ مشکلہ کی توضیح و تفصیل میں بڑی خوبی دکھائی ہے۔ کتاب کا طریقہ ابتداء سلف سے جدا ہے۔ مقدمہ سے کتاب کو شروع کیا ہے آغاز صفحہ ٢۔ مقدمۃ لا یسع المقلد جہلہا بمعنی انہ لا یجوز لہ۔

صفحہ ٩، ومن ترك التسمیۃ الواجبۃ او ترك الجہر صفحہ ٣٠٥۔ فصل فی حکم الشرکۃ فی الحیطان

خاتمہ کتاب صفحہ ٤٤٨ عفی الالہ بفضلہ وجودہ عن کاتبہ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دو نسخے کامل اس کتاب کے اسی فن کے نمبر ۴۶ و نمبر ۴۷ پر درج ہیں شارح کے حالات دریافت نہیں ہوئے۔					
۱۶۰۱	۶۳۶	رموز الکنوز منظوم	الشیخ شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم بن ابراہیم المعروف بابن البارزی الشافعی المتوفی ۷۳۸ھ		قلمی ۸۶۶ھ	۳۷۲	
		تقطیع کتابت مع جدول ۰ × ۵½-۵ انچ سطر ۲ خط و کاغذ عوب کتابت سرخی و سیاہی سے محمد ابی فتح زمزمی اس کے کاتب ہیں۔ پوری کتاب پر رقعہ دوزی و کرم کا اثر قلیل ہے۔ اصل نسخہ مصنف سے یہ کتاب مقابلہ شدہ ہے۔ ابتداء میں فہرست ابواب کتاب بھی تحریر ہے فہرست کے آخر صفحہ پر محمد صبغۃ اللہ خاں کی مہر چسپاں ہے اس کتاب میں صرف معاملات کو موافق مذہب شافعی نظم کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب و تقسیم متقدمین کی روش پر رکھی گئی ہے۔ شروع میں کتاب الفرائض اس کے بعد کتاب الودیعہ وغیرہ کو لکھا ہے۔ ناظم رحمہ اللہ نے بڑی عرق ریزی و جانفشانی کی ہے باوجود پابندی نظم کے مسائل کی ضروری تفصیل و تحقیق میں کوئی فروگذاشت نہیں کی۔ بعض مقام میں مسائل مختلف فیہ کے اختلافات کو بھی اچھی طرح دکھا دیا ہے۔ کتاب نادر و کمیاب ہے۔ فہرست کتب خانہ خدیویہ مصر اور پٹنہ میں بھی اس کتاب کا کوئی نسخہ نہیں ہے۔ مؤلف حرم محترم مکہ معظمہ میں تنظیم کتاب سے فارغ ہوئے ہیں۔ خاتمہ کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ رجب کا مہینہ تھا مگر سن کا تعین نہیں لکھا ہے۔ خاتمہ کے اشعار یہ ہیں۔ ~ وحررت بالحجر فی شهر رجب — فالشکر لله علینا قد وجب اذ کان فی شهر حرام وحرم — والحجر والبیت العتیق المحترم آغاز کتاب صفحہ ۲۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کتاب احکام الفرائض التی خصت بنصف العلم فی المیت

ورق ۱۵ صفحہ ۲۔

تممہ من خلفت من الزنا یکرہ عقدھا الدیۃ عندنا

واحمد والحنفی منعاہ وبعضھم شنّع بالّذی ادعاہ

ورق ۲۰۵ صفحہ اول۔

کتاب احکام اللعان الشرح صیغ من اللعن الذی فیہ یقال

خاتمۂ کتاب ورق ۲۴۲ صفحہ ۲

فنسأل اللہ القبول والرضا بما قضی والعفو من ذنب مضی

ناظم رحمۃ اللہ رمضان المبارک ۶۴۴ ہجری میں شہر حماۃ میں پیدا ہوئے ان کے والد اجداد اس شہر کے قاضی القضاۃ تھے۔ اپنے والد اور دادا سے علم فقہ وغیرہ پڑھا۔ علم نحو کی تکمیل ابن مالک سے کی۔ شیخ عزالدین فاروقی اور شیخ جمال الدین بن مالک وغیرہما سے بھی تحصیل علم کا اتفاق ہوا ہے۔ بہت سے فضلاء کبار نے ان کو اجازہ عطا کیا ہے۔ اپنے زمانہ میں امام فن اور راسخ فی العلوم شمار کیے جاتے تھے۔ متون حدیث کے جاننے اور معرفت غرائب میں بے نظیر مانے گئے ہیں۔ بلاد شام میں ان کی مشیخت و فقاہت مسلم تھی۔ شہر حماۃ کے قاضی بھی رہے ہیں۔ خیر و صلاح اور نشر علم میں بڑے سرگرم اور مستعد رہتے۔ کثیر التصانیف ہیں۔ بعض مصنفات مشہور ہیں۔

شرح الحاوی والتمیز۔ ترتیب جامع الحاوی والتمیز۔ ترتیب جامع الاصول والمغنی۔ الفریدہ البارزیہ فی حل الشاطبیہ مختصر التنبیہ والوفا فی سرائر المصطفیٰ۔ آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ وسط ذی القعدہ سن سات سو اڑتیس ہجری میں وفات پائی۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ للسبکی)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۷۷۹	۶۴۷	مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق النصف الاول	مولٰنا ابراہیم بن محمد القاری الحنفی	سنہ ۹۰۰ھ صرح بہ الحاجی خلیفہ فی کشف الظنون	قلمی	۴۶۰	

تقطیع کتابت مختلف۔ طولاً کہیں نو انچہ کہیں اس سے کم وبیش۔ اسی طرح عرضاً کہیں پانچ انچہ۔ کہیں کم یا زیادہ۔ سطر ۱۲۔ خط نسخ معمولی غالباً کسی افغانی طالب علم نے لکھا ہی جن کا نام معز اللہ ہی۔ کاغذ دہلی کتابت سیاہی وسرخی سے تمام اوراق کرم خوردہ ہیں کہیں زیادہ کہیں کم زیادہ تر اس کرم خوردگی کا اثر حواشی اوراق تک محدود ہی جس سے عبارتِ کتاب میں معتد بہ نقصان نہیں پہنچا۔ پوری کتاب حواشی مختلف سے محشی ہے کنز الدقائق کے صرف عبادات کی شرح ہی۔ ابتداء کتاب سے کتاب البیوع کے شروع تک اس شرح میں متن کے مغلقات ومجملات کی توضیح کردی گئی ہے مسائل مختلف فیہ کے اختلاف کو بھی دکھادیا ہی اسی قدر ایک نسخہ اس کتاب کا کنز الدقائق مطبوع کے حاشیہ پر بھی موجود ہی جو اسی فن کے نمبر ۱۰۴ پر تحریر ہی۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ھدانا الاسلام ونوّر قلوبنا تنویرا ومن علینا بعلم الشرائع والاحکام ویسّر لنا تیسرا صفحہ ۱۳۔ ان النبی علیہ السلام کان یامرنا ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام صفحہ ۲۵۹ ولا یتوقف تنظر العقد علی قبول ناکح غائب۔

خاتمہ کتاب صفحہ ۴۶۰ کالقاضی والمفتی والمدرس والمقاتلۃ واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والماٰب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تمت ھذہ النسخۃ المیمونۃ المبارکۃ بمستخلص الحقائق فی شرح کنز الدقائق من علم الفقہ بدستخط معز اللہ اللھم اغفر لی ولوالدیّ ولاستاذی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات۔

شارح رحمہ اللہ کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔ کشف الظنون میں صرف شارح کا نام اور سن تصنیف لکھا ہوا ہی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۴۰۰	۶۴۸	المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی الجزء الاول من المجلد الثانی	برہان الدین محمود بن الصدر السعید تاج الدین احمد بن صدر الشہید برہان الائمہ عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری المرغینانی المتوفی ۶۱۶ھ		قلمی	۱۱۱۶	

تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۴½ ۳ انچ سطر ۲۲۔ خط نسخ اوسط درجے کا۔ کاغذ کشمیری پوری جلد جدول سرخ ونیلگوں سے مجدول ہے کتابت سیاہی وسرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب پر پیوندکاری اور کرم کا اثر ہے اکثر اوراق پر آب رسیدگی بھی پائی جاتی ہے۔ ابتدائی صفحہ پر دو مہریں بھی چسپاں ہیں۔ ایک میں اکرام الدین کندہ ہے دوسری مہر میں نام مٹا دیا گیا ہے۔ خط نسخ میں جلی قلم سے عبارت ذیل لکھی ہے نام کی جگہ اس قدر سیاہی ڈالی گئی ہے کہ جو کسی طرح پڑھنے میں نہیں آتا۔ فقیر حقیر محمد المدعو .... اللہ عفی عنہ بجاہ الکعبہ المعظمۃ خرید نمود۔

علم فقہ میں یہ کتاب مستند اور کمیاب ہے۔ محیط برہانی کبیر بھی اس کا نام ہے۔ پوری کتاب کے بہت سے حصے رکھے گئے ہیں۔ جن کی کثیر جلدیں ہیں۔ بوجہ مطوّل ہو جانے کے مولف رحمہ اللہ نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے اور مختصر کا نام ذخیرہ رکھا ہے۔ بعض اہلِ علم کا خیال ہے کہ محیط برہانی اور محیط سرخسی ایک ہی شخص کی تصنیف ہیں۔ یعنی رضی الدین محمد بن محمد السرخسی المتوفی ۵۴۴ھ۔ برہانی۔ محیط کبیر اور محیط سرخسی محیط صغیر سے معنون کی جاتی ہے۔ یہ خیال محققین کے مسلک کے خلاف ہے۔ اہلِ تحقیق کی رائے یہ ہے کہ محیط کبیر برہانی مرغینانی کی تالیف ہے اور محیط صغیر سرخسی کی۔ کذا ذکرہ صاحب کشف الظنون

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ومولف الفوائد البھیہ نسخۂ ہذا المجلد الثانی کا پہلا جزء معلوم ہوتا ہے۔ کتاب النکاح سے کتاب الحدود تک۔ اس حصے ہیں۔ کتاب النکاح۔ کتاب الطّلاق۔ کتاب العتاق۔ کتاب المکاتب۔ کتاب الولاء۔ کتاب الایمان والنّذور۔ مذکور ہیں۔ کتاب کے ابتدا میں فہرست ابواب وفصول بھی لکھی گئی ہے جس پر صفحہ داغ نہیں ہے۔ اس فہرست میں اس جلد کے ابواب وفصول کے علاوہ جلد آیندہ کے جو ذیل میں لکھی ہے ابواب وفصول کا حال بھی تحریر ہے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے حصۂ ہذا اور حصۂ ذیل کو ایک ہی جلد رکھا تھا۔ بعد کو دو حصے علیحدہ علیحدہ کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ کتاب النکاح هذا الکتاب یشتمل علی ستة وعشرین تصلاورق ۳۰ صفحہ ۱۔ نوع آخر فی الاسباب المسقط لهذه النفقة قال محمد رحمه المعتدة ورق ۲۴۳ صفحہ ۲ نوع آخر فی ذکر مسائل الشرط بکلمة ان ورق ۳۰۰ صفحہ اوّل الفصل العاشر فی امهات الاولاد یجب ان یعلم بان جواز البیع خاتمہ کتاب ورق ۵۰۰ صفحہ ۲ وان لم یکن اللفظ منهیا عنه لانّه فی معناه وبه ختم الکتاب ولله الحمد والمنّة ویتلوه کتاب الحدود وتمت
۱۴۸۰	۶۴۹	المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی الجزء الثانی من المجلد الثانی۔	برہان الدین محمود بن الصدر السعید تاج الدین احمد بن الصدر الشہید۔ برہان الائمہ عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری المرغینانی المتوفی ۶۱۶ھ		قلمی	۵۰۴	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ جلد بہ اعتبار تقطیع و کاغذ وکتابت وغیرہ مثل جلد سابق کے ہے ایک ہی کاتب نے دونوں جلدوں کو لکھا ہے اس جلد کے اوراق پر رقعہ دوزی ہے مگر آبرسیدگی اور کرم خوردگی کا اثر نہیں دیکھا گیا۔ ابتدائی صفحہ پر علاوہ مہر اکرام الدین کے مصطفیٰ نام کی مہر بھی چسپیدہ ہے۔ جس پر یہ عبارت تحریر ہے۔ ثمّ انتقل الی عبدہ اضعف العباد واحقرھم مصطفیٰ بن مصطفیٰ بلغرادی۔ اس حصے میں کتاب الزّنا۔ کتاب السّرقہ۔ کتاب الجہاد لکھے گئے ہیں۔ عبارت شروع صفحہ ۲۔ کتاب الزّنا۔ فصل الاوّل بیان الزنا فی معرفۃ الزّنا الموجب للحد وفی معرفۃ الزّنا صفحہ ۲۲۹ الفصل الخامس عشر بدخل الاشیا دار الحراب وفی الحربی ایمان۔ عبارت ختم صفحہ ۵۰۳ وان لم یقل لی دلاقال بمالی لایرجع ان یکون خلیطا لانّہ حینئذ یکون الامر بالشّراء۔ اس کتاب کی تین جلدیں علاوہ ان دونوں حصوں کے اس فن کے نمبر ۵۲۴ سے نمبر ۵۲۶ تک درج ہیں۔ مولف رحمہ اللہ ۵۵۱ھ ہجری میں مرغینان میں پیدا ہوئے۔ ائمہ کبار اور اعیان فقہا میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی نسبت کہا گیا ہے کہ مجتہد فی المسائل ہیں۔ اپنے والد اور چچا صدر شہید حسام الدین عمر سے علم پڑھا یہ دونوں صاحب اپنے والد برہان الائمہ عبدالعزیز کے شاگرد ہیں۔ ان کا خاندان اکابر علماء میں مشہور ہے مولف نہایت متواضع و متورع شخص تھے۔ ان کے مصنّفات میں علاوہ اس کتاب کے اور بھی چند مصنفات بیان کیے گئے ہیں۔ الذّخیرہ۔ التجرید۔ تتمہ الفتاوی۔ شرح الجامع الصّغیر۔ شرح الزّیادات شرح ادب القضاء للخصاف۔ الفتاوی۔ الواقعات۔ شہر بخارا میں سنہ متذکرہ بالا میں وفات پائی۔ (الفوائد البہیہ) (کشف الظنون) (فہرست کتبخانۂ خدیویہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۱۹	۶۵۰	المواکب العلیہ فی توضیح الکواکب الدریہ فی الضوابط العلمیہ	مولنٰا عبدالہادی بن السید رضوان۔ نجا الابیاری الشافعی	۱۲۹۹ھ ہجری	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۱	۲۴۸	

الکواکب الدریہ فی نظم الضوابط العلمیہ منظومہ۔ کی شرح ہے۔ ماتن اور شارح ایک ہی شخص ہیں۔ شارح رحمہ اللہ نے مسائل فقیہہ شافعیہ کو مع ضوابط صرفیہ و نحویہ ولغویہ وقرآنیہ وغیرہ کے منظوم کیا تھا۔ نظمی تقیدات کی وجہ سے بیان میں صفائی اور مسائل کی تفصیل نہ ہو سکی۔ اس ضرورت سے خود ہی اس کی شرح لکھی۔ جس سے ابہام کی توضیح اور اجمال کی تفصیل اچھی طرح ہو گئی کتاب کا طرز بیان نے انداز پر رکھا ہے۔ ہر بات کے واسطے ضوابط مقرر کیے ہیں۔ تمام مسائل اور احکام کو انھیں ضوابط کے تحت میں لکھا ہے۔ علم فقہ کے جاننے اور سمجھنے میں دوسرے علوم کی بھی ضرورت ہے اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے صرف و نحو و لغت و نجوم وغیرہ کے بھی ضروری ضوابط لکھ دیے ہیں۔

کتاب کی خوبی اور حسن بیان میں کوئی شبہ نہیں۔ اس نسخے میں اصل متن بھی حاشیہ پر لکھا ہوا ہے

عبارت آغاز شرح صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم الخ

عبارت ابتدا متن صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی نظم ضوابط الکائنات احسن نظام۔

عبارت خاتمہ شرح صفحہ ۲۴۰۔ وھکذا علی نسق ما سبق وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ عبارت ختم متن صفحہ ۲۴۰ کتبہ ناظمہ الفقیر الی رحمۃ سیدہ الغنی عبد الہادی نجا الابیاری الشافعی غفر اللہ لہ ولوالدیہ والمسلمین امین فی یوم الجمعۃ الحادی والعشرین من شعبان سنہ ۱۲۹۹ھ تسع وتسعین ومائتین والف۔

شارح رحمہ اللہ زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔ ان کے تفصیلی حالات غالباً اس وقت تک منضبط نہیں ہوئے ہیں

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۳۰	۶۵۱	شرح مختصر الوقایہ	مولانا عبد العلی بن محمد بن حسین البرجندی المتوفی فی القرن العاشر		قلمی	۱۰۶۴	

تقطیع کتابت ۱/۲ ۱۰ × ۱/۲ ۵ - انچ سطر ۲۳ - خط نسخ پختہ - کاغذ دہلی - کتابت سیاہی و سرخی سے محمد علی بن محمد کوچک نے کتابت کی ہے - سنہ کتابت تحریر نہیں - پوری کتاب میں کرم کا اثر پایا جاتا ہے - مگر کمی ست ساتھ تمام اوراق میں - قند دوزی موجود ہے - پیوندکاری نصف آخر میں نصف اول سے زیادہ ہے - ورق اے صفحہ ۲ میں تقریباً پون صفحہ سادہ ہے جس پر صحیح البیاض تحریر ہے پہلے صفحہ کتاب پر محمد شکور نام کی مہر چسپاں ہے - ایک بڑی مہر کی بھی علامت موجود ہے جو مٹادی گئی ہے -

مختصر الوقایہ کے جس کو نقایہ بھی کہتے ہیں عبادات - معاملات - دونوں جلدوں کی شرح ہے - شارح نے بڑی خوبی اور وضاحت سے شرح لکھی ہے - بعض مقامات میں مسائلِ متن کے علاوہ اور بھی فوائد کا اضافہ کیا ہے جن کتب معتبرہ سے نقل کیا ہے - اُن کا حوالہ بھی لکھدیا ہے - حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ قاسم بن قطلوبغا حنفی متوفی ۸۷۹ھ ہجری نے مختصر الوقایۃ کی شرح لکھی تھی جس کو وہ تمام نکر سکے مولوی عبد العلی برجندی نے ۹۳۲ھ ہجری میں اُس کی تکمیل کردی - کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۹ کی عبارت یہ ہے و

شرحہ الشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی المتوفی سن تسع و سبعین وثمانمائۃ ولم یکملہ و عبد العلی البرجندی اتمہ سن اثنتین وثلثین وتسعمائۃ

مگر خطبۂ کتاب سے جو شارح نے لکھا ہے - اس بات کا پتہ نہیں لگتا - نہ ایماءً نہ صراحۃً - خطبہ کی عبارت یہ ہے

ولما رایت افئدۃ من الناس تھوی الیہ ومطایا رغباتھم متوقفۃ لدیہ اردت ان اشرحہ شرحا یفسر مطویات الاسرار ویکشف عن وجوہ الخرائد الاستار ویحرز قواعد

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ويفصل مجملاته ويوضح معاقده ويبين مكنوناته فبعد الاستخارة من الله تعالى۔ شرعت فی ذلك وان لم يكن لقلة البضاعة مقامی هنالك فجاء بحمد الله تعالى وحسن توفيقه كما هو المرام انتهى بقدر الحاجة۔ اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شرح تمام وکمال اسی شارح کی ہے۔ ہاں اگر اس شرح کے علاوہ مختصر الوقایہ کی کوئی دوسری شرح ایسی ہو جو قاسم بن قطلوبغا کی ناقص تالیف ہوا ور شارح نے اس کی تتمیم کی ہو تو یہ امر آخر ہے۔ ایسا ظاہر اً مستبعد معلوم ہوتا ہے والعلم الواقعی عند اللہ۔ مجلد ہذا خطبہ ہے معرّا ہے۔ متن ہی کے خطبہ کی شرح سے ابتدا رکھی گئی ہے۔ اس مجلد کے علاوہ دو نسخے کامل قلمی اسی فن کے نمبر ۲۸۳ اور نمبر ۲۸۴ پر بھی لکھے ہوئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رافع الاعلام الشريعة الغراء ابتدء بالتسمية حقيقة وبالتحميد اضافة الى ما سواها امتثالا لما فى الحديثين ورق ۱۳۵ صفحہ ۱۔ ويلا غيم جمع عظيم فيهما اى فى هلال الصوم والفطر۔ ورق ۲۲۷ صفحہ ۱۔ ويحتمل ان يكون قيدا الى الكل فان السكر والمنصف قد يصلحان لامر اخر غير الاسكار۔ خاتمہ کتاب ورق ۱۳۵ صفحہ ۲۔ فانه لا ضرورة فى ذلك حتى يصير سببا للا باحة والله اعلم بالصواب واليه المرجع والماٰب تم الكتاب المصنف لمولٰنا عبد العلى بن محمد بن الحسين البرجندى على يد العبد الضعيف محمد على بن محمد كوچك غفر الله ذنوبهما۔ اس کے بعد فارسی کا قطعہ خط نستعلیق میں یوں لکھا ہے **قطعہ پارسیّہ** نوشتم کتابی بصد عز و ناز بوقت جوان و بعمر دراز مبادا کہ ناگاہ بیدولتے فروشد کتابم بنرخ پیاز اس قطعہ کے نیچے لکھا ہے فی اربع وسبعون سبعمائة یہ سن یا تو سہواً تحریر ہو گئے ہیں یا کسی ذاتی غرض کی بنا پر قصداً لکھ دیے گئے ہیں۔ بہر صورت غلط ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

شارح رحمہ اللہ کے حالات تفصیلی باوجود جستجو و تلاش نظر سے نہیں گذرے اور نہ سن وفات محقق ہوا۔ پٹنہ کی فہرست میں اس قدر لکھا ہی کہ مولسنا برجندی نے علوم متداولہ و علوم معقول و حدیث۔ حافظ غیاث۔ مولینا منصور بن معین الدین کاشی۔ مولینا کمال الدین مسعود شروانی۔ مولینا سیف الدین احمد التفتازانی شیخ الاسلام ہرات سے حاصل کیے۔ فن ریاضی میں ان کے بہت سے مصنفات ہیں شرح مجسطی کو سنہ ۹۲۱ ہجری میں تمام کیا ہی۔ گو تاریخ وفات ان کی نظر سے نہیں گذری۔ گردسویں صدی کے اعیان میں داخل ہیں۔ شارح نے تذکرہ نصیر الدین طوسی کی بھی شرح لکھی ہی۔ زیج الغ بیگ کی شرح سنہ ۹۲۹ھ میں پوری کی۔ سیاروں کے فاصلہ اور ان کی جسامت کے متعلق بھی ایک کتاب حبیب اللہ وزیر خراسان کے نام پر معنون کی۔ ایک رسالہ تقویم پر ہی جس کو سنہ ۸۸۳ھ میں لکھا ہی تاریخ حبیب السیر میں ان کی حیات سنہ ۹۳۰ھ تک لکھی ہی مراۃ الادوار میں ان کو عہد طہماسپ کے فضلا میں لکھا ہی۔ بست باب کی شرح اور ملخص پر بھی حواشی ان کے ہیں۔ (فہرست کتب قلمی فارسی برٹش میوزیم صفحہ ۴۵۲)

۱۹۷۵	۶۵۲	زبدۃ القضایا	لم اقف		قلمی	۲۰۲	

تقطیع کتابت ۴×۲ انچ۔ سطر ۱۱ خط نسخ اوسط درجہ کا کاغذ دیسی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اوّل سے آخر تک حواشی میں پیوندکاری و کرمخوردگی کا اثر موجود ہی۔ جس سے عبارت کتاب میں کسی قسم کا نقص نہیں آیا ہی۔

اس کتاب میں صرف مسائل قضا لکھے گئے ہیں۔ قضاۃ کو ہنگام قضا جن امورات کی زیادہ ضرورت ہے اُن کو تفصیلاً بحوالہ کتب معتبرہ لکھا ہی۔ آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی علی احکام الشریعۃ الغراء و امرمن اقر بالشرائع ان یودی الحقوق حق الاداء ورق ۹۴ صفحہ اول وان انکر الدین و وصول شی من الترکۃ الی یدہ وکذبہ المدّعی فی ذلک کلہ خاتمہ کتاب ورق ۱۲۶ صفحہ ۲۔ و فی عین بقرۃ الحمار و جزورۃ والحمار والبغل والفرس ربع القیمۃ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مولف نے اس کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ کسی دوسرے ذریعہ سے بھی تحقیق نہو سکا۔ یہ کتاب بہت سی فہرستوں میں نظر سے نہیں گزری۔					
۱۸۰۰	۶۵۳	جامع الرموز	المولی شمس الدین محمد القہستانی الخراسانی المتوفی فی حدود سنہ ۹۶۲ھ وقیل سنہ ۹۵۰ھ	سنہ ۹۴۱ ہجری	قلمی نستعلیق	۶۰۲	

تقطیع کتابت ۹½ × ۵ انچہ سطرہ ۲۰ خط نستعلیق پختہ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب ساقی محمد بن محمد امین۔ کاغذ کشمیری۔ تمام اوراق کے حواشی پر دوسرے قسم کے کاغذ سے پیوند کاری کی گئی ہے۔ پوری کتاب میں کرم خوردگی کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ مگر عبارت وغیرہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا ہے اوّل سے آخر تک صفحات پر مختلف حواشی لکھے ہوئے ہیں جو کاتب کی محنت و شوق کا نتیجہ ہے۔ ابتدائی صفحہ پر فہرست ابواب بھی تحریر ہے۔ اسی صفحہ پر جلی قلم سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ ھذا شرح المولی الفاضل الکامل مولنا شمس الدین محمد القہستانی علی مختصر الوقایہ من مملوکات افقر عباد اللہ الغنی ساقی محمد بن ملا محمد امین غفر اللہ لھما وستر بغفرانہ عیوبھما وجمیع المومنین والمومنات۔

آخر کتاب صفحہ ۵۹۹ میں مؤلف رحمہ اللہ کے دو اجازے بھی منقول ہیں جو ان کو اپنے شیوخ شیخ الاسلام ہروی اور شیخ عبد العزیز ابہری سے سنہ ۹۱۵ ہجری میں عطا ہوئے ہیں۔

یہ کتاب مختصر الوقایہ کی شرح ہے جس کو صاحب کشف الظنون نے اعظم الشروح اور کثیر النفع لکھا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							شارح علیہ الرحمہ نے تمام عبادات و معاملات کی بڑے ربط و ضبط سے شرح لکھی ہے۔ اڑھائی سال میں اس کو تمام کر لیے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضلنا بتعلیم اصول مبسوط الجامع الکبیر من الاحکام صفحہ ۲۱۔ بماء السماء ای بماء نزل من ھذہ المظلة او السحاب سواء کان فی الھواء او ساکناً علی وجه الارض او جاریا صفحہ ۳۰۲۔ بجمل علی الدروج ای اکثر نقود البلد فی التعامل و قال ابن الفارس انی اظن الراء والواو والجیم دخیلا۔ اس نسخے کے آخر میں جو خاتمہ کی عبارت مولف کی تحریر ہے اوس میں سنہ تالیف ۹۵۰ لکھے ہیں کشف الظنون اور فہرست خدیویہ مصریہ میں بجائے ۹۵۰ کے ۹۴۱ لکھے ہوئے ہیں۔ کشف الظنون کی عبارت یوں ہے وفرغ من تالیفه سنة احدی واربعین وتسعمائة عبارت فہرست خدیویہ مصریہ وفرغ من تالیفه فی الثامن من ذی الحجة یوم الترویة ۹۴۱ھ عبارت خاتمہ کتاب صفحہ ۵۰۹۔ مما هو المعول علیه فی الباب وهذا اوان فراغی بحمد الله تعالی علی تواتر نعماء کثیرة عن تبییض ما هو العمدة لغفران سیأت غفیرة یوم الاربعاء من شهر شعبان المعظم فی بلدة بخارا صانها الله عن الآفات والبلیات سنه لتسع وخمسین وتسعمائة من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل السلام والتحیة اللهم حقق رجاءنا فی عفو السیأت وبلغنا ببرکات حبیبك الی اعلی الدرجات فانك اکرم الاکرمین وارحم الراحمین۔ قد وقع اتکاء الفراغ عن العدو فی میدان تسویده فی الیوم الرابع عشر من شهر رمضان المبارك المنتظم فی سلك شهور سنة الف وسبع وثمانین من الهجرة النبویة فی بلدة بلخ علی ید العبد الراجی رحمة ربه الغنی ساقی محمد بن محمد امین اللهم اغفر له ولوالدیه ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات برحمتك یا ارحم الراحمین تم تم تم۔ ونعم ما قال الشاعر لله دره ؎

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							سیسبقی خطوطی فی الذفاتر برهة وانملتی تحت التراب رمیم۔ شارح رحمہ اللہ خراسان کے رہنے والے ہیں۔ شیخ الاسلام ہروی کے تلامذہ میں شمار کیے جاتے ہیں عبید اللہ خاں کے زمانۂ سلطنت میں بخارا چلے آئے۔ جملہ خاص وعام کے مرجع تھے۔ تمام ماورا النہر میں ان کا فتویٰ مقبول ومعتبر مانا جاتا تھا۔ ملا عصام الدین ان کی فقاہت۔ اور شیخ الاسلام ہروی کے شاگرد ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ شیخ الاسلام کے زمانہ میں یہ کتابوں کی دلالی کرتے تھے نہ اُن کے اعلیٰ شاگردوں میں ہیں اور نہ ادنیٰ میں۔ اُس زمانہ میں ان کے اقران ان کو فقیہ وغیرہ کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے۔ اس امر کی بہت بڑی شہادت ہے کہ اسی شرح میں بہت سارطب ویابس بھر دیا ہے اور صحیح وضعیف میں امتیاز نہیں کیا۔ فھو کحاطب اللیل جامع بین الرطب والیابس فی النیل۔ مورخین ان کے سال وفات کے متعلق کوئی تحقیقی فیصلہ نہیں کرسکے۔ بعض نے ۹۶۲ھ لکھے ہیں۔ بعض ۹۵۰ھ کا قول کرتے ہیں (کشف الظنون)۔
۲۰۹۳	۶۵۴	شرح الوقایہ جلد ثالث مع حاشیہ زبدۃ النہایہ	صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ الاکبر احمد المحبوبی المتوفی ۷۴۷ھ	۷۴۳ھ	مطبوع ۱۳۱۶ھ مطبع یوسفی لکھنو	۳۴۰	
							جلد ثالث ہے۔ کتاب البیوع سے کتاب الاجارہ کے ختم تک۔ شمس العلما مولوی عبد الحمید لکھنوی فرنگی محلی کا پوری جلد پر مستقل حاشیہ ہے۔ عمدۃ الرعایۃ کے طرز پر۔ آغاز کتاب البیع ھو مبادلۃ مال بمال عبارت ختم والصلح عن مال وابراء الدین (شارح رحمہ اللہ کا ترجمہ نمبر ۶۳۶ پر تحت کتاب مختصر الوقایہ لکھا گیا)۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

حضرت محشی شمس العلماء سلمہ اللہ ۔ مولنا عبد العلی بحر العلوم فرنگی محلی کی اولاد امجاد میں ہیں۔ آپکے دادا ۔ مولنا ابوالبقا محمد عبد الحکیم اور والد حضرت مولنا شاہ عبد الحلیم ہیں۔ ۱۴ جمادی الاولی سنہ [illegible] ہجری پنجشنبہ کے دن لکھنؤ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے دادا صاحب نے آپ کا نام عبد الحمید اور کنیت ابوالحامد رکھی۔ آغاز مکتب و بسم اللہ بھی آپ کو دادا صاحب نے ہی پڑھائی ۔ حافظ محمد عظیم لاہرپوری سے قران مجید حفظ کیا اور اپنے بڑے بھائی مولینا ابو السعید محمد عبد الخالق سے فارسی پڑھی۔ مختصرات عربیہ کو برادر معظم شمس العلماء مولینا ابو الفنا محمد عبد المجید صاحب اور برادر عم زاد مولنا ابو الکرم حافظ محمد اکرم صاحب سے پڑھا۔ موطا امام محمد۔ نور الانوار کسی قدر۔ شریفیہ سنن ابی داؤد کو جناب مولنا ابو الحسنات محمد عبد الحی صاحب کے یہاں تمام کیا۔ بقیہ متوسطات و مطولات کو عم مکرم شمس العلماء مولینا محمد نعیم سے پڑھکر فراغ حاصل کیا۔ ۱۳ ذی الحجہ سنہ [illegible] ہجری کو آپ کے عم موصوف نے جملہ علوم کی اجازت اور سند روایت عطا فرمائی۔ جس زمانہ میں کہ آپ پنج گنج وغیرہ ابتدائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ پڑھانے کا مشغلہ اسی وقت سے شروع کر دیا تھا۔ ابتدا از زمانہ تحصیل سے اس وقت تک برابر تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ دو حج ادا کیے۔ پہلی مرتبہ سنہ [illegible] اور دوسری مرتبہ سنہ [illegible] ہجری میں۔ اس مبارک سفر میں دونوں مرتبہ وہاں کے علماء کرام و محدثین عظام سے استفادہ کیا اکابرین علما سے سند روایت عطا ہوئی۔ سنہ ۱۲۹۹ھ لہ الاجد مولینا ابو الحیا محمد عبد الحلیم کے دست حق پرست پر سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور جملہ سلاسل خاندانی کی اجازت پائی اور حضرت والد صاحب نے اپنا قائم مقام و سجادہ نشین تجویز فرمایا ۱۵ شعبان سنہ [illegible] کو جب والد صاحب نے رحلت فرمائی تو خدمت سجادہ نشینی کی انجام دہی میں مصروف ہوئے۔ علاوہ اس حاشیہ کے چند مولفات آپ کے اور بھی مطبوعہ و غیر مطبوعہ ہیں۔ القول الوجیہ فی صفۃ المشبہہ۔ الکلام القدسی فی تفسیر آیت الکرسی۔ الحل الضروری لمختصر القدوری۔ الدر المکنون فی بحث الطاعون۔ جلوۂ نور در نفی سایۂ حضور۔ مروج تہذیب معروف باخلاق حمیدہ۔ التحقیق الاوجہ فی تفسیر من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ اس وقت تک سنہ [illegible] ہجری ہے۔ آپ لکھنؤ میں بقید حیات ہیں۔ یہ ترجمہ خود حضرت محشی سے دریافت ہوا ہے سلمہ اللہ تعالی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۹۲	۶۵۵	تکملۃ عمدۃ الرعایۃ علی المجلد الثالث لشرح الوقایۃ	مولوی فتح محمد تائب منتظم مدرسہ رفاہ المسلمین لکھنو		۱۳۰۵ھ مطبوعہ مطبع انوار محمدی لکھنؤ	۴۲۰	

عمدۃ الرعایا کا تکملہ ہے۔ جو شرح وقایہ کا مبسوط حاشیہ ہے۔ عمدۃ الرعایہ مولوی عبد الحی صاحب فرنگی محلی کا مولفہ ہے جس کو وہ اپنی حیات میں پورا نہ کر سکے۔ صرف جلدین اولین کا تحشیہ کرنے پائے تھے کہ پیک قضا نے پیام اجل پہنچایا۔ اُن کی وفات کے بعد مولوی فتح محمد صاحب اُن کے تلمیذ خاص نے تیسری جلد کا حاشیہ اپنے استاد کی روش پر لکھا۔ اور تکملہ عمدہ الرعایا اس کو قرار دیا۔ یہ حاشیہ مع اصل شرح کتاب البیوع سے کتاب الغصب کے آخر تک ہے۔ آغاز کتاب البیع ہو مبادلۃ المال بالمال۔ خاتمہ کتاب ولہ ان الطائر مجبول علی النقاء اس کتاب کے آخر میں ایک چھوٹا رسالہ مسمی القول السدید فی التحقیق والتقلید بھی منضم ہے۔ جو حضرت محشی سلمہ کا مؤلفہ ہے۔

محشی علام مولوی عبد الحی صاحب مرحوم کے ممتاز شاگردوں میں ہیں۔ لکھنؤ میں مدرسہ رفاہ المسلمین کا اہتمام اور جماعت اسلام کا انتظام آپ کے متعلق ہے۔ ہمدردی و فلاح قوم میں بہت بڑے ساعی رہتے ہیں۔ تصانیف وغیرہ سے خدمت اسلام کرتے ہیں۔ خلاصۃ التفاسیر۔ قواعد اسلام۔ ضروریات دین۔ وغیرہ آپ کے مصنفات ہیں۔ بارک اللہ فی عمرہ (تذکرہ علماء حال اردو)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۹۱	۶۵۶	السعایہ فی کشف ما فی شرح الوقایہ مع مقدمہ	مولوی عبد الحی بن مولنا عبد الحلیم لکھنوی فرنگی محلی۔ المتوفی ۱۳۰۴ھ	۱۲۹۶ھ	۱۳۰۱ھ مطبوع مصطفائی	صفحہ ۴۲ صفحہ ۵۰۲	

اس کتاب میں اصل متن وقایہ اور اس کی شرح دونوں کو بڑی بسط و تفصیل کے ساتھ حل کیا ہے۔ علماء ملت اور فقہاء امت کے اختلاف مسائل کو نہایت توضیح و تنقیح سے لکھا ہے اور ان کے دلائل معقولہ اور اصول مقبولہ کو شرح و تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مقامات معضلہ اور وقائع مشکلہ کو بہت خوبی سے صاف کیا ہے افسوس کہ مولف اس کتاب کو پورا نہ لکھ سکے۔ اس جلد میں صرف کتاب الطہارۃ کو باب المسح علی الخفین تک تمام کیا ہے۔ ابتدا میں کچھ فوائد اور کتاب کے موقوف علیہ بطریق مقدمہ علیحدہ رسالہ کی صورت میں لکھے ہیں اور مقدمۃ السعایہ سے اس کو نامزد کیا ہے۔

عبارت آغاز مقدمہ۔ لک الحمد یا من فقہنا فی الدین۔ عبارت خاتمہ مقدمہ۔ ھذا اخر الکلام فی ھذا المقام الیٰ قولہ والہٖ وصحبہ اجمعین۔ عبارت ابتداء کتاب احمدك یا من ھدانا الی معارج الدرایۃ۔ عبارت ختم کتاب۔ فیکون فی کلامہ تصریح بکونھا مسنونۃ

دوسری جلد اس کتاب کی صفحات آیندہ میں۔ لکھی گئی ہے۔

مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن اصول حدیث میں کتاب ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی تحت نمبر ۳ میں لکھا گیا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۵۴	۶۵۰	کتاب الخلاصہ	العلامہ افتخار الدین طاہر بن احمد بن عبد الرشید بن الحسین النجاری۔ المتوفی ۵۴۲ھ ہجری		قلمی	۹۳۲	

تقطیع کتابت ۶½×۴۔ انچ۔ سطر ۲۱۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ دلی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتابت صرف سیاہی سے ہے۔ کرمخوردگی کم۔ پیوندکاری زیادہ ہے۔ کچھ اوراق پر آبرسیدگی کا بھی اثر ہے۔ کتاب کے تمامی پر ایک چھوٹی سی مُہر بھی چسپاں ہے جو صاف طور پر پڑھی نہیں جاتی۔ عبارت کتاب میں کاتب نے بہت غلطیاں کی ہیں۔ غالباً بعد کتابت اس کی تصحیح نہیں کی گئی۔

اس کتاب میں مسائل فرعیہ کو بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ آخر سے ناقص ہے۔ کتاب الطہارت سے کتاب الصرف تک ہے۔ پہلے مولف نے اس فن میں دو مبسوط کتابیں۔ خزانۃ الواقعات۔ کتاب النصاب لکھی تھیں۔ بعض لوگوں کے اصرار سے یہ مختصر کتاب جو واقعات اور مسائل کی جامع ہے لکھی۔ خطبہ میں لکھتے ہیں۔ جمعت فی ھذا الفن نسختین احدیھما تسمیٰ خزانۃ الواقعات والثانیہ تسمیٰ کتاب النصاب فسألنی بعد ذلک بعض اخوانی ان اکتب نسخۃ یمکن ضبطھا وتلیسیر حفظھا فکتبت ھذہ النسخۃ جامعۃ للروایۃ خالیۃ عن الزوائد۔

ہر کتاب کے اول میں اُس کے ابواب اور فصول کی پوری فہرست لکھی ہے۔ مثلاً کتاب الطہارۃ میں لکھتے ہیں۔ تشتمل علیٰ تسعۃ فصول الاوّل فی المیاہ والثانی۔ فی کذ الیٰ آخرہ۔ آغاز کتاب ورق اوّل صفحہ ۲۔ الحمد للہ خالق الارواح والاجسام وجاعل النور والظلام ورق ۹۰ صفحہ اوّل ولو قال المصلی فی ایام التشریق اللہ اکبر لا یفسد صلوتہ ورق ۲۴۴ صفحہ ۲

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

فصل فی الحضانۃ احق الناس بحضانۃ الصغیر حال قیام النکاح۔ عبارت ختم کتاب ورق ۴۰۰
صفحہ ا۔ ولا یجوز قرض الحیوان والعقار والحسب وما کان متفاوتاً الکل فی الاصل۔ اس
کتاب کے دو نسخے خوشخط وغیر خوشخط ناقص وناتمام اسی فن کے مشتا عشابر بھی لکھے ہیں۔ صاحب
کشف الظنون نے اس کتاب کو خلاصۃ الفتاوے سے نامزد کیا ہے۔ اور فہرست قدیم مطبوعہ کتب خانہ میں
بھی یہی نام لکھا ہے۔ حالانکہ دیباچہ میں مولف لکھتے ہیں۔ وسمیتھا کتاب الخلاصۃ۔

مولف رحمہ اللہ بخارا میں سنہ ۴۸۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانہ میں عدیم النظیر اور یکتائے وقت
شمار کیے جاتے تھے۔ باوجودیکہ اجتہادی مرتبہ رکھتے تھے مگر مذہب حنفی کے مقلد و پابند رہے
اپنے والد قوام الدین احمد سے اکتساب علوم و فنون کیا جو عبد الرشید اپنے والد کے شاگرد تھے۔
ان کے علاوہ اپنے ماموں ظہیر الدین الحسن بن علی المرغینانی۔ اور شیخ حماد بن ابراہیم
اور قاضیخان حسن بن منصور سے بھی واسطۂ شاگردی رکھتے ہیں۔

ماورالنہر میں شیخ الحنفیہ اور مجتہد فی المسائل مانے جاتے تھے ان کے مصنفات میں خزانۃ الواقعات
اور کتاب النصاب۔ کتاب الخلاصہ بیان کیے گئے ہیں۔ ماہ جمادی الاولی سنہ مذکورہ بالا میں
وفات پائی۔

الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ۔ وغیر ذلک

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٢٢٣٦	٦٥٨	الصّارم المسلول علیٰ شاتم الرّسول	الامام تقی الدین۔ ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبداللہ بن تیمیۃ الحُرّانی المتوفی سنہ [illegible]ھ	سنہ ٦٩٣ھ	سنہ ١٣٢٢ھ مطبوع حیدرآباد	٦٠٠	

اس کتاب میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی جناب اقدس میں سوء ادبی اور دشنام دہندہ کی سزا کا حکم بنا بر حکم شرعی جس کا فتوے مفتی دے سکتا ہے بیان کیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ ابتدا میں چند سطور الحاقی ہیں۔ جن کا آغاز یہ ہے وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیماً الیٰ قولہ وقبر ضریحہ آغاز کتاب الحمد للہ الھادی النصیر فنعم النصیر ونعم الھاد خاتمۂ کتاب۔ تسلیماً کثیراً کثیراً

(ابن تیمیہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ٢٠٣ پر تحریر ہے)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۸۳	۶۵۹	کتاب الأم نبذ من الجزء السابع	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی المتوفی سنہ ۲۰۴ھ		سنہ ۱۱۰۱ھ قلمی	۱۸۲	

تقطیع کتابت ۸½ × ۵½ ، ۱۱×۶ انچ سطر ۲۳ خط و کاغذ عرب۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کا اثر اور پیوندکاری زیادہ ہے۔ بعض جگہ پیوندکاری کی وجہ سے عبارت کے کچھ کچھ الفاظ پڑھے نہیں جاتے۔ ابتدائی صفحے پر چھوٹی بڑی پانچ مہریں چسپاں ہیں جن میں صرف ایک مہر عارف شاہ مرید شاہجہاں بادشاہ کے نام کی پڑھی گئی باقی صاف طور سے پڑھنے میں نہیں آئیں۔ مجلد ہذا میں اوراق بے ترتیب رکھے گئے ہیں۔ جابجا عبارت میں غلطیاں ہیں اس کتاب کی یہ خوبی ضرور قابل قدر ہی کہ بہت پرانی لکھی ہوئی ہے۔ اس کی کتابت آٹھویں صدی کے شروع میں ہوئی ہی۔ اور متعدد کتاب خانہ شاہی وغیرہ میں رہ چکی ہی۔

یہ چند اجزا کتاب الاُمّ کے ہیں جو مجلد کردیے گئے ہیں۔ پوری کتاب الام جو مصر میں ۱۳۲۵ھ ہجری میں طبع ہوئی ہی اس کے سات حصے رکھے گئے ہیں۔ اس اعتبار سے اس مجلد میں ساتویں جزء کے اوراق ہیں جو بلا لحاظ تقدیم و تاخیر رکھے گئے ہیں۔ ابواب متقدمہ کو مؤخر اور ابواب مؤخرہ کو مقدم کیا گیا ہی۔

اس کے علاوہ اصل کتاب کی عبارت سے کمی اور تغیر بھی واقع ہی۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس کتاب کے مطبوع ہونے کے قبل یہ مجلد عزیز الوجود تھی مگر بعد طبع چنداں قابل وقعت نہیں۔

اس مجلد میں ابتدا باب الدِّیات سے کی گئی ہی اس مبحث سے کتاب اختلاف مالك والشافعی رضی اللہ عنہما تک ابواب کی ترتیب درست ہی اختلاف مالک و شافعی کا باب کتاب مطبوعہ میں باب الدیات سے مقدم رکھا گیا ہے۔ مجلد ہذا میں مؤخر الذکر ہے۔ کتاب اختلاف سے باب إعادة المكتوبة

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بمع الاسما مرتک ابواب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ یہ باب ہنوز ختم نہیں ہوا ہے کہ صفحات کی ترتیب بدل گئی ان تمام بابکے بعد باب رضاع الکبیر آیندہ صفحہ میں تحریر ہے حالانکہ باب الرضاع مطبوعہ کتاب میں بہت ابوابکے بعد مذکور ہے معلوم ہوا کہ باب الرضاع سے قبل جس قدر باجزاء ہونا چاہیے وہ اس جلد سے علیحدہ ہوگئے ہیں صفحہ ۲۰ کے آخر سے باب الصّلوٰۃ قبل الفطر و بعدہٗ لکھنا شروع کیا ہے صفحہ ۲۰ اپر بجائے اس بابکے باب ما جاء فی الصداق وغیرہ کی عبارت تحریر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے اوراق بھی گئے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کے صفحات بھی غیر مرتب معلوم ہوتے ہیں۔ کتاب الاُم کی ترتیب گو فقہی ابواب پر رکھی گئی ہے۔ لیکن یہ ترتیب متاخرین کی مصنفات سے جدا ہے۔ اس کتاب کا امام شافعی علیہ الرحمہ کی تصنیفات سے ہونا متفق علیہ ہے۔ مگر اس کتاب کے جمع کرنے والے میں اختلاف ہے۔ بعض بویطی کو جو امام شافعی کے شاگرد ہیں۔ اس کتاب کا جامع کہتے ہیں۔ بعض ربیع بن سلیمان مرادی مؤذن مصر کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے جامع بویطی ہیں مگر اُنھوں نے اپنا نام نہیں ذکر کیا۔ ربیع بن سلیمان نے صرف ابواب کی ترتیب کی ہے اس بنا پر اس کی نسبت اُن کی طرف کی جاتی ہے اور اس قول کی سند میں لکھتے ہیں۔ کما قال الغزالی فی الاحیاء ابتداء عبارت مجلد ہذا صفحہ ۲۔ اخبرنا الرّبیع بن سلیمان قال اخبرنا محمد بن ادریس الشافعی قال ابوحنیفۃ فی الدّیۃ علی اهل الذهب الف دینار عبارت خاتمہ صفحہ ۲۰۱ ان کان یوجد فیہ ماتروت۔ تم الجزء الخامس عشر من الاُمّ للشافعی وبتمامہ تم الکتاب وللہ الحمد والمنۃ وحسبنا اللہ وکفی ونعم الوکیل وصلّی اللہ علی رسولہ سیّدنا محمّد واٰلہ وصحبہ وسلّم۔ وکان الفراغ من نساختہ یوم الاحد السابع عشر من المحرّم سنۃ احدیٰ عشرۃ بعد سبعمائۃ من ھجرۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وسلم۔ (امام شافعیؒ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۲۶ پر تحریر ہوچکا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۲۲	۶۶۰	رمز الحقائق شرح کنز الدقائق المجلد الثانی	قاضی القضاۃ بدرالدین العلامۃ ابی محمد محمود بن احمد بن موسیٰ العینی المتوفی سنہ ۸۵۵ھ	سنہ ۸۱۶ھ	سنہ ۱۰۶۳ھ قلمی	۷۰۰	

تقطیع کتابت ۶ × ۷ درمیان چار ۔ پانچ انچھ۔ سطر ۲۱۔ خط و کاغذ عرب۔ متن سرخی اور شرح سیاہی سے لکھی ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ قریب قریب تمام کتاب پر کرم خوردگی کا اثر ہے۔ کہیں کم کہیں زائد۔ اول وآخر کے چند اوراق پر رقعہ دوزی بھی ہے۔ بعض جگہ آب رسیدگی کا دھبا بھی پایا جاتا ہے۔ آخر کتاب کے یہ عبارت لکھی ہے۔ دخل فی ملک الراجی عفو ربہ عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد جمال الدین اللبنانی سنہ ۱۰۶۳ھ

کنز الدقائق کے دوسرے حصہ کی مختصر شرح ہے۔ کتاب البیوع سے آخر کتاب تک۔ عبارت آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ کتاب فی بیان احکام البیوع وفی بعض النسخ البیع والاصل ان لا یجمع لانہ مصدر ورق ۱۹ صفحہ ۱ ولو اعتقہ علی مال لم یرجع لبشئ لا تہ جنس مبد لـــہ ورق ۲۱۶ صفحہ ۲ ولا یجبر ایضا بسبب دین خاتمۂ کتاب ورق ۳۵۰۔ صفحہ اول فبقی الباقی مقسوما علی سہا مہم واللہ سبحانہ وتعالیٰ علم بالصواب قال المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ قد تجز تحریرہ وتنقیحہ ثانیا علی ید مؤلفہ ومسطرہ ابو محمد محمود بن احمد العینی عاملہ اللہ وبوالدیہ بلطفہ الجلی والخفی یوم الاربعاء لعشرین من ذی الحجۃ الحرام عام ثمانیہ عشر وثمان مائۃ من الہجرۃ النبویۃ بالقاہرہ بحظ حارۃ کتامۃ بالقرب من الجامع الازہر عمرہ اللہ تعالیٰ بذکرہ علیہ افضل الصلاۃ والسلام وکان الفراغ من تسویدہ وتبییضہ اولا ربیع الاخر عام سنۃ عشر وثمان مائۃ من الہجرۃ النبویۃ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اس عبارت میں جہاں جہاں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے وہاں کی عبارت بوجہ پیوندکاری اصل کتاب کے پڑھی نہیں گئی ہے۔

خاتمہ تحریر کتاب فی یوم السبت المبارک سادس عشر ربیع الاخر سنہ ۱۰۷۳ھ ثلثة وسبعین والف من الہجرة النبویة علی صاحبہا افضل الصلوة والسلام والحمد للہ اولاً و اٰخراً وان تجد عیباً فسد الخللا۔ جل من لا فیہ عیب وعلا۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وسلم الیٰ یوم الدین اٰمین۔ چند نسخے اس کتاب کے قلمی و مطبوع نمبر ۲۳۰ سے نمبر [illegible] تک لکھے ہوئے ہیں۔

علامہ بدر الدین عینی نصف رمضان سنہ ۷۶۲ھ ہجری میں حلب میں پیدا ہوئے۔ ان کو عنتابی بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ عین تاب میں جو حلب سے تین منزل کے فاصلہ پر ہے۔ ان کے والد قاضی تھے اس مناسبت سے یہ نسبت کی گئی۔ بہت بڑے فقیہ اور محدث ہیں۔ ماہرین میں ان کا شمار کیا جاتا ہے علمائے احناف میں اعلیٰ درجہ کے عالم باعمل ہیں۔ ادب۔ معانی۔ نحو۔ اصول فقہ۔ لغت وغیرہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ ان کے علاوہ جملہ فنون میں وسیع النظر تھے۔ مصر میں عہدۂ قضا پر مامور رہے۔ حنفی مذہب کے مطابق فیصلہ کرتے۔ ان کے مولفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔

شرح بخاری۔ شرح شواہد۔ شرح معانی الاثار۔ شرح الہدایہ۔ شرح الکنز۔ شرح المجمع۔ شرح درر البحار۔ طبقات الحنفیہ۔ طبقات الشعراء۔ مختصر تاریخ ابن عساکر۔ بہت جلد کتابت کرتے۔ جامع الازہر کے قریب ایک مدرسہ بھی آباد کر رکھا تھا۔ اپنی جملہ کتابیں اسی مدرسہ کو وقف کر دیں۔ ماہ ذی الحجہ سنہ متذکرہ بالا میں وفات پائی۔ حسن المحاضرہ۔ الفوائد البہیہ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۱۳	۶۶۱	الرسالہ فی حکم قراءۃ الفاتحۃ	مولوی عبدالقادر بن القاضی احمد		قلمی	۳۸	
		تقطیع کتابت ۶½ × ۶ ۱۳½ انچ۔ سطر ۱۰ کاغذ بادامی انگریزی خط نستعلیق معمولی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے غالباً مؤلف نے اپنے ہاتھ سے کتابت کی ہے۔ کرمخوردگی وپیوندکاری وغیرہ سے محفوظ ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ قراءۃ فاتحہ خلف امام کے باب میں جو اقوال مختلف ہیں اُن کو جمع کیا ہے اور عدم قراءۃ کو ترجیح دی ہے۔ عبارت آغاز الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین عبارت خاتمہ صفحہ ۳۸۔ فھذا المذھب اسلم واللہ اعلم الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ھدانا اللہ وصلی اللہ علیٰ من اصطفاہ وارتضاہ۔ مؤلف غیر مشاہیر لوگوں میں ہیں ان کی تحقیق نہیں ہوئی۔						
۲۴۰۰	۶۶۲	عجالۃ المحتاج الی توجیہ المنہاج کامل	الشیخ سراج الدین ابوحفص عمر بن علی بن احمد بن محمد الانصاری المشہور بابن الملقن المتوفی سنہ ۸۰۴ھ	سنہ ۸۰۳ھ	قلمی	۵۹۰	
		تقطیع کتابت ۱۱½ × ۸ ۱۶½ انچ سطر ۲۱ خط و کاغذ عرب کتابت سرخی وسیاہی سے۔ کاتب کا نام پیوندکاری کے سبب سے پڑھا نہیں گیا۔ اس کے بعد ابن محمد العراقی لکھا ہے۔ اسی طرح سن						

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کتابت بھی رفتہ دوزی سے چھپا ہوا ہی۔ تمام اوراق کے حواشی پر پیوند کاری اور کرمخوردگی ہے بعض جگہ سطور پر بھی کسی قدر اس کا اثر ہی پہلے صفحہ پر تین مہریں چسپاں ہیں جو بالکل ابھری نہیں۔ پچھلے صفحہ پر بھی ایک مہر ہی وہ بھی صاف پڑھنے میں نہیں آتی۔ صرف خانہ زاد بادشاہ عالمگیر پڑھا جاتا ہی۔

یہ کتاب منہاج الطالبین کی شرح ہی جو شافعی مذہب کے مطابق فقہی کتاب ہی جس کو امام نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ ہجری نے تالیف کیا ہی۔ اس کتاب کی بہت سی شروح اکابر علما نے لکھی ہیں۔ مولف کتاب ہذا نے بھی علاوہ اس شرح کے دو شرح اس کی اور بھی لکھی ہیں۔ یہ شرح انہیں شرحین کا انتخاب ہے جو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے کیا گیا ہی۔ کامل شرح ہے کتاب الطہارۃ سے ختم کتاب امہات اولاد تک۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ ربنا اٰتنا من لدنك رحمةً وهيّئ لنا من امرنا رشدا۔ احمد الله على ما انعم واشكره على ما الهم واشهد ان لا اله الا الله الملك الاعظم وان محمدًا عبده ورسوله المبجّل المكرّم صفحہ ۱۴۔ باب النجاسة النجس فى اللغة القذر وفى الشرع ما فصله المصنف صفحہ ۴۰۴۔ قلت وبه صرّح الفاخر فى تعليقه فى باب الوقف۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۰۹ لانه اتلاف حصل بالاستمتاع فاشبه الاتلاف بالاكل واللبس وهذا اٰخر ما يسره الله تعالى وله الحمد والمنة من هذه العجالة المباركة ان شاء الله تعالى قال مؤلف رضى الله عنه وابقاه للمسلمين فى خير وعافية اتفق نجاز ذلك فى مسا يوم الثلثا سادس عشر شهر جمادى الآخره سنة ثلث وستين وسبعمائة غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم وقد فرغ هذه النسخه المباركه على يد عبده الضعيف الفقير المحتاج الى رحمة الله بن محمود العراقى عامله الله تعالى فى يوم الاحد الخامس والعشرين من شهر جمادى الآخر۔

جہاں جہاں سفیدی چھوٹی ہوئی ہو وہاں کی عبارت پیوند کاری کی وجہ سے پڑھی نہیں گئی۔ ایک نسخہ کامل

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							قلمی اس کتاب کا دو جلدوں میں ١٣١١ھ اور ١٣١٢ھ پر اسی فن کے تحریر ہے. مگر مصنف کا نام وہاں تقی الدین بن المعز المصری الشافعی۔ لکھا ہے جو غلط ہے مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن حدیث میں تحت کتاب الکلام علی سنۃ الجمعۃ قبلہا و بعدہا ٩٢٩ھ پر لکھا گیا۔
٢٥٠٠	٦٦٣	کتاب الام مع الفہرست الجزء الاول وبہامشہ مختصر المزنی	الامام ابی عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی المتوفی سنہ ٢٠٤ھ	•	سنہ ١٣٢١ھ مطبوعہ مصر	٢٦٤	کتاب الام کے متعلق نمبر ٦٥٩ پر لکھا گیا ہے۔ یہ مطبوعہ نسخہ ہے جس کے سات جزو ہیں یہ پہلا جزء ہے باب الطہارۃ سے باب الحکم فیمن دخل فی صلاۃ او صوم تک حاشیہ پر مختصر المزنی ہے فروع شافعیہ میں جس کو الشیخ الامام اسماعیل بن یحییٰ المزنی الشافعی متوفی ٢٦٤ھ ہجری نے تالیف کیا ہے۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے مذہب شافعی میں کتاب لکھی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۰۰	۶۶۴	کتاب الام مع الفہرست الجزء الثانی وبہامشہ مختصر المزنی	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی المتوفی سنہ ۲۰۴ھ		۱۳۲۱ مطبوعہ مصر	۲۴۰	
		دوسرا جزء ہی کتاب الزکوۃ سے باب نذر التبرر کے ختم تک۔					
۲۵۰۰	۶۶۵	کتاب الام مع الفہرست الجزء الثالث وبہامشہ مختصر المزنی	ایضاً		۱۳۲۱ مطبوعہ مصر	۲۹۴	
		تیسرا جزء ہی کتاب البیوع سے باب الجعالۃ کے ختم تک۔					
ایضاً	۶۶۶	کتاب الام مع الفہرست الجزء الرابع وبہامشہ مختصر المزنی	ایضاً		ایضاً ۱۳۲۲	۲۰۵	
		چوتھا جزء ہی کتاب الفرائض سے فی المرتد کے ختم تک۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۰۰	۶۶۰	کتاب الام مع الفہرست الجزء الخامس وبہامشہ مختصر المزنی	الامام ابی عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی المتوفی سنہ ۲۰۴ھ		سنہ ۱۳۲۲ھ مطبوعہ مصر	۲۰۰	
		پانچواں جزو ہے کتاب النکاح سے الشہادۃ فی الایمان کے ختم تک اس جلد کے ختم پر مختصر المزنی ختم ہوگئی۔					
۲۵۰۰	۶۶۰	کتاب الام مع الفہرست الجزء السادس وبہامشہ مسند الامام الشافعی	ایضاً		سنہ ۱۳۲۳ھ مطبوعہ مصر	۲۰۰	
		چھٹا جزو ہے کتاب خراج العمد سے الامتناع من یمین تک اس جزو کے حاشیہ پر مسند امام شافعی ہے جو فن حدیث میں نمبر ۱۵۶ شمار کے بعد لکھی ہے۔					
۲۵۰۰	۶۶۹	کتاب الام مع الفہرست الجزء السابع وبہامشہ کتاب اختلاف الحدیث للامام الشافعی۔	ایضاً		سنہ ۱۳۲۵ھ ایضاً	۳۱۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ساتواں جزء باب ما لاتقضی فیہ بالیمین سے باب الولاء کے ختم تک اور اسی جزء کے ختم پر کتاب کا خاتمہ۔ اس ساتویں جزء کے حاشیہ پر کتاب اختلاف الحدیث مصنفہ امام شافعی رحمہ اللہ بھی ہے۔ اختلاف الحدیث فن حدیث میں نمبر ١٦٥ھ کے بعد لکھی گئی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث کے نمبر ٥٢٦ھ کے تحت میں لکھا گیا ہے۔
		مختصر المزنی	الشیخ الامام ابو ابراہیم اسمٰعیل بن یحییٰ المزنی المتوفی سنہ ٢٦٤ھ				
							یہ پہلی کتاب ہے جو مذہب شافعی میں تالیف ہوئی ہے۔ فروع شافعیہ میں بڑی مستند و معتبر مانی گئی ہے۔ تمام اقطار و امصار میں متداول ہے۔ بہت سے اکابرین علماء نے اس کے شروح لکھے ہیں۔ کتاب الام مرقومۂ بالا کے پہلے حصے کے حاشیے پر اس کا آغاز اور پانچویں حصہ کے حاشیے کے ختم پر اس کا ختم ہے۔ ابتداء حاشیہ صفحہ قال ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی رحمہ اللہ اختصرت ہذا الکتاب من علم محمد بن ادریس الشافعی۔ امام المزنی رحمہ اللہ مصر کے رہنے والے ہیں۔ مزینہ بنت کلب کی طرف ان کی نسبت کی گئی ہے جو بہت بڑا اور مشہور قبیلہ ہے۔ بڑے زاہد اور عالم مجتہد ہیں۔ امام الشافعین کہے جاتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے ممتاز شاگرد ہیں۔ ان کے حق میں امام شافعی کا یہ قول ہے کہ المزنی ناصر مذہبی۔ شافعی مذہب میں بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ الجامع الکبیر۔ الجامع الصغیر۔ مختصر المختصر۔ المنثور۔ المسائل المعتبرہ۔ الترغیب فی ا

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">وغیر ذلک - اپنی کتاب مختصر میں جب کسی مسئلہ کو لکھ چکتے تو شکر اللہ تعالیٰ دو رکعت نفل پڑھتے - غایت درجہ کے پرہیز گار و متقی تھے - اگر احیاناً جماعت فوت ہو جاتی اور تنہا نماز پڑھنے کا اتفاق ہو جاتا تو بجائے ایک نماز کے پچیس نمازیں پڑھتے اس خیال سے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صلاۃ الجماعۃ افضل من صلاۃ احدکم وحدہ بخمس وعشرین درجۃ امام شافعی رحمہ اللہ کو بعد وفات انہوں نے ہی غسل دیا ہے - بعضے کہتے ہیں کہ اس کام میں ربیع بھی ان کے شریک تھے - ان کے محامد و مناقب بہت ہیں - نوانثی برس کی عمر میں سن دو سو چونسٹھ ہجری رمضان المبارک کے آخر عشرہ میں کہ چھ روز ختم ماہ میں باقی تھے - مصر میں وفات پائی - اور قرافہ صغرے میں امام شافعی کے قریب مدفون ہوئے - ربیع بن سلیمان نے نماز جنازہ پڑھائی - ان کی قبر مبارک زیارتگاہ عام وخاص ہے -
ابن خلکان</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6"></td></tr>
<tr><td>۲۶۱۹</td><td>۶۰۰</td><td>المدونۃ الکبرے مع مقدمات ابن رشد ومع کتاب تزیین الممالک وغیرہ</td><td>امام ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد جنادۃ العتقی الفقیہ المالکی المتوفی سنہ ۱۹۱ھ</td><td></td><td>سنہ ۱۳۲۵ھ
مطبوعہ مصر</td><td>صفحہ ۶۸
صفحہ ۲۲
صفحہ ۴۳۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مالکی مذہب کی یہ بہت بڑی اور معتبر کتاب ہے - کشف الظنون میں اس کتاب کی نسبت تالیف امام ابن القاسم کی طرف کی گئی ہے جو امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور کتاب کا نام صرف مدونہ بیان کیا گیا ہے - ابن خلکان میں بھی اسی طرح پر ہے - امام سحنون المتوفی سنہ ۲۴۰ھ کو جو اس کتاب کے راوی ہیں</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

امام ابن القاسم کا شاگرد بتایا گیا ہے۔ اس مطبوع کتاب میں مُدونہ کے ساتھ کبرے کا لفظ بھی بڑھایا گیا ہے اور نسبتِ تالیف امام مالک کی طرف کی گئی ہے۔ اس مطبوعہ نسخہ میں کتاب مدونہ سے پہلے دو رسالے اور بھی ہیں۔ پہلا رسالہ حضرت مالک رحمہ اللہ کے حالات ہیں اس کو سیوطی نے تالیف کیا ہے۔ دوسرے رسالے میں امام سحنون امام ابن القاسم۔ امام اشہب کے مختصر حالات لکھے ہوئے ہیں۔ اس مطبع میں پوری کتاب کے چار حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے۔ ایک ہی صفحہ میں مدونہ اور مقدمات ابن رشد لکھے ہوئے ہیں۔ دونوں کتابوں میں فاصلہ رکھنے کی غرض سے خط جدولی کھنچا ہوا ہے۔ اس خط کے اگلے جانب مدونہ۔ اور پچھلی طرف مقدمات ہیں۔ اس کتاب مقدمات میں احکام شرعیہ کو ربط وضبط اور مسائل مشکلہ ومتفرقہ مدونہ کو تفصیل وبسط کے ساتھ لکھا ہے۔ اس جلد کی ابتدا ما جاء فی الوضوء سے اور خاتمہ کتاب الذبائح پر ہے۔ عبارت آغاز کتاب مدونہ ماجاء فی الوضوء قال سحنون قلت لعبد الرحمن بن القاسم ارأیت الوضوء اکان مالک یوقت فیہ۔ عبارت شروع مقدمات قال الفقیر محمد بن احمد بن رشد امابعد حمد اللہ تعالی الذی ھدانا للایمان والاسلام عبارت ختم جلد پہلی مدونہ ولم یخرج وان خرج الذی لاشئ فیہ اعاد الضرب۔ عبارت ختم جلد پہلی مقدمات والقولان الاولان مرویان عن مالک کتاب کے شروع سے پہلے دونوں کتابوں کی فہرستیں بھی منضم ہیں۔

امام ابن القاسم کی ولادت میں سنہ ایکسو اٹھائیس سے ۱۳۲ تک اختلاف ہے۔ مذہب مالکی کے بہت بڑے فقیہ۔ عالم زاہد ہیں۔ بیس سال تک امام مالک رحمہ اللہ کی صحبت سے فیضیاب رہے۔ ان کی وفات کے بعد۔ اُن کے شاگرد انھیں سے انتفاع حاصل کرتے رہے۔ عتقی کہے جاتے ہیں اس وجہ سے کہ عتقا جو چند قبائل کا مجموعہ ہے اُس کی طرف منسوب ہیں ۱۹۱ھ ہجری میں مصر میں انتقال فرمایا۔ اور باب القرافۃ الصغرٰی کے باہر مدفون ہوئے۔

(ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۱۹	۶۶۱	المدونۃ الکبریٰ مع مقدمات ابن رشد الجزء الثانی	امام ابو عبد اللہ عبد الرحمٰن بن القاسم بن خالد جنادۃ العتقی الفقیہ المالکی المتوفیٰ ۱۹۱ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۴۰۲	
		دوسری جلد ہے۔ کتاب القضایا سے فی اختلاف الشہادۃ فی العتق کے ختم تک۔ ابتدا میں فہرست بھی شامل ہے۔ عبارت آغاز جلد ثانی یہ ہے وصلی اللہ علیٰ نبیہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کتاب الضحایا قلت لابن القاسم ارائیت ما دون الثنی من الابل والبقر والمعز ھل یجزی فی شیٔ من الضحایا والھدایا فی قول مالک					
۲۶۱۹	۶۶۲	المدونۃ الکبریٰ مع مقدمات ابن رشد الجزء الثالث	ایضاً		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۴۰۶	
		تیسری جلد ہے کتاب المکاتب سے فی الاقالۃ فی کراء الارض بزیادۃ دراھم کے ختم تک۔ شروع کتاب میں فہرست مقدمات اور آخر میں فہرست مدونہ شامل ہے۔ عبارت شروع جلد ثانی وبہ نستعین کتاب المکاتب فی المکاتب وفی قول اللہ و آتوھم من مال اللہ الذی آتاکم قال سحنون قلت لعبد الرحمٰن بن القاسم ارائیت قول اللہ عز وجل					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مقدمات ابن رُشد اس جلد کے ختم پر ختم ہو گئے۔					
۲۶۱۹	۶۰۳	المدونۃ الکبریٰ الجزء الرابع	امام ابو عبد اللہ عبد الرحمٰن بن القاسم بن خالد جنادۃ العتقی الفقیہ المالکی المتوفی ۱۹۱ھ		۱۳۲۳ھ مطبوعہ مصر	۵۱۴	
		چوتھی جلد ہے۔ کتاب المساقات سے ماجاء فیمن حفر بیرًا کے ختم تک۔ اور اسی بیان پر کتاب مدونہ ختم ہوئی ہے۔ آغاز کتاب سے پہلے فہرست بھی شامل ہے۔ شروع عبارت جلد رابع وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم فی المساقاۃ وما یجوز من استثناء البیاض قلت لعبد الرحمٰن بن القاسم أرأیت ان اخذت نخلاً۔					
۲۶۱۲	۶۰۴	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ المجلد الاول	الامام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیۃ الحرانی المتوفی ۷۲۸ھ		۱۳۲۶ھ مطبوعہ مصر	۴۱۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس کتاب میں تمام فروعات فقہیہ کو مسئلہ مسئلہ کرکے لکھا ہے۔ پہلے مسئول عنہ کو عنوان مسئلہ سے لکھکر تحقیق و تنقیح کو عنوانِ جواب سے لکھا ہے۔ پوری کتاب میں تمام مسائل کے لکھنے کا یہی انداز رکھا ہے۔ کتاب کی خوبی اور حسن بیان میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ پہلی مجلد ہے۔ مسئلہ نیت سے شروع کی گئی ہے اور فصل فی احادیث یحتج بھا بعض الفقھاء علی اشیاء وھی باطلۃ پر ختم ہوئی ہے۔ شروع عبارت کتاب صفحہ ۲ قال شیخ الاسلام قدوۃ الانام علم علماء الاعلام خاتمۃ الحفاظ والمجتھدین تقی الدین ابو العباس۔ ختم عبارت صفحہ ۴۱۶ والکلام علی ھذا مبسوط فی موضع اٰخر واللہ تعالیٰ اعلم۔ ابتدا میں فہرست کتاب بھی شامل ہے
۲۶۱۲	۶۰۵	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ المجلد الثانی	الامام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیہ الحرانی المتوفی ۷۲۸ھ		سنہ ۱۳۲۶ھ مطبوعہ مصر	۳۶۲	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ دوسری جلد ہے مسئلہ فی تنوع صلوٰۃ التطوع سے شروع اور فصل یشتمل علی قاعدۃ فی مواضع الائمۃ فی مجامع الامۃ پر ختم ہے۔ اس جلد پر کتاب کا ختم نہیں ہوا ہے۔ آخر میں لکھا ہے ویلیہ المجلد الثالث۔ شروع عبارت مجلد ہذا صفحہ ۲۔ المسئلۃ الاولی فی رجل جمع جماعۃ علی نافلۃ۔ ختم عبارت صفحہ ۲۶۲ التی بہا قیام الامۃ الانسانیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔ آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔ ابن تیمیہ کا ترجمہ فن تفسیر میں تحت نمبر ۲۰۲۔ لکھا گیا					
۲۸۳۵	۶۶۶	اختلاف الفقہاء مع مقدمہ	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بہ ابن جریر بن یزید بن خالد الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۰ھ	صفحہ ۲۴ صفحہ ۱۶۱ صفحہ ۱۳۲	
		اس کتاب کا کتب خانۂ خدیویہ مصر میں ایک قلمی نسخہ کتاب المدبر سے کتاب الکفالۃ تک موجود تھا ڈکٹو۔ فریڈریک کرن الالمانی البرلینی جو اس کے مصحح ہیں۔ اُن کے اہتمام سے اسی قدر مطبوع ہوا۔ حضرت مصحح نے کتاب سے پہلے ایک مقدمہ بھی لکھدیا ہے جس میں مختصر حالت مصنف کی اور دوسرے ضروری امورات جن کا تعلق اس فن اور مضامین کتاب سے ہے لکھے ہیں۔ یہ نسخہ کتاب المدبر سے کتاب الغصب کے آخر تک ہمہ جہت درست اور ٹھیک ہے اس کے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بعد جو کتاب الکفالہ شروع کیا گیا ہے۔ اُس کی ابتدائی عبارت نہیں ہے درمیانی عبارت سے ابتدا کی گئی ہے۔ یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ اس سے قبل کس مقدار عبارت کی کمی ہے۔ مصحح صاحب اس نقصان کے عذر میں لکھتے ہیں کہ اس سے قبل کے مضامین اصل کتاب میں ضائع ہوگئے ہیں۔ اُن کی عبارت یہ ہے ضاع ما کان قبل هذا من الكتاب وكتب فی اعلیٰ هذه الصفحة فيه متفرقات الضمان۔

اسی وجہ سے صفحات ماقبل کا شمار علیحدہ اور اس باب سے صفحات کا شمار علیحدہ رکھا گیا ہے

کشف الظنون میں اس کتاب کو اختلاف العلماء سے نامزد کیا ہے۔

امام طبری علیہ الرحمۃ نے اس کتاب میں باستثناء امام احمد کے مجتہدین ثلثہ کے اختلافات کو جو فرعیات میں ہوا ہے دکھایا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کو وہ فقیہ نہیں مانتے بلکہ محدث سمجھتے ہیں۔

آغاز عبارت کتاب۔ اجمعت الحجة التي لا يجوز خلافها ان من دبّر عبده ثم لم يحدث لتدبيره ذلك

عبارت ختم کتاب الغصب واجمعوا انه اذا اغتصبه عبدا او امة فلا شئ على المغصوب منه۔

ابتدائی عبارت کتاب الکفالۃ تقضاؤا اياه ذلك وذلك انه كان يقول۔

انتہائی عبارت کتاب الکفالۃ وكذلك الخدمة في قولنا وقولهم۔

اس کے بعد حضرت مصحح نے تقریباً ڈیڑھ ورق پر مسئلہ استمناء جو کتاب اختلاف الفقہاء طبری میں پڑھا تھا اُس کو لکھا ہے۔

(امام طبری کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۱۲۵۰ کے تحت میں تحریر ہے)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۵۹	۶۷۷	التحف فی مسائل السلف	شیخ الاسلام القاضی العلامۃ البدر محمد بن علی الشوکانی		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۰ھ	۱۴	
		یہ مختصر رسالہ بطریق استفتا ہی اس امر کا سوال کیا گیا ہی کہ نصوص قرآنیہ میں جو آیات استوا وغیرہ وارد ہیں۔ ان کا حمل ظاہری معنی پر بلا تکیف و تمثیل و تاویل کیا جاوے یا کیا۔ مولف نے اُس کا جواب عقائد سلف کے موافق لکھا ہی عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خیر الانام وآلہ الکرام۔ عبارت ختم صفحہ ۱۴۔ واللہ اعلم انتھت الرسالۃ المفیدہ کما وجدت و للہ الحمد اولا وآخرا وظاھرا وباطنا واصلی واسلم علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ اس رسالہ کے مولف کا حال محقق نہیں ہوا۔					
۲۶۹۱	۶۷۸	تاسیس النظر مع رسالہ فی الاصول	الامام ابو زید عبید اللہ بن عمر بن عیسی الدبوسی الفقیہ الحنفی المتوفی سنہ ۴۳۰ھ وقیل ۴۳۲ھ		مطبوعہ مصر	۸۶	
		اس مجلد میں دو کتابیں ہیں۔ تاسیس النظر، رسالہ فی الاصول، تاسیس النظر میں مسائل خلافیہ بین الفقہا کو بیان کیا ہی اور ان اصول کا بھی ذکر ہی جن کی بنا پر مسائل میں خلاف واقع ہوا ہی۔ مسائل مختلف فیہا کا انحصار آٹھ قسموں میں کیا گیا ہی۔ آخر میں ان آٹھ قسموں کے علاوہ ایک اور بھی قسم مذکور ہی جس میں اُس اصل کا					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ذکر ہی جو مسائل کا مبنی علیہ ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں۔

لمّا نظرت فی المسائل التی اختلف فیہا الفقہاء فوجدتہا منقسمۃ علی اقسام ثمانیۃ الی قولہ واودعت فی آخر ہذہ الاقسام الثمانیۃ قسما آخر ذکرت فیہ اصولا یشتمل کل اصل علی مسائل خلافیۃ متفرقۃ۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین۔ عبارت ختم کتاب صفحہ ۸۰ وعند ابی یوسف یوخذ منہ عشران ویغیر ذلک المقدار واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

مولف علیہ الرحمہ فقہائے حنفیہ میں بہت بڑے شخص ہیں۔ بخارا و سمرقند کے اکابر مشائخ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ علم خلاف کی تدوین و ترویج کے واضع اول یہی ہیں۔ جلیل القدر فقہا سے مناظرہ کا اتفاق ہوا۔ غلبہ انھیں کی جانب رہا۔ تصانیف و تعالیق ان کے سب مفید اور نافع ہیں اجل مصنفات میں کتاب الاسرار، تقویم الادلۃ بیان کیے گئے ہیں۔ دبوسیہ جو بخارا اور سمرقند کے درمیان چھوٹا سا شہر یا قریہ ہے اس کے رہنے والے ہیں۔ گو وفات ان کی بخارا میں ہوئی ہے سنہ وفات میں اختلاف ہے۔ ابن خلکان میں سنہ ۴۳۰ھ اور طبقات الحنفیہ میں ۴۳۲ھ لکھے ہیں۔ ابن خلکان۔ طبقات الحنفیہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی الاصول	الشیخ ابو الحسن عبید اللہ بن الحسین بن دلال بن دلھم الکرخی المتوفی سنہ ۳۴۰ھ				

یہ رسالہ فن اصول فقہ میں لکھا گیا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۲۸	۶۷۹	رسائل فی الوقف	عمر لطفی الحانی امام محکمۃ الاستئناف		مطبوعہ مصر	۶۰	

سات رسائل کا مجموعہ ہے جن میں اوقاف کی اصلی حالت ـ اختلاف ـ طریقہ اجرا ـ اوقاف کے شرعی احکام ـ اوقاف کے سلطنتی احکام وغیرہ وغیرہ ذکر کیے گئے ہیں ـ رسائل کے شروع سے پہلے ایک مقدمہ منجانب عمر لطفی جوان رسائل کے مرتب ہیں مذکور ہے ـ جس میں ساتوں رسائل کی حالت اجمالی طور پر ذکر کی گئی ہے ـ آغاز رسالہ اول صفحہ ۱ تنازع السلطنۃ بین القضاء الاہلی والقضاء الشرعی عبارت ختم رسالہ ہفتم ـ ولمثل ہذا فلیعمل العاملون ـ

عمر لطفی کی حالت دریافت نہیں ہوئی ـ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۲۹	۶۸۰	الاحکام الشرعیۃ فی احوال الشخصیۃ	العلامۃ محمد قدری پاشا المتوفی سنہ ۱۳۰۶ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۷ھ	۱۱۰	

اس کتاب میں جزئیات مسائل کو جن کا تعلق نکاح ـ طلاق ـ نسب ـ ہبہ وصیت وغیرہ سے ہے حنفی مذہب کے موافق اجمالی طور پر لکھے ہیں ـ کتاب باوجود مختصر ہونے کے بہت سے مسائل کا ذخیرہ ہے ـ عبارت آغاز صفحہ ۲ ـ الحمد للہ الذی جعل الحمد فاتحۃ الکتاب ووفق من شاء لعنایتہ وارشادہ للہدایۃ والصواب ـ ختم کتاب صفحہ ۱۰۵ ـ القرابۃ الاب والثلث لمن یدلی بقرابۃ الام واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ـ

مولف کتاب چودھویں صدی کے شخص ہیں جن کی تفصیلی حالت دیکھی نہیں گئی ـ فہرست کتبخانہ خدیویہ مصریہ میں صرف اس قدر لکھا ہے کہ ۱۰ ربیع الاولی چہارشنبہ کے روز سنہ ۱۳۰۶ ہجری میں مولف کا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انتقال ہوا ہے					
۲۰۰۶	۶۸۱	الاحکام السلطانیۃ	الشیخ الامام ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب البصری الماوردی الشافعی المتوفی سنہ ۴۵۰ھ		مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۷ھ	۲۲۴	

اس کتاب میں۔ احکام امامت۔ احکام وزارت۔ احکام ولایت۔ احکام قضاء۔ احکام غنیمت احکام محتسب۔ وغیرہ کو شرح و بسط کیساتھ لکھا ہے۔ مسائل کے ذکر میں اختلاف ائمہ کو بھی بیان کیا ہے پوری کتاب کی بیس ۲۰ ابواب پر تقسیم کی گئی ہے آغاز عبارت کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اوضح لنا معالم الدین ومنّ علینا بالکتاب المبین۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۲۴ واستوفینا ما قصروا فیہ وانا اسئل اللہ توفیقا لما توخیناہ وعونا علی ما نویناہ بمنہ ومشتیہ وھو حسبی ونعم الوکیل۔

کتاب کے آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔

مولف رحمہ اللہ بصری الاصل ہیں۔ بغداد میں زیادہ قیام ہونے کی وجہ سے وہی وطن ہو گیا تھا۔ فقہاء شافعیہ میں متبحر سمجھے جاتے ہیں۔ معرفت مذہب میں ید طولی رکھتے۔ ابی القاسم حمیری سے بصرہ میں اور ابو حامد اسفرائنی سے بغداد میں علم فقہ حاصل کیا۔ بہت سے شہروں میں عہدۂ قضاء پر مامور رہے اسی وجہ سے اقضی القضاۃ کہے جاتے ہیں حاوی کبیر کے علاوہ دیگر فروعات فقہیہ میں

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ضخیم کتاب ہے، تفسیر القرآن الکریم۔ النکت والعیون ادب الدین والدنیا۔ الاحکام السلطانیہ۔ قانون الوزارت۔ سیاستہ الملک والاقناع فی المذہب ان کے مصنفات ہیں۔ ان کے سوا اصول فقہ اور علم ادب میں بھی کچھ مولفات بیان کیے گئے ہیں۔ جس قدر کتابیں تصنیف وتالیف کی تھیں۔ اپنی حیات میں ان کا اظہار کسی پر نہیں کیا۔ ایک محفوظ جگہ پر ان کا ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا۔ جب موت کا وقت قریب پہنچا تو ایک معتمد شخص سے بیان کیا کہ فلاں جگہ جو اس قدر کتابیں جمع ہیں وہ میری تصنیف ہیں اس وقت تک میں نے اس وجہ سے مخفی رکھا ہو کہ خلوص نیت لوجہ اللہ میں نے اپنے میں نہیں دیکھا سو اب میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ جب میری نزع کی حالت ہو تو تم اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں رکھنا۔ اگر میرے ہاتھ میں تمہارا ہاتھ دب جاوے اور میں اس کی گرفت کرلوں تو علامت عدم قبولیت کی ہے۔ تمام کتابیں رات کے وقت دجلہ میں بہا دینا۔ اور اگر میرا ہاتھ کھلا رہے اور تمہارے ہاتھ کی گرفت نہ کرسکوں تو علامت قبولیت کی ہے۔ ان کو شائع کرنا اور رائج کردینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ہاتھ کو منبسط اور کشادہ پایا۔ اسی بنا پر ان کے انتقال کے بعد جملہ مصنفات کا اظہار کردیا گیا۔ چھیاسی سال کی عمر میں منگل کے روز سلخ ربیع الاول سنہ چار سو پچاس ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ اور مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوئے۔ ماوردی بیع عرق گلاب کی طرف نسبت ہے شاید اس قسم کی کسی وقت میں تجارت کی ہو۔ (ابن خلکان) انگر بان (Enger Bonn) نے سنہ ۱۸۵۳ء میں اس کتاب کی تصحیح کی تھی سنہ ۱۲۹۸ھ میں قاہرہ میں تہذیب الاخلاق کے ساتھ اول بار طبع ہوئی (فہرست کتب عربی برٹش میوزیم مرتبہ ریو صفحہ ۴۰۵)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۷۱	۶۸۲	مجموعہ فرح الاسماع وغیرہ	شیخ محمد بن احمد مغربی تونسی مالکی شاذلی		سنہ ۱۳۱۷ھ مطبوع انوار محمدی لکھنؤ	۸۸	

چار رسائل مفصلۂ تحت کا مجموعہ ہے۔ جن میں سماع مع مزامیر کی حلت و اباحت کو ثابت کیا ہے منجملہ چہار رسائل کے یہ پہلا رسالہ ہے۔ جس کا آغاز بطور سطور الحاقیہ یہ ہے صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اباح فی شرع مجال الغناء نزعماً لاهل الجهل الاغبياء عبارت ختم صفحہ ۲۴۔ لا تبديل لكلمات الله ذلك هو الفوز العظيم۔ الی قول والحمد للہ رب العالمین۔
مؤلف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابطال دعوی الاجماع علی تحریم مطلق السماع	علامۂ ربانی قاضی محمد بن علی یمنی شوکانی				

یہ دوسرا رسالہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵ ذهب اهل المدينة ومن افقهم۔ عبارت ختم صفحہ ۵۵ فيغتم فعيتل فيموت حرا۔ ترجمہ جامعہ محمد بن علی الشوکانی۔ علامہ شوکانی کا مفصل ترجمہ نہیں ملا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بوارق الالماع فی تکفیر من یحرم السماع	شیخ احمد بن محمد بن محمد الطوسی الغزالی اخو الامام حجۃ الاسلام المتوفی سنہ ۵۲۰ ہجری				

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ تیسرا رسالہ ہے آغاز صفحہ ۵۔ الحمد للہ الذی اسمع العباد فی المیثاق۔ عبارت ختم یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حی یا قیوم۔ اس کا اردو ترجمہ بھی رام پور مطبع احمدی میں چھپا ہے۔ مترجم مولوی محمد محسن سلمہ اللہ تعالیٰ بن مولوی محمد علیم ساکن بچھرایوں ضلع مراد آباد۔ یوپی۔ ہندوستان۔ پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج پشاور ہیں۔ حضرت مولف رحمہ اللہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کے حقیقی بھائی ہیں۔ آپ کی ولادت کی تاریخ محقق نہیں ہوئی۔ آپ بہت بڑے شافعی فقیہ اور واعظ خوش بیان تھے۔ وعظ گوئی کی طرف توجہ بڑھی ہوئی تھی۔ وعظ اکثر کہا کرتے۔ امام غزالیؒ کی طبیعت جب تعلیم و تدریس سے سرد ہو گئی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی تو مدرسۂ نظامیہ میں مدت تک آپ ہی نے نیابتہً تدریس کا کام کیا۔ احیاء العلوم کی تلخیص بھی آپ نے کی ہے۔ ملخص کا نام (لباب الاحیاء) رکھا ہے۔ اس ملخص احیا کے علاوہ اور بھی بعض مصنفات آپ کے ہیں۔ الذخیرہ فی علم البصیرہ وغیرہ، تصوف کی طرف میلان بہت تھا۔ اکثر ملکوں کا سفر کیا۔ صوفیہ کی بذات خود خدمت کرتے۔ گوشہ گیری و عزلت نشینی کو زیادہ محبوب رکھتے (آپ کی وفات (قزوین) میں سنہ ۵۲۰ھ پانسو بیس ہجری مطابق سنہ ۱۱۲۶ء میں ہوئی۔ طوس بضم طائے مہملہ و سکون واو و سین غیر منقوطہ خراسان کا ایک پرگنہ ہے جس میں دو شہر آباد ہیں۔ طابران۔ نوقان۔ ان دونوں شہروں کے متعلق تقریباً ایک ہزار گاؤں آباد ہوں گے حسب تصریح سمعانی غزالہ بزار مخفقہ (جس کی طرف نسبت کی گئی ہے) طوس کے علاقہ میں ایک گاؤں کا نام ہے مگر غزالی زاء معجمہ کی تشدید کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔ خوارزم والوں کے محاورہ میں (غزّال) سوت فروش کی جانب نسبت ہے۔ جیسے (قصاری۔ اور عطاری میں۔ دھوبی اور عطّار کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ قزوین بفتح قاف و زاے معجمہ و کسر واو و یائے تحتانیہ و نون۔ عراق عجم میں اسمٰعیلی فلعوق کے پاس ایک بڑا شہر ہے (ابن خلکان)
		رسالہ ابی الروح فی السماع	الشیخ عیسیٰ بن عبدالرحیم				

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ چوتھا رسالہ ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ختم صفحہ ۸۰۔ علی من لا نبی بعدہ۔ (مولف رسالہ کی پوری تحقیق نہیں ہوئی)					
۲۸۳۲	۶۸۳	رسالہ فی تحریر المقادیر الشرعیہ	الشیخ عبد القادر بن الشیخ احمد الخطیب الطرابلسی المدرس فی الحرم النبوی		۱۳۱۱ھ مطبوع مصر	۳۱	
		اس رسالہ میں درہم اور مثقال شرعی اور مد اور صاع نبوی کی تحقیق موافق مذہب ائمہ اربعہ کی گئی ہے اور ان اشیا کے اوزان تقدیر شرعی کے موافق لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق کل شیء فقدرہ تقدیرا۔ عبارت ختم صفحہ ۳۰۔ وجعلنا من اهل الحسنی وزیادہ وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔ مؤلف زمانۂ حال کے فضلا میں ہیں۔					
۲۸۳۳	۶۸۴	الحیل۔ المشہور بکتاب الخصاف فی الحیل	الامام ابی بکر احمد بن عمرو بن مہیر الشیبانی الخصاف المتوفی ۲۶۱ھ		۱۳۱۴ھ مطبوع مصر	۱۲۹	
		یہ کتاب شرعی حیل میں ہے جن کی وجہ سے معاملات میں حرمت سے حلت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ غرض نہیں ہے کہ ان حیلوں کی آڑ میں ابطال حق اور احقاق باطل حاصل ہو۔ فقہا رحمہم اللہ نے نہایت غوص وتدبر سے حصول مقاصد کی غرض سے ایسے شرعی حیلے استنباط کیے ہیں۔ جو احکام شرعیہ سے بالکل بھی خارج نہیں ہیں					

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر موجودات

یہ کتاب ایسے مقاصد کے واسطے بہت مفید اور جامع ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔

قال ابوبکر احمد بن عمرو بن مہیر الشیبانی حدثنا سلمۃ بن صالح قال حدثنا یزید الواسطی عن عبد الکریم عن عبد اللہ بن ابی بریدہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ختم کتاب صفحہ ۱۲۹۔ فلاشئی علیہ فی ذلک تم کتاب الحیل والحمد للہ رب العالمین وصلاۃ علی سیدنا محمد والہ الطاہرین

مولف رحمہ اللہ دو واسطے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ فقہا حنفیہ میں بہت بڑے فاضل اور عارف مذہب ہیں اپنے والد سے علم کی تحصیل کی ہے جو بواسطے حسن کے امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔ المقتدر باللہ خلیفہ باوجود اس کے کہ ان کی بڑی توقیر کرتا تھا مگر اُس کے یہاں سے کسی شے کو قبول نہیں کرتے۔ مہتدی باللہ کے واسطے کتاب الخراج بھی تصنیف کی تھی۔ بہت بڑے متقی اور زاہد شخص تھے اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتے تھے۔ اسی وجہ سے خصاف کہے جاتے ہیں۔

کیونکہ خصاف نعل دوز کو کہتے ہیں۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الشروط الکبیر والصغیر۔ کتاب الرضاع۔ کتاب المحاضر والسجلات۔ ادب القضا۔ النفقات علی الاقارب۔ کتاب فی التعمیر۔ کتاب ذرع الکعبۃ والمسجد الحرام۔ کتاب احکام الوقف۔ اسّی سال کے قریب عمر پائی۔ بالآخر سنہ دو سو اکسٹھ ہجری میں بغداد میں انتقال فرمایا۔

(طبقات الحنفیہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۶۴	۶۰۵	اغاثۃ اللہفان فی حکم طلاق الغضبان۔	شیخ الاسلام ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الشہیر بابن قیم الجوزی المتوفی سنہ ۷۵۱ھ		سنہ ۱۳۲۳ھ مطبوعہ مصر	۴۸	

اس کتاب میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ غصہ کی حالت کی طلاق معتبر نہیں اور نہ اس صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے آغاز کتاب صفحہ ۲
الحمد للہ الحکیم الکریم العلی العظیم والسمیع العلیم۔
خاتمہ صفحہ ۴۱۔ صلاۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ عز وجل۔
مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث میں تحت مجموعہ اربعون وغیرہ نمبر ۵۰۵ میں لکھا گیا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۶۹	۶۰۶	الفتاوی الغیاثیہ مع الفتاوی الزینیہ	الشیخ داود بن یوسف الخطیب الحنفی	در عہد سلطان ابی المظفر غیاث الدین یمین	سنہ ۱۳۲۲ھ مطبوعہ مصر	۱۹۲	

یہ فتاوے حنفی مذہب کے موافق ہے۔ مصنف نے تمام فرعیات فقہیہ۔ عبادات۔ معاملات کو مختصر طریقے سے لکھ دیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الاول بلا مطلع البدایۃ الآخر بلا مقطع النہایۃ
ختم صفحہ ۱۹۰۔ وان کان یعلم انہ لا یعیش واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔
مولف نے اس کتاب کو سلطان ابی المظفر غیاث الدین یمین کے نام پر معنون کیا ہے۔ غالباً یہ ابی المظفر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		غیاث الدین محمد سلطان بن ملک شاہ سلجوقی ہے۔ برکیاروق کے زمانہ میں شام اور آذربائجان اس کے حصہ میں آیا تھا۔ ۵۰۱ھ کے قریب تک اس کی حکومت رہی۔					
		الفتاوی الزینیہ	العلامۃ الشیخ زین الدین بن نجیم الحنفی المصری المتوفی سنہ ۹۷۰ھ		مطبوع		
		مولف رحمۃ اللہ نے مسائل مستفسرہ کو مع جوابات کے بالحاظ ترتیب ابواب فقہیہ جمع کیا تھا مولانا شمس الدین بن جمال الدین عبداللہ بن الشہاب احمد الخطیب نے جو مولف کے شاگرد ہیں۔ ان تمام سوالات کو مع اجوبہ کے ابواب فقیہہ کی ترتیب پر مبوب کیا اور بعض مواقع پر فوائد محتاج الیہا کا بھی اضافہ کردیا۔ ہر ہر باب میں پہلے صورت مسئلہ بطریق سوال لکھ کر اس کے ساتھ جواب لکھا ہے۔ عبادات و معاملات کے اکثر مسائل اس کتاب میں آگئے ہیں۔ اس کتاب کے نسخے بلحاظ ترتیب ابواب اور بہ اختلاف عبارات مختلف دیکھے گئے۔ کتب خانہ میں اسی نام کے نمبر ۳۶ سے نمبر ۳۸ تک تین نسخے ہیں۔ ایک مطبوع کلکتہ اور دو قلمی۔ نسخہ مطبوع مع ایک نسخہ قلمی کے تو ایک حالت میں ہیں دوسرا قلمی نسخہ ان دونوں کے خلاف ہے۔ یہ نسخہ جو یہاں لکھا گیا ہے ان تینوں کے خلاف ہے۔ قلمی نسخہ جو نسخہ مطبوع کے موافق ہے ان دونوں کے دیباچہ میں جامع کتاب مولانا احمد لکھے ہیں۔ جو مولف کے بیٹے ہیں۔ دوسرے قلمی نسخے میں جامع کا نام تحریر نہیں۔ مگر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں جو فتاوے زینیہ کی ابتدائی عبارت لکھی ہے اور مولانا احمد پسر مولف کو اس کا جامع بیان کیا ہے۔ وہ اس دوسرے قلمی نسخے کے مطابق ہے۔ ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ مولف کے پاس سوال و جوابات کا ذخیرہ کثیر۔ اور					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مختلف المکان تھا جس قدر بیٹے کو دستیاب ہوا وہ علحدہ جمع کیا گیا۔ اور شاگرد کو جتنا میسر ہوسکا وہ علحدہ کتاب کی صورت میں رکھا گیا۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حمد المن ابرز العالم علی احسن ترتیب ونظام خاتمہ صفحہ ۱۰۵ دادخلنا ایا کما الجنتہ والحمد للہ رب العالمین۔ مولینا ابن نجیم بہت بڑے فاضل اور عمدۃ العلماء میں ہیں۔ فروعات میں حنفی مذہب کے پیرو اور بڑے حامی ہیں۔ قاسم بن قطلو بغا برہان الترکی۔ امین بن عبد العال کے شاگرد ہیں۔ متعدد مولفات کے مولف ہیں۔ تالیفات مشہورہ میں یہ کتابیں بیان کی جاتی ہیں البحر الرائق۔ کتاب الاشباہ والنظائر شرح المنار۔ لب الاصول۔ مختصر تحریر الاصول۔ الفوائد الزینیہ۔ تعلیق علی الہدایہ۔ حاشیہ علی جامع الفصولین۔ ان مولفات کے علاوہ تعلیقات متنوعہ۔ حواشی متفرقہ۔ تقریرات لطیفہ کثیرہ ہیں۔ رجب کی آٹھ تاریخ چہارشنبہ کے روز صبح کے وقت ۹۷۰ھ ہجری میں انتقال ہوا۔ یہ تاریخ وفات الرسائل الزینیہ کے دیباچہ میں مولینا احمد بن مولف نے لکھی ہے۔ بعض تلامذہ مولف نے سنہ وفات ۹۶۹ھ ہجری بھی لکھا ہے۔ بعض اہل تاریخ نے ان کا نام زین العابدین لکھا ہے۔ بعض نے زین الدین بعض نے صرف زین ہی پر اکتفا کیا ہے سنہ نوسو چھبیس ۹۲۶ ہجری میں قاہرہ میں ان کی ولادت ہوئی ر شذرات الذہب وغیرہ
۳۱۱۴	۶۸۰	کتاب اسرار الحج	امام حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		مطبوع مصر	۱۰۸	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td colspan="8">اس کتاب میں۔ حج کے فضائل مکہ مکرمہ کی فضیلت۔ ارکان وشرائط حج۔ ابتدا سفرحج سے واپسی کے وقت تک کے اعمال ظاہرہ کی ترتیب۔ حج کے آداب وغیرہ کو بیان کیا ہے۔ تین ابواب پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل کلمۃ التوحید بعبادہ حرزاوحصنا عبارت ختم۔ فیوشک ان یکون حظہ من سفرہ العناء والتعب نعوذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ من ذلک۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۔۔۔ پر لکھا گیا۔</td></tr>
<tr><td>۳۰۹۳</td><td>۶۰۰</td><td>واقعات المفتین</td><td>العلامہ الشیخ عبدالقادر بن یوسف الحلبی الشہیر بقدری آفندی حنفی المتوفی [illegible]</td><td></td><td>سنہ ۱۳۰۰ھ مطبوعہ مصر</td><td>۲۳۰</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="8">اس کتاب میں مسائل مفتی بہا متعلق عبادات ومعاملات کو کتب معتبرہ فقہیہ سے اخذ کرکے جمع کیا ہے صورت مسئلہ لکھنے کے ساتھ کتاب ماخوذ عنہ کا بھی نام لکھا ہے۔ حاشیہ پر فوائد متفرقہ بطریق تحشیہ لکھے ہوئے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بیّن الشرائع بارسال نبیہ المختار خاتمہ کتاب صفحہ ۲۲۹۔ وان وجب لا یعقدہ لا یصح عند الکل بزازیہ فی تصرفات الاب والوصی من کتاب الوصایا۔
مؤلف رحمہ اللہ حلب کے رہنے والے ہیں سنہ ۔۔۔ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تدریس کرتے۔ بہت سے طلبا ان سے مستفید ہوئے ہیں۔ مدینہ منورہ میں صفی قشاقشی اور دمشق میں شیخ الاسلام النجم الغزی العامری اور شیخ علاء الدین حصفکی سے علم پڑھا۔ ہمیشہ صلاح وتقوے کے ساتھ رہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی رسائل وکتب ان کے مولفات میں ہیں۔ لسان الحکام فی الفقہ۔ اور کتاب فی معرفۃ الرمی بالسہام انہیں کی تالیفات سے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۰	الفتاوی المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الثانی مع فہرست	شیخ الجامع الازہر مفتی الدیار المصریہ العلامہ الشیخ محمد العباسی الحنفی الازہری المہدی المولود تقریباً سنہ ۱۲۴۳ھ	سنہ ۱۳۰۰ھ	سنہ ۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۸۳۶ صفحہ ۱۰	
		یہ دوسرا جزء ہے کتاب العتق سے۔ کتاب الوقف کے آخر تک آغاز صفحہ ۲۔ سئل فی رجل بالوجہ القبلی ختم صفحہ ۸۲۶ مصارف الشرعیہ حسب الشرط واللہ تعالیٰ اعلم۔					
ایضاً	۶۹۱	الفتاوی المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الثالث مع فہرست	ایضاً	ایضاً	سنہ ۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۶۵۲ صفحہ ۲۶	
		تیسرا جزء ہے کتاب البیوع سے کتاب الوکالۃ کے ختم تک۔ آغاز۔ سئل فی رجل مقیم ختم من قبل موکلہ الاصلی واللہ تعالیٰ اعلم۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۰	الفتاوی المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الثانی مع فہرست	شیخ الجامع الازہر مفتی الدیار المصریہ العلامہ الشیخ محمد العباسی الحنفی الازہری المہدی المولود تقریباً سنہ ۱۲۴۳ھ	سنہ ۱۳۰۰ھ	سنہ ۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۸۳۶ صفحہ ۱۰	
یہ دوسرا جزء ہے کتاب العتق سے۔ کتاب الوقف کے آخر تک آغاز صفحہ ۲۔ سئل فی رجل بالوجہ القبلی ختم صفحہ ۸۳۶ مصارفہ الشرعیہ حسب الشرط واللہ تعالیٰ اعلم							
ایضاً	۶۹۱	الفتاوی المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الثالث مع فہرست	ایضاً	ایضاً	سنہ ۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۶۵۲ صفحہ ۲۶	
تیسرا جزء ہے کتاب البیوع سے کتاب الوکالۃ کے ختم تک۔ آغاز۔ سئل فی رجل مقیم ختم من قبل موکلہ الا صلی واللہ تعالیٰ اعلم							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۲	الفتاوی المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الرابع مع فہرست	شیخ الجامع الازہر مفتی الدیار المصریہ العلامہ الشیخ محمد العباسی الحنفی الازہری المہدی المولود تقریباً ۱۲۴۳ھ	سنہ ۱۳۰۰ھ	سنہ ۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۶۵۰ صفحہ ۳	
چوتھا جزء ہی کتاب الدعوی سے کتاب البینہ کے ختم تک۔ آغاز سئل فی رجل طلق زوجتہ ختم وترتد بالرد واللہ تعالیٰ اعلم							
ایضاً	۶۹۳	الفتاوی المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۳۹	
پانچواں جزء ہی کتاب الاجارہ سے کتاب الحیطان کے ختم تک آغاز سئل فی رجل یستحق ختم ویبقی القدیم علی قدمہ۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۴	الفتاوی المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء السادس مع فہرست	شیخ الجامع الازہر ومفتی الدیار المصریہ العلامہ الشیخ محمد العباسی الحنفی الازہری۔ المہدی المولود تقریباً ۱۲۴۳ھ	سنہ ۱۳۰۱ھ	سنہ ۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۶۰۰ صفحہ ۲	
		چھٹا جزء ہے کتاب المحاضر والسجلات کے بیان میں۔ پانچویں جزء کی فہرست اس جزء کے ساتھ ہے آغاز مسئل عن دعوی۔ ختم۔ اشتریت شفعۃ واللّٰہ تعالیٰ سبحانہ اعلم					
۳۰۹۲	۶۹۵	الفتاوی المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء السابع مع فہرست	ایضاً	ایضاً	سنہ ۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۴۵۲ صفحہ ۴	
		ساتواں جزء ہے کتاب الوصایا سے ملحق بالحاضر تک آغاز مسئل فی امراءۃ اوصت۔ ختم واللعلومیہ تحریرا واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ اس جلد کے ابتدائی صفحہ پر سنہ طبع سنہ ۱۳۰۱ھ تحریر ہے جو غلط ہے۔ مؤلف رحمہ اللّٰہ اسی زمانے کے فضلاء میں دیار مصریہ کے معتبر مفتی ہیں۔ فہرست مطبوعہ کتب خانہ مصریہ میں ان کا سنہ ولادت تقریباً ۱۲۴۳ھ لکھا ہے۔ اس سے زیادہ ان کی حالت معلوم نہیں ہوئی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۵۵	۶۹۶	بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد الجزء الاول والثانی مع فہرست	القاضی ابی الولید محمد بن احمد بن محمد القرطبی الاندلسی الشہیر بابن رشد المتوفی ۵۹۵ھ		۱۳۲۹ھ مطبوع مصر	صہ ۳۸۷ صہ ۳۹۸	

فروعات فقہیہ میں بہ نادر کتاب ہے۔ اس کتاب کا انداز اس فن کے کتب سے نئی طرز کا ہے۔ تمام مسائل احکام عبادات، معاملات کو جو متفق علیہ یا مختلف فیہ ہیں لکھا ہے۔ اور ہر مقام پر وجہ خلاف کو بھی ذکر کیا ہے۔ مسائل کے تحت میں مجتہدین کا ماخذ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کتاب بلاشبہ مفید اور معتبر ہے۔

کتاب کی تقسیم دو حصّوں پر کی گئی ہے۔ پہلا حصہ خطبۂ کتاب سے۔ کتاب الحج کے ختم تک دوسرا حصہ کتاب النکاح سے کتاب الاقضیہ کی تمامی تک۔ آغاز حصّۂ اوّل اما بعد حمد اللہ بجمیع محامدہ۔ ختم حصّۂ اوّل وذھب غیرہ الی جواز ذلک۔

آغاز حصہ دوم۔ کتاب النکاح واصول ھذا الکتاب تنحصر فی خمسۃ ابواب۔

ختم حصۂ دوم وبکمالہ کمل جمیع الدیوان والحمد للہ کثیرا علی ذلک کما ھو اھلہ

ابن رشد پانسوبیس (۵۲۰) ہجری مطابق گیارہ سوچھبیس (۱۱۲۶) مسیحی میں قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ صغر سنی میں فقہ اصول۔ کلام اعظم فقہاء اندلس سے پڑھا۔ ان علوم میں۔ ابی القاسم بشکوال۔ ابی مروان بن مُرّہ۔ ابی بکر بن سحول۔ ابی جعفر بن عبد العزیز۔ ان کے اساتذہ میں ہیں۔ ان کی فطانت وجودت طبع نے صرف انہیں علوم پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ توسّع علم۔ اور طلب حقیت کی طرف بیحد راغب تھے۔ فلسفہ۔ ریاضیات طب وغیرہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ان فنون میں بھی پوری مہارت پیدا کی۔ اندلس کے مشہور طبیب

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ابی جعفر ہارون طب میں ان کے اُستاد ہیں۔ حکیم ابن بجا کو بھی (جو اندلس کا بڑا فیلسوف ہے) ان کا اُستاد کہا گیا ہے۔ ابن زہر۔ ابن طفیل کو (جو فیلسوف زمانہ تھے) صاحب ترجمہ کے ساتھ ارتباط و اتحاد تھا۔ ابن طفیل ہی کا خاص اثر تھا جو ابن رشد کی۔ سلطان وقت مہدی یوسف کی نظر میں وقعت و منزلت ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بڑے بڑے عہدے اور کام ان کو تفویض ہوئے۔ مہدی یوسف کی وفات کے بعد منصور باللہ۔ اُس کے بیٹے نے بھی۔ ابتدا سلطنت میں۔ اپنے باپ کی طرح ان کی قدر و منزلت میں کمی نہیں کی۔ ان کے اس علوِ قدر اور رفعتِ حالت کو معاندین دیکھ نہیں سکے۔ بیجا اتہامات و الزامات کا نشانہ بنایا۔ منکرِ قرآن کہا گیا۔ عقائد کو فاسد ٹھیرایا گیا۔ فلاسفۂ بیدین میں ان کا شمار ہوا۔ ان کی فلسفی کتابوں کو اسلام کے خلاف بتایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ ساری افترا پردازیاں بادشاہ کے کان تک پہنچیں۔ ان کا اقتدار اُس کی نظر سے جاتا رہا۔ عہدے سے معزول شہر سے بدر کیے گئے۔ ایک مدت کے بعد جب بادشاہ کو اقوال فلاسفہ کے مطالعہ کا شوق ہوا تو ابن رشد بلا لیے گئے اور اعزاز و احترام کیا گیا۔ مگر یہ اُن کی زندگی کا آخری مرحلہ تھا۔

مسیحی مورخین ان کے مذہبی معاملہ میں راہِ تحقیق سے بہت دور چلے گئے۔ دائرہ اسلام سے ان کو خارج مانکر۔ یہودیت و نصرانیت کی چاردیواری میں بٹھا دیا۔ محققین ان امور کی تکذیب کرتے ہیں وہ قاضی ابن رشد کو عقلاء فلاسفہ میں مانتے ہیں۔ اُن کا مقولہ ہے کہ اسی شخص نے فلسفے کو شریعت کے موافق کر دکھایا۔ اور ثابت کر دیا کہ یہ فن دین اسلام کے کسی طرح خلاف نہیں۔ جیسا ظاہر بینان اس کو سمجھ بیٹھے ہیں۔ وہ اسلامی شریعت کا پابند تھا۔ علم فقہ۔ کلام۔ فلسفہ۔ علوم اوائل و خلافیات میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ کمال علمی میں۔ اندلس میں اس کا مثیل پیدا نہیں ہوا۔ ابی محمد بن مغیث کے بعد قرطبہ میں عہدۂ قضا کا بھی مالک رہا ہے۔ بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔ ارسطو کی کتابوں کا مترجم بھی ہے اور شارح بھی۔ تین مرتبہ تین انداز کی شرحیں لکھیں۔ مختصر۔ متوسط۔ مطوّل۔ امام غزالی کی کتاب تہافۃ الفلاسفہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کا جواب حکماء کی طرف سے لکھا۔ جو تہافۃ التہافتین کے نام سے مشہور رہی۔ حکماء میں ارسطو کا بیحد معتقد اور مداح ہے۔ اس کے اصل مصنفات عربی زبان کے نادر الوجود ہوگئے۔ اکثر مصنفات لاطینی زبان میں ترجم ہوئے ہیں۔ اکبر تلامذہ میں ان کے یہ لوگ مشہور ہیں۔ محمد بن حوت اللہ۔ ابوالحسن سہل بن مالک ابوالربیع بن سالم۔ ابوبکر بن جمہور۔ ابوالقاسم بن الطیلسان وغیرہم۔ **تعداد مصنفات** کلیات ابن رشد فی الطب۔ شرح ارجوزہ للشیخ الرئیس۔ تہافۃ التہافتین۔ فصل المقال فی ما بین الشریعۃ والطبیعۃ من الاتصال۔ تلخیص کتاب الکون والفساد۔ المجمع الاترانی۔ وغیر ذلک۔ صاحب ترجمہ کے سن ولادت و وفات میں مورخین مختلف ہیں۔ معلم بطرس بستان۔ دائرۃ المعارف میں سنہ ولادت پانسو چودہ (۵۱۴ھ) ہجری مطابق ۱۱۲۰ مسیحی لکھتے ہیں اور ۵۹۵ھ ہجری موافق ۱۱۹۰ مسیحی کو سال وفات تحریر کرتے ہیں۔ فرح انطون نے اپنی کتاب میں جو ابن رشد کے حال میں تالیف کی ہے ۵۲۰ھ ہجری مطابق ۱۱۲۶ مسیحی میں ولادت اور ۵۹۵ھ ہجری میں وفات لکھی ہے۔ عبدالواحد مراکشی نے کتاب المعجب میں ۵۹۵ھ کے آخر میں وفات قرار دی ہے۔ فرح انطون لکھتے ہیں کہ ابن رشد۔ عفو قصور کے بعد ایک سال سے زیادہ زندہ نہیں رہے۔ پچھتر برس کی عمر پائی۔ مغرب میں ان کی وفات ہوئی۔ قرطبہ میں جسد منتقل کیا گیا۔ دائرۃ المعارف۔ ابن رشد وفلسفہ					
	۶۹۷	شموس الادلہ فی بیان سمت القبلہ	مولٰینا علی بن محمد بن احمد الخرطوطلی	سنہ ۱۳۰۱ھ جمادی الاولیٰ	سنہ ۱۳۱۵ھ مطبوع	۹۶	
		اِس کتاب میں قبلہ کی تعریف اور ہر ملک و دیار کے واسطے اُس کی سمت کی تحقیق کی گئی ہے۔ کتاب گو					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
مختصر ہے مگر قبلہ کے متعلق جتنے ضروری امورات ہیں وہ نہایت تحقیق کے ساتھ لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ تعالیٰ الذی رسم علی صفحات الوجود الخ ختم۔ بیان الاربعۃ وعشرون نمرۃ المرقومین داخل الدائرتین۔ مولف کتاب زمانۂ حال کے فضلاء میں ہیں جن کا ترجمہ اس وقت تک کہیں نظر سے نہیں گزرا۔							
۳۲۸۰	۶۹۰	مجموع المسائل	الامام تقی الدین شیخ الاسلام ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبداللہ بن تیمیۃ الحرانی المتوفی ۷۲۸ھ		۱۳۲۲ھ قلمی	۳۴۰	
تقطیع کتابت مختلف۔ طولاً ۶۔ ۷۔ انچھ کے درمیان۔ عرضاً مابین ۴۔ ۵۔ انچھ۔ سطور مختلف۔ کسی صفحہ میں ۱۹۔ کہیں ۲۰۔ کہیں ۲۱۔ خط طالبعلمانہ بطرز نسخ۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاغذ بادامی انگریزی۔ کاتب سید محمد ہاشم۔ کرمخوردگی و پیوندکاری سے محفوظ۔ اس مجموعہ میں مختلف مسائل کے استفسار کے جوابات دیے گئے ہیں۔ جن کی تعداد اسی کتاب کے							

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">پہلے صفحے میں ۳۰۱۸ لکھی ہی۔ مولف رحمہ اللہ نے مسائل مستفسرہ کے جواب میں بہت تفصیل وبسط سے کام لیا ہے۔ ہرایک سوال کے متعلق جواب شافی لکھا ہو آغاز صفحہ ۲ ذکر ما اشتمل علیہ ھذا المجموع المبارک من المسائل الجلیلۃ۔ صفحہ ۳۰۔ سطر ۳ قال احمد بن حنبل لحسن احادیث الانبیاء خاتمہ صفحہ ۴۴۰۔ بمنّہ وکرمہ الحمد للہ رب العالمین وکان الفراغ من کتابتہ الیٰ قولہ اجمعین آمین آمین۔ مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۰۳ پر تحریر ہو چکا۔</td></tr>
<tr><td>۳۱۹۸</td><td>۶۹۹</td><td>السعیدیات فی احکام المعاملات النصف الاول</td><td>مولنا محمد سعید عبد الغفار المدرس بالازہر الشریف</td><td>سنہ ۱۳۲۶ھ</td><td>سنہ ۱۳۲۱ھ مطبوع مصر</td><td>۴۰۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب حنفی مذہب کے موافق معاملات میں لکھی گئی ہے۔ کتاب النکاح سے اس کی ابتدا ہوئی ہے۔ مسائل کو تفصیل وتشریح کے ساتھ لکھا ہے دو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے۔ یہہ پہلا حصہ ہے کتاب النکاح سے کتاب القضاء کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ نحمدک علی الاستمساک لحبلک المتین وعلی التفقہ فی الدین ختم صفحہ ۴۰۴ جمعاً وتحریراً وتمثیلاً وتنویراً وصلِ اللّٰھم الیٰ قولہ وصحبہ وسلم۔ آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہی۔</td></tr>
<tr><td>۳۱۹۸</td><td>۷۰۰</td><td>السعیدیات فی احکام المعاملات النصف الثانی</td><td>مولنا محمد سعید عبد الغفار المدرس بالازہر الشریف</td><td>سنہ ۱۳۲۶ھ</td><td>سنہ ۱۳۲۱ھ مطبوع مصر</td><td>۴۵۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب الشہادات سے۔ کتاب الخنثیٰ کے ختم تک اور اسی بحث کے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ختم مسائل پر کتاب کا خاتمہ ہی۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الشہادات هی جمع شہادۃ جمعت باعتبار انواعہا ختم صفحہ ۴۴۴۔ اللهم انی اسئلك العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ۔ مولف نے اس کتاب کی تالیف ۲۰۔ رجب سنہ ۱۳۲۲ھ کو شروع کی اور ۲۰ شوال سنہ مذکور میں فراغت ہوئی۔ پورے تین مہینے تالیف میں صرف ہوئے۔ آپ موجودہ زمانہ کے منتخب فضلا میں ہیں۔					
۳۲۹۸	۸۰۱	بحر زاخر	الشیخ احمد بن محمد بن محمد بن نصیر الفقیہ المعروف بالاقطع المتوفی سنہ ۴۷۴ھ		سنہ [illegible] قلمی	۵۳۶	
		تقطیع کتابت مختلف۔ طولاً آٹھ سے نو انچ تک کہیں اس سے بھی کچھ زیادہ۔ عرضاً ۴½ سے ۵½ انچ تک کہیں اس سے کم وبیش۔ سطور متفاوت ۲۰ سے ۲۱ تک خط نسخ پختہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سیاہی وسرخی سے۔ کاتب جمال محمد مسکین۔ پوری کتاب کے اوراق پیوند کار اور آب رسیدہ ہیں۔ کرم خوردگی کا بھی عام اثر ہے۔ ظاہرا یہ کتاب مختصر القدوری کی شرح معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ متن اور شرح کی عبارت بیاناً متمیز نہیں مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے ہر باب میں اصل عبارت مختصر القدوری پر بسط کیا ہے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ عبارت متن وشرح میں خلط کاتب کی طرف سے ہوا ہے یا خود مولف نے یہی طرز رکھا ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں مختصر القدوری کے بیان میں لکھتے ہیں۔ وجرد السراج الوهاج					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

الشیخ الفقیہ احمد بن محمد بن اقبال وسمّاہ البحر الزّاخر۔

اس کتاب میں عبادات و معاملات کے تمام وکمال کے ساتھ لکھے ہیں۔ کتاب الطہارۃ سے بدایت کی گئی ہے۔ مگر اس جگہ کی پانچ سطروں کے نصف اولیٰ میں ایسی پیوند کاری ہے جس کی وجہ سے ابتدائی عبارت محو ہوگئی ہے۔ چھٹی سطر کی عبارت اِن کلمات سے پڑھی جاتی ہے۔ ومسح الکل افضل ولو مسح بروس الاصابع لا یجوز یہ

عبارت ورق ۱۰۔ صفحہ ا باب الحیض اقل الحیض ثلثۃ ایّام ولیا لیھا۔

ورق ۰۰ صفحہ باب الجنایات فی الحج اذا طیّب المحرم فعلیہ الکفارہ۔

ختم صفحہ ۳۰۵ فذلک ثمانیۃ واربعون حصۃ نا فھم ذلک واللہ اعلم تم الکتاب بعون اللہ الکریم الوھّاب وقت الظہر من یوم السّبت الغرّہ من شہر رجب سنۃ ثمان وثمانین وتسعمائۃ من الھجرۃ النبویہ بید الفقیر الحقیر جمال محمد سکھن غفر اللہ عنہ وعن والدہ ولمن نفع بکتابہ ولمن یغفر لہ مع جمیع المؤمنین والمؤمنات و صلی اللہ علی سیدنا محمدّ النّبیّ الامی الطاھر الزّکی و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

کشف الظنون میں بحر زاخر کے مولف کا نام اس طرح لکھا ہے۔ احمد بن محمد بن اقبال۔ سن وفات وغیرہ کو کچھ نہیں لکھا۔ الفوائد البہیہ میں مولوی عبد الحی صاحب مرحوم لکھنوی لکھتے ہیں۔ احمد بن محمد بن محمد بن نصر الفقیہ المعروف بالاقطع المتوفی سنہ ۴۷۴ ہجری فقہ میں کامل شخص ہیں۔ صاحب مختصر القدوری کے شاگرد ہیں۔ بغداد میں سکونت رکھتے تھے سنہ ۴۷۴ ہجری میں بغداد سے اہواز چلے آئے مختصر القدوری کے شارح ہیں۔ ان کو اقطع کہنے کی دو وجہ بیان کی جاتی ہیں۔ اتہام سرقہ کی وجہ سے ان کا ہاتھ کاٹا گیا۔ یا تتار کی لڑائی میں مقطوع الید ہوئے تھے۔ انتہی ما قال الفاضل اللکنوی۔ یہ امر ویسے طور پر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		محقق نہیں ہوا کہ مذکور فی کشف الظنون اور مذکور فی الفوائد البہیہ ایک ہی شخص ہیں یا کیا واللہ اعلم۔ بحقیقۃ الحال ھذا ما سبح الیہ نظری۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً۔					
٣٢٠٦	٦٠٢	الوجیز الجزء الاول	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		١٣١٧ھ مطبوع مصر	٢٩٦	
		یہ کتاب شافعی مذہب کی ہے۔ مولف رحمہ اللہ نے مسائل فقہیہ کو نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ جہاں کہیں ائمہ نے اختلاف کیا ہے اس کو بھی ظاہر کردیا ہے۔ ائمہ کے اسماء گرامی کے واسطے رمزاً حروف لکھے گئے ہیں (ح) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے واسطے (م) سے امام مالک رحمہ اللہ مراد ہیں (ز) سے امام مزنی رحمہ اللہ کا اشارہ ہے۔ دو حصوں پر کتاب کی تقسیم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے اس میں عبادات کتاب الحج کے آخر تک اور بیع کے تمام مسائل مذکور ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲۔ احمد اللہ علی نعمہ السابغۃ ومننہ السائغۃ۔ ختم صفحہ ۲۹۶۔ استقصیناہا فی البسیط والوسیط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم					
ایضاً	٦٠٣	الوجیز الجزء الثانی	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		١٣١٧ھ مطبوعہ مصر	٢٩٦	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ دوسرا حصہ ہے جس میں ابواب نکاح کو اور اس کے متعلقات کو مع ابواب قصاص وغیرہ ذکر کیا ہے آغاز صفحہ ۲- کتاب النکاح والنظر فی خمسۃ اقسام خاتمہ صفحہ ۲۹۵- لکل واحد منہما واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب. امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۰۰ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۳۲۰۵	۴۰۴	الفتاوی الخیریہ لنفع البریۃ الجزء الاول	العلامہ خیر الدین بن احمد بن نور الدین علی بن زین الدین بن عبد الوہاب الایوبی العلیمی الفاروقی الرملی المتوفی سنہ ۱۰۸۱ھ	[illegible]	سنہ ۱۳۰۰ھ مطبوع مصر	۲۵۱	
		اس کتاب کو علامہ محی الدین بن خیر الدین الرملی المتوفی سنہ ۱۰۷۱ھ ابن مؤلف نے مؤلف کی حیات میں جمع کرنا شروع کیا تھا۔ باب المہر تک مرتب کر چکے تھے کہ انتقال ہو گیا ان کی وفات کے بعد شیخ ابراہیم بن سلیمان الجینینی المتوفی سنہ ۱۱۰۰ ہجری تلمیذ خاص مؤلف نے حسب اجازت اپنے استاد کے پورا کیا اور آخر جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۷۶ ہجری میں رملہ میں جو مؤلف کا مسکن ہے اس کی تکمیل سے فارغ ہوئے۔ یہ کتاب فقہ حنفی میں معتبر و مستند مانی گئی ہے۔ مسائل کو سوال و جواب کی صورت میں لکھا ہے۔ اس مطبع میں اس کے دو حصے علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ کتاب الطہارہ سے کتاب الحوالہ کے ختم تک۔ ابتدا میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔ آغاز صفحہ ۲- الحمد للہ الذی وفق من اراد بہ الخیر للتفقہ فی الدین - ختم صفحہ ۲۵۱ والحال ہذہ لبطلان الحوالۃ بفقد الشرط واللہ اعلم۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ ناقص و ناتمام نمبر ۳۶۱۲ پر بھی درج					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	صفحات	کیفیت
۳۲۰۵	۴۰۵	الفتاوی الخیریہ لنفع البریۃ	العلامہ خیر الدین ابن احمد بن نور الدین علی بن زین الدین بن عبد الوہاب الایوبی العلیمی الفاروقی الرملی المتوفی ۱۰۸۱ ہجری	بتاریخ آخر جمادی الاولی سنہ ۱۰۸۱	سنہ ۱۳۰۰ھ مطبوع مصر	۴۴۴	

یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب ادب القاضی سے کتاب الفرائض کے ختم تک۔

ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب ادب القاضی سئل فی وقف ثبت الذی قاض حنفی۔

ختم صفحہ ۴۴۲ و صفحہ ۴۴۴ دخمس قیراط واللہ اعلم قال جامعہا الشیخ ابراھیم بن سلیمان الرملی تلمیذ المؤلف وھذا اخر ما رایتہ من مسودۃ فتاوی شیخنا استاذنا الی قولہ فرغ من کتابتھا وتبویبھا وترتیبھا فی اخر جمادی الاولی سنہ احدی وثمانین والف وکان ذلک بمنزلہ برملہ فلسطین

مولف علام رحمہ اللہ اوائل رمضان المبارک سنہ ۹۹۳ھ میں رملہ فلسطین میں پیدا ہوئے۔ نسباً علی بن عُلَیم الولی الفاروقی کی اولاد میں ہیں اسی وجہ سے عُلَیمی بضم عین و فتح لام و سکون یا و کسر میم کہے جاتے ہیں۔ ابتدا میں شافعی المذہب تھے۔ ان کے بڑے بھائی عبد النبی حنفی مذہب رکھتے تھے باہم دونو بھائی ایک دوسرے کو اپنے مذہب میں لانے کے خواہشمند تھے۔

بالآخر بعض اکابر جامع ازہر کے مشورہ سے مؤلف کتاب نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف رجوع کیا جس کا جواب ملا کہ کلنا علی الھدی اُس وقت سے حنفی مذہب اختیار کر لیا اپنے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							زمانے کے شیخ الحنفیہ مشہور رہوئے۔ جامع ازہر مصر میں ایک مدت تک قیام رہا۔ وہاں کے اکابرین وفضلا سے مستفید ہوئے۔ اعلیٰ درجہ کے مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ لغوی۔ صرفی۔ نحوی بیانی عروضی مانے گئے ہیں۔ ان کے تلامذہ میں بھی بڑے بڑے مشہور علمار معدود ہیں۔ کثیر التصانیف بھی ہیں۔ مولفات مشہورہ میں یہ چند کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ حواشی علی منح الغفار حواشی علی شرح الکنز للعینی حواشی علی الاشباہ والنظائر جامع الفصولین مسلک الانصاف فی عدم الفرق بین مسئلتی السبکی والخصاف۔ الفوز والغنم فی مسئلۃ الشرف من الام۔ دیوان شعر مرتب علی حروف المعجم۔ ۲۰ رمضان المبارک شب یکشنبہ سال ایک ہزار اکیاسی (۱۰۸۱) ہجری میں وفات پائی اور حسب وصیت شیخ محمد البطائحی رحمہ اللہ کے قریب مدفون ہوئے۔ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر وغیرہ
۳۳۴۹	۷۰۶	القول الجازم فی سقوط الحد بنکاح المحارم	ابو الحسنات مولوی عبدالحی اللکنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ	۱۲۹۰ ہجری	۱۲۹۰ھ مطبوع علوی لکھنؤ	۲۴	
							مختصر رسالہ ہے جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ محارم کے ساتھ بعد نکاح وطی ہونے میں حد زنا جاری ہوتی ہے یا کیا۔ امام ابوحنیفہ اور امام سفیان ثوری رحمہما اللہ حد کے قائل نہیں بلکہ ان کا قول ہے کہ تعزیر کی جاوے۔ اس پر طاعنین نے امام صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ مولف نے اس رسالہ میں شرح وبسط کے ساتھ امام صاحب کے مسلک کو دلائل نقلیہ وعقلیہ سے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مبرہن کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد لمن بیّن لنا الحلال والحرام ختم صفحہ ۲۴۔ فلیباث علی نفسہ الی قولہ وصحبہ اجمعین آمین مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن اصول حدیث میں تحت نمبر لکھا گیا۔					
۳۳۸۸	۷۰۸	مواہب البدیع فی حکمۃ التشریع	الشیخ عبد القادر معروف الکردی السنندجی		سنہ ۱۳۲۹ھ مطبوع کردستان	۶۴	
		احکام شرعیہ میں جو مصالح اور حکم رکھے گئے ہیں۔ اس رسالہ میں ان کو عقلی طور پر ثابت کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتفرد بنعمۃ الخلق والایجاد۔ ختم صفحہ ۶۴ واللہ یہدینا وایاک الی احسن ختام یہ رسالہ مصنفات جدیدہ میں سے ہے۔ مولف رحمہ اللہ نے اپنے ہی مطبع میں اس کو طبع کیا ہے۔					
۳۳۰۵	۷۰۰	التنبیہ فی فروع الشافعیۃ مع شرحہ تصحیح التنبیہ	الشیخ۔ ابی اسحاق ابراہیم بن علی۔ بن یوسف الشیرازی۔ الفیروز آبادی المتوفی سنہ ۴۷۶ھ	سنہ ۴۵۳ھ	سنہ ۱۳۲۹ھ مطبوعہ مصر	۱۶۰	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اصول مذہب شافعی میں یہ کتاب بہت معتبر مانی گئی ہے۔ کتاب گو مختصر ہے مگر اکثر مسائل کی حاوی ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں:۔

ھذا الکتاب المختصر فی اصول مذہب شافعی رضی اللہ عنہ اذا قرأہ المبتدی وتصورہ تنبۃ علی اکثر المسائل واذا نظر فیہ المنتھی تذکر بہ جمیع الحوادث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب کی تالیف اوائل رمضان ۴۵۲ھ ہجری میں شروع ہوئی اور ۴۵۳ھ ہجری شعبان کے مہینے میں ختم ہوگئی۔ اس کتاب کے بہت سے شروح ہیں۔ ایک شرح مسمّٰی تصحیح التنبیہ مولفہ امام نووی المتوفی ۶۷۶ھ ہجری اس نسخے کے حاشیہ پر بھی ہے جس میں الفاظ تنبیہ کی تحقیق کی گئی ہے۔ لغات حربیہ اور الفاظ مولدہ وغیرہ کو ممیز کیا ہے۔

اس کے علاوہ کلمات و اسماء کے متعلق مناسب تصحیح کی ہے جو تنبیہ کے پڑھنے والے کے واسطے نہایت مفید اور معین ہے۔ اس نسخہ مطبوعہ کے شروع میں تنبیہ کے صرف خطبے کی مختصر شرح جو تین ورق مسمّٰی مقصد التنبیہ مولفہ عز الملۃ والدین محمد بن جماعۃ الشافعی ملحق ہے۔ ابتدا کتاب التنبیہ صفحہ ۲:۔ الحمد للہ حق حمدہ وصلاتہ علی محمد خیر خلقہ ختم صفحہ ۲۵۱ ام ولد لہ وقیل لا تصیر تم الکتاب بحمد اللہ ومنہ والصلاۃ والسلام علی نبیہ محمد والہ وعترتہ آغاز کتاب تصحیح التنبیہ صفحہ ۲:۔ الحمد للہ رب العالمین وصلاتہ وسلامہ علی محمد خیر خلقہ وعلی سائر النبیین خاتمہ صفحہ ۲۵۱ وانہا لغۃ صحیحۃ واللہ اعلم

ابتدائی صفحہ کتاب میں فہرست ابواب منضم ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ ۳۹۳ھ ہجری میں فیروز آباد میں (چھوٹا سا شہر ہے فارس میں) پیدا ہوئے اور وہیں نشو و نما پایا۔ جب سن شعور کو پہنچے تو شیراز۔ بصرہ۔ بغداد میں بڑے بڑے فضلاء اور فقہاء سے کسب علوم کیا۔ تحصیل علم میں اس قدر اجتہاد اور کوشش کی کہ جملہ علوم فنون میں

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اقران و امثال پر مقدم ہوگئے۔ بالخصوص علم فقہ میں تو اعلیٰ درجہ کا تبحر پیدا کیا۔ دور و دراز تک شہرت پھیل گئی۔ ہر طرف سے طلباء و مستفیین آنے لگے۔ اور آپ کے فیض صحبت سے کامیاب ہونے لگے۔ مصنفات کو ایسی مقبولیت ہوئی کہ ہر چہار طرف مشتہر ہوگئے۔ آپ کے فضل و کمال کا ہر شخص معترف تھا۔ الا الذی یتخبطہ الشیطان من المس۔

مسائل خلاف اس طرح پر حفظ تھے جیسے عام طور پر سورۂ فاتحہ۔ پہلے مسجد میں طلبا کی تدریس فرماتے تھے۔ وزیر نظام الملک نے دجلہ کے کنارہ پر ایک مدرسہ بنا کیا اور بہت اصرار و تملق کے ساتھ آپ کو مدرسہ میں تعلیم پر مامور کیا۔ زہد و تقویٰ کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ مسجد میں ایک دینار بھول آئے۔ یاد آنے پر واپس تشریف لے گئے تو دینار وہاں پڑا پایا۔ اس خیال سے کہ شاید کسی دوسرے شخص کا ہو۔ نہیں اٹھایا۔ اور وہیں اس کو چھوڑ دیا مصنفات میں یہ چند کتابیں زیادہ مشہور ہیں المہذب۔ النکت فی الخلاف اللمع۔ شرح اللمع۔ التبصرہ فی اصول الفقہ۔ الملخص و المعونۃ فی الجدال۔ طبقات الفقہاء وغیرہ۔

اکیس جمادی الآخرہ سن چار سو چہتر (۴۷۶ھ) ہجری شب چہار شنبہ بغداد میں وفات پائی ابوالوفا بن عقیل حنبلی نے غسل دیا اور مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوئے۔ (طبقات للسبکی)</td></tr>
<tr><td>۳۳۰۴</td><td>۷۰۹</td><td>الفتاوی الکاملیہ فی الحوادث الطرابلسیۃ</td><td>مفتی الدیار الطرابلسیہ الشیخ محمد کامل بن مصطفیٰ الطرابلسی الحنفی</td><td>سنہ ۱۳۰۱ھ</td><td>سنہ ۱۳۱۳ھ مطبوعہ مصر</td><td>۳۰۸</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب اکثر مسائل اعتقادیہ و فقہیہ کی جامع ہے۔ مسائل کثیر الوقوع کا استفسار مع جوابات لکھا ہے۔ مسلک حنفی کے موافق کتب فقہ کے انداز پر اس کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ کتاب زیادہ نافع اور کارآمد ہے۔ فہرست ابواب بھی کتاب کے آخر میں ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ ختم صفحہ ۳۰۶۔ ومن تبعھم بہ احسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔ **مولف کتاب** طرابلس کے رہنے والے ہیں۔ صغر سنی میں کلام مجید حفظ کیا اور ضروری علم علماء وطن کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا۔ جب انیس برس کی عمر ہو گئی تو ان کے والد۔ دادا۔ چچا نے اس خیال سے کہ طرابلس میں اس وقت حنفی عالم باقی نہیں رہے۔ تحصیل فقہ حنفی کی غرض سے جامع ازہر مصر میں سنہ ۱۲۷۱ھ ہجری میں بھیجا۔ تقریباً آٹھ سال یہاں تحصیل فقہ حنفی وغیرہ میں مصروف رہے۔ فضلاء نامی اور علماء گرامی سے کسب علم کیا۔ سنہ ۱۲۷۸ھ کے اوائل میں علوم سے فارغ ہو کر وطن اصلی میں مراجعت کی۔ یہاں ہمیشہ تدریس۔ نشر علوم۔ افتاء میں مشغولیت رکھی۔ یہ کتاب بھی طرابلس میں تالیف کی ہے۔ هكذا فی خطبۃ هذا الكتاب					
۳۲۰۹۱	۶۱۰	مبسوط السرخسی الجزء الاول والثانی	الامام المجتہد شمس الائمہ ابی بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ وقیل فی حدود خمس مائۃ		سنہ ۱۳۳۱ھ مطبوعہ مصر	صفحہ ۲۵۳ صفحہ ۲۱۰	

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب مذہب حنفی میں نہایت مستند مانی جاتی ہے - تمام کتب ظاہر الروایہ کی (جن کو اصول بھی کہتے ہیں) حاوی ہی - امام محمد رحمہ اللہ کی کتابیں الجامع الصغیر - الجامع الکبیر - الزیادات - السیر الکبیر - السیر الصغیر - المبسوط

(اس کا نام اصل بھی ہی) - کتب اصول وظاہر الروایہ سے تعبیر کی جاتی ہیں - ان تمام کتابوں میں فروعات حنفیہ غایت تحقیق وبسط کے ساتھ مذکور ہیں - علامہ سرخسی مولف کتاب ہذا نے اپنی اس کتاب میں انھیں کتب سے اخذ کیا ہے - یہ کتاب جملہ مسائل عبادات ومعاملات کا ذخیرہ ہے -

تمام مسائل دلائل وبسط کے ساتھ ذکر کیے ہیں - اس مطبع میں نسخۂ ہذا کی تقسیم تیس اجزا پر رکھی گئی ہے - جن کی پندرہ جلدیں قائم کی گئی ہیں - یہ پہلی جلد ہے - اس میں پہلا اور دوسرا جزو ہی - ابتدا کتاب سے باب المعادن کے ختم تک -

ابتدا جزو اول صفحہ ۲ بعد عبارت الخاتق - الحمد للہ باری النسم ومجی الرھم ومجزل القسم
ختم جزو اول صفحہ ۲۵۲ - حتی یتحلل منھا تم الباب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب -
آغاز جزو دوم صفحہ ۲ - باب فی الصلوٰۃ فی السفینۃ قال وان استطاع الرجل الخروج -
خاتمہ جزو دوم صفحہ ۲۱۱ - ولا یصح ذلک التقبل منہ فھذا مثلہ - واللہ اعلم - ایک حصہ قلمی اس کتاب کا کتاب العین سے کتاب الرضاع کے ختم تک نمبر ۵ پر بھی لکھا ہے -</td></tr>
<tr><td>۳۳۸۱</td><td>۷۱۱</td><td>مبسوط السرخسی الجزو الثالث والرابع</td><td>الامام المجتہد شمس الائمہ ابی بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی ۴۸۳ھ وقیل فی حدود خمس مائۃ</td><td></td><td>سنہ ۱۳۳۱ھ
مطبع مصر</td><td>صفحہ ۲۲۰
صفحہ ۲۲۸</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دوسری جلد ہے جس میں تیسرا و چوتھا جزء مذکور ہے۔ باب عشر الارضین سے باب النکاح الصغیرہ تک ابتدا جزء ثالث باب عشر الارضین قال الاصل فی وجوب العشر۔ خاتمہ جزء ثالث بہ القضاء العدۃ للاحتمال واللہ اعلم بالصواب آغاز جزء رابع کتاب المناسک قال الشیخ الامام الاجل الزاہد ختم جزء رابع فی الجنون الاصلی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔					
۳۳۸۱	۱۲،	مبسوط السرخسی الجزء الخامس والسادس	الامام المجتہد شمس الائمہ ابی بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی ۴۸۳ھ۔ وقیل فی حدود خمس مائۃ	•	سنہ ۱۳۳۱ھ مطبوعہ مصر	صفحہ ۲۱۹ صفحہ ۲۲۸	
		تیسری جلد ہے اس میں پانچواں و چھٹا جزء ہے۔ باب نکاح البکر سے باب الظہار تک ابتداء جزء خامس باب نکاح البکر قال رضی اللہ عنہ واذا زوج الرجل خاتمہ جزء رابع وسلکو طریق النجاح آغاز جزء سادس کتاب الطلاق قال الشیخ الامام الاجل الزاہد شمس الائمہ وفخر الاسلام ابو بکر محمد بن ابی سہل السرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ املاء الطلاق۔ ختم جزء سادس۔ فصیام شہرین متتابعین الآیہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۱	۷۱۳	مبسوط السرخسی الجزء السابع والثامن	الامام المجتہد شمس الائمۃ ابی بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ وقیل فی حدود خمس مائۃ		سنہ ۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۲۴۱ صفحہ ۱۹۰	
		چوتھی جلد ہے اس میں ساتواں و آٹھواں جزء ہے باب الظہار سے باب الیمین فی الشراب تک ابتداء جزء سابع قال رضی اللہ عنہ ویجوز فی کفارۃ الظہار عتق الرقبۃ العوراء عندنا ختم جزء سابع واصحابہ خیر الصحب والرفاق آغاز جزء ثامن کتاب المکاتب قال الشیخ الامام الاجل الزاہد شمس الائمۃ فخر الاسلام ابوبکر محمد بن ابی سہل السرخسی رحمہ اللہ الکتابۃ لغۃ ہو الضم ختم جزء ثامن فی مسئلۃ الدقیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔					
ایضاً	۷۱۴	مبسوط السرخسی الجزء التاسع والعاشر	ایضاً		سنہ ۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۲۲۲	
		پانچویں جلد ہے جس میں نواں و دسواں جزء ہے۔ باب الکسوۃ سے کتاب اللقیط کے کچھ حصہ تک آغاز جزء تاسع					

تتمہ فقہ

۸۰۴ه

الجلد الثانی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		باب الکسوۃ قال رضی اللہ عنہ واذا حلف لا یشتری ختم جزتاسع فلا یلبس منہ شیء ابتدا جزعاشر قال الشیخ الی ان قال اعلمان السیر جمع سیرۃ خاتمہ جزعاشر۔ وعدمہ سواء واللہ سبحانہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔					
۳۳۸۱	۶۱۵	مبسوط السرخسی الجزء الحادی عشر والثانی عشر	الامام المجتہد شمس الائمہ ابی بکر محمد بن احمد سہل السرخسی المتوفی ۴۸۳ھ قبل فی حدود خمس مائۃ	•	۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۲۵۰، صفحہ ۲۲۰	
		چھٹی جلد ہے اس میں گیارہواں و بارہواں جـز ہے بقیہ کتاب اللقیط سے باب الوکالۃ فی السلم تک۔ آغاز جز حاوی عشر کتاب اللقیط قال الشیخ الی ان قال اختلف الناس فیمن وجد لقطۃ۔ ختم جزو حاوی عشر والعمل علیہ بعد ذلک واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ ابتدا جز ثانی عشر کتاب الذبائح قال الشیخ الی ان قال لا یحل ما ذبح بسن او ظفر۔ خاتمہ جز ثانی عشر۔ فیستوی فیہ الرجال والنساء۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۳۳۸۱</td><td>۶۱۶</td><td>مبسوط السرخسی
الجزء الثالث عشر والرابع عشر</td><td>الامام المجتهد شمس الائمہ ابی بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی سنۃ بضع وتسعین فی حدود خمسمائۃ</td><td></td><td>مطبوع مصر ۱۳۳۱ھ</td><td>صفحہ ۲۰۰
صفحہ ۱۸۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ساتویں جلد ہے اس میں تیرھواں و چودھواں جزء ہے باب البیوع الفاسدہ سے باب الشفعۃ فی البنا وغیرہ تک ابتدا جزء ثالث عشر باب البیوع الفاسدۃ واذا اشتری الرجل عدل زطی۔ ختم جزء ثالث عشر من فسخ العقد واللہ اعلم۔ آغاز جزء رابع عشر کتاب الصرف قال الشیخ الی ان قال الصرف اسم لنوع بیع۔ خاتمہ جزء رابع عشر حق العتق لها بالتدبیر واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>۶۱۷</td><td>مبسوط السرخسی الجزء الخامس عشر والسادس عشر</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً</td><td>صفحہ ۱۸۵
صفحہ ۱۹۹</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">آٹھویں جلد ہے اس میں پندرھواں و سولھواں جزء ہے کتاب القسمۃ سے کتاب الرجوع عن الشہادۃ تک۔ آغاز جزء خامس عشر قال الشیخ الی ان قال القسمۃ من الحقوق اللازمۃ۔ ختم جزء خامس عشر دینا فی ترکۃ کسائر الدیون واللہ اعلم۔ ابتدا جزء سادس عشر۔ باب استفاضۃ الاجارۃ قال رحمہ اللہ ذکر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ خاتمہ جزء سادس عشر یقضی القاضی لہ ورجعا واللہ اعلم۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۱	۷۱۸	مبسوط السرخسی الجزء السابع عشر والثامن عشر	الامام المجتهد شمس الائمہ ابی بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ وقیل فی حدود خمس مایۃ		سنہ ۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۲۰۲ صفحہ ۱۹۲	
		نویں جلد ہے اس میں سترھواں و اٹھارھواں جزء ہے کتاب باب الرجوع عن الشہادہ فی الطلاق والنکاح سے باب الاقرار بالقبض تک۔ ابتداء جزء سابع عشر۔ باب الرجوع عن الشہادۃ فی الطلاق والنکاح قال رحمہ اللہ واذا شہد رجل وامرءتان۔ ختم جزء سابع عشر بخلاف المفاوض علی ما بینا واللہ اعلم بالصواب۔ آغاز جزء ثامن عشر۔ باب الاقرار بالعاریۃ۔ قال رحمہ واذا اقر الرجل ان ھذا الثوب۔ خاتمہ جزء ثامن عشر ھذہ الفصول فیما سبق واللہ اعلم						
ایضاً	۷۱۹	مبسوط السرخسی الجزء التاسع عشر والعشرون	ایضاً		سنہ ۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۱۹۰ صفحہ ۱۸۴	
		دسویں جلد ہے اس میں انیسواں و بیسواں جزء ہے کتاب الوکالۃ سے باب صلح الاب والوصی والوارث تک شروع جزء تاسع عشر۔ کتاب الوکالۃ قال الشیخ الی ان قال اعلم ان الوکالۃ فی اللغۃ۔ ختم جزء تاسع عشر لم یکن شرطا عن المال واللہ اعلم بالصواب۔ آغاز جزء عشرون۔ باب الکفالۃ بالنفس والکالۃ بالخصومت۔ تمامی جزء عشرون۔ فی حصۃ الجوھر اذا کان ممیزاً واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب						

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۱	۶۲۰	مبسوط السرخسی الجزء الحادی والعشرون والثانی والعشرون	الامام المجتہد شمس الائمہ ابی بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی تقریباً فی حدود خمسمائۃ			صفحہ ۱۸۸ صفحہ ۱۸۸	

گیا۔ ہویں جلد ہے اس میں اکیسواں و بائیسواں جزء ہے۔ باب الصلح فی الوصایا سے باب الشہادة فی المضاربۃ تک۔ ابتداء جزء حادی وعشرون۔ باب الصلح فی الوصایا قال رحمہ اللہ واذا اوصی الرجل بخدمۃ عبدہ۔ انتہا جزء حادی وعشرون۔ من الدین بجانب ذلک واللہ اعلم۔ آغاز جزء ثانی وعشرون۔ باب الغصب فی الرھن قال رحمہ اللہ واذا کان العبد رھنا۔ ختم جزء ثانی وعشرون فھذا اقیاسہ واللہ اعلم بالصواب۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً۔	۶۲۱	مبسوط السرخسی الجزء الثالث والعشرون والرابع والعشرون۔	ایضاً		سنہ ۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۱۸۵	

بارہویں جلد ہے اس میں تیئسواں و چوبیسواں جزء ہے کتاب المزارعۃ سے کتاب الحجر تک ابتداء جزء ثالث وعشرون۔ کتاب المزارعۃ قال الشیخ الی ان قال اعلم ان المزارعۃ مفاعلۃ انتہا جزء ثالث وعشرون وقد بیناھذا فی کتاب الدعوی۔ شروع جزء رابع وعشرون۔ کتاب الاشربۃ قال الشیخ الی قولہ اعلم ان الخمر حرام۔ ختم جزء رابع وعشرون۔ من بیوعہ او اشتریۃ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	۶۲۲	مبسوط السرخسی الجزء الخامس والعشرون والسادس والعشرون	ایضاً		ایضاً	صفحہ ۱۹۲ صفحہ ۱۹۳	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تیرھویں جلد ہے۔ اس میں پچیسواں وچھبیسواں جزء ہے کتاب الماذون الکبیر سے باب جنایۃ الراکب تک ابتدا جزء خامس وعشرون۔ کتاب الماذون الکبیر قال رحمہ اللہ قال الشیخ الامام الاجل الی ان قال اعلم بان الاذن فی التجارۃ۔ انتہا جزء خامس وعشرون۔ بعد ما انتفی العقد عنہ واللہ اعلم آغاز جزء سادس وعشرون۔ باب البیع علی انہ ان لم ینقد الثمن فلا بیع بینھما۔ ختم جزء سادس وعشرون۔ عند نا ذکرہ فی الاصل۔					
۳۳۸۱	۴۲۳	مبسوط السرخسی الجزء السابع والعشرون والثامن والعشرون	الامام المجتہد شمس الائمہ ابی بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی ۴۸۳ھ وقیل فی حدود خمسمائۃ		مطبوع مصر ۱۳۲۴ھ	صفحہ ۱۹۲ صفحہ ۲۱۵	
		چودھویں جلد ہے اس میں ستائیسواں واٹھائیسواں جزء ہے باب الناخس سے باب اقرار الوارث لوارث تک ابتدا جزء سابع وعشرون۔ باب الناخس قال رحمہ اللہ واذا سار الرجل۔ انتہا جزء سابع وعشرون۔ لاتقبل شہادتہ واللہ اعلم بالصواب۔ آغاز جزء ثامن وعشرون باب الوصیۃ بخاتم الارض والبستان ختم جزء ثامن وعشرون۔ یدفع الی اخیہ باختیارہ واللہ تعالیٰ اعلم					
ایضاً	۴۲۴	مبسوط السرخسی الجزء التاسع والعشرون والثلثون	ایضاً		ایضاً	ایضاً	صفحہ ۲۱۴ صفحہ ۲۱۲	
		پندرھویں جلد ہے اس میں انتیسواں وتیسواں جزء ہے۔ باب الوصیۃ باکثر من الثلث سے باب نکاح					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">الشبہۃ تک۔ اسی باب سے کے ختم پر کتاب کا خاتمہ ہے۔ ابتدا جزء تاسع وعشرون۔ باب الوصیۃ بأکثر من الثلث لوارث فیجیز ذلک بعض الورثۃ۔ انتہا جزء تاسع وعشرون الاصول التی قد بیناہا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ آغاز جزء ثلثون باب میراث ذوی الارحام قال رضی اللہ عنہ۔ اعلم ان محمداً ختم جزء ثلثون فاستقام الجمع بینہما واللہ اعلم بالصواب۔

علامہ سرخسی رحمہ اللہ حنفی علماء میں امام فن سمجھے جاتے ہیں۔ شیخ الاسلام احمد بن سلیمان بن کمال پاشا نے مجتہدین میں انکا شمار کیا ہے۔ بہت بڑے فقیہ۔ اصولی۔ مناظر۔ متکلم۔ مانے گئے ہیں۔ شمس الائمہ حلوانی کے تلامذہ میں فرد کامل ہیں۔ حجۃ الاسلام اور اوحد زمانہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ کتاب المبسوط کو محبوسی کے حالت میں لکھا۔ ہے۔ کلمۂ حق کے اظہار سے اوزجند میں ایک مدت تک مقید رہے۔ اس حالت میں کوئی کتاب ان کے پاس نہیں تھی صرف حافظہ کی قوت سے بلا مطالعہ کتب مبسوط کی تالیف میں مصروف ہوئے۔ قطلوبغا کا بیان ہے کہ کنوئیں میں قید تھے۔ شاگرد کنارہ پر بیٹھے ہوئے اس تصنیف کو لکھا کرتے تھے۔ جب باب الشروط تک لکھ چکے تو رہائی پائی۔ رہا ہونے کے بعد فرغانہ چلے آئے اور یہیں اس کتاب کو مکمل کیا۔ مبسوط کے علاوہ کتاب فی اصول الفقہ۔ السیر الکبیر۔ بھی ان کے مولفات میں ہیں۔ سرخس بلاد خراسان میں ایک پرانی بستی کا نام ہے۔ ان کے سنہ وفات میں اختلاف ہے۔ طبقات الحنفیہ میں لکھتے ہیں۔ مات فی حدود التسعین واربع مائۃ او فی حدود خمس مائۃ۔ صاحب کشف الظنون نے ۴۸۳ھ کا قول لکھا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ طبقات الحنفیہ</td></tr>
<tr><td>۲۴۳۵</td><td>۴۲۵</td><td>الرسائل الزینیۃ فی فقہ الحنفیۃ</td><td>الامام العلامہ زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری الحنفی المتوفی ۹۷۰ھ وقیل ۹۶۹ھ</td><td>۹۷۰ھ</td><td>قلمی ۱۲۹۹ھ</td><td>۱۰۴</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقطیع کتابت ۸½ × ۵½ ، ۲-۱ انچ۔ سطر پندرہ کاغذ بادامی لکھنوی خط نستعلیق معمولی۔ کتابت صرف سیاہی سے کاتب مولوی محمد رضا رامپوری تلمیذ مولوی سید احمد گنگوہی کرم خوردگی و پیوندکاری سے محفوظ۔ مولف رحمہ اللہ نے اپنی حیات میں تینتالیس رسائل مختلف الاسماء مسائل فقہیہ میں موافق مذہب حنفی تالیف کیے تھے جن کو وہ اپنی زندگی میں مرتب نہ کرسکے اُن کی وفات سے ایک مہینہ کے بعد ماہ شعبان سنہ ۹۷۰ھ ہجری میں اُن کے صاحبزادہ شیخ احمد بن زین نے مجموعی صورت میں ترتیب دیکر الرسائل الزینیہ سے موسوم کیا۔ یہ جملہ رسائل کتب خانہ خدیویہ مصریہ میں موجود ہیں۔ مجلد ہذا میں صرف دس رسائل ہیں۔ نو کامل۔ ایک ناقص۔ جن کے اسماء و تفصیل تحت میں درج ہے۔					
		الخیر الباقی فی جواز الوضوء من الفساقی ناقص	الامام العلامہ زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری الحنفی المتوفی سنہ ۹۷۰ھ	سنہ ۹۵۱ھ			
		یہ رسالہ ابتداء سے ناقص ہے۔ باقی ماندہ تقریباً ڈیڑھ ورق ہے۔ اس میں ماء مستعمل کا حکم اور اُس کے متعلق ائمہ کے اختلاف کا ذکر ہے۔ اوسط ربیع الاول سنہ ۹۵۱ھ میں اس کی تالیف ہے۔ ابتداء صفحۂ اول سطر پہلی۔ کلاھما طاھر عند محمد رحمہ اللہ ختم صفحہ ۳ وکان ذلک بالخانقاہ الشیخونیۃ					
		مقدمہ لطیفہ فی ذکر الاقوال فی الصلوٰۃ علی قواعد المذاہب الاربع	ایضاً				

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ رسالہ تقریباً تین صفحوں پر ہے۔ شرائط وارکان نماز کا اس میں بیان ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد۔ ختم صفحہ ۴ وکذا الامام احمد کما قررناہ انتہیٰ۔
		القول النقی فی الرد علی المفتری الشقی	الامام العلامہ زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری الحنفی المتوفی سنہ ۹۷۰ھ				
							یہ رسالہ تقریباً گیارہ صفحات پر ہے۔ اس میں اس امر کا ذکر ہے کہ وظائف جو اوقاف سے مقرر کیے جاتے ہیں وہ بحکم قاضی مسدود ہو سکتے ہیں یا نہیں عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یظہر الحق ولو بعد حین۔ خاتمہ صفحہ ۱۲ لا یملک العزل بغیر جنحۃ فغیرہ اولیٰ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔
		المسئلۃ الخاصہ فی الوکالۃ العامہ	ایضاً	سنہ ۹۶۳ھ			
							یہ رسالہ تقریباً تین صفحوں پر ہے اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وکیل عام بنانے کی صورت میں کن کن اشیا کا شمول ہو سکتا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۷۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰ ومع ذلک قالوا یعد انتہیٰ واللہ اعلم وعلمہ احکم۔ نو سو چونسٹھ ہجری (۹۶۴) اس رسالہ کا سن تالیف ہے۔
		رفع الغشا عن وقتی العصر والعشا۔	ایضاً	سنہ ۹۵۲ھ			

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ رسالہ تقریباً ساڑھے گیارہ صفحات کا ہے۔ وقت عصر اور عشا کی تحقیق حنفی مذہب کے موافق اس میں مذکور ہے نو سو باون ہجری میں اس کی تالیف ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۰۔ الحمد للّٰہ الذی ینصر الحق و لو بعد حین خاتمہ صفحہ ۲۸۔ وکان ذلک فی اواخر شعبان اثنتین وخمسین وتسع ۱ئۃ بالخانقاہ الشیخونیہ
		التحفۃ المرضیہ فی الاراضی المصریہ	الامام العلامہ زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری الحنفی المتوفی ۹۷۰ھ				
							یہ رسالہ تقریباً ایک جزکا ہے۔ اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ اراضی مصریہ خراجی ہے یا کیا۔ اور برتقدیر خراجی ہونے کے بیع و شرا اس کے کیا حکم ہے آغاز صفحہ ۲۹۔ الحمد للّٰہ الذی فضل العلماء واھلہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۵ ورحمہا اللّٰہ مولفہا و کاتبہا و والدیہ آمین۔
		رسالہ فی الطلاق المعلق بالابراء	ایضاً				
							یہ رسالہ چار صفحات سے کچھ زیادہ ہے۔ اس امر کا مذکور ہے کہ جب طلاق کو ابراء مہر پر معلق کیا جاوے تو کونسی طلاق واقع ہوگی۔ رجعی۔ یا بائن۔ آغاز صفحہ ۳۵۔ الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے سیدنا محمد خاتم النبیین۔ خاتمہ صفحہ ۳۹۔ فلذا لہ نطل فی ذکر المنقولات واللّٰہ الموفق للصواب۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی طلب الیمین بعد حکم المالکی	الامام العلامہ زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری الحنفی المتوفی سنہ ۹۷۰ھ				

یہ رسالہ تقریباً گیارہ صفحات کا ہے۔ ایک واقعہ فقہیہ بیان کیا گیا ہے جس میں مذہب مالکی کے مطابق فیصلہ ہوچکا تھا۔ اُس کے بعد حنفی قاضی کی طرف رجوع کیا گیا۔ اس مقدمہ سے فقہی مسائل کا جس قدر تعلق ہے وہ سب مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۹ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین خاتمہ صفحہ ۷۰ دائماً یدفع عن نفسہ فافترقا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی الطعن والطاعون	ایضاً	سنہ ۹۶۵			

یہ رسالہ سات صفحات سے کچھ زیادہ ہے۔ سنہ ۹۶۵ ہجری میں مصر میں جب طاعون پھیلا ہے اُس وقت یہ رسالہ تالیف ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۶۱۔ الحمد للہ مقدر الارزاق والآجال خاتمہ صفحہ ۶۷۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی بیان المعاصی الکبائر والصغائر	ایضاً				

یہ رسالہ ایک جز کا ہے۔ صغیرہ وکبیرہ گناہ کی تحقیق اور اُن کا حکم بیان کیا گیا ہے آغاز صفحہ ۶۹۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی خاتمہ صفحہ ۱۰۰۔ وھم یحبون انھم مھتدون فلا یستغفرون۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ الفتاوے الزینیہ فی فقہ الحنفیہ نمبر ۲۵۸ کے تحت میں مذکور ہے۔					
۳۳۳۶	۴۲۶	رسالۃ الصید	مولانا محمود حسن خاں صاحب سلمہ مقیم ٹونک خلف منشی احمد حسن خاں صاحب دلیر جنگ۔	۱۳۲۸ھ	مطبوعہ ۱۳۳۲ھ بیروت	۱۱۴	
		اس رسالہ میں بندوق کی گولی کے شکار کی حلت و حرمت پر بحث کی گئی ہے اور اس کے مقتول میں فقہا کے اختلاف کو بیان کرنے کے بعد قول راجح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے سات فصلوں پر کتاب کی تقسیم ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی علم الانسان ما لم یعلم و انزل الکتاب و فصل فیہ ما احلہ و حرم خاتمہ صفحہ ۱۱۴۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ مؤلف سلمہ اللہ تعالےٰ اس زمانہ کے ممتاز فضلا میں ہیں۔ بالخصوص علوم دینیہ میں ان کی نظر بہت وسیع اور اعلیٰ پیمانہ پر ہے۔ کچھ زمانے سے ٹونک میں قیام فرما ہیں۔ اس رسالہ کے علاوہ متعدد کتابیں اور بھی تالیف فرمائی ہیں۔ بارک اللہ فی عمرہ وقدرہ۔ ان کے بزرگ اصلاً نجیب آبادی ہیں۔ منشی احمد حسن خاں مرحوم رامپور آئے اور تحصیل علم کے بعد ٹونک گئے۔ وہاں نواب عبید اللہ خاں مرحوم کے کارپرداز ہوگئے۔ ریاست سے دلیر جنگ کا خطاب ملا۔ مولف نے علاوہ دیگر تصانیف۔ رجال میں ایک کتاب بزبان عربی لکھی ہے۔ یہ کتاب چند جلدوں میں ہے۔ جب مولانا ۱۹۱۴ء کے قریب حج کو گئے اس کتاب رجال کی ایک جلد بیروت میں چھپنے کو دے آئے تھے۔ جنگ جرمن شروع ہوگئی۔ اس لیے نہ اصل کتاب کا پتہ ہے نہ روپیہ کا۔ آپ کے سب بھائی فاضل اور دیندار ہیں۔						

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۳۰	۴۲۷	نصاب الاحتسام مع فہرست	الشیخ عمر بن محمد عوض الشافعی الحنفی		مطبوع کلکتہ	صفحہ ۲۲۲ صفحہ ۵	
		یہ کتاب ایسے مسائل کا فتاوے ہے جن کا تعلق منصب احتساب سے ہے۔ ابتدا میں لفظ حسبۃ اور احتساب کے معنے کی تحقیق کی گئی ہے۔ پھر متفرق مسائل کے احکام اور اُن کے ضمن میں محتسب کے فرائض منصبی ذکر کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الحسیب الرقیب علیٰ نوالہ ایماناً واحتساباً خاتمہ صفحہ ۲۲۲ حین ناحت من صحیح البخاری تم نصاب الاحتساب واللہ اعلم بالصواب پینسٹھ ابواب پر کتاب کی تقسیم ہے۔ مولف رحمہ اللہ کا سن وفات محقق نہیں ہوا۔ صاحب کشف الظنون وغیرہ بھی اس تحقیق سے قاصر ہیں۔ کتب خانہ خدیویہ مصریہ میں ایک قلمی نسخہ ہے جس کا سنہ کتابت سنہ ۱۰۱۱ھ لکھا ہے۔ اس کتاب خانے میں بھی تین قلمی نسخے سنہ ۵۵۸ھ سے نسوہ ۵۹۹ھ تک موجود ہیں۔ ایک نسخے میں سنہ کتابت سنہ ۱۰۹۱ھ اور دوسری میں سنہ ۱۲۴۵ھ تحریر ہیں۔ تیسرا نسخہ کتابت کے سنہ سے معرا ہے۔ مولف کا مفصل حال اس وقت تک کہیں دیکھا نہیں گیا۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔					
۳۸۵۶	۴۲۸	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع المجلد الاول	العلامۃ علاء الدین۔ ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی۔ بالسین المہملہ ویقال بالمعجمۃ۔ المتوفی سنہ ۵۸۷ھ		قلمی	۹۰۴	
		تقطیع کتابت مع جدول ۸×۵ انچ سطر ۲۳۔ خط اور کاغذ عرب۔ پہلے اور دوسرے صفحہ پر مختصر لوح اور					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							جدول طلائی۔ باقی تمام اوراق پر جدول شنجرفی کشیدہ ہے۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ پورا نسخہ پیوند کاری سے محفوظ ہے۔ کہیں کہیں اوراق پر کرم خوردگی کا خفیف سا اثر ہے۔ اوّل صفحہ پر ایک چھوٹی سی مہر عبد الشکور نام کی چسپاں ہے جنھوں نے ۱۲۶۷ھ ہجری میں اس نسخے کی خریداری کی ہے۔ یہ کتاب فن فقہ میں بڑی تہذیب و ترصیف کے ساتھ متاخرین کی ترتیب پر لکھی ہے مؤلف نے ربط و ضبط مضامین میں ترتیب صناعی اور تالیف حکمی کا پورا پورا التزام کیا ہے۔ تخریج مسائل میں اصول و قواعد کو مدنظر رکھا ہے۔ تسمیہ کتاب مسمیٰ کے مطابق ہے۔ صاحب کشف الظنون کی رائے ہے کہ یہ کتاب تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے جو علامۃ علاء الدین محمد سمرقندی کی مؤلفہ ہے یہ امام فن مؤلف کے اُستاذ اور چھٹی صدی کے معتبر فضلاء میں ہیں مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کتاب کا طرز بیان شرح کے انداز پر نہیں ہے۔ اور نہ مولف کے بیان سے شرح ہونیکا پتہ چلتا ہے۔ خطبہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مستقل کتاب ہے۔ تحفۃ الفقہاء اس کتب خانہ میں موجود نہیں اس وجہ سے جزم کے ساتھ کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ پوری کتاب کی تین جلدیں ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے ابتدا کتاب سے کتاب النکاح کے ختم تک۔ آغاز کتاب ورق اوّل صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی القادر القوی القاہر الرحیم الغافر ورق ۱۳۲ صفحہ اوّل واما عند راس کل سورۃ فی الصلوٰۃ فلا یاتی بالتسمیۃ ورق ۲۰۰ صفحہ ۲۔ والرابع انہ قال ولتکملوا العدۃ شرط الکمال العدۃ۔ خاتمہ ورق ۳۲۵ صفحہ اول۔ فی الجزء الثانی وصل اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم
۳۰۵۶	۶۲۹	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع المجلد الثانی	العلامۃ علاء الدین ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی بالسین المہملہ ویقال بالجیم المتوفی ۵۸۷ھ		قلمی ۱۱۳۲ھ	۶۵۰	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

یہ جلد بھی باعتبار تقطیع و کاغذ ولوح وکتابت وغیرہ مثل جلد سابق کے ہی۔ کاتب بھی دونوں جلدوں کا ایک ہی اس جلد میں کرم خوردگی کا اثر زیادہ اور پیوندکاری بھی ہی۔

یہ دوسری جلد ہو۔ کتاب الطلاق سے کتاب الجنایات کے ختم تک۔ اس جلد میں ترتیب ابواب میں کاتب کی طرف سے تقدیم وتاخیر کی گئی ہی۔ ابواب مقدمہ کو موخر۔ اور موخرہ کو مقدم تحریر کیا ہی۔ عبارت آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ کتاب الطلاق قال الشیخ رحمہ اللہ الکلام فی ھذا الکتاب فی الاصل فی خمستہ مواضع فی بیان صفتہ الطلاق۔ عبارت ختم ورق ٥٠٣ صفحہ ۲ فی الجزء الثالث کتاب البیوع وکان الفراغ من نسخہ فی شھر جمادی اول سنتہ الف وماتا اثنین وثلاثین غفر اللہ تعالیٰ لکاتبہ ولجمیع المسلمین آمین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣٨٥٦	٤٣٠	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع المجلد الثالث	العلامتہ علاء الدین ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی بالسین المہملتہ ویقال بالمعجمتہ المتوفی ٥٨٧ھ		قلمی ١١٣٢ھ	١٠٠٨	

یہ جلد بھی پہلی دونوں جلدوں کی طرح ہی۔ کتاب البیوع سے ختم کتاب تک۔ اس جلد میں بھی مثل جلد دوم ترتیب ابواب وانقسام فصول میں کاتب نے بے عنوانی کی ہی۔ ابتدا ورق اول صفحہ ۲ کتاب البیوع الکلام فی ھذا الکتاب فی الاصل فی مواضع۔ ختم ورق ٥٠٤ صفحہ اقد خلت الدار واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب الیٰ قولہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین

مؤلف علام۔ محمد بن احمد السمرقندی الحنفی کے ممتاز شاگرد ہیں۔ جب بدائع الصنائع کو مکمل کر چکے تو استاد کی خدمت میں پیش کیا۔ جس کو انھوں نے نظر استحسان سے دیکھا اور پسند کیا اور اپنی بیٹی فاطمہ کو جو اعلیٰ درجہ کی فقیہہ تھی ان کے نکاح میں دیدیا۔ علم فقہ کے ساتھ ان کی مناسبت بہت بڑھی ہوئی ہو۔ فتاویٰ نویسی میں یدطولیٰ حاصل تھا۔ دسویں رجب سنہ پانسو ستاسی ہجری حلب میں انتقال ہوا۔ اور اپنی زوجہ مذکورۃ الصدر کی قبر کے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		متصل مدفون ہوئے کشف الظنون۔ فہرست کتبخانہ خدیویہ۔					
۳۸۳۰،	۷۳۱	منفرقات الاحمدی المجلد الاوّل	مولنا احمد بن محمد سعید		سنہ ۱۳۰۱ھ قلمی	۱۰۵۸	
		تقطیع کتابت ۷½ × ۵½ - انچہ سطر ۲۱ کاغذ بادامی انگریزی۔ خط نستعلیق طالب علمانہ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب مولوی عبدالغافر خاں خلف مولوی عبدالقادر خاں صاحب مفتی عدالت دیوانی۔ کتاب میں تصحیح کی ضرورت ہی۔ غالباً مقابلہ نہیں کیا گیا ہے۔ بعض بعض جگہ حاشیہ پر بھی فوائد وغیرہ لکھے ہیں۔ غیر مشہور کتاب ہی۔ مولف نے فروعات فقہیہ حنفیہ کو بسط و تفصیل کے ساتھ کتب معتبرہ کے حوالے لکھا ہی۔ یہ پہلی جلد ہی خطبہ کتاب سے الاقرار بالبنت کے مسئلے تک۔ عبارت آغاز صفحہ اول احمد اللہ علی الہدایۃ والدرایۃ والمسئلہ الوقایۃ من البدایۃ الی النہایۃ۔ صفحہ ۳۳۵۔ الفصل فی القبر والدفن دفن المیت فرض علی الکفایۃ کذا فی السراج الوہاج ختم صفحہ ۱۰۵۰ مدارک فی تفسیر قولہ لنا کلوا من اموال الناس بالباطل۔					
ایضاً۔	۷۳۲	منفرقات الاحمدی المجلد الثانی	ایضاً		سنہ ۱۲۹۹ھ قلمی	۳۵۸	
		تقطیع کتابت ۹½ × ۵½ - انچہ سطر ۲۲۔ خط نستعلیق طالب علمانہ۔ کاغذ سفید انگریزی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب غالباً عبدالجلیل طالب علم ہیں۔ آخر کے کچھ اوراق پر پیوندکاری ہے پوری کتاب کرم کے اثر سے محفوظ ہی۔ یہ جلد بھی مثل سابق صحت سے عاری ہی۔ یہ دوسری جلد ہی کتاب البیوع سے کتاب الوصیۃ کے ختم تک۔ عبارت آغاز صفحہ اول کتاب البیوع ہو مبادلۃ مال بمال الی آخرہ ختم کتاب صفحہ ۳۵۰۔ فیجب مہر المثل اعراضاً عن الخنزیر۔ مولف کے حالات منضبطہ کہیں دیکھے نہیں گئے۔ ظاہراً غیر مشاہیر اشخاص میں ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۹۰	۷۳۳	معدن التحف فی طہارۃ ازرار الصدف	العلامۃ الکامل الشیخ سلیم شحاتۃ العلمی الحسنی الغزی	سنہ ۱۳۱۴ھ	مطبوع مصر	۳۲	
		مختصر رسالہ ہے۔ اس میں صدف کی تحقیق۔ اس کی طہارت ونجاست کی تنقیح حلت وحرمت کا بیان بڑی خوبی وتفصیل سے لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خص بجواھر نعمہ من عرف ختم صفحہ ۳۰۔ مسلماً فی البدء والختام۔ مؤلف رحمہ اللہ چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔					
۳۸۷۷	۷۳۴	ہدایۃ العوام الی معنی حدیث بُنی الاسلام	الشیخ محمد سعید بن العلامہ الشیخ عثمان بن محمد شطا الشافعی	سنہ ۱۳۱۹ھ	سنہ ۱۳۲۲ھ مطبوع مصر	۲۲	
		اس رسالہ میں ارکان اسلام کا بیان بہت اختصار وضبط کیساتھ لکھا ہے۔ آخر میں حق سبحانہ وتعالیٰ کے صفات کے متعلق بھی تھوڑا سا ذکر کیا گیا ہے۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے واسطے نہایت مناسب کتاب ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی من علینا بالایمان والاسلام ختم صفحہ ۲۲ وسلم تسلیماً کثیراً آمین۔ اس رسالہ کے مؤلف بھی اسی زمانہ کے علماء میں ہیں۔					
۳۸۷۶	۷۳۵	فرقان القلوب	السید محمد ابی الہدیٰ افندی الصیادی الرفاعی	سنہ ۱۳۲۳ھ	سنہ ۱۳۲۳ھ مطبوع مصر	۷۴	
		اس مختصر کتاب میں مؤلف نے عقائد وارکان مع ان کے علل واسرار واحکام کے ذکر کیے ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے واسطے نہایت مفید ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی عبدہ ونبیہ ورسولہ سیدنا محمد اشرف المخلوقین۔ خاتمہ صفحہ ۷۴۔ وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣٩٥٦	٦٣٦	الدرۃ فی بیان حکم الجرۃ وبیان حکم القئ والمرۃ	السید احمد بک بن احمد بن یوسف الحسینی الشافعی	سنہ ١٣٢٣ھ	سنہ ١٣٢٣ھ مطبوع مصر	١٢٨	

اس کتاب میں دس مسائل مفصلۂ تحت سے بحث کی گئی ہے۔ ہر چند کہ مذہباً مؤلف شافعی ہیں مگر مقام تحقیق میں کسی خاص مذہب کی رعایت نہیں کی ہے (١) گیاہ خور جانور کا جگال طاہر ہے۔ (٢) مافی المعدہ طاہر ہے (٣) قی کی نجاست اختلاط صفرا کی وجہ سے ہے (٤) طعام مستحیل فی المعدہ کا قیاس بول وبراز وخون پر قیاس مع الفارق ہے (٥) جو چیز بدن کے اندر داخل ہے جبتک خارج نہو پاک ہے (٦) جگال کا قیاس قے پر کرنا صحیح نہیں ہے۔ (٧) دم غیر مسفوح پر نجاست کا حکم نہیں ہو سکتا (٨) شہد کے متعلق بحث۔ (٩) مکڑی کا جالا ناپاک نہیں ہے (١٠) طیور کے حواصل میں جو مخزون رہتا ہے اُس کا حکم اور تحقیق۔ آغاز صفحہ ٢۔ الحمد للہ الذی احکم الاحکام وفصل الحلال والحرام خاتمہ صفحہ ١٠٦ ربنا انک رؤف الرحیم وکان الفراغ من نقلہ من مسودۃ الاصل وتمام تبیضہ قبل عصر یوم الخمیس ١٣ فی جمادی الثانیۃ سنہ ١٣٢٣ھ فی منزلی بمحروسۃ مصر القاہرۃ۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات ورضی عن الائمۃ المجتہدین واصحابہم وباقی المصنفین۔

مولف نے اس کتاب کو ١٣۔ جمادی الثانی تیرہ سو تئیس ہجری مصر میں تمام کیا۔ بعد تمام ہونے کے علماء حنفیہ وشافعیہ رحمہم اللہ کے مجمع کثیر میں اوّل سے آخر تک بغرض تنقید کتاب کو پڑھا۔ گو ابتداءً بعض مقامات پر علماء موصوفین نے اخذ ورد کیا۔ مگر آخر میں قیل وقال کے بعد مضامین کتاب کے صحت وجلالت قدر کے معترف ہوئے۔ ھکذا صرح المولف فی آخر ھذا الکتاب (مؤلف کتاب فضلاء زمانۂ حال میں معدود ہیں)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۵۹	۴۳۴	تحریص الانبیاء علی الاستغاثة بالانبیاء والاولیاء مع اختصار کتاب النصیحة لاہل الحدیث	مولینا السید عبد اللہ بن ابراہیم الحسینی المیرغنی المجوب المکی ثم الطائفی المتوفی ۱۲۰۷ھ ہجری		مطبوع ۱۳۲۵ھ بمبئی	۱۶	

مختصر رسالہ ہے۔ اس امر کے بیان میں کہ انبیاء علیہم السلام۔ اولیاء کرام۔ اتقیاء عظام۔ کا توسل جائز ہے۔ اور اس جواز کو آیات قرآنیہ سے مدلل کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ابدا ھذا النظام علی احکم وجوہ الانتظام خاتمہ صفحہ ۱۰ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

مولف رحمہ اللہ کی ولادت مکہ مکرمہ کی اور بود و باش طائف کی ہے۔ مذہباً حنفی۔ اور مقاماً اویسی ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیض حاصل ہوا ہے سند حدیث میں۔ عنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں۔ فرید زمانہ اور وحید عصر کہے جاتے تھے۔ سنہ بارہ سو سات ہجری میں طائف میں وفات پائی۔ اس رسالہ کے آخر میں مختصر سا حال ان کا تحریر ہے۔ جس کا ملخص یہاں لکھا گیا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اختصار کتاب النصیحة لاہل الحدیث	الشیخ العلامہ علاء الدین ابی الحسن علی بن ابراہیم الشافعی تلمیذ الامام النووی				

خطیب بغدادی کی کتاب النصیحة کا اختصار ہے یہ رسالہ فن اخلاق میں لکھا گیا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۵۴	۴۳۰	رد الفضول فی مسئلة الخمرة والکحول	مختار المؤید بن المرحوم احمد مؤید باشا ابن المرحوم نصوح باشا	سنہ ۱۳۱۹ھ	مطبوع ۱۳۱۶ھ بیروت	۳۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							منار جو مصر کا اخبار ہی اُس کی تیرہویں جلد میں الکحول کو جو از قسم اسپرٹ ہی اور تمامی مسکرات کو طاہر و غیر نجس قرار دیا ہی۔ اور الکحول کو شراب کے اقسام سے شمار نہیں کیا ہی۔ اس کتاب میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ان سب باتوں کی تردید کی گئی ہی۔ اور الکحول کو خمر کے انواع میں داخل کر کے اس کی نجاست و حرمت کو ثابت کیا ہے اس میں شبہ نہیں کہ یہ چھوٹی سی کتاب اس باب میں نہایت موزوں و مناسب لکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ حافظ ھذا الدین المبین۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۔ والحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ اس کتاب کے مولف بھی اسی زمانہ کے فضلاء میں داخل ہیں۔
۳۸۸۷	۷۳۹	اسرار الشریعۃ الاسلامیۃ وآدابہا الباطنیۃ	مولینا ابراہیم آفندی اعلی المدرس بالمدرسۃ الخدیوۃ	سنہ ۱۳۲۰ھ	مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۲ھ	۳۸۵	
							اس کتاب میں اصول اعتقادیہ اور فروع فقہیہ کے اسرار و حکم لکھے ہیں اور اس ضمن میں ان دونوں علموں کے مسائل کی بھی تشریح و تفصیل ہے۔ کتاب اہل علم کے مطالعہ کے قابل ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔ ختم صفحہ ۳۷۶۔ والحمد للہ رب العالمین آمین آمین۔ کتاب کے آخر میں غلطنامہ اور فہرست مضامین بھی شامل ہی۔ مؤلف علام مدرس مدرسہ مصریہ اور خریج دار العلوم خدیویہ کے ہیں۔ بارک اللہ فی طول حیاتہ۔
۳۸۸۱۰	۷۴۰	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الاول	العلامۃ علاء الدین ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی بالسین المهملۃ وقیل بالمعجمۃ المتوفی سنہ ۵۸۷ھ		مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۷ھ	۳۲۵	
							اس کتاب کی کیفیت اور مؤلف کی حالت نمبر ۲۲۱ پر تحریر ہو چکی ہے۔ یہ پہلا جزء ہے خطبۂ کتاب ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الصلوٰۃ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی القادر القوی القاہر ختم صفحہ ۳۲۵ فیصلی علیہ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ اس کتاب کے تمام جلدوں کے آخر میں فہرست عنوانات بھی رکھی گئی ہے۔					
۳۰۷۱	۴۴۱	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الثانی	العلامۃ علاء الدین ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی المتوفی ۵۸۷ھ		مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۷ھ	۳۴۴	
		دوسری جلد ہے کتاب الزکوٰۃ سے کتاب النکاح کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲ کتاب الزکوٰۃ الکلام فی ہذا الکتاب فی الاصل۔ ختم صفحہ ۳۴۰۔ لبقاء النکاح فافہم واللہ الموفق					
ایضاً	۴۴۲	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الثالث	ایضاً		مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۸ھ	۲۵۱	
		تیسری جلد ہے کتاب الایمان سے کتاب اللعان کے ختم تک آغاز صفحہ ۲ کتاب الایمان الکلام فی ہذا الکتاب فی اربعۃ مواضع۔ ختم صفحہ ۲۴۹ فیجد تاذنہا واللہ عز وجل اعلم۔					
ایضاً	۴۴۳	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۲۲۴	
		چوتھی جلد ہے کتاب الرضاع سے کتاب الاجارہ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲ کتاب الرضاع قد ذکرنا فی کتاب النکاح۔ ختم صفحہ ۲۲۴ فی کتاب الہبۃ واللہ عز وجل اعلم۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۷۱	۷۴۴	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الخامس	العلامہ علاء الدین ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی المتوفی ۵۸۷ھ		۱۳۲۸ھ مطبوعہ مصر	۳۱۰	
	پانچویں جلد ہے کتاب الاستصناع سے کتاب البیوع کے ختم تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الاستصناع یحتاج لمعرفۃ مسائل ختم صفحہ ۳۱۰۔ العبد وقیمتہ واللہ تعالیٰ اعلم۔						
ایضاً	۷۴۵	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء السادس	ایضاً		ایضاً	۲۹۰	
	چھٹی جلد ہے کتاب الکفالۃ سے کتاب الشہادۃ کے ختم تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الکفالۃ الکلام فی ھذا الکتاب ختم صفحہ ۲۹۰۔ توفیقاً بین الدلائل واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔						
ایضاً	۷۴۶	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء السابع	ایضاً		ایضاً	۴۰۰	
	ساتویں جلد ہے کتاب القاضی سے ختم کتاب تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب آداب القاضی الکلام فی ھذا الکتاب فی مواضع ختم صفحہ ۳۹۶ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب والحمد للہ وحدہ۔						

-----*****-----

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۳۰۰۹</td><td>۴۳۷</td><td>نیل المآرب بشرح دلیل الطالب مع الروض المربع بشرح زاد المستقنع مختصر المقنع الجزء الاوّل</td><td>الشیخ عبد القادر بن عمر التغلبی الشیبانی الحنبلی الصوفی الدمشقی المتوفی ۱۱۳۵ھ</td><td>سنہ ۱۰۹۱ھ</td><td>مطبوع مصر ۱۳۲۴ھ</td><td>۱۲۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">حنبلی مذہب کی مستند کتاب ہی۔ دلیل الطالب مولفہٗ الشیخ مرعی بن یوسف المقدسی الحنبلی المتوفی ۱۰۳۳ھ ہجری کی شرح ہی۔ تمام جزئیات فقہیہ حنبلیہ کو تشریح و تفصیل کے ساتھ منضبط کیا ہی۔ یہ پہلا حصہ ہے جس میں خطبہ کتاب کے بعد کتاب الطہارت سے شروع کیا ہے اور باب اللقیط کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتفرد بصفات الکمال المنعوت بنعوت الجلال والجمال ختم صفحہ ۱۲۶ فان الحقہ بہ لحقہ</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>۴۳۸</td><td>نیل المآرب بشرح دلیل الطالب مع الروض المربع بشرح زاد المستقنع مختصر المقنع الجزء الثانی</td><td>ایضاً</td><td>ایضاً</td><td>سنہ ۲۵-۱۳۲۶ھ مطبوع مصر</td><td>۲۰۵</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا حصہ ہی کتاب الوقف سے خاتمۂ کتاب تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب الوقف وھو مصدر وقف الانسان الشئ یقفہ بمعنی حبسہ ختم صفحہ ۲۰۵ قالہ بفیہہ ورقمہ بقلمہ افقد العباد عبد القادر التغلبی الحنبلی غفر اللہ لہ ولوالدیہ آمین۔
علامہ تغلبی شارح دلیل الطالب ایک ہزار باون ہجری میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ قرآن عظیم پڑھنے کے بعد شیخ عبد الباقی حنبلی دمشقی اور اُن کے صاحبزادہ شیخ ابو المواہب کی خدمت میں رہ کر بہت کی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتابیں فنون عدیدہ کی پڑھیں۔ فقہ وحساب وفرائض میں شیخ محمد بلبانی سے تلمذ ہے۔ شیخ محمد بن یحیٰ خباز بطینی شافعی کے درس میں بھی حاضر ہوتے ہیں۔ ان اکابرین کے علاوہ دوسرے فضلاء کرام سے بھی استفادہ کیا ہے۔ جامع اموی میں درس کا التزام رکھا تھا۔ جم غفیر ان کے فیض علم سے مستفید ہوئی۔ جلد سازی کا بھی کام کرتے۔ یہی ذریعہ ان کی معاش کا تھا۔ عام وخاص کے معتقد علیہ تھے۔ امراء وحکام سے ہمیشہ اجتناب رہا۔ ایک مرتبہ اداء شہادۃ کی غرض سے قاضی دمشق کے اجلاس میں تشریف لے گئے۔ خادم نے ایک پیالی قہوہ کی پیش کی آپ منہ تکنے لگے اور پھر خادم کو واپس کردی۔ قاضی نے یہ ماجرا دیکھ کر کہا کہ ہمارا مال تو آپ کے نزدیک احتیاط کے خلاف ہے۔ اچھا آپ کی معاش کی کیا صورت ہے۔ فرمایا میں اپنے ہاتھ سے جلد سازی کرتا ہوں اور اسی سے گذران اور حج کرچکا ہوں۔ قاضی نے کہا ایسی تھوڑی معاش میں اس قدر اخراجات کیونکر ہوسکتے ہیں۔ جواب دیا کہ آپ غور کریں حق سبحانہٗ تعالیٰ نے صرف حضرت آدم کو واحد پیدا کیا دیکھیے ان کی ذریات سے تمام دنیا بھر گئی۔ اسی طرح حق جل وعلیٰ رزق حلال میں بیحد برکت فرماتا ہے۔ ایک ہی شخص سے کسب سے بڑے بڑے کام پورے ہوجاتے ہیں۔ قاضی نے اس قسم کا کلام سن کر بیحد ان کی وقعت کی۔ اٹھارہ ربیع الآخر شنبہ کی شب گیارہ سو پینتیس ہجری دمشق میں وفات پائی اور اپنی والدہ کی قبر کے پائین میں مدفون ہوئے۔ سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر۔					
		الروض المربع بشرح زاد المستقنع مختصر المقنع المجلد الاول	العلامہ الشیخ منصور بن یونس بن صلاح الدین البہوتی الحنبلی المتوفی سنہ ۱۰۵۱ھ	سنہ ۱۰۴۲ھ			
		یہ کتاب بھی فقہ حنبلی کی ہے نیل المآرب کے حاشیہ پر پہلا حصہ پہلی جلد میں اور دوسرا دوسری میں مختصر المقنع					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی شرح ہی جس کو شرف الدین ابو النجا موسے بن احمد بن موسی الحجاوی المقدسی الحنبلی المتوفی سنہ ۹۶۰ھ نے کتاب المقنع مولفہ موفق الدین عبد اللہ بن قدامۃ الحنبلی المتوفی سنہ ۶۲۰ ہجری سے مختصر و منتخب کیا ہے حنبلی مذہب میں مقنع بڑی معتبر و مستند کتاب ہے اس کے بہت سے شروح ہیں۔ آغاز حصہ اول الروض المربع حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شرح صدر من اراد ھدایتہ للاسلام۔ ختم حصہ اول حاشیہ صفحہ ۱۲۰۔ نذر باکاملۃ فیستفتحھا۔ اس پہلے حصہ میں خطبۂ کتاب سے باب صفۃ الصلٰوۃ کے کچھ حصہ تک کا ذکر ہی۔					
		الروض المربع بشرح زاد المستقنع مختصر المقنع المجلد الثانی	العلامہ شیخ منصور بن یونس بن صلاح الدین البہوتی الحنبلی المتوفی سنہ ۱۰۵۱	سنہ ۱۰۴۳			
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ بقیہ صفۃ الصلاۃ سے کتاب الاقرار کے ختم تک۔ ابتدا۔ حاشیہ جلد دوم نیل المآرب صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم وتجوز آیۃ۔ ختم حاشیہ جلد دوم صفحہ ۲۰۵ قال مصنفہ رحمہ اللہ تعالی وفرغت منہ یوم الجمعۃ ثالث شہر ربیع الثانی من شہور سنۃ ثلاث واربعین والف۔ والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ شارح مختصر المقنع مصر میں شیخ الحنابلۃ مانے گئے ہیں۔ علوم دینیہ میں عموماً اور مسائل فقہیہ میں خصوصاً ان کا تبحر بہت بڑھا ہوا ہے۔ عالم باعمل اور متورع بیان کیے گئے ہیں۔ بیشتر اوقات مسائل فقہیہ کے لکھنے میں صرف کرتے۔ دور دور کے اشخاص حنبلی مذہب کی تحقیق ان سے آکر کیا کرتے۔ اکثر علماء متاخرین حنابلۃ سے اخذ علوم کیا ہی۔ فتاوی نویسی میں مشہور تھے۔ جمعہ کی شب میں مقدسین وصالحین کی ضیافت					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اور بیماری کے زمانہ میں ان لوگوں کی بڑی اہتمام سے تیمارداری کرتے۔ صدقات وغیرہ جو ان کے سامنے پیش کیے جاتے سب طلباء پر تقسیم کر دیتے۔ خود ان میں سے کچھ نہ لیتے۔ ان کے مولفات میں یہ کتابیں ہیں:۔ شرح الاقناع۔ حاشیہ علی الاقناع۔ شرح علی منتہی الارادات۔ حاشیہ علی المنتہی۔ شرح زاد المستقنع۔ شرح المفردات۔ دسویں ربیع الثانی جمعہ کے روز سال ایک ہزار اکیاون ہجری مصر میں وفات پائی۔ اور تربتہ المجاورین میں مدفون ہوئے۔ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر					
۳۷۹۷	۷۴۹	غذاء الالباب بشرح منظومۃ الآداب الجزء الاول۔	الشیخ الامام محمد بن احمد بن سالم السفارینی النابلسی الحنبلی المتوفی سنہ ۱۱۸۸ھ	سنہ ۱۱۵۳ھ	مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۴ھ	۴۰۸	
		منظومۃ الآداب کی شرح ہی جس کو امام شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن عبد القوی المقدسی المردادی الفقیہ المحدث النحوی المتوفی ۱۲۔ ربیع الاول سنہ ۶۹۹ھ ہجری نے مسائل کلامیہ اور فروع فقہ حنبلیہ میں نظم میں تالیف کیا ہے۔ شارح نے بہت تنقیح وبسط کے ساتھ اس کی شرح لکھی ہے۔ اور معتبر کتابوں سے مسائل کی تحقیق کی ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے خطبۂ کتاب سے مبحث حسن الظن کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان علمہ البیان ختم صفحہ ۴۰۸ قال تعالیٰ یدعوننا رغباً و رہباً واللہ اعلم۔ دونوں حصوں کے آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔					
ایضاً	۷۵۰	غذاء الالباب بشرح منظومۃ الآداب الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۵ھ	۵۰۲	
		یہ دوسرا حصہ ہی۔ مبحث عیادت مریض سے بیان توبہ کے ختم تک اور اسی پر کتاب کا خاتمہ ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ختم صفحہ ۲۰۵۔ وکان الخلاص من تسوید لاضحی نہار السبت بست بقیت من ربیع الثانی [illegible] علی ید مولفہ رحمہ اللہ وجعل الجنۃ متقلبہ ومثواہ انہ علی کل شیٔ قدیر وبالاجابۃ جدیر آمین۔

شارح رحمہ اللہ سفارین میں (نابلس میں ایک قریہ کا نام ہے) سنہ ۱۱۱۴ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اور یہیں ابتدائی تعلیم وتربیت سے فارغ ہو کر قرآن شریف وغیرہ پڑھا۔ سنہ ۱۱۳۳ ہجری میں تحصیل علم کے شوق میں دمشق چلے آئے۔ پانچ سال کے قدر یہاں رہنے کا اتفاق ہوا۔ شیخ عبد القادر تغلبی حنبلی اور شیخ عبد الغنی نابلسی اور شیخ محمد بن عبد الرحمن الغزی وغیرہم سے تھوڑے زمانہ میں علوم متعارفہ۔ فقہ۔ حدیث تفسیر۔ نحو۔ ادب۔ وغیرہ سے فراغت حاصل کی۔ ذہین وذکی اتنے بڑے تھے کہ جو بات اوروں کو مدت کی کوشش میں حاصل ہوتی۔ ان کو بہت جلد اس میں مہارت ہو جاتی۔ تحصیل سے فارغ ہو کر وطن چلے آئے اور نابلس میں توطن اختیار کیا۔ ذہن وذکا۔ درس وافتا میں ان کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اطراف واکناف سے لوگ آ آ کر مستفید ہوتے۔ تالیفات کا شوق زیادہ تھا۔ رات و دن کا اکثر حصہ اسی کام میں صرف کرتے۔ یہ چند کتابیں ان کی تالیفات میں بیان کی گئی ہیں۔

شرح عمدۃ الاحکام للحافظ عبد الغنی (دو مجلدین)، شرح ثلاثیات امام احمد (دو مجلد ضخیم)، شرح نونیۃ الصرصری (سماہا معارج الانوار فی سیرۃ نبی المختار) (دو مجلدین)، تحبیر الوفی فی سیرۃ النبی المصطفیٰ۔ البحور الزاخرۃ فی علوم الآخرۃ۔ شرح الدرۃ المضیۃ فی اعتقاد الفرقۃ الاثریہ۔ لوائح الانوار السنیہ فی شرح منظومۃ الامام الحافظ ابی بکر بن ابی داؤد الحائیۃ وغیر ذلک۔ نظم کلام پر بھی قدرت رکھتے تھے۔ بہت سے عربی اشعار لطیف ان کے مشہور رہیں۔ دوشنبہ کے روز آٹھ شوال سنہ مرقومۃ الصدر میں نابلس میں انتقال فرمایا اور مقبرہ زارکینہ میں مدفون ہوئے۔ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۴۷	۷۵۱	سیف اہل العدل و دلالۃ المنطوق والمفہوم	الشیخ ابراہیم بن عثمان السمنودی المنصوری المدرس بجامع الشیخ ریحان بمدینۃ المصر	۱۳۲۶ھ	۱۳۲۶ھ	۱۵۶	
		مصری اخبار مطبوع ۱۳۲۲ھ ہجری میں دار العلوم مصریہ کے بعض معلمین نے ایک فتوے شائع کیا جس میں ربا کے بعض اقسام کی حرمت۔ بعض کی حلت ثابت کی اور ربا کے جو معنی متعارف ہیں اس میں بھی تصرف کیا۔ اس کتاب میں مولف نے اس قول کو عمدہ عنوان سے آیات و احادیث سے رد کیا ہی اور ربا کے لغوی و شرعی معنی کی تحقیق کی ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ احمد اللہ تعالےٰ علی تحریمہ الربا ختم صفحہ ۱۴۰ و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ اس کتاب کے حسب تصریح عنوان دو نام رکھے گئے ہیں۔ آخر میں فہرست مضامین بھی شامل ہی۔ (مولف علام اسی زمانہ کے فضلا میں معدود ہیں۔)						
۳۸۸۰	۷۵۲	نحر الاضحیۃ	الحاج مولانا احمد نوری بن مصطفےٰ افندی الاقشہری	درعصر سلطان عبد الحمید خاں	مطبوع	۵۶	
		اس کتاب میں مولف نے مسائل صلوۃ و ضحیہ کو فقہی انداز پر ذکر کیا ہی۔ سورہ کوثر کو کہ اوس میں یہ دونوں قسمیں مذکور ہیں تیمناً اختیار کیا۔ مختصر تفسیر کرنے کے بعد جزئیات فقہیہ کو مفصلاً لکھا ہے۔ جہاں جہاں فقہاء کا اختلاف ہے اُس کو بھی ظاہر کیا ہے۔ مطالب و مسائل جس کتاب سے اخذ کرتے ہیں ماخذ کا نام اور پتہ بھی تحریر کر دیتے ہیں۔ آخر میں ایک مختصر رسالہ جو ناتمام ہے مولف لطیف با شا شامل ہے۔ اس میں صرف ذبائح کے متعلق مسائل لکھے ہیں۔ اور رسالۃ الذبائح سے موسوم کیا ہی						

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز کتاب نحر الاضحیہ۔ صفحہ ۲ نحمدہ حمداً علی الجلیل اتباعاً لسنۃ الخلیل۔ ختم۔ صفحہ ۱۵ فی الدنیا والآخرۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ابتدا رسالہ الذبائح صفحہ ۱۵۔ الحمد للہ الذی خلق الانس لاجل التعلم والتعلیم۔ عبارت ختم صفحہ آخریں۔ ولا یلزمہ شئ مولف علّام زمانۂ حال کے فضلاء میں ہیں۔					
۳۹۶۸	۷۵۳	اعلام الباحث بقبح ام الخبائث	الفاضل السید احمد بک بن السید احمد بن السید یوسف الحسینی	سنہ ۱۳۲۷ھ	مطبوع ۱۳۲۷ھ	۱۵۴	
		اس کتاب میں شراب کے عقلی ونقلی قبائح۔ نجاست خمر کا بیان۔ سُکر اور کحول میں فرق۔ قرآن شریف میں لبن کے باب میں جو۔ من بین فرث ودم فرمایا گیا ہے اُس کی تفصیل وغیرہ وغیرہ۔ مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ شرع لعبادہ اعدل الاحکام۔ ختم صفحہ ۱۴۶ سنۃ سبع وعشرین وثلاث مائۃ والف من ھجرۃ النبی المختار علیہ الصلوۃ والسلام والحمد للہ رب العالمین۔ کتاب کے آخر میں چند تقاریظ بھی تحریر ہیں۔ اس کتاب کے مولف بھی اسی دور کے مولفین میں ہیں۔					
۳۸۷۹	۷۵۴	اسعاف الآلۃ بتوضیح مسئلۃ الاستخلاف فی الصلاۃ۔ مع الرسالتین	مولانا الحسن الشہیر بالبقا خطیب الازہر المعمور	سنہ ۱۳۱۷ھ	سنہ ۱۳۳۲ھ مطبوع قاہرہ	۳۰	
		تین رسائل کا مجموعہ ہے اور تینوں رسالے اسی مولف کے تالیفات سے ہیں۔ پہلا رسالہ جو عنوان میں لکھا گیا ہے اس میں استخلاف فی الصلوۃ کے احکام بیان کیے گئے ہیں خلیفہ فی الصلوۃ کے متعلق ضروری مسائل مذکور ہیں۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ وحدہ۔ ختم صفحہ ۱۰۔ والحمد للہ اولاً وآخراً ظاہراً وباطناً					
		اتحاف ذوی الانصاف فی مسئلۃ الحمل فی الطواف	ایضاً	ایضاً			

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب منہج الطلاب میں جو مولفہ شیخ الاسلام ابی یحیٰ ذکریا المصری الشافعی المتوفی ۹۲۶ھ ہجری کی ہے مسئلہ حمل فی الطواف کو جس میں حامل ومحمول کے طواف کے احکام کسی قدر وقت واشکال کے ساتھ لکھے ہیں مؤلف نے اس رسالہ میں اس مسئلہ کے جملہ شقوق واحتمالات کو مفصلاً ذکر کیا ہے اور کتاب مذکور کے اس مقام کی عبارت کا عمدہ عنوان سے حل کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۹۔ الحمد للہ ولی التوفیق۔ ختم صفحہ ۳۰ اتم الصلاۃ وازکی التحیہ۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الافاضہ فی بیان احکام المستحاضہ</td><td>مولینا الحسن الشہیر بالسقا خطیب الازہر المعمور</td><td>سنہ ۱۳۱۹ھ</td><td></td><td>۳۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس رسالہ میں استحاضہ کے لغوی وشرعی معنی کی تحقیق۔ اس کے احکام۔ ضبط وتفصیل سے لکھے ہیں آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المنزہ عن الاکدار۔ ختم صفحہ ۳۴۔ سنۃ الف ومائتین وتسعۃ عشر من ھجرۃ خیر البشر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ اس رسالہ میں دو سقم دیکھے گئے بجائے الف وثلاث مائۃ کے الف ومائتین سنہ تصنیف میں لکھا گیا ہے۔ صفحات میں۔ ہندسہ آٹھ کے بعد ۱۷ کا ہندسہ تحریر ہے۔ فاضل مولف بھی اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ ان کے تفصیلی حالات غالباً ضبط نہیں ہوئے ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۳۰۶۲</td><td>۷۵۵</td><td>احکام الاوقاف مع الفہرست</td><td>قاضی القضاۃ الامام ابی بکر احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بالخصاف المتوفی سنہ ۲۶۱ھ</td><td></td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۲ھ</td><td>۳۵۶
۱۱</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں مسائل وقف۔ مباحث وصیت۔ مطالب صدقات۔ بڑی بسط وتفصیل سے لکھے ہیں۔ اس قدر کثیر جزئیات ان مباحث کے متعلق مفصلاً اس فن کی دوسری کتابوں میں کم سے نکلینگے</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب ان مسائل کا مستقل ایک فتاویٰ ہی۔ ابتدا میں ان احادیث کو لکھا ہی جن میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اصحاب کرام۔ تابعین ومن بعدہم کے۔ صدقات واوقاف کا ذکر ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ ما ردی فی صدقات النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ابوبکر احمد بن عمرو قال حدثنا محمد بن الواقدی۔ ختم صفحہ ۳۵۲۔ لا یجوز للرجل ان یفعلہ واللہ اعلم۔ کتاب کے آخر میں فہرست ابواب بھی لکھی ہی۔ مؤلف رحمہ اللہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۴۰ کے تحت میں لکھا گیا ہی</td></tr>
<tr><td>۳۰۶۸</td><td>۶۵۶</td><td>عمدۃ البیان فی معرفۃ فروض الاعیان۔ مع الاجوبۃ الصغرے</td><td>الشیخ الغرضی ابی محمد عبداللطیف المرواسی المتوفی سنہ ۹۳۲ھ</td><td></td><td>مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ</td><td>۱۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مالکی مذہب کی کتاب ہی۔ مختصر الشیخ ابی زید عبدالرحمٰن الاخضری کی شرح ہی۔ شارح نے اس مختصر کے صرف طہارۃ ونماز کے مسائل کی شرح بڑی تفصیل وتشریح سے لکھی ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعلیٰ معالم الاسلام۔ ختم صفحہ ۱۲۳۔ وھو قول ابن نافع الیٰ قولہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔ اس کتاب کے شارح اور ماتن کے حالات معلوم نہیں ہوئے۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الاجوبۃ الصغرے</td><td>الامام ابی محمد عبدالقادر بن علی بن یوسف الفاسی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مرقومہ بالا کتاب کے حاشیہ پر یہ کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں چونسٹھ مسائل متفرقہ فرعیہ وغیرہ کے جوابات دیے گئے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ مجیب بسوال من سألہ ودعاہ۔ ختم صفحہ ۱۲۲ واللہ الموفق لا رب غیرہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم تسلیما۔ اس رسالے کے مولف کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>فوائد متفرقہ</td><td>مولوی غلام علی</td><td></td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ رسالہ فن تاریخ مجموعہ نسب بعد میں ہی۔ مختلف مسائل فقہی بحوالہ کتب منقول عنہ بطریق کشکول جمع کیے ہیں۔ نقل جزئیات میں تحقیق و تنقید کا خیال نہیں کیا گیا ہی۔ رطب و یابس قوی و ضعیف اقوال جیسے بھی کتابوں میں دیکھے گئے نقل کر لیے گئے ہیں کہیں کہیں فارسی عبارت بھی تحریر ہی۔ کتاب کے گوشہ پر لکھا ہوا ہے (نقل از بیاض مولوی غلام علی رحمہ اللہ) جس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ان مسائل کے جامع بھی یہی ہوں گے۔ آغاز صفحہ ۵۳۔ عن ابی یوسف رح یجوز التطوع عند الا نتصاف ختم صفحہ ۱۷۶۔ یکثر و توھما و الناس غافلون عنھا من الطحاوی۔ اس مجموعہ کے جامع کی مفصل حالت دریافت نہیں ہوئی۔ شاید آزاد بلگرامی ہوں
۳۱۶۵	۷۵۰	تبیین المحارم	الامام العلامہ سنان الدین یوسف الاماسی الواعظ الحنفی نزیل مکۃ المشرفۃ المتوفی بہا فی حدود ۱۰۰۰ھ	رابع رجب ۹۸۲ھ	قلمی ۱۲۶۵ھ	۵۷۸	
							تقطیع کتابت ۹ × ۵۔ انچ سطر ۱۸ کاغذ دیلی۔ کسی طالب علم نے نسخ خط کی روش پر مایقرء لکھا ہی۔ جن کا نام غالباً میرک شاہ ہی۔ کتابت سیاہی سے کی گئی ہی صرف لفظ فصل کو سرخی سے لکھا ہی۔ ابتدائی چار صفحات پر جدول کشیدہ ہی باقی جملہ اوراق جدول سے خالی ہیں۔ تمام کتاب پیوند کاری اور کرم خوردگی کے اثر سے محفوظ ہی۔ قریب قریب پوری کتاب کے اوراق کے کسی قدر حواشی آب رسیدہ ہیں باب فی قطع صلۃ الارحام کے قبل کے ورق پر روشنائی کا بڑا سا دھبا ہی جس سے کسی قدر عبارت چھپ گئی ہی۔ اکثر جگہ حواشی کتاب پر لغات کے معنی بھی لکھے ہیں۔ اس کتاب میں محرمات کو جن کا ذکر قرآن عظیم میں ہی موافق فتوے فقہا آیات قرآنیہ کی ترتیب پر لکھا ہے مولف نے اس کتاب میں یہ جدت کی ہی کہ جس ترتیب سے آیات قرآنیہ مرتب ہیں۔ اُسی طریق سے بیان کی بھی ترتیب رکھی ہی۔ مثلاً اوّل پارہ کے شروع میں آیت ان الذین کفروا۔ مذکور ہے تو سب سے پہلے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کفر کے متعلق ذکر کیا۔ علی ہذا القیاس۔ اٹھائیس ابواب پر کتاب کی تقسیم ہے۔ جن کی مفصل فہرست کتاب کے دیباچہ میں لکھی ہے آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انزل علینا کتابا احکمت آیاتہٗ ثم فصلت خاتمہ کتاب صفحہ ۵۵۰۔ اللھم اجعل کتابنا ھذا حجۃ لنا یوم القیمۃ الی قول اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ۔ اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم میں موجود ہے۔ مولف رحمہ اللہ بڑے وسیع النظر اور صوفی مشرب معلوم ہوتے ہیں ان کے مفصل حالات پر آگاہی نہیں ہوئی					
۴۲۲۴	،۵۰۸	روضۃ المحتاجین لمعرفۃ قواعد الدین مع التعلیقات ومع الفہرست	العالم الفاضل الشیخ رضوان العدل بیبرس الشافعی الخلوتی الشاذلی	سنہ ۱۳۲۳ھ	مطبوع سنہ ۱۳۲۳ھ	۴۰۸	
		اس کتاب میں مولف نے پانچ ارکان اسلام کے موافق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ (بنی الاسلام علی خمس الخ) بڑی تفصیل وتطویل سے لکھے ہیں اور احکام فقہیہ میں مذہب شافعی کا اتباع کیا ہے تتمیم فوائد کتاب کی غرض سے صفحات کے ذیل میں تعلیقات بھی لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد اشرف الموحدین۔ ختم صفحہ ۴۰۳ متلازمین الی یوم الدین قال المولف حفظہ اللہ وکان الفراغ من تبییضہ وتصفیتہ صحیحہ یوم الاثنین الموافق ثلثۃ عشر من جمادی الآخر سنۃ الف وثلثمائۃ وثلاث وعشرین ہجریہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ اسی کتاب کے آخر میں مولف کا کسی قدر حال تحریر ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ پانچویں ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں بلدہ جزیرۃ القباب میں ان کا تولد ہوا طفولیت کا زمانہ اسی مقام پر گذرا اور یہیں ابتدائی تعلیم پائی۔ سنہ ۱۲۸۱ ہجری میں عدل بک احمد بیبرس ان کے والد نے جامع ازہر مصر میں تحصیل علوم کی غرض سے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بھیجدیا۔ ان کے خورونوش اور کتب ضروریہ کا صرفہ نہایت خوشی سے اپنے ذمہ لیا۔ اٹھارہ سال کامل اسی مدرسہ میں مولف رحمہ اللہ علوم وفنون میں مشغول رہے یہاں کے علمار کبار سے بڑی کوشش اور محنت سے کتب مطلوبہ پوری کیں۔ شیخ شرف الدین المرصفی۔ شیخ احمد راضی الشرقاوی۔ شیخ ابراہیم السقار۔ شیخ مصطفےٰ اعو المصری۔ شیخ الاسلام شیخ محمد الانبابی۔ شیخ ابراہیم ابو الشافعی الشرقاوی وغیرہم۔ ان کے اساتذہ میں ہیں۔ عارف باللہ شیخ عمر جعفر الشیراوی الشافعی الخلوتی الشاذلی النقشبندی کی فیض صحبت سے بھی بہرہ یاب رہے ہیں۔ اپنے والد اور خسر کے ہمراہ کئی حج بھی ادا کیے ۱۲۹۹ھ سے مصر کی مراجعت کے بعد اپنے وطن میں اقامت اختیار کی۔ تمام اوقات مشاغل علمی اور تعلیم علوم دینی میں صرف کرتے۔ اس کتاب کے علاوہ کتب تحت بھی ان کی تالیف ہیں جو مطبوع بھی ہو چکی ہیں۔ الوسیلہ فی الصلاۃ علے صاحب الفضیلۃ۔ الجوہر المتین فی الصلاۃ علے خیر النبیین خلاصۃ الکلام فی مولد المصطفےٰ علیہ الصلاۃ والسلام۔ صفوۃ الخلاصۃ فی مولد مزیل الخصاصہ۔ الوصیۃ الاخویۃ انسیہ ۱۳۲۳ھ ہجری تک مولف سلمہ اللہ تعالیٰ بقید حیات تھے۔
۹۲۹۲	۷۵۹	مجمع الضمانات	العلامہ ابی محمد غانم بن محمد البغدادی من علمار القرن الحادی عشر	سنہ ۱۰۲۷ھ	مطبوع مصر ۱۳۰۸ھ	۴۶۲	
							اس کتاب میں مولف نے تمام مسائل ضمان کو حنفی مذہب کے مطابق ابواب فقہیہ کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ یہ مسائل فقہی کتابوں میں متفرق اور مختلف طریق پر لکھے گئے ہیں مولف نے بہت بڑا کام کیا ہے کہ ان تمام مسائل کو مجتمعاً اس کتاب میں لکھدیا ہے۔ جزئیات کے تحت میں۔ سنداً کتب منقول عنہ کے اسمار بھی لکھے ہیں۔ اہل علم اور بالخصوص مفتی کے واسطے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اٹھائیس ابواب پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی من علینا بالفضل والعرفان۔ ختم صفحہ ۴۶۰

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">الی ان تبعث الاموات وتزخرف الجنات للمومنین والمؤمنات۔ اول میں فہرست ابواب بھی منضم ہی۔ فہرست کتبخانہ خدیویہ مصریہ میں لکھا ہی کہ مولف گیارہویں صدی کے علماء میں ہیں۔ پچیس جمادی الاولی دوشنبہ کے روز ۱۰۴۰ھ ہجری میں اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے۔ کشف الظنون میں اس کتاب کے تحت میں صرف مولف کا نام لکھا ہی سنہ تالیف وسنہ وفات کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ کتب تواریخ جو کتب خانۂ ہذا میں اس وقت موجود ہیں اُن میں کہیں مولف کا تذکرہ نہیں ہی۔</td></tr>
<tr><td>۴۰۸۹</td><td>۷۶۰</td><td>عین البشارة فی تسنین الاشارة لرد ارباب البطالہ</td><td>مولینا محمد نور آکوڑہوی</td><td>سنہ ۱۳۱۶ھ</td><td>مطبوع ناگپور سنہ ۱۳۱۶ھ</td><td>۱۰۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں رسالہ مزیل الشبہات فی تبطیل الاشارات کا رد کیا گیا ہے اور رفع سبابہ فی التشہد کو احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب فقہیہ سے ثابت کیا ہی۔ اور بتایا گیا ہی کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور صاحبین اور دیگر آئمہ رحمہم اللہ رفع سبابہ کے قائل ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رفع السماء بغیر عمد۔ ختم صفحہ ۹۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین۔ ایک مقدمہ اور چار فصلوں پر کتاب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں چند علماء کی تقریظیں بھی تحریر ہیں۔
مولف زمانۂ حال کے فضلاء میں ہیں۔ موضع آکوڑہ ان کا وطن اصلی ہی۔ یہ ایک قریہ ہی جو پشاور سے پنجاب کی جانب بیس یا تیس کوس کے فاصلہ پر ہی۔</td></tr>
<tr><td>۴۲۲۵</td><td>۷۶۱</td><td>الحواشی علی تحفة المحتاج بشرح المنهاج الجزء الاول</td><td>العلامۂ عبد الحمید الشروانی نزیل مکہ مکرمہ والشیخ احمد بن قاسم العبادی القاهری الشافعی المتوفی سنہ ۹۹۴ھ</td><td></td><td>سنہ ۱۳۱۵ھ مطبوع مصر</td><td>۵۰۵</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ کتاب مجموعہ حاشیتین ہے ایک شروانی۔ دوسرا عبادی۔ یہ دونوں حاشیے تحفۃ المحتاج پر لکھے گئے ہیں جو علامہ شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی تالیف منہاج الطالبین کی شرح ہی منہاج الطالبین فقہ شافعی میں مستند کتاب ہی مولفہ امام محی الدین یحییٰ النووی المتوفی سنہ ۶۷۶ھ پہلا حاشیہ صفحہ کتاب کے اول حصہ میں۔ دوسرا صفحہ کتاب کے پچھلے حصہ میں خط جدولی ان دونوں حاشیوں میں فاصل ہے تحفۃ المحتاج تمام وکمال کتاب کے حاشیہ پر ہی۔ پہلا حاشیہ جو علامہ شروانی کا ہی سنہ ۱۲۸۹ ہجری کی تالیف ہی دوسرا حاشیہ علامہ عبادی اس کو ان کے شاگرد شیخ منصور طبلاوی المتوفی سنہ ۱۰۱۴ ہجری نے خطبۂ الحاقی کے ساتھ مرتب کیا ہی۔ اس کتاب کی دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہی۔ یہ پہلا حصہ ہے خطبۂ کتاب سے فصل استقبال القبلۃ تک ابتدا حاشیہ شروانی صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین الخ آغاز حاشیہ عبادی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل ائمۃ کل عصر لتحریر الاحکام ختم جزءاول حاشیہ شروانی صفحہ ۵۰۵۔ نقض اجتہاد باجتہاد آخر کردی ختم جزء اول حاشیہ عبادی صفحہ ۵۰۵۔ قولہ ثم یعید اعتمدہ۔
۴۲۲۵	۷۶۲	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء الثانی	العلامہ عبدالحمید الشروانی نزیل مکہ مکرمہ والشیخ احمد بن قاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی سنہ ۹۹۴ھ		مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	۴۹۴	
							دوسرا حصہ ہی۔ باب صفۃ الصلوۃ سے فصل فیما تدرک بہ الجمعۃ تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ باب صفۃ الصلاۃ قولہ ای کیفیتہا۔ ختم صفحہ ۴۹۴۔ کما زعمہ الاذرعی وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۵	۷۶۳	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء الثالث	العلامہ عبد الحمید الشروانی نزیل مکہ مکرمہ والشیخ احمد بن قاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی ۹۹۴ھ		مطبع مصر ۱۳۱۵ھ	۴۰۴	
		تیسرا حصہ ہے باب صلوۃ الخوف سے فصل فی الاعتکاف المنذور تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب صلاۃ الخوف قول المتن صلاۃ الخوف۔ ختم صفحہ ۴۰۴۔ یشق علیہم تخلفہ					
ایضاً	۷۶۴	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۴۹۴	
		چوتھا حصہ ہے کتاب الحج سے باب معاملۃ الرقیق تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الحج قولہ لغۃ القصد۔ ختم صفحہ ۴۹۳۔ ولا تتعلق الدین بشئ من المال واللہ اعلم۔					
ایضاً	۷۶۵	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء الخامس	ایضاً		ایضاً	۴۳۷	
		پانچواں جزء ہے کتاب السلم سے فصل فی بیان جواز العاریۃ تک۔ ابتدا صفحہ ۲ کتاب السلم ای کتاب بیان حقیقتہ۔ ختم صفحہ ۴۳۷۔ واعتمد تصدیق الدافع					
ایضاً	۷۶۶	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء السادس	ایضاً		ایضاً	۴۳۶	
		چھٹا حصہ ہے کتاب الغصب سے فصل فی اصول المسائل تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الغصب قولہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
لغۃ الی قول المتن ختم صفحہ ۴۳۶۔ ان رمت التفصیل والتمثیل۔							
۴۲۲۵	۷۶۷	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء السابع	العلامۃ عبد الحمید الشروانی نزیل مکہ مکرمہ والشیخ احمد بن القاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی سنہ ۹۹۴ھ		مطبع مصر ۱۳۱۵ھ	۵۰۷	
ساتواں حصہ ہے کتاب الوصایا سے فصل فی الالفاظ الملزمۃ تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الوصایا قولہ قیل الانسب تقدیمہا ختم صفحہ ۵۰۷۔ ای ما ذکر من القیاسین۔							
ایضاً	۷۶۸	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء الثامن	ایضاً		ایضاً	۴۸۸	
آٹھواں حصہ ہے کتاب الطلاق سے فصل فی الجنایۃ تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب الطلاق قول المتن الطلاق ختم صفحہ ۴۸۸۔ حتی یضبط النقصان شرح روض۔							
ایضاً	۷۶۹	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء التاسع	ایضاً		ایضاً	۴۱۰	
نواں حصہ ہے باب موجبات الدیۃ والعاقلہ والکفارۃ سے کتاب المسابقۃ تک آغاز صفحہ ۲۔ باب موجبات الدیۃ والعاقلۃ والکفارۃ قولہ غیر ما مر ختم صفحہ ۴۰۹ بیان الاعذار فلیتأمل۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۵	۶۶۰	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج الجزء العاشر	العلامہ عبد الحمید الشروانی نزیل مکہ مکرمہ و الشیخ احمد بن القاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی ۹۹۴ھ		مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	۴۳۴	
		دسواں جزء ہی کتاب الایمان سے کتاب امہات الاولاد تک اسی کتاب ختم ہوئی ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الایمان تولہ بالفتح ختم صفحہ ۴۳۲۔ فی منتصف ربیع الثانی من شہور سنۃ الف ومأتین وتسع وثمانین الی قول وآلہ وصحبہ الصلاۃ والسلام۔ علامہ شروانی تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں ان کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔ علامہ عبادی کی نسبت ابن العماد صاحب شذرات الذہب لکھتے ہیں کہ بڑی خیر و برکت کے شخص ہیں۔ شیخ ناصر الدین اللقانی اور محقق شہاب الدین البرلسی اور شیخ محمد بن داود المقدسی کے ممتاز شاگردوں میں ہیں۔ فروعات میں شافعی مذہب کی پابندی کرتے۔ اس حاشیہ کے علاوہ شرح جمع الجوامع اور شرح الورقات اور مختصر فی المعانی والبیان پر بھی ان کے حواشی ہیں۔ حج سے واپسی پر مدینہ منورہ میں نو سو چورانوے (۹۹۴) ہجری میں انتقال فرمایا۔					
۴۲۲۱	۶۶۱	مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج الجزء الاول	الامام الفقیہ الشیخ محمد الشربینی الخطیب الشافعی المتوفی ۹۷۷ھ	۲۰ جمادی الاولی ۹۵۹ھ	مطبوع مصر ۱۳۰۸ھ	۵۲۰	
		منہاج الطالبین کی شرح ہی جو نہایت بسط و ربط کے ساتھ لکھی گئی ہی۔ شارح رحمہ اللہ نے بڑی وضاحت وتفصیل سے متن کے مشکل مقامات کا حل کیا ہے۔ الفاظ غریبہ کے معانی اور اُن کی تحقیق کھلے لفظوں					

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر موجودات
میں لکھی ہے تطویل بلاطائل اور زوائد سے احتراز کیا ہے۔ اس مطبع میں کتاب ہذا کو چار حصوں پر تقسیم کیا ہے پہلا حصہ ہے شروع کتاب سے باب الاحصار والفوات کے ختم تک۔ حاشیہ پر اصل متن بھی تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الغنی للغنی الکریم الفتاح۔ ختم صفحہ ۵۲۰ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم۔							
—	۴۰۳	مطبوع مصر ۱۳۰۸ھ	۹۶۰ھ	الامام الفقیہ الشیخ محمد الشربینی الخطیب الشافعی المتوفی ۹۷۷ھ	مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج الجزء الثانی	۴۴۲	۳۲۲۱
دوسرا حصہ ہے کتاب البیع سے کتاب الحوالۃ تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب البیع افرد المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ لفظ البیع الخ۔ ختم صفحہ ۴۰۳۔ ولمشایخہ واصحابہ وجمیع المسلمین آمین آمین آمین۔							
	۴۲۷	ایضاً	۹۶۲ھ ۱۲ ربیع جمادی الآخرہ	ایضاً	مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج الجزء الثالث	۴۴۳	ایضاً
تیسرا حصہ ہے کتاب الفرائض سے کتاب النفقات کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب الفرائض ای مسائل قسمۃ المواریث جمع فریضۃ الخ۔ ختم صفحہ ۴۲۷۔ ولجمیع المسلمین والمسلمات آمین۔							
	۴۹۹	ایضاً	ایضاً	ایضاً	مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج الجزء الرابع	۴۴۴	ایضاً
چوتھی جلد ہے اس جلد کے آخر کے تین صفحوں پر کسی قدر پیوند کاری ہے جس سے عبارت کتاب میں نقصان آگیا ہے۔ یہ جلد کتاب الجراح سے ختم کتاب تک ہے آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الجراح ہو بکسر الجیم جمع جراحۃ ختم صفحہ ۴۹۸۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

شارح رحمہ اللہ مصر کے رہنے والے شافعی المذہب ہیں۔ شیخ احمد برلسی اور علامہ طبلاوی اور شہاب رملی وغیرہم ان کے شیوخ میں ہیں۔ اپنے شیوخ کی حیات میں ہی تدریس وافتاء کے مجاز ہو گئے تھے۔ کثرت سے لوگ ان کے فیوض سے مستفیض ہوئے۔ ان کے صلاح وتقوے زہد وورع پر اہل مصر کا اجماع ہے۔ مشاغل دنیوی سے سخت نافر اور کثرت عبادت پر بیحد حریص تھے۔ ان کی عادت تھی کہ شروع رمضان المبارک سے مسجد جامع میں معتکف ہوتے اور جب عید الفطر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تب وہاں سے نکلتے۔ حج کے سفر میں پیادہ پا چلتے۔ جب تکان اور تعب شدید ہو جاتا تب سوار ہوتے سفر کی حالت میں آداب سفر۔ مناسک حج۔ احکام قصر نماز۔ طریقۂ جمع بین الصلاتین۔ لوگوں کو تعلیم کرتے۔ سفر کی حالت اور بالخصوص مکہ معظمہ کے قیام کے زمانہ میں بیشتر صائم رہتے۔ قرآن شریف کی تلاوت کثرت سے کرتے ان کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ کان آیۃ من آیات اللہ تعالیٰ وحجۃ من حججہ علی خلقہ۔ کتاب التنبیہ اور کتاب غایۃ الاختصار پر بھی مبسوط شروح لکھے ہیں۔ دوسری شعبان پنجشنبہ کے روز عصر کے بعد نو سو ستتر ہجری میں انتقال فرمایا۔ شذرات الذہب۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۸	۷۷۵	تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب المسمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع الجزء الاول	العلامہ الشیخ سلیمان بن محمد بن عمر البجیرمی الازہری الشافعی المتوفی سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۳۱۱ھ	سنہ ۱۳۱۰ھ مطبوعہ مصر	۴۱۴	

حاشیہ ہے کتاب الاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع کا جو شرح ہے علامہ شربینی خطیب کی غایۃ الاختصار پر جس کو الامام العالم شہاب الدنیا والدین احمد بن الحسین بن احمد الاصفہانی الشہیر بابی شجاع نے فروعات شافعیہ میں تالیف کیا ہے۔ محشی علام نے کتاب الاقناع پر اکثر فوائد شریفہ اور نکات دقیقہ بطریق حواشی مختلف طور پر بلا لحاظ ترتیب وغیرہ لکھے تھے جو بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ مولانا عثمان سویفی نے جو

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							فاضل محشی کے شاگرد ہیں۔ حضرت محشی کے ایما اور بعض مخلصین کے اصرار سے مستقل طریق پر ۱۲۰۸ھ میں مہذب و مرتب کیا اور ۱۲۱۱ھ ہجری میں تکمیل تحریر سے فراغت پائی۔ پوری کتاب چار حصوں پر منقسم ہے یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے فصل فی شروط الصلوۃ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی افضالہ۔ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وصحبہ وآلہ ختم صفحہ ۴۱۴۔ الا عن اجتہاد۔ حاشیہ پر اصل شرح کتاب الاقناع بھی تحریر ہے۔
۴۲۲۸	۷۷۶	تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب المسمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع الجزء الثانی	العلامہ الشیخ سلیمان بن محمد بن عمر البجیرمی الازہری الشافعی المتوفی ۱۲۲۱ھ	۱۲۱۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۰ھ	۴۱۱	
							دوسرا حصہ ہے فصل فی ارکان الصلوۃ سے فصل فی الدماء الواجبۃ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ فصل فی ارکان الصلوۃ عبرھنا بالارکان ختم ۴۱۱۔ من غیر تبیینہ شرح الروض
ایضاً	۷۷۷	تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب المسمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع۔ الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۵۴	
							تیسرا حصہ ہے کتاب البیوع سے فصل فی بیان ما یتوقف علیہ حل المطلقۃ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲ کتاب البیوع اعلم ان البیع منحصر ختم صفحہ ۴۵۴۔ بھذہ الصورۃ
ایضاً	۷۷۸	تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب المسمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۳۱	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

چوتھا حصہ فصل فی الایلاء سے ختم کتاب تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ فصل فی الایلاء واخرہ عن الرجعۃ۔
خاتمہ صفحہ ۴۲۱۔ اللھم اختم لنا بخاتمۃ السعادۃ یا کریم۔
فاضل محشی رحمہ اللہ ۱۲۱۳ھ میں بجیرم میں (ایک قریہ کا نام ہے) پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب ان کا شیخ جمعۃ الزبدی سے ملتا ہے جو نسباً سیدنا محمد بن الحنفیہ کی طرف منسوب ہیں۔ لڑکپن ہی کے زمانہ میں مصر چلے آئے۔ حفظ قرآن مجید کے بعد درس علوم متداولہ میں متوجہ ہوئے۔ شیخ عشماوی اور شیخ خفی وغیرہما سے علم حدیث و فقہ حاصل کیا۔ شیخ ملوی۔ جوہری۔ لابنی۔ دیربی وغیرہم سے بھی اجازت حاصل کی۔ شیخ علی الصعیدی۔ سید لبیدی کے درس میں بھی حاضر رہے ہیں۔ ان کے فیض علم سے بہت سے لوگ منتفع ہوئے ملنے والوں کے ساتھ بڑی خوش اخلاقی کا برتاؤ کرتے۔ اس حاشیہ کے علاوہ منہج الطلاب وغیرہ پر بھی ان کے حواشی ہیں۔ زمانۂ وفات سے قبل مصطبہ میں رجو بجیرم کے قریب ہی چلے آئے تھے۔ نیرد رمضان المبارک دوشنبہ کی شب میں وقت سحر سنہ مزقومۃ الصدر میں یہیں انتقال فرمایا اسی جگہ مدفون ہوئے۔ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۳	۷۷۹	نہایۃ الزین فی ارشاد المبتدئین شرح قرۃ العین بمہمات الدین	الشیخ محمد نودی بن عمر التناری الشافعی		مطبوعہ مصر ۱۲۹۸ھ	۳۹۲	

قرۃ العین مولفہ علامہ زین الدین ملیباری فنانی کی شرح ہے۔ فقہ شافعی میں۔ شارح رحمہ اللہ نے حل متن میں اپنی طرف سے بہت کم لکھا ہے۔ دوسرے مولفین کے اقوال نقل کیے ہیں۔ مسائل ضروریہ فرعیہ تمام و کمال اس کتاب میں آگئے ہیں۔ باب الصلوۃ سے کتاب کی ابتدا ہوئی ہے۔ اصل متن بھی حاشیہ پر ہے۔ بعض بعض جگہ شرح کے متعلق بھی کسی قدر تحشیہ کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی قوی بدلائل دینہ ارکان الشریعۃ ختم صفحہ ۳۹۲ جرے بہ القلم والحمد للہ رب العالمین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شارح رحمۃ اللہ علیہ کا حال دریافت نہیں ہوا۔ غالباً قریب زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔					
۴۲۲۷	۷۸۰	الغرر البہیۃ فی شرح البہجۃ الوردیہ مع الحاشیتین الجزء الاول	شیخ الاسلام زین الدین ابی یحییٰ القاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصاری الشافعی السنیکی المتوفی سنہ ۹۲۶ ہجری	سنہ ۸۶۷ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۸ھ	۴۷۶	
		بہجۃ الوردیۃ مولفہ امام زین الدین عمر بن مظفر الشافعی الوردی المتوفی سنہ ۷۴۹ ہجری۔ منظومہ ہے حاوی الصغیر کا۔ حاوی الصغیر کو شیخ نجم الدین عبد الغفار القزوینی الشافعی المتوفی سنہ ۶۶۵ ہجری نے مسائل فرعیہ شافعیہ میں تالیف کیا ہے۔ الغرر البہیۃ پر دو حاشیے بھی ہیں ایک عبد الرحمن شربینی کا۔ جو صفحہ کتاب کے پچھلے حصہ میں ہے اور خط جدولی کی فصل سے اصل کتاب سے ممتاز ہے۔ دوسرا حاشیہ ابن قاسم عبادی کا ہے جو صفحات کے حاشیہ پر چڑھا ہوا ہے۔ پوری کتاب کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ مجلد ہذا پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے باب کیفیۃ صلاۃ المریض کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اظہر بہجۃ دینہ القویم اس عبارت سے قبل کسی قدر عبارت الحاقی بھی ہے۔ ختم صفحہ ۴۷۵ واما اللغات الاربع ففی اسم الیوم					
ایضاً	۷۸۱	الغرر البہیۃ فی شرح البہجۃ الوردیہ مع الحاشیتین الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۷۰	
		دوسرا حصہ ہے باب الجمعہ سے فصل فی الخیار کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب الجمعہ بضم المیم واسکانہا وفتحہا وحکی کسرہا قال الماوردی کان یوم الجمعۃ الخ عبارت ختم صفحہ ۴۷۰					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		قبل قبضه ذكر ذلك في الروضة					
۴۲۲۷	۶۸۲	العزر البهية في شرح البهجة الوردية مع الحاشيتين الجزء الثالث	شيخ الاسلام زين الدين ابي يحيى القاضي زكريا بن محمد بن احمد الانصاري الشافعي السنيكي المتوفى سنہ ۹۲۶ھ	سنہ ۸۶۷	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۱ھ	۴۵۷	
		تیسرا حصہ ہے فصل في القبض سے باب الفرائض کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ فصل في بيان القبض للبيع۔ ختم صفحہ ۴۵۷۔ فمن اراد ها فليراجعها۔					
ایضاً	۶۸۳	العزر البهية في شرح البهجة الوردية مع الحاشيتين الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۱۴	
		چوتھا حصہ ہے باب الوصایا سے باب النفقات کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب الوصايا جمع وصية وهي لغةً الايصال ختم صفحہ ۴۱۴ من الاعمال التي تطيقها والله اعلم۔					
ایضاً	۶۸۴	العزر البهية في شرح البهجة الوردية مع الحاشيتين الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۴۴	
		پانچواں حصہ ہے باب الجراح سے باب عتق ام الولد تک اور اسی باب کے ختم پر کتاب کا خاتمہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب الجراح جمع جراحة۔ خاتمہ صفحہ ۳۴۴۔ قال مؤلفه رحمة الله عليه وقد فرغت من تاليفه يوم السبت خامس عشر شوال سنة سبع وستين وثمان مائة					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

علامہ زکریا انصاری سنہ ۸۲۶ھ ہجری میں سنیکہ میں پیدا ہوئے (ایک قریہ ہے اعمال شرقیہ میں سے) اور یہیں نشو ونما ہوا۔ حفظ قرآن مجید سے فارغ ہو کر کتاب العمدہ اور مختصر التبریزی یاد کی سنہ ۸۴۱ھ ہجری میں قاہرہ پہنچے اور تمام فنون وعلوم یہاں کے بڑے بڑے مشائخ اور فضلا سے حاصل کیے۔ علم تصوف کی تکمیل شیخ محمد الغمری وغیرہ سے کی۔ جب علوم سے فراغت اور تدریس وافتا کی اجازت حاصل ہو گئی تو بڑی سرگرمی سے نشر علوم کی طرف توجہ کی۔ ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے اکابر اور شیوخ ہوئے ہیں۔ تالیفات کا بھی بڑا اہتمام تھا۔ تقریباً ساٹھ کتابیں ان کے مولفات میں ہیں۔ الغرر البہیۃ فی شرح البہجۃ الوردیہ۔ فقہ شافعی میں ان کی مشہور تصنیف ہے۔ علم تصوف میں بھی ان کا مذاق بہت بڑھا ہوا ہے۔ اعلیٰ درجے کے عابد وزاہد۔ اور مذہباً شافعی تھے۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ لیکن اس حالت میں بھی تدریس وافتا کا کام برابر جاری رکھا تھا۔ سو برس کے قریب عمر پائی ان کے اقران وامثال اکثر ان کے سامنے ہی فوت ہو گئے۔ ان کے زمانہ میں سارے مصر والے ان کے اتباع شمار کیے جاتے تھے اور ان کے بعد ان کے اتباع کے اتباع رہے سنہ ۸۸۶ھ ہجری میں منصب قضا کو بھی قبول کیا۔ مدت تک اس عہدہ پر مامور رہے۔ کشف الظنون جلد اول صفحہ ۴۵۳ مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۷۴ھ میں ان کا سنہ وفات سنہ ۹۱۰ھ لکھا ہے اور اسی کتاب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۳۵ء میں سنہ ۹۲۶ھ کو سن وفات قرار دیا ہے۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں بھی سنہ ۹۲۶ھ ہی تحریر ہے۔ الکواکب الدریہ فی تراجم سادۃ الصوفیہ میں لکھتے ہیں۔ مات سنۃ نیف وعشرین وتسع مائۃ۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ کشف الظنون مطبوعہ مصریہ میں سنہ ۹۱۰ھ جو تحریر ہے وہ ناسخین کی کم توجہی کا ثمرہ ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ الکواکب الدریہ فی تراجم سادۃ الصوفیہ وغیرہ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۶	۶۰۵	فتح الوہاب بشرح منہج الطلاب مع الرسالۃ الذہبیہ الجزء الاول	شیخ الاسلام زین الدین ابی یحیی القاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصاری الشافعی السنیکی المتوفی سنہ ۹۲۶ ہجری		مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	۲۵۰	
		شارح علام نے اولاً منہاج الطالبین مولفہ امام نووی المتوفی سنہ ۶۷۶ ہجری کا انتخاب واختصار کیا اور اس مختصر کا نام منہج الطلاب رکھا۔ پھر بعض تلامذہ کے اصرار سے منہج الطلاب کی یہ شرح لکھی۔ جس میں متن کے اغلاق واشکال کا حل نہایت وضاحت سے کیا گیا ہے۔ حاشیہ پر منہج الطلاب اور الرسالۃ الذہبیہ فی المسائل الدقیقۃ المنہجیۃ۔ جو فتح الوہاب کا حاشیہ ہے مولفہ سید مصطفی الذہبی الشافعی تحریر ہیں۔ اس پہلے حصہ میں شروع کتاب سے۔ کتاب الجعالۃ کے ختم تک لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی افضالہ والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد وصحبہ وآلہ۔ اس عبارت سے پہلے کسی قدر عبارت الحاقی بھی لکھی ہے ختم صفحہ ۲۵۰ فی کیفیۃ العقد وکتاب القراض واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔					
ایضاً	۶۰۶	فتح الوہاب بشرح منہج الطلاب مع الرسالۃ الذہبیۃ الجزء الثانی	ایضاً		ایضاً	۲۳۲	
		یہ دوسرا حصہ ہے کتاب الفرائض سے کتاب امہات الاولاد تک۔ وعلیہ ختم الکتاب آغاز صفحہ ۲ کتاب الفرائض ای مسائل قسمۃ المواریث جمع فریضۃ ختم صفحہ ۲۳۲ وھذا من زیادتی فی الولد واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ دونوں حصوں کی آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شارح رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۴۰۰ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۴۲۲۲	۶۸۷	الحواشی المدنیہ علی شرح المقدمہ الحضرمیۃ الجزء الاول	الشیخ الامام العلامۃ الفقیہ محمد بن سلیمان الکردی المدنی المتوفی ۱۱۹۴ھ		مطبوع مصر ۱۳۲۳ھ	۲۲۴	
		شرح مختصر الحضرمی مولفہ علامہ احمد بن حجر الہیتمی المتوفی ۹۷۴ھ کا حاشیہ ہے۔ یہ شرح مقدمہ الحضرمیۃ مولفہ فقیہہ عبداللہ بافضل الحضرمی الشافعی پر لکھی گئی ہے جو فقہ شافعی میں مستند و معتبر مانی جاتی ہے۔ فاضل محشی رحمہ اللہ اس شرح کے درس کے زمانہ میں روزانہ سبق پر کچھ تحشیہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا کرتے تھے جو ایک مدت میں معتد بہ مقدار پر پہنچ گیا تھا۔ مگر مکمل نہیں ہوا تھا۔ ادھر اس شرح کا درس بھی منقطع ہوگیا۔ کچھ زمانہ کے بعد طلباء کے اصرار سے اس حاشیہ کی تکمیل کی جو حجماً بہت طویل ہوگیا۔ زیادہ تطویل کو نامناسب خیال کرکے اختصار کیا اور مختصر کا نام الحواشی المدنیہ رکھا اور پہلا طویل حاشیہ بھی بحالہ باقی رہا جس کو حاشیہ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ اور اس کو حاشیہ صغریٰ۔ اس حاشیہ میں مضامین شرح کو بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ لکھا ہے کتاب دو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے ابتداء کتاب سے فصل فی صلوۃ النفل کے ختم تک حاشیہ کتاب پر پوری شرح بھی مع بعض فوائد و حواشی متفرقہ کے ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ للیامین۔ ختم صفحہ ۲۲۴۔ من اعتقاد التنزیہ المطلق وکمال					
ایضاً	۶۸۸	الحواشی المدنیہ علی شرح المقدمہ الحضرمیہ۔ الجزء الثانی	ایضاً		ایضاً	۲۰۶	
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ فصل فی صلوۃ الجماعۃ واحکامہا سے فصل فی محرمات تتعلق بالشعر ونحوہ تک اسی فصل کے ختم پر کتاب کا بھی خاتمہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ فصل فی صلاۃ الجماعۃ واحکامہا اولہ الکتاب					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ختم صفحہ ۲۰۶ - وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین - اس جلد کے آخر میں دونوں حصوں کی فہرست ابواب بھی شامل ہے۔ محشی علام دمشق میں پیدا ہوئے - ایک سال کی عمر میں مدینہ منورہ لائے گئے اور یہیں پرورش ہوئے۔ تمام علوم وفنون اسی مقدس مقام میں حاصل کیے۔ ان کے اساتذہ میں علاوہ ان کے والد ماجد کے۔ شیخ سعید سنبل - شیخ یوسف کردی - شیخ احمد جوہری مصری قطب مصطفیٰ بکری ہیں - ان حاشیتین کبری وصغریٰ کے سوا اور بھی چند مؤلفات نافعہ ان کے مشہور رہیں - شرح فرائض التحفہ عقود الدرر فی بیان مصطلحات تحفہ ابن حجر - حاشیہ علی شرح الغایۃ للخطیب - الفوائد المدنیہ فیمن یفتی بقولہ من ائمہ الشافعیہ - فتح الفتاح بالخیر - فی معرفۃ شروط الحج عن الغیر - کاشف اللثام - الثغر البسام الدرۃ البہیۃ فی جواب الاسئلۃ الجاریہ - شرح منظومۃ الناسخ والمنسوخ - زہر الربا فی بیان احکام الربا وغیر ذلک - مدینہ منورہ میں آخر عمر تک مذہب شافعی کے مفتی رہے - علم وفضل - زہد وورع - حسن اخلاق وتواضع میں - فرد کامل تھے - سرسٹھ سال کی عمر میں چودہ ربیع الاولی سنہ گیارہ سو چورانوے میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبۂ مبارک کے قرب میں مدفون ہوئے - (سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر وغیرہ)					
۹۳۳۴	۷۸۹	القول التام فی احکام المأموم والامام	شہاب الدین ابو العباس احمد بن عماد بن یوسف بن عبد النبی الاقفہسی ثم القاہری الشافعی المشہور بابن العماد المتوفی ۸۰۸ھ		مطبوع مصر ۱۳۲۲ھ	۱۸۰	
		یہ کتاب فقہ شافعی میں ہے - امام - مقتدی - مسبوق کے متعلق احکام ذکر کیے گئے ہیں - آغاز صفحہ ۲					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین خاتمہ صفحہ ۱۰ والصلاۃ والسلام علی خیر الانام وآلہ وصحبہ الکرام وسلم۔ مولف رحمہ اللہ کی ولادت سات سو پچاس ہجری سے کچھ پہلے ہی۔ ائمہ فقہاء شافعیہ میں ان کا شمار ہے شیخ جمال اسنوی کے شاگرد ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے اکابرین سے بھی استفادہ کیا ہے بڑے صاحب تصنیف ہیں۔ نظماً۔ نثراً۔ متناً۔ شرحاً۔ بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں۔ منجملہ اُن کے مشتہر تصانیف میں یہ کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ احکام المساجد۔ احکام النکاح۔ قصیدہ فی حوادث الہجرۃ المسماۃ بنظم الدرر۔ کتاب التبیان فیما یحل ویحرم من الحیوان۔ التبیان فی آداب حملۃ القران۔ رفع الالباس عن وہم الوسواس۔ شرح حوادث الہجرۃ۔ القول التام فی احکام المأموم والامام۔ التعقبات علی المہمات۔ المہمات۔ شیخ جمال اسنوی کی تالیف ہی۔ صاحب ترجمہ نے اُس کی شرح لکھی ہے جس کا نام التعقبات رکھا ہے۔ اس شرح میں شیخ اسنوی کی لغزش وتخطیہ پر تنبیہ کیا ہے۔ ۸۰۸ھ ہجری میں انتقال ہوا۔ ایک اور کتاب جس کا نام کشف الاسرار عما خفی عن الافکار ہے۔ برٹش میوزیم میں ان کے مولفات میں شمار کی گئی ہے (اقفہس اطراف مصر میں ایک قریہ ہی۔ النور الساطع۔ شذرات الذہب)
۴۳۸۹	۶۹۰	شرح معلقات شرح الوقایہ مع اشکل الفاظ	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	صفحہ ۶۲ صفحہ ۲	
							تقطیع کتابت مع جدول، ۶½×۴۔ انچ۔ سطر ۱۷۔ خط نستعلیق معمولی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاغذ کشمیری۔ تمام کتاب جدول سرخ وسبز سے مجدول۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اوراق پیوندکاری واثر کرم سے محفوظ ہیں۔ مختصر حاشیہ ہے شرح وقایہ کا۔ کتاب الطہارۃ سے کتاب الکفالۃ تک۔ محشی نے مقامات مشکلہ اور عبارات صعبہ کا تحشیہ نہایت اختصار

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		سے ساتھ کیا ہے۔ آغاز صفحہ اولی۔ قوله اکتفی بلفظ ادطهارة آخ یرید انہ افراد۔ ختم صفحہ ۴۲۔ وجوب اداء واللہ سبحانہ اعلم بالمرام فی هذا المقام۔ محشی نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔					
		اشکل الفرائض	مولینا نصیر بن زبن نصیر الواعظ				
		یہ رسالہ فن فرائض میں لکھا گیا۔					
۴۳۸۹	۷۹۱	فتح العلام بشرح مرشد الانام مع الدلیل التام علی مرشد الانام الجزء الاول	الشیخ محمد بن عبد اللہ الجردانی الدمیاطی الشافعی عن علماء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۳۲۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۳۰۴	

یہ شرح خود مولف کی ہے۔ مرشد الانام کو ۱۳۰۶ھ ہجری میں تمام کیا۔ اس کتاب میں تمام فقہی مسائل کو بڑی بڑی اور معتبر کتابوں سے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق لکھا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کے بعد ۱۳۲۱ھ ہجری میں بڑے ربط و ضبط و تفصیل و بسط کے ساتھ یہ شرح لکھی ہے اس شرح کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے مفسدات و مکروہات نماز تک آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الموصوف بصفات الکمال۔ ختم صفحہ ۳۰۴۔ فلا حرمة ولا کراهة واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ کتاب کے اول میں غلط نامہ اور فہرست ابواب بھی منضم ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۸۹	۴۹۲	فتح الامام بشرح مرشد الانام مع الدلیل التام علی مرشد الانام الجزء الثانی	الشیخ محمد عبد اللہ الجردانی الدمیاطی الشافعی من علماء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۳۲۱ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۴ھ	۳۰۴	
		یہ دوسرا حصہ ہے باب الجماعۃ فی الصلاۃ سے آخر کتاب تک آغاز صفحہ ۲ ہی من خصائص ہذہ الامۃ الخ۔ ختم صفحہ ۲۹۹۔ وقد تم ہذا الشرح النفیس فی یوم الخمیس الرابع والعشرین من رجب سنۃ الف وثلث مائۃ واحدی وعشرین الی قولہ وختام مسک الختام آمین آمین					
		الدلیل التام علی مرشد الانام الجزء الاول	الشیخ محمد القاضی الدمیاطی الشافعی	•			
		یہ دوسری شرح ہے مرشد الانام کی جو فتح العلام کے حاشیہ پر ہے۔ پہلا حصہ ہے اول جزو کے حاشیہ پر					
		الدلیل التام علی مرشد الانام الجزء الثانی	ایضاً				
		دوسرا حصہ ہے دوسرے جزو کے حاشیہ پر فتح العلام اور الدلیل التام کے مولفین چودہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ دونوں فاضل سلمہما اللہ تعالیٰ دمیاط کے رہنے والے شافعی المذہب ہیں					
۴۳۰۱	۴۹۳	منحۃ العلی المتعال فی بیان ما یثبت بہ الہلال مع البرہان الصرح فی نقض القول الوضاح	العالم الفاضل السید محمد بن عوض الدمیاطی الحسینی الشریف	سنہ ۱۳۲۱ھ	مطبوع مصر	۸۴	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں رویت ہلال رمضان المبارک کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس موقعہ پر کس کس کی شہادت قبول ہوسکتی ہے اور صوم و افطار کس مقدار شہادت پر رکھا گیا ہے۔ اس بارہ میں جو خبریں ٹیلیگراف کے ذریعہ سے پہونچیں اُن کا کیا حکم ہے۔ ان مباحث کو اس کتاب کو زیادہ وضاحت و تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ نحمدک یا من تجلیت بعظیم جلالک یوم اللدیت۔ ختم صفحہ ۷۰ قال المولف حفظہ اللہ تعالیٰ۔ وکان الفراغ الی قولہ وعظم وکرم آمین (مولف کتاب اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>البرہان الصریح فی نقض القول الوضاح</td><td>العالم الفاضل السید محمد بن عوض الدمیاطی الحسینی الشریف</td><td>سنہ ۱۳۲۵ھ</td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب حاشیہ پر ہے۔ اسی مولف کی تالیف۔ اضحیہ واجبۃ بالنذر وغیرہ کے متعلق تحقیق کی گئی ہے کہ ان کے اکل کا کیا حکم ہے۔ آغاز۔ الحمد للہ الہادی الی الصواب خاتمہ صفحہ ۷۰۔ وکان الفراغ من تبیضہ بعد ظہر یوم السبت الی قولہ افضل الصلاۃ والسلام
مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ زمانۂ حال کے فضلاء میں ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۴۲۹۳</td><td>۷۹۴</td><td>حواشی علی شرح منہاج الطالبین الجزء الاول</td><td>العلامہ شہاب الدین احمد بن احمد بن سلامۃ المصری الشافعی القلیوبی المتوفی سنہ ۱۰۶۹ھ والشیخ احمد البرلسی الشہیر بالشیخ عمیرہ من علماء القرن العاشر</td><td></td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۶ھ</td><td>۴۵۵</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
شرح منہاج الطالبین پر (جو جلال الدین المحلی متوفی ۸۶۴ھ کی تالیف ہی) یہ دو حواشی ہیں۔ پہلا قلیوبی کا۔ دوسرا عمیرہ کا۔ پہلا حاشیہ صفحات کے پہلے حصہ میں۔ دوسرا حاشیہ صفحات کے پچھلے حصے میں خط جدولی کے فاصلہ سے اور اصل شرح للمحلی تمام وکمال حواشی صفحات پر ان دونوں حاشیوں میں صرف شرح ہی کے غوامض کا انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اصل متن منہاج کے خفیات کو بھی بڑی تحقیق وتدقیق سے حل کیا ہی۔ پوری کتاب چار حصوں پر منقسم ہے یہ پہلا حصہ ہے شروع کتاب سے کتاب الجنائز کے ختم تک۔ آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ الحمد للہ حمدا یوافی نعمہ ویمنه وافضاله ختم صفحہ ۳۵۲ وترتب علیه ضرر اونحو ذلك والله اعلم۔ آغاز حاشیہ عمیرہ صفحہ ۲ الحمد للہ علی انعامه ختم صفحہ ۳۵۳۔ عطف علی ان یقمن۔							
۴۲۹۳	۶۹۵	حواشی علی شرح منہاج الطالبین الجزء الثانی	العلامہ شہاب الدین احمد بن احمد بن سلامۃ المصری الشافعی القلیوبی المتوفی ۱۰۶۹ھ والشیخ احمد البرلسی الشہیر بالشیخ عمیرہ من علماء القرن العاشر		مطبوع مصر ۱۳۲۷ھ	۳۵۲	
دوسرا حصہ ہی کتاب الزکاۃ سے کتاب الوکالۃ کے ختم تک۔ آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ کتاب الزکاۃ تقدم حکمة ذکرها۔ ختم حاشیہ قلیوبی صفحہ ۳۵۱۔ کما تقدم فی الرهن۔							
ایضاً	۶۹۶	حواشی علی شرح منہاج الطالبین الجزء الثالث	ایضاً		ایضاً	۳۶۴	
تیسرا حصہ ہی کتاب الاقرار سے کتاب الطلاق کے ختم تک آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ کتاب الاقرار ادھویشبه							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الوکالۃ۔ ختم حاشیہ قلیوبی صفحہ ۳۶۴ فی الاول وعدمہ فی الثانی۔					
۴۲۹۳	۷۹۰	حواشی علی شرح منہاج الطالبین الجزء الرابع	العلامہ شہاب الدینؒ بن احمد بن سلامۃ المصری الشافعی القلیوبی المتوفی ۱۰۶۹ھ والشیخ احمد البرلسی الشہیر بالشیخ عمیرہ من علماء القرن العاشر		مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ھ	۳۷۶	

چوتھا حصہ ہے کتاب الرجعۃ سے کتاب امہات الاولاد کے ختم تک اسی پر کتاب کا اختتام ہے آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ کتاب الرجعۃ بفتح الراء افصح ختم حاشیہ قلیوبی صفحہ ۳۷۵۔ وولد المکاتب رقیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

علامہ قلیوبی۔ قلیوب کے رہنے والے ہیں (ایک چھوٹا سا شہر ہے قاہرہ کے پاس دو یا تین فرسخ کے فاصلہ سے) علماء مجمع علیہ ہیں ان کا شمار ہے۔ ان کے شیوخ میں الشمس الرملی النور الزیادی۔ سالم الشبشیری علی الحلبی۔ السبکی۔ وغیرہ ہیں۔ ان کے علوم وفنون سے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔ ممتاز تلامذہ میں یہ اشخاص ہیں۔ منصور الطوخی۔ ابراہیم البرماوی شعبان الصوفی۔ وغیر ذلک۔ علم فقہ وحدیث کے علاوہ فن طب میں بھی پورے ماہر و باخبر تھے۔ تفہیم طلبہ میں نہایت مبالغہ کرتے۔ غایت حسن تقریر سے مسائل کو کرر سہ کرر بیان کرتے۔ رعب و مہابت اس قدر تھا کہ لوگ نیچی آنکھیں کرکے ان سے تکلم کرتے۔ امراء و کبراء کی طرف کبھی التفات نہیں کیا۔ فقراء ومساکین سے محبت رکھتے۔ صدقات وغیرہ کو قبول نہیں کرتے۔ ظاہراً کوئی وظیفہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وادمار مقرر نہ تھا مگر بہت اچھی طرح خوش گذراں رہتے اس حاشیہ کے علاوہ اور بھی ان کے مولفات ہیں۔ حاشیہ علی شرح التحریر لشیخ الاسلام۔ حاشیہ علی شرح ابی شجاع۔ حاشیہ علی شرح الازہریۃ۔ حاشیہ علی شرح الشیخ خالد۔ حاشیہ علی شرح ایساغوجی لشیخ الاسلام۔ رسالہ فی معرفۃ القبلہ بغیر آلہ۔ کتاب فی الطب جامع۔ مناسک الحج وغیر ذالک۔ آخر شوال سنہ ۱۰۶۹ ہجری میں وفات پائی۔ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر۔ فاضل عمیرہ کی نسبت فہرست خدیویہ مصریہ میں لکھا ہے۔ ھو من علماء القرن العاشر ان کی تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی۔					
۴۲۹۵	۷۹۸	فیض الالٰہ المالک فی حل الفاظ عمدۃ السالک الجزء الاول مع عمدۃ السالک	مولنا السید عمر برکات بن المرحوم السید محمد برکات الشامی البقاعی المکی	سنہ ۱۳۰[illegible]ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۱ھ	۳۰۲	
		عمدۃ السالک وعدۃ الناسک کی شرح ہی جس کو العلامۃ الہمام شہاب الدین ابی العباس احمد بن النقیب المصری بن لؤلؤۃ المتوفی سنہ ۷۶۹ ہجری نے اختصار کے ساتھ فروعات فقہیہ شافعیہ میں تالیف کیا ہے اس متن کی صرف ایک شرح علامہ جوجری کی ہے جو مطبع بلاد ملیبار میں طبع ہوئی ہے۔ جس میں علاوہ اغلاط کے تبدیل وتحریف بہت ہوئی ہے۔ مؤلف فیض الالہ المالک نے نہایت خوبی کے ساتھ عمدۃ السالک کی یہ دوسری شرح لکھی ہے جس میں متن کے اغلاق ومشکلات کو تفصیل وبسط کے ساتھ حل کیا ہے۔ تصویر مسائل کو نہایت سہولت وآسانی سے لکھا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے باب النذر کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی شرف قدر العلماء۔ ختم صفحہ ۳۰۲۔ فیہ اسما العتق واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ حاشیہ اوراق پر اصل متن بھی ہے۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>٣٢٩٥</td><td>٧٩٩</td><td>فیض الالٰہ المالک فی حل الفاظ عمدۃ السالک الجزء الثانی مع عمدۃ السالک</td><td>مولٰنا السید عمر برکات بن المرحوم السید محمد برکات الشامی البقاعی المکی</td><td>سنہ ١٣٠٠ھ</td><td>مطبوع مصر سنہ ١٣٢١ھ</td><td>٣٥٢</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا حصہ ہے کتاب البیع سے کتاب الشہادۃ کے ختم تک اور اسی پر کتاب کا بھی خاتمہ ہے آغاز صفحہ ٢ - کتاب البیع ھو لغۃ مقابلۃ شیٔ بشیٔ۔ خاتمہ صفحہ ٣٥٠ - سلخ جمادی الاولٰی سنۃ سبع وثلث مأتہ بعد الالف من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف الف تحیۃ من خالق البریۃ فی البکرۃ والعشیہ - فاضل شارح چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔</td></tr>
<tr><td>٣٢٩٤</td><td>٨٠٠</td><td>بغیۃ المسترشدین فی تلخیص فتاوی بعض الائمہ من العلماء المتاخرین مع ضم فوائد جمۃ من کتب شتی للعلماء المجتہدین — کتا من آخرین۔</td><td>السید الشریف عبد الرحمٰن بن محمد بن حسین بن عمر باعلوی الحضرمی من علماء القرن الثالث عشر</td><td>سنہ ١٢٥١ھ</td><td>مطبوع مصر سنہ ١٣٢٥ھ</td><td>٣٠٠</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب اختصار اور خلاصہ ہے پانچ کتب فقہیہ شافعیہ مولفات اجلہ علما متاخرین مفصلہ تحت کا نمبر ١ فتاوی السید عبد اللہ بن حسین بافقیہہ - نمبر ٢ - فتاوی السید عبد اللہ بن عمر بن یحیٰی - نمبر ٣ - فتاوی السید علوی بن سقاف الجفری - نمبر ٤ فتاوی الشیخ محمد بن ابی بکر الاشخر نمبر ٥ فتاوے - الشیخ محمد بن سلیمان الکردی - ابتداء مسائل میں کتب ماخوذ عنہا کے اشارہ کے واسطے کچھ حروف علامت کے طور پر متعین کیے ہیں نمبر ١ حرف (ب) نمبر ٢ حرف (ی)، نمبر ٣ حرف (ج)، نمبر ٤ حرف (ش) نمبر ٥ حرف (ک)، ان کتب میں جہاں مسائل میں باہم خلاف یا کسی قید وغیرہ کی ضرورت تھی اور مؤلفین موصوفین نے اُس کو مہمل رکھا تھا - مولف نے اس کی تکمیل کر دی - اور اُس کی علامت کے واسطے</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">(اھ) مقرر کیا ہے۔ ان پانچ کتابوں کے علاوہ کچھ فوائد و مسائل مولف نے اپنی طرف سے بھی اضافہ کیے ہیں۔ کتاب ہذا کی ترتیب بھی دیگر کتب فقہیہ شافعیہ کے انداز پر ہے۔ تقریباً جملہ مسائل متعلق عبادات و معاملات پر حاوی ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین نحمدہ بجمیع المحامد۔ ختم صفحہ ۳۰۰۔ نفعنا بکتبھما سائر العباد المومنین آمین۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>اثمد العینین</td><td>الفاضل الشیخ علی باصبرین</td><td>سنہ ۱۲۶۰ھ</td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بغیۃ المسترشدین کے حاشیہ پر صفحہ ۲ سے صفحہ ۸۰ تک ہے۔ اس کتاب میں بعض مسائل خلافیہ شیخین (ابن حجر الہیتمی) (الشمس الرملی) کو بیان کیا ہے۔ ابن حجر کے واسطے (ح) اور رملی کے واسطے (م ر) رمزاً مقرر کیا ہے آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ و صحبہ وسلم۔ ختم صفحہ ۸۰۔ الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین آمین۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>غایۃ تلخیص المراد من فتاوی ابن زیاد</td><td>السید الشریف عبد الرحمن</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بھی مؤلف بغیۃ المسترشدین کی تالیف ہے۔ حاشیہ صفحہ ۸۰ سے حاشیہ صفحہ ۳۰۰ تک فتاوی شیخ عبد الرحمن بن زیاد الزبیدی کا ملخص و مختصر ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۸۰۔ الحمد للہ الذی شید ارکان الدین۔ ختم حاشیہ صفحہ ۳۰۰۔ رضی اللہ عنہ واللہ اعلم۔
علامہ حضرمی۔ اور علامہ باصبرین۔ تیرھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۴۲۹۹</td><td>۸۰۱</td><td>جواہر الروایات و درر البینات فی الدعاوی والبینات۔</td><td>الشیخ محمد سلیم الشبناوی ابن الحاج سعید بن یوسف الحنفی الازہری قاضی محکمہ مرکز المنصورۃ الشرعیہ</td><td>سنہ ۱۳۱۵ھ</td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۱۹ھ</td><td>۸۶</td><td></td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں شہادات و دعاوی کے متعلق تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور جرح مقبول و غیر مقبول فی الشہادات کا بیان کیا گیا ہے۔ کتاب گو حجماً قلیل ہی مگر بہت سے جزئیات و مسائل کا ذخیرہ ہے کتاب کی تالیف تو سنہ ۱۳۱۵ہجری مطابق سنہ ۱۸۹۷ء میں پوری ہو چکی مگر ترتیب و تہذیب کے اعتبار سے سنہ ۱۳۱۸ھ رکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد ختم صفحہ ۸۴۔ وقد تمت تالیفها فی غایة شهر ذی القعدہ سنہ ۱۳۱۵ هجریہ الی قولہ والحمد لله رب العالمین مولف سلمہ اللہ چودہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۴۲۹۸</td><td>۸۰۲</td><td>سعد الشموس والاقمار وزبدة الشریعة النبی المختار مع الرسائل الاخر</td><td>العالم الفاضل عبد القادر بن عبد الکریم الوروی یحیٰی الجبرائی البریشی</td><td>سنہ ۱۳۱۰ھ</td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۰ھ</td><td>۲۷۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں ابتداً کچھ اصول اعتقادیہ لکھے ہیں اس کے بعد احکام فقیہہ مسلسل موافق مذاہب اربعہ اور مطابق طریقہ اہلسنت وجماعت بیان کیے ہیں۔ آخر میں کتاب الجامع کی سرخی رکھی گئی ہے جس کے تحت میں حضور اقدس سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات فیض آیات اور خلفاء کرام کا تذکرہ مبارکہ لکھنے کے بعد علم وعمل کے متعلق ضروری قدر تحریر کیا ہے۔ مجموعی حیثیت سے کتاب بہت مفید اور نافع ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ سبحان الله العظیم وبحمدہ تسبیحا یلیق بجلال من له السبحات۔ ختم صفحہ ۲۵۷۔ وکان الفراغ من تبیضہ الی قولہ ذوی المقامات العلیة آمین</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>بغیة المشتاق لاصول الدیانة والمعارف والاذواق</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td>۔</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب سعد الشموس کے حاشیہ پر ہے اور اسی مولف کی تالیف بھی ہے اس کتاب میں سید</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		محمد خرنق جسنی کا کلام جو ایک دیوان کی صورت میں مغربی خط میں تحریر تھا۔ عربی خط میں نقل کیا ہی اور اس کلام کے لکھنے سے پہلے چند ابواب عقائد و مسائل فقہیہ کے متعلق کتب علمیہ کی ترتیب پر اپنی طرف سے زیادہ کیے ہیں۔ اس صورت میں یہ کتاب اصول اعتقادیہ۔ اور احکام فقہیہ اور مسائل تصوفیہ کا مجموعہ بن گیا ہی۔ ابتدا حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ لمن لا یقوم حقیقۃ مجدہ تعالیٰ الا ھو۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۵۔ ایمانا وشھودا آمین۔					
		التحقیق فی التلفیق	العالم الفاضل عبد القادر یعنی بن عبد الکریم الوردی الجیلانی البریشی	سنہ ۱۳۰			
	•	یہ مختصر رسالہ بھی اسی مولف کا تالیف۔ سعد الشموس کے آخر صفحہ ۲۵ سے صفحہ ۲۶۵ تک ہی اس رسالہ میں انتقال مذہب الی مذہب آخر کی تحقیق کی گئی ہی۔ آغاز صفحہ ۲۵۰۔ الحمد للہ الذی بعث اکرم الخلق علیہ خاتمہ صفحہ ۲۶۵۔ افضل الصلاۃ و ازکی التحیۃ۔ مولف فاضل بھی چودھویں صدی کے علماء میں ہیں۔					
۴۲۴۷۱	۸۰۳	اہتداء الواقف الی الاقتداء بالمخالف	الشیخ طیب بن ابی بکر العربی الحضرمی الشافعی الاشعری النقشبندی من ابناء قرن ثانی عشر	سنہ ۱۱۳۵ھ	قلمی سنہ ۱۱۵۸ھ	۲۱۲	
		تقطیع کتابت ۶×۴½ انچھ سطر ۱۹۔ کاغذ عرب سفید و نیلگوں کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب۔ قرشاً ابتدائی اوراق پر۔ کرمخوردگی۔ پیوند کاری۔ آب رسیدگی کا اثر زیادہ۔ اوسط و آخر میں کم کم ہے۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں اس مسئلہ کی تحقیق کی گئی ہے کہ مقلدین مذاہب اربعہ کو باوجود تخالف مذہب ایک دوسرے کی اقتدا صحیح ہے یا کیا اس کے متعلق چھ اقوال نقل کیے گئے ہیں نمبر ۱ الجواز مطلقا نمبر ۲ الجواز اذا لم یعلم المقتدی ان الامام اتی بمفسد فی اعتقاد المقتدی نمبر ۳ - الجواز اذا کان الامام یحتاط مواضع الخلاف نمبر ۴ عدم الجواز مطلقا نمبر ۵ - الجواز مع الکراہۃ نمبر ۶ - الجواز بلا کراہۃ - آغاز صفحہ اول - الحمد للہ الذی بعث محمدا رحمۃ للعالمین - ورق ۵۲ صفحہ ۲ - وقد صنف فیہ الفاضل صاحب بحر الرائق شارح الکنز رسالۃ لطیفۃ - خاتمہ ورق ۱۰۲ صفحہ اول - وکان ذلک بتاریخ اوائل شہر عاشوراء مبتدء السنۃ الخامسۃ فی العشر الرابعۃ من المائۃ الثانیۃ من الالف الثانی - الی قول صفحہ دوم - فقرشاہ اتمہ من فضل اللہ مولف رحمۃ اللہ علیہ کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی -</td></tr>
<tr><td>۴۱۳۵</td><td>۸۰۴</td><td>حاشیہ شرح وقایہ المسمی بمحمد خازن</td><td>مولوی محمد خازن</td><td>قلمی سنہ ۱۲۰۳ھ</td><td>۱۵۲</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مختلف ہے طولا چھ سات انچ کے درمیان - عرضاً چار پانچ انچ کے مابین - سطر کہیں اٹھارہ کہیں انیس - کہیں بیس - کاغذ دیلی - خط نستعلیق طالب علمانہ کتابت سرخی وسیاہی سے - کاتب خواجہ سعد اللہ بن میرزا عزیز اللہ چہار باغی - اوراق پر جا بجا پیوندکاری آب رسیدگی - کرم خوردگی خفیف سی پائی جاتی ہے -

شرح وقایہ کی جلد ثانی پر مختصر سا معمولی حاشیہ ہے - کتاب البیع سے آخر کتاب تک - آغاز ورق اول صفحہ کتاب البیع ہو من الاضداد ویقع فی الغالب - ورق ۴۰ صفحہ ۲ - فان احترق آلا فی الحد اینہ وان اخرجہ ثم احترق من غیر فعلہ - ختم ورق ۷۰ صفحہ اول تمت ہذہ النسخۃ المبارکۃ المیمونۃ ہو المسمی بمحمد خازن الی قول روز سہ شنبہ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۰۳ھ -

فاضل مؤلف غالبا پنجابی الاصل ہیں - مشاہیر علماء میں ان کا شمار نہیں - صحیح و مفصل حال ان کا دیکھا نہیں گیا</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تفسیر خازن کے مولف دوسرے ہیں وہ آٹھویں صدی کے فضلا شافعیہ میں بڑے رتبہ کے شخص ہیں۔					
		مرشد الانام الی مایجب معرفتہ من العقائد والاحکام	الشیخ محمد بن عبداللہ الجرداني الشافعی من علماء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۳۰۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۰ھ		
		یہ کتاب فن حدیث میں نمبر ۲۵۵ کے حاشیہ پر ہی۔ شافعی مذہب کے موافق صرف انھیں امورات پر اختصار کیا ہی جن کا شمار واجبات میں ہی۔ اس کتاب میں اعتقادیات واحکام دونوں کے متعلق مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی منّ علینا بالایمان۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۱۔ ھذا آخرھا یسر اللہ جمعہ الی قولہ وازکی التحیۃ آمین۔ مولف سلمہ اللہ تعالیٰ کی نسبت فن حدیث نمبر ۲۳۳ میں کتاب نیل المرام کے تحت میں لکھا گیا۔					
۱۰۱۴	۸۰۵	فتوی مفتی الاسلام ببلد اللہ الحرام	سراج الحنفی عبدالرحمن بن عبداللہ مفتی مکۃ المکرمۃ		مطبوع مصر ۱۲۹۱ھ	۳۶	
		اس رسالہ میں اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق تفصیل وبسط کے ساتھ تحقیق کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہو کہ۔ فی کل ارض آدم کآدمکم الی ان قال ونبی کنبیکم۔ حضرت مولف نے اس قول کی تردید میں کتاب وسنت واقوال محققین سے استدلال کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضلنا سیدنا محمد علی جمیع الخلائق۔ ختم صفحہ ۲۹۔ امر برقمہ خادم الشریعۃ والمنہاج الی ان قال کان اللہ لہما۔ آخر میں بطور تصدیق چند مواہیر علماء متبحرین کی بھی ثبت ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حضرت مولف زمانۂ حال کے فضلا میں ہیں۔					
٤٣١٤	٥٠٦	احسن الغایات فی معرفۃ الشرعیات	مولینا محمد سعید عبد الغفار المدرس بالازہر الشریف		مطبوع مصر [illegible]	٢٧٨	
		اس کتاب میں فرعیات فقہیہ حنفی مذہب کے موافق لکھے گئے ہیں۔ اس جلد میں صرف کتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک کا بیان ہے۔ یہ نہیں تحقیق ہوا کہ کتاب ہذا کی تالیف یہیں تک ہے یا اور بھی اس کی جلدیں ہیں۔ کتاب کے آخر ورقوں میں علاوہ نمبر شمار صفحات کی بدنظمی کے۔ عبارت صفحات میں بھی مطابقت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ فہرست ابواب میں احکام الہدی کے بعد وصل فی زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سرخی لکھی ہے۔ یہ باب بھی اس کتاب میں نہیں ہے۔ بلکہ احکام الہدی کا بحث بھی پورا نہیں صفحہ ٢٠٣ کے بعد بعض ابواب کی مکرر فہرست لکھدی ہے اسی طرح صفحہ ٢٧٨ کے بعد آخر کتاب میں فہرست ابواب مکرر ہے آغاز صفحہ ٢ الحمد للہ سبحانہ تعالیٰ الخ کل بدایۃ عبارت صفحہ ٢٠ - کالمجمل لعموم النصوص۔ مولف سلمہ اللہ تعالیٰ چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ کتاب ہذا کے طبع ہونے کے وقت تک بقید حیات تھے۔ خود اس کتاب کی تصحیح کی ہے۔ ان کے مولفات میں چند کتابیں اور بھی ہیں۔ جن میں کچھ مطبوع ہوچکی ہیں اور کچھ زیر طبع ہیں۔					
٤٣٠٩	٥٠٧	الاعلام بقواطع الاسلام	العلامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الہیتمی المتوفی سنہ ٩٧٣ھ وقیل سنہ ٩٧٤ و ٩٧٥ھ	سنہ ٩٤٣ھ	مطبوع مصر ١٢٩١	١٦٠	
		مولف نے مکہ مکرمہ کے قیام کے زمانہ میں ایک استفتا کا جواب لکھا تھا۔ جس پر علما متاخرین نے سخت					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اعتراض وشکوک وارد کیے۔ یہ کتاب ان شکوک و مواخذات کے ازالہ میں لکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ نحمدك اذا طلعت بعلم الفتوىٰ فى سماء التحقيق شموساً وبدوراً۔ خاتمہ ۱۲۰ وآخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين۔ ابن حجر ہیتمی (بتاء فوقانی) نوسو نو ہجری رجب کے مہینے میں محلہ ابی الہیتم (مصر کے غربی اقلیم میں ہے) پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے ہیتمی کہے جاتے ہیں۔ ان کی صغر سنی میں والد کا انتقال ہوگیا۔ امامین کاملین شمس الدین بن ابی الحمائل۔ شمس الدین الشناوری نے ان کی کفالت کی۔ اور انھیں کے تکفل میں ابتدائی علوم پڑھے اور حفظ قران شریف سے فراغت پائی۔ سنہ ۹۲۴ھ ہجری میں جامع ازہر مصر میں پہنچے۔ اعاظم علماء شیخ الاسلام۔ قاضی زکریا۔ شیخ عبد الحق السنباطی۔ الشہاب الرملی۔ وغیرہم سے تمام علوم مروجہ و درسیہ حاصل کیے۔ ہنوز بیس سال کی عمر کو نہیں پہونچے تھے کہ اساتذہ کی طرف سے افتا۔ وتدریس کے مجاز ہوگئے۔ علم حدیث و دیگر علوم میں کامل دستگاہ حاصل کی خصوصاً علم فقہ میں تو اپنے زمانہ میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ مذہباً شافعی طریقۃً چشتی تھے۔ سنہ ۹۳۳ھ کے آخر مصر سے مکہ مکرمہ گئے اور حج سے فارغ ہوکر مصر میں ہی مراجعت کی۔ پھر سنہ ۹۳۷ھ ہجری میں مع عیال دوسرا حج کیا۔ سنہ ۹۴۰ھ سے مکہ مکرمہ کی اقامت اختیار کی۔ اور وہیں شب و روز مشاغل علمی و مواعظ و تالیف میں مستغرق رہتے۔ شاہ عبد الحق محدث دہلوی زاد المتقین میں لکھتے ہیں کہ ان کا معمول تھا کہ عصر و مغرب کے درمیان حرم شریف میں وعظ و تبلیغ احکام کیا کرتے زیادہ تر ان کا وعظ ضروری مسائل اور ایسے احکام جو عام طور پر مفید ہوں۔ ہوا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے ان کے وعظ میں۔ عام۔ اور شائقین زیادہ خاص کم ہوتے تھے۔ بہت سے کتب ان کے مولفات میں ہیں۔ منجملہ ان کے یہ کتابیں زیادہ مشہور ہیں۔ شرح مشکاۃ۔ شرح شمائل النبوی ترمذی۔ شرح اربعین نووی۔ زواجر۔ شرح المنہاج۔ الصواعق المحرقہ شرح الہمزیۃ البوصریہ۔ قلائد العقیان فی مناقب النعمان المنہج القویم فی مسائل التعلیم۔ الاحکام فی قواطع الاسلام

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

شرح مختصر الروض - وغیرہم - شاہ صاحب مذکور الصدر زاد المتقین میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ شیخ علی متقی مکی المتوفی سنہ ۹۷۵ھ جو اعاظم اولیاء میں شمار کیے گئے ہیں - ابتداء میں ابن حجر کے شاگرد ہوئے - مگر آخر میں خود ابن حجر ان کے مرید اور تلمیذ حقیقی بن گئے اور انھیں سے خرقۂ خلافت حاصل کیا - شاہ صاحب نے ان کا سنہ وفات سنہ ۹۷۳ھ لکھا ہے - اور فہرست خدیویہ مصریہ میں سنہ ۹۷۴ھ تحریر ہے - ابن العماد شذرات الذہب میں لکھتے ہیں - کہ ابن حجر نے مکہ معظمہ میں رجب سنہ ۹۷۴ھ میں انتقال فرمایا - اور معلاۃ میں مدفون ہوئے - العلم الحقیقی عند اللہ - شذرات الذہب - وغیرہ -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۸۵	۸۰۸	تحفۃ الحکام فی نکت العقود والاحکام - منظوم -	الامام الرئیس القاضی ابی بکر محمد بن محمد [illegible] بن عاصم الاندلسی الغرناطی المالکی المتوفی سنہ ۸۲۹ھ		سنہ ۱۳۲۰ھ مطبوعہ الثعالبیہ بالجزائر	۱۱۹	

یہ منظوم کتاب ہے ارجوزہ کے انداز پر - صرف معاملات کو ایجاز و اختصار کے ساتھ مالکی مذہب کے موافق نظم کیا ہے - مسائل کو ضروری قدر بیان کر دیا ہے - اس کتاب کے متعدد شروح بھی ہیں - ایک شرح مسمی البہجۃ فی شرح التحفۃ علامہ ابو الحسن علی بن عبد السلام التسولی نے بھی (جو تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں - سنہ ۱۲۴۰ھ میں تالیف کی ہے - یہ شرح سنہ ۱۳۱۷ھ ہجری میں مصر میں طبع ہوئی ہے - دوسری شرح ابن المؤلف کی ہے جو غالباً طبع نہیں ہوئی - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی یقضی ولا یقضی علیہ جل شأنا وعلا - خاتمہ صفحہ ۱۱۹ - وآلہ وصحبہ الاخیار ما کوّر اللیل علی النہار -

مولف رحمہ اللہ کی ولادت بارہ جمادی الاولیٰ سنہ ۷۶۰ھ میں ہے - اعاظم فقہاء مالکیہ میں معدود ہیں - مؤلفات کثیرہ کے مولف بھی ہیں - اس کتاب مطبوعہ کے ابتدائی ورق میں ان کا حال کتاب نیل الابتہاج بتطریز الدیباج سے ضروری قدر لکھا ہوا ہے اور ۱۱ شوال سنہ ۸۲۹ھ کو اسی کتاب کے حوالہ سے ان کا سن

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							وفات قرار دیا ہی۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں بھی اسی سنہ کو سنہ وفات لکھا ہے۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۰۱ میں اس کتاب کے سنہ تالیف ۴۳۵ھ لکھے ہیں جو ظاہراً خلاف ہیں برٹش میوزیم میں ایک قلمی نسخہ ہے فہرست میں نام مولف کو ابو بکر محمد بن عاصم القیسی قاضی الجماعہ لکھا ہے۔
۴۵۹۱	۸۰۹	الطرق الحکمیہ	الشیخ الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد ابن قیم الجوزیہ الحنبلی المتوفی ۷۵۱ھ ہجری		قلمی سنہ ۱۲۲۲ھ	۲۲۱	
							تقطیع کتابت ۶ × ۳½ انچ سطر ۲۴ خط مصری۔ کاغذ عربی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ ابتدائی ورق کے صرف ایک گوشہ پر کسی قدر پیوند کاری ہے باقی پوری کتاب کرم خوردگی اور رقعہ دوزی سے محفوظ ہے۔ اوراق پر آب رسیدگی اور سیاہی پر تری کا اثر ہے۔ پہلے صفحہ پر ایک چھوٹی سی مہر آسمانی رنگ کی محمد بن ابو علی نام کی اور اسی طرح بارہویں صفحہ پہ دو مہریں چسپاں ہیں حنبلی مذہب کی کتاب ہے۔ نادر۔ اور کمیاب۔ خطبہ میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے اس امر کا سوال ہوا کہ حکام وولاۃ مجرد ثبوت شہادت اور اقرار پر احکام نافذ نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ فراست وقرائن کو بھی اس میں دخل دیتے ہیں۔ حکام کا یہ عملدرآمد قرین صواب ہے یا مقرون بخطا۔ اس کتاب میں اس استفسار کے متعلق بڑا طویل جواب لکھا ہے۔ جس میں بہت سے شواہد ونظائر پیش کیے ہیں اور ضمناً اکثر احکام فقیہہ۔ بیانات اخباریہ بھی بیان ہوگئے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ کتاب عمدہ اسلوب پر لکھی گئی ہے آغاز صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا الخ صفحہ ۸ فصل وقد استثنی من عدم التحلیف فی الحدود الخ

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">صفحہ ۱۲۶ والصواب المقطوع بہ ان العد التی خاتمہ ۱۲۳ حتی یصطلح المد عون واللہ اعلم آخرہ وصلی اللہ علی محمد وسلم۔ والحمد للہ رب العالمین وقع الفراغ بعد الظہر یوم السبت ۲۲ سنہ ۱۲۲۶ھ
امام ابن قیم جوزی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث میں نمبر ۵۰۵ کے تحت میں لکھا گیا۔</td></tr>
<tr><td>۴۳۴۲</td><td>۸۱۰</td><td>غایۃ المقصود لمن یتعاطی العقود</td><td>العلامہ الشیخ ابو العباس احمد بن عمر الدیربی الغنیمی الازہری الشافعی المتوفی سنہ ۱۱۵۱ ہجری۔</td><td>سنہ ۱۱۲۳ھ</td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۴ھ</td><td>۱۰۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب فقہ شافعی میں معدود ہے۔ صرف مسائل نکاح کا ذکر ہے۔ جتنے امورات کا تعلق نکاح سے ہے۔ ذکر محرمات بجواز وعدم جواز۔ جمع بین النسا۔ محرمات بالرضاع۔ محرمات بالمصاہرہ۔ حکم ملاعنہ۔ نکاح زانیہ۔ نکاح امۃ بیان عدۃ۔ حکم حل۔ وغیرہم۔ ان تمام مسائل کو مذاہب اربع کے موافق۔ مع اختلاف وعدم اختلاف بین الائمہ بیان کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی حرم السفاح واحل النکاح للخاص والعام ختم صفحہ ۱۰۲۔ وکان الفراغ منہ الیٰ قولہ افضل الصلوۃ واتم التسلیم۔
مولف علام فاضل علامہ اور عالم یگانہ ہیں۔ اپنے چچا علی الدیربی۔ شیخ محمد قلیوبی۔ شیخ ابی السرور المیدانی ان کے سوا اور بہت سے اکابر شیوخ سے جملہ علوم وفنون حاصل کیے۔ کمال علمی میں بڑی شہرت و نام آوری پیدا کی۔ بہت سے لوگ ان سے مستفید ہوئے۔ فروعات میں مذہب شافعی کے پابند تھے۔ تصنیف وتالیف کا مذاق زیادہ تھا۔ تالیفات کثیرہ اور تقاریر مفیدہ کے مولف ہیں یہ کتابیں ان کے مولفات میں بیان کی گئی ہیں۔ غایۃ المرام بامکحۃ الانام۔ الختم الکبیر علی شرح التحریر غایۃ المراد لمن قصرت ہمتہ من العباد۔ فتح الملک المجید لنفع العبید اس کتاب میں فوائد روحانیہ اور مجربات طبیہ لکھے ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ بہت سے رسائل وحواشی وغیرہ اور بھی ہیں۔ ۱۷۔ شعبان سنہ ۱۳۲۹ھ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		میں وفات پائی (عجائب الآثار فی التراجم والاخبار)۔					
۴۵۰۵	۸۱۱	القول الجامع فی الطلاق البدعی والمتتابع	الفاضل محمد المطیعی الحنفی بن بخیت بن حسین	سنہ ۱۳۲۰ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۴ھ	۱۸۲	
		یہ کتاب حنفی مذہب کی ہے۔ صرف طلاق کے متعلق اس میں مسائل کی تفصیل ہے۔ اس مبحث کے احکام مفصل و مشرح اس میں مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بشر عبادہ الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ختم صفحہ ۱۰۹۔ وکان الفراغ الی قول من ہجرۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فاضل مولف چودہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع و تصحیح کے زمانہ تک بقید حیات تھے۔ سلمہ اللہ القدیر۔					
۴۶۳۱	۸۱۲	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحۃ الخالق علی البحر الرائق الجزء الاوّل	العلامۃ الشیخ زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد الشہیر بابن النجیم الحنفی المتوفی سنہ ۹۷۰ ہجری		مطبوع مصر ۱۳۳۴ھ	۳۸۲۰	
		کنز الدقائق کی شرح ہے جو فقہ حنفی میں نہایت مستند و مقبول کتاب ہے۔ مولفہ ابوالبرکات النسفی المتوفی سنہ ۷۱۰ ہجری۔ یہ معتبر و مشہور شرح ہے۔ فحول علماء اور جمہور فقہا اس کی عظمت شان اور حسن بیان کے معترف ہیں۔ ابن النجیم شارح کتاب ہذا خطبہ میں تحریر کرتے ہیں کہ کنز الدقائق فقہ حنفی میں اعلیٰ درجہ کا مختصر متن ہے۔ اس متن کے بہت سے شروح لکھے گئے ہیں۔ سب سے احسن اور اعلیٰ تبیین ہے جس کو امام زیلعی نے تالیف کیا ہے۔ اس میں خلافیات کا ذکر تو بہت طول و دلائل ہے مگر اصل متن کے منطوق و مفہوم پر زیادہ توجہ نہیں کی گئی۔ کتاب کا ابتدا ہی سے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس متن کے مفہومات پر زیادہ نظر تھی۔ اس بنا پر میں نے یہ شرح لکھی اور اس میں تفاریع کثیرہ اور تحریرات شریفہ کا اضافہ کیا۔ اس کے بعد اسامی کتب ماخوذ عنہا کو لکھکر تحریر کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو میرے بیان پر کسی جگہ شبہ واقع ہو تو ان کتابوں میں دیکھکر اطمینان کر لیا جاوے۔ ابن النجیم رحمہ اللہ نے شرح۔ صرف باب الاجارۃ الفاسدہ تک لکھی ہے۔ علامہ محمد بن حسین الطوری نے اس باب سے ختم کتاب تک بطریق تکملہ۔ مولف بحر الرائق کی روش پر تالیف کیا۔ گو ابن النجیم باب الاجارہ کا کچھ حصہ لکھ چکے تھے مگر علامہ طوری نے باب الاجارۃ کے ابتدا ہی سے ابتدا کی ہے۔ اس کتاب کے حاشیہ پر منحۃ الخالق مع کنز الدقائق ہے۔ جس کی حالت اس کتاب کے بعد لکھی ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب کے آٹھ حصے رکھے گئے ہیں۔ سات حصص میں تو اصل شرح ابن النجیم کی ہے مع حاشیہ منحۃ الخالق آٹھویں حصے میں صرف تکملۃ البحر الرائق ہے۔ پہلے حصے کے ختم پر۔ ترجمہ صاحب متن کنز الدقائق ترجمہ صاحب البحر۔ ترجمہ صاحب حاشیۃ البحر لکھا ہوا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے باب الحدث فی الصلوۃ کے ختم تک آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی دبرالانا مرتبدبیرہ القوی۔ ختم صفحہ ۳۸۲۔ لیس لہ امام فی المسجد واللہ سبحانہ وتعالی اعلم					
۳۶۳۱	۸۱۳	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحۃ الخالق علی البحر الرائق الجزء الثانی	العلامہ الشیخ زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد الشہیر بابن النجیم الحنفی المتوفی سنہ ۹۷۰ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۳۴ھ	۳۷۱	
		دوسرا جزء ہے۔ باب ما یفسد الصلوۃ سے باب التمتع کے ختم تک۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۳۱	۸۱۴	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحۃ الخالق علی البحر الرائق الجزء الثالث	العلامہ الشیخ زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد الشہیر بابن النجیم الحنفی المتوفی سنہ ۹۷۰ ہجری		مطبوعہ مصر ۱۳۳۴ھ	۳۴۴	
تیسرا جزو ہے۔ باب الجنایات سے فصل فی المشیئۃ کے ختم تک۔							
ایضاً	۸۱۵	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحۃ الخالق علی البحر الرائق الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۴۷۲	
چوتھا جزو ہے باب التعلیق سے باب الیمین فی الضرب والقتل کے ختم تک۔							
ایضاً	۸۱۶	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحۃ الخالق علی البحر الرائق الجزء الخامس	ایضاً		ایضاً	۳۱۱	
پانچواں جزو ہے۔ کتاب الحدود سے فصل یدخل البناء والمفاتیح فی بیع الدار کے ختم تک۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۳۱	۸۱۷	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحۃ الخالق علی البحر الرائق الجزء السادس	العلامہ شیخ زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد الشہیر بابن النجیم الحنفی المتوفی ۹۷۰ھ ہجری		مطبوع مصر ۱۳۳۳ھ	۲۹۰	
		چھٹا جزء ہے باب خیار الشرط سے فصل فی الحبس کے ختم تک۔					
ایضاً	۸۱۸	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحۃ الخالق علی البحر الرائق الجزء السابع	ایضاً		ایضاً	۳۱۵	
		ساتواں جزء ہے کتاب القاضی سے باب الاجارۃ الفاسدۃ تک۔					
ایضاً	۸۱۹	تکملۃ البحر الرائق شرح کنز الدقائق۔ الجزء الثامن	الفاضل علامہ محمد بن حسین بن علی الطوری الحنفی القادری		مطبوع مصر ۱۳۳۳ھ	۵۲۰	

آٹھواں جزء ہے باب الاجارہ سے کتاب الفرائض کے ختم تک۔ اور اسی پر کتاب ختم ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الاجارۃ لما فرغ من بیان تملیک الاعیان بغیر عوض۔ ختم صفحہ ۵۱۹۔ وھذا آخر ما تیسر تالیفہ بحمد اللہ وعونہ الی قول واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

(ابن النجیم مؤلف بحر الرائق کا ترجمہ تحت الفتاوی الزینیہ نمبر ۲۸۷ پر لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		منحۃ الخالق علی البحر الرائق	العلامۃ الفاضل والاستاذ الکامل السید محمد امین الشہیر بابن عابدین المتوفی سنہ ۱۲۵۲ھ				

بحر الرائق کا حاشیہ ہے جو باستثناء آٹھویں حصے کے ساتوں حصوں کے حاشیہ پر چڑھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ حاشیہ پر متن کنز الدقائق بھی بفاصلہ خط جدولی موجود ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ جلد اول
الحمد للہ الذی زین بحور ہذہ الامۃ المحمدیۃ بعقود شریعتہ الشریفۃ الخ۔

فاضل محشی ابن عابدین گیارہ سو اٹھانویں ہجری میں دمشق شام میں پیدا ہوئے۔ نسباً بنی فاطمہ ہیں۔ ان کے والد بڑے تاجر تھے۔ والدین کی حمایت میں نشو و نما پایا۔ سب سے پہلے قرآن شریف نہایت تجوید و ترتیل کے ساتھ حفظ کیا اور شیخ سعید حموی سے قرارت کے مستند متون پڑھے۔ علم صرف و نحو وفقہ شافعی وغیرہ کی بھی انھیں سے تکمیل کی۔ اس کے بعد حدیث۔ تفسیر۔ معقول اور دیگر علوم۔ سید محمد شاکر السالمی سے حاصل کیے۔ ابتداءً شافعی المذہب تھے [illegible] حنفی مذہب کی طرف رجوع کیا۔ اپنے اساتذہ کی موجودگی میں [illegible] زمانہ کا لقب پایا۔ بہت تھوڑی عمر میں تصنیف و تالیف اور تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ دن میں طلبا کے پڑھانے اور مستفتین کے جوابات میں مشغول رہتے۔ رات کا اکثر حصہ تالیف میں صرف کرتے۔ باوجود ان مشاغل کے زہد و عبادت پر بھی بڑے حریص تھے۔ بیشتر پوری رات قرأت قرآن اور گریہ و زاری میں گزار دیتے۔ ہمیشہ با وضو اور طہارت کے ساتھ رہتے۔ طلبا و فقرا و مساکین کی بڑی غمخواری و خدمت کرتے۔ بہت سے شروح اور حواشی ان کے مولفات میں ہیں ان کے تمام مولفات ہیں۔ رد المحتار علی الدر المختار۔ حاشیہ علی البیضاوی۔ حاشیہ علی المطول۔ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ۔ حاشیہ علی شرح الملتقی زیادہ مشہور ہیں۔ اا ربیع الثانی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		چہارشنبہ کے دن سنہ مرقومۃ الصدر میں چون برس کی عمر میں دمشق میں وفات پائی اور مقبرہ باب الصغیر میں مدفون ہوئے۔ ان کے صاحبزادہ علامہ سید محمد علاء الدین نے قرۃ عیون الاخیار کی ابتداء میں جو رد المختار کا تکملہ ہے ان کا مفصل و مکمل حال لکھا ہے۔ اسی کتاب سے قدر ضروری یہاں لکھا گیا۔ قرۃ عیون الاخیار تکملہ رد المختار					
۴۴۸۳	۸۲۰	ارشاد الخلق الی العمل بخبر البرق	الشیخ محمد جمال الدین القاسمی الدمشقی	سنہ ۱۳۲۹ھ	مطبوع دمشق سنہ ۱۳۲۹ھ	۱۰۴	
		اس کتاب میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ ٹیلیگراف کے ذریعہ سے جو خبریں معلوم ہوتی ہیں امور دینیہ میں وہ قابلِ وثوق ہیں یا کیا۔ اکثر رمضان المبارک میں رویتِ ہلال کے متعلق ایک جگہ سے دوسری جگہ اسی ٹیلیگراف کی خبروں پر اعتماد کر کے صوم و افطار معمول ہے۔ شرعاً ایسے اخبار کا کیا حکم ہے۔ مولف نے اس کتاب میں ایسی خبروں کو براہین عقلیہ و شواہد نقلیہ سے مستند و معتبر ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کے آخر ایک مختصر رسالہ بھی مسمی بہ فتاوے الاشراف فی العمل بالتلغراف مولف کا ہے۔ جس میں اقوال علماء سے کتاب متقدم کے مضامین کی تصدیق کی گئی ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین۔ مولف علامہ چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع کے زمانہ تک بقید حیات تھے سلمہ اللہ تعالٰے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۳۴	۸۲۱	المنتزع المختار من الغیث المدرار المفتح لکمائم الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار۔ المجلد الاول۔	الفاضل عبداللہ بن ابی القسم بن مفتاح البحری کان فی النصف الثانی من القرن التاسع	سنہ ۸۵۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۳۲ھ	۳۸۳	

کتاب الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار کی شرح ہے۔ جس کو امام العلماء شمس الملۃ والدین المہدی لدین اللہ احمد بن یحیی بن المرتضی المتوفی سنہ ۸۴۰ھ نے مسائل فرعیہ میں زیدیہ مذہب کے موافق تالیف کیا اور اس کتاب کی خود دو شرحیں لکھی۔ ایک کا نام۔ الغیث المدرار علے کتاب الازہار۔ دوسری کا نام۔ اثمار الازہار۔ رکھا۔ مولنا عبداللہ بن ابی القسم نے مولف کی شرح۔ الغیث المدرار سے اخذ و انتزاع کر کے یہ شرح لکھی جو مسمٰی بالمنتزع المختار ہے۔ اس کتاب میں اسماء فقہاے و مجتہدین کو رموزاً لکھا ہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے کچھ حروف مقرر کیے ہیں۔ جن کی تفصیل مقدمۂ کتاب میں لکھی ہے۔ نسخۂ ہذا جلد اول ہے۔ شروع کتاب سے کتاب الصیام کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمدؐ و

علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ ختم صفحہ ۳۸۰ تک نعمتہ صلے اللہ علیہ وسلم

کتاب ہذا کے شروع ہونے سے قبل کچھ اوراق مقدمہ کے انداز پر لکھے ہیں۔ اس مقدمہ میں شارح علام کے نام میں جو اختلاف واقع ہوا ہے اُس کا ذکر اور وجہ اختلاف کو ظاہر کیا ہے اور اسی مقدمہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کتاب کے مصنف و شارح کے حالات کی بہت سی کتابوں اور فہارس میں جستجو کی گئی مگر کہیں پتا نہیں چلا۔ صرف فہرست کتبخانہ برلین کی چوتھی جلد میں مختصر سا حال دریافت ہوا۔ جسکا محصل یہ ہے کہ مولف کتاب کی سات سو پچھتر میں ولادت اور

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">آٹھ سو چالیس میں وفات ہی۔ اور اس کتاب کے علاوہ چند مولفات جن کے اسمار بھی لکھے ہیں۔ اور بھی موجود ہیں۔ شارح علامہ کی نسبت یہ تحقیق کی گئی ہے کہ نویں صدی کے نصف اخیر کے فضلا میں ہیں۔ اور اس کتاب کی تالیف سے سنہ ۸۳۵ھ میں فارغ ہوئے۔ ان کے بھی اس شرح کے سوا اور مولفات بھی ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۴۴۹۹</td><td>۸۲۲</td><td>دروس الفقہ</td><td>مولنا محی الدین الخیاط</td><td>سنہ ۱۳۲۰ھ</td><td>مطبوع بیروت سنہ ۱۳۲۰ھ</td><td>۷۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مختصر کتاب ہی جس میں عقائد اسلام۔ احکام فرعیہ۔ بیان کیے گئے ہیں۔ مولف نے مدرسۂ بیروت کے طلبار کی ابتدائی تعلیم کے واسطے تالیف کیا ہے۔ اس کتاب کے اندر تین فصلیں رکھی گئی ہیں۔ پہلی فصل میں عقائد۔ دوسری میں احکام۔ تیسری میں ارکان بیان کیے گئے ہیں۔ پوری کتاب کی تقسیم چونتیس اسباق پر کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ والصلوٰۃ علی سیدنا محمد بن عبداللّٰہ ختم صفحہ ۷۲۔ مجمع اسلامی عام یہ کتاب مولف کے اہتمام سے سنہ ۱۳۲۰ ہجری میں مطبوع ہوئی ہے۔</td></tr>
<tr><td>۴۵۴۳</td><td>۸۲۳</td><td>الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ</td><td>مولنا محمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام</td><td>سنہ ۱۲۹۹ھ</td><td>سنہ ۱۳۰۰ھ مطبوع دمشق الشام</td><td>۲۵۱</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">حنفی مذہب کی کتاب ہے۔ جس روش و طرز پر لکھی گئی ہے بالکل نیا انداز ہے۔ ہرچند کہ اس کتاب کی تالیف سے پہلے محمد بن غانم بغدادی کتاب ملجار القضاۃ لکھ چکے ہیں جس کے مضامین اس کتاب کے ساتھ متحد ہیں۔ مگر اس کتاب میں عنوان بیانات میں جو جدت کی گئی ہے وہ قابل تحسین ہی۔ خلاصہ مضمون کتاب یہ ہے کہ جب بینہ متخاصمین میں تعارض واقع ہو تو ترجیح کی کیا صورت ہو سکتی ہی اس تحقیق کے واسطے پوری کتاب میں جدول رکھی گئی ہے۔ سیدھی جانب بینہ راجحہ کے واسطے۔ بائیں جانب بینہ مرجوحہ کے لیے مختصری صورت معاملہ کی دونو جانب لکھی ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس صورت میں سہولت و آسانی سے بینہ کی ترجیح معلوم ہوجاتی ہے۔ مفتی و قاضی کو زیادہ کتب بینی و تفتیش مسائل کی زحمت نہیں پڑیگی۔ خطبہ و مقدمۂ کتاب کے بعد مسائل نکاح سے ابتدا رکھی ہے اور مسائل غصب پر کتاب کا ختم ہے۔ آخر میں تتمہ کے طور پر اشخاص غیر مقبول الشہادۃ کو بھی لکھ دیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ارسل سیدنا محمداً بالبینات الراجحۃ۔ ختم صفحہ ۳۴۹۔ و کان الفراغ من تسویدھا الی قول ومائتین والف۔ مولف سلمہ اللہ تعالٰی چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔
۴۷۸۷	۸۲۴	السعایہ فی کشف ما فی شرح الوقایہ۔ المجلد الثانی	مولوی عبدالحی بن مولنا عبدالحلیم لکھنوی فرنگی محلی المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ	•	سنہ ۱۳۰۳ھ مطبوعہ مصطفائی	۳۱۰	
							نمبر ۷۸۵ پر اول جلد اس کتاب کی مفصل کیفیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ یہ دوسری جلد ہے باب الاذان سے نصل فی القرات تک۔ ابتدا صفحہ ۱۔ باب الاذان قال باب الاذان لما کان الوقت سبباً ختم صفحہ ۳۱۰۔ کذا ذکرہ ابن الھمام واختارہ صاحب البحر۔
۴۷۸۸	۸۲۵	ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات	مولنا ابی محمد غانم بن محمد البغدادی		مطبوع رامپور	۹۲	
							یہ کتاب مضامین کے اعتبار سے تو کتاب نمبر ۸۲۳ سے متحد ہے۔ مگر طرز بیان میں اُس سے جُدا ہے اس کی بھی ابتدا اگرچہ مسائل نکاح سے رکھی گئی ہے۔ مگر ختم۔ کتاب الوصایا پر ہے۔ اس کتاب میں ابواب کسی قدر سابق کی کتاب سے زیادہ ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ سبحان من لا حجۃ اقوی من کلامہ و لا معارض لہ فی احکامہ۔ ختم صفحہ ۹۲۔ و تنزل البرکات تم الکتاب بعون اللہ الملک المستعان وعلیہ التکلان ومنہ الامن والامان۔ اس کتاب کے ابتدائی صفحہ میں مولف کا نام محمد

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بن غانم البغدادی طبع ہوا ہے یہ اہلِ مطبع کی غلطی ہے۔ مولف کا نام حقیقۃً غانم بن محمد ہے کتاب ہذا کے خطبہ میں لکھتے ہیں۔ وبعد فیقول العبد المفتقر الی اللہ الغنی الهادی غانم بن محمد البغدادی هذه رسالۃ۔ مولف کے حالات کے متعلق اسی فن کے نمبر ۵۹ء پر لکھا گیا ہے۔
۴۸۱۱	۸۲۶	دعوۃ الحق	مولوی یوسف حسین بن محمد حسین خانپوری	سنہ ۱۲۹۲ھ	سنہ ۱۳۳۲ھ مطبوع کرزن پریس دہلی۔	۱۶	
							مختصر رسالہ ہے جس میں ابتداً ضروری عقائد اسلام۔ سوال وجواب کے ساتھ لکھے ہیں۔ اس کے بعد مسائل طہارۃ ونماز وروزہ مبحث جنازہ تک طرز مذکورہ کے ساتھ اختصاراً تحریر ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے واسطے مفید کتاب ہے۔ حاشیہ پر مسائل وعقائد کی تائید میں احادیث بھی لکھی ہیں آغاز صفحہ ۲ ب۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ مولف زمانۂ حال کے فضلا میں ہیں۔ اس زمانہ کے اہلِ حدیث کے زمرہ میں معلوم ہوتے ہیں تذکرۂ علماء حال میں ان کی نسبت صرف اس قدر لکھا ہے۔ (دولت خانہ آپ کا خانپور میں ہے مگر فی الحال شہر دہلی میں مقیم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالےٰ
۴۹۵۲	۸۲۷	حاشیۃ الملا مشہد	ملا محمد دین اخوند الشہیر بالملا مشہد الفنجابی		سنہ ۱۳۰۳ھ مطبوع نولکشور	۲۴۴	
							وقایۃ الروایہ کا حاشیہ ہے کتاب البیع سے ختم کتاب تک بعض بعض مقام شرح الوقایہ پر تحشیہ لکھا ہے۔ محشی نے اپنی استعداد ومبلغ علم کے موافق تنقیح وتفصیل میں بہت کوشش کی ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تاہم بعض جگہ خلاف تحقیق بھی لکھ گئے ہیں۔ اس کتاب کے حاشیہ پر جو مولوی محمد حسن سنبھلی نے اسی حاشیہ پر تحشیہ لکھا ہے۔ محشی کے کلام کے حسن وقبح پر بھی تنبیہہ کردی ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ ختم صفحہ ۲۳۹۔ من الشروح المعتبرۃ فی ھذا الفن فاضل محشی کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔					
۱۸۸۱	۸۲۸	آکام النفائس فی ادا الاذکار بلسان الفارس	ابو الحسنات مولوی عبد الحی بن مولوی عبد الحلیم الکھنوی المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ	سنہ ۱۲۹۲ھ	سنہ ۱۲۹۳ھ مطبوع مصطفائی	۲۸	
		اس رسالہ میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ اذان۔ اقامت۔ قرأت اذکار فی الصلوۃ فارسی زبان۔ یا عربی لسان کے سوا اور دوسری زبانوں میں درست ہے یا نہیں۔ اس میں جس قدر اقوال مختلفہ یا متفقہ۔ راجحہ۔ مرجوحہ ہیں۔ جمع کیے ہیں۔ اور امر متفق علیہ کو بھی بیان کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان۔ ختم صفحہ ۲۰۔ وکان الاختتام الیٰ قول علیٰ رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔					
۱۸۸۲	۸۲۹	ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۴	
		یہ رسالہ مولف علام نے حیدرآباد دکن میں تالیف کیا ہے۔ حقہ۔ قہوہ کی۔ حرمت وحلت۔ ممانعت واباحت کا ذکر کیا ہے۔ اور اس باب میں جو راجح مسلک ہے۔ اس کو اختیار کیا ہے حقہ نوشی کی ابتدا۔ ماہیت۔ تنباکو کی تحقیق۔ تنباکو کی زراعت وغیرہ کا حال بھی تحریر کیا ہے یہ رسالہ باوجود مختصر ہونے کے بہت سے فوائد کا ذخیرہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ حامد الخالق					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاونس والجان ۔ خاتمہ صفحہ ۳۴ ۔ وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ حضرت مولف کا ترجمہ فن اصول حدیث نمبر ۳۶ پر تحریر ہے ۔					
۲۵۶۹	۸۳۰	اللباب فی احکام الزینۃ واللباس والاحتجاب	مولانا محمد بن مصطفیٰ بن الخوجہ	سنہ ۱۳۲۳ھ	سنہ ۱۳۲۵ھ مطبوع جزائر	۱۰۲	
		اس کتاب میں احکام ۔ زینت ، لباس ۔ حجاب ۔ کے بیان کیے گئے ہیں ۔ زینت مشروعہ اور لباس طاہرہ جس قسم کا بھی ہو سب کا جواز اور حلت ثابت کی گئی ہے ۔ حجاب منصوص علیہ کو آیت وحدیث سے تفصیل وتصریح کے ساتھ ذکر کیا ہے ۔ کتاب مفید اور نافع ہے ۔ چار ابواب پر کتاب منقسم ہے ۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی احتجب عن الابصار بحجاب عزتہ وجلالہ ختم صفحہ ۹۷ ۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی الی قولہ مصطفیٰ ابن الخوجہ ۔ مولف علام چودھویں صدی کے علما کے طبقے میں ہیں ۔ ان کے حالات ابھی تک منضبط نہیں ہوئے ہیں ۔					
۳۹۵۸	۸۳۱	نیل المآرب شرح دلیل الطالب لمستقنع مع الروض المربع شرح زاد المستقنع مختصر المقنع الجزء الاول والثانی	الشیخ الامام عبد القادر بن عمر التغلبی الشیبانی الحنبلی الدمشقی المتوفی ۱۱۳۵ ہجری ۔	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۳۲۴ھ مطبوع مصر	صفحہ ۱۲۶ صفحہ ۲۰۵	
		اس سے پیشتر نمبر ۳۴ و نمبر ۳۵ پر اسی مطبع کا یہ نسخہ دو جلدوں میں تفصیلی کیفیت کے ساتھ لکھا گیا ہے ۔ اس کے تحت میں مولف وغیرہ کا بھی ترجمہ تحریر ہو چکا ہے ۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۸۹	۸۳۲	رسائل الارکان	بحر العلوم مولینا عبد العلی لکھنوی انصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی ۱۲۲۵ھ		مطبوع ۱۳۲۵ھ یوسفی لکھنؤ	۲۸۶	

اس کتاب میں ارکان اربع۔ صلوۃ۔ صوم۔ زکوۃ۔ حج کے مسائل حنفی مذہب کے مطابق بڑی شرح و تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ صلوۃ کے بیان میں اس کے تمامی شروط و موقوف علیہ۔ وضو غسل پانی کے احکام۔ تیمم۔ نجاست حیض و نفاس وغیرہ وغیرہ۔ مفصّل و مشرّح لکھے ہیں۔ اسی طرح زکوۃ۔ صوم۔ حج۔ کے بیان میں بھی۔ یہی التزام کیا گیا ہے۔ ہر ایک رکن کا بیان جداگانہ مستقل رسالہ کی صورت میں کیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب رسائل الارکان کے نام سے موسوم ہوئی۔ حقیقت میں رسائل اربعہ کا مجموعہ ہی۔ کتاب بجید مفید اور نافع ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان من اطوار مختلفۃ وجعلہ مظہر العجائب مؤتلفۃ خاتمہ صفحہ ۲۸۶۔ دعاملنی یوم لقائك باحسان آمین آمین آمین۔ رب العباد۔

ابتدا میں فہرست ابواب و فصول بھی منضم ہے۔ دو قلمی نسخے اس کتاب کے اسی فن کے نمبر ۲۱ و نمبر ۱۱۲ پر بھی درج ہیں۔

مولینا بحر العلوم فنون عقلیہ و نقلیہ میں فاضل یگانہ اور حبر زمانہ تسلیم کیے گئے ہیں۔ تقریباً ۱۱۴۴ھ میں ان کا تولد ہوا۔ جملہ کتب درسیہ اور تمام علوم متعارفہ سے سترہ سال کی عمر میں والد بزرگوار کی خدمت میں فراغت حاصل کی۔ قصبہ کاکوری میں آپ کی شادی ہوئی۔ شادی سے چھ مہینے کے بعد ان کے والد حضرت مولینا نظام الدین نے ۱۱۶۱ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اُن کی وفات کے بعد

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مطالعۂ کتب اور مسائل مشکلہ کے حل کی طرف بے حد توجہ کے ساتھ مشغولیت کی۔ سخت اور دشوار
مطالب ہیں۔ ملا کمال الدین صاحب سے بھی (جو ان کے والد کے ممتاز شاگرد تھے) مشورہ فرماتے۔
اسی زمانہ میں کچھ ایسی دشواریاں پیش آئیں جن کی وجہ سے لکھنؤ چھوڑ کر کے شاہجہانپور چلے آئے
حافظ رحمت خاں نے (جو اُس وقت وہاں کے حاکم تھے) مولٰنا کے ورود مسعود کو نعمتِ غیر مترقبہ
سمجھا۔ اور بڑے اعزاز و اکرام سے پیش آئے۔ ایک معقول رقم حضرت مولنا اور طلبا کے مصارف کے
واسطے مقرر کر دی۔ یہاں کے قیام میں دور و دراز سے طلبا آنے لگے۔ درسگاہ کا دائرہ بہت
وسیع ہو گیا۔ کثیر طلبا فیض درس سے بہرہ یاب ہوئے۔ حافظ رحمت خاں کی حیات تک شاہجہانپور
ہی قیام رہا۔ اُن کی وفات کے بعد نواب فیض اللہ خاں صاحب رئیس رامپور حضرت مولٰنا کو اپنے
ہمراہ رامپور لے آئے اور معتد بہ وظیفہ طلبا وغیرہ کے مصارف کے لیے مقرر فرما دیا۔ کچھ زمانہ رامپور
قیام رہا۔ اُس کے بعد منشی صدر الدین بہاری کی طلب پر بہار تشریف لے گئے۔ اور وہاں کے مدرسہ
میں تدریس کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ چند مدت کے بعد نواب محمد علی خاں رئیس کرناٹک کی تحریک پر
مدراس کا رخ کیا۔ وہاں بڑی قدر افزائی کی گئی۔ کہتے ہیں کہ خود رئیس نے ان کی پینس اپنے کاندھے پر
رکھی۔ رئیس مذکور نے علاوہ دیگر اکرام و نوازش کے ملک العلما بحر العلوم۔ خطاب عطا کیا۔ نواب کے
انتقال کے بعد اُس کے بیٹے۔ پوتے نے۔ بھی ان کے پاس مراتب کا لحاظ رکھا۔ کبر سنی کی وجہ سے
عوارض جسمانی غالب۔ اور قوی مضمحل ہو گئے۔ تراسی سال کی عمر میں۔ ۱۲۔ رجب سنہ بارہ پینتیس ہجری
مدراس میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ مصنفات مشہورہ میں یہ کتابیں ہیں۔ وہ یہ ہیں
حاشیۂ میرزاہد رسالہ۔ حاشیۂ میرزاہد ملا جلال۔ شرح سلم مع منہیات۔ بحالہ نافعہ شرح مسلم الثبوت
المسمی بفواتح الرحموت۔ تکملہ شرح ملا نظام الدین علی تحریر ابن ہمام۔ تنویر الابصار شرح فارسی منار حاشیہ علی الصدری
شرح مثنوی مولنا روم شرح فقہ اکبر ہدایۃ الصرف۔ رسالہ احوال قیامت۔ رسالۂ توحید وغیرہ تذکرہ علماء ہند۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۹۷	۸۳۳	خلاصۃ الکیدانی مترجم بترجمۂ فارسی مع رسالۂ اثبات رفع سبابہ	مولٰنا لطف اللہ النسفی المشہور بالکیدانی		مطبوع لاہور	۱۶	
		فقہ حنفی میں یہ مشہور مختصر ہے۔ صرف مسائلِ صلوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ آٹھ ابواب پر کتاب کی تقسیم رکھی ہے ۱ فی بیان الفرائض ۲ فی الواجبات ۳ فی السنن ۴ فی المستحبات ۵ فی المحرمات ۶ فی المکروہات ۷ فی المباحات ۸ فی المفسدات۔ بین السطور فارسی ترجمہ بھی تحت اللفظ تحریر ہے حاشیہ پر ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ کا رسالہ رفع سبابہ کی تحقیق میں چڑھا ہوا ہے۔ اس رسالہ میں ثبوت رفع سبابہ۔ احادیث صحیحہ نبویہ سے بہت تفصیل کے ساتھ تحریر کیا ہے اور فاضل کیدانی کے قول کو (جو اشارہ بالسبابہ کو محرمات میں خیال کرتے ہیں) لغو اور بےمعنے ٹھہرایا ہے ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ختم صفحہ ۹۔ وتمد الحدث۔					
		مؤلف کتاب کا سنہ وفات اور تفصیلی حالات دریافت نہیں ہوئے۔					
		اعلام الموقعین عن رب العالمین مجلدات ثلثہ	شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر المعروف بہ ابن القیم الجوزیہ المتوفی ۷۵۱ھ				
		اس کتاب کی تینوں جلدیں فن کلام میں ہمراہ کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح۔ نمبر ۱۸۴ پر لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب مباحث دین اور قواعد شرع مبین میں اعلیٰ درجہ کی ہے۔ صحابۂ کرام اور تابعین عظام میں جس قدر مفتیین ہوئے ہیں اُن کے اسمائے گرامی اور تعداد لکھی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے اصولی و فروعی مسائل کو ضبط کیا ہے قیاس و تقلید وغیرہ کے متعلق بھی معقول گفتگو کی ہے۔ مجموعی حیثیت سے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مفید و کار آمد کتاب ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب تین جلدوں پر منقسم کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی خلقنا اطوارا ابن جوزی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ کے تحت میں تحریر ہے۔					
۵۰۰۵	۸۳۴	الجوہرۃ النیرہ شرح مختصر القدوری المجلد الاول	العلامہ شیخ الاسلام ابوبکر بن علی بن محمد المعروف بالحدادی العبادی الیمنی المتوفی فی حدود ۸۰۰ھ		۱۳۲۸ھ مطبوع مجتبائی دہلی	۳۲۰	
		یہ مختصر قدوری کی شرح نہایت انضباط کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ صاحب کشف الظنون کی تصریح کے موافق السراج الوہاج کا اختصار ہے جو شارح علام کی پہلی شرح۔ تطویل و تفصیل کے ساتھ ہے مجلد ہذا جلد اول کے نام سے موسوم ہے۔ کتاب الطہارۃ سے کتاب الحوالہ کے آخر تک۔ عبارت شروع صفحہ ۲۔ الحمد للہ ولا قوۃ الا باللہ وما توفیقی الا باللہ۔ عبارت ختم صفحہ ۳۱۹ وقد نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قرض جر منفعۃ۔					
ایضاً	۸۳۵	الجوہرۃ النیرہ شرح مختصر القدوری المجلد الثانی	ایضاً		ایضاً	۳۰۶	
		یہ دوسری جلد ہے۔ کتاب الصلح سے آخر کتاب تک۔ آغاز صفحہ اول کتاب الصلح ہو مشتق من المصالحۃ خاتمہ صفحہ ۳۰۴۔ ولکن اکل وارث الیٰ قول دائما ابدا۔ شارح علام کی نسبت فہرست خدیویہ مصریہ میں لکھا ہے کہ ۸۰۰ھ ہجری میں شہر زبید میں					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انتقال ہوا۔ حاجی خلیفہ ان کی وفات کی نسبت لکھتے ہیں۔ المتوفی فی حدود سنہ ہجری۔ فاضل شارح بہت بڑے شخص ہیں۔ مگر افسوس کہ اکثر تواریخی کتابیں ان کے ترجمے سے خالی ہیں۔					
٥٨٦	٨٣٦	منیۃ المصلی وغنیۃ المبتدی	علامہ سدید الدین الکاشغری		سنہ ۱۳۰۴ھ مطبوع مجتبائی دھلی	۱۰۴	
		علم فقہ کی ابتدائی کتابوں میں مشہور و معتبر کتاب ہے۔ اس کتاب نے ایسی مقبولیت و مرغوبیت پائی کہ کوئی عربی نصاب اس کی تعلیم سے خالی نہیں۔ بڑے بڑے فضلا نے ایجاز و اطناب کے ساتھ متعدد شرحیں لکھیں۔ اس کتاب میں صرف مسائل طہارت و صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین خاتمہ صفحہ ۱۰۴ بفتح الجیم لا تفسد۔ اس کتاب کے پانچ نسخے ناقص و کامل نمبر ۵۸۵ سے نمبر ۵۸۹ تک تحریر ہیں۔ مصنف کتاب کے ترجمہ کی طرف اہل تاریخ کو بالکل توجہ نہیں ہوئی۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ اس کتاب کے شارحین نے بھی اس سے اغماض کیا۔ ایسی مشہور کتاب۔ اور اس کے مصنف کو گوشۂ گمنامی میں چھوڑا جاوے کس قدر افسوسناک ہے۔					
٥١١٧	٨٣٧	المختصر القدوری مع الحل الضروری۔	العلامہ ابو الحسین احمد بن احمد البغدادی القدوری المتوفی سنہ ۴۲۸ ہجری		سنہ ۱۳۳۰ھ مطبوعہ لکھنؤ مطبع یوسفی	۲۲۰	
		فقہ حنفی میں معتبر و متداول اور بڑی خیر و برکت کی کتاب ہے۔ تمام مسائل عبادات و معاملات کو بڑے ربط و ضبط کے ساتھ لکھا ہے۔ جملہ مدارس اسلامیہ اہل سنت و جماعت میں					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کا درس جاری ہے۔ اس کتاب کے شروح وحواشی کثیر ہیں۔ نسخۂ ہذا حواشی جدیدہ کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ جس کے مؤلف شمس العلما مولینا عبدالحمید صاحب فرنگی محلی ہیں۔ حضرت محشی سلمہ اللہ تعالیٰ نے پوری کتاب کا تحشیہ بڑے بسط وخوبی کے ساتھ ١٣١٢ھ ہجری میں تمام کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین خطبہ کی عبارت الحاقی ہے۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۰ من سہام کل وارث واجبۃ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کا سال ولادت ٣٦٢ھ ہجری ہے۔ بہت بڑے فقیہہ اور زبردست عالم ہیں۔ فقاہت خفیہ میں مہارت تام حاصل تھی۔ ان کی نسبت کہا گیا ہے۔ رئیس الاحناف فی زمانہ بالعراق۔ فقیہہ محمد بن یحییٰ جرجانی سے علم فقہ پڑھا جو پانچ واسطوں سے امام محمد رحمۃ اللہ کے شاگرد ہیں۔ علم حدیث وغیرہ میں بھی ان کا پایہ بڑھا ہوا ہے۔ اس مختصر کے علاوہ اور بھی مصنفات ہیں شرح مختصر الکرخی۔ کتاب التجرید۔ کتاب التقریب۔ وغیرہ۔ قدور کی طرف جو ان کی نسبت کی جاتی ہے ابن خلکان۔ اس کے سبب میں اپنی لاعلمی لکھتے ہیں۔ صاحب طبقات الحنفیہ نے دو وجہ بیان کی ہیں۔ ١ قریے بغداد میں۔ قدور ایک قریہ کا نام ہے ٢ قدوری بیع القدور کی وجہ سے بھی کہا جا سکتا ہے۔ ماہ رجب ٤٢٨ھ ہجری۔ بغداد میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہیں۔ ابن خلکان۔ طبقات الحنفیہ					
۵۱۱۰	۸۳۰	شرح الوقایہ مع حاشیہ زبدۃ النہایہ۔ جلد ثالث	علامہ عبید اللہ بن مسعود المحبوبی الحنفی۔ المعروف بصدر الشریعۃ الثانی المتوفی ٧٤٧ھ		مطبوع ١٣١٦ھ مطبع یوسفی لکھنؤ	۳۴۰	
		اس جلد کا ایک نسخہ بعینہ۔ نمبر ۵۸۴۵ پر مع حالت کتاب وکیفیت مولف تحریر ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالۃ الطلاق	ابو الوفا ابن شیخ الاسلام عمر العرضی بن شیخ الاسلام عبد الوہاب العرضی الحلبی				

یہ رسالہ فن حدیث کتاب نمبر ۲ ۵ سہ کے آخر میں مجلد ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ مسئلہ طلاق کے متعلق مذہب شافعی کی بنا پر کلام کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۱۔ الحمد للہ الذی وسع الخ خاتمہ صفحہ ۲۸۔ فی حیاتی و مماتی تمت بالخیر مؤلف کتاب نے آپ کو احمد بن عبد القیصری شیخ خلواتیہ کی اولاد میں ظاہر کیا ہے۔ ان کا تفصیلی حال معلوم نہیں ہوا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۰۵	۸۳۹	النہر الفائض فی علم الفرائض والایضاح فی حقوق النساء واحکام النکاح	الشیخ عبد القادر بن محمد بن عبد اللہ النقشبندی المکی	۱۳۱۰ھ	مطبوعہ بیروت	۳۰۸	

یہ کتاب انگریزی کتب کے انداز پر طبع ہوئی ہے۔ ایک صفحہ پر عربی۔ دوسرے صفحہ پر عربی مضامین انگریزی میں۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ پہلے حصے میں مسائل میراث کی تفصیل ہے۔ دوسرے حصے میں عورتوں کے حقوق اور احکام نکاح کا ذکر ہے۔ ہر حصہ کو چند ابواب پر منقسم کیا ہے۔ کتاب گو مختصر ہے مگر ضروری قدر مسائل اجمالی طور پر عمدہ عنوان سے مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۔ ھذا الکتاب ینقسم الی قسمین القسم الاول شامل لاحکام الفرائض الاسلامیہ خاتمہ صفحہ ۳۰۷۔ اربعۃ اشہر وعشرۃ ایام۔ حضرت مؤلف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ کتاب ہذا انھیں کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۳۸۲	۸۴۰	اصلاح المساجد من البدع والعواید	السید جمال الدین القاسمی الدمشقی	سنہ ۱۳۳۲ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۴۱ھ	۳۱۹	
		اس کتاب میں امور بدعیہ جن کا اس زمانہ میں شیوع ہوگیا ہے۔ بالخصوص وہ بدعتیں جو کثرت سے مساجد میں پھیل گئی ہیں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ پہلے بدعت کے معنی پھر اس کا انقسام حسنہ وسیئہ کی طرف۔ اس کے بعد۔ بدعت سیئہ کی خرابیاں اور اس سے احتراز کے طریقے لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۔ الحمد للہ الذی امر باللہ عوتہ الی سبیلہ خاتمہ صفحہ ۲۰۹۔ وکتبہ مؤلفہ جمال الدین القاسمی۔ (حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ)					
۵۳۴۸	۸۴۱	غایۃ الاختصار (مع) الرسالۃ فی التجوید	القاضی ابی شجاع احمد بن الحسین بن احمد الاصبہانی الشافعی المتوفی قبل ۵۹۳ھ ہجری		قلمی سنہ ۱۲۹۰ھ	۱۰۶	
		تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۵ ½ انچہ۔ سطور ۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مرادآبادی۔ جدول شنگرفی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ کاتب حافظ محمد ذیاص رامپوری۔ کرمخوردگی کا اثر زیادہ ہے علی الخصوص حواشی اوراق جابجا سے مشبک ہورہے ہیں۔ فقہ شافعی کی بہت مختصر کتاب ہے۔ تمام مسائل عبادات ومعاملات بہت اختصار کے ساتھ بطریق متن متین لکھے گئے ہیں۔ اس متن کی کئی شرحیں بھی ہیں۔ ایک شرح فتح القریب المجیب کے نام سے مصر میں مع اصل متن مطبوع ہوئی ہے۔ کتب خانۂ ہذا میں اس شرح کے چند مطبوع وقلمی نسخے فن فقہ میں نمبر (۲۸۴) سے (۳۴۳) تک تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وصلی اللہ علی محمد خاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔خاتمہ صفحہ ۱۰۵۔ و الحمد للہ وحدہ ۔ الیٰ قول ۔ کتبہ محمد فیاض ۔ اس کتاب کے آخر میں ایک مختصر رسالہ علم تجوید کا بھی منضم ہے ۔ قاضی ابو شجاع ۔ بہت بڑے فقیہ اور صاحب تصنیفات ہیں ۔ کتب تواریخ میں ان کی تفصیلی حالت دیکھی نہیں گئی ۔ علامہ تاج الدین السبکی ۔ طبقات شافعیہ میں ۔ ابی شجاع کی نسبت صرف اس قدر لکھتے ہیں ۔ کہ غایۃ الاختصار کے مصنف ہیں ۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ کتاب اقناع مولفہ قاضی ماوردی کی شرح بھی انھوں نے لکھی ہے ۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں سوا ان کی کنیت لکھنے کے سال وفات وغیرہ کچھ نہیں لکھا ۔ اکتفاء القنوع بما ھو مطبوع میں ان کی نسبت اس قدر تحریر ہے ۔ ابی شجاع احمد الاصفھانی المولود سنہ ۴۳۳ھ مطابق (۱۰۴۱م) المتوفی بالمدینۃ قبل سنہ (۵۹۳ھ) مطابق (۱۱۹۶م) ھذا ۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً ۔					
		اسرار الصلوٰۃ	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جلال الدین الجبعی الشہید الثانی ۔ المتوفی سنہ ۹۶۶ ہجری	سنہ ۹۵۱ھ	مطبوعہ طہران سنہ ۱۳۰۵ھ	۵۰	
		یہ کتاب فن کلام ۔ مجموعہ نمبر (۴۰۳) میں مجلد ہے ۔ اس کتاب میں عبادات ۔ و شرائط عبادات طہارت وغیرہ کے متعلق جو مصالح اور اسرار رکھے گئے ہیں ۔ ان کو مفصل طور پر ۔ واضح کیا ہے ۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ ۔ الحمد للہ مطلع من اختار من عبادہ الا ۔ بلد خاتمہ صفحہ ۵۰ ۔ و صلی اللہ علی محمد والہ الطاہرین ۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کشف الریبہ فی احکام الغیبہ	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جلال الدین الجبعی الشہید الثانی المتوفی سنہ ۹۶۶ ہجری	سنہ ۹۴۹ھ	مطبوعہ طہران سنہ ۱۳۰۵ھ	۴۰	

یہ کتاب بھی فن کلام - مجموعۂ ماسبق کے ساتھ ہے - اس کتاب میں غیبت کی حقیقت اور اُس کے معنی - غیبت کی مذمت اور اُس کی وعید نہایت خوبی کے ساتھ لکھی ہے - ابتدا ر صفحۂ اول -

الحمد للہ الذی طہر السنۃ اولیائہ عن اللغو والغیبۃ والنمیمۃ خاتمہ ۴۰ -

صلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین -

(علامہ شہید ثانی کا ترجمہ فن کلام نمبر (۴۵۹) کے تحت میں تحریر ہے)

٥٩٦م

الجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۳۲ فہرست اوّل فن فرائض

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۸۹۹۳	۳۴	مجموع الکلائی	الشیخ ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن شرف بن عادی الزبیری القرشی الفرضی الشافعی المتوفی سنہ [illegible]		قلمی سنہ [illegible]	۹۶	

تقطیع کتابت ۵ × ۲/۱ ۳-۱ انچ خط و کاغذ عرب سطر ۱۵- کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کرمخوردگی کا اثر خفیف اور پیوندکاری قلیل ہے۔ صفحہ آٹھ سے صفحہ گیارہ تک تحشیہ بھی ہے باقی تمام کتاب حاشیہ سے معرّا ہے۔

فن فرائض میں یہ بہت قدیمی کتاب ہے۔ متعدد شروح بھی اس کی ہیں۔ اس کی ترتیب و تہذیب بھی کتب متاخرین سے جدا ہے۔ فرائض مقررہ فی کتاب اللہ کی شرح مختصر لفظوں میں بیان کی ہے۔ مسائل وصیت کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ اور حساب کا ضروری قدر حصّہ جس کا تعلق اس فن سے ہی تحریر کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ وصلّی اللہ علیٰ سیّدنا محمد وآلہ وسلّم قال الشیخ الامام العالم العلّامۃ الزاھد الی قولہ الحمد للہ رب العالمین وصلّی اللہ علیٰ سیّدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم صفحہ ۳۰۔ مسئلۃ ترک ابناً واوصی لرجل بمالہ خاتمہ صفحہ ۹۶ وفی امثالہا تصیب انشاء اللہ تعالیٰ الی عبارۃ کثیرا دائما فی شہر رجب الفرد سنہ [illegible]۔

مؤلف رحمہ اللہ علیہ۔ فرائض۔ وحساب میں ماہر فن سمجھے گئے ہیں۔ اقران وامثال میں ان فنون

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		میں ان کا مماثل نہ تھا۔ طرز تعلیم و تادیب میں بھی فرد کامل تھے طالبعلم بہت جلد ان کے اندازِ تعلیم سے ترقی کرجاتا۔ تکسّر مزاجی۔ غربا نوازی۔ اخلاق وغیرہ میں سلفِ صالحین کے قدم بقدم تھے تقریباً نوے ۹۰ سال کی عمر میں شب سہ شنبہ نویں شہر رجب سنہ سات سو ستر ہجری میں وفات پائی۔ کلاجس کی طرف مولف کی نسبت ہی بصرہ کا ایک محلہ ہے (یاقوت حموی) اس کتاب کی ایک شرح (الترتیب) نامی بدرالدین محمد بن محمد سبط المارديني المتوفی سنہ ۹۳۴ھ نے لکھی ہے (تتمہ فہرست کتب قلمی برٹش میوزیم ریو ص ۲۴۷) (الدرر الکامنہ)					
۸۰۸۶	۳۵	مختصر فرائض شریفی	ابی الحسن مولوی محمد حسن سنبھلی المولود سنہ ۱۲۶۴ھ والمتوفی سنہ ۱۳۰۵ ہجری	•	سنہ ۱۳۰۹ھ مطبوع مرتضوی		
		مختصر رسالہ ہے جس میں تمام مسائل علم فرائض کو جو کتاب شریفی، میں بسط و شرح کے ساتھ تھے نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ لکھے ہیں۔ حاشیہ پر منہیات بھی ہیں۔ ابتدائی تعلیم میں ضبط کے لیے یہ کتاب نہایت مناسب ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوۃ علیٰ محمد و آلہ و اصحابہ ختم صفحہ ۸ فاتہ اهتم واللہ اعلم مؤلف علام سترہ شعبان روز چہار شنبہ بارہ سو چونسٹھ ہجری میں۔ سنبھل میں جو مرادآباد کے قریب ہے پیدا ہوئے۔ اور یہیں نشو و نما پایا۔ ابتدائی تعلیم میں قرآن شریف اور کسی قدر فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ تیرہ سال کی عمر سے علوم عربیہ پڑھنا شروع کیا۔ تمام کتب درسیہ بیس سال کی عمر میں فارغ ہوگئے۔ اس کے بعد تدریس کی طرف توجہ کی۔ اسی سلسلۂ تدریس میں قرآن شریف بھی حفظ کرلیا۔ ذکاوت اور حدّت ذہن میں ہمعصروں سے فائق تھے۔ کچھ زمانہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مطبع نولکشور میں تصحیح کتب پر بھی مامور رہے تمام علوم میں ان کی تالیفات ہیں اور اکثر مطبوع ہو گئے ہیں۔ حواشی ہدایہ۔ حواشی اصول الشاشی۔ المنظومہ فی المنطق۔ مختصر الفرائض۔ فوز دلائل الفرائض۔ العلق الشمسی علی خلاصۃ الکیدانی۔ فوز الرواتب۔ سوانح الزمن علی شرح السلم لملاحسن۔ رسالۃ الجمل التعلیقات الیومیہ۔ الشرح النہاری الاجوبۃ الراضیہ۔ حواشی علی مسند ابی حنیفہ مع مقدمتہا۔ حواشی علی شرح العقائد النسفیہ۔ حواشی علی بعض حواشی شرح الوقایہ۔ حواشی علی فن الامور العامہ۔ حواشی علی شرح السلم لملاحمد اللہ۔ منطق الجدید۔ کتاب فی الالہیات وغیر ذلک۔ ۱۳ صفر سال تیرہ سو پانچ ۱۳۰۵ھ ہجری کو سنبھل میں رحلت فرمائی۔ منطق الجدید کے آخر میں مولف نے کسی قدر ترجمہ اپنا لکھا ہے۔ یہ مختصر بیان اس مقام اور دوسرے ذرائع سے اخذ کیا گیا ہے۔					
۸۹۴	۳۶	نظم الدرر المنثور فی علم المناسخات بالصحیح والکسور	الشیخ شہاب الدین بن موسیٰ بن عبد الغفار المالکی من علماء القرن العاشر		قلمی ۱۱۰۹ھ	۱۱۴	
		تقطیع کتابت ½۶ × ½۴۔ انچ۔ خط و کاغذ عرب سطر ۲۹۔ مگر ورق ۳۲ کے دوسرے صفحہ پر ۲۷۔ سطریں لکھی ہیں۔ کتابت سرخی و سیاہی سے عبد اللہ بن احمد بن عبد اللہ اس کے کاتب ہیں۔ کرم خوردگی اور پیوند کاری خفیف ہے۔ اس کتاب میں۔ مناسخہ کے متعلق۔ تعریف۔ تحقیق۔ تشریح۔ تفصیل کے ساتھ کی گئی ہے۔ خاص اسی مسئلے کو جس تشقیق و تنویع کے ساتھ اس کتاب میں لکھا ہے۔ دوسری اس فن کی کتابوں میں اس بسط و ضبط کے ساتھ کم نکلے گا۔ آغاز ورق اوّل صفحہ پہلا۔ الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وقدّر الارزاق ورق ۲۲ صفحہ ۲۔ التنبیہ الثالث اذا انتقل نصیب الوارث ببیع او غیرہ ختم ورق ۴۵ صفحہ ۲ وھذا الذی اردناہ وقد یسّر اللہ اکمالہ الیٰ قول علمہ اللہ فہمہا بمحمد والہ مؤلف رحمہ اللہ کی تفصیلی حالت اور سال وفات دریافت نہیں ہوا۔ کتاب ازالۃ الغشا عن حکم طوف النساء بعد العشاء۔ جو ان کی مولفہ ہے اُس میں لکھتے ہیں حملنی علی وضعہا انہ قد حدث بمکۃ المشرفہ فی سنۃ بدعۃ فی غایۃ القباحۃ لم یسمع بمثلہا قط فی الاسلام بل ولا فی الجاھلیۃ الخ۔ اس عبارت سے اس قدر توضرور معلوم ہوگیا کہ آپ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر اور دسویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ اس کتاب کے پہلے صفحہ پر ان کے نام سے پہلے۔ مفتی المسلمین بالحرمین الشریفین بھی لکھا ہے اس سے زیادہ ان کا حال نہیں مل سکا۔					
۱۱۵۱	۳۷	شرح السراجیہ	شیخ الاسلام سیف الدین احمد بن یحییٰ بن محمد الہروی المعروف بحفید التفتازانی الشہید سنہ ۹۱۶ھ۔ (کشف الظنون)		قلمی سنہ ۹۸۶ھ۔	۱۸۴	
		تقطیع کتابت ۵۔×۷½۔ انچ۔ سطور مختلف۔ بیس سے بائیس تک۔ خطبہ استثناء صفحہ اول نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب مولوی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عبد اللہ۔ پیوند کاری کثیر۔ کرمخوردگی زیادہ۔ اول و آخر صفحہ پر دو چھوٹی مہریں چسپاں ہیں۔ جن میں بسجع عبارت سجع کے طور پر کندہ ہے۔ زیور نبوت مشد انور علی۔ کچھ صفحات محشی اور کچھ معرّا ہیں۔ بعض بعض جگہ پیوند کاری عبارت کتاب پر بھی کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے پڑھنے میں دشواری ہے۔ کتاب ہذا کا ابتدائی صفحہ نسخ خط میں نیا لکھا ہوا ہے۔ اس کی رکاب بھی اگلے صفحے سے مطابق نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے اصل کتاب کے دو ایک ورق جاتے رہے ہیں۔ اور جب نیا التزام لکھنے کا کیا گیا تو اول صفحے پر جس قدر عبارت آسکی اسی پر اکتفا کیا گیا۔ تصحیح و تغلیط کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ فرائض السجاوندی کی۔ جس کو الفرائض السراجیہ۔ اور سراجی بھی کہتے ہیں۔ شرح ہے۔ سراجی مولفہ ہو امام سراج الدین محمد بن محمد بن عبد الرشید السجاوندی الحنفی کی جو تقریباً ساتویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ شارح نے عبارتِ متن کے اجمال و اختصار کو بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے مشرح و مفصل کیا ہے۔ بعض ضروری امورات کا اس میں اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی یہ شرح کمیاب اور نادر ہے۔ آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ احمد ماینور من ضوء سراجہ مفتح الکلام۔ اس کتاب میں تو عبارت یوں ہی لکھی ہے۔ مگر اصل میں شروع کی عبارت یہ ہے حمد اینور من ضوء سراجہ مفتح الکلام۔ ورق ۴۳ صفحہ ۲۔ وترأ و شفعاً اسما تمیزان من المفعول المحذوف۔ ختم ورق ۹۲۔ صفحہ اول وتجاوز عن فھواتہ واسرافہ۔ خاتمہ کتاب پر شارح کا نام اس طرح لکھا ہوا ہے۔ قد فرغ عن تحریرہ مؤلفہ الفقیر الی اللہ الغنی احمد بن یحیی بن محمد بن سعد التفتازانی غفر اللہ لہ ولاسلافہ وتجاوز عن فھواتہ واسرافہ۔ کشف الظنون میں اس عنوان سے تحریر ہے۔ شیخ الاسلام سیف الدین احمد بن یحیی بن محمد الھروی المعروف بحفید التفتازانی المتوفی سنہ ۹۱۶ ہجری۔ کتاب حبیب السیر وغیرہ میں شارح کے متعلق اس قدر تحریر ہے کہ عہد تیموری کے مشہور فقیہہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی کے پوتے ہیں ان کے باپ یحیی بن محمد بن مسعود ہرات میں شیخ الاسلام کے عہدہ پر شاہ رخ کے عہد سے سلطان حسین					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کے عہد تک مامور رہے اور ۹۰۰ھ میں وفات پائی۔ اپ کے انتقال کے بعد شیخ الاسلامی کے عہدہ کا شارح نے تیس سال تک کام کیا۔ شاہ اسمٰعیل صفوی نے جب ہرات فتح کیا تو بوجہ تعصب کے سنہ ۹۱۱ھ میں ان کو قتل کرادیا۔ (حبیب السیر۔ فہرست ریو فارسی قلمی کتب برٹش میوزیم کتاب [illegible])					
۲۰۱	۳۸	شرح المقربہ	العلامہ الشیخ عبد الملک بن عبد الوہاب الحنفی الیتنی المکی من فضلاء القرن الرابع عشر		مطبوع مصر سنہ ۱۲۹۹	۴۰	
		المقربہ منظوم اور اس کی یہ شرح۔ دونوں کتابیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ مولف نے پہلے مسائل مناسخات وکسور وغیرہ کے متعلق نظم میں ارجوزہ تالیف کیا۔ جس کا نام مقربہ رکھا۔ پھر موافق اس مثل کے کہ صاحب الدار ادریٰ بما فیہا۔ خود ہی اس کی شرح لکھی جو حامل المتن ہے۔ پہلے چند اشعار لکھ کر ان کی وضاحت عبارت نثر۔ صاف لفظوں میں کردیتے ہیں۔ کتاب مفید اور اہل فن کے ملاحظہ کے قابل ہے ابتدا صفحہ ۲۔ سبحان من قسم الارزاق بین الانام۔ فکانت قسمتہ جامعۃ الصواب۔ ختم صفحہ ۳۹ یخرج مالہ من تلک الزکوٰۃ والحمد للہ رب العالمین۔ فہرست کتب خانہ خدیویہ مصریہ میں لکھتے ہیں کہ مولف سنہ ۱۳۰۶ ہجری۔ مصر میں موجود ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ					
۲۰۸۵	۳۹	سراجی۔ مع حاشیہ وشرح	الامام سراج الدین محمد بن محمد بن عبد الرشید السجاوندی الحنفی من فضلاء القرن السابع		سنہ ۱۳۱۲ھ مطبوع لاہور	۱۲۲	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

یہ کتاب احکام ارث میں بڑی مستند و مقبول ہے حنفی مذہب کے مطابق مسائل میراث کو نہایت خوبی و تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ منجملہ دیگر کتب درسیہ کے یہ کتاب بھی ہمیشہ سے درس و تدریس میں رکھی گئی ہے۔ اکابر علماء اور اعاظم فضلاء نے اس کی کثیر شروح لکھی ہیں۔ اس مطبع میں یہ کتاب حاشیہ جدید جو منار السراج کے ساتھ موسوم ہے۔ مع شرح مفصلہ مابعد طبع ہوئی ہے۔ محشی علّام مولنا غلام حیدر ہیں۔ جو ۱۳۱۱ھ میں تحشیہ سے فارغ ہو کر ۱۳۱۲ ہجری میں طبع کتاب کی طرف مائل ہوئے کتب خانہ ہذا میں اس کتاب کے تین نسخے مطبوع۔ ایک قلمی نمبر ۲ سے نمبر ۴ تک اور بھی ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین ختم صفحہ ۲۲۔ منہم من صاحبہ و اللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

مصنف علّام رحمہ اللہ فضل و کمال میں بڑے مرتبہ کے شخص ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ نہ تو مورخین کو ان کو ترجمہ کی طرف اعتناء ہوا نہ صاحب کشف الظنون وغیرہ کو ان کا سال وفات محقق ہوا نہ اس کتاب کے شارحین نے مؤلف کے حالات کچھ بیان کیے۔ بہت سی تاریخی کتابوں کی ورق گردانی کی گئی مگر ان کے ذکر سے خالی دیکھی گئیں۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں بھی سال وفات وغیرہ کچھ نہیں لکھا۔ اکتفاء القنوع میں صرف یہ عبارت لکھی ہے۔ السراجیہ لسراج الدین محمد السجاوندی نبغ فی القرن السابع تقریباً۔ اس بیان سے ساتویں صدی میں ان کا ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ مگر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں جہاں اس کتاب کے شارحین کے نام لکھے ہیں۔ یہ عبارت تحریر کی ہے

وابو الحسن حیدرۃ بن عمر الصنعانی المتوفی سنہ ثمان وخمسین وثلثمائۃ۔

اس عبارت سے مصنف کا چوتھی یا تیسری یا اس سے بھی قبل ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اس کتاب کے اکثر شروح کے تالیف کا زمانہ آٹھویں صدی دیکھا جاتا ہے یا اس کے بعد کا۔ یہ امر صاحب اکتفاء القنوع کے بیان کا موید ہے۔ حاصل یہ کہ مولف کی حالت ٹھیک طور پر محقق نہیں ہوئی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح السراجیہ	مولنا شمس الدین احمد بن سلیمان المعروف بابن کمال باشا المتوفی سنہ ۹۴۰ھ				

سراجی مرقومہ بالا کی شرح ہے جو اسی کتاب کے حاشیہ پر ہے۔ شارح نے تسہیل مطالب متن میں بہت کوشش کی ہے۔ اسی کتاب کے دیگر شروح سے مطالب و فوائد اخذ کرکے کسی قدر زیادتی و تفصیل کے ساتھ تحریر کیے ہیں۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الملک العلّام الذی جعل العلماء الاعلام ورثۃ الانبیاء علیہم السلام ختم حاشیہ صفحہ ۱۲۲ وللمولی عشرۃ شارح رحمۃ اللہ کے جد امجد دولت عثمانیہ کے ممتاز اُمراء میں سے تھے۔ ابتداء عمر کا زمانہ حسب دستور شرفاء مشاغل علمی میں بسر ہوا۔ مگر جوانی کے زمانہ میں لشکر سلطانی میں متقرر ہوئے۔ بیشتر سلطان بایزید خاں اور اُن کے وزیر ابراہیم باشا کی مصاحبت میں سفر و حضر میں رہتے۔ ایک روز کا قصہ ہے کہ احمد بیگ جو امیر الامرا کہے جاتے تھے وزیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور شارح علامہ حسب دستور وزیر کے سامنے کھڑے تھے کہ ایک شخص وارد ہوئے جو ظاہری اعتبار سے بہت پستی کی حالت رکھتے تھے اور ادنیٰ مقام پر بیٹھنے کے مستحق معلوم ہوتے تھے۔ مگر وہ امیر مذکور سے اعلیٰ اور برتر مقام پر بیٹھے جس پر ان کو سخت حیرت ہوئی۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ بڑے فاضل ہیں۔ اور علماء کے واسطے تعظیماً ایسے ہی بڑے بڑے مقام نشست کے واسطے رکھے گئے ہیں اس کے خلاف نشست و برخاست میں وزیر و امیر کی سخت ناخوشی ہوتی ہے۔ اس بات کا کچھ ایسا ان پر اثر ہوا کہ تمام آسائش و آرام چھوڑ کر تکمیل علم کی طرف متوجہ ہوئے اور مدرسہ ادرنہ میں تمام علوم و فنون سے ایک مقدبہ زمانہ میں فراغت حاصل کرلی۔ شب و روز مشاغلِ علمیہ میں بسر کرتے۔ سلطانی مدرسہ میں درس دیتے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ایک زمانہ تک قاضی اور مدتوں قسطنطنیہ میں مفتی رہے۔ تصنیف و تالیف کا بھی پورا پورا مذاق تھا۔ تقریباً ایک سو رسائل ان کی تالیفات ہیں ہیں۔ تفسیر، فقہ، کلام، فرائض، معانی و بیان، اصول فقہ وغیرہ ان تمام فنون میں کم سے کم ایک ایک یا دو۔ دو کتابیں۔ ان کی تالیف ہیں۔ ۹۴۰ھ نو سو چالیس ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ (شذرات الذہب)					
۲۲۴۵	۴۰	نور السراج شرح السراجیہ مع کتاب الفرائض	الفاضل الکامل ابن الرشاد محمد بن عمر بن علی العمادی		قلمی	۲۲۰	
		تقطیع کتابت طولاً ۵½ انچ۔ عرضاً مختلف۔ کہیں ۳ کہیں ۳.۰ انچ۔ کہیں اس سے بھی کم و بیش۔ سطور متفاوت۔ پندرہ سے بائیس تک۔ خط طالبعلمانہ۔ بطریق نسخ۔ کاغذ دیسی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام کتاب پر پیوند کاری اور کرمخوردگی کا اثر زیادہ ہے۔ یہ کتاب سراجی کی شرح ہے۔ اس کتاب میں عجیب بات دیکھی گئی۔ خطبہ کی عبارت میں تو یہ تصریح کی گئی ہے۔ کہ کتاب الفرائض کی شرح ہے۔ اور کتاب الفرائض کے مولف کا نام سراج الملۃ والدین علی بن عثمان بن محمد الاوشی لکھا ہے۔ حالانکہ یہ شرح سراجی کی ہے جو سراج الدین محمد بن محمد بن عبدالرشید السجاوندی کی مؤلفہ ہے۔ نہ معلوم یہ غلطی کاتب کی ہے۔ یا خود شارح کے قلم سے ابتداً بطریق سہو ایسا تحریر ہو گیا۔ اور پھر نظر ثانی کی نوبت نہیں پہنچی۔ خطبہ میں اس شرح کا نام نور السراجیہ لکھا ہے۔ ظاہرا۔ حرف (یا) کی زیادتی کاتب کے قلم سے ہو گئی ہے۔ درحقیقت نور السراج نام ہو گا جو فصیح معلوم ہوتا ہے۔ اس شرح میں اصل متن (سراجی) کے مقامات صعبہ اور مسائل مشکلہ کا۔ ضروری قدر حل کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ نحمد ربنا بربوبیتہ ربنا تا صفحہ ۲۴۲۔ لانا نحتاج فی المسئلۃ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

الی الشلثین - صفحہ ۰ قوله فانه ترکت جدًّا وزوجًا - خاتمہ صفحہ ۱۵۳۔ وقس علی هذا اخواته - الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ علی رسوله محمد واٰله اجمعین -

شارح رحمہ اللہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الفرائض	لم یصرّح المؤلف باسمہ				

یہ کتاب۔ متذکرۂ بالا کتاب کے آخر میں منضم ہے۔ اس کے ابتدا میں نہ تو خطبہ ہے نہ کتاب کا نام ہی۔ نہ مؤلف کا پتا۔ بسم اللہ کے بعد اس عبارت سے ابتدا کی گئی ہے۔
کتاب الفرائض اعلموا بان علم فرائض المواریث یحتاج الیه لکثرة ما یعم به البلوی الخ
مستقل کتاب بطریق متن معلوم ہوتی ہے۔ اس میں مسائل میراث تمام وکمال بیان کیے گئے ہیں۔
خاتمہ کی عبارت یہ ہے صفحہ ۲۲۰۔ فلایرثان والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب وصلی الله علی محمد واٰله واصحابه اجمعین والحمد لله رب العالمین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۰۲	۴۱	الشباک	الشیخ ابوالبرکات محمد الدجوی ابو الوفا المالکی الفرضی		قلمی	۸۴	

تقطیع کتابت ۵ ۱/۹ × ۳ ۱/۲ ۳ انچ۔ سطر ۲۱۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پیوند کاری قلیل اور کرم خوردگی خفیف ہے۔ اس کتاب میں عمل مناسخہ کا طریقہ تفصیل وتشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ اور صور مسائل کو جداول وغیرہ میں دکھایا ہے۔ اس مبحث کے متعلق جس قدر ضروری امور ہیں وہ سب بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ زیادہ تر اس کتاب کا ماخذ کفایۃ الفرائض ہے۔ جس کو ابی العباس احمد بن محمد بن عماد المصری القدسی الفرضی الشہیر بابن الہائم المتوفی سنہ ۸۱۵ھ نے نظماً تالیف کیا ہے۔ مؤلف کتاب ہذا اپنی کتاب میں اکثر جگہ اس کا کلام

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		منظوم نقل کرتے ہیں۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اورث العلماء الوراثۃ۔ وثبت بھم فی کتابہ العزیز صفحہ ۱۲۔ تنبیہ فاذا صحت المسئلۃ سواء کانت مناسخۃ ام غیرہا خاتمہ صفحہ ۴۰، وھذا آخر ما تیسر جمعہ فی ھذہ الرسالۃ الی ذل الی یوم الدین آمین۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اس کتاب کا ایک غیر مکمل نسخہ قلمی نمبر الف پر بھی درج ہے۔ مؤلف علام کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔ اسی کتاب کے خاتمہ کے صفحہ پر شیخ ابراہیم فرضی کا اجازہ تحریر ہے جو انھوں نے اس کتاب کی قرات کے متعلق سنہ ۱۱ ہجری میں شیخ عبد اللہ کو اننشیٔ تحریر کیا ہے۔ اور مؤلف کتاب ہذا کو شیخنا سے تعبیر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف آخر دسویں یا شروع گیارہویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ والعلم الواقعی عند اللہ					
۲۶۵۵	۴۲	نظم الدر المنثور فی علم المناسخات بالصحیح والکسور	الشیخ شہاب الدین احمد بن موسیٰ بن عبد الغفار المالکی من علماء القرن العاشر		قلمی	۱۶۲	
		تقطیع کتابت ۸½ x ۵ بر ۶½ x ۲۔ انچہ۔ خط وکاغذ عرب۔ سطر ۱۲۔ کتابت سرخی و سیاہی سے یہ کتاب مصنف کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ رقعہ دوزی زیادہ۔ اثر کرم قلیل۔ ایک نسخہ اس کتاب کا نمبر ۳۶ پر تحریر ہو چکا ہے۔ مؤلف اور کتاب کی حالت وہاں لکھی گئی ہے۔ اس نسخہ میں نسخہ سابقۃ الذکر سے آخر میں بطریق تذییل کسی قدر اضافہ کیا گیا ہے					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۳۲۲۸</td><td>۴۳</td><td>تدریب المبتدی و تذکرۃ المنتهی</td><td>مولانا شیخ الاسلام ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد علیش المالکی المدنی المتوفی سنہ ۱۲۹۹ھ</td><td>سنہ ۱۲۸۳ھ</td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۰ھ</td><td>۳۹</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں تمام مسائلِ ارث کو بڑے ربط وضبط کے ساتھ مختصر عبارت میں بیان کیا ہے مبتدی اور منتہی دونوں کے واسطے مفید کتاب ہی۔ ایک مقدمہ۔ آٹھ ابواب۔ خاتمہ پر۔ کتاب کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یرث السموات والارض۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۔ قد وافق الفراغ من تالیف هذہ الرسالۃ الی قول والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد نبیّہ
مؤلف رحمہ اللہ مغربی الاصل ہیں۔ سنہ ۱۲۱۷ھ بارہ سو سترہ ہجری رجب کے مہینے میں قاہرہ میں جامع الازہر کے قریب پیدا ہوئے۔ عرفہ کے روز۔ اذان مغرب کے بعد بارہ سو ننانویں ہجری میں وفات پائی۔ دوسرے روز صبح کے وقت قرافۃ المجاورین میں شیخ عبد اللہ و شیخ خلیل۔ کے قرب میں مدفون ہوئے (فہرست خدیویۃ المصریۃ)۔</td></tr>
<tr><td>۳۲۴۲</td><td>۴۴</td><td>التحفۃ الخیریۃ علی الفوائد الشنشوریۃ</td><td>شیخ الاسلام ابراہیم بن محمد الباجوری المتوفی سنہ ۱۲۷۶ھ</td><td>سنہ ۱۲۳۶ھ</td><td>سنہ ۱۳۲۹ھ مطبوع مصر</td><td>۲۳۷</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">حاشیہ ہی۔ شرح رحبیہ منظومہ کا۔ جو مسمی بالفوائد الشنشوریہ ہے۔ اور شیخ عبد اللہ بن بہاء الدین العجمی الشنشوری الفرضی الشافعی الخطیب بالجامع الازہر المتوفی سنہ ۹۹۹ھ کا مؤلفہ ہے۔ رحبیہ منظومہ جس کو بغیۃ الباحث بھی کہتے ہیں۔ علامہ ابی عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن الحسن الرحبی الفقیہ الشافعی المتوفی سنہ ۵۷۷ھ کی تالیف ہے۔ محشی علام نے اس حاشیہ میں شرح اور اصل متن دونوں کی پیچیدگیوں کو</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صاف کیا ہے۔ اُمورات خفیہ۔ اور مطالب دقیقہ کی تشریح صاف لفظوں میں کی ہے۔ یہ حاشیہ معلم اور متعلم دونوں کے واسطے مفید ہے۔ حاشیہ پر پوری شرح بھی چڑھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یرث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔ خاتمہ ۲۳۷۔ وھذا آخر ما یسرہ اللہ تعالیٰ الی قول والحمد للہ رب العالمین۔ آمین۔ فاضل محشی گیارہ سو اڑسٹھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اٹھائیس ذی قعدہ ۱۲۲۱ھ پنجشنبہ کے روز ضحی کے وقت وفات پائی۔ (فہرست الخدیویہ المصریہ)					
		أکمل الفرائض	مولانا نصیر بن زین نصیر الواعظ الفرائضی الشیرازی والکتبائی ولاداً		قلمی		
		مختصر رسالہ تقریباً دو ورق کا ہے۔ فن فقہ میں کتاب شرح مغلقات شرح الوقایہ کے ساتھ نمبر ۹۰ پر مندرج ہے۔ اس رسالہ میں مبنیٰ مسائل سوال وجواب کے انداز پر لکھے ہیں۔ آغاز۔ الحمد للہ الذی جعل علم الفرائض نصف العلم خاتمہ۔ وللاخوۃ اربعۃ وعشرون وللاخت واحد۔ مولف رسالہ کا مفصل حال معلوم نہیں ہوا۔					
۱۳۳۱	۴۵	مبارق الارتقام	الشیخ محمد حمدی بن یوسف الصدیق المحقق الزبلی	بزمانہ السلطان عثمان [illegible]	سنہ ۱۳۱۹ھ مطبوع	صفحہ ۱۶ صفحہ ۲۱۱	
		اس کتاب میں مسائل ارث کی تفصیل وتشریح اس طور پر کی گئی ہے کہ پہلے کتاب السراجیہ کی عبارت لکھ کر تفصیل وتقسیم حصص اس کے ذیل میں بغرض تفہیم لکھ دیئے ہیں اور حاشیہ پر ترکی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عبارت میں بطریق شرح اُس کی تفصیل ہی۔ اگراس کتاب کو سراجیہ کی شرح کہا جائے تو با موقع ہی۔ کتاب کے شروع سے پہلے تقریباً ایک جزمین مسائل حسابیہ کو ترکی زبان میں لکھا ہی۔ آغاز کتاب صفحہ بہلا حمد ألمن جلت جبر وتہ لتفردہ فی الوجود خاتمہ صفحہ ۱۹۰۔ من القرن الرابع من الالف الثانی۔ اس کے بعد صفحہ ۱۹۱ سے صفحہ ۲۱۱ تک ایک رسالہ ترکی زبان میں اسی علم فرائض کے متعلق ہی۔ مولف رحمہ اللہ چودہویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ اس کتاب کو سلطان عبد الحمید خاں کے نام پر معنون کیا ہی۔					
		سراجی	الامام سراج الدین محمد بن محمد بن عبد الرشید السجاوندی الحنفی من فضلاء القرن السابع				
		یہ قلمی نسخہ فن کلام نمبر ۱۸۲ کے مجموعہ میں ہی۔ کتاب کے مضامین اور ترجمہ مولف کے متعلق نمبر ۳۹ پر بیان ہوچکا					
۵۲۶۹	۴۶	حاشیہ علی شرح السبط علی الرحبیہ	الشیخ محمد بن عمر بن قاسم بن اسماعیل المقر البقری بلداً و الشافعی مذہباً	۱۲ ذی القعدہ سنہ ۱۱۴۶ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۲ھ	۴۶	
		منظومہ رحبیہ علم فرائض میں علامہ ابی عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن الحسن الرحبی الفقیہ الشافعی متوفی سنہ ۵۸۷ھ کی مشہور تالیف ہی۔ اس کی شرح علامہ محمد بن محمد معروف بسبط المارديني مولود سنہ ۸۲۶ ہجری نے لکھی ہے اس شرح پر شیخ عطیۃ القہوتی المالکی کا مبسوط حاشیہ ہی۔ حاشیہ ہذا اس حاشیہ قہوتی کا اختصار ہے۔ حضرت محشی نے اپنے اس حاشیہ میں علاوہ اختصار و انتخاب کے کچھ فوائد کا بھی اضافہ کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواھب المنن عبارت خاتمہ صفحہ ۴۵۔ والحمد للہ رب العالمین۔ (حضرت محشی بارہویں صدی کے اعیان میں ہیں۔ ان کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)					

المجلد الثانی فہرست کتب عربیّہ بعد نمبر (۱۱) ایکسو ستر فہرست اوّل

فن اصول الفقہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۶۲	۱۱۸	الرسالہ فی اصول الدین	الامام ابی عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن الشافعی المتوفی سنہ ۲۰۴ھ		مطبوع مصر سنہ ۱۳۱۲ھ	۱۶۰	
		فن اصول فقہ میں یہ پہلی کتاب ہے۔ اس فن امام شافعی رحمہ اللہ مصنف اوّل ہیں۔ اس کتاب میں ادلہ اربعہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قال ابو عبد اللہ الیٰ قول الحمد للہ الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمات والنور ختم صفحہ ۱۵۹ غیر ثقۃ وحریصا وفاجرا واللہ اعلم۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ میں تحت نمبر ۶۶ میں تحریر ہو چکا۔					
		تہذیب الوصول	علامہ جمال الدین حسن بن یوسف بن علی الحلی المعتزلے رئیس الشیعہ المتوفی سنہ ۷۲۶ھ		قلمی	۱۹۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب کتبخانہ خاص میں ہی۔ مصنف علامہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۱۴۲ الف کے تحت میں لکھا گیا۔					
۱۲۸۸	۱۱۹	کتاب الفرق (ناقص)	الامام ابی الوفا علی بن عقیل شیخ الحنابلہ المتوفی ۵۱۵ھ (فہرست خدیویہ مصر)		۷۵۹ھ قلمی	۳۲۶	

تقطیع کتابت ۸ × ۵ انچ۔ سطر ۲۷۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و قدرے سرخی سے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب کے جملہ اوراق آب رسیدہ ہیں۔ ابتدا میں صرف ورق اوّل پر فی الجملہ پیوند کاری اور آخر کے تین ورقوں پر کسی قدر کرمخوردگی پائی جاتی ہے۔ باقی پوری کتاب رتعہ دوزی و کرمخوردگی سے مصون ہے۔ ناقص کتاب ہی۔ یہ بھی محقق نہیں ہوا کہ کس قدر ابتدائی اوراق گئے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کا دوسرا نسخہ دیکھنے میں نہیں آیا۔

اس کتاب کے نام کے متعلق اطمینانی تحقیق نہیں ہوئی۔ ابتدائی صفحہ کے گوشہ پر (کتاب فی الفرق والقیاس تحریر ہی۔ جو ظاہر اً بے جوڑ معلوم ہوتا ہی۔ اسی صفحہ پر مولف کا نام ابن العقیل الحنبلی لکھا ہی جن کا سال وفات ۵۱۵ھ ہی۔ کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں وافق الفراغ منہ العشر ون من شہر المحرم سنہ تسع وخمسین وسبعمائۃ۔ اگر اس سنہ کو کتابت کا سنہ مانا جائے تو ممکن ہی کہ اس کتاب کے مؤلف علی بن عقیل حنبلی ہوں اور اگر یہ سنہ تالیف ہی تو عجب نہیں العقیلی الہمدانی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن محمد بن عقیل القرشی الہاشمی العقیلی الہمدانی الاصل ثم البالسی المصری ہوں المتوفی ۷۶۹ھ (بغیۃ الوعاہ) مگر یہ شافعی المذہب ہیں۔ کتب تواریخ میں ان کے مولفات میں اس قسم کی کتاب معدود نہیں ہی۔

کتاب کے ابتدائی نقصان سے نہ تو پورے طور پر نام کا پتا مل سکا۔ اور نہ تمامی مضامین پر اطلاع

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ہوسکی۔ بہرکیف آدلہ اربع وجدل کے متعلق اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ سب سے زیادہ خامہ فرسائی مبحث قیاس پر ہوئی ہے۔ انداز بیان سے کسی متن کی شرح معلوم ہوتی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ابتدائی۔ فیہ واکثر ھولاء المغالطین فی الجدل انما یستغفلون الخصم۔ صفحہ ۱۹۹ فصل فی النقض المجہول وطریقہ ان یقال خاتمہ ۳۲۵ بین تقدیر الامور الواقعۃ وتقدیر انضمام المدعی الیہا الی قول الحمد للّٰہ رب العالمین۔</td></tr>
<tr><td>۱۵۰۳</td><td>۱۲۰</td><td>حاشیہ علی حاشیۃ المیر علی العضدیہ ناتمام</td><td>مولٰنا حسن بن عبد الصمد السامسونی تلمیذ بالی باشا</td><td></td><td>قلمی</td><td>۶۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½ × ۳¾ انچ سطر ۲۳ خط نستعلیق۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ آخر سے کتاب ناتمام ہے۔ اس لیے کاتب کا پتہ معلوم نہیں ہوا۔ ساری کتاب پر پیوندکاری موجود ہے۔ تمام اوراق دیمک خوردہ ہیں۔ کہیں کم۔ کہیں زیادہ۔ پہلے صفحے پر دو مہریں چسپاں ہیں۔ ایک مہر میں سجع (افضل عباد اللّٰہ محمد) کندہ ہے۔ دوسری مہر کی عبارت صاف طور پر پڑھی نہیں گئی۔ عضدی شرح مختصر الاصول پر میر سید شریف نے جو حاشیہ لکھا ہے۔ نسخہ ہذا اس کا حاشیۃ الحاشیہ ہے آخر سے ناتمام ہے۔ صرف اوّل ہی کے چند اجزا مجلد کر دیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ احمدك اللھم یا اھل الحمد والثنا صفحہ ۲۰ قولہ لان المتکلفین جمھورھم خاتمہ آخر الصفحہ ۶۴ لا فیکفی الاستعداد بحسب الجنس علی العدد محشی علام کے مفصل ترجمہ پر آگاہی نہیں ہوئی</td></tr>
<tr><td>۱۴۹۸</td><td>۱۲۱</td><td>القوانین المحکمۃ</td><td>مولٰنا ابو القاسم بن الحسن الجیلانی القمی</td><td>۱۲۰۵ھ</td><td>قلمی</td><td>۵۹۰</td><td></td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶ × ۳½ - ۳- انچ - سطر ۲۴ - خط نستعلیق و نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی - کتابت سیاہی وسرخی سے - عبداللہ حسینی اس کے کاتب ہیں - اوراق پر کرمخوردگی کا اثر بہت خفیف - اور پیوندکاری کم ہے - کہیں کہیں سیاہی کے دھبے ہیں - بعض بعض جگہ تحشیہ بھی لکھا ہے - یہ کتاب ۱۳۲۲ھ میں طہران میں طبع ہو چکی ہے - ایک مطبوعہ نسخہ کتب خانہ خاص میں موجود ہے - امامیہ مذہب کی کتاب ہے اصول فقہیہ کو ایک مقدمہ چندابواب - خاتمہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے - اس کتاب کا ماخذ کتاب معالم الدین وملاذ المجتہدین ہے - مولفہ شیخ جمال الملۃ والدین ابی منصور الحسن بن الشیخ زین الدین بن علی بن احمد العاملی الجبعی المتوفی سنہ ۱۰۱۱ھ - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی ھدانا الی اصول الفروع وفروع الاصول صفحہ ۲۰۰ - تنبیھات الاول انھم اختلفوا فی کیفیۃ العلم الحاصل بالتواتر - خاتمہ ۹۰ د انہ ولی الخیرات وغافر الخطایات الی قول من شھور سنہ ۱۲۰۵ حامداً ومصلیاً والحمد للہ رب العالمین تم فی ید الحقیر عبداللہ الحسینی -
مولف علام تیرہویں صدی کے فضلا میں ہیں - مفصل حال ان کا دریافت نہیں ہوا -</td></tr>
<tr><td>۱۳۰۶</td><td>۱۲۲</td><td>منہاج الوصول الی علم الاصول</td><td>قاضی القضاۃ ناصرالدین ابوسعید عبداللہ بن امام الدین ابی القاسم عمر بن فخرالدین ابی الحسن محمد بن علی البیضاوی الشافعی المتوفی سنہ ۶۸۵ھ و قیل سنہ ۶۹۱ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۱۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۴½ × ۳½ سطر ۱۳ - خط وکاغذ عرب - کتابت سرخی وسیاہی سے - کاتب کا نام</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							تام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرمخوردگی کا اثر ہی۔ کہیں کم کہیں زیادہ۔ کسی قدر پیوندکاری اورآبرسیدگی کے دھبے بھی ہیں۔ تقریباً ایک ورق ابتدائی اس کتاب میں نہیں ہی۔ یہ کتاب اس فن میں گو مختصر ہی۔ مگر نہایت مہتم بالشان ہی۔ بڑے بڑے فضلا نے اس کی طرف اعتنا کیا ہے اور اس کی شروح لکھی ہیں۔ اس کتاب کا ماخذ کتاب الحاصل ہی۔ مولفہٗ قاضی تاج الدین محمد بن حسین الارموی المتوفی ۶۵۶ھ جو مختصر ہی (محصل فی اصول الفقہ) کا مولفہ امام رازی المتوفی ۶۰۶ھ ایک مقدمہ اور سات کتب پر کتاب کی تقسیم اس ترتیب سے کی گئی ہے المقدمۃ ففی الاحکام و متعلقاتھا وفیھا بابان۔ الکتاب الاولی فی الکتاب۔ الکتاب الثانی فی السنۃ الکتاب الثالث فی الاجماع۔ الکتاب الرابع فی القیاس۔ الکتاب الخامس فی دلائل اختلف فیھا الکتاب السادس فی التعادل والتراجیح۔ الکتاب السابع فی الاجتھاد والافتاء۔ علامہ بیضاوی۔ بیضا کے رہنے والے ہیں۔ جو بلاد فارس میں شمار کیا جاتا ہی۔ مذہباً شافعی۔ علماً امام فن ہیں۔ فقہ۔ اصول۔ کلام۔ تفسیر۔ منطق۔ نحو۔ وغیرہ کے بڑے عارف و علامہ ہیں۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں ان کی قوت بڑی زبردست ہی۔ ایک مرتبہ تبریز میں فضلا کی مجلس میں ایک پیچیدہ سوال بغرض جواب۔ دائر ہوا۔ جس کے حل کرنے میں فضلا کو تردد پیش آیا۔ علامہ بیضاوی بھی اُس وقت وہاں نوواردی اور عدم تعارف کی حالت میں پہنچ گئے تھے۔ فوراً جواب دینے پر مستعد ہوگئے۔ مستفسر نے کہا کہ جواب بعد کو سنا جاوے گا پہلے فہم سوال کا اطمینان کرادیا جائے بہتر ہو کہ سوال کی تقریر کا اعادہ کیا جاوے۔ بیضاوی نے جواب دیا کہ باللفظ یا بالمعنی مستفسر کو یہ فقرہ سُنکر تحیر ہوا۔ کہا باللفظ۔ بیضاوی نے پہلے بے کم وکاست سوال کی تقریر کی پھر نہایت وضاحت وخوبی سے اُس پیچیدہ مسئلہ کا حل سُنایا۔ سوال میں ترکیباً جو خلل اور نقص تھا اُس کو بھی ظاہر کردیا اور فی البدیہہ دوسرا مسئلہ جو پیچیدگی میں اول کے مشابہ تھا۔ بطلب جواب اُسی مجلس میں پیش کیا۔ جس سے اہل مجلس کا عجز ظاہر ہوا۔ اس موقع پر وزیر بھی موجود تھے۔ صاحب ترجمہ سے استفسار کیا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		من انت - جواب دیا - بیضاوی - اور تبریز میں آنے کی یہ وجہ ظاہر کی کہ شیراز کے عہدۂ قضا پر مامور ہونے کی استدعا ہے - بیضاوی کی اس درخواست کو وزیر نے بہت خوشی سے منظور کر کے بڑے اعزاز و احترام سے رخصت کیا - ان کی مصنفات کے اسماء یہ ہیں - مختصر الکشاف - المنہاج فی الاصول - و شرحہ ایضاً - شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول - شرح المنتخب فی الاصول - شرح المطالع فی المنطق - الایضاح فی اصول الدین - الغایۃ القصوی فی الفقہ - الطوالع فی الکلام - شرح الکافیہ لابن الحاجب وغیر ذلک سنہ چھ سو پچاسی یا اکیانوں ہجری تبریز میں وفات پائی - طبقات لابن السبکی - بغیۃ الوعاۃ بیضا فارس میں ایک سفید گنبد کے وجہ سے تربت سفید کے نام سے مشہور ہوا تھا (تاریخ زبان فارسی عہد تاتاری مولفہ براؤن انگریزی صفحہ ۶۳)۔ بیضاوی نے فارسی میں بھی ایک تاریخ لکھی ہے جس کا نام نظام التواریخ ہے یہ تاریخ سنہ ۶۷۴ھ میں لکھنا شروع کی اور سنہ ۶۷۴ھ تک حالات جمع کیے غالباً کسی اور شخص نے اس میں سنہ ۶۹۴ھ تک واقعات کا اضافہ کیا ہے - حضرت آدم سے حالات شروع کیے ہیں - فارسی تاریخ میں مولف لکھتا ہے کہ اس کا باپ امام الدین ابو القاسم عمر اتابک ابو بکر بن سعد کے عہد میں فارس کا قاضی القضاۃ تھا - مولف خود بھی شیراز میں قاضی تھا اور عمر کا اخیر حصہ تبریز میں بسر کیا - وافی بالوفیات میں سنہ وفات ۶۸۵ھ اور یافعی نے سنہ ۶۹۲ھ اور حمد اللہ مستوفی نے سنہ ۷۱۶ھ لکھے ہیں (فہرست کتب قلمی برٹش میوزیم ریو صفحہ ۸۲۲)					
۱۹۸۴	۱۲۳	التقریر والتحبیر فی شرح التحریر	القاضی محمد بن محمد بن امیر الحاج الحلبی الحنفی المتوفی ۸۷۹ھ	سنہ ۸۷۸ھ	قلمی سنہ ۱۱۶۷ھ	۱۰۷۶	
		تقطیع کتابت ½ ۸ × ¾ ۴ - انچہ سطر ۲۹ خط نستعلیق عمدہ کاغذ دیسی - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب سید ایت اللہ - اوراق کرم خوردہ ہیں - کہیں خفیف کہیں کسی قدر زیادہ - حروف وغیرہ پر کرم خوردگی کا ایسا اثر کہیں نہیں ہے جس سے خواندگی میں حرج ہو - پیوند کاری بھی ہے مگر خفیف - ابتدائی صفحے پر					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">محمد جمیل الدین نام کی مہر چسپاں ہے۔
تحریر فی اصول الفقہ کی شرح ہے جس کو امام ابن الہمام کمال الدین محمد بن عبد الواحد المتوفی ۸۶۱ھ نے نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ تالیف کیا ہے شارح علامہ نے بڑی وضاحت و خوبی سے یہ شرح لکھی ہے خطبہ میں لکھتے ہیں کہ امام ابن الہمام نے اس فن کے مقاصد ایسی خوبی کے ساتھ لکھے ہیں کہ بہت سے مولفین نہیں لکھ سکے۔ اس کتاب کی یہ خوبی بھی قابل قدر ہے کہ مصطلحات حنفیہ و شافعیہ کو اعلیٰ ترتیب اور حسن نظم کے ساتھ جمع کیا ہے۔ کتاب التحریر کی ترتیب ایک مقدمہ اور تین مقالات پر رکھی گئی ہے
آغاز کتاب التقریر صفحہ اوّل الحمد للہ الذی رضی لنا الاسلام دینا۔ وفتح علینا من خزائن علمہ فتحا مبینا ورق ۹۶ صفحہ ۲۔ ولا یفتح ان یطلق علی اثنین لا حقیقة ولا مجاز اورق ۲۴۲ صفحہ اول لانہ الملک حقیقة فیشبہہ تصرفہ تصرف الملاک من ہذا الوجہ خاتمہ ورق ۳۴۵ صفحہ ۲۔ انہ سبحانہ ذوالفضل العظیم والکرم العمیم الی قول کمال الدین ابن ہمام
نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا امید
فاضل شارح ابن ہمام کے شاگرد۔ حلب کے رہنے والے ہیں۔ علماء احناف میں علامہ زمانہ مانے گئے ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف۔ اور اکابرین کے استاد ہیں۔ اہل علم ان کی طرف انتساب کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ پچاس سال سے کچھ زیادہ کی عمر میں ۸۷۹ھ حلب میں وفات پائی۔
شذرات الذہب لابی الفلاح</td></tr>
<tr><td>۱۹۸۴</td><td>۱۲۴</td><td>السامی شرح منتخب الحسامی</td><td>علامہ محمد یعقوب البنانی</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۱۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۴×۴۔ انچ سطر ۲۵۔ خط نستعلیق معمولی کاغذ دہلی۔ کتابت صرف سیاہی سے سنہ کتابت اور اسم کاتب تحریر نہیں۔ کتاب میں بوسیدگی اور کرم خوردگی کے آثار زیادہ اور پیوند کاری قلیل ہے۔ اوراق بھی آب رسیدہ ہیں۔</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">المنتخب الحسامی مولفہ علامہ حسام الدین محمود بن محمد بن عمر الاخسیکتی المتوفی سنہ ۶۴۴ھ ہجری کی شرح ہے اس شرح میں نفس متن کا حل بہت خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ المبدء والمعید الحکیم الفعال لما یشاء ولما یرید صفحہ ۳۰ واذا انتفی اصل الوجوب قبلہ لا یجوز الاداء ختم صفحہ ۲۱۰ والمیسر للصواب تمام سامی تصنیف ملا یعقوب بن جامی فی عہد عالمگیر بادشاہ غازی شارح رحمہ اللہ کے حالات معلوم نہیں ہوسکے۔</td></tr>
<tr><td>۱۹۰۴</td><td>۱۲۵</td><td>التحقیق شرح المنتخب الحسامی</td><td>مولنا علاء الملۃ والدین عبد العزیز بن احمد بن محمد البخاری المتوفی سنہ ۷۳۰ھ</td><td>الثامن من ذی الحجہ ۲۹ ھ</td><td>قلمی</td><td>۴۶۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½ × ۱۰½ انچ سطر ۱۹ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ بیس ورق ابتدائی جدید معمولی خط سے تحریر ہیں۔ آخر سے کتاب قریب نصف کے ناتمام ہے۔ کتابت سرخی وسیاہی ہے بوجہ ناقص ہونے کے کاتب کا نام دریافت نہیں ہوا۔ پرانے اوراق کرم خوردہ اور پیوندکار ہیں۔ جدید اوراق ان دونو باتوں سے محفوظ ہیں۔ اصل متن بھی حواشی اوراق قدیمہ پر تحریر ہے۔ اوراق جدیدہ کے حواشی متن سے سادہ ہیں۔ یہ شرح بھی منتخب الحسامی کی ہے۔ آخر سے تقریباً نصف کے قدر نہیں ہے۔ اصل کتاب کی ترتیب چار اصول پر رکھی گئی ہے۔ کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ قیاس۔ نسخہ ہذا صرف مباحث سنت کے دو ثلث تک ہے۔ یہ شرح بڑے بسط وتفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے شارح رحمہ اللہ نے بہت تحقیق وتنقیح سے کام کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی مہد مبانی الاسلام بالآیات الظاہرۃ صفحہ ۴۰۴ قولہ والمسند کذا ھو الخبر المروی عن الغیر بواسطۃ او بوسائط آخر صفحہ ۴۶۶ سطر آخیر وعلامات انکارہ ثانیا لا یقبل فلم یعادہ۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شارح رحمہ اللہ۔ علامہ زمانہ اور مصنف مصنفات کثیرہ ہیں۔ اپنے چچا فخر الدین محمد بن محمد بن الیاس المایمرغی کے شاگرد ہیں۔ منتخب الحسامی کی روایت انھیں سے کرتے ہیں اور اُن کے چچا نے اس کتاب کو۔ مؤلف کتاب حسام الدین محمد الاخسیکتی المتوفی سنہ [illegible] ہجری سے حرفاً حرفاً پڑھا ہے۔ یہہ شرح کشف الاسرار کی تالیف کے بعد (جو اصول بزدوی کی شرح ہے) تالیف کی گئی ہے۔ اس شرح پر سید سمرقندی نے بہت اعتراض کیے ہیں۔ جس کے بعض علماء کی طرف سے جواب بھی لکھے گئے ہیں۔ شارح علیہ الرحمہ کا سالِ وفات سات سو تیس ہجری ہے کشف الظنون وغیرہ					
۲۰۰۸	۱۳۶	شرح مسلم الثبوت مع شرح حمایۃ المنہیات	الامام المحقق شمس العلماء جناب مولینا مولوی عبد الحق بن مولینا فضل حق العمری الخیرآبادی المتوفی سنہ ۱۳۱۶ھ		مطبوع مطبع انتظامی کانپور	۲۷۶	
		مسلم الثبوت کی شرح ہے جو اس فن میں مشہور اور متداول کتاب ہے (مؤلفہ مولوی محب اللہ بہاری المتوفی سنہ ۱۱۱۹ھ) اصل کتاب کی ترتیب۔ ایک مقدمہ۔ تین مقالات۔ چار اصول۔ خاتمہ پر رکھی گئی ہے مگر درس میں دو مقالے تک ہے۔ یہ شرح بھی دوسرے مقالے کے ختم تک ہے۔ اس متن کی شروح فرنگی محل وغیرہ کے بڑے بڑے فضلاء نے لکھی ہیں۔ مگر انصاف یہ ہے کہ جس پاکیزگی وخوبی سے یہ شرح لکھی گئی ہے دوسری شروح اس درجہ کی نہیں۔ یہ شرح نہ مختصر۔ نہ مطول۔ توسط کے درجہ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں درساً اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ اسی مطبع کا نمبر					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بعض جگہ ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ خالق الارض والسماء المتوحد بالسمو والسناء۔ ختم صفحہ ۲۰۶۔ وشفعاء یوم التنادی حضرت شمس العلماء شارح کتاب ہذا اجلۂ فضلاء اور سرآمد کملا تسلیم کیے گئے ہیں۔ آپ جامع جملہ علوم ہیں۔ بالخصوص منطق و فلسفہ میں تو آپ کا نظیر نہیں۔ ولادت باسعادت آپ کی ۱۲۴۳ھ شہر دہلی میں ہوئی اپنے والد ماجد سے تلمذ ہے۔ علوم عقلیہ میں سند علم آپ کی بواسطہ شیخ العلما ملا نظام الدین کے علامہ تفتازانی اور سید جرجانی پر منتہی ہوتی ہے اور علم حدیث کی سند شاہ عبد القادر دہلوی کے واسطے سے حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ اکثر حصہ عمر کا ریاست رامپور میں بسر کیا۔ نواب خلد آشیاں طاب ثراہ بیحد وقعت و قدر دانی فرماتے۔ ہمیشہ آپ کے یہاں تدریس کا سلسلہ رہتا۔ پڑھانے میں آپ کو خاص ملکہ تھا۔ اس خوش بیانی اور ربط و ضبط کے ساتھ مطالب علمیہ کی تقریر فرماتے کہ مشکل سا بھی بہت جلد طالب علم کے ذہن نشین ہو جاتا۔ یہی وجہ تھی کہ جو طالب علم ایک مرتبہ بھی آپ کے درس گاہ میں داخل ہو جاتا۔ اور پڑھائی کا انداز دیکھ لیتا دوسری جگہ کا نام نہ لیتا اور نہ کسی کی پڑھائی اُس کو بھاتی۔ بہت سے لوگ آپ کے فیض علمی سے کامیاب ہوئے۔ جامع اوراق کو بھی کفش برداری کا شرف حاصل ہے۔ علاوہ کمال علمی کے آپ کی ذات مقدس میں اور بھی بہت سی خوبیاں جمع تھیں۔ خُلق وسیع۔ رقت قلبی۔ بے لوثی۔ خدا ترسی۔ حاضر جوابی۔ علم مجلسی وغیرہ وغیرہ۔ خلد آشیاں کے عہد میں ایک مدت تک مرافعہ کے حاکم بھی رہے۔ جب تک نواب خلد آشیاں سریر آرائے سلطنت رہے۔ تھوڑے وقت کے واسطے بھی آپ کو جدا نہیں کیا۔ اُن کی رحلت کے بعد ریاست سے قطع تعلق کر کے وطن تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ روزوں قیام کے بعد حیدرآباد رونق افروزی فرمائی۔ حضور نظام نے بڑی قدر و منزلت کے ساتھ دوسو روپیہ خانہ نشینی پر مقرر فرما دیا۔ جب سرکار عالی غرہ جبیث الامارہ و درہ صدف العدالۃ۔ ذوالابہتہ والجلال۔ صاحب العظمۃ والاقبال حضور پرنور جناب سید نواب

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حامد علی خاں صاحب بہادر والی ریاست رامپور تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوئے۔ تو حضرت شمس العلماء طلب فرمالیے گئے اور مدرسہ عالیہ کے پرنسپل مقرر کیے گئے۔ آخر تک اسی عہدہ پر مامور رہے۔ وفات سے کچھ روز قبل خیرآباد تشریف لے گئے اور وہیں تئیس شوال تیرہ سوسولہ (۱۳۱۶) ہجری میں انتقال فرمایا اور خانقاہ مخدوم شیخ سعد خیرآبادی میں مدفون ہوئے۔ منشی امیر احمد صاحب نے تاریخ وفات آپ کی اس طرح لکھی ہے ؎ شمس العلما ز ظلمت دھر ٭ چوں تیر ز ابر تیرہ برجست برلوح مزار امیر بنویس ٭ آرام گہ امام وقت است آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ مولوی اسد الحق صاحب جو عالم یگانہ اور فاضل زمانہ تھے۔ اسی عہدہ پر ریاست کی طرف سے مقرر کیے گئے۔ افسوس کہ وہ اس کام پر زیادہ نہ رہ سکے۔ چند ہی مدت کے بعد پیمانہ عمر لبریز ہوگیا۔ وبائی مرض میں مبتلا ہو کر رامپور ہی میں راہی ملک بقا ہوئے اور عارف کامل سید العارفین میاں محمد عاشق صاحب مرحوم کے باغیچہ میں دفن کیے گئے۔ اب ان کے چار صاحبزادے جو شمس العلما کے پوتے ہیں بقید حیات ہیں۔ ریاست ہذا سے بھی توسل رکھتے ہیں۔ (جامع الاوراق)					
۱۹۰۱	۱۲۷	دوار الاصول (ناتمام)	مولانا محمد عرفان بن محمد عمران بن عبد الحلیم		قلمی	۴۴۴	
		تقطیع کتابت ۸ × ۴۔ انچ۔ سطر ۱۵۔ کاغذ دیلی۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ بوجہ ناتمام ہونے کے کاتب کا نام نہیں معلوم ہوا۔ اوراق پر کرم خوردگی کا اثر خفیف اور پیوند کاری قلیل ہے۔ ابتدائی صفحہ پر محمد شکور نام کی چھوٹی سی مہر چسپاں اور یہ عبارت تحریر ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی سلطان محمد معظم شاہ بادشاہ غازی من عوارض
الزمان حافظ رحمت خان المخاطب بحافظ الملک سنہ در تحویل عبد السلام خان
دائرۃ الوصول کا حاشیہ ہے جو منار کی شرح اور علامہ میرک شمس الدین محمد بن مبارک شاہ بن محمد بن محمد
بن عمر الہروی الملقب بہ معین - کی مولفہ ہے۔ فاضل محشی نے اسی کتاب پر پہلے مطول حاشیہ لکھا تھا جس کو
اوائل مباحث سنت تک لکھ چکے تھے اور مدار الاصول سے موسوم کر چکے تھے۔ مگر تطویل اور زیادہ
تفصیل کی وجہ سے اختصار کو مناسب خیال کرکے دوسری روش پر اس کتاب دوائر الاصول کو تالیف
کیا جیسا کہ مولف دائرۃ الوصول نے پہلے منار کی شرح - مدار الفحول - لکھی - پھر اس کا اختصار -
دائرۃ الوصول قائم کیا۔ محشی علام نے بڑی خوبی اور ربط وضبط کے ساتھ تحشیہ کیا ہے۔ بعض مقام
پر اصل ماتن کے کلام کی بھی تشریح وتفصیل کی ہے۔ یہ حاشیہ ناقص وناتمام ہے۔ تقریباً نصف
کتاب کے قدر ہے۔ مباحث قرآن تو تمام وکمال لکھے ہیں مگر مباحث سنت پورے نہیں ہیں۔
دائرۃ الوصول کے صرف اس قول تک ہے۔ وهذا الكار معنى لحديث ابن عمر رضی اللہ عنہ
فی رفع الیدین۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لله الملك المنان رب العالمين كلهم باصناف
التربية والاحسان صفحہ ۲۶۶ قوله ان يغير كل اقول لفظ يغير مضارع مجهول - آخر
صفحہ سطر اخیر [illegible] لانہ یوضع باذن الولی لتوقف بغیرا ذنہ لا انہ یبطل (محشی علام کی
تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی)

——— ٭٭٭ ———

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۱۸	۱۲۰	التقریر والتحبیر فی شرح التحریر مع نهایة السئول فی شرح منهاج الوصول حصہ اوّل	القاضی محمد بن محمد بن امیر الحاج الحلبی الحنفی المتوفی ۸۷۹ھ	سنہ ۱۰۰ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۶ھ	۳۴۰	
		یہ حصہ ابتداء کتاب سے مسئلہ الاکثر ان اتفاق النھی بالفعل یکون النھی بعینہ تک ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی رضی لنا الاسلام دینا۔ ختم صفحہ ۳۴۰ یدل علی صحة المنھی عنہ فلیتامل واللہ اعلم					
ایضاً	۱۲۹	التقریر والتحبیر فی شرح التحریر مع نهایة السول فی شرح منهاج الوصول حصہ دوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۱۲	
		یہ دوسرا حصہ الفصل الخامس فی المفرد سے شروع ہو کر مسئلہ تخصیص السنة بالسنة کا کتاب کے ختم تک ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الفصل الخامس فی المفرد باعتبار استعمالہ ختم صفحہ ۳۱۲ وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۱۸	۱۳۰	التقریر والتحبیر فی شرح التحریر مع نہایت السول فی منہاج الوصول حصہ سوم	القاضی محمد بن محمد بن امیر الحاج الحلبی الحنفی المتوفی سنہ [illegible]	سنہ [illegible]	سنہ ۱۳۱۶ھ مطبوعہ مصر	۳۵۶	
		یہ تیسرا حصہ فصل فی التعارض سے آخر کتاب تک ہی۔ آغاز صفحہ ۲ فصل فی التعارض وا شار الی وجہ ذکرہ ختم صفحہ ۳۵۵ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کتاب کی کیفیت اور مولف کی حالت نمبر ۱۲۳ پر تحریر ہو چکی۔					
		نہایہ السول فی شرح منہاج الوصول	الامام العلامہ القاضی جمال الدین ابی محمد عبد الرحیم بن الحسن بن علی بن عمر بن علی بن ابراہیم الاموی الاسنوی الشافعی المتوفی سنہ [illegible]	سنہ [illegible]			
		منہاج الوصول الی علم الاصول کی شرح ہے۔ جو علامہ۔ ناصرالدین عبداللہ بن عمر البیضاوی الشافعی المتوفی سنہ [illegible] کی تصنیف ہے۔ یہ شرح کتاب التقریر والتحبیر کے حاشیہ پر ہے اس کے بھی تین					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

حصے رکھے گئے ہیں۔ پہلا حصہ پہلے پر دوسرا۔ تیسرا حصہ۔ دوسرے تیسرے پر۔ آغاز حصۂ اول۔
الحمد للہ الذی مھد اصول ختم حصۂ اول دبعد باب الاشارۃ آغاز حصہ دوم الباب
الرابع فی المجمل والمبیّن ختم حصہ دوم ولا ابن الحاجب آغاز حصہ سوم الباب الثانی فی ارکانہ
ختم حصہ سوم والحمد للہ رب العالمین

علامہ اسنوی آخر عشرہ ذالحجہ سات سو چار (۷۰۴) ہجری میں اسنا میں پیدا ہوئے۔ ۷۲۱ھ
میں قاہرہ پہنچے۔ علوم عربیہ میں ابی حیان اور ابی الحسن والد ابن الملقن ان کے اساتذہ ہیں۔ فقہ
زنکلول۔ سنباطی۔ سبکی۔ قزوینی۔ وجیزی۔ وغیرہم سے پڑھا۔ علوم عقلیہ میں۔ قونوی وغیرہ سے
تلمذ ہے۔ سماعت حدیث کا قاہرہ میں۔ اور علم درس تفسیر کا۔ جامع طولون میں اتفاق ہوا۔ بہت بڑے
فقیہ۔ نحوی۔ اصولی۔ عروضی۔ محدث۔ مفسر وغیرہ ہیں۔ تمام علوم میں آپ کی فقاہت اور
مہارت بہت زیادہ ہے۔ فقہ۔ اصول۔ عربیت کے تو امام تھے ہیں۔ مذہباً شافعی ہیں۔ تمام
اوقات کا استیعاب۔ اشتغال علمی۔ تصنیف۔ تدریس۔ وعظ ونصیحت۔ وغیرہ میں کر رکھا تھا
مزاج میں تواضع وانکساری بہت بڑھی ہوئی تھی۔ کثرت سے آپ کے تلامذہ اور مصنفات ہیں
ان چند کتابوں کے مولف بھی آپ ہی ہیں۔
المہمات علی الروضہ۔ شرح الرافعی۔ الھدایہ الی اوہام الکفایہ۔ الجواہر۔ شرح منہاج الفقہ۔
الاشباہ والنظائر۔ الکوکب الدری۔ وغیرہ۔ ستر ۷۰ سال کی عمر پائی۔ ۲۸۔ جمادی الاولیٰ
شب یکشنبہ سنہ سات سو بہتر (۷۷۲) ہجری میں دفعتہً مصر میں انتقال ہوا۔ مقابر صوفیہ میں مدفون
ہوئے۔ بغیۃ الوعاۃ للسیوطی۔ شذرات الذہب لابی الفلاح

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۲۹	۱۳۱	کشف الاسرار شرح منار الانوار مع نور الانوار وغیرہ النصف الاول	امام ابو البرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی المتوفی ۷۱۰ھ وقیل ۷۰۱ھ		۱۳۱۶ھ مطبوع مصر	۳۱۳	
		یہ شرح منار الانوار کی ہے جس کو خود مولف نے لکھا ہے نہایت لطافت و پاکیزگی سے مشکلات متن کو حل کیا ہے یہ نصف اول ہے۔ خطبہ سے مباحث کتاب کے ختم تک۔ آغاز صفحہ (۲) احمد اللہ ذا الحجۃ الباهرۃ والعزۃ القاهرۃ ختم صفحہ ۳۱۳ والفطر والاسلام شرط الوجوب۔					
ایضاً	۱۳۲	کشف الاسرار شرح منار الانوار مع نور الانوار وغیرہ النصف الثانی	ایضاً		ایضاً	۳۲۰	
		یہ دوسرا نصف ہے۔ بیان اقسام سنت سے آخر کتاب تک آغاز صفحہ ۲ الاقسام التی سبق ذکرها ثابتۃ فی السنۃ ختم صفحہ ۳۱۰ انما الکاملون الایمان۔ شارح رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵ پر تحریر ہو چکا۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نورالانوار النصف الاوّل	مولینا الشیخ احمد امیتھوی المعروف بملا جیون بن ابی سعید بن شیخ عبداللہ بن شیخ عبدالرزاق بن مخدوم خاصۂ خدا المتوفی سنہ ۱۱۳۰ ہجری	سنہ ۱۱۰۵ھ			
		یہ بھی منارالانوار کی مشہور شرح ہی۔ جو کتاب مذکورۂ بالا کے صفحات کے آخری حصص میں۔ خط جدولی کے فاصلے سے تحریر ہی۔ تمام مدارس عربیہ میں درس میں داخل ہی۔ نہایت مقبول و متداول کتاب ہی اس شرح کے بھی دو حصے کیے گئے ہیں۔ پہلا حصہ۔ نصف اول میں ہے۔ دوسرا حصہ۔ نصف آخر میں پورا کیا گیا ہے۔ آغاز حصۂ اوّل الحمد للہ الذی جعل اصول الفقہ مبنی للشرائع والاحکام۔					
		نورالانوار النصف الثانی	ایضاً	ایضاً			
		یہ نصف آخر ہی۔ ابتداء ولما فرغ عن بیان اقسام الکتاب۔ خاتمہ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔ ملا جیون رحمہ اللہ امیتھی کے رہنے والے ہیں (ایک قصبہ ہی توابع لکھنؤ سے) مخدوم خاصۂ خدا کی اولاد میں ہیں۔ جن کا سلسلۂ نسب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہی۔ حافظ کلام الٰہی اور علوم عقلی و نقلی میں بحر لا متناہی تھے۔ ابتداء حال میں قصبات پورب میں فضلاء عصر سے کسب علوم کیا۔ مگر فاتحہ فراغت ملا لطف اللہ کوڑوی کی خدمت میں پڑھا گیا۔ (جو کوڑہ مانکپور میں مسند افادت پر جلوہ افروز تھے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		علوم سے فراغت کے بعد عالمگیر بادشاہ کی حضور میں رسائی ہوئی۔ بیحد اعزاز واحترام کیا گیا۔ عالمگیر کے تلمذ سے استادی کا فخر پایا۔ عالمگیر کے بعد شاہ عالم بہادر بادشاہ نے بھی توقع سے زیادہ تکریم وتحریم کی۔ ملا صاحب نے حافظہ بہت قوی پایا تھا۔ درسی کتابوں کے صفحے کے صفحے ازبر تھے۔ بڑے سے بڑا قصیدہ ایک دفعہ سُننے سے اعادہ کردیتے۔ پورا زمانہ زندگی کا درس وتدریس و تصانیف میں بسر کیا۔ حنفی مذہب رکھتے تھے۔ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے بھی مشرف ہوئے۔ اس کتاب کا اتمام تالیف بھی حرم محترم مدینہ منورہ میں ہوا ہی۔ تفسیر احمدی بھی اِن کی مشہور تصنیف ہے گیارہ سوتیس ۱۱۳۰ ہجری میں دار الخلافہ دہلی میں وفات پائی۔ وہاں سے جنازہ امیٹھی لایا گیا۔ اور یہیں مدفون ہوئے۔ (مآثر الکرام وغیرہ)					
		قمر الاقمار علی نور الانوار	مولوی عبد الحلیم بن مولوی امین اللہ لکھنوی المتوفی سنہ ۱۲۸۵ھ	سنہ ۱۲۶۶ھ			
		نور الانوار کا حاشیہ ہی۔ جو کتاب مذکورہ بالا کے حواشی پر چڑھا ہوا ہی اس کے بھی دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ نصف اول۔ دوسرا حصہ نصف ثانی پر ہے۔ عبارت آغاز۔ احمدہ واصلی علی اھلھا۔ محشی علامہ نے اس حاشیہ کو جونپور میں تمام کیا ہی۔ اُس وقت میں وہاں کے مدرسہ کے منتظم و مدرس تھے محشی علام کا ترجمہ۔ فن فقہ نمبر ۶۳ پر تحریر ہوچکا۔					
۲۳۲۶	۱۳۳	دائر الوصول الی علم الاصول	الشیخ شمس الدین احمد بن محمد السیواسی	قلمی	سنہ ۱۱۶۲ھ	۱۵۸	
		تقطیع کتابت ۶ × ۸ ۳ × ۴۔ انچ سطر ۲۱۔ خط نستعلیق کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ کاتب					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							محمد صدیق سخنور بلگرامی۔ بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ کتاب ہے۔ منار الانوار کی شرح اور مدار الفحول کا اختصار ہے۔ اس شرح میں ضروری قدر تفصیل پر اکتفا کیا گیا ہے۔ البتہ مدار الفحول مطول شرح ہے اُسی کا یہ اختصار ہے۔ شارح نے پہلے جو منار کی شرح لکھی وہ بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ تھی جس کا نام مدار الفحول رکھا تھا اہلِ علم کی سہولت و آسانی کے لحاظ سے یہ مختصر شرح اُسی سے اخذ کی گئی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی سقی لاصول المستنبطین الخ ختم صفحہ ۵۱ لانہ بذل نفسہ لا قامۃ حق محترم اس کتاب کے دو نسخے مطبوعہ کلکتہ نمبر ۵۵۔ نمبر ۵۵ پر اور ایک نسخہ قلمی نمبر ۵ پر بھی درج ہے۔ اس کتاب کے مولف نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے مولف کا نام (شمس الدین احمد بن محمد السیواسی) لکھا ہے۔ پٹنہ کی فہرست میں (شمس الدین محمد بن محمد السیواسی تحریر ہے) اس کتب خانہ کی مجلد اول مطبوعہ) میں دائرالوصول کے تحت ہیں۔ مولف کا نام (امام ابوعبد اللہ محمد بن مبارک شاہ بن محمد الہروی الملقب بمعین) لکھا گیا ہے۔ پٹنہ کی فہرست میں مولف کے نام کے ساتھ اس قدر عبارت اور بھی لکھی ہے۔ عالم اصول و فروع اناکابر عصر خود است۔ در سنہ [illegible] رخت آخرت پوشید تتبع اور تلاش سے کافی طور پر مولف کی تحقیق نہیں ہوئی۔
۵۴ ۵۹	۱۳۴	شرح الشرح العضدی للعلامہ التفتازانی	علامہ سعد الدین مسعود بن عمر بن عبد اللہ التفتازانی المتوفی سنہ ۷۹۱ھ وقیل سنہ ۷۹۲ھ و سنہ ۷۹۳ھ ہجری	سنہ [illegible]	قلمی سنہ [illegible]	۵۲۰	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تقطیع کتابت مع جدول ۶ ۱/۴ × ۳ ۱/۲ انچ سطر ۲۳ - جدول شنجرفی و آسمانی - خط نسخ پاکیزہ - کاغذ کشمیری - کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب سید محمد ولد سید محمود - تقریبا کل اوراق پر پیوند کاری - اور کرمخوردگی موجود ہی - پہلا صفحہ جدید تحریر ہی -

مختصر الاصول مولفہ ابن حاجب متوفی ۶۴۶ھ ہجری پر جو علامہ عضد الدین عبد الرحمن بن احمد الایجی متوفی ۷۵۶ھ ہجری نے ۷۳۴ھ میں شرح لکھی ہی - یہ کتاب اُس شرح کی شرح ہی - جس کو حاشیہ بھی کہنا نازیبا نہیں گو اس شرح پر متعدد حواشی لکھے گئے ہیں - مگر علامہ تفتازانی نے جس خوبی و تحقیق سے کام کیا ہے اُس کا نظیر مشکل ہی - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی وفقنا للوصول الی منتھے اصول الشریعۃ العزاء -
صفحہ ۲۲۰ - قولہ لو ثبت ای کونہ موضوعا لشیٔ من المعانی خاتمہ ورق ۲۶۰ صفحہ اول واللہ الھادی الی سبیل الرشاد والمسئول لنیل العصمۃ والسداد الی توکلی واحسن الیھا بکرمہ

علامۂ تفتازانی کا نام ابن حجر نے دُرر کامنہ میں محمود - اور سیوطی نے طبقات نحاۃ میں - مسعود لکھا ہی ابن حجر کا قول ہی کہ سات سو بارہ ہجری میں قریہ تفتازان میں ان کی پیدائش ہوئی - قطب اور عضد ان کے اساتذہ میں ہیں - تمام فنون علمیہ میں ان کی واقفیت بہت بڑھی ہوئی ہی - مشاہیر فضلاء میں شمار کیے جاتے ہیں - سید شریف جرجانی متوفی ۸۱۶ھ کے ہمعصر ہیں - آپس میں علمی مکالمہ اور مباحثہ بھی رہا ہی - کسی قدر زبان میں لکنت رکھتے تھے - بعض افاضل کا یہ بھی قول ہی کہ طالب علمی کے زمانہ میں کند طبیعت اور بعید الفہم تھے - علامۂ عضد کے یہاں طلبا کی جماعت میں اِن سے زیادہ کوئی بلید نہ تھا - حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن مبارک کی برکت سے حدت ذہن اور جودت فہم - بحد حاصل ہوئی - مذہباً شافعی تھے - کثیر التصانیف ہیں - سولہ سال کی عمر میں - زنجانی کی شرح لکھی -
تلخیص المفتاح کی شرح مطول ۷۴۲ھ ہجری میں ہراۃ میں تالیف کی - مختصر المعانی ۷۵۶ھ میں لکھی

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">شرح تصریف جمادی الآخرہ ۷۳۸ھ۔ شرح خلاصہ شعبان ۷۴۰ھ۔ حاشیہ شرح مختصر الاصول۔ ذی الحجہ ۷۷۰ھ۔ رسالۃ الارشاد ۷۷۴ھ۔ خوارزم وغیرہ میں تالیف کیے۔ مقاصد الکلام اور اُس کی شرح سے ذی القعدہ ۷۸۴ھ میں سمرقند میں فراغت حاصل کی۔ تہذیب الکلام۔ رجب میں شرح قسم ثالث مفتاح شوال ۷۸۹ھ میں سمرقند میں تصنیف ہوئی۔ نیز ذی قعد ۷۶۹ھ میں فتاوی حنفیہ لکھنا شروع کیا۔ مفتاح الفقہ ۷۷۲ھ۔ اور شرح تلخیص الجامع ۷۸۶ھ میں سرخس میں تمام کیں۔ شرح الکشاف کا دوسری ربیع الآخر ۷۹۰ھ کو سمرقند میں اتمام تالیف ہوا۔ آپ کے عربی اشعار بھی بہت سے بیان کیے گئے ہیں۔ سات سو اکیانوے (۷۹۱ھ) ہجری میں سمرقند میں وفات پائی۔
(شذرات الذہب وغیرہ)</td></tr>
<tr><td>۳۵۰۰</td><td>۱۲۵</td><td>تیسیر التحریر</td><td>الشیخ محمد امین الشہیر بامیر بادشاہ الحسینی الحنفی الخراسانی البخاری المکی</td><td></td><td>قلمی ۱۰۲۱ھ</td><td>۶۲۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۹ × ½۵- انچ۔ سطر ۲۰۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت متن سرخی سے۔ کتابت شرح سیاہی سے۔ کاتب عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن یحییٰ المکی الشافعی۔ پوری کتاب رفتہ وہ زی اور کرم خوردگی سے محفوظ ہے۔ یہ کتاب مختلف اصحاب کی مملوکہ رہی ہے۔ صفحۂ اوّل کی متعدد تحریریں اس کی کافی شہادت دیتی ہیں نادر دکمیاب نسخہ ہے۔
التحریر فی اصول الفقہ مولفہ ابن الہمام المتوفی ۸۶۱ھ کی شرح ہے۔
کتاب التحریر کی کیفیت نمبر ۱۲۳ پر التقریر فی شرح التحریر کے تحت میں تحریر ہو چکی ہے۔ کتاب التحریر کی یہ شرح نہایت توضیح و تنقیح کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ شارح نے ایجاز و اطناب میں میانہ روی کو اعلیٰ پیمانہ پر ملحوظ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							رکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ سبحان من نور العقل بنوره ورتب احکام الوجود قبل ظهوره۔ خاتمہ کتاب ...، فعلیہ الدلیل الی قول وکان الفراغ من کتابتہ ھذا الکتاب المبارک یوم الاثنین ثانی مستہل ذی الحجۃ الحرام عام سبعین والف علی ید الفقیر الحقیر المعترف بالعجز والتقصیر الراجی عفو مولاه القدیر الفقیر عبد الرحمن بن ابی بکر بن یحیی المکی الشافعی غفر اللہ لہ ولوالدیہ وللمسلمین اجمعین شارح رحمہ اللہ نسباً حسینی مذہباً حنفی مولداً خراسانی منشأً بخاری موطناً مکی۔ ہیں۔ مفصل ترجمہ ان کا دریافت نہیں ہوا۔
٢٥٠٠	١٣٦	حاشیۃ الابہریہ علی المختصر	الامام سیف الدین احمد الابہری من ابناء القرن الثامن	•	قلمی ٨٠٨ھ	٥٤٠	
							تقطیع کتابت ۶ × ۳½ انچ۔ سطر ۲۳۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب عبد اللہ بن محمود بن حسین بن مبارک الملرانی۔ تقریباً دو ورق ابتدائی۔ دوسرے قلم سے تحریر ہیں۔ پیوندکاری قلیل۔ کرم خوردگی خفیف ہے۔ چند درمیانی اوراق پر روغن ریزی پائی جاتی ہے۔ صفحہ ۲ پر کتاب کا آغاز کیا گیا تھا مگر قائم نہیں رکھا گیا۔ صفحہ ۳ سادہ ہے۔ چوتھے صفحے سے کتاب شروع کی گئی ہے۔ شرح مختصر الاصول مولفہ علامہ عضدی متوفی ۷۵۶ھ کا حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ فاضل محشی نے بڑی عرق ریزی اور تحقیق کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ مجمل مقامات شرح کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے مسائل دقیقہ اور مواضع مشکلہ کا بڑی خوبی سے حل کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۴۔ الحمد للہ الذی شرع الاحکام ورتبها بدلائل کلیہ صفحہ ۱۰ قولہ فقولہ لا یجب حتی انظر اشارۃ الی التقریر الاول۔ خاتمہ صفحہ ۵۴۰ واللہ ولی المعونۃ والرشاد الی قول بمدینۃ القاہرہ فی مدرسۃ

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوع یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">البرقوقیہ۔
محشی علامہ علامہ عضدی کے شاگرد ہیں۔ سرآمد علماء روزگار اور اعلم فضلاء وفقاہت دثار کے جاتے ہیں۔ اِس کتاب میں اول و آخر انھوں نے اپنا نام نہیں لکھا۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون اور فہرست خدیو مصریہ میں۔ اس حاشیہ کا مؤلف سیف الدین احمد ابہری کو لکھا ہے۔ پٹنہ کی فہرست میں محشی کا نام مولینا عماد الدین عبد العزیز ابہری متوفی سنہ ۸۰۰ھ ہجری تحریر ہے۔ یہ ظاہراً ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ اس لیے کہ نسخۂ ہذا سنہ ۷۲۰ ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ مستعبد معلوم ہوتا ہے کہ محشی کی وفات سے چھتیس ۳۶ سال قبل اس کی کتابت ہوئی ہو۔ اس کے علاوہ محشی کے استاد علامہ عضدی کی وفات سنہ ۷۵۶ھ میں ہے۔ اگر پٹنہ کی فہرست کی تحریر کو تسلیم کیا جائے گا تو علامۂ عضدی کی وفات کے بعد تقریباً نوے ۹۰ سال محشی کی حیات ماننا پڑے گی۔ جو ابعد الابعاد ہے۔ محشی کا سنہ وفات محقق نہیں ہوا۔ تلاش سے اس قدر پتا چلتا ہے کہ آٹھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔</td></tr>
<tr><td rowspan="2">موجودات کلاں میں یہ کتاب درج نہیں۔</td><td>۱۳۰</td><td>الرسالۃ الشافعیہ فی اصول الفقہ</td><td>امام ابوعبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی المتوفی سنہ ۲۰۴ھ</td><td></td><td>مطبوعہ مصر</td><td>۸۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td colspan="6">یہ کتاب اصولی مسائل میں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف ربیع بن سلیمان مرادی کی روایت سے منسوب کی جاتی ہے۔ اس فن کے مسائل کو اختصار و انضباط کے ساتھ اس میں لکھا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ اخبرنا ابو علی الحسن بن حبیب الیٰ قول فقال الحمدُ للہ الذی خلق السمٰوٰتِ والارض وَجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون۔ خاتمہ صفحہ ۸۲ وحرٍ بیعساً وفاجراً۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ تحت کتاب الاُم نمبر ۱۵۹ پر تحریر ہو چکا۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۹۰	۱۳۸	اللمعۃ فی اصول الفقہ	الشیخ ابی اسحاق ابراھیم بن علی بن یوسف الشیرازی و الفیروزآبادی المتوفی ۴۷۶ھ		۱۳۲۶ھ مطبوع مصر	۹۱	
مختصر کتاب ہے مگر تمام مسائل اصولی۔ کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ قیاس۔ کو بڑی خوبی سے ضبط کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ کما ھو اھلہ وصلوتہ علی محمد خاتم النبیین وسید المرسلین خاتمہ صفحہ ۹۱۔ ولا فساد فوجب ان یکون جائزاً۔ مولف رحمہ اللہ کا حال فن فقہ تحت کتاب التنبیہ نمبر ۰۰، پر لکھا گیا۔							
۳۱۰۴	۱۳۹	غایۃ الوصول شرح لب الاصول	شیخ الاسلام زین الدین ابی یحیی زکریا بن احمد الانصاری الشافعی السینکی المتوفی ۹۲۶ھ	۹۰۳ھ	۱۳۰۰ھ مطبوع مصر	۱۰۸	
متن اور شرح دونوں کے مولف ایک ہی شخص ہیں۔ ادلہ اربعہ اور تفصیل احکام جو اصل متن میں مذکور ہیں۔ بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ دونوں قسموں کی شرح کی گئی ہے۔ صفحہ کتاب کے پچھلے حصہ میں خط جدولی کے فاصلہ سے شیخ محمد جوہری خالدی کا حاشیہ بھی اسی شرح کا ہے۔ اصل متن لب الاصول جو جمع الجوامع کا اختصار ہے۔ کتاب ہذا کے حواشی پر ہے							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز عبارت شرح صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اظہر بدائع مصنوعاتہ علی احسن نظام۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۶۰، وعلی قدر فضل اللہ علی من یشاء الی قول ثامن عشر رمضان سنہ ۹۰۲ھ شارح رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ تحت کتاب نمبر ۸۰ پر تحریر ہو چکا۔					
۲۹۳۴	۱۴۰	فصول الحواشی لاصول الشاشی	مولوی عین اللہ		سنہ ۱۳۰۰ھ مطبوع فاروقی دہلی	۳۲۶	
		اصول الشاشی کی شرح ہے جو اس فن میں معروف و متداول کتاب ہے۔ اصول الشاشی کے مؤلف کے نام کی تحقیق اصول الشاشی کے تحت میں کی جائے گی۔ شارح نے مطالب متن کو بہت وضاحت کے ساتھ حل کیا ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی سوابغ نعمائہ المتواترۃ فی کل زمان عبارت خاتمہ صفحہ ۳۲۶ لانہ لم یرد علیہ قہر احد۔ شارح نے اپنا نام و نشان اس کتاب کے کسی حصہ میں نہیں لکھا۔ کتاب کے ٹائیٹل پیج پر مولوی عین اللہ تحریر ہے۔ متعدد فہرستیں مختلف کتاب خانوں کی دیکھی گئیں۔ کسی فہرست میں یہ کتاب نظر سے نہیں گذری۔ مزید تلاش کی غرض سے اور مواقع پر بھی نظر ڈالی گئی۔ مگر شارح رحمہ اللہ کے حالات دریافت نہ ہو سکے۔					
۲۲۸۳	۱۴۱	المستصفی۔ مع فواتح الرحموت الجزء الاول	امام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی سنہ ۵۰۵ھ		سنہ ۱۳۲۲ھ مطبوع مصر	۴۲۵	
		اس فن کی یہ جامع کتاب ہے۔ ایک مقدمہ اور چار اقطاب پر اس کی ترتیب کی گئی ہے۔ مقدمہ میں					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		طوطیہ اور تمہید کے انداز پر بیان ہے۔ پہلا قطب احکام میں۔ دوسرا قطب ادلہ میں تیسرا قطب طریقہ استثمار میں۔ چوتھا قطب مستثمر میں۔ دو حصوں پر کتاب منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ القوی القادر الولی الناصر اللطیف القاہر خاتمہ ۴۳۵۔ الا فی ھذہ الصورۃ ومایقرب فیہا۔					
۳۲۰۳	۱۳۲	المستصفیٰ معہ فواتح الرحموت الجزء الثانی	امام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ ہجری		۱۳۲۲ھ مطبع مصر	۳۰۰	
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ النظر الثالث فی موجب الامر ومقتضاہ بالاضافۃ الی الفور والتراخی والتکرار وغیرہ۔ خاتمہ ۴۰۰۔ وبہ وقع الفراغ الی قول وسلم تسلیماً۔ امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ کتاب نمبر [illegible] کے تحت میں تحریر ہو چکا۔					
		فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت الجزء الاول	بحر العلوم مولوی عبد العلی لکھنوی انصاری بن ملا نظام الدین المتوفی ۱۲۲۵ھ ہجری				
		یہ کتاب مذکورہ بالا کتاب کے پچھلے صفحات میں ہے۔ پہلا حصہ پہلے حصہ میں۔ دوسرا حصہ دوسرے حصہ میں۔ آغاز حصہ اول الحمد للہ الذی خلق الانسان بعد ان لم یکن شیئاً مذکوراً۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت الجزء الثانی	بحر العلوم مولوی عبد العلی لکھنوی انصاری بن ملا نظام الدین المتوفی ١٢٢٥ ہجری				

دوسرا حصہ ہے۔ ابتدا صفحہ ٢۔ الحمد للہ الذی بنی فروع الشریعۃ علی الاصول القویمۃ دونوں حصوں کی ابتدا میں فہرست ابواب شامل ہے۔ مولینا بحر العلوم کا ترجمہ فن فقہ تحت کتاب نمبر ٥٣٣ میں لکھا گیا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣٣٦٥	١٤٣	اصول الشاشی	لم یتحقق اسم المولف		سنہ ١٢٩٠ھ مطبوع نولکشور	٥٦	

اس فن میں یہ مشہور کتاب ہے۔ تمام عربی مدارس میں درس رکھی گئی ہے۔ اس میں ادلہ اربعہ تفصیلاً اور احکام اجمالاً۔ بیان کیے گئے ہیں۔ ابتدا کتاب صفحہ ٢۔ الحمد للہ الذی اعلی منزلۃ المومنین بکریم خطابہ خاتمہ صفحہ ٥٦۔ کالماء ولا خمس فیہ واللہ تعالی اعلم بالصواب

مصنف نے کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ شارحین نے بھی مصنف کے متعلق کوئی تصریح نہیں کی یہ کتاب متعدد مطابع میں طبع ہوئی ہے۔ مجتبائی مطبع میں کتاب کے آخر۔ علامہ نظام الدین الشاشی مصنف کا نام قرار دیا ہے۔ بعض اردو مترجمین نے بھی اسی کا اتباع کیا ہے۔ فہرست کتب خانہ آصفیہ میں ایک قلمی نسخہ تحریر ہے۔ مگر مصنف کا خانہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ مجوب الالباب فی تعریف الکتب والکتاب فہرست پٹنہ میں اس کا کوئی نسخہ قلمی یا مطبوع نہیں ہے۔ فہرست خدیویہ مصریہ میں۔ اصول الشاشی مطبوعہ ہند ١٢٨١ھ کے تحت میں اسحاق بن ابراہیم الشاشی السمرقندی متوفی ٣٢٥ھ مصنف کا نام لکھ کر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کتاب کو کتاب الخمسین کے نام سے لکھا ہے۔ وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس کی تصنیف کے وقت مصنف کی عمر پچاس سال کی تھی اور مصنف کا نام نظام الدین الشاشی تحریر کیا ہے۔ اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع میں۔ اصول الفقہ کے تحت میں لکھتے ہیں شاشی الملقب با لقفال المتوفی سنہ ۳۶۵ھ مطابق ۹۷۵م یہ کتاب اصول الشاشی کے علاوہ ہے اور یہ مصنف بھی اور ہیں۔ اس لیے کہ قفال شافعی المذہب ہیں۔ اصول الشاشی حنفی مذہب کے مطابق تالیف ہوئی ہے مصنف بھی اس کے اسی مذہب کے ہیں قفال کا نام۔ دائرۃ المعارف۔ اور تاریخ یافعی میں۔ ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین المعروف بالمستظہری الشاشی المتوفی سنہ ۵۰۷ھ لکھا ہے۔ طبقات شافعیہ اور ابن خلکان میں۔ لکھتے ہیں۔ ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل القفال الشاشی الفقیہ الشافعی امام عصرہ بلا مدافعۃ المتوفی سنہ ۳۳۵ یا سنہ ۳۳۶ھ یہ قفال دوسرے ہیں۔ شاش کے متعلق دائرۃ المعارف اور دوسرے لغات میں لکھا ہے ایک شہر کا نام ہے ماوراء النہر کے متعلقات سے اگر مطبع مجتبائی کی تحریر اور صاحب کشف الظنون کی تحقیق قابل وثوق سمجھی جائے تو مولف کا نام علامہ نظام الدین کہنا تو بے موقع نہ ہوگا۔ مگر غیر مشاہیر علماء میں ان کو ماننا پڑے گا۔ اس لیے کہ اکثر کتب تواریخ کے اوراق اولٹ پلٹ کرنے سے بھی اس نام کے مؤلف کا پتہ نہیں ملتا۔ خلاصہ یہ کہ جہاں تک جستجو وتلاش کی گئی۔ اصول الشاشی کے مولف کا صحیح نام اور مفصل ترجمہ دستیاب نہیں ہوا۔
۳۳۶۰	۱۴۳	تغییر التنقیح	مولنا شمس الدین احمد بن سلیمان المعروف با بن کمال باشا المشہور بمفتی الثقلین المتوفی سنہ ۹۴۰ھ	سنہ ۹۳۱ھ	مطبع استانبول سنہ ۱۳۰۸	۲۹۵	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تنقیح الاصول - مولفہ - القاضی العلامۃ الصدر الشریعہ عبیداللہ بن مسعود المحبوبی البخاری المتوفی ۷۴۷ھ کی شرح ہے۔ شارح نے علاوہ تشریح متن کے - مولف کے سہو و تساہل اور خطا و تغافل پر بھی متنبہ کیا ہے اور اصل عبارت متن میں تغیر کی ہے۔ اور بعد تغییر عبارت متغیرہ کی شرح لکھی ہے۔ مقصود یہ تھا کہ اصل متن - اسی روش پر رکھا جاوے۔ لیکن علماء نے اس طرف التفات نہیں کیا۔ اصل متن بحالہ باقی رہا اور تغییر شدہ عبارت ناکارہ اور کاسد سمجھی گئی۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ھدانا بانا فاضۃ انوار التوفیق خاتمہ صفحہ ۲۹۵۔ حقا لصاحبہ فلا یسقط بحال۔ فاضل شارح کا ترجمہ فن فرائض تحت نمبر ۳۹ میں لکھا گیا۔					
۳۲۱۵	۱۳۵	اصول الفقہ	مولٰنا محمد الخضری وکیل مدرسۃ القضاء الشرعی واستاذ التاریخ الاسلامی بالجامعۃ المصریہ		سنہ ۱۳۲۶ھ مطبوع مصر	۳۶۲	
		ادلہ اربعہ کا بیان تفصیل و بسط کے ساتھ لکھا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۲۔ قال ابن الھمام وھو صحیح واللہ اعلم۔ مولف کتاب - زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔					
۳۲۹۰	۱۳۶	مجامع الحقائق مع الحواشی	لم یصرح المولف باسمہ		سنہ ۱۳۱۰ھ مطبوع	۳۷۲	
		اس کتاب میں ادلہ اربعہ وغیرہ کا بیان ہے۔ ابتدائے کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب باوجودیکہ مطبوع ہی۔ مگر نہ تو ٹائٹل پیج میں مصنف کا نام تحریر ہی نہ کتاب کے اوّل و آخر کہیں تصریح ہی۔ عنوانِ بیان سے ظاہر ہوتا ہی کہ مولف کتاب اِسی زمانہ کے فضلا دیں ہیں۔					
۴۳۳۴	۱۴۰	توشیح الاصول	الفاضل محمد خیر الدین الفیضی بن احمد خلیل النوزی	سنہ ۱۲۹۰ھ	سنہ ۱۲۹۶ھ مطبوع	۵۶	
		اس کتاب میں بعض اصول شرعیہ کو عنوانِ جدید سے لکھا ہی۔ تسہیل وحفظ کے خیال سے مسائل مہمہ کو جدولی صورت میں ضبط کیا ہی۔ کتاب مفید اور نافع ہی۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی اوضح سبل الدین باجتہاد ائمۃ المجتہدین خاتمہ صفحہ ۵۳۔ علیه وعلی اخوانه اجناس التصلیة وانواع التحیة۔ آخر میں فہرست مطالب بھی منضم ہی۔ مولف سلمہ اللہ نے اس کتاب کو سلطان عبد الحمید خاں کے نام نامی پر معنون کیا ہی۔					
		رسالہ فی الاصول	ابو الحسن عبید اللہ بن الحسین الکرخی المتوفی سنہ ۳۴۰ھ				
		یہ رسالہ فن فقہ میں کتاب نمبر ۸۰۶ کے ساتھ مجلد ہی۔ اس رسالہ میں وہ اصول لکھے گئے ہیں جن پر فروعاتِ حنفیہ مُبتنی ہیں۔ مولف رحمہ اللہ نے صرف اصول کا ذکر کیا ہی۔ علامہ ابو حفص عمر بن محمد بن احمد بن اسمٰعیل النسفی المتوفی سنہ ۵۳۷ھ ہجری نے ہر ایک اصل کے ساتھ اُس کے نظائر و امثال بھی اضافہ کر دیے ہیں۔ نہایت مفید رسالہ ہی۔ عبارتِ آغاز صفحہ ۸۰۔ الاصول التی علیها مدار کتب اصحابنا من جهة الامام العالم خاتمہ صفحہ ۸۰ بقیته الاخری للثلاث۔ امام کرخی رحمہ اللہ بڑے رتبہ کے آدمی ہیں۔ علماء حنفیہ کے اعلیٰ طبقے میں شمار کیے جاتے ہیں۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اصحاب ابی حنیفہ میں مجتہدین میں سے ہیں۔ ان کی نسبت وسیع العلم و وسیع الروایت کہا گیا ہے۔ دو سو ساٹھ ہجری میں ان کی پیدائش ہوئی۔ علم فقہ ابی سعید البردعی سے اخذ کیا ہے جو دو واسطے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ عملاً بھی بڑے زاہد و متقی ہیں۔ اکثر صائم رہتے۔ ضرورت و افتقار کے وقت استقامت کو ہاتھ سے نہ دیتے۔ آخر عمر میں مفلوج ہو گئے۔ ضروری احتیاج کے خیال سے ان کے احباب نے سیف الدولہ کو ان کی حالت سے آگاہ کیا۔ جب کرخی رحمہ اللہ اس کیفیت پر مطلع ہوئے دعا کی۔ اللھم لا تجعل رزقی الا من حیث عودتنی۔ کہتے ہیں سیف الدولہ کے عطیہ آنے سے قبل ہی انتقال فرمایا۔ المختصر شرح الجامع الکبیر شرح الجامع الصغیر ان کے مولفات سے ہیں۔ انتقال کی تاریخ پندرہویں شعبان ۳۴۰ھ ہے۔ طبقات الحنفیہ</td></tr>
<tr><td>۶۸۴۸</td><td>۱۴۸</td><td>الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الاول</td><td>الشیخ الامام العلامہ سیف الدین ابوالحسن علی بن ابی علی بن محمد بن سالم التغلبی الآمدی الشافعی المتوفی سنہ ۶۳۱ھ</td><td>سنہ ۶۲۵ھ</td><td>سنہ ۱۳۳۲ھ مطبوعہ مصر</td><td>۴۰۷</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب کی تالیف شافعی مذہب کے اصول کی بنا پر ہے۔ چار قواعد پر کتاب کو مرتب کیا ہے قاعدہ پہلا۔ تعریف اصول فقہ۔ موضوع۔ غایت۔ وغیرہ کے بیان میں۔ دوسرا قاعدہ۔ ادلہ سمعیہ میں تیسرا قاعدہ احکام مجتہدین و مفتیین و مستفتیین میں۔ چوتھا قاعدہ بیان ترجیح طرق مطلوب میں۔ اس مطبع میں کتاب ہذا کے چار حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ اس میں قاعدہ اولی تمام و کمال اور کسی قدر دوسرے قواعد کے ابحاث بھی مذکور ہیں۔ اس فن میں یہ کتاب مستند اور مطمح انظار فضلا ہے علامہ شیرازی سے منقول ہے کہ کتاب المنتہی مولفہ ابن حاجب۔ اسی کا اختصار ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ خالق الافلاک و مدبرھا ختم صفحہ ۴۰۰ و ھذا آخر الکلام فی الاجماع چاروں جلدوں کے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز میں فہرست ابواب بھی رکھی گئی ہے۔					
۸۴۴۸	۱۴۹	الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الثانی	الشیخ الامام العلامہ سیف الدین ابوالحسن علی بن ابی علی بن محمد بن سالم الثعلبی الآمدی الشافعی المتوفی ۶۳۱ھ ہجری	۶۲۵ھ	۱۳۳۲ھ مطبوع مصر	۴۹۵	
		دوسرا جزء ہی بقیہ قاعدہ ثانیہ ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲ الاصل الرابع فیما یشترك فیہ الکتاب والسنۃ والاجماع وھو نوعان ختم صفحہ ۴۹۵ فی التخصیص بذکر الشرط والغایۃ ایضاً					
ایضاً	۱۵۰	الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۹۲	
		تیسرا جزء ہی بقیہ قاعدہ ثانیہ ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲ الصنف السادس فی المطلق والمقید اما المطلق۔ ختم صفحہ ۳۹۲۔ لا تخفی علی متاملھا الی قول الی یوم الدین					
ایضاً	۱۵۱	الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الرابع	ایضاً		۱۳۳۲ھ مطبوع مصر	۳۳۰	
		چوتھا جزء ہی۔ اس میں قاعدہ ثانیہ کا بقیہ۔ اور ثالث ورابع بتمامہ مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الباب					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

الثالث فی اقسام القیاس وانواعہ وھی خمس قسم۔ خاتمہ صفحہ ۳۴۳ وطائفۃ من المعتزلۃ البغداذیین

اس جلد کے آخری صفحہ پر اہلِ مطبع کی کم توجہی سے کسی قدر غلطی ہو گئی ہو لکھا ہے۔ تم الجزء الثالث ویلیہ الرابع۔ حالانکہ یہ رابع جزء ہے۔

علامہ آمدی تقریباً سلٰ۵ہجری میں۔ آمد میں پیدا ہوئے (آمد دیار بکر میں بلاد روم کے قریب ایک شہر کا نام ہے) وطن میں قرآن شریف پڑھنے کے بعد حنبلی مذہب کی فقہی کتابیں یاد کیں اور ایک مدت تک اسی مذہب کے پابند رہے۔ بہت زمانہ کے بعد شافعی مذہب کے مقلد بنے۔ وطن سے بغداد کا سفر کیا۔ بغداد میں علامہ ابوالفتح جیلی سے فقہ کی تکمیل کی۔ اور ابوالفتح بن شاتیل سے علم حدیث کی سماعت کی۔ علوم نظریہ وعقلیات میں بھی مہارت تام پیدا کی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد دیار مصریہ میں تشریف لے گئے وہاں بہت زمانہ تک اعلیٰ پیمانہ پر تدریس کا کام کیا۔ کمال علمی کی شہرت دور دور پھیل گئی۔ بہت سے طالب علوم فیض درس سے منتفع ہوئے۔ بحث ومناظرہ میں ان کو خاص ملکہ تھا۔ مباحثہ میں مقابل ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ قاہرہ میں اسی وجہ سے۔ علماء ہمعصر ان کے مخالف ہو گئے۔ تعصباً بیجا اتہامات کا ان کو نشانہ بنایا۔ فلاسفہ بیدین کے ہم خیال اور فاسد الاعتقاد ٹھہرائے گئے۔ ان کے قتل کی بابت محضر تیار کیا گیا۔ ان دشواریوں کی وجہ سے خفیہ طور پر قاہرہ سے حماۃ چلے گئے اور وہاں سے دمشق میں بود وباش کا اہتمام کیا۔ یہاں مدرسہ عزیزیہ میں۔ علمی مشاغل میں مشغول رہے۔ مؤلفات ان کے بیس سے زیادہ بیان کیے گئے ہیں کتاب الابکار فی اصول الدین احکام فی اصول الفقہ۔ منائح القرائح۔ شرح جدل الشریف۔ منتہی السول فی الاصول وغیرہ وغیرہ ان کی تالیفات سے ہیں۔ تیسری صفر سہ شنبہ کے روز چھ سو اکتیس (۶۳۱) ہجری دمشق میں وفات پائی۔ طبقات للسبکی وغیرہ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۴۴۰	۱۵۲	معیار الافکار ومسبار الانظار	مولینا السید کلب مہدی النقوی بن السید کلب باقر الہندی النصیر آبادی		مطبوع لکھنو	۷۲	
یہ کتاب امامیہ مذہب کی ہے۔ بعض اصولی قواعد کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ البالغ حجتہ ظواھر آیاتہ فلا تعارضھا۔ خاتمہ صفحہ ۲، فلا یجوز بشئ مما ذکر الیٰ قول و آلہ الغرّ المیامین۔ مؤلف کتاب کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔							
۴۹۰۰	۱۵۳	کشف الاسرار شرح اصول البزدوی المجلد الاول والثانی	علامہ عبد العزیز بن احمد بن محمد علاء الدین البخاری الحنفی المتوفی سنہ ۷۳۰ھ		سنہ ۱۳۰۷ھ مطبوع	۷۲۴	

کتاب اصول بزدوی مؤلفہ امام فخر الاسلام علی بن محمد البزدوی الحنفی المتوفی سنہ ۴۸۲ھ اس فن میں نہایت مستند اور ادق کتاب ہے۔ صعوبت و ایجاز کی وجہ سے کثیر شروح اس پر لکھی گئی ہیں۔ نسخۂ ہذا بھی اسی کتاب کی شرح ہے۔ یہ شرح دیگر شروح سے حجماً بھی زائد اور افادۃً بھی بہت مفید ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے اصل متن کے غوامض مشکلہ اور رموز معضلہ کو بڑی خوش اسلوبی اور بیان واضح سے حل کیا ہے۔ اس مطبع میں کتاب ہذا کی چار اجزاء پر تقسیم کی ہے۔ اس مجلد میں پہلے دو جزء ہیں جن کو مجلد اول و ثانی سے تعبیر کیا ہے۔

عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ مستور السر فی شبکات الارحام بلا مظاھرۃ ومعونۃ۔

عبارت ختم صفحہ ۴۰۴۔ باب بیان قسم الانقطاع والحمد للّٰہ رب العالمین وصلواتہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۰۰	۱۵۴	کشف الاسرار شرح اصول البزدوی المجلد الثالث والرابع	علامہ عبدالعزیز بن احمد بن محمد علاء الدین البخاری الحنفی المتوفی ۷۳۰ھ ہجری		مطبوع ۱۳۰۷ھ	از ۷۲۲ تا ۱۵۲۱	
		اس مجلد میں دو پچھلے اجزاء ہیں۔ جو جلد ثالث و رابع سے تعبیر کئے گئے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۷۲۲۔ باب بیان قسم الانقطاع الارسال خلاف التقیید۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۲۱ بخلاف طعام نفسہ والحمد للہ رب العالمین۔ شارح رحمہ اللہ علماء احناف میں جلیل القدر فاضل ہیں۔ ان کا تفقہ بہت بڑھا ہوا ہے اپنے چچا امام العلماء محمد بن محمد بن الیاس المایمرغی تلمیذ شمس الائمہ محمد الکردی کے شاگرد ہیں۔ اسی کتاب کے دیباچہ میں اصول بزودی کی قراءۃ کی اسناد بھی مصنف تک تحریر کی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی مصنفات مقبولہ ان کے ہیں۔ التحقیق:۔ جو منتخب الحسامی کی شرح ہے اور اصول فقہ میں نہایت معتمد و معتبر مانی جاتی ہے۔ وہ بھی انہیں کی تالیف ہے۔ صاحب کشف الظنون نے ۷۳۰ھ ہجری میں ان کی وفات لکھی ہے۔ الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ					
۵۲۲۰	۱۵۵	الہادی فی شرح المبادی	لم یصرح المولف باسمہٖ		قلمی	۳۷۴	
		تقطیع کتابت ۶½ × ۳ انچ۔ سطور ۱۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ لکھنوی۔ کتابت سیاہی سے۔ صرف متن کی عبارت پر خط شنجرفی کشیدہ ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پیوند کاری زیادہ اثر کرم خفیف ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب مبادی الوصول فی علم الاصول۔ مولفہ علامہ حسن بن یوسف بن مطہر الحلی متوفی سنہ ۷۲۶ ہجری کی شرح ہی۔ مبادی الوصول۔ اصول فقہیہ امامیہ میں معتبر و مستند کتاب ہے۔ شارح نے مطالب متن کی عمدہ عنوان سے تشریح کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ موصل الاصول۔ خاتمہ ۳۰۴۔ و الہ وعترۃ الاتقیاء۔ (فاضل شارح نے اس شرح میں اپنا نام ظاہر نہیں کیا دوسرے ذریعہ سے بھی باوجود تلاش حضرتِ شارح کی تحقیق نہیں ہوئی)۔					

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۳۲۲) فہرست اوّل

فن کلام

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۵۲	۳۳۳	شرح المواقف	علامۃ الدہر میر سید شریف علی بن محمد بن علی الجرجانی الحنفی المتوفی سنہ ۸۱۶ھ	سنہ ہجری	قلمی	۷۳۴	

تقطیع کتابت مع جدول، ۷×۱/۲ ۳- انچ- سطور ۲۵- لوح وجدول لاجوردی وطلائی- کاغذ دیسی خط نستعلیق اوسط درجہ کا- کتابت متن سرخی اور کتابت شرح سیاہی سے- کاتب کا نام تحریر نہیں- تمام اوراق پر پیوند کاری اور کرمخوردگی کا اثر ہے-

مواقف فی علم الکلام- مولفہ قاضی عضد الدین عبد الرحمن بن احمد الایجی متوفی سنہ ۷۵۶ھ کی مشہور کتاب ہے اس کی متعدد شروح ہیں- یہ شرح بھی اسی متن کی ہے- منجملہ دیگر شروح کے- یہ شرح مقبول ومتداول ہے زیادہ تر درس وتدریس کا مدار علیہ یہی ہے- مفید ومعتبر سمجھی جاتی ہے- عبارت آغاز صفحہ ۲- سبحانَ من تقدست سبحات جماله عن سمة الحدوث والزوال- صفحہ ۳۴ وبالجملة فالا دلة للذکر علی امتناع تداخل بعد الجسم- خاتمہ صفحہ ۳۳، وقد وقع الفراغ من تالیفه الی قوله سیّد اکبر اکبرا

میر سید شریف- علامہ زمانہ- فاضل یگانہ- مشہور ومعروف شخص ہیں- تمام فنون عقلیہ اور جملہ علوم نقلیہ میں اعلیٰ واکمل مسلم الثبوت ہیں- تحریر وتقریر اور بحث وجدل میں خاص ملکہ رکھتے- شعبان سنہ [illegible]ھ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							جرجان میں پیدا ہوئے۔ طفولیت کے زمانہ میں عربیت کے طرف متوجہ ہوئے۔ بہت قلیل زمانہ میں فنون عربیہ میں مہارت تام پیدا کرلی۔ اُسی زمانہ میں وافیہ شرح کافیہ کا حاشیہ بھی تالیف کیا۔ ہرات پہنچکر علامہ قطب الدین رازی سے اون کے بعض مصنفات۔ شرح رسالہ شمسیہ۔ شرح المطالع وغیرہ پڑھنے کا قصد کیا۔ علامہ نے ان کی ذکاوت و فطانت اور اپنی کبرسنی کی وجہ سے۔ ملا مبارک شاہ منطقی جو اُن کے تلمیذ خاص مصر میں مدرس تھے۔ اُن کی خدمت میں جانے کی ہدایت کی۔ سید شریف نے مصر پہنچکر اُن سے کتب مطلوبہ کی تکمیل کی۔ اور علوم شرعیہ کو۔ علامہ اکمل الدین محمد مصنف عنایہ حاشیہ ہدایہ سے پڑھا۔ تصوف میں تعلق خاص۔ خواجہ علاء الدین العطار البخاری سے ہے۔ تحصیل علوم کے بعد ان کے فضل و کمال کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ اقران و امثال میں ممتاز و اعلیٰ رتبے کے مشہور ہوگئے۔ مصر کی معاودت کے بعد شیراز کو موطن و مسکن بنایا اور ایک مدت تک وہیں مشاغل علمی و تدریس میں مشغول رہے۔ جب شیراز پر امیر تیمور کا تسلط ہوا۔ اور سید شریف اعزاز شاہی سے ممتاز ہوئے۔ شاہی حکم سے سمرقند چلے آئے۔ علامہ تفتازانی سے (جو امیر تیمور کی مجالس کے صدر الصدور تھے) اکثر مباحثات و مناظرات کا اتفاق رہتا۔ امیر تیمور کی نظر میں۔ سید شریف مرتبہ علمی میں۔ علامہ تفتازانی سے کم نہ تھے۔ سنہ ۷۹۱ھ میں کسی خاص مسئلہ میں ان دونوں حضرات کے مابین مباحثہ ہوا۔ جس میں علامہ نعمان الدین خوارزمی معتزلی حکم قرار پائے۔ انھوں نے سید شریف کے قول کو راجح اور غالب ظاہر کیا۔ اس غلبہ کا شہرہ عام و خاص میں مشتہر ہوگیا۔ اس امر کی عام شہرت سے علامہ تفتازانی کی سخت توہین ہوئی۔ علامہ کو بھی اس کا صدمۂ عظیم ہوا۔ علامہ نے اسی غم و الم میں سنہ ۷۹۲ھ میں سمرقند میں انتقال کیا۔ میر سید شریف امیر تیمور کی حیات تک سمرقند میں رہے۔ امیر کی رحلت کے بعد۔ شیراز واپس آگئے۔ چھٹی تاریخ ربیع الاوّل چار شنبہ کے روز سنہ ۸۱۶ھ میں شیراز میں وفات پائی۔ اِن کے مشاہیر تلامذہ میں علامہ فخر الدین العجم سید علی العجمی۔ فتح اللہ الشروانی وغیرہم ہیں۔ تصنیفات میں ۵۰ پچاس سے زیادہ کتابیں ہیں۔ اشہر مصنفات

* شاہ شجاع بادشاہ مظفری (حافظ شیرازی ...) نے سید شریف کو ... دار الشفاء شیراز [illegible] ... دیوان حافظ [illegible] ...)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کے اسماء یہ ہیں:- حاشیہ شرح التجرید۔ شرح المواقف۔ شرح القسم الثالث من المفتاح۔ حاشیۃ المطول۔ شرح المختصر الابہری حاشیۃ الکشاف۔ رسالہ فی تحقیق معنی الحروف۔ صرف میر۔ نحو میر۔ صغرے۔ کبرے۔ میر قطبی۔ حاشیہ شرح المطالع۔ شرح الفرائض السراجیہ۔ شریفیہ فی المناظرہ۔ شرح تذکرۃ الطوسی۔ رسالہ فی تعریفات الاشیاء حاشیۃ المشکوۃ۔ شریفیہ شرح الکافیہ بالفارسیہ وغیر ذلک۔ (بغیۃ الوعاہ۔ الفوائد البہیہ)					
۵۰۹۸	۳۴۴	رسائل ثمانیہ	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملۃ والدین الشیر بصدرائے شیرازی المتوفی سنہ ۱۰۵۰ھ علی الاختلاف		مطبوعہ ہرات سنہ ۱۳۰۲	۳۰۰	
		آٹھ رسائل مختصر تحت کا مجموعہ ہے۔ جملہ رسائل اسی مؤلف کی تالیف ہیں۔ اکثر حصہ ان رسائل کا مسائل کلامیہ کے متعلق ہے۔ رسالہ نمبر ۱ موسومہ رسالہ فی الحدوث۔ صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۰۹ تک۔ عبارت آغاز سبحانک اللھم من قدیم تفرد بالقدم نمبر ۲ رسالہ فی اتصاف الماہیۃ بالوجود صفحہ ۱۱۰ سے صفحہ ۱۱۹ تک ابتدا الحمد لواھب الحیوۃ والعقل نمبر ۳۔ رسالہ فی التشخص۔ صفحہ ۱۲۰ سے صفحہ ۱۳۲ تک آغاز الحمد لواھب العقل والحکمہ نمبر ۴ رسالہ فی سریان الوجود صفحہ ۱۳۲ سے صفحہ ۱۴۰ تک۔ افتتاح لحمدک یا من تجلت بذاتک نمبر ۵ رسالہ فی القضا والقدر۔ صفحہ ۱۴۰ سے صفحہ ۲۳۰ تک۔ شروع الحمد للہ الذی اخرج من مکنونات عنایتہ ما ادرج بالقلم نمبر ۶ رسالہ فی الواردات القلبیہ صفحہ ۲۳۰ سے صفحہ ۲۷۰ تک آغاز۔ بعد الحمد لمبدع النفس والعقل نمبر ۷ رسالہ مسماۃ باکسیر العارفین صفحہ ۲۷۰ سے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۱۴۰ تک ابتدا سبحانك اللھم یا مبدع العقول والنفوس نمبر ۸ رسالہ فی الحشر صفحہ ۱۴۱ سے صفحہ ۲۰۰ تک آغاز کلام. الحمد للہ رب الاخرۃ والاولیٰ۔ صدرائے شیرازی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۰ پر تحریر ہے۔					
۱۱۴۲	۳۲۵	الحاشیہ علی حاشیہ میرزا جان علی الشرح الجدید والحاشیۃ القدیمہ	الفاضل الاجل آقا حسین بن جمال الدین خوانساری المتوفی عشر ثامن من قرن حادی عشر	سنہ ۱۰۶۰ھ	قلمی	۶۱۰	
		تقطیع کتابت ½۷ × ½۴ انچ سطر ۱۵۔ خط پختہ نستعلیق۔ کتابت سیاہی و قدرے سرخی سے کاغذ دیسی۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں۔ تقریباً پوری کتاب پر پیوند کاری اور کرم خوردگی کا اثر ہے۔ صفحہ ۲۶۴ پر صرف ایک سطر لکھ کر باقی صفحہ سادہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگلے صفحہ ۲۶۵ کی عبارت کا تطابق بھی ماسبق سے نہیں پایا جاتا۔ تجرید الکلام مولفہ خواجہ نصیر الدین طوسی متوفی ۶۷۲ھ ہجری جو فن کلام میں مشہور و مقبول کتاب ہے بڑے بڑے فضلا اور کملا نے شروح و حواشی اس پر لکھے ہیں۔ منجملہ دیگر شروح کے علامہ شمس الدین محمود اصفہانی متوفی ۷۴۶ھ کی شرح مسمّی بتشیید القواعد فی شرح تجرید العقائد۔ شرح قدیم کے نام سے اور علامہ قوشجی متوفی ۸۷۹ھ کی شرح۔ شرح جدید کے نام سے مشتہر ہے۔ اس شرح جدید پر محقق دوانی متوفی ۹۰۸ھ ہجری نے جو اول تحشیہ کیا ہے وہ قدیمہ کے لقب سے نامزد ہے۔ اور علامہ صدر الدین شیرازی متوفی فی جمادی ۹۳۰ھ کے اعتراضات و مواخذات کی تردید و دفع میں ثانیاً جو حاشیہ لکھا ہے وہ جدیدہ کہا جاتا ہے۔ شرح جدید قوشجی اور قدیمہ دوانی پر محقق اجل میرزا جان شیرازی متوفی ۹۹۴ھ نے مباحث جواہر و اعراض تک حاشیہ لکھا ہے۔ نسخہ ہذا اس حاشیہ کا					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حاشیہ کا آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین لا یبعد ان یقال فی ترک الموصوف الخ صفحہ ۱۰۰ اذ مدار کا علی ان للوجب لا یخفی انہ لیس فی اصل الحاشیۃ صفحہ ۳۲۰ قولہ واما ثانیا فلان عبارت خاتمہ صفحہ ۴۱۰ فینسب علیہا الیہ بالعرض۔ دو جلدیں قلمی کتاب کی اور بھی ہیں، جو نمبر ۵۹ و نمبر ۲۰۱ پر درج ہیں۔ فاضل محشی اعلم علماء زمان اور افضل فضلاء دوران مانے گئے ہیں۔ مرکز تحصیل علوم آپ کا اصفہان ہے فطرت عالی ساتھ لیکر آئے تھے، بہت تھوڑا زمانہ مشاغل علمی میں بسر کرنے سے اقران و امثال سے فائق ہو گئے۔ اگر مبالغہ کی حد تک نہ پہنچے تو یہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ فحول علماء سلف سے بھی اسبق و اعلیٰ بن گئے اکثر علوم میں تصانیف عالیہ آپ کی علماء کرام کی مدار علیہ ہیں۔ مدرسہ اصفہان میں زمانہ کثیر تک تدریس کا کام کیا۔ بیشتر علماء ایران کو آپ سے شرف تلمذ ہے۔ کبھی کبھی تفریح طبع کے لحاظ سے شعر گوئی کی طرف بھی توجہ فرماتے۔ یہ رباعی آپ کی طبع نقاد کا نتیجہ ہے۔ ای باد صبا طرب فزا می آئی ÷ از طرف کدامین کف پا می آئی از کوی کہ برخاستہ راست بگو ÷ ای گرد بچشم آشنا می آئی آپ کا سنہ وفات صحیح طور پر دریافت نہیں ہوا مگر اس قدر قابلِ تسلیم ضرور ہے کہ ایک ہزار اکھتر سے اسی تک آپ کی وفات ہو چکی ہے۔ (ریاض الشعراء تذکرہ میرزا طاہر نصیرآبادی وغیرہما)					
۴۱۰۲	۳۲۶	سلطان الحرمین وامام القبلتین	ملا نور الدین بن اسماعیل رامپوری	سنہ ۱۱۶۳ھ	قلمی سنہ ۱۱۶۳ھ	۲۵۸	
		تقطیع کتابت ۶¾ × ۲¼-۲ انچ۔ سطر ۲۲۔ خط الصورت نسخ طالب علمانہ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب غالباً خود مولف ہی ہیں۔ پوری کتاب پر کرم خوردگی کا زیادہ اثر اور پیوند کاری ہے ورق نمبر ۵۸ کا صفحہ پہلا۔ نصف کے قدر، دوسرا پورا سادہ ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ ایک معمولی کتاب ہی جس طرح کم درجہ کے طلبا بے جوڑ ادھر اُدھر کی باتیں بلا تحقیق اپنی استعداد کے موافق لکھ لیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کتاب میں مختلف مضامین بے ربط وضبط تحریر ہیں۔ کہیں عبدالمجید خاں سلطان روم کو خلیفہ بیت اللہ اور مقتدا رسلین بنانے کی کوشش کی ہے۔ کہیں اُن کی خوبی حنفی مذہب ہونے سے ثابت کی ہی۔ کہیں حنفی مذہب کی حقانیت میں اس قدر مبالغہ کیا ہی کہ اس مذہب کے منکر کو کافر قرار دیا ہی۔ اور اس دعوے پر جو دلائل پیش کیے ہیں اُن سے حضرت مولف صاحب کے مبلغ علم کا پورا پورا اندازہ ہو سکتا ہی۔ ان امورات کے علاوہ کچھ اصول کلامیہ اور مسائل فقہیہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اُن کا بیان بھی کافی طور پر نہیں ہو سکا ہے۔ یہ نسخہ کتب خانہ میں پہلے سے بھی موجود ہی۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں ایک قلمی نسخہ کن فیکون کے نام سے خرید ہوا ہے جو بعینہ یہی ہے۔ صرف اس قدر تفاوت ہے کہ اس جدید نسخہ میں ہر ایک مسئلہ کو جداگانہ رسالہ سے علیحدہ علیحدہ حمد و نعت لکھ کر نامزد کر دیا ہے کسی کا نام کن فیکون رکھا گیا ہی۔ کسی کو توبہ نصوح۔ کتاب اللہ الوہاب۔ نصر اللہ بجمیع خلفا بیت اللہ بعیۃ الرحمٰن وغیرہ سے موسوم کیا ہے۔ اور عجیب بات یہ کی گئی ہے کہ بعض رسائل کے مولف کا نام تو ملا نور الدین تحریر ہے بعض میں یہ نام مٹا کر احمد خلیل اللہ محمد اسمٰعیل شاہ۔ مولف لکھے گئے ہیں۔ حالانکہ انداز کتابت تسیر عبارت روش بیان۔ ایک ہی انداز پر ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ مُولف تمام رسائل و بیانات کے ملا نور الدین ہی ہیں۔ اسماعیل شاہ نے تحریف و سرقہ کیا ہے۔ اس کتاب میں سوا اس خوبی کے کہ ایک رامپوری ملا کی تالیف ہے اور کوئی حسن قابلِ ذکر نہیں۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ معناہ الکمال التام للہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۰ قد تم سلطان الحرمین فی تاریخ خمسۃ وعشرین من شہر جمادی الثانی من سنۃ الہجریۃ نسخہ سابق خریدشدہ۔ ۳ فروری سنہ ۱۹۱۵ نمبر ۴۰ سے نمبر ۲۱۴ تک اسی فن میں درج ہے۔ مولف کتاب رامپور کے رہنے والے ہیں۔ نواب فردوس مکان کے عہد مبارک میں رام پور موجود تھے۔ تفصیلی حال ان کا دریافت نہیں ہوا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١١٠٨	٣٣٠٦	منظومۂ لامیہ	العلامہ شہاب الدین ابی العباس احمد بن عبداللہ الجزائری المتوفی سنہ ٩٨٠ھ (فہرست خدیویہ مصریہ)		قلمی سنہ ١١٢١ھ	٢٨	

تقطیع کتابت ٥ ½ × ٣ ½ انچہ سطر ١٥ خط و کاغذ عرب - کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - تمام اوراق کے صرف ایک گوشہ پر کسی قدر کرمخوردگی ہے - باقی تمام اوراق پر اثر کرم و پیوند کاری سے محفوظ ہیں -

مختصر رسالہ ہے منظوم - تین سو ترپن (٣٥٣) اشعار ہیں - وجود اور وحدانیت واجب تعالیٰ جل مجدہ کا - دلائل عقلیہ سے ثبوت اور صفات سبعہ - حیات - سمع - بصر - علم - ارادہ - قدرۃ - کلام - کا - قدم و دوام بیان کیا گیا ہے - علاوہ اس کے بعض دوسرے ضروری امورات کی بھی توضیح کی گئی ہے جن کا ضبط کرنا مسلمان کے لیے لابد ہے - اس کتاب کے دو نسخے قلمی اور بھی کتب خانہ میں ہیں ایک مجموعہ نمبر ٨٢ پر دوسرا ہمراہ کتاب نمبر ١٩٩ فن کلام میں فہرست مطبوعہ سنہ ١٩٠٠ء میں اس رسالہ کو دونوں جگہ العقائد الجزائریہ کے نام سے موسوم کیا ہے -

ابتدا صفحہ ٢ - الحمد للہ وھو الواحد الازلی - سبحانہ جل عن شبہ وعن مثال

خاتمہ صفحہ ٢٠ - والآل والصحب ثم التابعین لھم ممن من الحق والاحسان لم یحل

مؤلف رحمہ اللہ - علامہ ابی عبداللہ محمد بن یوسف التلمسانی الشہیر بالسنوسی متوفی سنہ ٨٩٥ھ کے ہمعصر ہیں جو اسی رسالہ کے شارح ہیں - فہرست خدیویہ مصریہ میں مؤلف کا سنہ وفات سنہ ٩٨٠ھ تحریر ہے زیادہ تفصیلی حال ان کا - باوجود تلاش کے - نہیں ملا -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۸۴	۳۲۸	الملل والنحل لابن الحزم الظاہری مع الملل والنحل شہرستانی	علامہ ابو محمد علی بن احمد المعروف بابن حزم الظاہری المتوفی سنہ ۴۵۶ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ	۲۲۴	

یہ کتاب مذاہب باطلہ کی تعدید و تردید میں ہے۔ اس مبحث خاص میں اسی نام سے بہت سے فضلا کے مصنفات ہیں۔ اس مطبع میں نسخہ ہذا کو (الفصل فی الملل والاہواء والنحل) کے نام سے موسوم اور چند اجزا پر منقسم کیا ہے۔ یہ پہلا جزء ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قال الامام ابو محمد علی بن احمد بن حزم رضی اللہ عنہ۔ الحمد للہ کثیرا وصلی اللہ علی محمد عبدہ ورسولہ خاتم انبیائہ بکرۃ واصیلا۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۴۔ فی بیان فساد کل ما ھم علیہ۔ وباللہ تعالی التوفیق۔

ابن حزم سلخ رمضان المبارک روز چہارشنبہ سنہ ۳۸۴ھ۔ صبح صادق یا طلوع آفتاب کے وقت قرطبہ میں (جو اندلس میں ہے) پیدا ہوئے۔ علم حدیث کے بہت بڑے عالم و حافظ تھے حدیث دانی کے علاوہ تمام علوم اسلامیہ میں جملہ علماء اندلس سے ممتاز اور اعلی۔ اور تمام علوم متعارفہ میں جامع و ماہر کہے گئے ہیں۔ پہلے شافعی المذہب تھے۔ پھر مذہب اہل ظاہر کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور اُن کے والد منصور۔ ابی عامر محمد بن ابی عامر کے وزراء میں رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلا حصۂ عمر کا بڑی خوش حالی و فارغ البالی سے گذرا۔ دوسرے حصۂ زندگانی میں دنیا کی بے رغبتی غالب آئی۔ اس آخری حصہ کو زہد و فقر کے ساتھ بسر کیا۔ تالیفات کثیرہ کے مولف ہیں۔ تالیفات کی تعداد چار سو مجلدات تک محدود ہوئی ہے۔ بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں:۔

الایصال الی فہم الخصال۔ یہ بہت بڑی کتاب جامع تمام شرائع اسلام۔ اور اقوال صحابہ و تابعین و ائمہ مسلمین سے پُر ہے۔ کتاب الاحکام لاصول الاحکام۔ کتاب فی الاجماع۔ اس کتاب

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی ترتیب ابواب فقہیہ کے انداز پر ہے۔ کتاب فی مراتب العلوم۔ کتاب اظہار تبدیل الیہود والنصاریٰ للتوراۃ والانجیل۔ کتاب فی المنطق۔ وغیرذلک۔ علامۂ فنون اور امام وقت ہونے کے علاوہ ادیب شاعر۔ طبیب۔ بہت بڑے ہیں۔ طب میں بھی کچھ رسائل اور ادب میں چند مولفات ہیں۔ فطانت وذکاوت کی بدولت تمام علما پر زبان درازی۔ ہر ایک فقیہ پر نکتہ چینی وعیب بینی کرتے۔ اسی وجہ سے عام طور پر قلوب ان سے برگشتہ ہو گئے۔ تضلیل وتکفیر پر خاص وعام کا اجماع ہو گیا۔ خلیفۂ وقت پر سوءظنی اس درجہ غالب ہوئی کہ تعذیب وتخریب کی نوبت آئی۔ آخرکار شہر بدر کردیے گئے۔ بادیہ لیلہ میں جاکر مقیم ہوئے پیمانۂ حیات لبریز ہوچکا تھا۔ اسی مقام پر یا دست لیشم میں (؟) ایک سو تیرہ ہے آخر شعبان ۶۰۶ھ ہجری ہیں۔ اس عالم کی کشاکش سے ہمیشہ کے لیے سبکدوش ہو گئے۔ (ابن خلکان)					
		الملل والنحل للشہرستانی ناتمام	الامام ابوالفتح محمد بن عبدالکریم الشہرستانی المتکلم علی مذہب الاشعری المتوفی ۵۴۸ھ ہجری				
							کتاب مذکورۂ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ مباحث کلامیہ میں اس نام سے جس قدر اور کتابیں ہیں ان سب میں یہ کتاب مشہور ومقبول ہے۔ مسائل کو بہت بسط وتفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ناتمام کتاب ہے۔ بحث مذاہب اہل العالم میں سے صرف آغاز مذاہب الباقریہ والجعفریہ تک تحریر ہے اس کتاب کے چند نسخے اور مطبوع وقلمی کامل وناقص نمبر ۔۔ سے نمبر ۔۔ تک اسی فن میں درج ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ حمد الشاکرین بجمیع محامدہ کلہا خاتمہ ۲۲۴۔ ویفیض علی العالمین

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

له ا سهار

علامہ ابوالفتح الشہرستانی کا سنہ ولادت دائرۃ المعارف میں ۴۶۷ھ ہجری تحریر ہے۔ ابن خلکان نے اس سنہ کے علاوہ ابن سمعانی سے ۴۷۹ھ کی بھی روایت لکھی ہے۔ شہرستانی اعظم علماء متکلمین اعلیٰ درجہ کے فقیہ۔ قوی الذہن۔ کثیر الحفظ۔ واعظ بے مثل۔ مشہور انام۔ مقبولِ خاص وعام ہیں۔ ۵۱۰ھ میں بغداد پہنچے تین سال وہاں بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ رہے۔ علم کلام میں ابی القاسم الانصاری اور علم فقہ میں احمد الخوافی۔ ابی نصر القشیری۔ سے تلمذ ہے۔ کثیر محدثین سے علم حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان سے بھی بیشتر لوگوں کو سماعت حدیث کا اتفاق ہوا ہے مصنفات میں ان کی یہ کتابیں مشہور ہیں:۔ نہایت الاقدام فی علم الکلام۔ کتاب الملل والنحل۔ المناہج والبیان۔ کتاب المصارعۃ۔ تلخیص الاقسام لمذاہب الانام۔ غایۃ المرام۔ دقائق الاوہام۔ الارشاد الی عقائد العباد۔ المبدء والمعاد۔ شرح سیرۃ یوسف۔ الاقطار فی الاصول۔

آخر شعبان ۵۴۸ھ یا ۵۴۹ھ میں شہرستان میں وفات ہوئی۔

شہرستان۔ بفتح الشین المعجمہ وسکون الہاء وفتح الرّاء وسکون السین المہملہ وفتح التاء المثناہ وبعد الالف نون۔

فارسی ترکیب ہے۔ تین شہروں کا نام ہے۔ پہلا شہرستانِ خراسان۔ نیشاپور وخوارزم کے درمیان مشہور شہر ہے۔ عبداللہ بن طاہر۔ امیر خراسان نے زمانہ خلافت مامون میں بنا کیا ہے۔ اس جگہ بڑے بڑے فضلا اور کملا ہوئے ہیں۔ مؤلف بھی اسی شہرستان کے رہنے والے ہیں۔ دوسرا شہرستان قصبہ ناحیہ سابور۔ ارضِ فارس میں جو آباد جگہ تھی۔ ہر قسم کے میوہ جات باغات۔ عیون۔ مساجد وغیرہ کثرت سے تھیں۔ اب ویرانی وخرابی کی حالت میں ہی۔ تیسرا شہرستان متعلق اصبہان جس میں امام راشد بن مسترشد کی قبر ہے۔ (دائرۃ المعارف۔ ابن خلکان)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۲۰	۳۲۹	ملاطفۃ الاحباب	مولوی محمد طیب عربی ثم الرامفوری۔ المتوفی سنہ ۱۳۳۲ھ	سنہ ۱۳۱۲ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ھ رامپور	۵۸	

اس کتاب میں تردید وابطال اقوال حضرت مولنا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا ہے۔ جو تقلید ائمہ مجتہدین کی فرضِ قطعی ہونے کے قائل ہیں۔ مؤلف نے اس کتاب میں براہینِ عقلیہ اور دلائلِ نقلیہ سے۔ استحبابِ تقلید سے بھی انکار کیا ہے۔ چہ جائیکہ وجوب و فرضِ قطعی آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین مفیض الحق علی المهتدین خاتمہ صفحہ ۵۰۔ والحمد للہ رب العالمین

مؤلف عفر اللہ لہ۔ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ صغر سنی میں تحصیل علوم کی غرض سے عہد نواب خلد آشیاں طاب اللہ ثراہ میں رامپور آئے۔ ریاست سے بقدر خور و نوش وظیفہ مقرر ہوگیا۔ حضرت مولنا ارشاد حسین صاحب رامپوری مجددی اور جناب مولنا عبد الحق صاحب خیرآبادی کے حلقۂ درس میں داخل ہوئے۔ جملہ کتب درسیہ انھیں حضرات کے یہاں ختم کیں بعد فراغت علوم ضروریہ مدرسہ عالیہ میں عہدۂ مدرسی ادب پر مامور ہوئے۔ ایک مدت بعد اسی مدرسہ کے پرنسپل مقرر ہوگئے۔ کچھ زمانہ کے بعد بعض وجوہات سے مدرسہ سے علحدہ ہوکر حیدرآباد چلے گئے۔ حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم نے بہ نظر قدر دانی طلب فرماکر۔ بلا خدمت وہی وظیفہ جو حالت پرنسپلی میں مدرسہ میں ملتا تھا۔ جاری فرمادیا جو آخر وقت تک قائم رہا۔ یہیں رامپور کے ایک شریف خاندان میں نکاح۔ اور یہیں کی بود و باش اختیار کرلی تھی۔ تین لڑکیاں دو لڑکے ان سے متولد ہوئے۔ ایک لڑکی دونوں لڑکے۔ عالم شباب میں ان کی حیات ہی میں فوت ہوگئے۔ دو لڑکیاں باقی ہیں۔ جن کی شادی رامپور ہی میں ہوئی ہے۔ رامپور کے قیام کے زمانہ میں ایک مرتبہ مع اہل و عیال کے مکہ مکرمہ گئے تھے۔ کچھ زمانہ وہاں قیام کرکے واپس آگئے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب کے علاوہ اور بھی مؤلفات ان کے ہیں۔ الصّارم القرضات۔ القولة الحامدیہ علی الحملة الاستبدادیہ۔ التحفة الحامدیہ۔ النفحة الاجمالیة فی الصّلات الفعلیہ۔ ۲۰۔ ذیقعدہ روز جمعہ سنہ تیرہ سو چونتیس ہجری میں ناگہانی موت سے رامپور میں انتقال ہوا۔ مسجد چرخ میں مدفون ہوئے۔ (جامع اوراق)					
۱۳۱۳	۳۳۰	حاشیہ شرح مؤاقف	مولوی عبدالحکیم بن شیخ شمس الدین سیالکوٹی المتوفی ۱۰۶۷ھ		قلمی	۵۸۰	
		تقطیع کتابت مع جدول ۱/۲ ۱۰ × ۱/۲ ۴ ۔ انچہ سطر ۲۲۔ جدول سرخ و سبز۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا کاغذ دیلی۔ ابتداً لفظ قولہ کو سرخی سے باقی عبارت سیاہی سے لکھی ہے۔ چند اوراق کے بعد کہیں (قولہ) کی جگہ سادہ چھوڑ دی گئی ہے۔ کہیں سیاہی سے لکھا ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق کے حواشی پر کرمخوردگی کا اثر زیادہ ہے۔ پیوند کاری سے محفوظ ہے۔ عبارت کتاب بعض جگہ صحت سے عاری ہے۔ ابتدائی ورق پر مہر میر معصوم فدوی بادشاہ غازی محمد فرخ سیر کی چسپاں ہے۔ شرح مواقف مؤلفہ سید شریف متوفی ۸۱۶ھ کا حاشیہ ہے۔ فاضل محشی نے جملہ ستہ مواقف سے موقف رابع کے مقصد سادس بحث۔ الایض۔ الکنۃ۔ تک تحشیہ کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللّٰھم لک الحمد حمدا یوافی نعمک ویکافی مزید کرمک۔ صفحہ ۲۳۶۔ قال المحقق فی شرح الاشارات الھیولی انما تصیر ھذہ الھیولی خاتمہ صفحہ ۵۰۹ وقد تم تحقیقہ فی بحث المیل۔ فاضل سیالکوٹی علامۂ ہندوستان اور سرآمد علماء پنجاب ہیں۔ خاک پنجاب سے اس فضل و کمال کا شخص اس وقت تک پیدا نہیں ہوا۔ اپنے زمانہ کے کبار علماء اور خیار فضلاء میں تسلیم کیے گئے ہیں۔ مولنا کمال الدین کشمیری کے ارشد تلامذہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ہمعصر اور معتقد با اخلاص ہیں۔ آپ نے۔ آفتاب پنجاب کا خطاب ان کو دیا تھا۔ عہد جہانگیری میں اپنے وطن سیالکوٹ میں تدریس وتصنیف کے کام میں سرگرم رہتے۔ جب شاہجہان کا دور شروع ہوا اور علماء وفضلا کی قدر۔دانی کا آوازہ ہر طرف پہنچا تو ملا موصوف دہلی آگئے۔ یہاں اکرام واعزاز شاہی سے ممتاز ہوئے۔ مشہور ہے کہ شاہجہاں بادشاہ نے دو مرتبہ ان کے ہم وزن نقرہ خالص ان کو عطا فرمایا۔ ہر مرتبہ کی تعداد چھ چھ ہزار روپیہ کو پہنچی۔ اس کے علاوہ چند دیہات معافی بھی عطا ہوئے۔ جو فارغ البالی کا بہت بڑا ذریعہ بن گئے۔ آپ نے تمام عمر کے حصّہ کو مشاغلِ علمی کے واسطے وقف کر دیا تھا۔ رات دن تدریس وتالیف میں مستغرق رہتے۔

مصنفات مشہورہ یہ ہیں:۔

حاشیہ تفسیر بیضاوی علی بعض السورۃ البقرۃ۔ تکملہ حاشیہ عبد الغفور۔ ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین حاشیہ مقدمات اربعہ تلویح۔ حاشیہ مطوّل۔ حاشیہ شرح مواقف۔ حاشیہ شرح عقائد تفتازانی حاشیہ شرح عقائد دوانی۔ حاشیہ بر حاشیہ خیالی۔ حاشیہ شرح شمسیہ۔ حاشیہ شرح مطالع درۃ ثمینیہ فی اثبات الواجب تعالی۔ حواشی بر ہوامش شرح حکمۃ العین۔ حواشی بر ہوامش میبذی حواشی بر ہوامش مراح الارواح۔

۱۲۔ ربیع الاوّل۔ سنہ ۱۰۶۷ھ میں سیالکوٹ میں وفات ہوئی۔ اور وہیں مدفون ہیں۔

(خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر وغیرہ۔)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۱۳	۳۳۱	حاشیہ علی حاشیہ میرزاہد علی الامور العامہ	مولٰنا برکت اللہ	در عہد نواب نجیب الدولہ بہادر	قلمی	۹۲	

تقطیع کتابت مختلف طولاً کہیں ۶ ½ - کہیں ۷ انچ - عرضاً ۳ ½ - ۳ انچ - سطور بعض صفحات کے ۱۰۔ بعض کے ۵ ۱/۲۔ کتابت۔ صرف سیاہی سے۔ کاغذ لکھنوی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ بعض

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							صفحات کے حواشی پہ پیوندکاری ہے۔ کرم خوردگی بالکل نہیں پائی جاتی۔ میرزاہد ہروی متوفی سنہ ۱۱۰۱ ہجری نے جو شرح مواقف کے موقف ثانی کے بعض مباحث پر تحشیہ کیا ہے اور میرزاہد امور عامہ کے نام سے مشہور ہے۔ نسخہ ہذا اس کتاب کا حاشیہ ہے۔ فاضل محشی نے اس حاشیہ میں بڑی تنقیح و تفصیل سے تحقیق کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ یا من حمدہ اول مواقف الکلام و آخر المقاصد الجلة الجام خاتمہ صفحہ ۹۱۔ فیکون مامورا بالخروج عن محل النزاع فتدبر۔ اس کتاب کے چند نسخے قلمی نمبر ۔۔۔ سے نمبر ۔۔۔ تک اور بھی ہیں۔ محشی علام غالباً الہ آباد کے رہنے والے ہیں۔ نجیب الدولہ کے نام پر کتاب کو معنون کیا ہے بارہویں صدی کے آخری دور۔ یا تیرہویں صدی کے ابتدائی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔ اس حاشیہ کے علاوہ بعض کتب منطق و فلسفہ پر بھی ان کے حواشی دیکھے گئے ہیں۔ ان کا مفصلاً ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔ نواب نجیب الدولہ کی وفات سنہ ۱۱۸۴ھ میں ہوئی جو مطابق سنہ ۱۷۷۰ء۔
۱۳۵۴	۳۳۲	مطالع الانظار شرح طوالع الانوار ناتمام	العلامہ شمس الدین ابوالثنا محمود بن عبدالرحمٰن بن احمد بن محمد بن ابی بکر الاصفہانی الشافعی المتوفی سنہ ۷۴۹ ہجری		قلمی	۳۶۸	
							تقطیع کتابت ۷ × ۴½ انچ۔ سطر ۲۵۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے آخر سے تقریباً بقدر ثلث ناتمام ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی۔ اور پیوندکاری موجود ہے۔ کتاب محشی بحواشی مختلفہ اور اکثر جگہ سے غلط ہے۔ غالباً کتابت کے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بعد صحت کا اہتمام نہیں ہوا ہے۔

طوالع الانوار مولفہ قاضی عبد اللہ بیضاوی متوفی سنہ ۶۸۵ھ یا سنہ ۶۹۱ھ کی ناتمام شرح ہے۔ مبحث صفات باری تعالیٰ عز اسمہ میں صرف ارادہ کے ابتدائی بیان تک ہے اس کے آگے اوراق جو تقریباً بقدر ایک ثلث اور ہونا چاہیے۔ نہیں ہیں۔ اس کتاب کے پانچ نسخے کامل قلمی و مطبوع اور نمبر ۱۹ سے نمبر ۲۰۳ تک اسی فن میں درج ہیں۔ نسخۂ ہذا میں خطبۂ کتاب نہیں لکھا گیا۔ شرح کی خطبۂ متن سے ابتدا کی ہے۔ دوسرے نسخوں میں شارح کا بھی طویل خطبہ تحریر ہے۔ طوالع الانوار کی بہت سی شروح ہیں مگر یہ شرح بیحد نافع اور متداول بین الطلبہ ہے۔

فضلا کو اس کی طرف زیادہ رجحان اور میلان ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قال لمن وجب وجودہ الی آخرہ یہاں لفظ الحمد جو اصل عبارت متن میں ہے۔ تحریر سے رہ گیا ہے۔ عبارت ختم صفحہ ۲۹۳ وایضاً من شان القدرۃ التاثیر والایجاد والذی نسبتہ الی۔

شارح علام سنہ ۶۷۴ھ میں اصفہان میں پیدا ہوئے۔ جملہ فنون عقلیہ و نقلیہ میں پوری مہارت اور کامل دستگاہ رکھتے۔ ہمیشہ تدریس و تعلیم طلبہ میں مشغول رہتے۔ صحیح الاعتقاد۔ محب اہل صلاح۔ عابد و زاہد۔ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ کچھ حصہ عمر شریف کا دمشق میں بھی مشاغل علمیہ میں بسر کیا۔ پھر وہاں سے قاہرہ چلے آئے اور آخر عمر تک یہیں رہے۔ خانقاہ قرافہ میں شب و روز تالیف و تدریس میں مستغرق رہتے۔ بعض مصنفات مشہورہ ان کے یہ ہیں۔

شرح مختصر ابن الحاجب۔ شرح منہاج للبیضاوی۔ شرح الطوالع۔ شرح المطالع۔ شرح بدیعیہ ابن الساعاتی شرح الساویہ فی العروض وغیر ذلک۔ ابن الفلاح نے ان کا لقب شمس الدین اور علامہ سبکی نے شہاب الدین۔ لکھا ہے۔

ماہ ذی قعدہ سنہ مذکورۃ الصدر میں مرض طاعون سے مصر میں انتقال ہوا اور قرافہ میں دفن کیے گئے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ملک ناصر بن قلاؤن کے نام پر معنون کی گئی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے بلکہ سلطان کے ایک محبوب امیر اور سپہ سالار قاصون الساقی کے نام پر لکھی ہے یہ سپہ سالار پھر نائب السلطنۃ ہو گیا تھا۔ درر الکامنہ سے معلوم ہوا کہ امیر مذکور نے شارح کے لیے ایک خانقاہ بنائی۔ اور مولف کو اس کا شیخ مقرر کیا۔ (فہرست عربی ریوٹ۱۵۱۔ شذرات الذہب۔ طبقات الشافعیہ)					
۱۴۹۷	۳۴۳	احقاق الحق	الفاضل الکامل القاضی نور اللہ بن شریف بن نور اللہ شستری المتوفی ۱۰۱۹ھ ہجری	۱۰۱۴ھ	قلمی	۱۲۴۷	
		تعلیق کتابت مع جدول ۹×۴ - اچھی۔ سطور ۲۷۔ جدول طلائی۔ خط نسخ پختہ اعلیٰ درجہ کا کاغذ دہلی۔ اوراق پیوند کار۔ اثر کرم خفیف۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ نام کاتب و سنہ کتابت تحریر نہیں۔ صفحۂ ابتدائی و انتہائی پر مہر منتظم الملک محسن الدولہ فریدوں جاہ سید منصور علی خاں نصرت جنگ بہادر ثبت ہے۔ علامہ حلی متوفی ۷۲۶ھ ہجری نے حقیقت مذہب امامیہ اور بطلان مذاہب اہل السنۃ والجماعت میں سلطان محمد خدابندہ کے ایما سے کتاب کشف الحق و نہج الصدق تالیف کی۔ علامہ فضل بن روزبہان المتوفی ۹۲۷ھ نے اس کی تردید و ابطال میں مبسوط کتاب ابطال الباطل کے نام سے لکھی مولف کتاب ہذا نے یہ کتاب ابطال الباطل کے رد میں تصنیف کی ہے۔ اس کا طرز بیان اس طرح رکھا ہے۔ پہلے عبارت کتاب نہج الصدق لکھ کر کلام علامہ فضل بن روزبہان نقل کیا ہے۔ پھر اپنا کلام					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

جو اس کے رو میں تحریر کیا ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل مقام الشیعۃ الحق علیاً وصیرھم مع نبیہ ابراھیم فی ذلک الاسم سمیاً صفحہ ٥٢٠ واما الثالث والعشرون فلانہ لا دلالۃ بقولہ تعالیٰ ثانی اثنین اذھما فی الغار علی فضیلۃ الرجل۔

خاتمہ صفحہ ۱۲۳۳ وضعف القوی ولحول البدن کالسن البالی۔ وکان اخرھا اخر ربیع الاول المنتظم فی شھور سنۃ الف واربع عشر فی بلدہ آگرہ۔ اکرہ بلاد اتخذھا الکفر وکرہ واستعمل فیھا الشیطان بکرہ جنات المؤمنین عن مکرہ وجھلہ واخراجہ عن سواد المفد خزنہ وسھلہ بحق الحق واھلہ۔

فاضل مؤلف مذہب اثنا عشر کے بہت بڑے رکن اور شہید ثالث کے لقب سے مشہور ہیں علماً۔ فضلاً۔ عفافاً۔ زہداً۔ حلماً۔ ذکاءً۔ تمامی اوصاف جمیلہ سے متصف ہیں۔ اصلاً شوستری اور موطناً ہندی ہیں۔ حکیم ابو الفتح کی وساطت سے جلال الدین اکبر بادشاہ کے ملازم ہوئے الطاف شاہی سے بجائے قاضی لاہور شیخ معین۔ عہدۂ قضا پر مامور کیے گئے۔ اس عہدہ کے جملہ لوازمات کو نہایت خوش اسلوبی و سنجیدگی سے انجام دیا۔ تصانیف لائقہ اور تالیفات فائقہ کے علاوہ طبع موزوں رکھتے۔ کبھی کبھی اشعار دلنشیں بھی کہتے۔ جہانگیر بادشاہ کے عہد میں آگرہ میں مقتول ہوئے۔ ان کی قبر پر یہ عبارت مکتوب ہو۔ انہ قتل شہیداً فی عہد جہانگیر فی سنۃ تسع عشرۃ بعد الالف۔

(کشف الحجب والاستار۔ منتخب التواریخ)

شوستر جس کو ششتر۔ تستر۔ شستر بھی کہتے ہیں۔ خوزستان بلاد عجم میں ایک شہر کا نام ہے۔ دائرۃ المعارف

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۵۲۶	۳۳۴	براہین ساباطیہ	جواد ساباط بن ابراہیم ساباط یا سیفین الحسنی الحنفی المولود سنہ ۱۱۹۰ ہجری	سنہ ۱۲۲۷ھ	قلمی سنہ ۱۲۹۹ھ مطابق سنہ ۱۸۸۱ء	۲۶۴	

تقطیع کتابت مع جدول ۱۰ × ۵ ۱/۲ انچ۔ سطور ۱۳۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ انگریزی دبیز سفید رنگ کا۔ جدول سرخ و سیاہ۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب سید قمر علی بن سید قاسم علی بلگرامی۔ پوری کتاب اثر کرم و پیوند کاری سے محفوظ ہے۔

اس کتاب میں مذہب نصاری کا رد۔ ربوبیت مسیح علیہ السّلام کا ابطال۔ نبوت عیسیٰ علیہ السلام کا اثبات۔ جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت حقہ پر یہود و نصاری کے اعتراضات کے جوابات۔ ترجمہ مصنف کتاب۔ تذکرہ علماء ہمعصر وغیرہ مذکور ہیں۔ مولف نے نصاری کے رد میں پہلے اصل عبارت انجیل کی لکھ کر ترجمہ عربی میں کیا ہے۔ یہ کتاب اپنے طرز و انداز میں بہت خوب لکھی گئی ہے۔ ابتدا میں تقریباً تین اوراق پر کتاب کے متعلق حالات۔ فہرست وغیرہ بطریق دیباچہ تحریر ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ، الحمد للہ الملک المعبود المتحد بوجوب الوجود خاتمہ صفحہ ۲۵۳۔ جواد ساباط بن ابراہیم باسفین الحسنی الحنفی الیٰ۔ اس کے آگے کسی قدر عبارت رہ گئی ہے۔ جس کو اصل کتاب سے چنداں تعلق نہیں ہے یہاں سے چار اوراق سادہ کے بعد چند اشعار قصیدہ مدحیہ غوثیہ کے لکھے ہیں۔ جو مؤلف کتاب کی طبع نقاد کا نتیجہ ہیں۔ جن کا آغاز یہ ہے فمضے اذا جحفل شانی۔ ختم برضاء و بصفح من ذنوبی الیٰ یہاں سے کسی قدر عبارت کاتب نے اپنی طرف سے لکھی ہے۔ جس کا آخر یہ ہے سہ نویسندہ را نیست فردا امید۔ ایک نسخہ اس کتاب کا قلمی نمبر ۲۲ پر بھی درج ہے۔

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مولف کتاب نے صفحہ ۲۲۳ پر اپنا حسب و نسب۔ طریقہ تربیت۔ اس کتاب کی تالیف کی کیفیت وغیرہ تفصیل سے لکھی ہی۔ جس کا ملخص یہ ہی کہ آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہیں۔ سلسلہ نسب آپ کا سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر منتہی ہوتا ہے گیارہ سو آٹھ (۱۱۰۸) ہجری میں آپ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم۔ علم صرف و نحو وغیرہ کی اپنی والدہ ماجدہ سے پائی۔ اصول فارسی طریقہ تحریر وغیرہ۔ ملا محمد صادق نہانی سے سنہ ۱۲۰۲ھ میں حاصل کیا۔ علم حدیث فقہ فرائض کو سید عبداللہ حداد نعمان بن سفر آفندی سے۔ بصرہ میں سنہ ۱۲۰۶ھ میں تمام کیا منطق۔کلام۔ فنون حکمیہ سنہ ۱۲۰۸ھ میں (محمد غراب) کی فیض تعلیم سے حاصل ہوئے۔ شیخ عبدالجلیل نابلسی سے دمشق میں سنہ ۱۲۰۸ھ میں تصوف وغیرہ کی تکمیل کی اساتذہ تذکرہ بالا کے علاوہ اور بھی فضلا آپ کے شیوخ میں ہیں۔ سنہ ۱۲۱۲ھ میں براہین ساباطیہ کو تصنیف کیا۔</td></tr>
<tr><td>۱۵۲۵</td><td>۳۳۵</td><td>رسالہ ملا میرزا</td><td>الفاضل الجلیل میرزا محمد بن الحسن الشیروانی المشہور بہ ملا میرزا</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۱۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع جدول ۴½ × ۲۔ انچ۔ سطور ۱۴۔ خط نسخ پاکیزہ۔ جدول طلائی۔ کاغذ دہلی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ بعض جگہ خط جدول سرخ کشیدہ ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں آخر سے کتاب ناتمام معلوم ہوتی ہے۔ جابجا پیوندکاری اور کرمخوردگی کثیر ہے۔ ابتدائی صفحہ کتاب پر چار مہریں۔ دو بڑی۔ دو چھوٹی ثبت ہیں۔ ایک بڑی مہر۔ خانہ زاد شاہ عالم بادشاہ کی دوسری چھوٹی مہر محمد کاظم نام کی ہے۔ دو چھوٹی بڑی مہریں پڑھنے میں نہیں آئیں۔
اس کتاب کے نام کی تحقیق نہیں ہوئی۔ مؤلف کتاب اور کاتب دونوں نے اسم کتاب</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							متعلق کچھ نہیں لکھا۔ دیگر فہارس موجودہ میں بھی کچھ پتا نہیں چلا۔ امامیہ مذہب کی کتاب ہے۔ اس مذہب میں جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جیش اُسامہ میں شمول۔ اور مخالفت حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم مذہب امامیہ میں مشہور مبحث ہے۔ یہی بحث اس کتاب کا موضوع ہے۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ اولا بادیاً وثانیاً تالیاً۔ ورق ۱۰۹ صفحہ اوّل عند اصحابنا الامامیہ لجمل ھذہ۔ ختم عبارت ورق وسعد بن وقاص واشالھم کلام۔ فاضل مؤلف علمائے امامیہ میں جلیل القدر فاضل ہیں۔ علم کلام میں ان کا پایہ بڑھا ہوا ہے۔ حاشیہ الحاشیہ شرح تجرید بھی ان کی تالیفات میں دیکھا گیا ہے۔ ان کا تفصیلی ترجمہ دریافت نہیں ہوا سید اعجاز حسین نیشاپوری نے اسماء کتب واسفار علمائے امامیہ میں جو کشف الحجب تالیف کی ہے اس میں بھی ان کی کوئی تفصیلی حالت نہیں لکھی۔ مؤلف نے اپنی اس کتاب میں روضۃ الاحباب مولفہ مولنا عطاء اللہ متوفی سنہ ۹۲۰ھ کا۔ ایک جگہ حوالہ دیا ہے۔ جس سے ان کا متاخر ہونا صاحب روضۃ الاحباب سے معلوم ہوتا ہے۔
۴۶۵	۳۲۶	سفینۃ النجاۃ	مولنا محمد بن المدعو محسن الکاشی الاخباری المتوفی سنہ ۱۰۹۱ ہجری	سنہ ۱۰۵۸ھ	قلمی	۴۴	
							تقطیع کتابت مع جدول، ×۹ ۴ انچ۔ سطور ۲۰۔ جدول طلائی خط نسخ نہایت پاکیزہ۔ کاغذ کشمیری کتابت سُرخی وسیاہی سے۔ کاتب کا نام [illegible] وسنہ کتابت تحریر نہیں۔ [illegible] اوراق پر پیوند کاری بہت زیادہ ہے۔ کثرت پیوند کاری کی وجہ سے اکثر جگہ کی عبارت بھی پوشیدہ ہو گئی ہے۔ ان مقامات پر عبارت کا پڑھنا سخت دشوار ہے۔ ابتدا [illegible] نسخہ پر چھوٹی سی مہر بھی ثبت ہے جس کا سجع یہ ہے۔ ع۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							براعد اسے دیں سشد مظفر حسین۔ امامیہ مذہب کی کتاب ہے۔ نفی تقلید وعدم جواز اجتہاد میں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ماخذ احکام شرعیہ محکمات کتاب وسنت وحدیث اہل بیت اطہار میں منحصر ہے۔ اصولِ اجتہادیہ کوئی شے نہیں۔ بارہ فصول پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے۔ نسخۂ ہذا میں اوراق بے ترتیب بلحاظ تقدیم وتاخیر مجلد ہیں۔ باوجودِ بے ترتیبی درمیان سے اوراق بھی گئے ہوئے ہیں۔ بدون دوسرے نسخے کے کتاب کی درستی غیر ممکن۔ اسی وجہ سے مجلد ہذا حالتِ موجودہ پر چھوڑی گئی۔ فہرست فصول کتاب بھی ماین کتاب تحریر ہے مگر پوری نہیں۔ صرف گیارہویں وبارہویں فصل کی حالت لکھی ہے۔ صفحہ ۱ پر سنہ تالیف کے متعلق جو لکھا ہے۔ مائۃ واربع وثمانین بعد الالف غلط ہے۔ صاحب کشف الحجب نے سال تصنیف ۱۰۵۰ لکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۳۔ الحمد للہ الذی نجانا بسفینۃ اہل بیت نبیہ من امواج الفتن مؤلف علّام۔ ہمعصر علماء امامیہ میں بڑے عالم۔ فاضل متکلم۔ محدث۔ فقیہ۔ شاعر۔ ادیب حسن التصانیف ہیں۔ ان کے مصنفات ہیں۔ تفاسیر ثلثہ۔ مصفی۔ صافی۔ اصفی مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ یہ کتابیں بھی ان کی طرف منسوب ہیں۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ علم الیقین۔ سفینۃ النجاۃ۔ رسالۃ الجمعہ۔ ترجمۃ الصلوۃ الکلمات الطریفۃ۔ رسالہ فی النفقۃ۔ رسالہ فی نفی التقلید۔ النخبہ۔ المفاتیح۔ منہاج النجاۃ۔ ال الال۔ کشف الحجب میں ان کی وفات کے متعلق لکھا ہے۔ المتوفی سنۃ بضع وتسعین بعد الالف۔
١٠٤٧	٣٢٧	ابراز الغی الواقع فی شفاء العی	ابو الحسنات مولوی عبد الحی اللکنوی۔ المتوفی سنہ ١٣٠٤ھ		مطبوع		
							یہ کتاب اس فن میں سہواً آگئی ہے۔ اس کا تعلق فن اسماء الرجال سے ہے۔ اسی وجہ سے فن رجال میں مع کیفیت۔ بعد نمبر ڈالی گئی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۵۱	۳۳۸	بدایۃ الہدایہ	امام حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		قلمی ۱۰۱۹ھ	۳۰	

تقطیع کتابت مع جدول۔ علاوہ باریکا ½ ۶ × ½ ۳ انچ سطور ۱۱۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی جدول و باریکا سرخ و سبز۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب عبد اللہ بن احمد بن فضل۔ تمام اوراق پر کرمخوردگی اور پیوندکاری کثیر ہے۔

اس کتاب میں عقائدِ حقّہ جو عام مکلفین کے واسطے ضروری ہیں مذکور ہیں۔ ظاہراً نسخۂ ہذا پورا نہیں معلوم ہوتا۔ اصل کتاب کا کچھ حصّہ ہے۔ حاجی خلیفہ کے بیان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اس کتاب میں علاوہ عقائد کے مواعظ۔ وعبادات وغیرہ بھی لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب کے کاتب نے جو خاتمۂ کتاب پر عبارت لکھی ہے۔ اول تحریر سے کتاب کا نام عقیدۂ مبارکہ۔ اور آخر تسطیر سے بدایۃ الہدایۃ مفہوم ہوتا ہے۔ درحقیقت اسم ثانی الذکر صحیح ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ المبدع المعید الفعال لما یرید خاتمہ صفحہ ۳۰۔ وکان الفراغ من کتابتہ الیٰ قولہ وبعلومہ۔ آمین آمین۔ آمین۔

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۰ پر تحریر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۵۲	۳۳۹	تمہ الحواشی فی ازالۃ الغواشی	مولٰنا یوسف بن محمد خان القراباغی المحمد شاہی المتوفی فی نیف وثلاثین والف	سنہ ۱۰۳۳ھ	قلمی	۶۶۴	

تقطیع کتابت ½ ۵ × ½ ۲ انچ۔ سطور ۱۵۔ خط نسخ پاکیزہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرمخوردگی و پیوندکاری دونوں زیادہ ہیں۔ ابتدائی صفحہ پر دو مہریں۔ ایک

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بڑی غضنفر خانہ زاد شاہ عالم پادشاہ کی۔ دوسری چھوٹی عبد الشکور نام کی ثبت ہیں۔

محشی علام نے تقریباً سنہ ۱۰۰۰ ہجری میں۔ شرح جلالی علے العقائد العضدیہ پر مبسوط حاشیہ لکھا تھا۔ اور اسی شرح پر علامہ حسین خلخالی حسینی متوفی سنہ ۱۰۱۴ ہجری کا بھی حاشیہ ہے۔ اس حاشیہ میں خلخالی نے علامہ قراباغی سے فاضلانہ بحث و گفتگو کی ہے۔ قراباغی نے نسخہ ہذا بطریق تتمہ و تعلیق حاشیۂ سابق تالیف کیا۔ ماہ شوال تقریباً سنہ ۱۰۳۲ ہجری میں۔ بخارا میں اس کی تالیف سے فراغت پائی۔ اس حاشیہ موخر میں حاشیہ سابق کے خبایا کی تبیین کے علاوہ فاضل خلخالی کے ایرادات کے بھی کافی جوابات دیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ لك الحمد یا متمم کل الامور و یا من تنزہ عن نسبۃ الغیبۃ والحضور۔ صفحہ ۲۰۲ جواب سوال مقدر وھو کیف یقول انہ لاباس بہ عبارت ختم صفحہ ۶۴۳ والحمد للہ علی الاتمام والتوفیق علی شعائر الاسلام والصلوۃ علی محمد خیر الانام والہ واصحابہ العظام رضا صاحب اللہ رحمۃ العلیا بین البررۃ الکرام المقبولین بالطوع والرغبۃ عند الخواص والعوام۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے ایک کامل۔ دوسرا ناقص۔ نمبر ۲۵ و نمبر ۲۶ پر بھی درج ہیں۔

فاضل محشی علوم عقلیہ میں بڑے پایہ کے شخص ہیں۔ فضلاء زمانہ سے فائق و اسبق مانے گئے ہیں۔ قراباغ کے رہنے والے ہیں۔ جو ہمدان کے ایک قریہ کا نام ہے۔ لفظ قراباغ کی کتابت مختلف دیکھی گئی بعض جگہ ہائے ہوز سے (قرہ باغ) بعض مقام پر الف سے (قَرَابَاغ) تحریر ہے۔ ان کا سال وفات ٹھیک طریقہ پر محقق نہیں ہوا۔ کشف الظنون۔ اور خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر میں وفات کے متعلق لکھتے ہیں۔ توفی فی نیف وثلٰثین سنۃ۔ فہرست کتب خانۂ آصفیہ میں مؤلف کا سال وفات سنہ ۱۰۳۰ تحریر ہے۔ جو غلط ہے۔ اس لیے کہ سنہ ۱۰۳۳ یا سنہ ۱۰۳۴ میں اس حاشیہ کی تالیف ہے جس کی محشی نے اسی حاشیہ کے خطبہ میں خود تصریح کی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۸	۳۴۰	الذخیرہ فی المحاکمہ	العلامہ علاء الدین علی الطوسی المتوفی ۸۸۷ھ	معنون باسم سلطان محمد بن مراد خاں ثانی	مطبوعہ حیدرآباد	۲۰۲	

امام غزالی رحمہ اللہ نے تہافۃ الفلاسفہ میں حکماء پر مسائل کلامیہ میں بہت سے مناقشات کیے ہیں اس کتاب میں مولف نے قول فیصل لکھ کر حکما اور امام موصوف کے کلام میں محاکمہ کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ سبحانک اللھم یا منفرداً بالازلیۃ والقدم۔ خاتمہ ۲۰۰ علیہ وعلیہم تسلیماً کثیراً کثیرا
مولف علام سلطان ابو الفتح محمد بن مراد خاں ثانی کے عہد حکومت کے اجلّہ فضلا میں ہیں۔ یہ کتاب انھیں کے ایما سے روم میں تالیف کی گئی۔ خطبہ میں مولف نے اس کی تصریح کی ہے۔ نسخہ مطبوعہ کے ابتدائی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ اس کتاب کی تالیف حسب الحکم سلطان محمد خاں عثمانی چھ مہینے میں پوری ہوئی اور سلطان محمد خاں نے اس کے صلہ میں دس ہزار درہم عطا کیے۔ مولف نے ۸۸۷ھ میں وفات پائی۔ اس کے بعد لکھا ہے۔ من کشف الظنون ملخصاً۔ حالانکہ کشف الظنون میں ان امور میں سے ایک بھی مذکور نہیں۔ صرف اس قدر عبارت تحریر ہے۔ ذخیرہ فی المحاکمۃ۔ بین الحکماء والغزالی لعلاء الدین علی الطوسی المتوفی سنۃ۔ الفہا فی الروم ولما صار مرجوحاً بتالیف خواجہ زادہ ترک الروم وسافر الی خراسان۔ انتہی۔ اس عبارت میں سنہ وفات کے متعلق کچھ تحریر نہیں۔ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ سے ایسی فاش غلطی تعجب خیز ہے۔ مولف کا حال زیادہ تفصیل کے ساتھ معلوم نہ ہو سکا۔

نمبر مخطوطات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۰	۳۴۱	کتاب الروح	شیخ الاسلام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر الشہیر بابن قیم الجوزی الحنبلی الدمشقی المتوفے ۷۵۱ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۲۴ھ حیدرآباد دکن	۳۴۰	

اس کتاب میں زیادہ تر بحث ارواح اموات واحیاء پر کی گئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ موتے کی روح کو مرنے کے بعد احیاء کی معرفت۔ سمع اقوال، ردِّ سلام وغیرہ باقی رہتا ہے یا کیا۔ اور باہم ارواح میں ملاقات وزیارت یکدگر ہوتی رہتی ہے یا نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے مباحث کو کتاب، سنت، آثار، اقوال علماء سے بڑی تحقیق و تفصیل سے لکھا ہے۔ اس کے ضمن میں دوسرے فوائد و تحقیقات بھی مذکور ہیں۔ اکیس مسائل پر کتاب منقسم ہے۔ ہر ہر مسئلہ کے تحت میں متعدد فصول قائم کیے گئے ہیں۔ کتاب مجموعی حیثیت سے بہت نافع اور پر فوائد معلوم ہوتی ہے۔ مؤلف علام نے کتاب ہذا کا خطبہ نہیں لکھا ہے ابتدائی عبارت یہاں سے ہے۔ اما المسئلۃ الاولیٰ ھل تعرف الاموات زیارۃ الاحیاء ام غالبًا علامہ ابراہیم بن عمر البقاعی متوفی ۸۸۵ھ ہجری نے خطبہ الحاقیہ لکھا ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ ابراہیم بقاعی نے اصل کتاب کو مختصر کرکے سر الروح کے ساتھ نامزد کیا ہے۔ اور عبارتِ آغاز سر الروح کی بجنسہٖ وہی لکھی ہے جو کتاب ہذا کی ابتدا میں تحریر ہے۔ اس عبارت میں حمد و نعت کے بعد صرف اس قدر تحریر ہے کہ کتاب الروح عظیم النفع جلیل القدر کثیر الفوائد کتاب ہے اور مصنف نے اس کا خطبہ تحریر نہیں کیا۔ حالانکہ ایسی کثیر المنافع اور معتبر کتاب کا بلا دیباچہ و بلا خطبہ ہونا کس قدر ناموزوں ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس وجہ سے الحاق خطبہ کی ضرورت پڑی۔ ایسی حالت میں حاجی خلیفہ کی تحقیق مقام تحقیق سے کس قدر بعید ہے۔ اس کے علاوہ مختلف کتاب خانہ کی فہرستوں میں سرّ الروح کے نام سے کوئی کتاب نظر نہیں پڑی البتہ کتاب الروح فہرست کتب خانہ خدیویہ مصریہ وغیرہ میں موجود ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ المتصف بصفات الکمال المنعوت بنعوت الجلال عبارت ختم صفحہ ۲۲۴ انّہ سمیع الدعاء واھل الرجاء وھو حسبنا ونعم الوکیل۔ مؤلف علیہ الرحمۃ کا ترجمہ فن حدیث میں تحت نمبر ۵۰ لکھا گیا۔					
۲۲۲۷	۳۴۲	المسامرہ بشرح المسایرہ	الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بن ابی الشریف القدسی الشافعی المتوفی ۹۰۵ھ (کشف الظنون)	•	مطبوعہ مصر ۱۳۱۷ھ مطبوعہ مصر	صفحہ ۲۰۴ صفحہ ۵۰	
		یہ کتاب مسایرہ فی العقائد المنجیہ فی الآخرۃ کی شرح ہے۔ مولفہ الشیخ الامام کمال الدین محمد بن ہمام الدین عبدالواحد شہیر ابن ہمام حنفی متوفی ۸۶۱ھ۔ فن کلام میں یہ کتاب نفیس و مستند ہے۔ مولف نے ایک مقدمہ چار ارکان خاتمہ۔ پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ مقدمہ فن کلام کی تعریف میں۔ پہلا رکن بیان ذات واجب تعالیٰ سبحانہ میں۔ دوسرا رکن۔ ذکر صفات واجب تعالیٰ میں۔ تیسرا رکن تفصیل افعال حق سبحانہ وتعالیٰ میں۔ چوتھا رکن صدق رسول علیہ الصلوۃ والسّلام میں۔ ہر ہر رکن دس دس اصول پر منقسم ہے۔ خاتمہ میں ایمان و اسلام اور اُس کے متعلقات کو لکھا ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے تمام مقاصد متن کو تفصیل و شرح کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ ایک حصہ میں مقدمہ اور ارکان اربعہ دوسرے حصہ میں صرف خاتمہ مذکور ہے۔ اسی وجہ سے خاتمہ کے نمبر شمار علیحدہ رکھے گئے ہیں۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							حمد المن رسمہ علی صفات الکائنات دلائل توحیدہ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۲۰۸ ھذا اتمام الارکان الاربعۃ الحاویۃ للاصول الاربعین واللہ سبحانہ ولی التوفیق۔ ابتداء حصہ دوم صفحہ اول الخاتمہ فی بحث الایمان والنظرفیہ فی مواضع۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۲۰۷ عن ائمۃ سلفنا الصالحین والحمد للہ رب العالمین۔ شارح رحمہ اللہ کے تفصیلی ترجمہ پر واقفیت نہیں ہوئی
		شرح المسائرۃ للقاسم	الشیخ العلامہ زین الدین قاسم بن قطلوبغا بن عبداللہ الجمالی المصری الحنفی المتوفی سنہ ۸۷۹ ہجری				
							یہ دوسری شرح ہے۔ کتاب متذکرۂ بالا کے آخر صفحہ میں بفاصلہ خط جدولی تحریر ہے۔ یہ شرح بھی اپنے انداز اور طرز بیان میں بہت پاکیزہ ہے۔ عبارت آغاز۔ قال الشیخ الامام العالم العلامۃ زین قاسم الحنفی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ شارح رحمہ اللہ تعالیٰ سنہ ۸۰۲ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ اور اسی سرزمین میں نشو ونما پایا۔ عمر کے ابتدائی حصے میں قرآن عظیم حفظ کیا۔ پھر علوم متعارفہ کی طرف بیحد کوشش کے ساتھ متوجہ ہوئے۔ ابن ہمام اور دوسرے علماء عصر سے اکتساب فنون کا اتفاق ہوا۔ جملہ علوم میں ایسی ترقی کی کہ بہت جلد ان کی شہرت عام ہوگئی۔ اساتذہ اور مشائخین کو ان کی توصیف وتعریف پر مضطر ہونا پڑا۔ بہت سے طالبین ان کے فیض درس سے فارغ التحصیل اور کامل الفن ہوگئے ان کی تصانیف بھی بہت ہیں۔ بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں:۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح درر البحار۔ تخاریج احادیث الاختیار۔ شرح معانی الآثار للطحاوی۔ تخریج احادیث البزدوی فی الاصول۔ تخریج احادیث شرح القدوری۔ شرح فرائض المجمع۔ حاشیہ علی التلویح۔ شرح منظومہ ابن الجزری وغیرہ وکلہ۔ ستتر سال کی عمر میں ماہ ربیع الآخر میں وفات پائی۔ الکفاء القنوع۔ شذرات الذہب میں سال وفات ۸۷۹ھ تحریر ہیں۔ صاحب کشف الظنون [illegible] لکھتے ہیں۔ (شذرات الذہب وغیرہ)					
۲۲۳۲	۳۴۳	تقریب المرام فی شرح تہذیب الکلام الجلد الاولی مع الحواشی	العالم الفاضل الشیخ عبدالقادر السنندجی الکردستانی	تقریباً ۱۲۷۳ھ	سنہ ۱۳۱۸ھ مطبوع مصر	۲۸۰	
		تہذیب الکلام کی شرح ہے۔ مولفہٗ علامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی متوفی ۷۹۲ھ۔ مصنف نے اس کتاب کے دو حصے رکھے ہیں۔ پہلا حصہ مسائل منطقیہ میں۔ دوسرا حصہ مقاصد کلامیہ میں۔ نسخہٗ ہذا دوسرے حصہ کی شرح ہے۔ اس حصے کو چھ ابواب پر منقسم کیا ہے۔ شارح علام نے اختصار و انضباط کے ساتھ ضروری القدر شرح لکھی ہے۔ مسائل کلامیہ میں زیادہ تفصیل وتحقیق سے احتراز کیا ہے۔ اس مطبع میں اس کتاب کے دو جزو کیئے گئے ہیں۔ ہر ہر جزء میں تین تین ابواب مذکور ہیں۔ پہلے جزء کی ابتدا آغاز کتاب سے مباحث اعراض تک۔ دوسرے جزء کی ابتدا بحث جواہر سے ختم خاتمہ کتاب پر۔ یہ پہلا جزء ہے۔ افتتاح کتاب صفحہ ۲۔ نحمد من ھدانا الی طریق الاسلام ختم صفحہ ۲۰۰۔ او غیر ذلک من الاعراض۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۲۲۳۲</td><td>۳۲۴</td><td>تقریب المرام فی شرح تہذیب الکلام المجلد الثانی مع الحواشی</td><td>العالم الفاضل الشیخ عبد القادر السنندجی الکردستانی</td><td>تقریباً سنہ ۱۲۰۰ھ</td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۱۹ھ</td><td>۳۲۵</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا جزء ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الباب الرابع فی الجواہر تدا سبق تفسیر الجوہر۔ ختم صفحہ ۳۲۵ وعلی نبیہ الصلوٰۃ والسلام الاتمان باطنا وظاہرا۔ دونوں حصوں کے صفحات کی صلب میں علامہ محمد وسیم الدین برادر حقیقی شارح علام کا اسی شرح کا مستقل حاشیہ بھی ہے۔ اس حاشیہ کے علاوہ کچھ متفرق حواشی بعض افاضل کے اور بھی لکھے ہیں۔ فاضل شارح تیرہویں صدی کے علما دین ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۲۲۹۰</td><td>۳۲۵</td><td>الصارم القرضات ناتمام</td><td>مولوی محمد طیب مکی ثم الرامفوری المتوفی سنہ ۱۳۳۴ھ</td><td></td><td>مطبوع مطبع حسنی رامپور</td><td>۹۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب آخر سے کسی قدر ناتمام ہے۔ اس کتاب میں تلمیحاً بعض افاضل کے کلام کی تردید (جو مباحث امور عامہ کے متعلق ہے) کی گئی ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲۔ اللہم انی احمد لک ان سوقتنی حمی المعارف۔ ختم صفحہ ۹۲۔ تم تلت المفہومات اعم۔</td></tr>
<tr><td>۲۲۸۹</td><td>۳۲۶</td><td>الصولۃ الحامدیہ علی الحملۃ الاستبدادیہ</td><td>ایضاً</td><td></td><td>ایضاً</td><td>۶۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">رئیس المحققین شمس العلما مولوی عبد الحق صاحب مرحوم خیرآبادی متوفی سنہ ۱۳۱۸ھ ہجری نے (الحاشیۃ الزاہدیۃ علی الامور العامہ کی شرح میں میرزاہد کے اس قول کے تحت میں قولہ و قد یقال فیہ ان المراد بقولہ مع ما یقابلہ) الخ محققانہ تحقیق کی ہے۔ اس تحقیق پر فاضل اجل مولوی فضل حق صاحب</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رامپوری نے ناقدانہ کچھ کلام کیا ہے۔ مولف کتاب ہذا نے اس تنقید کے متعلق چند مواخذات لکھے ہیں۔ کتاب ہذا بھی مضموناً کتاب اول ہی کے قریب ہے آغاز صفحہ ۳۔ امابعد حمد اللہ احکم الحاکمین خاتمہ صفحہ ۹۲۔ والحمد للہ رب العالمین۔					
۲۲۸۰	۳۴۷	التحفۃ الحامدیہ	مولوی محمد طیب مکّی ثم الرامفوری المتوفی ۱۳۴۳ھ ہجری		مطبوعہ حسنی امپور	۱۶	
		اس کتاب میں بھی مضامین دونوں کتابوں سابق الذکر کی طرح ہیں۔ اس کتاب میں فاضل مقابل کے اسم گرامی کی بھی تصریح ہے۔ مولف کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۲۹ کے تحت میں تحریر ہو چکا۔					
۲۳۲۷	۳۴۸	دُرّۃ الفاخرہ فی کشف علوم الآخرہ	امام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		قلمی	۲۴	
		تقطیع کتابت تقریباً ۸×۴۔ انچ۔ سطور مختلف تیئیس سے اکتیس تک۔ خط نسخ بطرز عرب طالب العلم کتابت سیاہی وقدرے سرخی ست۔ کاغذ دہلی کاتب کا نام۔ سنہ کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوند کاری کثیر اور جا بجا کرم خوردگی کا اثر ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ معاملات اُخروی کا ذکر ہے۔ مرنے کے بعد سے دخول جنت یا نار تک کے حالات لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ قال الامام الاجل حُجّۃ الاسلام الی قول الحمد للہ الذی خص نفسہ بالدوام۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۔ من شیاطین نسئال اللہ تعالٰی الی قول واصحابہ اجمعین کتبہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		امام حجۃ الاسلام رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ تحت کتاب اسرار حج نمبر ۴۰۰ کے تحت میں لکھ گیا۔					
۲۳۱۱	۳۴۹	حاشیہ علی شرح العقائد الجلالی ناتمام مع الحاشیہ عبدالحکیم کامل	الفاضل المدقق میر محمد باقر الجائسی		قلمی	۱۱۰	
		تقطیع کتابت طولاً ۷ ، عرضاً مختلف ۲ انچ سے ۴ انچ تک۔ سطور ۲۵۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب محمد حنیف۔ طالب علم۔ کرمخوردگی و پیوندکاری زیادہ ہے۔ اول ورق کے دوسرے صفحہ پر پیوندکاری کے اثر سے سطور کے آخری کلمات پڑھے نہیں جاسکتے۔ اکثر جگہ لفظ قولہ کو سرخی سے لکھا ہے۔ بہت سے مقامات پر اس سرخی کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے۔ صفحہ ۱۰۶ اور صفحہ ۱۰۷ کی تقریباً ایک ثلث کے قدر عبارت پیوندکاری کی وجہ سے محو ہوگئی ہے۔ اس مجلد میں شرح عقائد جلالی کے دو حاشیہ ہیں۔ پہلے کی نسبت صفحہ اولی کے گوشے پر تحریر ہے۔ الجزء الاوّل من الحاشیۃ للفاضل المدقق میر محمد باقر الجائسی علے شرح العقائد للمحقق الدوانی۔ یہ حاشیہ آخر سے ناتمام ہے۔ صفحہ ۲ سے صفحہ ۳۴ تک یہی حاشیہ ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۳۵ سادہ چھوڑا گیا ہے۔ صفحہ ۳۶ کے بعض حصّہ پر کچھ مختلف عبارتیں تحریر ہیں۔ صفحہ ۳۷ سے دوسرا حاشیہ شروع کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قولہ هو انسان الضمیر راجع الی لفظ النبی المذکور صریحا۔ ختم صفحہ ۳۳ فی حلہ بھوبتہ فمتی لم یکن الاقرب۔ فاضل جائسی کا مفصل حال دریافت نہیں ہوا۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حاشیہ عبدالحکیم علی شرح العقائد الجلالی	الفاضل الکامل مولینا عبدالحکیم بن شیخ شمس الدین سیالکوٹی المتوفی سنہ ١٠٦٧ھ				
		صفحہ ٣ سے اس حاشیہ کی ابتدا اور صفحہ ١٠٨ پر خاتمہ ہے۔ اس حاشیہ کے تین نسخے قلمی اور بھی ہیں جو صفحہ ١١١ سے صفحہ ١١٣ تک اسی فن میں درج ہیں۔ عبارتِ آغاز قولہ وھو انسان الضمیر راجع الی لفظ النبی۔ عبارت خاتمہ فی صورۃ الشک الی قول بموجب فرمائش استادی محرر یافت فاضل سیالکوٹی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ٣٢ پر تحریر ہوچکا۔					
٢٣٣١	٣٥٠	التحفۃ الزکیۃ فی بیان القرب والاحاطۃ والمعیّۃ	مولوی عبدالقادر بن قاضی احمد	سنہ ١٢٩٣ھ	قلمی سنہ ١٢٩٣ھ	٥٢	
		تقطیع کتابت ٦½ × ٤ - انچ۔ سطور ١٧- خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ- انگریزی سفید۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ مولف نے خود اس کی کتابت کی ہے۔ اثر کرم و پیوندکاری سے محفوظ ہے۔ مختصر رسالہ ہے اس امر کے بیان میں کہ ذات واجب تعالیٰ و سبحانہٗ کو ممکنات کے ساتھ تعلق قرب و معیت وغیرہ کا کس شان کے ساتھ ہے۔ اس بحث کو آیات قرآنیہ اور حدیث نبویہ اور اقوالِ مفسرین وغیرہ سے اجمالاً ذکر کیا ہے۔ عبارتِ آغاز صفحہ ٢۔ الحمد للہ الذی خلق العرش والسمٰوات العلی۔ خاتمہ صفحہ ٥١۔ وھذا اٰخر ما اردت ایرادہ فی ھذہ الرسالۃ الیٰ قول ابن القاضی احمد عفی اللہ عنہما۔ (مولف علام اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۶۱	۳۵۱	حاشیہ علی شرح العقائد الجلالی	میر محمد ہاشم گیلانی المتوفی سنہ ۱۰۶۱ھ		قلمی	۳۲۲	

تقطیع کتابت ۲/۱ ۶ × ۳-انچ۔سطور ۲۱۔خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔کاغذ دیسی۔کتابت سیاہی و سرخی سے۔کاتب کا نام تحریر نہیں۔تمام اوراق پر کرم خوردگی کا اثر زیادہ اور پیوند کاری قلیل ہے صفحہ ۱۰۷ سے صفحہ ۲۰۶ تک مسلسل صفحات کے ایک ہی حصۂ خاص پر پیوندکاری ہے جس سے اصل عبارت مخفی ہوگئی ہے۔بہت کوشش اور ماقبل و مابعد کے ربط سے کچھ پڑھی جاسکتی ہے۔خاتمہ کتاب کی آخری سطر کا خط غیر ہے۔

شرح عقائد جلالیہ کا مبسوط حاشیہ ہے۔فاضل محشی نے اس حاشیہ میں بسط و تفصیل سے کام لیا ہے۔

عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد بسم اللہ نحمدہ و نصلی علی محمد و آلہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھوانسان عبارت ختم اللھم ثبت قلوبنا علی الاسلام برسولک سید الانام علیہ وعلی آلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام

محشی علام کا نام اس نسخہ کے ابتدائی صفحہ پر میر محمد ہاشم تحریر ہے۔ظاہراً یہ وہی فاضل اجل ہیں جنکی نسبت جام جہاں نما میں لکھا ہے کہ گیلانی الاصل ہیں عقل و دانش اور قوت حافظہ و حدت ذہن کے اعتبار سے امتیاز و تفوق رکھتے۔بارہ سال حرمین محترمین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً میں تحصیل و کسب علوم میں مشغول رہے۔شاہ جہاں بادشاہ دہلی کے عہد میں ہندوستان آئے۔فن طب اور علم ریاضی وغیرہ حکیم علی گیلانی سے پڑھا جب ان کی فضیلت و کمال کا چرچا فردوس آشیاں کے کان تک پہنچا۔معزز ملازمین کے زمرہ میں داخل کیے گئے۔اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کی تعلیم ان کے متعلق ہوئی جس وقت عالمگیر صوبہ دکن کے نظم و نسق کے واسطے گئے ہیں۔صاحب ترجمہ بھی ان کے ندیم خاص تھے۔اسی سال کی عمر میں اورنگ آباد دکن میں سنہ ایک ہزار اکسٹھ ہجری میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۴۱۹	۳۵۲	سر الخلافتہ	میرزا غلام احمد قادیانی المتوفی سنہ ۱۳۲۶ھ	سنہ ۱۳۱۲ھ	مطبوع امرتسر سنہ ۱۳۱۲ھ	۹۲	

اس کتاب میں حقیتِ خلافت خلفاء راشدین۔ رضی اللہ عنہم۔ کا اِثبات۔ اور منکرین خلافت کی تکذیب بڑی تحقیق و دلائل کے ساتھ کی گئی ہے۔ کتاب کی تمامی پر ایک عربی قصیدہ حضرات شیخین اور دیگر اصحاب کبار کی مدح میں۔ اور اُردو و اشتہار مولوی محمد حسن بٹالوی کی یاوہ گوئی کے اظہار۔ اور ان کے علمی دعاوی کے ابطال میں ہے۔ اس کے بعد عربی عبادت میں کچھ متفرق امور لکھے گئے ہیں۔ افتتاحِ کتاب صفحہ اول۔ یا معطی الایمان والعقل والفکر۔ خاتمہ صفحہ ۹۲ یا عدوالٰی رسول اللہ والخمسۃ المطہرۃ۔

مؤلف کتاب۔ پنجاب ضلع گرداسپور کے رہنے والے ہیں۔ قادیان جو ایک مختصر قصبہ امرتسر سے دور بٹالہ سے قریب ہے۔ ان کا مسکن خاص ہے۔ یہی وہ شخص ہیں جنھوں نے تیرھویں صدی کے آخر میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان کے اس دعوے کے مکذبین کثیر مصدقین اقل قلیل ہوئے۔ متعدد کتابیں۔ عربی۔ فارسی۔ اُردو۔ منظوم منثور مختصر مطوّل۔ ان کی مولفہ ہیں۔ تمام مؤلفات کی علت غائی واحد ہے۔ وہ یہ کہ دعویٰ مسیحیت میں یہ سچے۔ اور مکذبین جھوٹے ہیں قادیان میں سنہ ۱۳۲۶ھ میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ (جامع الاوراق)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۴۸۴	۳۵۳	حاشیہ شرح المواقف	المولوی حسن چلپی بن محمد شاہ بن شمس الدین بن محمد حمزہ انصاری المتوفی سنہ ۸۶۰ھ		قلمی	۶۸۰	

تقطیع کتابت ۷ × ۳ انچ۔ سطور ۳۴۔ خط نستعلیق متوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا تقریباً کل اوراق کرم خوردہ و پیوندکار ہیں۔ آخر کے چھ سات ورقوں کے [illegible]

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر موجودات

سر صفحات پر جو پیوندکاری ہے وہ بہت زیادہ ہے جس سے اصل عبارت کتاب میں متن نقد ان آگیا ہے
صفحہ ابتدائی وانتہائی پر امام الدین نام کی دو چھوٹی مہریں چسپاں ہیں۔

شرح مواقف مولفہ سید جرجانی متوفی سنہ ۸۱۶ھ کا مکمل حاشیہ ہے۔ اہل فن اس حاشیہ کو بڑی نظر وقعت سے دیکھتے ہیں اس شرح پر متعدد حواشی لکھے گئے ہیں۔ لیکن جن تحقیقات وتدقیقات سے اس حاشیہ میں کام کیا گیا ہے۔ وہ دوسرے حواشی میں نہیں پایا جاتا۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الذی تولهت الافهام فی کبریاء ذاتہ وتحیرت الاوهام فی عظمۃ صفاتہ عبارت خاتمہ صفحہ ۹۰۰ وان ینفع بالمخلصین ویجعلہ ذخرا لیوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔

محشی علام کی ولادت سنہ ۸۴۰ ہجری میں۔ سلطان محمد خاں کے عہد میں بلاد روم میں ہوئی۔ اور وہیں تربیت پائی۔ شیخ فخر الدین ملا طوسی۔ ملا خسرو۔ ان کے اساتذہ میں ہیں۔ تمام علوم وفنون کے جامع محقق۔ مدقق۔ مانے جاتے ہیں۔ علم کلام۔ معانی۔ عربیت۔ معقول۔ اصول فقہ وغیرہ میں بصیرت تام حاصل تھی۔ کمال علمی کے ساتھ صلاح وتقویٰ سے بھی آراستہ تھے۔ بہت سے مصنفات کے مصنف ہیں سلطان محمد خاں کی حیات میں تلویح کا حاشیہ بایزید خاں اُن کے بیٹے کے نام پر لکھا یہ امر سلطان محمد خاں کو سخت گراں گزرا اور باعث برہمی مزاج سلطانی ہوا ان کے چچازاد بھائی علی فناری اُس وقت میں لشکر سلطانی کے قاضی تھے اُن کی وساطت سے بغرض درس کتاب مغنی اللبیب مصر جانے کی سلطان سے اجازت حاصل کی مصر پہنچکر ایک فاضل مغربی سے مغنی اللبیب کو پڑھا اور بعض تلامذہ ابن حجر عسقلانی سے صحیح البخاری کی سند حاصل کی سنہ [illegible] ہجری میں شامی قافلہ کے ہمراہ زیارت حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ ان کے مؤلفات مشہورہ یہ ہیں حاشیہ تلویح۔ حاشیہ شرح تلخیص المعانی۔ حاشیہ مطول حاشیہ شرح المواقف۔ حواشی تفسیر البیضاوی۔ رجب بزمانہ حکومت سلطان بایزید خاں میں ماہ جمادی الآخرہ سنہ ۸۸۶ ہجری مقام بروسا میں وفات پائی۔ (الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۴۸۵	۳۵۴	النواقص	مولانا معین الدین اشرف الشہیر بمیرزا مخدوم الحسنی الحسینی الشریف المتوفی فی حدود ۹۹۵ھ	۹۸۸ھ ہجری	قلمی ۹۸۸ھ	۳۰۶	

تقطیع کتابت مع جدول ۷×۴½، ۳ انچ ، سطور ۱۹۔ جدول سرخ و سبز مع قدرسے لوح طلائی خط نسخ متوسط۔ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوندکاری کثیر کرمخوردگی قلیل ہے۔ اوّل صفحہ پر چھوٹی سی مُہر اِمام الدین اور آخرین صفحہ پر مُہر میرزا علیم الدین نام کی چسپاں ہے۔

یہ کتاب اہل تشیع کے عقائد کے ابطال میں ہے۔ مؤلف نے اس باب میں کتاب وسُنّت واقوالِ علماءِ راسخین سے احتجاج کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب اس عنوان پر رکھی ہے۔ مقدمہ۔ فصول ثلثہ۔ کشفِ مقال۔ خاتمہ۔ ذیل۔ اِکمال۔ مقدمہ میں ایمان واسلام کی تحقیق۔ اور ان دونوں میں مفہومًا تغائر ومصداقًا اتحاد کا تفصیلی بیان فصولِ ثلثہ میں فضائلِ اصحاب رضی اللہ عنہم کا عمومًا وخصوصًا تذکرہ اور خلافت خلفاء راشدین کی حقیت مذکور ہے کشف المقال میں اہلِ تشیع کے عقائد وخیالات کا ابطال کیا ہے۔ خاتمہ میں لعن و طعن کی مذمت و ممانعت۔ اقوال فقہاء وغیرہم سے ثابت کی ہے۔ ذیل میں اجمالی طور پر ایسے عقیدہ کا ذکر ہے جو صائب و مُنجی ہوسکے۔ اِکمال میں۔ اپنا نسب اور اپنے شیوخ کا حال اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ کتاب کا نام تاریخی ہے۔ دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ۹۸۸ھ میں اس کتاب کی تالیف ہوئی۔ اور النواقص کے عدد نو سو اٹھاسی ہوتے ہیں۔ نواقص کے معنی شکستگی کے ہیں ظاہر ہے کہ مخالفین کی شکستگی اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ یہ کتاب اُن کے پاس پہنچ جائے۔ اور عادۃً بُعد وغیرہ کے اعتبار سے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							سنہ رواں کے انقضاء پر کتاب وصول ہو سکے گی اس لیے ایک عدد کا زائد ہو جانا لطف سے خالی نہیں ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کتاب کے نام میں دو طرح سے تصرف کیا ہے۔ اولاً نواقض سے الف ولام لکھا ہے جس سے اکتیس عدد کم ہو گئے۔ ثانیاً نواقض کے بعد لفظ علی الروافض زیادہ کیا ہے جس کو مولف نے نہیں لکھا۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ نحمدك اللّٰهمّ لا اِله الا انت وحدك لاشريك لك صفحہ ۱۰، الامام اذا لم يكن عدلا جاز احكامه وحكامه لانّ الصحابة رضی الله عنهم تقلد والاعمال من معاوية انتهى۔ خاتمۂ کتاب صفحہ ۲۰ اِنّهٗ مُبَيّن الآمال والاماني الى قول ولجميع المؤمنين والمؤمنات۔ مؤلف رحمہ اللہ نسباً سید شریف جرجانی کی اولاد میں ہیں۔ اسی وجہ سے سادات شریفیہ کہے جاتے ہیں۔ سلطان مراد خاں کے عہد میں یہ کتاب تالیف کی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی مولفات ہیں۔ اسی کتاب میں جہاں اپنا حال اور نسب وغیرہ لکھا ہے۔ اپنے مولفات میں یہ کتابیں شمار کی ہیں۔ حاشیہ علی شرح المختصر للعلامۃ اللایجی فی الاصول۔ حاشیہ علی الٰہیات شرح التجرید للعلامہ قوشجی۔ حاشیہ علی البعض انوار الفقہ فی مذہب الامام الشافعی۔ ذخیرۃ العقبیٰ فی ذمّ الدنیا۔ متن جامع فی علم احکام النجوم۔ رسالہ فی بیان حرمۃ المتعۃ۔ رسالہ فی آداب الوزراء رسالہ فی مناسک الحج علی مذاہب الاربعۃ۔ صاحب کشف الظنون۔ مؤلف کی وفات کی نسبت لکھتے ہیں۔ المتوفی فی حدود ۹۹۵ھ خمس وتسعين وتسعمائة بمكة المشرفة۔
٢٥٣٥	٣٥٥	کتاب التوحید۔ مع رسالہ للعلامۃ المجلسی	الشیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی الملقب بالصدوق المتوفی ۳۸۱ھ		مطبوع ۱۳۲۱ھ	٥١٩	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس کتاب میں۔ اثباتِ توحید۔ نفیِ تشبیہ۔ نفیِ جبر وغیرہ۔ تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ کتاب کے شروع سے پہلے مولنا علی محمد کشمیری نساخ کتابِ ہذا نے دو صفحوں پر اس کتاب کی توصیف و مدح لکھی ہے۔ آغاز اصل کتاب صفحہ ۴ الحمد للہ الواحد الاحد الذی لا شریک لہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۹۔ لا تخاصمہ الا من ضاق بما فی صدرہ۔ مولف کتاب کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۱۴۲۶ پر لکھا گیا۔
		رسالہ فی الاعتقادات	مولینا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی المتوفی سنہ ۱۱۱۰ ہجری۔				
							یہ رسالہ کتاب مرقومۃ الصدر کے آخر میں ہے۔ اصول عقائد کا بیان ہے۔ ابتدا صفحہ ۴۰۰ الحمد للہ الذی سہّل لنا سلوک شرائع الدین خاتمہ صفحہ ۵۱۹ والسّلامُ علی النبیّ الہدی وآلہ العُظَماءِ۔ (مولف کتاب کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا)
۲۵۴۹	۳۵۰۲	فرقان القلوب	مولنا محمد ابو الہدی بن السید ابی البرکات حسن وادی الصیادی الرّفاعی	سنہ ۱۳۲۳ھ	سنہ ۱۳۲۳ھ مطبوع مصر	۱۴	
							مختصر رسالہ ہے۔ ارکانِ خمسہ اور اُن کے اسرار و دقائق کے بیان میں۔ ابتدا صفحہ اول الحمد للہ رب العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علی عبدہ ونبیّہ۔ مولف کتاب زمانۂ حال کے فضلا میں ہیں۔ رسالۂ ہذا کی تحریر و طبع انھیں کے اہتمام سے ہوئی ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۹۳	۳۵۷	نقد المحصل المعروف بتلخیص المحصل	علامہ نصیر الدین محمد بن محمد بن الحسن الطوسی المتوفی سنہ ۶۷۲ھ	سنہ ۶۶۹ھ	قلمی سنہ ۱۲۰۱ھ	۱۶۲	

تقطیع کتابت ۱/۲ ۸ × ۱/۲ ۴ - انچ۔ سطور ۲۳ - خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیلی کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب پیوند کاری اور اثر کرم سے محفوظ ہے۔ اول و آخر دو مہریں چسپاں ہیں۔ جن میں یہ عبارت کندہ ہے "بر اعدائے دین شد مظفر حسین"۔ یہ کتاب مصر میں بھی طبع ہو چکی ہے۔

کتاب المحصل مؤلفہٗ امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی متوفی سنہ ۶۰۶ھ ہجری کا ملخص ہے۔ اصل کتاب چار ارکان پر مرتب ہے۔ الاول فی المقدمات ۔ الثانی فی تقسیم المعلومات۔ الثالث فی الالہیات۔ الرابع فی السمعیات۔ محقق طوسی نے اس کتاب کی تلخیص کی ہے۔ انداز بیان یہ رکھا ہے کہ پہلے محصل کی عبارت کو لفظ (قال)، کے ساتھ لکھتے ہیں۔ پھر اس کلام پر جو شبہات وخدشات وارد کرتے ہیں اُس کو لفظ (اقول)، سے تحریر کیا ہے۔

عبارت آغاز ورق اوّل صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یدل افتقار کل موجود فی الوجود الیہ ورق ۳۱ صفحہ اول قال مسئلۃ من القدماء من زعم ان هذه المحسوسات۔ الخ خاتمہ کتاب ورق ۸۶ صفحہ اوّل ہما جری علی لساننا فیما لا یرضی بہ اللہ تعالیٰ الیٰ قول سنہ ۱۲۰۱ھ ہجری۔

محقق طوسی کا ترجمہ فن فقہ تحت نمبر ۱۴۱۶ پر تحریر ہو چکا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۶۱	۳۵۸	التمہید فی بیان التوحید	علامہ ابو شکور محمد بن عبد السید بن شعیب الکشی السالمی الحنفی		قلمی سنہ ۱۱۰۵ھ	۳۰۰	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقطیع کتابت مختلف - طولاً ۵ سے ۶ - انچ تک - عرضاً ۳ سے ۴ - انچ تک - سطور ۱۲ سے ۵ تک خط دکا غذ خوب کتابت سرخی وسیاہی سے - کاتب کا نام نہیں لکھا تمام اوراق پر رقعہ دوزی ہے کہیں کم کہیں بیش پہلے ورق کے دوسرے صفحہ پر پیوند کاری زیادہ ہے - اس صفحہ کی ساری سطور پیوند کاری کے سبب سے ناقص ہو رہی ہیں - پڑھنے میں زیادہ کوشش کرنے سے بھی ٹھیک عبارت کا پتہ نہیں چلتا - اس کتاب میں توحید باری تعالیٰ عزّ اسمہ کی معرفت کے طرق بیان کیے گئے ہیں اور اس معرفت کو اُمّہاتِ مطالب قرار دیا ہے - سب سے پہلے عقل و روح کے متعلق بحث ہے - اُس کے بعد دوسرے مسائلِ کلامیّہ کی تفصیل ہے - کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت کار آمد و مفید ہے - عبارت آغاز ورق اوّل صفحہ پہلا - الحمد للہ ذالمن والالاء عبارت ورق ۰ ۵ صفحہ اوّل القول فی ان کلام اللہ بنظم القرآن عبارت خاتمہ ورق ۰ ۱۵ صفحہ دوم فھو محدث ومخلوق واللہ اجل واعظم الیٰ قول - تم الکتاب بعون الملک الوھّاب الموسوم بالتمھید من کلام ابو شکر السالمی رحمہ اللہ -					
		مصنّف رحمہ اللہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا -					
۲۸ ۹۱	۳۵۹	کتاب الایمان مع مجموعۃ التوحید	الامام شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیۃ الحرانی المتوفی ۷۲۸ھ		سنہ ۱۳۱۱ھ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی	صفحہ ۲۴۰ صفحہ ۳۹۶	

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب کا اصل موضوع ایمان و اسلام کی تفسیر اور ان دونوں میں جو فرق ہی اُس کی تفصیل دکھانا مقصود ہے مگر اس مبحث کے ذکر میں اہم مسائل دینیہ بھی نہایت تحقیق و تنقیح کے ساتھ مذکور ہیں۔ جس قدر مباحث و مسائل اس میں لکھے گئے ہیں اُن سے واقفیت امر ضروری ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ الخ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۳۰ فی مواضع کثیرۃ بلا استثناء و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>مجموعۃ التوحید۔</td><td>شیخ الاسلام ابن تیمیہ و الشیخ محمد بن عبد الوہاب النجدی وغیرہما۔</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس مجموعہ میں چھوٹے بڑے ۲۸ رسالے مفصلۂ تحت ہیں۔
رسالہ[1] صفحہ ۲۔ ایضاً[2] صفحہ ۵۔ ایضاً صفحہ ۷۔ ایضاً صفحہ ۹۔ ایضاً صفحہ ۱۲۔ یہ ۶ رسالے ابن تیمیہ کی تالیف ہیں۔ ان تمام رسائل میں توحید۔ اُصولِ دین۔ قواعدِ دین کا بیان ہے۔ رسالہ[8] صفحہ ۱۴۔ ایضاً صفحہ ۱۸۔ ایضاً[9] صفحہ ۲۱۔ یہ تین رسائل شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی متوفی سنہ ۱۲۰۶ھ کے تالیف ہیں مضموناً رسائل ماسبق کے قریب ہیں۔ ایضاً[11] صفحہ ۲۶۔ مولفہٗ عبد الرحمٰن بن حسن۔ ایضاً صفحہ ۳۱۔ مولفہٗ شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی ایضاً[12] صفحہ ۳۴۔ ایضاً[13] صفحہ ۳۶۔ ایضاً[14] صفحہ ۳۸۔ مولفہٗ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ ایضاً[15] صفحہ ۴۶ مولفہٗ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ ایضاً[16] صفحہ ۶۰ مولفہٗ ابن تیمیہ۔ ایضاً[17] صفحہ ۷۲ مولفہٗ ابن تیمیہ ایضاً[18] صفحہ ۷۵ مولفہٗ سلیمان بن عبد اللہ۔ ایضاً[19] صفحہ ۸۶ مولفہٗ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن المعروف بابی بطین ایضاً[20] صفحہ ۹۴ ایضاً[21] صفحہ ۱۰۳۔ ایضاً[22] صفحہ ۱۰۵۔ کتاب التوحید مولفہٗ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ ایضاً[23] صفحہ ۱۴۹۔ ایضاً[24] صفحہ ۱۶۱۔ مولفہٗ شیخ احمد بن علی بن عتیق نجدی ایضاً[25] صفحہ ۱۹۹۔ مولفہٗ شیخ عبد الرحمٰن</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بن حسن نجدی۔ ایضاً صفحہ ۲۴۴۔ مولفۂ ابن تیمیہ۔ ایضاً صفحہ ۲۸۸ مولفۂ ابن تیمیہ۔ ایضاً صفحہ ۳۶۴ حزب المقبول من احادیث الرسول۔ مولفۂ ابی سعید محمد بن الفیض الانصاری۔ یہ کل کے کل بہ استثنار دو ایک رسالہ کے تقریباً موضوع واحد پر لکھے گئے ہیں۔ (ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۸۰ پر اور علامہ نجدی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ پر لکھا گیا۔					
۲۰۹۹	۳۶۰	الکافیۃ الشافیہ فی الانتصار للفرقۃ الناجیہ منظوم	امام ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر المعروف بحافظ ابن القیم الجوزی الحنبلی المتوفی ۷۵۱ھ		مطبوعہ مطبع آگرہ ۱۳۰۶ھ	۲۸۰	
		اس کتاب میں توحید ذاتی وصفاتی حق جل وعلا کا اثبات۔ فرقہ باطلہ کے مزعومات لایعنی کا ابطال فرقہ ناجیہ کے ضروری عقائد کا ذکر۔ بدعات وغیرہ سے اجتناب کا طریقہ۔ بڑی خوش اسلوبی سے بتایا گیا ہے اس فن میں بہت مفید کتاب ہے۔ یہ کتاب قصیدۂ نونیہ ابن قیم کے نام سے مشہور ہے۔ حاجی خلیفہ لکھتے ہیں کہ چھ ہزار اشعار اس کتاب میں ہیں۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد ثانی صفحہ ۱۲۷ میں اس قصیدہ کو قصیدہ میمیہ لکھا ہے بظاہر یہ غلطی ناسخین کی ہوگی۔ شروع کتاب میں تقریباً پانچ ورقوں میں عربی عبارت بطریقہ دیباچہ نثر میں لکھی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شھدت لہ بربوبیتہ جمیع مخلوقاتہ۔ ابتدا قصیدہ حکم المحبۃ ثابت الارکان۔ خاتمۂ کتاب صفحہ ۲۸۰۔ تبعوھم من بعد بالاحسان۔ ابن قیم کا ترجمہ فن حدیث تحت نمبر ۵۰۵ میں لکھا گیا۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۲۸۵۴</td><td>۳۶۱</td><td>کتاب الحکمۃ فی مخلوقات اللہ عزوجل</td><td>حجۃ الاسلام زین الدین ابی حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی المتوفے ۵۰۵ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ</td><td>۶۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں مضامین برہان انّی کے طریق پر لکھے ہیں مصنوعات کے وجود سے صانع بیچوں کے وجود ذاتی پر استدلال کیا گیا ہے۔ آفرینش خلق میں جو مصالح اور حکم رکھے گئے ہیں مجملاً اُن کا ذکر کیا گیا ہے۔ اثبات وحدانیت اور طریقۂ معرفت حق سبحانہ تعالیٰ کو بہت سلیس بیان سے ادا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جعل نعمتہ فی ریاض جنان المقربین الخ خاتمہ صفحہ ۶۴ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۸۱۶ پر لکھا گیا۔</td></tr>
<tr><td>۲۸۴۳</td><td>۳۶۲</td><td>العقد الثمین فی بیان مسائل الدین</td><td>الشیخ الفاضل علی بن الشیخ ابی السعود محمد العباسی الشافعی الشہیر بالسویدی المتوفی ۱۲۳۰ھ</td><td>۱۲۱۴ ہجری</td><td>مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ</td><td>۲۲۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب اصول اعتقادیہ اور مسائل دینیہ میں لکھی گئی ہے صفحات کے حصۂ تحت میں خط جدولی کے فاصلہ سے حواشی بھی تحریر ہیں جو ظاہراً منہیات معلوم ہوتے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ رب العالمین مالک یوم الدین الخ خاتمہ صفحہ ۲۲۶ وقد وقع الفراغ الیٰ قولہ ولہم آمین۔ مؤلف علام حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نسل میں ہیں۔ مسکناً بغدادی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	اعداد صفحات	کیفیت
							مذہباً شافعی ہیں۔ ان کا تبحر اپنے زمانہ کے فضلاء سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ تمام علوم کی جامعیت کے ساتھ فن حدیث میں ید طولانی ہے۔ حافظ حدیث کا لقب ان کے واسطے ناموزوں نہیں۔ بیس ہزار احادیث ازبر تھیں۔ اس کے ساتھ رواۃ کے حالات پر بھی پوری واقفیت رکھتے۔ اپنے ہی خاندان میں کسب علم کیا۔ باپ اور چچا کی شاگردی کا فخر پایا۔ بعض بعض فنون میں شہر کے دوسرے علماء معتبرین سے بھی استفادہ کیا۔ فاضل اجل ہونے کے علاوہ آپ کی ذات میں اور بہت سی خوبیاں جمع تھیں۔ فصیح و بلیغ اعلیٰ درجہ کے۔ واعظ بے مثل۔ خوش تقریر۔ حلیم و بردبار۔ وسیع الخلق۔ مسکین نواز وغیرہ وغیرہ اس کتاب کے سوا ایک رسالہ فی الخضاب اور شرح المناوی الصغیر بھی آپ کی تالیف ہے۔ ماہ رجب کی ۱۷ تاریخ شب پنجشنبہ بارہ سو سینتیس ہجری میں دفات پائی۔ اسی کتاب کے ابتدائی ورق پر ان کا حال عربی عبارت میں تحریر ہے۔ یہ مختصر ترجمہ اُسی سے ماخوذ ہے۔
۲۰۵۰	۳۶۳	مختصر رونق المجالس مع کتاب الیاقوتہ	الامام العلامہ عثمان بن یحییٰ بن عبدالوہاب المیری		مطبوع مصر	۵۴	
							یہ کتاب رونق المجالس کا انتخاب ہے۔ اصل کتاب کو امام ہمام شیخ ابی حفص عمر بن حسن نیشاپوری نے تالیف کیا۔ جو بائیس ابواب پر شامل ہے۔ ہر باب میں دس حکایتیں لکھی ہیں۔ علامہ میری انتخاب کنندہ نے بجائے دس حکایتوں کے چھ حکایتوں پر (جو بدیع اور دلآویز تھیں) ہر ہر باب میں اختصار کیا۔ اس کتاب کو اگرچہ فن کلام سے چنداں مناسبت نہیں۔ مگر مقصود بیان حکایات سے اثبات الوہیت و وحدانیت و بیان معجزات وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس لحاظ سے اس فن میں آجانا زیادہ ناموزوں نہیں ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ رب اختم بخیر یا کریم۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۵۴ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ علامہ میری کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یاقوتۃ المواعظ والموعظۃ	الشیخ ابی الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ ہجری				
		کتاب مذکور بالا کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں بھی حکایات مذکور ہیں۔ مقصود ان کے بیان سے اسلامی اصول و فروع کی تعلیم ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ختم حاشیہ صفحہ ۴۵ وحسن صدقھا واللہ اعلم۔ امام جوزی رحمۃ اللہ کا حال فن حدیث نمبر ۵۰۳ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۲۶۰۶	۳۶۴	الفوز الاصغر	الشیخ الامام الحکیم ابی علی احمد بن محمد بن یعقوب بن مسکویہ المتوفی ۴۲۱ھ		۱۳۱۹ھ مطبوع بیروت	۱۲۰	
		یہ کتاب مباحث کلامیہ میں کتب فلسفہ کے انداز پر لکھی گئی ہے۔ زیادہ تر عقلی دلائل سے کام لیا ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کے ثبوت۔ تجرد۔ وحدانیت وغیرہ کو شائستہ بیان سے ادا کیا ہے۔ تین مسائل پر کتاب کی ترتیب رکھی ہے۔ ہر ایک مسئلہ کی دس فصلوں پر تقسیم ہے۔ پوری کتاب میں تیس فصلیں قائم کی ہیں پہلا مسئلہ اثبات صانع کے بیان میں۔ دوسرا مسئلہ نفس و احوال نفس کی تحقیق میں۔ تیسرا مسئلہ بحث نبوت میں۔ افتتاح کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ موجد الکون بغیر استدلال ختم صفحہ ۱۲۰ محمد سید المنتجبین واکرم المبعوثین۔					

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر موجودات
مؤلف علام، علوم حکمیہ اور فنون طبیہ میں مشاہیر فضلا میں ہیں۔ عقلی علوم میں متقدمین کے دوش بدوش شمار کیے گئے ہیں۔ شیخ بوعلی سینا نے بھی اپنی بعض تصانیف میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور غالباً ملاقات بھی کی ہے۔ سلطان عضد الدولہ بن بویہ کے مقرب خاص تھے۔ ان کے مؤلفات طبیہ۔ فلسفیہ۔ ادبیہ۔ کثیرہ ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ چند مؤلفات کے نام یہ ہیں۔ تجارب الامم وتعاقب الہمم فی التاریخ۔ کتاب الاشربہ۔ کتاب الطبیخ۔ تہذیب الاخلاق۔ الفوز الاکبر۔ سنہ ۱۰۳۰ مسیحی مطابق سنہ ۴۲۱ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ اکتفاع القنوع۔ عیون الانباء فی تاریخ الاطباء۔ کشف الظنون۔							
	۳۶۸	سنہ ۱۳۲۰ھ	•	امام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی سنہ ۵۰۵ھ	الاربعین فی اصول الدین	۳۶۵	۲۷۰۲
یہ کتاب جواہر القرآن کا (جو حضرت مصنف علیہ الرحمہ کا مصنفہ ہے) ایک حصہ ہے۔ جس کو صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں۔ ہو قسم من کتابہ المسمیٰ بجواہر القرآن۔ مصنف علیہ الرحمہ نے اس حصہ کو مستقل کتاب کی صورت میں لانے کی بھی اجازت دی ہے۔ کما قال فی خطبتہ ہذا الکتاب۔ فمن شاء ان یکتبہ مفرداً فلیکتب ہرچند کہ یہ کتاب مختلف مسائل اور متنوع فوائد کا ذخیرہ ہے۔ مگر مہتم بالشان۔ اور غرض اصلی اس سے اصول دین کی تعلیم ہے۔ اسی مناسبت سے یہ کتاب اس فن میں داخل ہوئی ورنہ بجائے خود ایک واعظ ناطق ہے جو تمام دینی علوم واعمال کی تعلیم دے رہا ہے اور ان کے حسن وقبح اور جزا وسزا کو بتلا رہا ہے۔ وللہ در المصنف آغاز کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد والہ اجمعین خاتمہ صفحہ ۲۵۶۔ وایاك بفضلہ وجودہ وکرمہ۔ امام غزالی رحمۃ اللہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۸ کے تتمہ میں لکھا گیا۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٢٦٠٢	٣٦٦	ارشاد الحیاری فی ربع من مارسے مع السوال العجیب منظوم	العلامہ عزالدین عبدالعزیز بن محمد الدمیری		١٣٢٢ھ مطبوع مصر	٢٨	
		مختصر رسالہ ہی- اثبات توحید اور تردید تثلیث میں- آغاز صفحہ ٢- الحمد للہ الذی لم یزل فی ازلیتہ- ختم صفحہ ١٥- افضل الصلوۃ والتسلیم					
		السوال العجیب فی الرد علی اہل الصلیب منظوم	الفاضل الشیخ احمد علی الملیجی الکتبی الشہیر				
		یہ منظوم رسالہ ہی- عیسائیوں کے رد میں-					
		السہم المصیب لافئدۃ اہل الصلیب	الشیخ حسن بن بکر قبیان خطیب جامع النصر بنابلس				
		یہ رسالہ بھی رسالہ سابق کی روش پر ہی- ان رسائل کے مصنفین اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں-					
٢٦٠٧	٣٦٧	الکافی للاعتقاد الصافی	المولوی حکیم محمد رحیم اللہ بن مولنا محمد علیم اللہ البجنوری	١٣٢٦ھ	مطبوع بجنور	٣٨	
		مختصر رسالہ ہی- اصول عقائد اہل تشیع کی تردید میں- زیادہ تر اس رسالہ میں کتاب اصول الکافی الکلینی کے مضامین پر مواخذہ کیا گیاہے- آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی انعم علینا بحجتنا العامتہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وانواع النعماء والآلاء خاتمہ صفحہ ۴۔ قد حصل الفراغ من تصنیف ھذہ الرسالۃ النافعۃ الی قول من ھجرۃ سید البریۃ۔ حضرت مصنف بجنور کے رہنے والے ہیں۔ علوم عقلیہ ونقلیہ میں آپ کو مہارت تام حاصل ہے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے مخصوص تلامذہ میں ہیں۔ زمانہ دراز تک رامپور بھی آپ کا قیام رہا ہے فن طب کی تکمیل حکیم ابراہیم خاں صاحب لکھنوی سے کی اور حکیم صاحب موصوف کے زمانہ قیام میں رامپور میں مدت مدید تک شریک مطب رہے۔ اب بہت مدت سے اپنے یہاں بجنور میں قیام گزیں ہیں اور وہیں مطب کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ دور دراز سے لوگ معالجہ کی غرض سے آپ کے مطب میں آتے ہیں۔ اس فن خاص میں آپ کی زیادہ شہرت ہے۔ بڑے عابد و زاہد اور پرہیزگار شخص ہیں۔ ابقاہ اللہ تعالیٰ الی الزمان الطویل (جامع اوراق)					
۲۶۵۲	۳۶۹	دُرّۃ التحقیق فی نصرۃ الصدیق	المولوی محمد فاخر الالہ آبادی المتوفی سنہ ۱۱۶۴ھ	سنہ ۱۱۵۰ھ	قلمی	۸۴	
		تقطیع کتابت ½۷ × ½۴ - انچ۔ سطور ۱۹۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا کاغذ دہلی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام کتاب کرم خوردہ ہے۔ کہیں زیادہ کہیں کم۔ اوراق پر آب رسیدگی کا بھی نشان پایا جاتا ہے۔ اس کتاب میں علامہ شوستری کا رد ہے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں جو علامہ مذکور نے حرف گیری کی ہے۔ جواباً مولف نے یہ کتاب تالیف کی۔ اور خلیفۂ اول کی افضلیت واولویت آیات واحادیث سے بزور تقریر وتحریر میں ثابت کی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ھدانا التبیل وأرانا الطریق خاتمہ صفحہ ۸۴۔ حمداً کثیراً طیباً الی قول سنہ ۱۱۵۰ ہجری					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مؤلف رحمہ اللہ علیہ نے اس کتاب کے دیباچہ میں حضرت مولنا محمد حیات سندی مدنی حنفی متوفی ۱۱۶۳ھ کو اپنا شیخ و اُستاد بتایا ہے۔ مشائخین میں آپ کا سلسلہ چشتیہ نظامیہ ابو العلائی ہے۔ ذکاوت و فطانت کا بہت بڑا حصہ آپ کو حاصل تھا۔ غوامض علمیہ کا بہت سرعت کے ساتھ حل کرتے۔ شریعت مطہرہ کی پابندی کو ہر وقت مدّ نظر رکھتے۔ فیاضی و نفع رسانی کا مادہ آپ کی ذاتِ کامل الصفات میں بڑھا ہوا تھا۔ مؤلف انوار العارفین کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ گیارہ ذوالحجہ روز یکشنبہ ۱۱۶۴ھ میں برہانپور میں آپ کی وفات ہوئی۔					
۲۸۲۰	۲۶۹	المسامرہ بشرح المسایرہ	الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی الشریف القدسی الشافعی المتوفی سنہ ۹۰۵ھ (کشف الظنون)		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۷ھ	صفحہ ۲۸۴ صفحہ ۰۰	
		ایک نسخہ اسی کتاب کا نمبر ۲۴۴۳ پر لکھا گیا ہے۔ یہ کتاب بعینہ وہی ہے۔ کتاب کی حالت اور ترجمہ مصنف کے متعلق کیفیت نمبر ۲۴۴۳ پر تحریر ہو چکی۔					
۲۸۲۲	۲۷۰	مجموعہ رسالہ مشاعر وغیرہ	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملۃ والدین الشہیر بصدرا شیرازی المتوفی سنہ ۹۰۳ھ علی الاختلاف		مطبوعہ طہران ۱۳۱۵ھ	۲۱۰	
		اس مجموعہ میں دو رسالے (مشاعر) (عرشیہ) صدرا شیرازی کی تالیف ہیں۔ ان دونوں رسالوں میں					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							غرض اصلی وجود واجب تعالیٰ جل مجدہٗ اور اُس کی صفات حقیقیہ و دیگر مسائل کلامیہ کا اثبات بدلائل عقلیہ ہے مگر عنوان بیان رسالۂ اولیٰ کا اس طرز پر ہے کہ پہلے ماہیت وجود کی تحقیق۔ اور مالہ و ماعلیہ کی تفصیل بڑی شرح و بسط کے ساتھ کی گئی ہے۔ پھر اصلی مدعا کا ثبوت۔ دونوں رسالے اس موضوع خاص میں اعلےٰ درجے کے ہیں۔ حاشیۂ کتاب پر ان دونوں رسالوں کے مستقل حواشی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مختصر رسالہ فی علم اللّدنی و الکسبی محقق طوسی کا مولفہ ہے۔ آغاز عبارت رسالہ شاعر صفحہ ۲۔ نحمد اللہ و نستعین بقوتہ التی اقام بہا خاتمہ صفحہ ۱۰۹ دائرۃ الوجود تتہ بعون الملک الودود الذی ہو مفیض الخیر والجود ابتدا رسالہ عرشیہ صفحہ ۱۱۰ الحمد للہ الذی جعلنا ممن شرح صدرہ للاسلام۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴ و آلہ الطاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین۔ علامہ صدرا شیرازی کو صاحب حبیب السیر نسباً حسینی لکھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مولینا قوام الدین کلباری کے شاگرد ہیں۔ جودت طبع اور رسائی ذہن کی وجہ سے علماء متبحرین اور فضلاء متاخرین سے مستثنیٰ و ممتاز تھے۔ ہمیشہ خاص و عام کی خیر خواہی پر کمر بستہ رہتے۔ اسی خیر سگالی کی بدولت تمام اعیان و اشراف کے مرجع بنے ہوئے تھے۔ شیراز میں مدرسہ وسیع بنا کیا تھا۔ روزانہ اُس میں طلبا کو درس دیتے۔ تالیف و تصنیف کا بھی ہمیشہ مشغلہ رہتا۔ رسالہ تحقیق علم در اثبات واجب۔ حاشیہ شمسیہ۔ حاشیہ شرح مطالع۔ حاشیہ تجرید وغیرہ۔ مولفات ہیں ان کی وفات کے متعلق۔ کتاب حبیب السیر میں اس طرح تحریر ہے۔ وفات امیر صدر الدین محمد بعد از فوت یعقوب میرزا باندک زمانے اتفاق افتادہ و چون تاریخ آں ماہ و سال راقم حروف را معلوم نبود خامہ بتقریر آں زبان نکشاد۔ دوسری کتابوں میں سال وفات کو بڑے اختلاف کے ساتھ لکھا ہے۔ کشف الحجب میں المشاعر کے تحت میں لکھتے ہیں۔ لصدر الدین محمد بن ابراہیم الشیرازی المتوفی سنہ بضع و اربعین بعد المائۃ والالف۔ شرح ہدایۃ الحکمۃ معروف بصدرا مطبوعہ سنہ ۱۲۶۲ھ علی بخش خاں کے۔ آخر میں مولوی حسین علی فتحپوری لکھتے ہیں۔ محمد بن ابراہیم الشہیر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بصدر الدین شیرازی المتوفی سنہ الف وخمسین۔ فہرست خدیویہ مصر میں بھی اسی طرح ہے اکتفاء القنوع میں لکھا ہے محمد بن ابراهیم الشیرازی المعروف بصدر الدین المتوفی سنہ ۱۰۵۰ھ مطابق سنہ ۱۶۴۰ء پٹنہ کی فہرست میں صدر الدین شیرازی کے ترجمہ میں لکھا ہے۔ در صباح روز جمعہ دوازدہم ماہ مبارک رمضان سنہ ۹۰۳ھ بردست ظلمہ طائفہ ترکمان مقتول شد۔ بعض دوسرے مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل صدر الدین۔ علامہ دوانی کے ہمعصر ہیں اور علامہ موصوف کی وفات حسب تصریح حاجی خلیفہ سنہ ۹۰۸ ہجری میں ہے۔ اس اعتبار سے فہرست پٹنہ کی تحریر قابل ترجیح ہے والعلم الحقیقی عند اللہ۔					
۲۰۲۵	۳۷۱	لوامع البیّنات فی الاسماء والصفات	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التیمی البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین الرازی الشافعی المعروف بابن الخطیب الرّیؒ المتوفی سنہ ۶۰۶ھ		مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۳۶۷	
		اس کتاب میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اسماء وصفات کی شرح بڑی تفصیل وتطویل سے لکھی ہے اسم اور مسمی کی حقیقت میں جو متکلمین کا اختلاف ہے مفصل طور پر اس کا بیان کیا ہے۔ درحقیقت یہ بےمثل کتاب فوائد عجیبہ اور نکات غریبہ سے لبالب ہے۔ اس خوش بیانی سے مطالب کی تحقیق					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ قائل کو اعلیٰ درجہ کی قوت علمیہ حاصل ہی۔ کتاب کی ترتیب تین اقسام پر رکھی ہی پہلی قسم مبادی و مقدمات کے بیان میں۔ دوسری قسم مقاصد و غایات کے ذکر میں۔ تیسری قسم لواحق و متممات میں آغاز کتاب صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ الذی حارت الافکار فی مبادی انوار کبریائہ وصمدیتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۶ فکان ہذا آخر الکتاب الی قول وصحبہ اجمعین۔ آخر میں فہرست ابواب بھی منضم ہی۔

امام رازی رحمہ اللہ کی ولادت ۲۵۔ رمضان المبارک ۵۴۳ھ یا ۵۴۴ھ ہجری میں (رے) میں ہوئی۔ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ میں یگانۂ دہر اور فرید عصر مسلّم ہیں۔ تمام مخالف و موافق ان کے تبحّر اور قوت علمیہ کے قائل ہیں۔ علم اصول اپنے والد ماجد ضیاء الدین عمر سے (جن کا سلسلہ اس علم میں ابی علی جبائی پر منتہی ہوتا ہی) حاصل کیا۔ علم فقہ بھی انہیں سے پڑھا اس علم میں ان کا سلسلۂ تعلیم۔ امام شافعی رحمہ اللہ پر پہنچتا ہے۔ ان دونوں علوں کی تحصیل کی کیفیت صاحب ترجمہ نے خود اپنی کتاب۔ تحصیل الحق میں لکھی ہے والد کے انتقال کے بعد۔ کمال سمعانی اور مجد جلیلی سے استفادہ کیا۔ قریب قریب تمام علوم میں ان کے مصنفات مقبول ہیں۔ علم تفسیر میں۔ تفسیر کبیر مشہور کتاب ہے۔ اس کے علاوہ شرح سورۂ فاتحہ۔ علم کلام میں المطالب العالیہ۔ نہایت العقول۔ کتاب الاربعین۔ المحصل۔ کتاب البیان والبرہان فی الرّد علیٰ اہل الزیغ والطغیان۔ کتاب المباحث العمادیہ فی المطالب المعادیہ۔ کتاب تہذیب الدلائل وعیون المسائل۔ کتاب ارشاد النظار الی لطائف الاسرار۔ کتاب تحصیل الحق۔ کتاب الزبدۃ والمعالم الی غیر ذلک اصول فقہ میں المحصول والمعالم۔ علم حکمت میں۔ الملخص۔ شرح الاشارات۔ شرح عیون الحکمۃ۔ طلسمات میں السر المکنون۔ شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ فقہ میں۔ شرح الوجیز للغزالی۔ طب میں۔ شرح کلیات قانون وغیر ذلک مناقب امام شافعی میں بھی کچھ مصنفات ہیں۔ ان کے مصنفات ان کی حیات میں ہی مشہور و منتشر ہو گئے تھے۔ تمام مصنفات کو اس قدر مقبولیت ہوئی کہ لوگ کتب متقدمین کی جگہ بھی پڑھنے پڑھانے لگے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							وعظ گوئی میں بھی آپ کی مشاقی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ فارسی۔ عربی دونوں زبانوں میں وعظ فرماتے ان کے پُر اثر وعظ سے سامعین پر وجد کی حالت پیدا ہو جاتی۔ ان کی پُر زور تقریر سے بہت سے کرامیہ مذہب سنت والجماعۃ میں داخل ہوگئے خراسان میں خوارزم شاہ بادشاہ جید تکریم و تعظیم سے پیش آیا اس کے اکرام و انعام سے بہت سا غنا حاصل ہوگیا نیز یہ ایک مالدار طبیب کی لڑکیوں سے ان کے لڑکوں کی شادی ہوئی تھی ان کے مرنے کے بعد اس کے متروکہ سے ان کے متعلقین کو بہت سا دنیوی سامان مل گیا۔ ہراۃ میں شیخ الاسلام کے لقب سے مشہور تھے دوشنبہ روز عید الفطر ۵۰۶ھ میں ہرات میں انتقال فرمایا آخر دن میں کوہ مردانخاں میں (ہراۃ کے قریب ایک قریہ کا نام ہے) مدفون ہوئے (ابن خلکان)
۲۸۸۱	۳۷۲	بحر الکلام	العلامہ میمون بن محمد بن محمد بن معتمد بن محمد بن مکحول المعروف بابی المعین النسفی المتوفی ۵۰۸ھ		سنہ ۱۳۲۹ھ مطبوعہ مصر مطابق سنہ ۱۹۱۱ء	۱۱۲	
							اس کتاب میں عقائد اہل سنت وجماعت اور ضروری مسائل کلامیہ کو ضبط کیا ہے اس فن میں ابتدائی تعلیم کے واسطے یہ کتاب مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ ذی الجلال والاکرام خاتمہ صفحہ ۱۱۰ واللہ الہادی الی الرشاد آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ مولانا ابو المعین امام زمانہ فاضل یگانہ جامع معقول و منقول ہیں۔ ان کے جد اعلیٰ مکحول النسفی فقہ میں ابی سلیمان موسیٰ الجوزجانی تلمیذ محمد بن الحسن متوفی ۲۰۰ھ کے شاگرد ہیں مکحول وہ شخص ہیں جو امام ابی حنیفہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں من رفع یدیہ عند الرکوع وعند الرفع فسدت صلوتہ۔ حالانکہ فضلاء محققین کے نزدیک یہ قول معتبر نہیں اس کتاب کے علاوہ المناہج شرح الجامع الکبیر بھی مولف رحمہ اللہ کے مصنفات میں ہے۔ علامہ علاء الدین ابو بکر محمد السمرقندی فقہ میں ان کے شاگرد ہیں پانسو آٹھ ہجری (۵۰۸) میں ان کی وفات ہے۔ طبقات الحنفیۃ۔ الفوائد البہیۃ
۲۸۸۵	۳۷۳	اساس التقدیس مع الدرۃ الفاخرہ	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین الرازی المتوفی ۶۰۶ھ		سنہ ۱۳۲۹ھ مطبوعہ مصر	۲۹۶	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں حق سبحانہ کا تنزہ اور تقدس جسمیہ اور تحیز اور جوارح اور دیگر نقصانی صفات سے وجوہ عقلی ونقلی سے ثابت کیا ہی اور ظواہر آیات کا جواب (جنسے ید اور وجہ وغیرہما) کا ثبوت ہوتا ہی. نہایت خوبی کے ساتھ دیا ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ٢۔ الحمد للہ الواجب وجودہ وبقاءہ۔ خاتمہ ٢٤٠ ورق ثلاث لیس شرطا للایمان الی قول والحمد للہ رب العالمین۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کتاب کا نام تاسیس التقدیس تحریر کیا ہی۔ امام رازی رحمہ اللہ کا ترجمہ اس سے پیشتر نمبر ۱ پر مذکور ہوا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الدرة الفاخرہ</td><td>العارف الربانی والمحقق الصمدانی مولنا عبد الرحمن بن احمد الجامی المتوفی سنہ ٨٩٨ ہجری</td><td>•</td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب فن سلوک میں بعد نمبر ١٣ لکھی گئی۔ کتاب مذکورۂ بالا کے بعد صفحہ ٢٤٠ سے شروع ہوئی ہے۔</td></tr>
<tr><td>٢٠٩٢</td><td>٢٠٤٣</td><td>الرسالہ فی الاعتقاد</td><td>الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بابن جریر بن یزید بن خالد الطبری المتوفی سنہ ٣١٠ ہجری</td><td></td><td>مطبوعہ بمبئی سنہ ١٣١٢ھ</td><td>١٠</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مختصر رسالہ ہی جس کو دس صفحات میں تمام کیا ہی۔ چند امور کے متعلق ضروری قدر بیان ہی۔ بحث ایمان۔ بحث قرآن۔ بحث رویت حق سبحانہ تعالی۔ بحث امامت وخلافت۔ بحث اعمال عباد وغیرہ۔ اس رسالہ کے تمام ہونے کے بعد ایک فائدہ مہمہ ہے جس میں افعال عباد کے متعلق کسی قدر کلام ہے۔ اور مصنف رحمہ اللہ کا ترجمہ تحریر ہی رسالہ اولی کے تمامی کے بعد سال طبع (١٢٠٠) لکھے ہیں اور آخر صفحہ پر ١٣١٢ ہجری سنہ طبع تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ٢</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اخبرنا الشیخ ابو الفضل احمد و ابو البرکات الحسن علامہ طبری کا ترجمہ فن فقہ نمبر ٦٧ پر تحریر ہوچکا					
٢٩٢٦	٣٧٥	الحاشیہ علی حاشیہ میرزا جان علی الشرح الجدید والحاشیۃ القدیمہ	الفاضل الاجل آقا حسین خوانساری المتوفی فی عشرۃ ثامن من القرن حادی عشر		قلمی ١٠٩١ھ	٣٨٦	
		تقطیع کتابت مع جدول ½٧ × ½٤ انچ۔ سطور ٢٧۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ کشمیری۔ کاغذ حواشی سفید انگریزی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب نجم الدین علی۔ مجدول بجدول ہرتالی۔ اول و آخر صفحہ پر دو بڑی مہریں۔ مولنا شرف الدین عثمانی نام کی چسپاں ہیں۔ پوری کتاب اثر کرم اور پیوند کاری سے محفوظ ہے۔ اس سے پیشتر نمبر ٢٢٥ پر ایک نسخہ اسی کتاب کا درج ہے۔ کتاب کی کیفیت اور مولف کی حالت وہاں تحریر ہوچکی۔					
٢٩٠٣	٣٧٦	شرح طوالع الانوار نا تمام	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	٧٩٥	
		تقطیع کتابت مع جدول ٦ × ٣ انچ۔ خط نسخ عمدہ و پختہ۔ سطور ٢١۔ کاغذ کشمیری قدرے لوح و جدول طلائی۔ کتابت سیاہی سے۔ صرف عبارت متن پر خطوط سُرخ کشیدہ ہیں۔ تمام اوراق پر آب رسیدگی کا اثر کرم خوردگی اور پیوند کاری قلیل ہی۔ آخر سے کتاب کسی قدر ناتمام ہے۔ تقریباً دو تین ورق کا نقصان معلوم ہوتا ہی۔ درمیان میں بھی صفحہ ١٣ کے بعد کئی ورق گئے ہوئے ہیں۔ طوالع الانوار من مطالع الانظار کی شرح ہے۔ اصل متن کے مولف علامہ قاضی بیضاوی متوفی ٦٨٥ ہجری ہیں یہ شرح بہت خوبی اور پاکیزگی کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ مقامات تفصیل طلب کے موقع پر بہت اچھی تفصیل و تنقیح کی ہے۔ شارح نے خطبہ کتاب میں نہ کوئی نام شرح کا لکھا ہے اور نہ اپنے متعلق کوئی تصریح کی ہے۔ سلطان					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابو المظفر یعقوب بن حسن بن علی بن عثمان کے حضور میں یہ کتاب پیش کی ہے۔ اس بادشاہ کا تفصیلی حال اور مقام سلطنت معلوم نہیں ہوا۔ عبارت آغاز صفحہ اوّل۔ الحمد للہ الذی اظہر طوالع الانوار من مطالع الانظار عبارت آخر صفحہ ۷۹۵ بان اللہ تعالیٰ اثنی علیہم فی۔ شارح علیہ الرحمہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔					
۲۸۵۸	۳۷۷	التنقید لاحکام التقلید	میرزا ابو طالب محمد بن ابی القاسم الموسوی	سنہ ۱۳۱۲ھ	سنہ ۱۳۱۵ھ مطبوعہ طہران	۲۰۷	
		امامیہ مذہب کی کتاب ہے۔ وجوب تقلید کو براہین عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا ہے ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ کما افاض وانعم الخ۔ (مولف کتاب زمانۂ حال کے فضلا میں ہیں)					
۲۸۰۹	۳۷۸	مجموعہ محصل افکار المتقدمین والمتاخرین من العلماء والحکماء والمتکلمین	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التیمی البکری الطبرستانی الملقب بہ فخر الدین الرازی المعروف بابن الخطیب الرئ المتوفی سنہ ۶۰۶ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۱۸۳	
		اس مجموعہ میں تین کتابیں ہیں۔ محصل۔ تلخیص المحصل۔ معالم فی اصول الدین۔ محصل میں۔ احکام اصولیہ۔ اور مسائل کلامیہ مذکور ہیں۔ چار ارکان پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ الاول فی المقدمات۔ الثانی فی تقسیم المعلومات الثالث فی الالٰہیات۔ الرابع فی السمعیات۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتعالی بجلال احدیتہ عن مشابہۃ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاعراض والجواهر خاتمہ صفحہ ۲۰۲ قالوا انما قلناہ تقیۃ - امام رازی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۱، ۳ پر مرقوم ہوچکا۔					
		تلخیص المحصل	ابو جعفر خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد بن حسن الطوسی المشہور محقق طوسی المتوفی سنہ ۶۷۲ ہجری	سنہ ۶۶۹ھ			
		محصل اور یہ کتاب دونو ایک ہی صفحات میں ہیں - اوّل کتاب صفحہ کے پہلے حصہ میں - دوسری کتاب صفحہ کے پچھلے حصہ میں اس کتاب میں محصل کی تلخیص وتنقید ہے - جابجا امام کے کلام کی تزییف وتغلیط کی ہے - محصل کی عبارت کو لفظ قولہ سے لکھکر اقول سے اپنا بیان شروع کیا ہے - چھ سو انہتر (۶۶۹) ہجری میں کتاب کی تالیف سے فراغت ہوئی - آغاز کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الذی یدل افتقار کل موجود فی الوجود الیہ - خاتمہ صفحہ ۱۰۲ امما لا یرضی اللہ سبحانہ بہ - محقق طوسی کا ترجمہ فن اوراد نمبر ۴۷ پر مذکور ہوا۔					
		معالم فی اصول الدین	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التیمی البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین الرازی المعروف بابن خطیب الری المتوفی سنہ ۶۰۶ ہجری				

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ کتاب محصل کے حواشی پر ہے۔ پانچ انواع پر کتاب منقسم ہے۔ الاوّل علم اصول الدین۔ الثانی علم اصول الفقہ الثالث علم الفقہ۔ الرابع اصول معتبرہ فی الخلاف۔ الخامس اصول فی آداب النظر والجدل۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ خالق الاصباح وخالق الارواح والاشباح۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ١٠٢۔ ولیکن ھھنا آخر علم الکلام وباللہ التوفیق۔
٢٠٠٣	٣٧٩	کاسرۃ الاسنان	العلامہ عبد اللہ بن محمد المکی بن فروخ بن عبد المحسن الرومی الحنفی		قلمی	٥٤	
							تقطیع کتابت ½۶ × ½۳ - انچ - سطور ١٩ - خط نستعلیق معمولی - کاغذ دیسی - کتابت سیاہی وسرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں - کہیں پیوندکاری نہیں پائی جاتی - کرمخوردگی بہت خفیف سی ہے۔ مختصر رسالہ کی صورت میں ہے - کسی بڑی کتاب کا حصہ معلوم ہوتا ہے - ابتدائی کلام سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے لکھتے ہیں - وانما قلنا اعد - لانا قد ذکرنا فی تحقیق الایمان - الخ - حمد ونعت سے بھی خالی ہے - علاوہ (کاسرۃ الاسنان) کے عدیم المثل بھی اس رسالہ کا نام ہے - آخر کتاب کی عبارت سے اس کی تصریح ہوتی ہے - وھو ھذا - ولما کانت ھذہ الرسالۃ دالۃ علی توحید عدیم المثل عز شانہ وکاسرۃ الاسنان المنکر سمیناھا عدیم المثل عرف بے نظیر وکاسرۃ الاسنان عرف دندان شکن یہ رسالہ اثبات توحید اور بطلان تعدد وجبا میں لکھا گیا ہے - مولف نے اپنی قوت علمی اور فہم واستعداد کے لائق اس مسئلہ میں بہت زور دیا ہے اور براہین قاطعہ سے اثبات مدعا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ - انہ ذکر ایمان لنا ان ذکرہ خاتمہ صفحہ ٥٣ - تمت بالخیر اللھم اغفر لمصنفہ ولکاتبہ برحمتک یا ارحم الراحمین مولف رحمہ اللہ نے اس رسالہ میں اول وآخر اپنا نام نہیں لکھا - آخر میں صرف یہ عبارت تحریر ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وهذا التلخيص ما حرره ناه فی رسائلنا من مفتاح التوحید وکلمۃ الحق وجهد المقل۔ ان تینوں کتابوں میں سے صرف جهد المقل فن فقہ میں پائی گئی۔ جس میں مولف نے اپنا نام (عبداللہ بن محمد المکی بن فروخ بن عبدالمحسن الرومی الحنفی) لکھا ہے۔ اس بنا پر اس رسالہ کا مولف بھی انھیں کو ٹھہرایا گیا۔ اس سے زیادہ تحقیق نہو سکی۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔					
۲۹۸۹	۳۸۰	التاج المرصع بجواہر القرآن والعلوم الجزء الاول	الشیخ طنطاوی جوہری	سنہ ۱۹۰۵ء	مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۱۹۱	
		یہ کتاب مسائل کلامیہ میں اس زمانہ کے مذاق کے موافق لکھی گئی۔ لغت اردو۔ اور ترکی زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہوگیا ہے۔ ہنوز پہلا ہی حصہ اس کا طبع ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۵۔ احمدك اللهم و اصلی واسلم علی نبیك خاتمہ صفحہ ۱۹۱ علی هذا النمط الذی الی قول سیدنا محمد وآلہ مولف سلمہ اللہ اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔ آپ مدرسۂ خدیویہ مصریہ میں مدرس لغت عربیہ مقرر ہیں مفصلۂ تحت مولفات آپ کے مطبوع و مشتہر ہو چکے ہیں۔ ۱ کتاب نظام العالم والامم۔ ۲ میزان الجواہر۔ ۳ جواہر العلوم۔ ۴ جمال العالم۔ ۵ النظام والاسلام۔ ۶ المقالات الاصمعیۃ ۷ العقد الثمین۔ ۸ المقالات الرازیہ۔ ۹ الزہرۃ۔ ۱۰ المقالات الجوہریہ۔ ۱۱ الفرائد الجوہریہ۔ ۱۲ التاج المرصع۔					
۳۱۳۲	۳۸۱	حدائق الفصول وجواہر العقول منظوم	العلامہ الفقیہ النحوی محمد بن ہبۃ المکی من اعیان قرن السادس	سنہ ۵۰۰ھ	سنہ ۱۳۲۰ھ مطبوع مصر	۲۳	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مختصر منظوم ہی۔ ضروری مسائل کلامیہ کو اجمال و اختصار کے ساتھ نظم کیا ہے۔ اس فن میں ابتدائی تعلیم میں ضبط و حفظ کرنے کے واسطے نہایت موزوں کتاب ہی۔ اس کتاب کا نام صلاحیہ بھی ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ افتح للقال بسم الله خاتمہ صفحہ ۲۳۔ وحسبنا الله ونعم الكافی۔ مولف رحمہ اللہ نے اس کتاب کو سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب صاحب الديار المصریہ والبلاد الشماليہ والعراق واليمنیہ۔ متوفی سنہ ۵۸۹ھ ہجری کے واسطے تالیف کیا ہے۔ مولف کے تفصیلی ترجمہ پر آگاہی نہیں ہوئی۔					
۳۱۲۰	۳۰۲	الثمار اليانعة فی الرياض البديعة	العالم الفاضل الشيخ محمد نووی الجاوی	ء	سنہ ۱۳۲۹ھ مطبوعہ مصر	۹۵	
		الرياض البديعة فی اصول الدين۔ مولفہ شیخ محمد حسب اللہ بن سليمان من علماء القرن الثالث عشر کی مختصر شرح ہی اس متن میں حضرت مصنف نے ابتداءً اصول دینیہ اور عقائد ضروریہ لکھے ہیں۔ پھر مسائل فروعیہ کو امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق۔ کتاب الحج۔ والیمین والنذر تک۔ ضروری قدر بیان کیا ہے شارح علام نے بھی شرح میں زیادہ تطویل و تفصیل نہیں کی ہے۔ صرف متن کے اجمال و اختصار کو واضح کر دیا ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی وفق من شاء من عباده لحن متنہ۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۔ الی يوم الدين والحمد لله رب العالمين آمين۔ حضرت ماتن اور شارح۔ اسی زمانہ کے کملاء میں ہیں۔					
۲۹۵۳	۳۰۳	ايثار الحق علی الخلق	ابو عبد الله محمد بن ابراہیم بن علی بن المرتضیٰ بن المفضل الحسنی الهادی اليمنی المعروف بابن الوزير المتوفی سنہ ۸۴۰ھ		سنہ ۱۳۱۸ھ مطبوعہ مصر	۳۰۳	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں تمام مسائل کلامیہ کو (عموماً) بہت خوبی کے ساتھ ضبط کیا ہی اور مسئلہ جبر و قدر کو (خصوصاً) نہایت تحقیق کے ساتھ لکھا ہی۔ مفید کتاب ہی۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین الکمل الحمد علی جمیع ھدایاتہ و معارفہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ابن الوزیر مولف کتاب ہذا کا ترجمہ فن اصول حدیث نمبر ۴۰ میں تحریر ہو چکا۔					
۲۹۹۰	۳۰۴	آثار الانظار و مبتکرات الافکار	السید احمد افندی الشریف الحسنی		مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ	۱۴۲	
		یہ کتاب گو چند مسائل متفرقہ کا مجموعہ ہی۔ مگر مسائل کلامیہ کا حصہ اس میں زیادہ مذکور ہی۔ منجملہ دیگر مسائل کے قرآن کریم کے معجزہ ہونے کو دلیل عقلی سے بہت وضاحت کے ساتھ لکھا ہی۔ اس کی بھی وجہ بیان کی ہے کہ تورۃ انجیل۔ آسمانی کتب اور کلام الٰہی ہونے میں قرآن شریف کے ساتھ مشترک ہیں باینہمہ ان کو معجزہ نہیں کہا جاتا۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللھم لا نحصی ثناءً علیك انت کما اثنیت علی نفسك خاتمہ صفحہ ۱۴۲۔ من المقربین آمین۔ حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلا دین ہیں۔					
۲۹۰۶	۳۰۵	سفیر الاسلام الی سائر الاقوام	محمد فرید وجدی		مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۸۰	
		فرانسیسی زبان کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام قدیمی دین ہے۔ تمام انبیا علیہم السلام اسی کی تعلیم کے واسطے مبعوث ہوئے۔ مگر ان کے اتباع نے اس میں تحریف کر کے دوسری صورت پیدا کر دی۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو اسی دین اسلام کی اشاعت فرمائی۔ اسلام ہی سچا دین اور قابل اتقیا دہے اس کے سوا تمام ادیان باطل ہیں۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام خاتمہ صفحہ ۶۴ وان سامت خیالیۃ کتاب ہذا کے طبع ہونے کے زمانہ میں حضرت مؤلف زندہ اور قائم تھے۔ سلمہ اللہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٣١١٩	٣٠٦	نقد النصائح الکافیہ	الشیخ محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم بن صالح القاسمی الدمشقی	١٣٢٧ھ	١٣٢٣ھ مطبوع دمشق	٤٨	

یہ کتاب النصائح الکافیہ - مولفہ سید محمد بن یحیٰ بن عقیل کی تنقید میں لکھی گئی ہے - مولف نصائح کافیہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر باغی اور مخطی ہونیکا الزام قائم کیا اور اس کے متعلق بہت سے شواہد اور دلائل پیش کیے ہیں - مولف کتاب ہذا نے تنقیداً و تردیداً یہ کتاب تالیف کی - اور اس باب میں جمہور اہل سنت و جماعت کے اقوال فصیل شدہ نقل کیے - آغاز صفحہ ٢ - الحمد للہ وحدہ و صلی اللہ و سلم علی من لا نبی بعدہ خاتمہ صفحہ ٤٤ و الحمد للہ رب العالمین فی ٢١ رمضان ١٣٢٢ھ بید مشق الشام الی قول القاسمی الدمشقی - مولف سلہ چودھویں صدی کے فضلاء دمشق کے رہنے والے - متعدد تالیف کے - مولف ہیں -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٨٩٨٩	٣٠٧	رسالہ حرز الایمان مع شرح رسالہ تسویہ	الفاضل الاجل ملا محمود جونفوری المتوفی ١٠٦٢ھ		قلمی ١١٦٥ھ	٤٢	

تقطیع کتابت ۶½ × ۳½ - ۳ - انچھ - سطور ١٩ - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی کتابت صرف سیاہی سے - کاتب شیخ غلام علی - اول سے آخر تک پوری کتاب پر کرمخوردگی اس قدر کثیر ہے کہ کتاب از کار رفتہ ہوکر قابل قرات نہیں رہی - جا بجا رفو دوزی اس کثرت سے ہے کہ سطور کے سطور پڑھنے میں نہیں آتے - یہ مختصر کتاب رسالہ تسویہ مولفہ شیخ محب اللہ الہ آبادی متوفی ١٠٥٨ھ کے رد میں تالیف ہوئی ہے - مولف رسالہ تسویہ نے حقیقت وجود میں جدید تحقیق کی ہے - جمہور حکماء اور

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اکثر صوفیہ کرام کے خلاف اس مسئلہ کو بڑے زور وشور کے ساتھ لکھا ہے۔ ملا محمود نے اس کے رد میں یہ کتاب موافق تحقیق محققین لکھی اور مولف تسویہ پر صرف تفسیق اور تکفیر پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ الحاد اور زندقہ کی حد تک پہونچا دیا ہے۔ اگرچہ شیخ موصوف کے مریدین ومعتقدین نے شیخ کی توجیہ کلام اور مقابلین کے الزامات کے جوابات میں بہت کوشش کی ہے۔ متعدد رسائل رد الرد کے طریق پر لکھے ہیں مگر انصاف یہ ہے کہ جس قوت شوکت کے ساتھ ملا محمود نے تردید کی ہے اس کا جواب آسان نہیں آغاز صفحہ ۲۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ خاتمہ صفحہ ۲۔ سیما مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ۔</td></tr>
<tr><td></td><td>۳۸۸</td><td>رسالہ حرز الایمان</td><td>الفاضل الاجل ملا محمود جونفوری المتوفی سنہ ۱۰۶۲ھ</td><td></td><td>قلمی سنہ ۱۳۱۱ھ</td><td>۳۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۹½ × ۵۔ انچھ۔ سطور ۱۹۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ۔ دہلی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب نظیر الدین خاں ملازم کتب خانہ ہذا۔ یہہ نسخہ رسالہ مسطورۂ سابق سے منقول ہی۔ کاتب نے صحت کا زیادہ اہتمام نہیں کیا۔ جو مقام منقول عنہ میں۔ بوجہ پیوندکاری پڑھنے میں نہیں آیا۔ اس کی جگہہ کہیں تو بیاض ہے اور کہیں اپنے فہم کے مطابق عبارت غیر صحیح لکھدی ہے۔ ملا محمود بن شیخ محمد بن شاہ محمد۔ نسباً فاروقی۔ وطناً جونپوری ہیں۔ فنون عقلی ونقلی علی الخصوص علم حکمت میں اکابر علماء ہندوستان اور سرآمد افاضل زمان میں معدود ہیں۔ ابتدائی تعلیم کا سلسلہ اپنا شاہ محمد اپنے دادا سے شروع کیا۔ پھر استاد الملک شیخ محمد افضل جونپوری متوفی سنہ ۱۰۶۲ ہجری سے سترہ سال کی عمر میں درس علوم درسیہ کی تکمیل کی۔ فن حکمت میں۔ شمس بازغہ۔ بلاغت میں فرائد دونوں بے مثل کتابیں تالیف کیں۔ ان کے علاوہ اور بھی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مولفات سے ہیں۔ میر غلام علی آزاد نے لکھا ہے کہ فن نایکا بھید میں بھی ایک فارسی رسالہ ان کا ہے بڑی سنجیدگی اور فہمیدگی کے ساتھ تکلم کرتے۔ مدۃ العمر میں کسی قول سے رجوع نہیں کیا۔ مسائل کے سوال کے وقت اگر طبیعت متوجہ ہوتی۔ جواب شافی دیتے ورنہ صاف کہدیتے کہ اس وقت خاطر ملتفت نہیں ہے اوقات گرامی کو سوا تدریس کے دوسرے مشغلہ میں مشغول نہیں کرتے۔ شاہ شجاع بن صاحبقران شاہجہان کو بھی آپ سے تلمذ ہے۔ شاہ جہاں بادشاہ کو رصد کی تیاری کے واسطے راغب کرلیا تھا۔ مگر وزیر نے بعض وجوہ سے شاہی ارادہ کو اس کام کی طرف سے پھیر دیا۔ نویں ربیع الاول سنہ ۱۰۶۲ھ کو رحلت فرمائی۔ ان کے انتقال سے ملا محمد افضل۔ اُن کے اُستاد کو بیحد قلق وصدمہ ہوا۔ چالیس روز تک اُن کو کسی نے تبسم کرتے نہیں دیکھا۔ آخر چالیس روز کے بعد اُستاد بھی شاگرد کے ہمجلیس ہوگئے۔ یہ تاریخی مصرعہ ان دونوں کی وفات کے متعلق کہا گیا ہے۔ ؎ زمحمود افضل بگو آہ آہ۔ (مآثر الکرام وغیرہ) سنہ ۱۰۶۲ھ
		شرح رسالہ تسویہ	مولٰینا معزالدین المشتہر بمجد امان اللہ				
							یہ کتاب بادامی کاغذ کی رسالہ مسطورہ نمبر ۲۰۸ کے ساتھ مجلد ہے۔ کرم خوردگی وپیوندکاری پہلی کتاب کی نسبت اس میں کم ہے۔ تسویہ مصنفہٗ شیخ محب اللہ الہ آبادی متوفی ۱۰۵۸ھ کی شرح ہے۔ شارح نے متن کی عبارت تشریح طلب کی تفصیل کی ہے۔ اور اقوال مجملہ مصنف کو مفصل کردیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ بعد سطر الحاقی۔ الحمد لمن نطق افضل الناطقین بالحکمۃ وفصل الخطاب خاتمہ صفحہ ۳۸ وھدانا الی الصراط المستقیم آمین۔ شارح رحمہ اللہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۲۸۹	رد شرح رسالہ تسویہ	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۴۵	
		تقطیع کتابت ۵½ × ۳½ - انچ - سطور گیارہ - خط نستعلیق پختہ - کاغذ سفید انگریزی - کتابت صرف سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں - کرم خوردگی و پیوند کاری سے محفوظ ہی - پُرانے نسخہ کی جدید نقل ہی - کاتب نے بہت غلط تحریر کیا ہی - مقابلہ کی بھی نوبت نہیں آئی ہی یہ مختصر کتاب شرح رسالہ تسویہ کے رد میں لکھی گئی ہے - شارح تسویہ نے (جس کو اس کتاب میں خواجہ خورد لکھا ہی) مصنف رسالہ تسویہ کے کلام پر مواخذہ کیا ہی - مولف کتاب ہذا نے مواخذات شارح کے اس کتاب میں جوابات لکھے ہیں اور مصنف کے کلام کی توجیہ کی ہی آغاز صفحہ ۲ بعد الحمد والصلوۃ اوّل خاتمہ صفحہ ۴۵ - محق الحق ولن من الصادقین - مولف نے اس کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی - مگر اکثر جگہ اسی کتاب میں مصنف رسالہ تسویہ کو اپنا مرشد لکھا ہی -					
۸۴۰۹	۲۹۰	رد شرح رسالہ تسویہ	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	۳۸	
		تقطیع کتابت مختلف - طولاً ۸ انچ سے ۸ تک - عرضاً - تین اور چار انچ کے درمیان - سطور چودہ سے ۱۹ تک - کاغذ خاشدہ کتابت صرف سیاہی سے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - کرم خوردگی و پیوند کاری کثیر ہے بعض صفحات پر آب ریزی کا بھی اثر ہی آخر میں دو ورق رسالہ حرز الایمان کے بھی منضم ہیں - (یہ کتاب نسخہ ماسبق کا منقول عنہ ہی - جس کی کیفیت تحریر ہو چکی)					
۸۲۶۵	۲۹۱	حسن العقیدہ مع تعلیقات	حضرت شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ		قلمی	۳۵	
		تقطیع کتابت مختلف - طولاً - ۷ اور ۸ - انچ کے درمیان - عرضاً ۴ اور ۵ - انچ کے مابین سطور ۲۱ - کاغذ ملی خط نستعلیق اوسط درجہ کا کتابت صرف سیاہی سے - پیوندکاری - اثر کرم قلیل ہی - کاتب کا نام تحریر نہیں - کتابت میں					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							کاتب نے بڑی غلطیاں کی ہیں۔ آخر کے صفحہ کا کاغذ بادامی اور خط بھی غیر ہی۔ یہ مختصر رسالہ تقریباً تین صفحہ کا ہی۔ اس رسالہ میں نہایت اختصار کے ساتھ وہ اصول وعقائد مذکور ہیں جن کا لحاظ ہر ایک مسلمان کے واسطے ضروری ہی تکمیل ایمان بغیر ان امورات کے سمجھے اور اقرار کیے نہیں ہوسکتی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا خاتم النبیین ختم صفحہ ۴ والسلام علی محمد وآلہ
		تعلیقات	لم یصرح المؤلف باسمہ				
							یہ کتاب رسالہ ماسبق کے ساتھ مجلد ہی۔ تقریباً ۹ صفحات کی کتاب ہے۔ ابتدائی عنوان سے معلوم ہوتا ہی کہ پوری کتاب کا کچھ حصہ ہی کسی شیعی فاضل صاحب نے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے باب میں مخالفانہ اس کتاب میں خامہ فرسائی کی ہی اس مخالفت کا جواب بھی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کی طرف سے کتاب کے ختم ہونے کے بعد صفحہ ۱۴ سے صفحہ ۳۵ تک مرقوم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ تعلیق قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی خطاء خاتمہ صفحہ ۱۴ الحصر الذاہب فی ادبعتہ کما لا یخفی ہذا اتمہ ہذا۔ عبارت آغاز جواب شاہ عبد العزیز صاحب صفحہ ۱۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم تعلیقات شیعی بومسئلہ خلافت۔ اس جواب میں اول کی چند سطریں فارسی میں ہیں۔ باقی پوری کتاب عربی عبارت میں لکھی گئی ہی۔ ختم صفحہ ۳۵ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔
۶۵۳۴	۳۹۲	رسالہ اثبات النبوۃ	امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن الشیخ عبد الاحد السرہندی المتوفی		قلمی سنہ ۱۲۵۵ھ	۵۲	
							تقطیع کتابت ۷ x ۴½ ۔ انچ سطور ۱۵ خط نستعلیق معمولی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب سید حسین شاہ بخاری ثم الرامپوری پیوندکاری اور اثر کرم سے محفوظ ہی۔ کاتب نے اکثر جگہ غلط کتابت کی ہی۔ غالباً منقول عنہ کی عبارت ٹھیک طور پر پڑھی نہیں گئی۔ چھوٹی سی کتاب ہے۔ اس میں اصل بحث کا ثبوت۔ نبی کے معنی کی تحقیق۔ اثبات نبوت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبی کے ساتھ مذکور ہیں۔ ایک مقدمہ اور دو مقالہ پر کتاب کو مرتب کیا ہی ایک مقدمہ دو بحث پر مشتمل ہی پہلی بحث تحقیق معنی نبی میں دوسری بحث معجزات کے بیان میں مقالہ اول تحقیق حقیقت نبوت میں۔ دوسرا مقالہ۔ اثبات نبوت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ آغاز صفحہ ۲

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالہدی خاتمہ نمبر ۲۵ - النحو الحاصل من مادستہ علوم مدد مطالعۃ کتبہم - حضرت مجدد علیہ الرحمۃ - جامع علوم ظاہرہ و باطنیہ - امام طریقہ نقشبندیہ مجددیہ - موطنا سرہندی - نسباً فاروقی ہیں۔ سلسلہ نسب آپ کا اٹھائیس واسطہ سے جناب امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ سنہ ۹۷۱ھ میں آپ کا تولد ہوا۔ صغر سنی میں حفظ قرآن شریف سے فارغ ہو کر اپنے والد ماجد سے کچھ علمی کتابیں پڑھیں۔ پھر بغرض تکمیل علوم سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ وہاں مولینا کمال الدین کشمیری سے نہایت تدقیق و تدبر سے کتب معقول پڑھیں۔ اور مولینا یعقوب کشمیری اور مولینا عبدالرحمن محدث سے علم تفسیر و حدیث کی سند حاصل کی۔ سترہ سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تحصیل پوری ہوگئی۔ کسب علوم سے فارغ ہونے کے بعد علاوہ مشغلہ درس و تصنیف طریقہ سلوک کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ خاندان چشتیہ و سہروردیہ میں والد ماجد سے خلافت حاصل ہوئی طریقہ قادریہ میں شیخ سکندر کیتھلی سے اجازت پائی۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں۔ حضرت خواجہ باقی باللہ سے مجاز ہوئے۔ آپ کے فضل و کمال کا آوازہ ایسا بلند ہوا کہ دور دور سے جوق جوق لوگ آستانہ مبارک پر وارد و صادر ہونے لگے۔ علما دور و نزدیک اور مشائخ ترک و تاجیک حاضر خدمت بابرکت ہو کر فیض صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ جہانگیر بادشاہ کے دربار میں سجدہ تحیت سے آپ نے انکار فرمایا جس سے مزاج شاہی میں برہمی پیدا ہوئی۔ ادھر بعض معاندین اور معاصرین نے بھی بعض کلمات کے معنے جو کسی خاص موقع پر لکھے گئے تھے دوسرے پیرایہ میں بادشاہ کے سامنے بیان کیے۔ جس سے شاہی غیظ کو ترقی ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دو یا تین سال کے واسطے محبوس کیے گئے۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ ۱ رسالہ التہلیلیہ ۲ رسالہ اثبات النبوۃ۔ ۳ رسالہ مبدء و معاد۔ ۴ رسالہ مکاشفات غیبیہ۔ ۵ رسالہ آداب المریدین ۶ رسالہ المعارف اللدنیہ۔ ۷ رسالہ الرد شیعہ ۸ تعلیقات العوارف۔ ۹ شرح الرباعیات للخواجہ عبدالباقی۔ ۱۰ مکتوبات۔ ۲۸ صفر یوم سہ شنبہ ۱۰۳۴ھ میں سرہند میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ رفیع المراتب مادہ تاریخ ہے۔ سرہند بکسر سین مہملہ و سکون ہا و کسر را و سکون نون و دال مہملہ۔ دہلی اور لاہور کے درمیان ایک شہر عظیم تھا۔ اب قصبہ کی صورت میں ہے اور سرہند زبان زد ہو گیا ہے (سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۶۵۳۴	۴۹۳	رسالہ التہلیلیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن الشیخ عبد الاحد سرہندی المتوفی سنہ ۱۰۳۴ھ		قلمی سنہ ۱۲۵۵ھ	۱۸	

یہ رسالہ بہ اعتبار تقطیع وکتابت وکاغذ وغیرہ کے رسالہ ماسبق کے مثل ہے۔ کاتب نے اس رسالہ کو (رسالہ در تحقیق کلمہ) کے نام سے مسمی کیا ہے حقیقۃً اس رسالہ کا نام رسالہ التہلیلیہ ہے یہ رسالہ بھی حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمہ مذکور الصدر کی تالیف ہے۔ اولاً کلمۂ طیبہ کی تحقیق لفظاً اور معنےً دونوں اعتبار سے کی ہے اس کا بیب لائے نفی جنس کی خبر میں جو مشہور اشکال ہے وہ اشکال مع جوابات کے لکھا ہے اس کے بعد اس کلمہ کے فضائل جو احادیث سے ثابت ہوئے بیان کیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ لا الٰہ الا اللہ فان قلت لا بد من تقدیر
عبارت خاتمہ صفحہ ۱۸ ولہ الحکم والیہ ترجعون

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۷۹	۴۹۴	شرح فقہ الاکبر	مولانا ابو المنتہی احمد بن محمد المغنیساوی الحنفی من اعیان القرن الحادی عشر	سنہ ۱۰۰۰ھ	مطبوع سنہ ۱۲۹۰ھ	۳۲	

کتاب فقہ اکبر مولفہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ متوفی سنہ ۱۵۰ھ کی مختصر شرح ہے شارح رحمہ اللہ نے ضروری قدر شرح لکھی ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ہدانا الی طریق السنۃ والجماعۃ بفضلہ العظیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ الخ خاتمہ صفحہ ۳۲ قد تم شرح ہذا الکتاب الی قولہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ایک نسخہ ناقص قلمی اس کتاب کا فن متفرق نمبر ۔ کے مجموعہ میں بھی درج ہے۔
فاضل شارح نے خطبہ کتاب میں اپنا نام ابو المنتہی لکھا ہے حیث قال۔ اما بعد فیقول العبد الضعیف المذنب ابو المنتہی عصمہ اللہ الکبیر الکریم عن الخطایا والمعاصی۔ اور سال تالیف سنہ ۱۰۰۰ھ تحریر کیا ہے۔ کما قال فی آخر الکتاب قد تم شرح ہذا الکتاب بعون الملک الوہاب فی الیوم السابع والعشرین من شہر رجب المرجب سنہ ثمانیہ وثمانین بعد الالف من الہجرۃ النبویۃ۔
اس مطبوعہ کتاب میں کتاب کا نام فقہ الاکبر للشیخ علی البزدوی۔ لکھا ہے۔ اس میں ظاہراً دو طرح سے غلطی کی گئی ہے اولاً تو یہ فقہ اکبر کی شرح ہے نہ کہ فقہ اکبر دوسرے اس کے مولف مولانا منتہی ہیں۔ علی بزدوی نہیں۔ علی بزدوی کی وفات سنہ ۴۸۲ھ میں ہے۔ یہ کتاب سنہ ۱۰۰۰ھ میں تالیف ہوئی ثانی الذکر غلطی کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شارح نے اس کتاب کے خطبہ میں ایک ضرورت سے علی بزدوی کا نام لکھا ہے اسی سے ان کا مولف ہونا سمجھا گیا ہوگا۔ (مولانا ابو المنتہی کا مفصل ترجمہ دریافت نہیں ہوا)۔

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۳۲۳۳</td><td>۳۹۵</td><td>الاجوبۃ العراقیہ</td><td>مولنا ابی الثنا شہاب الدین السید محمود افندی المفتی الآلوسی البغدادی</td><td>سنہ ۱۲۰۰ھ</td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۷ھ</td><td>۲۶۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں انتیس ۲۹ مختلف سوالوں کے جوابات ہیں۔ زیادہ حصہ کتاب کا مسائل کلامیہ کے متعلق ہی۔ آغاز صفحہ ۲ نحمدک یا من شرح بالجواب، صدور السائلین
(مولف علام زمانہ حال کے فضلا میں ہیں)</td></tr>
<tr><td>۳۲۰۰</td><td>۳۹۶</td><td>مجموعہ شرح کلمۃ التوحید وغیرہ</td><td>مولنا سلیمان حقی بن محمد المفتی الحنفی من اعیان القرن الرابع عشر</td><td>سنہ ۱۲۹۳ھ</td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۰۷ھ المطبعۃ العثمانیہ</td><td>۱۵۹</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس مجموعہ میں چار نمبر ہیں پورا مجموعہ مؤلفہ اسی مولف کا ہی ۱ روح کلمۃ التفرید شرح کلمۃ التوحید ۲ تلخیص التوحید تلخلاصۃ المرام فی علم الکلام ۳ تخلیص التجرید لتلخیص التوحید۔ نمبر اول کی کتاب ایک مقدمہ۔ دو مقصد۔ خاتمہ پر منقسم ہی۔ مقدمہ میں علم توحید کی تعریف۔ موضوع۔ غایۃ کا بیان ہی مقصد اول میں کلمہ لا الہ الا اللہ کی شرح فاضلانہ طور پر تفصیل و توضیح کے ساتھ لکھی ہی۔ دوسرے مقصد میں کلمہ محمد الرسول اللہ کو مشروحاً جدید عنوان کے ساتھ بیان کیا ہی۔ دوسرے نمبر کی کتاب منظوم اور مختصر ہی تقریباً پانچ صفحات کے قدر ہی اس میں مسائل کلامیہ کو بہت اختصار کے ساتھ نظم کیا ہی۔ تیسرے نمبر کی کتاب بہت ہی اختصار کے ساتھ لکھی ہی۔ دو صفحہ سے کچھ سطور زیادہ ہیں۔ دو بابوں پر کتاب کو مرتب کیا ہی۔ پہلا باب توحید میں۔ دوسرا باب نبوت کے ذکر میں۔ چوتھے نمبر کی کتاب تلخیص التوحید نمبر دوم کی شرح ہی۔ یہ پورا مجموعہ حیثیت مجموعی سے نہایت مفید اور کارآمد ہی۔ آغاز نمبر اول</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ھدانا للتوحید بانہ لا الٰہ الا اللہ خاتمہ نمبر ۲ صفحہ ۵۰ والذین اتبعوھم باحسان الی یوم الدین۔ ابتدا میں تقاریظ و فہرست کتاب منضم ہے۔ اس مجموعہ کے اول میں مولف نے خود اپنا ترجمہ تحریر کیا ہے ملخص اس کا یہ ہے سنہ ۱۲۲۳ھ اوائل ذی الحجہ میں قریہ نمور یہ میں ولادت ہوئی گیارہ سال کی عمر تک یہیں قیام رہا۔ اس زمانہ میں کلام مجید ختم کرکے علم تجوید پڑھا سنہ ۱۲۳۴ ہجری میں بلدہ اسکیشہر آکر مقیم ہوئے۔ سات سال یہاں رہنے کا اتفاق ہوا صرف و نحو اور کسی قدر کتب منطقیہ کو یہاں پڑھا سنہ ۱۲۵۰ھ کے آخر میں اسلامبول کا رخ کیا۔ وہاں فحول علماء کے فیوض سے مستفیض ہوئے۔ علی الخصوص مولانا مزلعف احمد افندی کی خدمت سے زیادہ استفادہ حاصل کیا۔ علم حدیث میں شیخ المحدثین شیخ حسن بن سید احمد علوی ان کے شیخ ہیں۔ اسلامبول سے مراجعت کے بعد اسکیشہر میں شب و روز تدریس وافتاء کے کام میں مشغول رہتے تصنیف و تالیف کا بھی شوق تھا۔ اس مجموعہ کے علاوہ۔ خلاصۃ النصائح اللطیفہ اسماء الحسنے منظوم۔ وغیرہ۔ آپ کے مولفات ہیں۔					
۴۳۲۴	۳۹۷	مجموعہ شرح فقہ الاکبر وغیرہ	امام المتکلمین ابو منصور محمد بن محمد بن المحمود الحنفی الماتریدی السمرقندی المتوفی سنہ ۳۳۳ھ		مطبوعہ ۱۳۲۱ھ حیدرآباد دکن	صفحہ ۳۲ صفحہ ۴۹ صفحہ ۳۵	
		اس مجلد میں تین کتابیں ہیں۔ پہلی کتاب شرح فقہ اکبر ماتریدی۔ دو جزو کی کتاب ہے۔ اس کتاب میں عبارت متن کو جس طرز کے ساتھ لکھا ہے وہ انداز اصل کتاب مروجہ قلمی و مطبوع میں نہیں پایا جاتا۔ اور نہ اس قدر عبارت اس شرح میں لکھی گئی ہے ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو نسخہ فقہ اکبر شارح کو پہنچا ہے وہ نسخہ مروجہ کے خلاف ہے۔ بہرکیف یہ شرح بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھی ہے۔ مذاہب باطلہ کا ابطال اور بدعت و ضلالت کا استیصال بہت خوبی کے ساتھ ادلہ و براہین سے کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ الحمد للہ اولا و آخرا ظاھرا و باطنا خاتمہ صفحہ ۳۲ محمد و منی المعرفۃ وباللہ التدقیق۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">شیخ ابو منصور ماتریدی امام المتکلمین اور مصحح عقائد المسلمین ہیں۔ احمد جوزجانی جو ایک واسطے سے امام محمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ ان کے استاد ہیں۔ بہت سے اکابر علماء علم فقہ میں آپ سے مستفید ہوئے۔ تلامذہ خاص میں تین شخص زیادہ مشہور ہیں۔ ۱۔ قاضی اسحاق بن محمد السمرقندی ۲۔ علی الرستغفنی ۳۔ ابو محمد عبد الکریم بن موسے البزدوی۔ آپ کی تصانیف جلیلہ اور رد اقوال اصحاب عقائد باطلہ کثیرہ ہیں۔
بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ کتاب التوحید۔ کتاب المقالات۔ کتاب اوہام المعتزلہ۔ رد الاصول الخمسہ لابی محمد الباہلی۔ رد الامامۃ لبعض الروافض۔ الرد علی القرامطہ۔ ماخذ الشرائع فی الفقہ۔ الجدل فی اصول الفقہ۔ سنہ تین سو تینتیس ۳۳۳ ہجری میں وفات پائی۔ ماترید جس کو ماتریت بھی کہتے ہیں سمرقند میں ایک مقام کا نام ہے۔ جو مصنف کی بود و باش کی جگہ ہے (انساب السمعانی۔ الفوائد البہیہ)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>شرح الفقہ الاکبر</td><td>الشیخ ابو المنتہی احمد بن محمد المغنیساوی الحنفی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعہ مسطورہ بالا کی دوسری کتاب ہے۔ ایک نسخہ اس کا نمبر ۳۹۳ پر تحریر ہو چکا ہے۔ کتاب و مصنف کی حالت وہاں لکھی گئی ہے۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الجوہرۃ المنیفہ فی شرح وصیۃ الامام ابو حنیفہ</td><td>العلامہ حسین بن اسکندر الحنفی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مجموعہ مرقومہ بالا کی تیسری کتاب ہے۔ کتاب الوصیۃ مولفہ امام اعظم رحمہ اللہ کی شرح ہے۔ یہ کتاب گو مختصر ہے مگر تمام عقائد ضروریہ اور مسائل کلامیہ کی جامع ہے۔ شارح نے اس کی شرح میں بھی زیادہ تطویل نہیں کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ المتوحد بوجوب الوجود والبقاء خاتمہ صفحہ ۵۰ والحمد للہ رب العالمین (حضرت شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)</td></tr>
</table>

نمبر مسلسل	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۲۴	۳۹۸	الابانۃ عن اصول الدیانۃ مع ضمیمتین و رسالۃ فی الذب عن الاشعری	امام المتکلمین الشیخ ابی الحسن علی بن اسماعیل الاشعری البصری الشافعی المتوفی فی سنہ ۳۳۰ھ سے علے الخلاف		مطبوعہ ۱۳۲۱ھ حیدرآباد	۱۰۰	

اس کتاب میں عقائد اہل سُنت وجماعت اس طرح مذکور ہیں۔ کہ اولاً اجمالاً عقائد اہل سنت وجماعت اور مجموعہ عقائد باطلہ اہل بدعت کا اجمالاً تذکرہ۔ ثانیاً ایک ایک عقیدہ خاصہ کا تفصیلی بیان۔ اس موضوع خاص میں بے عدیل کتاب ہے۔ کتاب کے آخر دو ضمیمے اور ایک مختصر رسالہ بھی منضم ہیں۔ دونوں ضمیموں کے مولف مولوی عنایت علی بن مولوی کرامت علی دہلوی ثم الحیدرآبادی مولود ۱۲۰۲ھ ہیں۔ پہلا ضمیمہ اصل کتاب کے صفحہ ۳۵ کے متعلق ہے جہاں قرآن کا غیر مخلوق ہونا ثابت کیا ہے۔ دوسرا ضمیمہ صفحہ ۱۳۹ سے شروع ہے یہ پہلے ضمیمہ کا تتمہ ہے۔ دونوں ضمیموں کے درمیان ایک مختصر سا رسالہ ہے۔ مولانا ابی القاسم عبدالملک بن عیسے اس کے مولف ہیں۔ اس رسالہ میں امام ابوالحسن اشعری کے متعلق جو شبہات ہوئے ہیں۔ اُن کا دفع ہے۔

آغاز کتاب ابانہ صفحہ ۲۔ بعد سطر الحاقی۔ الحمد للہ الواحد العزیز الماجد المنفرد بالتوحید۔ خاتمہ کتاب ابانہ صفحہ ۱۲۸ ولتصیر الکلمۃ واحدۃ الحمد للہ رب العالمین وھو حسبنا ونعم الوکیل۔

امام ابوالحسن اشعری امام المتکلمین۔ ناصر سنت سید المرسلین۔ شیخ طریقہ اہل سُنت وجماعت ہیں۔ طائفہ اشعریہ کا انتساب انھیں کی طرف کیا جاتا ہے حضرت ابی موسیٰ اشعری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں ہیں۔ آپ کے کمالات ومناقب کا احصا متعسر ہے۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر نے ضخیم کتاب آپ کے فضائل میں تالیف کی ہے۔ دو سو ساٹھ یا ستر ہجری میں کتم عدم سے شہر بصرہ میں ظہور فرمایا۔ ابتداً ابی علی جبائی سے استفادہ کیا۔ اور اعتزال میں اُس کے تابع ہوئے۔ تقریباً چالیس سال تک اس مذہب کے موید وناصر رہے

نمبر مجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس مذہب میں ایسا غلو کیا۔ کہ امام معتزلین مشہور ہوگئے۔ پھر توفیق الٰہی نے رہبری کی دفعۃً اس مذہب سے تائب ہوکر۔ مذہب حق اہل سُنّت وجماعت کا اختیار کیا۔ اس مذہب میں داخل ہوتے ہی نصرت دین اور تردید مبطلین بڑی سرگرمی کے ساتھ کی۔ براہین عقلیہ ونقلیہ سے اس مذہب کی حقانیت کو ایسا صاف روشن دکھایا کہ مخالفین کو مجال دم زدن نہ رہی۔ ملاحدہ معتزلہ شیعہ جہمیّہ۔ اور دیگر مذاہب کے رد میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ دو سو سے تین سو تک مصنفات بیان کیے گئے ہیں بعض مصنفات کے اسمار یہ ہیں: کتاب اللمع۔ کتاب الموجز۔ کتاب ایضاح البرہان۔ کتاب التبیین عن اصول الدین۔ کتاب الشرح والتفصیل فی الرد علی اہل الافک والتضلیل۔ امامۃ الصدیق۔ خلق الاعمال۔ الرد علی المجسمۃ۔ اللمع الصغیر۔ اللمع الکبیر۔ النقض علے الجبائی۔ النقض علے البلخی۔ وغیر ذلک۔ بصرہ میں وفات پائی۔ اور مقبرہ باب البصرہ میں مدفون ہوئے۔ سال وفات میں تین قول ہیں۔ سنۃ اربع وعشرین وثلثمائۃ ٣٢٤ھ سنۃ ثلثین وثلثمائۃ ٣٣٠ھ سنۃ نیف وثلاثین وثلثمائۃ۔ اَشعری۔ بفتح ہمزہ وسکون شین منقوط وفتح عین مہملہ وبعد اس رار مہملہ اشعر کی طرف نسبت ہے جن کا نام۔ نبت بن ادد بن زید بن یشجب ہے۔ نبت جب پیدا ہوئے تو ان کے تمام بدن پر بال تھے۔ اس وجہ سے اشعر مشہور ہوگئے (طبقات الکبرٰے للسبکی۔ وفیات الاعیان لابن خلکان)					
٣٣٢٥	٣٩٩	الروضۃ البہیہ فیما بین الاشاعرہ والماتریدیۃ	العلامہ الحسن بن عبد المحسن المشہور بابی عذبۃ من علماء القرن الثانی عشر	سنہ ١١٢٥ھ	مطبوع ١٣٢٢ھ حیدرآباد دکن	٦٨	
		تمام اہل سُنّت وجماعت باب عقائد میں۔ امام ابو الحسن اشعری متوفے سنہ ٣٣٠ھ۔ اور امام ابو منصور ماتریدی متوفے سنہ ٣٣٣ ہجری کے متبع ہیں۔ یہ دونوں قطبین اصول عقائد میں متفق ہیں۔ حاصل عقیدہ اہل سُنّت وجماعت میں ان دونوں اماموں میں باہم خلاف نہیں۔ البتہ بعض مسائل میں۔ بادی النظر میں فی الجملہ مخالفت مفہوم ہوتی ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							جو اصول عقائد کے خلاف نہین۔ اس کتاب میں وہی خلافی مسائل جمع کیے گئے ہیں۔ مولف نے خلافی مسائل لکھ کر تطبیق و تحقیق کی کوشش کی ہی۔ جس سے باہمی نزاع ظاہری مرتفع ہو جاتا ہی عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الملک المنان واضع المیزان لرفع الطغیان خاتمہ صفحہ ۶، الی اعلاہ واخبار بما ثبت واللہ تعالی اعلم۔ ایک مقدمہ۔ دو فصل۔ خاتمہ پر۔ پوری کتاب کی تقسیم ہی (حضرت مولف بارھویں صدی کے فضلا میں ہیں تفصیلی ترجمہ ان کا معلوم نہیں ہوا)
۳۲۵۹	۴۰۰	مقاصد فی التوحید والعبادۃ۔ واصول التصوف	محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف المشہور بالامام النووی المتوفی ۶۷۶ھ		مطبوعہ ۱۳۲۴ھ بیروت	۱۶	
							مختصر اور مفید رسالہ ہی۔ اس میں عقائد اسلام اور ضروری احکام لکھے ہیں۔ آخر میں کسی قدر اصول تصوف کا بھی بیان ہی۔ سات مقاصد اور ایک خاتمہ پر کتاب کو مرتب کیا ہی۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ ولا عدوان الا علی الظالمین۔ خاتمہ صفحہ ۱۶ ونعم الوکیل آمین۔ (امام نووی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ پر تحریر ہی)
۳۳۹۱	۴۰۱	فصل المقال فیما بین الحکمۃ والشریعۃ من الاتصال مع الکشف عن مناہج الادلۃ	القاضی ابی الولید محمد بن احمد بن محمد الاندلسی الشہیر بابن الرشد المتوفی ۵۹۵ھ وفی وفاتہ اقوال اُخر ایضا		مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ	۱۰۲	
							اس مجلد میں دو مستقل کتابیں ہیں ۱ فصل المقال ۲ الکشف۔ دونوں کے مصنف ایک ہی ہیں اور

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		موضوع بھی واحد ہے۔ مسائل علم الہی مبحوث عنہا ہیں۔ مباحث ذات وصفات واجب سبحانہ۔ اور دیگر امور معاد وغیرہ سے۔ بڑی تدقیق وتحقیق کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ آغاز کتاب اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی اما بعد حمد اللہ بجمیع محامدہ والصلوۃ علی محمد عبدہ المطہر المصطفی ورسولہ۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۲۲ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ ابتدا کتاب دوم صفحہ ۲۴ بعد عبارت الحاقی وبعد حمد اللہ الذی اختص من یشاء بحکمتہ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۱۰۲ او الکفیل بالثواب بمنہ ورحمتہ۔ (ابن رشد کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۹۶ کے تحت میں لکھا گیا۔)					
٣٣٨٣	٣٠٢	حادی الارواح الی بلاد الافراح مع اعلام الموقعین عن رب العالمین الجزء الاول	مولانا شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر المعروف بابن القیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۴۰۰	
		دونوں کتابیں مرقومۂ بالا ساتھ ہی طبع ہوئی ہیں مصنف بھی ان دونوں کے ایک ہی ہیں۔ صفحہ کتاب کے پہلے نصف میں پہلی۔ اور دوسرے نصف میں دوسری کتاب ہے۔ مقدم الذکر کا تعلق علم کلام۔ اور موخر الذکر کو مناسبت علم فقہ سے ہے۔ اسی بنا پر دونوں کتابیں دو فنون میں رکھی گئیں۔ اول کتاب میں مسائل کلامیہ سے صرف (جنت) کے مبحث پر اکتفا کیا گیا ہے۔ وجود جنت بالفعل۔ رد قدریہ ومعتزلہ کہ جنت ہنوز مخلوق نہیں ہوئی۔ عدد ابواب جنت۔ اوصاف ابواب جنت۔ فاصلہ وبعد مابین ابواب جنت وغیرہ وغیرہ پوری کتاب ستر ابواب پر منقسم ہے۔ اور بہیئت مجموعی شئے واحد ہی کے حالات سے پُر ہے۔ تمام کتاب میں شرح وتفصیل سے جنت اور اس کے متعلقات کا ذکر ہے۔ اس موضوع میں مستقل کتاب ایسے شرح وبسط					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پ کے ساتھ کم نکلے گی۔ اس مطبع میں کتاب کے تین حصے کیے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جعل جنۃ الفردوس لعبادہ المومنین۔ ختم حصہ اول صفحہ ۳۹۲ لعلک لا تجدہ فی غیر ھذا الکتاب۔					
۳۳۸۳	۳۰۳	حاوی الارواح الی بلاد الافراح مع اعلام الموقعین عن رب العالمین الجزء الثانی مع الفہرست	مولانا شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر المعروف بابن القیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ	•	مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	صفحہ ۴۴۰ صفحہ ۸	
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ اس حصہ میں صفحہ ۲۷۲ تک بدستور سابق دونوں کتابیں ہیں۔ اس صفحہ کے نصف اول میں پہلی کتاب ختم ہوگئی۔ اب یہاں سے صرف دوسری کتاب تنہا آخر تک ہے۔ عبارت آغاز کتاب اول صفحہ ۲۔ الباب السابع والخمسون فی ذکر سماع الجنۃ۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۲۷۲۔ فھو لا یلیق بحالھم واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔					
ایضاً	۳۰۴	اعلام الموقعین عن رب العالمین مع الفہرست	ایضاً		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	صفحہ ۵۶۸ صفحہ ۲۲	
		اس تیسرے حصہ میں صرف اعلام الموقعین کا آخری حصہ ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ فصل و امثال اللہ الاذان بتعین الاماکن۔ خاتمہ صفحہ ۵۶۸ ویصلح بالکم۔ ذکرہ احمد۔ اس حصہ کے شروع میں مصنف کا ترجمہ بھی مرقوم ہے۔ اس کتاب کے تینوں حصوں کے متعلق فن فقہ میں نمبر ۸۳۳ کے بعد کیفیت تحریر ہے۔ امام جوزی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ٥٠٥ کے تحت میں تحریر ہے۔							
٣٤٠٦	٤٠٥	المسامرة فی شرح المسایرہ مع خاتمہ۔ وحاشیہ	الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی الشریف القدسی الشافعی المتوفی ٩٠٥ھ		مطبوعہ مصر سنہ ١٣١٧ھ	صفحہ ٢٠٤ صفحہ ٠٥	
کیفیت کتاب اور مصنف کے متعلق نمبر ٣٤٢ اور نمبر ٣٦٩ پر بیان ہو چکا۔							
٣٥٦٦	٤٠٦	التلخیص لکتاب الصواعق المرسلہ	العلامہ محمد بن موصلی		قلمی سنہ ١٣٠٤ھ	٥٣٧	
		تقطیع کتابت ٦ (?) × ٤ انچ۔ سطور مختلف۔ ٢٣ سے ٢٤ تک۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت پختہ وسیاہی سے۔ کاتب شیخ حسین بن حسن۔ اثر کرم بہت خفیف۔ پیوندکاری سے محفوظ صفحہ ٥٢۔ ٥٤۔ سادہ۔ کتاب الصواعق المرسلہ۔ جو اثبات حقانیت مذہب اہل سنت وجماعۃ اور بطلان ملل باطلہ جہمیہ ومعطلہ۔ ودیگر اہل بدعۃ میں نہایت تحقیق وتوضیح کے ساتھ لکھی گئی۔ اور ابن قیم جوزی متوفے ٧٥١ھ ہجری کے مولفات میں معدود ہے۔ مجلد ہذا اُس کا اختصار وتلخیص ہے خطبہ کتاب میں ملخص نے اپنا نام وغیرہ کچھ نہیں لکھا وسط کتاب صفحہ ٢٥٧ میں جہاں مشرکین کے متعلق بیان ہے۔ الوجہ العشرون کے آخر میں اس طرح تحریر کیا ہے۔ قال مختصرہ محمد بن الموصلی عفی اللہ عنہ وھذا الوجہ احسن۔ عبارت آغاز صفحہ ٢ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونشھد بہ ونستغفرہ صفحہ ٢٥٧۔ فانقلت لا یعقل معنے الظرفیۃ الا بالظروف والظرف۔ خاتمہ صفحہ ٥٣٤ واللہ تعالی اعلم الی قول ودعا لمصنفہ وکاتبہ وصلے اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ اصل کتاب اور تلخیص۔ دونوں کمیاب ہیں۔ (مولف تلخیص کے ترجمہ پر اطلاع نہیں ہوئی)					

نمبر مخطوطات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۹۸	۴۰۷	کن فیکون مع رسالہ ذبح	مولوی نورالدین بن اسماعیل رام پوری	درعہد نواب فردوس مکان ۱۲۶۵ھ	قلمی ۱۲۶۵ھ	صفحہ ۲۳۶ صفحہ ۱۰	

تقطیع کتابت ۶×۴ انچ سطور ۱۵ کاغذ سفید انگریزی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ خط بصورت نسخ طالب علمانہ ظاہراً مولف کا مسودہ معلوم ہوتا ہے۔ کرمخوردگی کا اثر خفیف اور پیوندکاری بالکل نہیں ہے۔ یہ مجلد اور اس کے بعد چار جلدیں اور بعینہ وہی رسائل ہیں جو مجموعہ نمبر ۲۶۲۳ پر تفصیلی کیفیت کے ساتھ تحریر ہو چکے۔ اس مجلد میں دو کتابیں ہیں پہلی کتاب کا آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ ھو مومن۔ آغاز دوسری کتاب صفحہ ۲۴۳ الحمد للہ جعل الحلال عن الحرام مفصلا۔

نمبر مخطوطات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۹۹	۴۰۸	توبۃ النصوح مع خمسہ رسائل اخر	ایضاً	سنہ ۱۲۶۵ھ	قلمی	۱۷۶	

یہ مجلد بھی باعتبار تقطیع و کتابت و کاغذ وغیرہ۔ جلد اول کی طرح ہے اس مجلد میں چھ رسائل ہیں۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۲ الحمد للہ ھو مومن وذاتہ یقتضی وجودا آخر صفحہ رسالہ آخریں صفحہ ۱۷۲ من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ۔

نمبر مخطوطات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۶۰۰	۴۰۹	کتاب اسد الوہاب مع اربع رسائل اخر	مولوی نورالدین بن اسماعیل رام پوری	سنہ ۱۲۶۵-۱۲۸۶ھ	قلمی	۱۰۸	

یہ مجلد بھی بدستور سابق ہے اس میں پانچ نمبر ہیں ۱ کتاب اسد الوہاب مولفہ سنہ ۱۲۸۶ھ صفحہ ۲ سے صفحہ ۲۶ تک۔ عبارت آغاز الحمد للہ الذی وھب الخ ۲ میزان العقل مصنفہ سنہ ۱۲۸۶ھ زمانہ حکومت سلطان عبدالعزیز خان صفحہ ۸ سے صفحہ ۳۱ تک۔ ابتدا ر کلام الحمد للہ ھو مومن ۳ توبہ نصوح مولفہ سنہ ۱۲۶۵ھ صفحہ ۳۴ سے صفحہ ۶۲ تک یہ رسالہ توبہ نصوح۔ مذکورہ بالا توبہ نصوح سے مغائر ہے عبارت شروع الحمد للہ ھو مومن بنفسہ الخ ۴ ہبۃ الرحمن صفحہ ۶۴ سے صفحہ ۸۸ تک۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ ھو مومن وانزل القرآن۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		۵ نصر اللہ لخلیفۃ بیت اللہ صفحہ ۹۰ سے صفحہ ۱۰۱ تک الحمد للہ فلا حمد لغیر اللہ۔					
۳۶۰۱	۳۱۰	کتاب الحنیفت	مولوی نور الدین بن اسماعیل ام پوری	سنہ ۱۲۶۹ھ	قلمی	۸۲	
		اس مجلد میں صرف یہی کتاب ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ جعل دین الاسلام لنا اماناً۔ یہ مجلد بھی موافق شرح سابق ہے۔					
۳۶۰۲	۳۱۱	رسالہ ذبح مع اربع رسائل اُخر	ایضاً	سنہ ۱۲۶۶، ۱۲۷۵ھ	قلمی	۱۸۰	
		اس مجلد میں پانچ نمبر ہیں ۱ رسالہ ذبح مصنفہ سنہ ۱۲۷۵ھ صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۹ تک۔ ابتداء الحمد للہ فی کل اللہ ۲ توبۃ النصوح صفحہ ۲۰ سے صفحہ ۴۳ تک مصنفہ سنہ ۱۲۶۶ھ آغاز الحمد للہ ھو سلام مؤمن ۳ بدیہی فی المذہب الحنفی صفحہ ۴۵ سے صفحہ ۱۰۸ تک آغاز۔ الحمد للہ لانہ مؤمن ۴ ایمان الصدالحمید مصنفہ سنہ ۱۲۷۵ھ۔ یہ رسالہ مکہ معظمہ میں تالیف کیا ہے صفحہ ۱۰۹ سے صفحہ ۱۱۳ تک۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ لانہ واجب الوجود۔ اس کتاب کے دو دیباچے ہیں صفحہ ۱۴۸ سے دوسرا دیباچہ لکھا ہے جس کا آغاز یہ ہے الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین نمبر ۵ بیعۃ الرضوان صفحہ ۱۴۸ سے صفحہ ۱۸۰ تک عبارت آغاز الحمد للہ رب العالمین وھذا اخبر اللہ۔ مجلدات متذکرۂ بالا میں۔ رسائل مکرر بھی ہیں جن میں تھوڑا تھوڑا سا تغیر کر دیا گیا ہے۔					
۳۵۰۸	۳۱۲	مجموعہ الدرۃ الثمینہ ومن الرسائل العربیۃ والفارسیۃ	العلامہ مولوی عبد الحکیم بن شمس الدین السیالکوٹی المتوفی سنہ ۱۰۶۸ھ والمصنفین الآخرین	سنہ ۱۰۵۰ھ	قلمی سنہ ۱۱۳۰ھ	۱۴۲	
		تقطیع کتابت ۱۱×۶، ۹×۳ انچہ۔ سطور مختلفہ ۱۵ سے ۱۹ تک۔ مختلف الخطوط نستعلیق و نسخ۔ کتابت سُرخی و سیاہی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کاغذ دیمک کرخوردگی و پیوندکاری کثیر ہی ابتدائی صفحہ پر ایک مہر بھی ثبت ہی۔ جو پڑھنے میں نہیں آئی۔

یہ مجموعہ کشکول کے انداز پر ہی۔ آٹھ نمبر اس میں ہیں ۱۔ الدرۃ الثمینۃ عربی۔ مولفہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی۔ یہ رسالہ تحقیق واجب الوجود جل مجدہ۔ میں شاہجہاں بادشاہ کے حکم سے (جو نواب سعداللہ خاں کی وساطت سے) تحریرًا بھیجا گیا تھا۔ تالیف ہوا ہی حضرت مولف نے اس رسالہ میں مسئلہ علم باری تعالیٰ عز اسمہ۔ اور بحث قدم عالم کو بہت خوبی کے ساتھ لکھا ہی۔ یہ رسالہ صفحہ ۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۵ کے نصف اول میں ختم ہوگیا۔ عبارت آغاز۔ اللھم باسمک ابتدی وبنور قدسک اھتدی عبارت خاتمہ۔ ولیکن ھذا آخر ما قصدنا الی قول عبدالحکیم سیالکوٹی۔ نوشتہ ۱۰۵۰ھ نمبر ۲ مکتوب نواب سعداللہ خاں۔ فارسی۔ یہ اس خط کی نقل ہی جو نواب سعداللہ خاں نے شاہجہان بادشاہ کے حکم سے فاضل سیالکوٹی کی خدمت میں رسالہ کی تالیف کی غرض سے بھیجا ہی۔ یہ مکتوب تقریبًا ڈیڑھ صفحہ پر ہی صفحہ ۲۵ کے نصف آخر سے شروع ہوکر صفحہ ۲۶ کے ختم پر ختم ہوگیا۔ عبارت آغاز۔ مفاوضہ جلالۃ الملکی مدار المہامی۔ ۳۔ رسالہ کلی طبعی۔ مؤلفہ مولانا غلام مصطفےٰ بن محمد مصطفےٰ الجایسی الحسنی الحسینی۔ اس رسالہ میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہی کہ کلی طبعی خارج میں موجود نہیں ہی۔ صفحہ ۲۷ سے شروع ہوکر صفحہ ۳۲ کے پہلے حصہ میں ختم ہوگیا ہی۔ ابتدا۔ وبعد فیقول العبد الفقیر الی رحمۃ اللہ الغنی۔ خاتمہ من شہر المحرم الحرام سنہ ۱۱۳۰ھ نمبر ۴۔ اسی صفحہ ۳۲ کے پچھلے حصہ میں مسئلہ جعل مابت فارسی عبارت میں بڑے اختصار کے ساتھ لکھا ہی۔ نمبر ۵ صفحہ ۳۳ کے پچھلے حصہ سے مسئلہ غسل و مسح رجلین کی تحقیق عربی عبارت میں مختصر طور پر کی گئی ہی (جو صفحہ ۳۴ کے) آخر میں ختم ہوگئی۔ ۶۔ مناظرہ بین الغاسلین والماسحین چھوٹا سا عربی رسالہ ہی۔ اس میں فریقین۔ ماسحین وغاسلین کے دلائل نقل کرکے مسح رجلین کی ترجیح ثابت کی ہی۔ یہ بحث کتاب اربعین مؤلفہ شیخ بہاءالدین محمد عاملی سے۔ ماخوذ ہی صفحہ ۳۴ کے آخری حصہ سے شروع ہوکر صفحہ ۳۹ کے نصف اول میں اس کا خاتمہ ہی۔ عبارت آغاز۔ مناظرۃ بین الغاسلین والماسحین نمبر ۷ مسئلہ اختیار۔ فارسی۔ جبر و قدر کے بیان میں اس بحث میں۔ اشاعرہ۔ معتزلہ۔ امامیہ۔ کا جو مسلک ہی۔ اس کو

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

لکھا ہے صفحہ ۹۳ کے نچلے حصے سے شروع ہو کر صفحہ ۴۴ کے اول حصہ میں ختم ہو گیا۔ عبارت آغاز بدانکہ در افعال اختیاری عباد۔ خاتمہ صفحہ ۴۴۔ در مسئلہ شر دانستہ شد۔ ۵ مسئلہ حقیقت ملک و جن یہ مسئلہ گوہر مراد مصنفہ عبدالرزاق بن علی بن الحسینی اللاہجی۔ سے عبارت فارسی میں منقول ہے۔ صفحہ ۴۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۷ کے آخر حصہ تک ختم ہے۔ عبارت ابتدائی۔ در بیان حقیقت ملک و جن و شیاطین۔ ختم۔ نقل کردہ شد۔ تا قول الحسین اللاہجی نمبر ۹ مسئلہ حرمۃ و اباحۃ۔ یہ مسئلہ کتاب تلویح بحث قیاس سے ماخوذ ہے۔ اس بحث کی تحقیق ہیں کہ اشیاء میں اباحۃ اصل ہے یا کیا اور اباحۃ اصلیہ حکم شرعی ہے یا نہیں صفحہ ۴۸ کے نچلے حصے سے شروع ہو کر صفحہ ۵۲ کے آخری حصہ پر ختم ہو گیا۔ عبارت ابتدائی اذا ورد نصین احدھما محرم والآخر مبیح۔ عبارت خاتمہ۔ علی ما فسرھا فلا توقف۔ اس کے بعد ایک دوسرا رسالہ شروع ہے صرف دو ہی سطر خطبہ کی تحریر ہیں آگے کے اوراق بالکل گئے ہوئے ہیں۔ نمبر ۱۰۔ سراجی۔ علم فرائض کی مستند و معتبر کتاب ہے صفحہ ۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۱ پر ختم ہو گئی۔ صفحہ ۸۰ پر چند اتیں میراث کی لکھی ہیں صفحہ ۸۱ سادہ ہے۔ صفحہ ۸۲ پر مختصر سی فارسی عبارت جس کا تعلق امامت و خلافت حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہ سے ہے۔ تحریر ہے۔ نمبر ۱۱ متعدد حدیثیں مترجم بزبان فارسی۔ اربعین۔ سے لکھی ہیں صفحہ ۸۳ سے ابتدا اور آخرین صفحہ ۱۴۱ پر خاتمہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۸۳ حدیث الثانی من الاربعین از عیسے بن اعین جریری۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۳۹	۳۱۳	حاشیہ شرح مواقف	الفاضل مسعود الشروانی		قلمی	۳۲۹	

تقطیع کتابت طولاً ۸½ × عرضاً مختلف۔ تین چار انچ کے درمیان۔ سطور ۲۳ سے ۲۵ تک خط نستعلیق پختہ۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاغذ ملی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم خوردگی و پیوند کاری کثیر کتاب آخر سے ناتمام۔ پہلے صفحہ پر پانچ چھوٹی مہریں محمد معصوم۔ نام وغیرہ کی ثبت ہیں۔

شرح مواقف سید جرجانی کا حاشیہ ہے۔ آخر سے ناتمام اور اول میں خطبہ وغیرہ سے معرا ہے تدقیقات فلسفیہ

نمبر مسودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اور تحقیقات علیہ سے پوری کتاب پُر ہے محشی علام نے فاضلانہ انداز پر مقاصد شرح کی تفصیل کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قولہ معتد القائل۔ یرید ان الحکماء حاکمون بان الواجب۔ صفحہ ۳۶۔ واعلم ان الاشتراک اللفظی فی الوجود علی تقدیر انیکون الواجب خاتمہ صفحہ ۳۲۶ اذا وجدنا للاکثر مما شاھدنا۔

فاضل محشی کی تفصیلی تحقیق نہیں ہوئی صاحب کشف الظنون نے۔ مواقف فی العلم الکلام کے ذکر میں۔ صرف اس قدر لکھا ہے۔ وعلق الفاضل مسعود الشروانی علی الھیات شرح المواقف للسید حاشیۃ مقبولۃ۔ دوسرے مقامات سے بھی کچھ پتہ نہیں چلا۔ غالبًا یہ کمال الدین مسعود الشروانی الرومی ہیں۔ علم الھیات کے بڑے عالم ہیں۔ سلطان حسین بایقرا متوفی ۹۱۱ھ کے عہد میں تھے اور مدرسہ ہرات میں پڑھاتے تھے ۹۰۵ھ میں ہرات میں انتقال ہوا (حبیب السیر) ان کی کتاب شرح آداب البحث عربی برٹش میوزیم میں ۳۵۲ پر ہے۔ آداب البحث شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی المتوفی ۶۰۰ھ کی مولفہ ہے۔

نمبر مسودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۴۲	۴۱۴	الرسائل الثلثہ	الشیخ فیروز صوفی وغیرہ	۱۰۳۱ھ	قلمی	۴۰	

تقطیع کتابت ۷½×۲½۔ ۲۔انچھ سطور مختلف۔ دس سے انیس تک۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سُرخی وسیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرمخوردگی۔ اور کثرت سے پیوندکاری ہے بعض جگہ پوری سطر کہیں سطر کا اکثر حصہ۔ رفعہ دوزی سے چھپا ہوا ہے۔ آخر کا رسالہ آڑی سطروں میں تحریر ہے۔

اس مجلد میں تین نمبر ہیں نمبر ۱ رسالہ عقائد صوفیہ مختصر رسالہ ہے صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۱ تک۔ اس رسالہ میں ذات واجب سبحانہ تعالےٰ کے متعلق صوفیانہ انداز پر عقائد لکھے ہیں بعض صورۃً موزون اور موافق شرع مطہر بعض ظاہرًا نادرست اور خلاف شرع شریف معلوم ہوتے ہیں۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ الذی وسع قلب الانسان۔ خاتمہ۔ تمت بحمد اللہ وحسن توفیقہ نمبر ۲ رسالہ علامہ جلال دوانی متوفی ۹۰۸ھ مصنفہ ۸۷۲ھ امور عامہ وغیرہ کے بیان میں صفحہ ۱ سے صفحہ ۲۳ تک۔ آغاز الحمد للہ اتہ لولیہ بذاتہ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خاتمہ صفحہ ۳۵ والحمد للہ رب العالمین لی قول وعلیہ التکلان منتخبہ گمنام رسالہ ہے۔ آدھی سطروں میں شکست خط میں لکھا ہوا آخر سے بھی ناتمام و غیر مکمل ہے مصنف کا نام بھی تحریر نہیں۔ اثبات وجود وصفات واجب تعالےٰ عز اسمہ میں صفحہ ۳۰ کے آخری حصہ سے صفحہ ۳۴ تک ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم ومنہ الاعانتہ فی التتمیم عبارت ختم عارضۃ للالی الجواھر (فیروز صوفی کا پتہ نہیں چلا کہ یہ کون بزرگوار ہیں)					
۳۹۴۱	۴۱۵	الدین والاسلام مع الفہرست الجزء الاول	مولانا محمد حسین آل کاشف الغطا النجفی الشیعی		مطبوعہ سنہ ۱۳۳۰ھ مطبعۃ العرفان	صفحہ ۲۲۴ صفحہ ۸	
		یہ کتاب امامیہ مذہب کی ہے مسائل کلامیہ میں۔ پوری کتاب کے دو حصے ہیں یہ پہلا حصہ ہے عبارت شروع صفحہ ۲۸ اللھم الیک دعوتی توحیدا اس سے پہلے اوراق پر کتاب کے تالیف کے دواعی مذکور ہیں۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۴ اولاً و آخراً و باطناً و ظاھراً۔					
ایضاً	۴۱۶	الدین والاسلام مع الفہرست الجزء الثانی	ایضاً		ایضاً	۲۴۶	
		دوسرا جزء ہے۔ ابتدا صفحہ اول الحمد للہ رب العالمین وکفی۔ اس جزء کے اول میں مولف کے رسم خط کی تھوڑی سی عبارت کا بھی چربہ بنا ہوا ہے اور شبیہ کا فوٹو بھی لیا گیا ہے۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۴۶ والیہ انبنا والیہ المصیر۔ مولف کتاب اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع کا اہتمام ان کی موجودگی میں ہوا					
۳۹۴۲	۴۱۷	المراجعات الریحانیتہ	ایضاً	سنہ ۱۳۳۱ھ	مطبوع بیروت سنہ ۱۳۳۱ھ	۱۳۰	

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td colspan="7">مولف نے کتاب الدین والاسلام بتذکرہ بالا کو فاضل امین ریحانی کی خدمت میں اظہار رائے کے واسطے بھیجا تھا۔ فاضل مذکور نے اس کتاب کے بعض مقامات پر مواخذات کرکے کتاب واپس بھیجدی۔ مولف مسطور الصدر نے اُن خدشات و مواخذات کے معقول جواب لکھکر نظرثانی کی غرض سے دوسری مرتبہ اصل کتاب کو امین ریحانی کے پاس پھر بھیجا۔ آمین ریحانی نے اس مرتبہ ان جوابات کو تسلیم کرنے کے بعد تحسین وآفریں کے ساتھ کتاب کو واپس بھیجا۔ کتاب ہذا ان امورات کے تفصیلی بیان میں ہے۔ آغاز صفحہ ٢ الحمد لمستحقہ والصلوٰۃ علی صفوتہ من خلقہ۔ خاتمہ صفحہ ١٣٠ واللہ ولی التوفیق للجمیع وبہ المستعان۔ (فاضل مولف موجودہ زمانہ کے علماء میں ہیں)</td></tr>
<tr><td>٣٩٤٥</td><td>٤١٨</td><td>خلاصۃ التحقیق فی افضلیۃ الصدیق</td><td>الفاضل الجامع الشیخ محمد عبدالجواد القایاتی</td><td>سنہ ١٣١٢ھ</td><td>مطبوع مصر سنہ ١٣١٨ھ</td><td>٣٨</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td colspan="7">اس کتاب میں مامون بن ہارون رشید کے معتقدات کا رد۔ اور افضلیت صدیق اکبر کا ثبوت ہے۔ قصہ یہ ہے کہ مامون نے اپنے یہاں کے علماء و فقہاء کے اس عقیدہ کو مسترد کیا تھا کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں۔ بلکہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے افضل واحق بالخلافۃ ہونے پر اپنی طرف سے بہت سے دلائل و حجج پیش کیے تھے۔ مولف کتاب ہذا نے یہ مختصر کتاب اس باب میں بہت خوبی کے ساتھ لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ٢ نحمدک اللھم حمدا ترشدنا بہ الی الصواب۔ خاتمہ صفحہ ٣٥ والحمد للہ رب العالمین آمین۔ مولف کتاب بھی اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ کتاب کے طبع کے وقت تک بقید حیات تھے۔</td></tr>
<tr><td>٣٩٢٥</td><td>٤١٩</td><td>حب العرب</td><td>الشیخ عبدالحمید الشافعی من علماء اسکندریہ</td><td></td><td>مطبوع سنہ ١٩١٢ء اسکندریہ</td><td>٤٨</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب محبت عرب کی ترغیب و تحریص میں ہے۔ ابتداء صفحہ ٢ حمدًا لمن شرف العرب ببعثۃ افضل</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الخلق منهم نبيا. خاتمہ صفحہ ۴۸ وادلی الامر منکم۔ (مولف فاضل اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں)					
۳۹۵۱	۴۲۰	آثار الانظار و مبتکرات الافکار	العلامۃ المحقق السید احمد الشریف		مطبوع مصر ۱۳۱۹ھ	۱۴۲	
		اس کتاب میں کئی امر کا ذکر ہے۔ ۱ اسلام کی فتح تمشیر و سناں کے ساتھ ہوئی۔ ۲ حجج و براہین عقلیہ سے قرآن شریف کو معجزہ مانا جاتا ہے۔ اور توراۃ وانجیل کا اس درجہ میں شمار نہیں۔ حالانکہ آسمانی کتب ہونے میں سب مساوی ہیں ۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی برأت پر دلیل عقلی کیا ہے۔ وغیر ذلک آغاز صفحہ ۲ الحمد لا نحصی ثناء علیك انت کما اثنيت. خاتمہ صفحہ ۱۴۲ و تجعلنا لدیہ من المقربین آمین انصرام طبع کتاب کے زمانہ میں حضرت مولف موجود تھے۔					
۳۹۲۷	۴۲۱	روح العمران	محمد فراج الاحمد الازہری المنیاوی	۱۳۳۲ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۲ھ	۱۷۲	
		یہ کتاب اخلاق حسنہ۔ اور بعض مسائل کلامیہ کا مجموعہ ہے متعدد بیانات مختلف عنوانات سے لکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الله نور السموت والارض. خاتمہ صفحہ ۱۷۲ وادخلنی برحمتك فی عبادك الصالحين ابتدا کتاب میں خدیو مصر اور مولف کتاب کی شبیہ کا فوٹو لیا گیا ہے (اس کتاب کے مولف بھی اسی وقت کے فضلا میں ہیں)۔					
۳۸۰۵	۴۲۲	لوائح الانوار البهية سواطع الاسرار الاثرية شرح الدرة المضية فی عقد الفرقة المرضية الجزء الاول مع الفہرست	العالم الفاضل حبر الربانی الحلی الشیخ محمد بن احمد السفارینی الاثری الحنبلی المتوفی ۱۱۸۸ھ	۱۱۷۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۳ھ	صفحہ ۲ صفحہ ۳۸۸	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الدرۃ المضیۃ فی عقد اہل الفرقۃ المرضیۃ۔ کی شرح ہے جو منظومہ اور مولفہ اسی مولف کی ہے۔ اس کتاب میں امہات مسائل اعتقادیہ کو ضبط کیا ہے۔ اصل کتاب چونکہ نظم میں ہے۔ اور نظمی قیود کی وجہ سے تنگی و اختصار لازم۔ جو فہم مطالب کے واسطے مخل ہوا کرتا ہے۔ اس ضرورت سے شرح لکھی گئی۔ اس شرح میں اصل متن کے اجمال و ابہام کو نہایت خوبی کے ساتھ مفصل کر دیا ہے۔ کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ اس کے مطالب کی فہرست بھی ہے جس کو محمد رشید رضا صاحب مجلۃ المنار الاسلامیہ نے حروف معجمہ پر مرتب کیا ہے۔ کتاب کے اول میں منضم ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی تقدست عن الاشباہ ذاتہ ختم صفحہ ۴۰۸ فی مختصر الموضوعات وباللہ التوفیق۔					
۳۸۸۵	۳۲۲۳	لوائح الانوار البہیۃ وسواطع الاسرار الاثریۃ۔ شرح الدرۃ المضیہ فی عقد الفرقۃ المرضیۃ الجزء الثانی	العالم الفاضل صاحب البرہان الجلی لشیخ محمد بن احمد السفارینی الاثری الحنبلی المتوفی سنہ ۱۱۸۸ھ	سنہ ۱۱۶۳ھ	مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۴ھ	۴۴۰	
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ الباب الرابع فی ذکر بعض السمعیات سے۔ آخر کتاب تک۔ آغاز صفحہ ۲ اعلم ان المراد بالسمعیات خاتمہ صفحہ ۴۳۸ من دعا لنا بخیر یارب العالمین۔ علامہ سفارینی سنہ ۱۱۱۴ ہجری۔ سفارین میں (نابلس میں ایک قریہ کا نام ہے) پیدا ہوئے یہیں تربیت پائی صغر سنی میں کلام مجید ختم کیا۔ تحصیل علوم کے خیال سے دمشق چلے گئے۔ علوم متداولہ کا پورا نصاب					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہیں ختم کیا۔ شیخ عبدالغنی نابلسی۔ علامہ عبدالقادر تغلبی اور دیگر مشاہیر فضلا ان کے اساتذہ میں ہیں۔ رسائی ذہن۔ جودت فہم کی یہ حالت تھی کہ معاصرین و مشارکین ان کے ہم پایہ نہ ہوسکے۔ فارغ التحصیل ہونے پر وطن کو مراجعت کی۔ خاص نابلس میں توطن کا اتفاق ہوا۔ رااملہ۔ درس۔ افتا۔ تالیف۔ وغیرہ میں مشغول رہتے۔ علمی خدمات سے مشہور آفاق ہوگئے۔ حنبلی مذہب کے پابند تھے۔ مولفات کثیرہ کے مولف ہیں۔ چند مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ شرح ثلاثیات مسند الامام احمد۔ معارج الانوار فی سیرۃ النبی المختار۔ تحبیر الوفا فی سیرۃ المصطفیٰ۔ غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب۔ البحور الزاخرہ فی علوم الآخرہ۔ کشف اللثام فی شرح عمدۃ الاحکام۔ نتائج الافکار فی شرح حدیث سید الاستغفار۔ الجواب المحرر فی الکشف عن حال الخضر والاسکندر۔ عرف الزرنب فی شرح السیرۃ زینب۔ القول العلی فی شرح اثر امیر المومنین علی۔ التحقیق فی بطلان التلفیق۔ تحفۃ النساک فی فضل السواک۔ اللمعہ فی فضائل الجمعہ۔ الاجوبۃ النجدیہ عن الاسئلۃ النجدیہ۔ الاجوبۃ الوھبیۃ عن الاسئلۃ الرغبیۃ۔ وغیر ذلک۔ کتب مصنفہ کے علاوہ آپ کا منظوم کلام بھی ہے۔ مراسلات۔ وعظیات۔ مرثیات۔ کثیر ہیں۔ تاریخی علوم میں بھی آپ کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ عرب و مولدین کے اشعار کثرت سے حفظ تھے۔ ماہ شوال ۱۱۸۸ھ ہجری میں نابلس میں وفات ہوئی۔ اور یہیں مدفون ہوئے۔ اس کتاب کی پہلی جلد کی ابتدا میں مصنف کتاب کا ترجمہ بھی لکھا ہے۔ (سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر)					
۳۳۴۹	۳۴۳	مجموعہ فتاوے ابن تیمیہ المجلد الخامس	شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبداللہ تیمیۃ الحرانی المتوفی ۷۲۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	صفحہ ۲۸۸ صفحہ ۱۳۰ صفحہ ۱۵۲	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اس مجموعہ میں تین نمبر ہیں۔ اور تینوں ابن تیمیہ کے مولفات سے ہیں۔ پہلی کتاب مسمی بالتسعینیہ ہے حجم ۲۰۰ صفحات ہیں۔ اس کتاب کا نام السبعینیہ ہے۔ ۱۴۰ صفحات کی کتاب ہے۔ شرح العقیدۃ الاصفہانیہ ۵۲ صفحہ کی کتاب ہے۔ العقیدۃ الاصفہانیہ شیخ شمس الدین محمد بن محمود اصفہانی متوفی ۶۸۸ھ کا مولفہ ہے۔ یہ تینوں کتابیں مذاہب باطلہ۔ ملاحدہ۔ زنادقہ۔ معتزلہ۔ مشبہہ۔ جہمیہ۔ وغیر ذالک کے ابطال و تردید میں ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ نے بڑی آزادی کے ساتھ ان تمام طوائف کا رد کیا ہے اور مذہب حق کے احقاق میں مدلل ثبوت پیش کیا ہے۔ آغاز کتاب اول صفحہ ۲ بعد سطر الحاقی۔ الحمد للہ نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ۔ (ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۵۵ کے تحت میں درج ہے)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۳۷	۴۲۵	الفصول المہمہ فی تالیف الامۃ	العلامہ عبد الحسین بن الشریف یوسف الموسوی العاملی	۱۳۲۷ھ	مطبوعہ ۱۳۳۰ھ مطبعۃ العرفان	۲۳۸	

ہرچند کہ اس کتاب کے مولف مذہباً شیعی ہیں۔ مگر یہ کتاب بہت بے تعصبی کے ساتھ لکھی ہے۔ ابتدا میں اہل اسلام کے باہم اتفاق و اتحاد پر زور دیا ہے اور آیات و احادیث سے اس مضمون کی تقویت کی ہے۔ پھر ایمان و اسلام کے معنی کی تشریح۔ موحدین کے دخول جنت کا ثبوت۔ سنی و شیعی کے باہم منازعات کا قول فیصل۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ کتاب اہل تشیع اور اہل تسنن کے ملاحظہ کے قابل ہے۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ المیامین۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۳ تمت والحمد للہ بقلم مولفہا الی قول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (مولف کتاب اسی وقت کے فضلا میں ہیں)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۹۵	۴۲۶	دین اللہ	الدکتور محمد توفیق صدقی افندی صاحب مجلۃ المنار		مطبوعہ مصر ۱۳۳۰ھ	۲۳۲	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مجلۃ المنار (جو مصر سے نکلتا ہی) اس میں کچھ مضامین نصاریٰ کے رد میں شائع ہوئے تھے۔ ان مضامین منتشرہ کو یکجا کرکے کتاب کی صورت میں جمع کر دیا ہی آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۸ فی المنار وفی غیرہ کتاب کے اول میں فہرست ابواب۔ اور آخر میں غلطنامہ بھی ہی (مولف کتاب اسی زمانہ کے اہل علم میں معدود ہیں)					
۴۱۹۰	۴۲۷	محاورات المصلح والمقلد	السید محمد رشید رضا منشی مجلۃ المنار		سنہ ۱۳۲۴ھ مطبوع مصر	۱۴۴	
		یہ کتاب بھی مضامین متفرقہ کا مجموعہ مولفات جدیدہ میں ہی۔ سابق الذکر کتاب کی طرح مضامین منتشرہ یکجا کر دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کا موضوع بطلان تقلید اور وحدت اسلامی مسائل دینیہ و سیاسیہ و قضائیہ ہیں۔ ہر مبحث کو عنوان محاورات سے ضبط کیا ہی۔ اصل مقصد کے ضمن میں بہت سے مسائل مذکور ہیں۔ گیارہ محاورات پر کتاب کی ترتیب رکھی گئی ہی۔ آغاز صفحہ ۲ فبشر عبادی الذین یستمعون القول۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۴ یقول محمد رشید رضا الے قول والحمد للہ رب العالمین (مولف کتاب مجلۃ المنار اخبار مصری کے اڈیٹر ہیں)					
۴۱۹۰	۴۲۸	العقائد الوثنیۃ فی الدیانۃ النصرانیۃ	محمد طاہر التنیر		مطبوع بیروت سنہ ۱۳۳۰ھ	۱۶۸	
		یہ کتاب بھی مولفات جدیدہ میں ہی۔ نصاریٰ وغیرہ کے عقائد باطلہ کے ذکر میں آغاز صفحہ ۵ الحمد للہ المتفرد بوجوب الوجود خاتمہ صفحہ ۱۶۷ وما شاکل ذلک من الاسماء والالقاب (اس کتاب کے مولف بھی زمانہ موجود کے فاضل ہیں۔)					
		فتح الوہاب فی رد شبہ المرتاب	الشیخ عبد اللطیف بن الشیخ عبد الرحمن ابن حسن		مطبوع ۱۳۱۴ھ مطبع انصاری دہلی		

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقریباً آٹھ صفحہ کا مختصر رسالہ ہے۔ فن متفرق عربی ۱۹۳ پر المکتوب اللطیف کے ساتھ مجلد ہے۔ کلمۃ التوحید کی تحقیق وتفسیر اور مخالفین کی تردید میں لکھا گیا ہے۔ عبارت آغاز: الحمد للہ وکفے وسلام علی عبادہ الذین اصطفے (مولف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی)					
۴۲۰۸	۴۲۹	الصلب والفداء	محمد رشید رضا منشی المنار وناظر دار الدعوۃ والارشاد بمصر		مطبوع مصر ۱۳۲۱ھ	۱٦۸	
		اس کتاب میں حضرت عیسے علیہ السلام کے مصلوب ومقتول ہونے کی نفی۔ آیات قرآنیہ وغیرہ سے ثابت کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام الذی ھو دین جمیع الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام					
۴۳۴۱	۴۳۰	نجات الموحدین فی بیان اصول الدین	مولنٰنا احمد بن عوض الصعیدی القویسنی	سنہ ۱۳۲۳	مطبوع مصر	۴۸	
		مختصر رسالہ ہے۔ بیان توحید، رسالت۔ اور دوسری ضروری عقائد واسلام کے ذکر میں۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ المنفرد بالایجاد والاعدام۔ خاتمہ صفحہ ۴۸ افضل الصلوۃ وازکی التحیۃ۔ (مولف زمانۂ حال کے علماء میں ہیں۔)					
۴۰۷۳	۴۳۱	تذکرۃ المذاہب مترجم اُردو	علامہ ابن السراج الحنفی		مطبوع ۱۳۱۲ھ شمس المطابع دہلی	۱٦	
		چھوٹا سا رسالہ ہے۔ اسلام کے تہتر فرقوں کے نام اور اُن کے اعتقاد کے بیان میں۔ حاشیہ پر مولنٰنا ابو القاسم محمد عبد الرحمن مدرس مدرسۂ قاسم العلوم کا لفظی ترجمہ بھی اُردو میں ہے۔ عبارت آغاز الحمد للہ الہادی المتقین۔ خاتمہ صفحہ ۱۵ سے ارنا الحق حقا والباطل باطلا۔ (مولف کتاب اور محشی مترجم کا ترجمہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نہیں ملا۔)					
۴۲۱۶	۴۳۲	المذہب الروحانی	عبداللہ ناجی احد الروحانیین الشرقیین		مطبوع	۴۷۱	
		اس کتاب میں مذاہب قدیمہ۔ نصاریٰ۔ یونانیین۔ مصریین۔ عبرانیین۔ ہنود۔ وغیرہم کو تاریخی انداز پر تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اجسام۔ ارواح۔ نفوس۔ وغیرہ کے متعلق بھی گفتگو کی ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۳ المقدمۃ حمداً للرب البریۃ اما بعد فلیس من ینکر۔					
۴۳۲۲	۴۳۳	اظہار الحق حصتین مع اربع رسائل علی الحاشیہ	مولوی رحمت اللہ بن خلیل الرحمن ہندی نزیل مکہ المکی من علماء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۲۷۰ھ	مطبوع مصر سنہ ۱۳۱۵ھ	صفحہ ۲۳۰ صفحہ ۲۲۸	
		اس کتاب میں مبحوث عنہا پانچ مسائل ہیں۔ تحریف۔ نسخ۔ تثلیث۔ حقیقت قرآن۔ نبوۃ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جو قدیم سے مسیحین و مسلمین کے مابین متنازع فیہا ہیں۔ کتاب کا اصل موضوع یہ ہے کہ ایک بڑے پادری سے مؤلف کتاب کا مسائل مشروحہ بالا میں علےٰ رؤس الاشہاد مناظرہ ہوا۔ اور جانبین سے دلائل بحوالہ کتب مسلمہ متخاصمین پیش ہوئے۔ انجام کار پادری ثبوت دعوے میں لاجواب رہا۔ اور مولف امر حق کے اثبات میں ہر طرح سے اسبق واقدم رہے۔ اس کتاب میں اس مناظرہ کی تفصیلی حالت دکھائی گئی ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر منقسم ہے۔ پہلے حصے میں دو مسئلے نسخ۔ تحریف مذکور ہیں۔ دوسرے حصے میں تین مسئلے ابطال تثلیث۔ بحث حقیقت قرآن۔ اثبات نبوۃ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم۔ آغاز صفحہ اول صفحہ ۲ الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا۔ خاتمہ صفحہ اول صفحہ ۲۳۰ ھدانا اللہ الی الصراط المستقیم۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲ الفصل الثانی فی ابطال التثلیث باقوال المسیح علیہ السلام۔					
		رسالہ الخولی	الشیخ رفاعی الخولی				
		یہ اول رسالہ ہی صفحہ ۲ کے حاشیہ سے صفحہ ۲۳۰ کے حاشیہ تک۔ یہ رسالہ مترجم عربی۔ رسالہ اردو۔ مولفہ سید عبداللہ ہندی کا ہی۔ سید عبداللہ نے مناظرہ مذکورہ کو اردو زبان میں قلمبند کیا تھا جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ عبارت آغاز الحمد للہ الواحد الاحد۔					
		التنبیہات	مولوی رحمت اللہ بن خلیل الرحمن سہارنفوری ثم المکی من علماء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۲۸۱ھ			
		یہ دوسرا رسالہ ہی حصہ دوم کے صفحہ ۲ کے حاشیہ سے صفحہ ۶۳ کے حاشیہ تک۔ یہ رسالہ مولف نے دارالسلطنۃ اسلامبول میں تالیف کیا ہی۔ اس میں ، وہی براہین قاطعہ تناسخیۃ کا، جو بعث اور حشر کے منکر ہیں۔ ان دونوں امروں کے ثبوت کو براہین قاطعہ سے خوب مدلل کیا ہی۔ عبارت آغاز الحمد للہ الذی تلالأت انوار سلطانہ القاہر علی صفحات الموجودات					
		خلاصۃ الترجیح للدین الصحیح	الشیخ محمد بن المرحوم الشیخ علی الطیبی الشافعی الدمشقی	سنہ ۱۲۷۷ھ			
		یہ رسالہ حصہ دوم کے صفحہ ۶۴ کے حاشیہ سے صفحہ ۱۹۳ کے حاشیہ تک ہی۔ کتاب البحث الصریح کا ملخص ہی جس کو شیخ زیادہ نے نصاریٰ کے رد میں تالیف کیا ہی عبارت ابتدائی حمداً لمن ایّد دین سید الخلق۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مختصر الاجوبۃ الجلیۃ لدحض الدعوات النصرانیۃ	الشیخ محمد بن المرحوم الشیخ علی الطیبی الشافعی الدمشقی	۱۲۷۹ ہجری			
		یہ رسالہ حصہ دوم کے حاشیہ صفحہ ۱۶۴ سے صفحہ ۲۲۷ کے حاشیہ تک ہے۔ یہ رسالہ بھی شیخ زیادہ کی کتاب (الاجوبۃ الجلیۃ لدحض الدعوات النصرانیۃ) کا اختصار ہے۔ عبارت شروع حمد المن رفع قدر من تواضع لربوبیتہ (مولف کتاب اظہار الحق اور مولفین رسائل ثلثہ تیرھویں چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں)					
۴۰۷۴	۴۳۴	بحر الکلام	العلامہ میمون بن محمد بن معتمد بن محمد بن مکحول المعروف بابی المعین النسفی المتوفی ۵۰۸ھ		قلمی	۱۵۲	
		تقطیع کتابت مختلف طولاً ۵ انچ سے ۵½ انچ تک۔ عرضاً ۳½ انچ۔ سطور گیارہ سے تیرہ تک۔ کاغذ انگریزی نیلگون۔ خط ما یقرء طالب علمانہ۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ پیوندکاری۔ واثر کرم سے محفوظ ہے۔ اس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ نمبر ۳۰۲۷ پر تحریر ہو چکا۔ مضامین کتاب کی کیفیت اور حضرت مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ بھی اسی نمبر کے تحت میں تحریر ہے۔					
۴۲۷۲	۴۳۵	رد وہابیہ مسمی بحر الکلام	مولوی فصیح اللہ		قلمی	۱۱۶	
		یہ کتاب تقطیعاً۔ کتابتہً۔ اور باعتبار کاغذ وغیرہ کے نسخہ سابق التحریر کے مشابہ ہے۔ غالباً مجتمعاً دونو نسخے مجلد ہوں گے۔ جو علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ آخر سے ناتمام ہے۔ یہ کتاب اس زمانہ کے مذاق کے مطابق فرقۂ وہابیہ کے رد میں لکھی گئی ہے۔ مسئلہ علم غیب کا بھی ذکر ہے۔ اس مسئلہ میں زیادہ غلو کیا ہے۔ اور افراط سے کام لیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی طہر قلب حبیبہ عن					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مانع الترقی الی الدرجات العلے عبارت ختم صفحہ اخیر۔ ما یشاء من الغیوب (مولف غیر مشاہیر فضلاء میں ہیں تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی)۔					
۴۳۳۰	۴۳۶	مفتاح السعادہ فی سعۃ العمر والرزق والزیادہ مع التقریظات	الشیخ محمد ضیاء الدین افندی بن الشیخ یحیے افندی القادری الخاتمی الموصلی الحنفی	سنہ ۱۳۰۹ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۹ھ قسطنطنیہ	صفحہ ۱۰۸ صفحہ ۱۴	
		یہ کتاب سلطان عبدالحمید خاں کے عہد میں تالیف ہوئی ہے۔ اہم مسائل کلامیہ کی تحقیق کی گئی ہے۔ وسعت رزق۔ زیادتی عمر مفصل بیان ایمان۔ کہ زیادتی و نقصان قبول کرتا ہے یا نہیں مسئلہ خلق افعال عباد تحقیق مسائل قضاء و قدر تعریف علم وغیرہ نافع اور مفید کتاب ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ بحمد اللہ استفتح اقفال الاسرار۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۸ کل واحد منہا بالاشارۃ الحسیۃ۔ کتاب کے آخر میں بہت سے فضلاء کے تقریظات ہیں۔ (حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)					
۴۳۱۹	۴۳۷	نبذہ وجیزہ	مولانا محمد بن مصطفے	سنہ ۱۳۲۳ھ	مطبوعہ جزائر سنہ ۱۳۲۳ھ	۴۰	
		مختصر کتاب ہے۔ دین و اسلام کے معنے کی تشریح۔ اور لفظ فقہ کا مفہوم لغوی اور مراد شرعی تفصیلا مذکور ہے اس ضمن میں دوسرے مباحث کا بھی تذکرہ ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ العلیم الحکیم۔ خاتمہ صفحہ ۳۹ فرغ منہ ۱۲ من ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۳ ۔ الفقیر محمد بن مصطفے۔ (مولف علام چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں)					
۴۳۱۵	۴۳۸	الحقیقۃ الباہرہ فی اسرار الشریعۃ الطاہرہ	السید محمد ابو الہدی بن السید حسن وادی المکنی بابی البرکات آل خزام الصیادی الرفاعی		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۳ھ	۱۲۸	

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر مجلدات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">حدیث شریف میں جو ایمان کے باب میں آیا ہے کہ الایمان بضع وسبعون شعبة۔ اس کتاب میں ہر ایک شعبہ کا مفصلاً ذکر کیا ہے۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ حمدا یرضیہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۱ وصحب کل اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ (مولف کتاب زمانۂ حال کے اکابرین میں ہیں)۔</td></tr>
<tr><td>۴۳۵۰</td><td>۴۳۹</td><td>علم الیقین فی الرد علی المتنصر عماد الدین</td><td>السید احمد افندی الحسنی الفاطمی</td><td></td><td>مطبوع مصر سنہ ۱۳۱۱ھ</td><td>۷۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب عماد الدین مرتد کے رسالہ کی تردید میں ہے۔ قصہ یہ ہے کہ ایک شخص عماد الدین نام۔ دین اسلام سے مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا۔ حالت نصرانیت میں دین اسلام کی تنقیص۔ اور انکار نبوت وغیرہ میں ایک رسالہ شایع کیا۔ مولف کتاب نے اس کتاب میں۔ مضامین رسالہ مذکورہ کا عمدہ عنوان سے رد کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الصمد۔ خاتمہ صفحہ ۷۶ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین (مولف کتاب طبع کتاب کے زمانہ تک بقید حیات تھے۔)</td></tr>
<tr><td>۴۳۴۴</td><td>۴۴۰</td><td>نجوم المہتدین برجوم المعتدین فی دلائل نبوۃ سید المرسلین</td><td>الفاضل الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رئیس محکمۃ الحقوق فی بیروت</td><td>۲۲ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ</td><td>مطبوع مصر</td><td>۶۰۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کسی بے دین نے ایک کتاب تالیف کی تھی جس کا نام (الہدایہ) رکھا۔ اس کتاب میں اس شخص نے اسلام اور صاحب اسلام علیہ السلام پر بیجا حملوں کے وار کیے اور سخت ضلالت اور گمراہی کی باتیں لکھیں۔ یہ کتاب اُس کے رد میں تالیف ہوئی ہے۔ مولف علام نے احقاق حق میں بہت سعی کی ہے۔ اور حقیقت دین اسلام۔ نبوۃ صاحب اسلام کو دلائل پاکیزہ سے مبرہن کیا ہے۔ اس کتاب کے اول میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الصمد۔ لم یلد ولم یولد</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خاتمہ صفحہ ۶۰۰ وغفل عن ذکرہ الغافلون اللھم آمین۔ (مولف کتاب چودھویں صدی کے علما میں ہیں)					
۴۳۳۳	۴۴۱	العقیدۃ الاسلامیہ	معرب محمد ضیا		مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ء	۱۶۷	
		عربی ترجمہ ہی انگریزی کتاب کا جس کو شیخ الاسلام جزائر برطانیہ شیخ عبداللہ کوئلیام نو مسلم نے ۱۸۹۰ مسیحی میں تالیف کیا۔ اس کتاب میں تمام اصول اسلام کا، قواعد عقلیہ اور اصول فلسفیہ کے مطابق ہونا ثابت کیا ہی۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ الحمد للہ الذی لم یلد فیکون مولودا۔ مولف کتاب کا ۱۸۵۶ مسیحی میں تولد ہوا، ۱۸۸۷ عیسوی میں اپنا مذہب چھوڑ کر شرف اسلام حاصل کیا۔ ۱۸۹۰ء میں یہ کتاب تالیف کی۔ اس کتاب کے آغاز میں مولف کی شبیہ بھی دکھلائی گئی ہی۔ مولف کتاب کی اجازت سے ۱۸۹۶ مسیحی میں محمد ضیا نے عربی میں اصل کتاب کا ترجمہ کیا۔					
	۴۴۲	الجوہر الفرید فی رد التثلیث و تائید التوحید	الفاضل ایوب بک صبری بن عبداللہ	سنہ ۱۳۱۲ھ	مطبوع مصر سنہ ۱۳۱۹ھ	۱۷۶	
		کتاب (القول الصریح فی تثلیث الاقانیم و تجسد المسیح) جو ایک پادری صاحب کی تالیف ہی۔ یہ کتاب اس کا رد ہی تثلیث کا ابطال۔ توحید کا اثبات۔ نہایت خوبی کے ساتھ کیا گیا ہی۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواحد الاحد فی ذاتہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۶ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام۔ (مولف کتاب اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔)					
۴۳۱۷	۴۴۳	البرہان الجلیل علی تاویل فی تحریف الانجیل	الشیخ ابن السادات محمد راغب الدمشقی تلمیذ مولوی رحمت اللہ ہندی سہارنپوری ثم المکی		مطبوع مصر سنہ ۱۸۹۴ء	۲۳	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ رسالہ ایک استفسار کے جواب میں تالیف ہوا ہو مستفسر مولٰنا محمد شاکر دمشقی ہیں۔سوال کی تقریر یہ ہو کہ توراۃ و انجیل جو اس وقت یہود و نصارا کے پاس ہیں محرفہ ہیں۔یا اصلی حالت پر۔بر تقدیر تحریف و تبدیل۔یہ تغییر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل ہو یا بعد۔آیات قرآنیہ سے تحریف، وعدم تحریف دونوں کا پتہ چلتا ہو۔مولف رسالہ نے مفصل جواب دیا ہو اور ثابت کیا ہو کہ ان دونوں کتابوں میں تبدیل قبل بعثت ہی ہو چکی تھی۔باقی آیات قرآنیہ میں حقیقۃً کوئی تعارض نہیں ہو۔غور کرنے سے صاف مطلب مفہوم ہوتا ہو۔آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ الذی اید ھذا الدین بالتایید ات النقلیہ والعقلیہ۔خاتمہ صفحہ ۲۳ الا باللہ العلی العظیم (مولف رسالہ زمانہ حال کے مولفین میں ہیں۔)					
۴۳۱۲	۴۴۴	کشف الظلمۃ	الحاج حسین قلی جدید الاسلام داغستانی ثم البغدادی	۲۶ سنہ ۱۳ھ	مطبوع سنہ ۱۳۲۷ھ بالمطبعۃ العامرۃ الشرفیہ	۱۸۲	
		یہ کتاب فرقۂ بابیہ کے معتقدات کے بیان و تردید میں تالیف ہوئی ہو۔عیسائیوں کے مذہب کی تفصیل اور اُن کے تاویلات کا ابطال بہت خوبی کے ساتھ کیا ہو۔اسلام کی حقیت کا ثبوت۔اور دین محمدی کی شوکت کا اظہار اعلیٰ عنوان سے لکھا ہو۔عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین فاطر السموات والارضین۔خاتمہ صفحہ ۱۶۸ والحمد للہ رب العالمین آمین۔کتاب کے اختتام پر بعض علما و فضلا کے تقریظات بھی لکھے ہیں۔مولف کتاب نو مسلم شخص ہیں۔داغستان کے رہنے والے پہلے عیسائی مذہب رکھتے۔دین نصاریٰ کے سخت پابند و معتقد تھے پھر توفیق الٰہی کی رہبری سے اُس مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام میں داخل ہوئے تینتیس ۳۳ سال کی عمر میں وطن اصلی چھوڑا۔بغداد کو موطن و مسکن بنایا وہاں علماء عرب و عجم کی فیض صحبت سے علوم دینیہ میں ترقی کی۔اسلام کی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تائید وحمایت میں عیسائیوں سے تحریراً وتقریراً بڑے بڑے مقابلے کیے عیسائی مذہب کی اصلیت سے بخوبی واقف تھے۔ اس لیے ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے۔ اس کتاب کے شروع میں انھوں نے کسی قدر اپنا حال بھی تحریر کیا ہے ان کے حیات وممات کے متعلق تحقیق نہیں ہوئی کہ ہنوز زندہ ہیں یا راہی ملک بقا ہوگئے۔					
٤٠٣١	٤٤٥	احسن عقائد الاسلام فی ابطال العینیۃ والاوہام	المولوی الفاضل زبدۃ الحکماء المولوی والحکیم غلام مصطفیٰ ایم۔او۔ایل۔ المدرس الاعلےٰ مدرسہ لاہور		مطبوع لاہور ١٣٢٨ھ مطابق ١٩١١ء		
		اس کتاب کا موضوع چند مسائل کلامیہ ہیں تحقیق حدوث وقدم، غلو فی الدین مسئلہ تقلید تحقیق علم غیب۔ وغیرہ۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواحد القہار الستار الغفار۔ (مؤلف چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں)					
٤٠٤١	٤٤٦	حسام الحرمین علےٰ منحر الکفر والمین	الفاضل الاجل مولنا احمد رضا خاں خلف مولوی علی نقی خاں بریلوی المولود ١٢٧٢ھ والمتوفی سنہ ١٣٤٠ھ	١٣٢٤ھ	مطبوع بریلی ١٣٢٤ھ	٦٤	
		اس رسالہ میں چند علماء دیوبند۔ اور میرزا قادیانی کے بعض مصنفات پر سخت مواخذات کیے گئے ہیں اور ان کے کلام کا محمل ناگوار الفاظ میں ظاہر کیا ہے ان لوگوں کو حدّ تفسیق سے نکالکر حریم کفر میں بٹھا دیا ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس باب میں افراط کے ساتھ کام کیا ہے۔ تقریباً نصف کتاب علماء حرمین کے تقریظات سے پُر ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ سلام منا و رحمۃ اللہ و برکاتہ علی سادتنا علماء البلد الامین۔ مولف کتاب دسویں شوال بارہ سو بہتر ۱۲۷۲ ہجری میں بریلی میں پیدا ہوئے۔ قرآن شریف پڑھنے کے بعد تمام علوم عقلی و نقلی اپنے والد سے پڑھے ۱۲۸۶ھ ہجری میں کتب درسیہ تمام ہوگئیں۔ درس علوم کے بعد فتوے نویسی کا کام مدت تک کیا ۱۲۹۴ھ ہجری میں سید شاہ آل رسول صاحب مارہروی سے شرف بیعت و حصول خلافت و اجازت کا اتفاق ہوا ۱۲۹۵ھ ہجری میں والد ماجد کے ہمراہ حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے شرف یابی ہوئی وہاں کے اکابر علماء حنفیہ و شافعیہ سے سند حدیث تفسیر فقہ۔ اصول۔ حاصل کی۔ تدریس کی طرف توجہ بہت کم رہی۔ ہمیشہ تالیف و تصنیف کا مشغلہ رہتا۔ چھوٹے بڑے رسائل۔ عربی۔ فارسی و اردو ستر چھتر تک تالیف ہیں۔ ۲۰ ربیع الاول پنجشنبہ کے روز ۱۳۴۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی (تذکرہ علماء ہند وغیرہ)
۴۲۸۶	۳۴۷	الاعتصام الجزء الاول	الامام ابی اسحاق ابراہیم بن موسے بن محمد اللخمی الشاطبی ثم الغرناطی المتوفی ۷۹۰ ہجری		مطبوعہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء	۳۸۸	
							اس کتاب میں بدعت کے متعلق بحث ہے۔ بدعت کی تعریف اور اُس کے معنے۔ بدعت کی بُرائی۔ بدعت کے اقسام حقیقیہ و اضافیہ۔ اور ان دونوں میں فرق۔ اور دونوں کے احکام۔ بدع۔ اور مصالح اور استحسان میں فرق۔ اہل بدع اور صدور محدثات کا بیان۔ وغیرہ۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بے نظیر ہے۔ پوری کتاب کی تقسیم دس ابواب پر ہے۔ اس وقت دو جلدیں موجود ہیں ہر ایک جلد میں

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
چار چار ابواب ہیں غالبًا دو باب تیسری جلد میں ہونگے۔ جو ہنوز دیکھی نہیں گئی۔ عبارت آغاز جلد اول صفحہ ۲ الحمد للہ المحمود علی کل حال۔ خاتمہ جلد اول صفحہ ۳۰۸ لا المخلص لہ فیہا الا ما شاء اللہ اس جلد کی ابتدا میں فہرست مضامین وغیرہ کے متعلق چند اوراق منضم ہیں۔							
۴۲۸۶	۴۴۸	الاعتصام الجزء الثانی	الامام ابی اسحاق ابراہیم بن موسے بن محمد اللخمی الشاطبی ثم الغرناطی المتوفی ۷۹۰ھ		مطبوع مصر ۱۳۳۲ھ	۳۵۶	
دوسری جلد ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الباب الخامس فی احکام البدع۔ خاتمہ صفحہ ۳۵۶ والحمد للہ الذی تتم بنعمتہ الصالحات۔ اس جلد کے اول میں بھی فہرست ابواب ہے۔ مولف علیہ الرحمہ کا پایہ فنون وینیہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ اصول۔ وغیرہ میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ علم لغت۔ و بیان میں بھی اچھی دستگاہ حاصل ہے۔ سُنّی المذہب۔ اور امام مطلق ہیں تحقیق و تدقیق۔ فنون و استنباط مسائل میں خاص ملکہ پیدا کیا تھا۔ اتباع سُنّت و اجتناب بدعت۔ ہمیشہ ملحوظ رکھتے۔ ایک بڑی جماعت ائمہ اور اکابرین کو آپ سے تلمذ ہے۔ از انجملہ امام ابی یحیٰے بن عاصم۔ اون کے بھائی قاضی ابی بکر بن عاصم۔ شیخ ابی عبد اللہ البیانی۔ وغیرہم۔ تلامذہ میں ہیں۔ کتاب الموافقات فی اصول الفقہ۔ کتاب المجالس۔ الافادات و الانشادات۔ عنوان الاتفاق فی علم الاشتقاق۔ کتاب اصول النحو۔ وغیرہ۔ آپ کے مولفات میں معدودہیں۔ ایک کتاب جس کا نام عنوان التعریف باسرار التکلیف ہے۔ برٹش میوزیم کی فہرست عربی میں صفحہ ۱۴۰ پر آپ کی مولفہ لکھی ہے۔ آٹھ شعبان منگل کے روز سات سو نوے ۷۹۰ ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ ان کا ترجمہ اسی کتاب کے ابتدا میں۔ نیل الابتہاج بتطریز الدیباج۔ سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ مختصر حال اُسی سے ماخوذ ہے۔							

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۴۹۳	۴۴۹	سعادۃ الدارین فی الرد علی الفرقتین الجزء الاول	العلامۃ المحقق الشیخ ابراہیم المنصوری المشہور بالسمنودی	۱۳۱۲ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۹ھ	۳۸۲	

اس کتاب میں فرقہ وہابیہ کی ابتدا۔ اُن کے عقائد خاصہ کی تعدید قبائح کا بیان عقائد فاسدہ کا ابطال۔ تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ ان بیانات کے ضمن میں بہت سے مسائل و فوائد مذکور ہیں۔ ابتداءً کتاب میں بلدہ منصورہ کے جو مولف کا مسکن ہے تاریخی حالات ذکر کیے ہیں۔ پوری کتاب میں علاوہ مقدمہ و خاتمہ کے پچیس ابواب ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے جس میں مقدمہ اور پانچ ابواب ضبط کیے گیے ہیں۔ عبارت آغاز جلد اوّل صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی توج الآمرین بالمعروف۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۲۔ وانما یاکل الذئب من الغنم القاصیۃ۔ اول میں فہرست ابواب بھی منضم ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
ایضاً	۴۵۰	سعادۃ الدارین فی الرّد علی الفرقتین الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۵۰	

یہ دوسری جلد ہے چھٹے باب سے خاتمہ کتاب تک۔ اس جلد کے اول میں بھی فہرست مضامین ہے ابتدا صفحہ ۲۔ الباب السادس منع الوہابیۃ طلب الشفاعۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ خاتمہ صفحہ ۳۵۰۔ و علی آلہ وصحبہ وسلم۔

حضرت مولف چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ کتاب ہذا کے طبع کا کام ان کے زیر اہتمام ہوا ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
٤٤٠٠	٤٥١	نثر اللآلی علی نظم الامالی	العالم الفاضل السید عبد الحمید مدرس المدرسۃ النجیبیۃ ببغداد ابن السید عبد اللہ الآلوسی البغدادی المتوفی سنہ ١٣٢٤ھ	سنہ ١٢٧٢ھ	مطبوع بغداد سنہ ١٣٠١ھ	٣١٩	

قصیدۂ بدء الامالی کی شرح ہے۔ جس کو علامہ سراج الدین علی بن عثمان الاوشی الفرغانی الحنفی من علماء القرن السادس نے سنہ ٥٦٩ ہجری میں اصولِ عقائد میں منظوم کیا۔ شارح نے کھلے لفظوں میں متن کے مجمل مطالب کی تشریح کی ہے۔ لغات کی تحقیق اور اجنبی الفاظ کے معنی بہت سہولیت سے لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ٢۔ ان احلی ما تغنت بہ بلابل الاقلام فی ریاض الکلام خاتمہ صفحہ ٢٩٢۔ آمین یا رب العالمین شارح فاضل سنہ [illegible] میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ ولادت کو ابھی پورا سال نہیں ہوا تھا کہ چیچک کی بیماری میں آنکھیں جاتی رہیں۔ چھٹے سال کی عمر میں قرآن شریف کی تعلیم پوری ہوگئی۔ صغر سنی میں صرف و نحو اور دیگر علوم کی ابتدائی کتابیں اپنے والد سے ختم کیں سنہ [illegible]ھ میں والد کا انتقال ہوگیا۔ اُن کی وفات کے بعد مشاہیر علماء بغداد اور اپنے بھائی شہاب آلوسی سے علوم مروجہ کا اختتام کیا اور اُنھیں سے سنہ [illegible] ہجری میں سند اور اجازہ حاصل ہوا ذکاوت و فطانت میں علماء زمانہ سے سبقت لے گئے۔ حفظ و ذکا۔ حسن تقریر۔ فصاحتِ لسان۔ وسعت اطلاع میں ہم جلیسوں میں یگانہ شمار کیے جاتے۔ فضل و کمال کا شہرہ عام و خاص میں پھیل گیا۔ مدرسہ نجیبیہ بغداد میں مدرسی کا کام نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ عمر کے آخری حصے میں خانہ نشینی اختیار کرلی۔ خواص و عام حصول برکات کی غرض سے ہمیشہ حاضر ہوتے۔ اور انفاس قدسیہ سے فیض پاتے۔ سنہ ١٣٢٤ ہجری میں بغداد میں انتقال فرمایا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حضرت جنید بغدادی کے مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ یہ ترجمہ اسی کتاب کے ابتدائی اوراق سے اخذ کیا گیا ہے۔					
۴۳۱۶	۴۵۲	کتاب السنۃ	الامام ابی عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی المتوفی سنہ ۲۴۱ھ		مطبوع	۳۲	
		مختصر کتاب ہے۔ اہل سنت وجماعت۔ علماء متقدمین۔ فضلاء حجاز وشام کے متفق علیہ عقائد کے باب میں آغاز صفحہ ۲۔ اخبرالشیخان المسند ان المعمران القاضی نظام الدین خاتمہ صفحہ ۳۱۔ واتبع الاثر والتمسک بالسنۃ۔ (امام احمد حنبل رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۴۹۵ کے تحت میں درج ہے۔					
۴۴۱۰	۴۵۳	جزء فی الاعتقاد	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بابن جریر بن یزید بن خالد الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ		سنہ ۱۲۷۰ھ مطبوع بمبئی	۱۶	
		اس رسالہ میں بہت اختصار واجمال کے ساتھ ضروری عقائد اہل سنت وجماعت کو لکھا ہے۔ بعض مسائل کلامیہ جو مختلف فیہ ہیں اُن میں بھی قول فیصل کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ اخبرنا الشیخ ابوالفضل احمد خاتمہ صفحہ ۱۰ یفضحہ فی بیتہ۔ صفحہ ۱۰ کے آخری حصہ سے صفحہ ۱۵ کے اختتام تک بعض فوائد متعلق مسائل کلامیہ اور ترجمہ مولف رحمہ اللہ تحریر ہے۔ (امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۷۰ کے تحت میں لکھا گیا۔)					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۴۵۲۲</td><td>۴۵۴</td><td>البیان والمزید شرح انس الوحید ونزہتہ المرید</td><td>الشیخ شہاب الدین احمد بن عبد الغا ور المعروف بباعشن</td><td></td><td>سنہ ۱۳۰۶ھ مطبع مصر</td><td>۶۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کتاب انس الوحید مولفہ شیخ ابی مدین کی شرح ہی۔ تنزیہ و توحید حق سبحانہ و تعالیٰ عز اسمہ کو بہت صاف و مدلل بیان سے ظاہر کیا ہی۔ شرح میں مطالب اجمالیہ متن کی تفصیل و تحقیق بڑی خوبی سے کی گئی ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلیتہ ذاتہ المجید صفاتہ خاتمہ صفحہ ۶۴ والحمد للہ رب العالمین۔
(ماتن و شارح کی مفصل حالت معلوم نہیں ہوئی)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ فی الکلام</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td>•</td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ مختصر رسالہ چار ورق کا ہی۔ فن فقہ میں نمبر ۲۳۶ پر کتاب الدقائق کے ساتھ مجلد ہی۔ اس رسالہ میں بعض مسائل کلامیہ کا بیان ہی۔ رسالہ میں کتاب اور مولف کا کوئی نام تحریر نہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۳۔ الحمد اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ خاتمہ صفحہ ۵۰ والحمد للہ رب العالمین۔</td></tr>
<tr><td></td><td>۴۵۵</td><td>شرح خلاصۃ التوحید المسماۃ بفتح العلی الحمید بفہم خلاصۃ التوحید</td><td>مولنا عبد المومن الوفائی</td><td></td><td>قلمی</td><td>۲۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶ × ۳½ انچہ سطور ۱۱۔ کاغذ احمد آبادی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب سید ابو القاسم ملازم کتب خانہ۔ کرمخوردگی و پیوند کاری سے محفوظ۔
یہ نسخہ اصل کتاب سے جو نمبر ۲۱۵ پر درج ہی منقول ہی۔ منقول عنہ نہایت بوسیدگی و کہنگی کی حالت میں ہی کاتب سے جہاں جہاں پڑھا گیا ہے اس قدر عبارت نقل کر دی ہی باقی کی جگہ بیاض چھوڑ دی گئی ہی۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نسخہ ہٰذا لا ہراز کتاب کی صورت میں ہی۔ حقیقۃً قابل انتفاع نہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الث الحمد یا من عبارت آخر صفحہ ۲۰۲۔ الذین۔ کتاب کا موضوع بعض مسائل کلامیہ ہیں۔ ماتن وشارح دونوں کی تحقیق نہیں ہوئی					
		العجالۃ الثاقبۃ فی صفۃ علو شانہ الشابتۃ	العلامہ ابو محمد عبد الستار المدعو بحسن بن الشیخ عبد الجبار العمر فوری		مطبوع		
		یہ رسالہ فن حدیث نمبر ۴۵۵ کی کتاب کے ساتھ مجلد ہی۔ مختصر رسالہ ہی۔ تقریباً ۱۰ صفحہ کا۔ اس رسالہ میں اون آیات واحادیث کو جمع کیا ہی۔ جن سے حق جل وعلا کا علو، جیسے آسمان وعرش میں ہونا ثابت ہوتا ہی مولف نے ظواہر نصوص واحادیث سے جو مفہوم ہوتا ہی اُسی پر اکتفا کیا ہی۔ تحقیق وتنقیح کی طرف توجہ نہیں کی۔ محققین محدثین وعلماء کا اس باب میں مسلک دوسرا ہی جو اپنے موقع پر دلائل وحجج کے ساتھ ثابت ہوا ہی۔ آغاز صفحہ ۱۹ قال الشیخ العلامۃ ابو محمد الی قول الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ خاتمہ والحمد للہ رب العالمین۔					
۲۲۱۲	۴۵۰	دلائل الاتقیا علی نفی علم الغیب للانبیا والاولیا	مولوی عبد القادر بن القاضی احمد		۱۳۰۳ھ قلمی	۷۶	
		تقطیع کتابت ۶×۳½۔ ۳ انچ سطور ۱۰۔ کاغذ بادامی لکھنوی۔ کتابت سیاہی وسُرخی سے۔ کاتب غالباً مولف رسالہ ہیں۔ کرم خوردگی وپیوند کاری سے محفوظ۔ اس کتاب میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ثابت کیا گیا ہی کہ علم غیب حق سبحانہ وتعالیٰ کی صفت خاص ہی۔ انبیا علیہم السلام اور اولیاء کرام۔ اس وصف میں شریک نہیں۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی یعلم ما فی السموات وما فی الارض من الغیب والشہادۃ خاتمہ صفحہ ۷۶۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ مصنف کتاب اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۶۶	۳۵۷	ابرہز المکنون فی مبحث العلم بما کان وبما یکون	مولنا معین القضاۃ بن الحاج السید محمد زکی الدکنی الحیدرآبادی المتوفی سنہ ۱۳۴۳ھ	سنہ ۱۳۲۱ھ	سنہ ۱۳۲۲ھ مطبوع لکھنؤ	۱۲۴	

اس کتاب میں علم غیب کے معنی کی تحقیق اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس باب میں جو علماء کے اقوال ہیں ان کی تصریح پھر قول محقق کا بیان - آغاز صفحہ ۲ الحمد اللہ الذی تفرد بعلم الغیب بوجوب وجودہ خاتمہ صفحہ ۱۲۴ والحمد للہ رب العالمین -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۱۸	۳۵۸	البیان الصائب فی تفسیر علم الغائب	ایضاً	•	ایضاً	۲۴	

یہ رسالہ بھی کتاب ماسبق کا تتمہ اور تکملہ ہے آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ عالم کل حاضر - خاتمہ صفحہ ۲۴ -

فی البدایۃ والنہایۃ

حضرت مولف مولداً حیدرآبادی - موطناً لکھنوی - مولوی عبدالحی صاحب مرحوم فرنگی محلی کے مخصوص ومشہور تلامذہ میں تھے - تحصیل علوم کے بعد مدت تک تدریس کا کام کیا - آپ کے مشاہیر تلامذہ میں مولوی افہام اللہ فرنگی محلی وغیرہ ہیں - کئی کتابیں آپ کی تالیفات سے ہیں - میبذی کا حاشیہ بھی بڑی تحقیق و بسط کے ساتھ لکھا ہے جو طبع ہو گیا ہے - ہمیشہ سے توکل پر گزران رہی - پھر ظاہری علوم کا مشغلہ کم کر دیا - سلوک و تصوف کی طرف توجہ بڑھا دی - خلوت و خانہ نشینی کو زیادہ پسند کیا - طالبعلمی کے زمانہ سے رحلت کے وقت تک لکھنؤ ہی قیام رہا - وہاں ایک عربی مدرسہ بھی اپنے ذاتی صرفہ سے جاری کیا جو اس وقت تک بحالہا جاری ہے - ثقات سے معلوم ہوا کہ تقریباً ایک ہزار روپیہ ماہانہ اس مدرسہ کا صرف ہے - تمامی مصارف کے بنفس نفیس کفیل رہے سخت استعجاب ہے کہ ظاہری آمدنی کسی قسم کی محسوس نہیں ہوتی اور صرف

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس قدر کثیر رقم کا دیکھا گیا۔ لکھنؤ اور دوسری جگہہ کے اکثر لوگوں کو آپ سے حسن عقیدت ہی۔ بہت سے لوگ آپ کے مرید ہیں۔ تیسری رجب پنجشنبہ کے روز سال تیرہ سو پینتالیس ہجری مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۲۱ء میں لکھنؤ میں رحلت فرمائی اور وہیں مدفون ہوئے (جامع الاوراق)۔					
۴۹۶۷	۴۵۹	غایۃ المامول فی تتمۃ مناہج الوصول فی تحقیق علم غیب الرسول	شیخ العلماء سید احمد حسینی برزنجی۔ مدنی مفتی شافعیہ	۱۳۲۶ھ	مطبوع رامپور	۳۸	
		یہ رسالہ مولوی احمد رضاخاں بریلوی کے رسالۂ غیب کی تردید میں تالیف ہوا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے رسالہ میں لکھا ہی کہ حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کو جمیع ماکان و ما یکون کا علم حاصل ہے اور حضور کا علم بھی ایسا ہی محیط ہی جیسے حق سبحانہ وتعالیٰ کا فرق صرف بالذات و بالواسطہ کا ہے۔ مولف رسالۂ ہذا نے مولوی صاحب بریلوی کے اقوال کی تردید۔ اور اس مبحث کی تحقیق میں یہ اوراق لکھے ہیں۔ آخر میں بہت سے علماء گرامی مدینہ طیبہ کے تقاریظ بھی تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی الکبیر الحلیم اللطیف الخبیر۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۔ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین (مولف علام زمانۂ حال کے مشاہیر فضلاء دین ہیں)۔					
۴۹۶۸	۴۶۰	قصیدہ بدء الامالی مع الشرح المسمی بعقد اللآلی فی جید الامالی	علامہ سراج الدین علی بن عثمان الاوشی الفرغانی الحنفی من اعیان القرن السادس	۵۶۹ھ	سنہ ۱۳۰۱ھ مطبوع رامپور	۲۳	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مشہور قصیدہ ہے۔ مسائل اعتقادیہ اور اصول کلامیہ میں۔ حاشیہ پر تحشیہ کے انداز پر شرح بھی ہے۔ جس کو مولوی منور علی صاحب محدث رام پوری نے سنہ ۱۳۱۱ھ میں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ یقول العبد فی بدء الامالی لتوحید بنظم کالآلی۔ خاتمہ صفحہ ۱۶ دانی الدھر ادعو کنہ وسعی لمن بالخیر یوما قد دعالی ناظم علامہ علیہ الرحمۃ کا مفصل ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔ برٹش میوزیم کی فہرست عربی میں صفحہ ۹۶ پر ایک نسخہ ہے اور مولف کا نام ابوالحسن علی بن عثمان الاوشی لکھا ہے۔ برٹش میوزیم کی عربی فہرست مولفہ ریواس کی شرح ہدایہ من الاعتقاد ۸۰۰ میں لکھتے ہیں کہ یہ قصیدہ بدء الامالی اور یقول العبد کے نام سے مشہور ہے مولف قصیدہ کی وفات سنہ ۵۶۹ھ لکھی ہے۔					
۴۹۶۳	۱۰۳	الظفر الحامدی علی الجیب المکی والجیب المختفی	مولوی فضل حق بن افضل القراء الحافظ عبدالحق رامفوری المولود ۱۲۷۸ھ	سنہ ۱۳۲۲ھ	مطبوع رام پور	۱۴۰	
		یہ کتاب مولوی طیب صاحب مکی متوفی سنہ ۱۳۱۲ھ ہجری کے کتاب کی تردید وتنقیض میں تالیف ہوئی ہے مولوی مکی صاحب نے حضرت مولف کے تحشیہ شرح مواقف پر جو محققانہ انداز پر لکھا گیا تھا۔ اور مشاہیر علماء کے کلام پر نا قابلہ بحث کی تھی۔ چنانچہ بیجا مواخذات بلاتدبر وتفکر غیر مہذبانہ انداز پر لکھکر کتاب کی صورت میں شائع کیے۔ محشی علام نے اس کتاب میں دنداں شکن جواب اور مسائل مبحوث عنہا کی تحقیق بڑی ہی خوش اسلوبی سے کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللھم بك استنصر وبك استظھر وبك استعین خاتمہ صفحہ ۱۳۰ من شر ما خلق۔ حضرت مؤلف کا وطن اصلی ریاست رامپور ہے سنہ ۱۲۷۸ ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ یہ وہ سال ہے کہ حضرت خاتم الحکماء مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے انتقال فرمایا۔ عجیب اتفاق ہے کہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ایک فخر الہند (فضل حق) دنیا سے تشریف لے گئے۔ اُسی سال دوسرے اکمل الفضلا (فضل حق) اُن کے قائم مقام رونق افروز ہوئے۔ یہ معاملہ بعینہٖ ایسا ہی ہوا جیسے حضرت امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کا سنہ وفات اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سال پیدائش ایک ہی ہو۔ خالقِ بیچوں نے ذکاوت و فراست کا مادہ پہلے ہی سے آپ کی خلقت میں ودیعت فرما دیا تھا۔ دس سال کی عمر میں پورا کلام مجید حفظ کر کے ماہ صیام کی تراویح میں مجمع عام میں پڑھ دیا۔ حفظِ کلام اللہ شریف کے بعد تھوڑا زمانہ کتب فارسیہ وغیرہ کے تعلم میں صرف کیا۔ پھر علوم عربیہ کی طرف توجہ فرمائی۔ ایک سال کی مدت میں مولوی عبد الرحمن قندھاری سے صرف و نحو کی تمام کتابیں اور منطق کے ابتدائی رسائل ختم کیے۔ اس کے بعد قطبی کے تصورات اور ہدیہ سعیدیہ کے کچھ اجزا مولوی عبد العزیز سہارنپوری سے پڑھے۔ پھر تکمیل علوم کی غرض سے سفر کیا۔ قصبہ بھیکم پور ضلع علی گڈھ میں مولوی و حکیم عبد الکریم خاں رامپوری سے شرح سلم ملا حسن و شرح وقایہ وغیرہ کو ختم کیا۔ تھوڑے زمانہ کے بعد استاد الہند حضرت مولوی لطف اللہ علیگڈھی کی خدمت میں پہنچکر اکثر کتب درسیہ معقولی و منقولی تمام کیں اور بقیہ کتب کی تکمیل مولوی ہدایت علی صاحب بریلوی سے فرمائی۔ بیس سال کی عمر میں تمام علوم و فنون سے فراغت ہوگئی۔ پھر منصب تدریس پر جلوہ افروز ہوکر پہلے مدرسہ طالبیہ بریلی میں بڑی محنت و کوشش سے طلبا دور دراز کو درس دینا شروع کیا۔ وہاں بہت سے طالبین آپ کے فیضِ تعلیم سے کامیاب ہوئے اور فضل و کمال کا شہرہ دور تک منتشر ہوگیا۔ چند سال تک اس مدرسہ میں قیام رہا۔ اس کے بعد ریاست رامپور کے مدرسہ عالیہ میں تقرر ہوگیا۔ جس زمانہ میں حضرت شمس العلما مولوی عبد الحق صاحب خیرآبادی مدرسہ عالیہ رامپور کے حاکم تھے تو صاحب ترجمہ نے جناب موصوف سے اُن کے بعض مصنفات بھی سبقاً سبقاً پڑھے حضرت شمس العلما آپ کی حسنِ لیاقت اور ذہن و ذکاوت کے بہت مداح اور معترف تھے۔ تیس سال سے زیادہ ہوگئے کہ آپ مدرسہ عالیہ میں تدریس کا کام کر رہے ہیں اور تقریباً چودہ برس سے اس مدرسہ کے مستقل اہتمام پر عہدہ پرنسپلی کے ساتھ نامزد ہیں۔ ابتدائے زمانہ تدریس سے اس وقت تک کہ سنہ ۱۳۲۳ھ ہے کثیر التعداد

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ علاوہ ہندوستان کے ۔ پنجاب ۔ افغانستان ۔ بنگالہ وغیرہ ہیں ۔ نامی گرامی علما آپ کے تلامذہ میں ہیں ۔ سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ اس حاشیہ کے علاوہ ۔ منطق ۔ بلاغت ۔ کلام وغیرہ میں بھی مستقل آپ کے مصنفات ہیں ۔ اس حاشیہ کے آخر میں آپ کے ایک شاگرد مولوی علی ظفر افضل گڑھی مرحوم نے عربی میں آپ کا حال لکھا ہی ۔ یہ بیان اُسی سے ماخوذ ہی ۔					
۲۷۰۰	۴۶۲	مجموعۂ رسائل کبریٰ الجزء الاول	شیخ الاسلام تقی الدین ابی العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام تیمیۃ الحرانی المتوفی ۷۲۸ھ		۱۳۲۳ھ مطبوعہ مصر	۴۷۵	
		پوری کتاب کی دو جلدیں ہیں ۔ یہ پہلی جلد ہی ۔ اس میں بارہ رسائل مشرح تحت ہیں نمبر ۱ ۔ اس رسالہ کا نام (فرقان) ہی ۔ قلعۂ دمشق میں محبوسی کی حالت میں تصنیف کیا ہی ۔ اس رسالہ کا موضوع امور حقہ کا اثبات اور امور باطلہ کا ابطال ہی ۔ غایت مقصود یہ ہو کہ قرآن و حدیث ہی تمسک کے قابل ہیں ۔ جو بات اُس سے علیحدہ ہو وہ دائرہ حقیقت سے خارج ہی ۔ ضمناً اور بھی بہت سے مسائل کی تحقیق کر دی ہی ۔ یہ رسالہ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۹ کے ختم پر ختم ہو گیا ۔ نمبر ۲ ۔ اس رسالہ کا نام (معارج الوصول) ہی اس کی تصنیف بھی حالتِ محبوسی میں ہوئی ہی ۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہی کہ حضور سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ نے دین واسلام کا ظاہر و باطن ۔ علماً عملاً اور اُس کے تمامی اصول و فروع ۔ بیان فرما دیے ہیں ۔ کسی قسم کا خفا باقی نہیں رہا ۔ یہ رسالہ صفحہ ۱۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷۱ کے ابتدائی حصہ میں ختم ہو گیا ہی ۔ نمبر ۳ ۔ اس رسالہ کا نام التبیان ہے ۔ یہ رسالہ لفظ نزول قرآن کی تحقیق میں ہے پہلے لفظ نزول کے لغوی و شرعی معنے بیان کر کے نزول قرآن کے متعلق تفصیلی بیان کیا ہی اور نزول اتیان ۔ مجی ۔ ہیں ۔ تواحد و تبائن ۔ کی نسبت بحث کی ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ رسالہ صفحہ ۲۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۰ کے ختم تک ہے۔ نمبر۴ اس رسالہ کا نام (الوصیۃ الصغرے) ہے اس رسالہ میں حضرت مولف رحمہ اللہ نے اپنے ایک متوسل قاسم بن یوسف کی استدعا پر کچھ مخصوص وصایا (جن کا ماخذ قرآن وحدیث ہے) لکھے ہیں۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۳۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۰ پر ختم ہوا ہے نمبر۵ اس رسالہ کا نام (النیۃ) ہے اس رسالہ کی تالیف ۷۲۵ ہجری میں محبوسی کی حالت میں ہوئی ہے یہ رسالہ اس امر کی تحقیق ہے کہ اعمال وعبادات میں صرف نیت قلبی معتبر ہے۔ یا قلبی ولسانی دونوں کا ہونا ضروری ہے اس باب میں ائمہ کے اختلاف اور اُس کے ساتھ ہی قول فیصل اور امر محقق مذکور ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۴۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۵۰ پر ختم ہوا ہے۔ نمبر۶ اس رسالہ کا نام (العرشیہ) ہے۔ عرش عظیم کے کروی یا غیر کروی شکل ہونے کا استفسار کیا گیا تھا جس کا تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۲۵۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۱ کے ختم پر ختم ہے۔ نمبر۷ اس رسالہ کا نام (الوصیۃ الکبریٰ) ہے اس میں تمام مسلمانوں کے واسطے اصول دینی وفروع فقہی کی تعلیم ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۶۲ سے شروع اور صفحہ ۳۰۰ پر ختم ہے نمبر۸ اس رسالہ کا نام (الارادۃ والامر) ہے اس رسالہ میں ایک مسئلہ مہتم بالشان کا جواب ہے ۷۱۱ھ میں دیار مصریہ سے استفسار کیا گیا تھا کہ خلق اور مخلوق اور انشاء (نام رجوع بارادہ الٰہی ہے) اس کے واسطے کوئی سبب اور علت بھی ہے یا نہیں۔ اثبات اور نفی پر جو قبائح لازم آتے ہیں ان کو ذکر کر کے حل شبہ کی درخواست کی۔ حضرت مولف رحمہ اللہ نے اس اشکال کا جواب نہایت خوبی وخوش بیانی کے ساتھ لکھا ہے۔ اس رسالہ کا شروع صفحہ ۳۰۱ سے اور ختم صفحہ ۳۰۶ پر ہے۔ نمبر۹ اس رسالے کا نام (العقیدۃ الواسطیہ) ہے اس میں عقائد متفقہ علیہا اہل سنت وجماعت مذکور ہیں۔ اس کی ابتدا صفحہ ۳۰۷ سے ہوئی اور تمامی صفحہ ۴۰۰ کے ختم پر۔ نمبر۱۰ اس رسالہ کا نام (المناظرہ فی العقیدۃ الواسطیہ) ہے۔ رسالہ نمبر۹ کے بعض مضامین پر مخالفین نے کچھ مواخذات کیے تھے۔ اس رسالہ میں اُن کے جوابات دیے گئے ہیں صفحہ ۴۰۱ سے اس رسالہ کی ابتدا اور صفحہ ۴۱۳ کے ختم پر انتہا ہے۔ نمبر۱۱ اس رسالہ کا نام (العقیدۃ الحمویۃ الکبریٰ) ہے۔ اس رسالہ میں آیات متشابہات کے متعلق ذکر ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۴۱۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۶۹ پر

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ختم ہوگیا ہے۔ نمبر ۱۲ اِس رسالہ کا نام (الاستغاثہ) ہے اس رسالہ میں توسل و شفاعت کے متعلق بحث کی گئی ہے جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا شافع مشفع ہونا۔ اور ذات اقدس کے ساتھ توسل کا جواز ثابت کیا ہے اس مجلد کا یہ آخری نمبر ہے۔ صفحہ ۴۰۰ سے صفحہ ۴۰۵ تک۔
۲۷۰۰	۴۶۳	مجموعۂ رسائل کبرے الجزء الثانی	شیخ الاسلام تقی الدین ابی العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام تیمیہ الحرانی المتوفے ۷۲۸ھ	•	مطبوعہ ۱۳۲۳ھ مصر	۴۰۵	
							دوسری جلد ہے۔ اس میں سولہ رسائل حسب تفصیل تحت ہیں۔ نمبر (۱) اس رسالہ کا نام (الاکلیل) ہے اس میں متشابہات کے معنی اور لفظ تاویل کی تحقیق کی گئی ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۳۵ پہ ختم ہوا ہے نمبر ۲۔ اس رسالہ کا نام الحلال ہے۔ یہ رسالہ اس اشتباہ کے جواب میں ہے کہ اکل حلال اس زمانہ میں متعذر ہے مولف رحمہ اللہ نے اس شبہ کا تخطیہ و تغلیط بڑی تحقیق سے کی ہے۔ اس کا آغاز صفحہ ۳۶ سے ہے اور ختم صفحہ ۵۲ پر۔ نمبر ۳۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی زیارت بیت المقدس) ہے اس امر کا بیان ہے کہ بیت المقدس کی طرف سفر کرنا۔ بغرض زیارت و اداء عبادت یا بہ نظر وفاء نذر مشروع ہے یا کیا۔ اس رسالہ کی ابتدا صفحہ ۵۳ سے اور انتہا صفحہ ۶۲ پر ہے۔ نمبر ۴۔ اس رسالہ کا نام (مراتب الارادہ) ہے۔ یہ رسالہ چند شبہات کے جواب میں تالیف ہوا ہے۔ منجملہ تمام شبہات کے ایک شبہ یہ کیا گیا ہے کہ اس آیت شریفہ میں۔ (انما امرنا لشیء اِذَا اَرَدْنَاهُ اَنْ نقولَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْن) مخاطب موجود ہے۔ یا معدوم۔ دونوں صورتیں محذور سے خالی نہیں۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل۔ دوسری شق پر خطابت محال۔ مولف نے اس رسالہ میں معترض کے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							تمام شبہات کے اجوبہ نہایت خوبی کے ساتھ لکھے ہیں۔ اس رسالہ کا آغاز صفحہ ۹۳ سے اور اختتام صفحہ ۹۷ پر ہے۔ نمبر ۵ یہ رسالہ القضاء والقدر کے نام سے ہے۔ اس میں اُن لوگوں کی غلط فہمی کا جواب دیا گیا ہے جو اعمال و افعال میں۔ قدر الٰہی کو حجّت لاتے ہیں۔ اور (قد قضی الامر) کو پیش نظر رکھ کر بھلائی اور برائی کی نسبت قضا و قدر کی طرف کرتے ہیں۔ اس رسالہ کا شروع صفحہ ۹۸ سے اور ختم صفحہ ۹۹ پر ہے۔ نمبر ۶۔ اس رسالہ کا نام (الاحتجاج بالقدر) ہے اس میں اس حدیث کے متعلق تحقیق کی ہے۔ (احتج آدم وموسیٰ) اس کا آغاز صفحہ ۱۰۰ سے اور ختم صفحہ ۱۰۵ پر۔ نمبر ۷ اس رسالہ کا نام (درجات الیقین) ہے۔ اس میں علم الیقین عین الیقین۔ حق الیقین کے معنی میں فرق بتایا گیا ہے اور ان تینوں میں جو رتبۃً اعلیٰ ہے اس کی تعیین کی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۶ سے ختم صفحہ ۱۱۵ پر ہے۔ نمبر ۸۔ اس رسالہ کا نام (بیان الھدیٰ من الضلال) ہے اس رسالہ میں رویت ہلال رمضان وغیرہ کے متعلق بحث کی ہے۔ بیان کیا ہے کہ رویت ہلال میں حساب وغیرہ اور قول حاسب۔ قابل اعتبار نہیں بلکہ شرعی حجّت ہونا چاہیے۔ آغاز صفحہ ۱۱۶ سے ختم صفحہ ۱۲۶ پر۔ نمبر ۹ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی سنۃ الجمعہ) ہے۔ اس میں اس سوال کا تفصیلی جواب ہے کہ جمعہ کے روز اذان اوّل کے بعد ادا ء صلوٰۃ منصوص ہے یا کیا۔ آغاز صفحہ ۱۲۷ سے ختم صفحہ ۱۹۰ پر۔ نمبر ۱۰۔ اس رسالہ کا نام (تفسیر المعوذتین) ہے اس رسالہ میں ان دونوں سورتوں کی تفسیر بسط کے ساتھ۔ اور الفاظ۔ فلق۔ غاسق۔ خناس وغیرہ کی تحقیق کافی طور پر کی گئی ہے۔ اس کی ابتدا صفحہ ۱۹۱ سے اور انتہا صفحہ ۲۰۲ پر ہے۔ نمبر ۱۱۔ اس رسالہ کا نام (العقود المحرمۃ) ہے اس رسالہ میں عقود مشروعہ کی حرمت کے مواقع بتائے گئے ہیں۔ جیسے طلاق حیض کی حالت میں۔ یا خرید و فروخت اذان خطبہ کے وقت میں وغیرہ وغیرہ۔ اس کا آغاز صفحہ ۲۰۳ سے ختم صفحہ ۲۱۶ پر ہے۔ نمبر ۱۲۔ اس رسالہ کا نام ہے (رسالہ فی معنی القیاس) اس میں قیاس صحیح۔ قیاس فاسد کا۔ فرق بیان کیا گیا ہے۔ اور بعض امورات مثبتہ بالنص کے مقابلہ میں۔ فقہا کا یہ قول۔ ھذا خلاف القیاس۔ اس کی ماہیت بتائی ہے اس رسالہ کی ابتدا صفحہ ۲۱۷ سے اور انتہا ۲۷۰ پر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نمبر ۱۳- اس رسالہ کا نام (رسالہ فی السماع والرقص) ہے اس رسالہ میں سماع کے اقسام اور ہر قسم کے علیحدہ علیحدہ احکام محظور- مکروہ- مباح- آیات واحادیث اور اقوال ائمہ سے بیان کیے ہیں- اس کی ابتدا صفحہ ۲۰۰ سے- انتہا صفحہ ۳۱۴ پر ہے- نمبر ۱۴- اس رسالہ کا نام (رسالہ فی الکلام علی الفطرۃ) ہے اس رسالہ میں لفظ فطرۃ کی تحقیق ہے جو آیات واحادیث میں وارد ہے- کما قال اللہ تعالیٰ- فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا- وفی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم- کل مولود یولد علی الفطرۃ- یہ رسالہ صفحہ ۳۱۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۳۱ پر ختم ہو گیا- نمبر ۱۵- اس رسالہ کا نام (رسالہ فی الکلام علی القصاص) ہے اس میں چند متفرق سوالات کے جوابات ہیں- اس کی ابتدا صفحہ ۳۳۲ سے اور ختم صفحہ ۳۴۳ پر ہے- نمبر ۱۶- اس رسالہ کا نام (رسالہ فی مناسک الحج) ہے اس رسالہ سے قبل اس سوال کا جواب لکھا ہے کہ حنفی شخص نے جماعت سے نماز پڑھی اور ہر ہر تکبیر پر رفع یدین کیا- آیا یہ نماز اس کی صحیح ہے یا کیا- اس سوال کا مفصل جواب لکھ کر مناسک حج کا تفصیلی بیان ہے- یہ رسالہ اس جلد کا آخری نمبر ہے صفحہ ۳۴۶ سے صفحہ ۴۰۰ تک (ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۵ پر تحریر ہے)					
۵۰۰۹	۴۶۴	اساس التقدیس مع الدرة الفاخرہ	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التیمی البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین رازی الشافعی المعروف بابن الخطیب الری المتوفی ۶۰۶ھ		۱۳۲۸ھ مطبوعہ مصر	۲۹۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ایک نسخہ اس کتاب کا بعینہ نمبر ۳۰۳ پر مع کیفیت تحریر ہو چکا۔					
		الدرۃ الفاخرۃ	العارف الربانی مولنا عبد الرحمن الجامی المتوفی سنہ ۸۹۸ھ				
		یہ کتاب فن سلوک میں نمبر ۱۸۳ کے بعد لکھی گئی ہے۔					
۵۰۰۶	۴۶۵	نجوم المہتدین ورجوم المعتدین	الفاضل الکامل الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رئیس محکمۃ الحقوق فی بیروت	سنہ ۱۳۲۲ھ	مطبوع مصر	۶۰۸	
		اس کتاب میں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کا اثبات۔ قرآن شریف کی حقیت کو دلائل و حجج سے بڑی خوبی و خوش مقالی سے ثابت کیا ہے۔ مخالفین کے اقوال لایعنی اور شبہات بیمعنی کے نہایت پُر زور جوابات دیے ہیں۔ پوری کتاب دو قسموں پر منقسم ہے۔ القسم الاول فی اثبات النبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم بالدلائل الظاہرۃ الباہرۃ۔ القسم الثانی فی اثبات القرآن کلام اللہ تعالیٰ المجید عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الصمد۔ ابتدا میں فہرست ابواب و فصول بھی شامل ہے۔ (مولف کتاب زمانۂ حال کے اجلۂ فضلا میں ہیں۔)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۰۵	۴۶۶	لوامع البینات فی الاسماء والصفات	الامام فخر الدین محمد بن عمر الخطیب الرازی الشافعی المتوفی سنہ ۶۰۶ھ		سنہ ۱۳۲۳ھ مطبوع مصر	۲۶۶	

اس کتاب میں حق سبحانہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی محققانہ تحقیق کی گئی ہے۔ اسم اور مسمیٰ اور تسمیہ میں عینیت اور غیریت کی گفتگو جو متکلمین بین اہم مسائل کلامیہ میں ہے۔ نہایت خوبی کے ساتھ تحریر ہے اسماء حسنیٰ باری تعالیٰ عز اسمہ کی شرح جس تفصیل و تدقیق کے ساتھ لکھی ہے۔ شاید ہی دوسری کتاب میں اس کا مثل موجود ہو۔ شرح اسماء حسنیٰ کے ضمن میں کثیر مسائل مفیدہ مذکور ہیں آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی حارت الافکار فی مبادی انوار کبریائہ و صمدیتہ (امام رازی کی نسبت سابقاً نمبر ۳۶۳ پر لکھا گیا ہے)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۲۱	۴۶۷	شواہد الحق فی الاستغاثۃ لسید الخلق مع الاسالیب البدیعہ فی فضل الصحابہ واقناع الشیعہ	العالم الفاضل الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رئیس محکمۃ الحقوق فی بیروت	۱۳۲۲ھ	سنہ ۱۳۲۳ھ مطبوع مصر	۲۵۶	

اس کتاب میں سب سے پہلے انقطاع اجتہاد کی بحث ہے جس کا محصل یہ ہے کہ تقریباً ایک ہزار برس سے اجتہاد فی المسائل منقطع ہے۔ بلکہ بعض اصولیین کا مسلک یہ ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">زمانہ کے بعد مستقل مجتہد کوئی نہیں ہوا۔ اس بحث کو مطول و مدلل شواہد و اقوالِ اکابرین کے ساتھ لکھا ہے اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے واسطے سفر کی مشروعیت ثابت کی ہے پوری کتاب میں ایک مقدمہ۔ آٹھ باب۔ خاتمہ۔ اس تفصیل سے ہیں۔ المقدمہ تنقسم الی قسمین القسم الاول فی الکلام علی انقطاع الاجتہاد المطلق یہ قسم علیحدہ رسالہ کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے جو مسمی رالہام الصائبہ۔ لاصحاب الدعاوی الکاذبہ کے ساتھ ہے۔
القسم الثانی یشتمل علی اثنی عشر تنبیہا۔ الباب الاول فی مشروعیۃ السفر الی زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الباب الثانی فی مشروعیۃ الاستغاثۃ بہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
الباب الثالث فی نقل کلام السید احمد دحلان فی بیان امرا والبلد الحرام۔
الباب الرابع۔ فی نقل عبارات اکابر العلماء فی التشنیع علی الامام تقی الدین بن تیمیہ۔
الباب الخامس فی الکلام علی ثلاثۃ کتب طبعت فی ھذہ الایام تتضمن نصرۃ بدعۃ ابن تیمیہ
الباب السادس فی نقل حکایات واثار۔ الباب السابع فی دعوات اکابر الاولیاء
الباب الثامن فیما ورد من استغاثات العلماء بہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
الخاتمۃ فی الجواب عما اعترض بہ ابن تیمیہ علی بعض اولیاء اللہ تعالیٰ۔
عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین مغیث المستغیثین۔ کتاب کے آخر میں متعدد تقریظات اور فہرست ابواب بھی ہے۔ مولف کتاب زمانۂ حال کے فضلا میں ہیں۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الاسالیب البدیعۃ فی فضل الصحابۃ واقناع الشیعۃ</td><td>العالم الفاضل الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رئیس محکمۃ الحقوق فی بیروت</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ نسخہ کتاب متقدم کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل عموماً اور حضرت معاویہ و عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے مناقب خصوصاً مذکور ہیں۔ اور معاندین وطاعنین کے مطعونات کے شافی جوابات لکھے ہیں۔ ایک مقدمہ دو قسم۔ خاتمہ پر کتاب کی ترتیب رکھی ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ارسل سیدنا محمداً صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مولف سلمہ اسی زمانہ کی فضلاء میں ہیں					
		عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید	شاہ ولی اللہ بن شاہ عبد الرحیم دہلوی المتوفی سنہ ۱۱۷۶ھ		سنہ ۱۲۰۶ھ قلمی		
		یہ کتاب فن متفرق فارسی نمبر ۴ کے مجموعہ میں ہے۔ نادر کتاب ہے۔ اجتہاد کی حقیقت۔ شرائط اقسام۔ اختلاف مجتہدین وغیرہ کو نہایت خوبی سے ضبط کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۴ الحمد للہ الذی بعث سیدنا محمداً الی العرب والعجم۔ خاتمہ صفحہ ۷۵ وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ الرسالۃ والحمد للہ اولاً وآخراً۔					
		الانصاف فی بیان سبب الاختلاف	ایضاً		ایضاً		
		یہ رسالہ بھی مجموعہ مذکورۂ بالا میں مجلد ہے۔ امت محمدیہ میں جو فقہی احکام وغیرہ میں اختلافات واقع ہیں اُن کے اسباب اور وجوہ اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۳۔ الحمد للہ الذی بعث سیدنا محمداً صلوات اللہ علیہ الی الناس خاتمہ صفحہ ۴۴۔ والحمد للہ تعالیٰ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ وحدۃ الوجود	شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم دہلوی المتوفی سنہ ۱۱۷۶ھ		سنہ ۱۲۰۶ھ قلمی		—

یہ رسالہ بھی مجموعہ مسطورہ متقدم میں موجود ہے۔ اس رسالہ میں مولنا آفندی اسماعیل بن عبداللہ الرومی ثم المدنی کے مکتوب کا جواب ہے۔ مولنا مذکور نے وحدۃ وجود اور وحدۃ شہود کی ماہیت سے استفسار کیا ہے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ درحقیقت یہ دونوں متحد الحقیقت ہیں یا متباین۔ حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے جواباً رسالہ ہذا تالیف کیا اور اس معرکۃ الآراء مسئلہ کی تحقیق دلائل عقلیہ و نقلیہ سے بڑی خوبی کے ساتھ لکھی آغاز صفحہ ۱ ”من العبد الضعیف احمد المدعو بولی اللہ بن عبدالرحیم الدهلوی عفی اللہ تعالیٰ عنہ۔ خاتمہ صفحہ ۸ ”وجعلہ المعیشۃ مستمراً بحق النبی وآلہ الامجاد“ حضرت مؤلف رحمہ اللہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۹۰ پر تحریر ہو چکا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کفایۃ العاقل وہدایۃ الغافل	مولنا ابی الوفا علاء الدین بن عطیۃ بن حسن علوان الحموی		قلمی		

یہ نسخہ فن سلوک میں مجلد نمبر ۔۔ کے ساتھ منضم ہے۔ مختصر رسالہ (عقیدہ فی التوحید) کی شرح ہے۔ خود ماتن نے یہ شرح لکھی ہے۔ ضروری عقائد اہل سنت والجماعۃ کو اجمال و اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شرح میں بھی زیادہ تفصیل نہیں ہے۔ تفصیل طلب مقام کی ضروری قدر وضاحت کردی گئی ہے عبارت ابتدائی صفحہ ۱۔ الحمد للہ شارح الصدور بنور المعرفۃ والایمان عبارت خاتمہ صفحہ ۲۲ ”ولا حجاب وصلی اللہ علی سیدنا محمد الالاحجاب الی قول والمسلمین۔ آمین آمین آمین۔ آخری ۹ صفحہ پر عبارت متن بھی تحریر ہے

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">حضرت شارح رحمۃ اللہ علیہ کے مفصل ترجمہ پر اطلاع نہیں ہوئی۔</td></tr>
<tr><td>۱۴۶۰</td><td>۳۶۸</td><td>تزئین الارائک فی ارسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الملائک (مجموعہ)</td><td>ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمٰن بن الکمال السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۶۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶ × ۴½ - انچ سطور پندرہ خط نسخ معمولی طالبعلمانہ۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرمخوردگی و پیوندکاری سے محفوظ۔
چار رسائل مفصلۂ تحت کا مجموعہ ہے۔ پہلا رسالہ (تزئین الارائک) ہے جو اول صفحہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۴ پر ختم ہو گیا۔ یہ رسالہ ایک سوال کے جواب میں تالیف ہوا ہے۔ سوال کی تقریر یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت صرف جن و انس کے ساتھ مخصوص ہے یا ملائکہ کو بھی عام ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ دلائل قویہ سے ثابت ہوا ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ کرام کی طرف بھی مبعوث ہیں۔ آغاز صفحۂ اول الحمد للہ رب العالمین۔ اللھم صل علی سیدنا محمد۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۴ وصحبہ وسلم۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ فی خصیصۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا رسالہ ہے صفحہ ۱۵ سے صفحہ ۳۰ تک۔ اس رسالہ میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص لکھے ہیں۔ جیسے حضور کا جامع ہونا شریعت و حقیقت دونوں میں جن اوصاف کے ساتھ کہ تمام انبیا علیہم السلام جداجدا متصف تھے وہ جملہ صفات و کمالات حضور کی ذات مجمع الصفات میں جمع تھے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وغیر ذلک ابتدا صفحہ ۱۰۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے ختم صفحہ ۳۰۔ محمد و آلہ وصحبہ وسلم					
		رسالہ اخری فی تفسیر قول وجمعت لہ صلی اللہ علیہ الشریعہ والحقیقۃ	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ ہجری				
		تیسرا رسالہ ہے اس قول کی تفسیر ہے (جمعت لہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریعۃ والحقیقۃ) بیان کیا ہے کہ شریعت سے حکم ظاہری اور حقیقت سے حکم باطنی مراد ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۳۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۰ پر ختم ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۳۳۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفے۔ خاتمہ صفحہ ۴۰ وصحبہ وسلم					
		تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک ناقص	ایضاً				
		چوتھا رسالہ ہے۔ اول سے بقدر تین ورق کے کم ہے۔ صفحہ ۴۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۶ پر ختم ہوا ہے اس رسالہ کے دو کامل قلمی نسخے اسی فن کے نمبر ۳۰ و نمبر ۳۱ پر درج ہیں۔ اس رسالہ میں اس اختلافی مسئلہ کی تصویر کھینچی ہے کہ حالت بیداری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ملائکہ کرام کے دیدار سے شرف ہوسکتا ہے یا کیا۔ عبارت شروع صفحہ ۴۲ القلب وقطع العلائق۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۴۶ وصحبہ وسلم علامہ سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۱۶	۴۶۹	حاشیۃ الخیالی علی شرح عقائد النسفی مع الحاشیۃ الآخر	الفاضل المحقق ملا احمد بن موسیٰ بن شمس الدین الشہیر بالخیالی۔ المتوفی سنہ [illegible] ہجری وقیل بعد سنہ [illegible]ھ	سنہ ۸۶۲ھ	قلمی سنہ ۱۱۴۵ھ	۳۶۲	

تقطیع کتابت۔ ۳½×۵ ۔ انچ۔ سطور پندرہ ۱۵۔ خط نسخ پاکیزہ۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب مولنا محمد مراد بن محمد عالم۔ تمام اوراق پر پیوند کاری اور اثر کرم موجود۔ مگر عبارت کتاب پر یہ اثر متعدی نہیں ہے۔ ابتدا سے انتہا تک تمامی کتاب کی عبارت صاف ہے۔ کتاب کے تیسرے صفحہ پر ایک مہر جو صاف نہیں ہے اور آخر صفحہ پر چھ مہریں چسپاں ہیں۔

نفیس اور مشہور حاشیہ ہے۔ شرح عقائد النسفی مولفہ علامہ سعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۱ ہجری کا۔ محشی علام نے اس حاشیہ میں فوائد غریبہ مختصر الفاظ میں جو معانی لطیفہ پر مشتمل ہیں۔ نہایت حسن و خوبی و ربط و ضبط کے ساتھ لکھی ہیں۔ علماء زمانہ نے اس حاشیہ کو درس و تدریس میں داخل کیا ہے۔ بعض فضلا نے اس حاشیہ کے تحشیہ میں ضخیم کتابیں تالیف کی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ حضرت محشی نے مدرسہ قلیہ میں تدریس کے وقت اس حاشیہ کی تالیف کی ہے۔ محمود باشا وزیر سلطان محمد خاں کے حضور میں ہدیۃً اس کتاب کو پیش کیا اور انھیں کے نام نامی پر کتاب کو معنون بھی کیا ہے۔ صاحب کشف الظنون اس کا سال تالیف سنہ ۸۶۲ھ لکھتے ہیں۔ متعدد نسخے قلمی و مطبوع اور بھی اس حاشیہ کے نمبر ۵۰ سے نمبر ۹۹ تک درج ہیں۔

عبارت آغاز صفحہ ۲ قال الشارح النحریر عامله الله بلطفه الخفیہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۱۱۔ وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْمِ۔ نسخہ ہٰذا عبارت خطبہ سے معرّا ہے۔ مطبوعہ نسخے میں خطبہ کی عبارت اس کلمہ سے شروع ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اما بعد الحمد لمستاهله

علامہ خیالی کا سال ولادت معلوم نہیں ہوا۔ مبانیِ علوم کی تحصیل اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں کی پھر مدرسہ سلطانیہ بروسا میں مولیٰ خضر بیگ کے فیض علمی سے مستفیض ہوکر بعض مدارس کے مدرس مقرر ہوئے ابن الخطیب کی وفات کے بعد محمود پاشا وزیر نے سلطان محمد خاں سے علامہ خیالی کے واسطے ان کے منصب کی خواستگاری کی۔ سلطان نے دریافت کیا کیا وہی شخص ہیں جنہوں نے عقائد نسفی پر حاشیہ لکھا ہے اور اس میں ہمارا نام اور تعریف بھی درج کی ہے۔ وزیر نے اثباتاً جواب عرض کیا۔ بادشاہ نے منظور فرمایا۔ علامہ موصوف اُس زمانہ میں حج کے ارادہ سے قسطنطنیہ تک پہونچ چکے تھے۔ وزیر کی اطلاع دہی پر جواباً لکھا کہ اس وقت اگر آپ وزارت اور سلطنت بھی عطا فرمادیں تب بھی اس سفر مبارک کو چھوڑ نہیں سکتا حب حج سے۔ فارغ ہوکر واپس آئے۔ اسی عہدہ اور منصب پر مقرر ہوئے۔ رات و دن مشاغل علمیہ اور عبادت میں گزارتے۔ دن رات میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتے۔ غایت درجہ کے نحیف الجسم تھے۔ کہتے ہیں کہ جب سبابہ و ابہام کا حلقہ باندھ کر اُس میں ہاتھ ڈالتے تو بازو تک داخل ہوجاتا۔ ان کے مشاہیر تلامذہ میں۔ مولیٰ غیاث الدین پاشا چلپی اور علامہ کمال الدین قرہ کمال بیان کیے جاتے ہیں۔ اس حاشیہ کے علاوہ حواشی علی اوائل شرح التجرید۔ شرح نظم العقائد لاستاذہ خضر۔ ان کے مولفات میں معدود ہیں۔ ان کے سال وفات کے متعلق حاجی خلیفہ کشف الظنون میں۔ حواشی شرح التجرید کے تحت میں ۸۶۰ھ ہجری اور حاشیہ شرح عقائد النسفی کے موقع پر بعد ستین وثمانمائۃ (۸۶۰ھ) لکھتے ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حاشیہ علی شرح العقائد العضدیۃ	علامہ یوسف کوسج بن محمد خان المحمد الشاہی القرابغی المتوفی۔ فی نیف وثلاثین والف				

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ حاشیہ مجلد بالا کے صفحہ ۱۱۶ سے شروع ہوکر صفحہ ۳۶۲ پر تمام ہوا ہے۔ شرح عقائد عضدی۔ مولفہ جلال الدین دوانی متوفی ۹۰۸ھ ہجری کا مبسوط و مستند حاشیہ ہے۔ علامہ حسین خلخالی متوفی ۱۰۱۴ھ ہجری نے بھی اسی شرح پر حاشیہ لکھا ہے۔ اس حاشیہ میں خلخالی نے فاضل محشی کے حاشیہ میں فاضلانہ بحث کی ہے جس کے جواب میں فاضل قراباغی نے بطریق تعلیق دوسرا حاشیہ تالیف کیا ہے جو اسی فن کے نمبر ۳۴۹ پر مع کیفیت تفصیلی درج ہے عبارت ابتدائی صفحہ ۱۱۶۔ کیف لا احمد وکیف احمد خاتمہ صفحہ ۳۶۲۔ علی آخر ماصنفہ الدوانی۔ (فاضل محشی کا ترجمہ نمبر ۳۴۹ پر لکھا گیا)۔</td></tr>
<tr><td>۵۳۰۴</td><td>۶۷۰</td><td>الصواعق المحرقہ فی الرد علی اہل البدع والزندقہ مع کتاب آخر</td><td>العلامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الہیتمی المتوفی ۹۷۳ھ ہجری وقیل ۹۷۴ھ ہجری وقیل ۹۷۵ھ</td><td>•</td><td>مطبوع مصر ۱۹۱۲ء</td><td>۱۶۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مشہور کتاب ہے اہل تشیع وغیرہ کے رد میں۔ اس کتاب میں حقیقت خلافت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کا بیان بھی بہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کتاب کے قلمی نسخے متعدد نمبر ۲۲۹ سے نمبر ۲۴۱ تک اور بھی موجود ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اختص نبیہ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم باصحاب کالنجوم خاتمہ (۱۵) الجواد الرحمن الرحیم۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تطہیر الجنان واللسان</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بھی ابن حجر ہیتمی کی تصنیف ہے۔ کتاب متذکرہ بالا کے حاشیہ پر ہے اس کتاب میں</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اوجب علی الکافۃ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۵، الی یوم الدین آمین۔
(ابن حجر ہیتمی کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۳۰۰ پر تحریر ہے)</td></tr>
<tr><td>۵۳۰۴</td><td>۴۷۱</td><td>مایجب علی العبید من معرفۃ اصول التوحید</td><td>آل یوسف علی بن سلیمان</td><td></td><td>مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۳۳۲ھ</td><td>۱۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مختصر رسالہ ہے۔ بطریق سوال وجواب وہ ضروری باتیں جن کا تعلق ایمان واسلام سے ہے مختصر طریق پر لکھی ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الجن والانس للعبادۃ
(مولف علام اسی زمانہ کے محققین میں ہیں۔)</td></tr>
<tr><td>۵۲۷۱</td><td>۴۷۲</td><td>قطر الغیث فی شرح مسائل ابی اللیث</td><td>الشیخ محمد بن عمر نووی الجاوی من علماء القرن الرابع عشر</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۹ھ</td><td>۱۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مسائل ابی اللیث السمرقندی متوفی سنہ ۳۹۳ ہجری کی مختصر شرح ہے۔ کتاب کے اول حصہ صفحات پر اصل متن بھی لکھا ہے۔ صفحات کے نیچے حصہ میں خط جلی کے فاصلہ سے شرح ہے۔ متن میں صرف توحید وایمان کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ شارح نے بھی ضروری قدر شرح لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام خاتمہ صفحہ ۱۶ والحمد للہ رب العالمین۔
(حضرت شارح زمانہ حال کے فضلا میں ہیں)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۸۹	۴۷۳	حاشیۃ ام البراہین مع الحاشیۃ الحاشیۃ للشمس الانبابی	الشیخ العلامہ ابراہیم بن محمد الباجوری المتوفی ۱۲۷۶ھ ہجری	۱۲۲۷ھ	مطبوعہ ۱۳۰۱ھ	۸۹	

کتاب ام البراہین کا حاشیہ ہے جس کو شیخ محمد بن یوسف بن الحسین السنوسی۔ متوفی ۸۹۵ھ نے جملہ عقائد توحید میں تالیف کیا ہے۔ مصنف نے خود بھی اس متن کی شرح لکھی ہے۔ محشی علام نے نہایت خوبی و عمدگی کے ساتھ اس کتاب پر تحشیہ کیا ہے جو بمنزلہ شرح کے ہے۔ اس حاشیہ کے ساتھ ہی حاشیۃ الحاشیہ علامہ شمس انبابی کا بھی ہے۔ اصل متن بھی تمام و کمال حاشیہ پر موجود ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی توحد فی ذاتہ۔ محشی علام کے متعلق فن فرائض نمبر ۴۴ پر تحریر ہو چکا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۹۰	۴۷۴	نقد فلسفہ دارون۔ الجزء الاول والثانی مع الفہرست وجدول اغلاط وغیرہ	العلامۃ الفاضل ابو المجد الشیخ محمد رضا آل العلامۃ التقی۔ الاصبہانی مقیم فی کربلا المعلےٰ		مطبوعہ بغداد ۱۳۳۱ھ	صفحہ ۲۴۴ ۲ صفحہ ۲۴۳	

یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں ہے۔ معطلین اور ملحدین کا رد قوی دلائل سے کیا گیا ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے کیے ہیں۔ اس نسخے میں دونوں حصے مجتمعاً مجلد ہیں۔ ابتدا میں چار ورق کی عبارت مقدمہ کے طور پر لکھی ہے۔ ابتدا حصۂ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوۃ علی محمد و آلہ

(حضرت مصنف زمانۂ حال کے فضلاء اور اہلِ تشیع کے علماء میں ہیں)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۰۵	۴۷۵	معراج العقول شرح دعاء المشلول الجلد الاوّل والثانی دمع صحتنامہ وکتاب درۃ الانوار وخاتمۃ الطبع	الفاضل المحقق السید مرتضیٰ بن السید زین العابدین الغازی پوری نونہروی	سنہ ۱۳۲۹ھ	مطبوعہ ۱۳۲۹ھ کانپور	صفحہ ۷۹۶، صفحہ ۷، صفحہ ۲۰، صفحہ ۱۲	
		دعاء مشلول کی مبسوط ومشرح شرح ہے۔ اس شرح میں حضرت شارح سلمہ اللہ نے۔ تدقیقات فلسفیہ۔ اور مسائل کلامیہ کو بسط وتفصیل کے ساتھ محققانہ انداز پر لکھا ہے۔ اس مجلد میں صرف دو جلدیں۔ پہلی۔ دوسری ہیں۔ خاتمۃ الطبع کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شارح کا خیال ہے کہ پوری کتاب دس جلدوں میں ختم کی جاوے۔ دونوں جلدوں کے آخر میں ایک مختصر کتاب (درۃ الانوار) شارح علامہ کی اور بھی طبع ہوئی ہے۔ جو علامہ فخر الدین النخعی کی کتاب کی شرح کے طور پر تالیف کی ہے۔ عبارت آغاز صفحۂ اول۔ الحمد للہ المشرق بنور ہ الباہر علی سواھر الماھیات۔ (فاضل شارح اسی زمانہ کے فضلاء اور مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی کے تلامذہ میں ہیں۔)					
۱۸۳۹	۴۷۶	الصولۃ الحامدیہ علے الحملۃ الاستبدادیہ	الحبر المحقق مولانا محمد طیب بن محمد صالح المکی ثم الرامپوری المتوفی سنہ ۱۳۴۳ الہجری		مطبوعہ مطبع حسنی رام پور	۶۲	
		ایک نسخہ اس کتاب کا نمبر ۱۳۴۹ پر مع کیفیت تحریر ہوچکا ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۱۴	۴۷۷	الحاشیہ علی حاشیۃ مرزا جان علی الشرح الجدید والحاشیۃ القدیمہ	الفاضل الاجل آقا حسین بن ملا جمال الدین خوانساری المتوفی فی عشرۃ ثامن من قرن حادی عشر		قلمی سنہ ۱۲۵۱ھ	۵۶۸	

تقطیع کتابت ۶½ × ۴ انچ - سطور پچیس - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دیلی - کتابت سیاہی و قدرے سرخی سے - کاتب ایشری پرشاد - اثر کرم خوردگی و پیوند کاری زیادہ - ایک نسخہ اس حاشیہ کا نمبر ۳۲۵ پر مع کیفیت کتاب و ترجمہ محشی تحریر ہو چکا -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۳۵۲	۴۷۸	الرسالۃ للدوانی فی ایمان فرعون	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی المتوفی سنہ ۹۰۸ھ		قلمی	۸	

تقطیع کتابت ۱۰ × ½۵ انچ سطور ۱۲ خط نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ انگریزی - کتابت سیاہی سے بعض بعض جگہ خطوط سرخی سے کھینچے ہوئے ہیں - کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت تحریر نہیں کیا -

شیخ محی الدین ابن عربی کے بعض مصنفات سے پتہ ملتا ہے کہ صاحب موصوف ایمان فرعون کے قائل ہیں - آپ کا مسلک یہ ہے کہ فرعون غرق ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا - دوسرے علمائے محققین نے اس کے خلاف پر دلائل قائم کیے ہیں اور شیخ کے اس قول کو بڑے قوی براہین سے رد کیا ہے - یہ مختصر رسالہ علامہ دوانی نے شیخ کی تائید میں تالیف کیا ہے اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ فرعون غرق ہونے سے قبل ایمان لے آیا تھا - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ قابل توبۃ عبادہ خاتمہ صفحہ ۸ - الا القوم الکفرون قد تمت والحمد للہ رب العالمین - علامہ دوانی کا ترجمہ فن سلوک نمبر ۲۰ …

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کے تحت میں تحریر ہے۔					
۵۳۳۲	۴۷۹	العقود الاربعہ مع حل العقود	مولوی احمد علی عباسی چریاکوٹی۔ المتوفی ۱۲۷۲ھ		قلمی	۱۰	

تقطیع کتابت ۹/۱ × ۶ × ۹/۱ ۳ انچ سطور ۱۶ سولہ۔ کاغذ انگریزی۔ خط نستعلیق وقدرے فسخ۔ کتابت سیاہی وکسی قدر سرخی سے۔ کاتب کا نام وسال کتابت تحریر نہیں۔

یہ رسالہ چار سوالات کے جواب میں جن کا تعلق علم کلام وغیرہ سے ہی تالیف ہوا ہے۔ حضرت مولف نے تھوڑی سی عبارت میں بہت سے مطلب کو ادا کیا ہے اور بڑے ربط وضبط کے ساتھ رسالہ کی ترتیب دی ہے۔

عبارت آغاز صفحہ اول الحمد لمن حل عقوداً علینا۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

حضرت مولف مشاہیر علماء اور اجلہ فضلاء ہندوستان سے ہیں۔ تمام علوم عقلیہ ونقلیہ میں عموماً آپ کو پوری دستگاہ تھی۔ اصول فقہ وفلسفہ میں علی الخصوص ید طولیٰ اور مہارت تام رکھتے۔ ابتدائی تعلیم کا سلسلہ حافظ غلام علی عباسی چریاکوٹی سے شروع ہوکر انتہائی تحصیل مشاہیر علماء ہندوستان پر ختم ہوتی ہے۔ ۱۲۲۰ھ ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ اور بارہ سو بہتر (۱۲۷۲) ہجری میں سامان ہستی سے ہاتھ اٹھایا آپ کو تعلیم وتدریس کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ تصنیف کا سلسلہ بہت کم ہے۔ تاہم مختلف حواشی وشرح آپ کی طرف منسوب ہیں۔ انوار احمدی۔ علم منطق میں۔ نور النواظر۔ علم مناظر ہیں۔ شرح سلم العلوم ناتمام۔ وغیرہ۔ (تذکرۂ علماء ہند)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۷۳	۶۸۰	مجموعہ کشف الفوائد فی شرح قواعد العقائد وغیرہ	جمال الدین ابی المنصور الحسن بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی۔ المتوفی ۷۲۶ھ ہجری		مطبوعہ طہران ۱۳۰۵ھ	صفحہ ۹۰	
		چار کتابوں کا مجموعہ ہے۔ نمبر اول۔ کشف الفوائد۔ یہ قواعد العقائد کی شرح ہے۔ جس کو نصیر الملۃ والدین محقق طوسی متوفی ۶۷۲ھ یا ۶۷۵ھ ہجری نے مسائل کلامیہ میں موافق اصول شیعی تالیف کیا ہے علامہ حلی نے اس کی شرح مفصل و مشرح لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی تواتر نعمائہ وتظاہر آلائہ خاتمہ صفحہ ۹۰ وسلم تسلیما کثیرا۔					
		(علامہ حلی کا ترجمہ فن فقہ نمبر (۶۴۰) کے تحت میں لکھا گیا)					
		حقائق الایمان	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جمال الدین بن تقی الدین بن صالح الجبعی الشامی الثانی المتوفی ۹۶۶ھ	۹۵۴ھ	ایضاً	۶۷	
		یہ دوسرا نمبر ہے۔ اس کتاب میں ایمان کے معنی۔ ایمان کی حقیقت۔ حقیقت ایمان کے متعلق۔ اختلافات ایمان و اسلام میں فرق وغیرہ وغیرہ۔ مذہب اہل تشیع کی بنا پر بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی شرح صدرنا للاسلام خاتمہ صفحہ ۶۷ وآلہ الطاہرین آمین رب العالمین۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۳	اسرار الصلوۃ	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جمال الدین بن تقی الدین بن صالح الجبعی الشہید الثانی المتوفی سنہ ۹۶۶ھ		مطبوعہ طہران سنہ ۱۳۰۵ھ	۵۸	
تیسرا نمبر ہے۔ فن فقہ میں بعد نمبر ۱۴۸ لکھا گیا۔							
		کشف الریبہ فی احکام الغیبہ	ایضاً		ایضاً	۴۰	

چوتھا نمبر ہے۔ فن فقہ میں بعد نمبر (۱۴۸) تحریر ہے۔

علامہ شہید ثانی۔ فضلاء اہل تشیع میں بڑے مرتبے کے شخص ہیں۔ ان کا علم وفضل۔ زہد وعبادت ورع وتقویٰ۔ تحقیق وتبحر۔ محاسن واوصاف۔ حیطۂ بیان سے زیادہ ہیں۔ ۱۳۔ شوال سنہ ۹۱۱ھ میں آپ کا تولد ہوا۔ نو سال کی عمر میں قرآن شریف کو ختم کیا۔ فنون عربیہ وعلم فقہ اپنے والد سے پڑھا سنہ ۹۲۵ھ ہجری میں والد کی رحلت ہوئی۔ والد کے انتقال کے بعد تکمیل علوم وفنون کی غرض سے سفر کیا۔ میس کرک۔ مصر۔ دمشق۔ وغیرہ کے مشاہیر فضلاء سے۔ جملہ علوم کی تکمیل کی۔ اور ثقات و مشاہیر سے سند حدیث وعلم حاصل ہوئی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن (جبع) کو مراجعت فرمائی۔ یہاں کچھ مدت قیام کرنے کے بعد زیارت ائمۂ اطہار کی غرض سے عراق کا سفر کیا۔ متعدد حج بھی ادا کیے۔ کچھ زمانہ قسطنطنیہ میں بھی آپ کا قیام رہا ہے۔ بعلبک میں (مدرسہ نوریہ) بھی آپ کی تفویض میں رہا۔ مدت دراز تک فیض تدریس سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ آپ کے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تلامذہ میں بڑے بڑے فضلاء مشہور و معدود ہیں۔ آپ کے مصنفات کثیر التعداد ہیں۔ چند کتب مصنفہ کے اسماء یہ ہیں۔ شرح الارشاد فی الفقہ۔ شروح الفیہ۔ مختصر۔ متوسط۔ مطول۔ شرح اللمعہ شرح الشرائع۔ کتاب مسالک۔ فوائد ملیہ۔ حاشیہ فتوی خلافیات الرابع۔ حاشیہ القواعد تمہید القواعد رسالہ فی اسرار الصلوۃ۔ رسالہ فی صفوۃ الجمعہ۔ رسالہ فی آداب الجمعہ۔ رسالہ فی احکام الحیوۃ۔ رسالہ فی میراث الزوجہ۔ رسالہ فی طلاق الغائب۔ کشف الرَّیبہ فی احکام الغیبہ۔ غنیۃ القاصدین فی اصطلاحات المحدثین۔ رسالہ فی ان الصلوۃ لاتقبل الا بالولایۃ۔ کتاب الاجازات۔ مختصر الخلاصہ۔ رسالہ فی تحقیق العدالۃ۔ جواب المسائل الخراسانیہ۔ جواب المباحث النجفیہ۔ گیارہ سو چھیاسٹھ ہجری میں قسطنطنیہ میں آپ شہید ہوئے۔　داں الآل)					
۵۳۶۲	۴۸۱	الحاشیۃ لرمضان آفندی علی شرح العقائد التفتازانی	مولٰنا رمضان آفندی		مطبوعہ مجتبائی دہلی سنہ ۱۳۲۰ھ	۳۲۰	
		شرح عقائد النسفی مولفہ علامہ تفتازانی کا مبسوط حاشیہ ہے۔ حضرت محشی نے بڑے بسط و تفصیل سے پوری شرح کا تحشیہ کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی توحد بالعظمۃ والکبریاء خاتمہ صفحہ ۳۲۰۔ والیہ للمرجع والمآب۔ (حضرت محشی کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ ظاہراً زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔)					
۵۴۰۹	۴۸۲	شرح العقائد النسفیہ	مولٰنا عبد الغفار بن خیر الدین محمد اللاہوری		قلمی	۱۶۰	
		تقطیع کتابت ۴½ × ۳ انچ سطور ۱۵۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی و سیاہی سے شارح نے اپنے ہاتھ سے کتابت کی ہے۔ ابتدائی و انتہائی ورق پر دو مہریں۔ ملا					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یارا خاں ولد زین خاں نام کی ثبت ہیں۔ سال کتابت تحریر نہیں۔ کتاب اکثر جگہ پیوندکار و کرم خوردہ ہے شرح عقائد نسفی کی مختصر شرح ہے۔ فقہاء حنفیہ کے عقیدہ کے موافق عقائد کی تفصیل اور ادق مسائل کلامیہ سے احتراز کیا ہے۔ عقائد نسفی کی یہ شرح اس طرز خاص میں مناسب اور اچھی ہے۔ عبارت آغاز ورق اول الحمد للہ العلی العظیم خاتمہ ورق ۹۷ صفحہ اولیں اولاد اخرا۔ الی قول محمد و آلہ اجمعین (حضرت شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)
۵۲۷۲	۴۸۳	تحفۃ العلماء	عمدۂ عالمان وزبدۂ عارفان مولوی جناب سکندر علی شاہ واصل بن محمد عبد الرحیم خالصپوری المولود ۱۲۶۳ھ ہجری	۱۳۰۷ھ	مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۰ھ	۷۲	
							اس کتاب میں حضرت مولف نے اُن لوگوں کے اقوال کی تردید کی ہے جو امکان کذب باریتعالی عز اسمہ کے قائل ہیں۔ کتاب کے آخر میں متعدد علمائے حرمین محترمین زادہما اللہ شرفا وکرما اور بعض فضلاء ہندوستان کی بہت سی تقریظیں لکھی ہیں۔ مولف سلمہ اللہ تعالی نے اس مسئلہ کی تردید کتب کلامیہ وغیرہ سے شایستہ طور پر کی ہے۔ ابتدا میں ایک فارسی قصیدہ مولف کتاب کا جو مضامین نصیحت سے لبریز ہے منضم کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱ الحمد لمن منّ علینا ومنّ منین الطغیان خاتمہ صفحہ ۷۲۔ نمقہ احقر البشر۔ الی قول۔ واللہ علیم حکیم۔ مولف کتاب کی ولادت۔ لکھنؤ محلہ قندھاری بازار میں۔ تاریخ ۵۔ رجب ۱۲۶۳ھ ہجری میں ہوئی خالصپور تحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ آپ کا وطن ہے۔ متعدد اساتذہ کرام۔ مولوی سید احمد یار صاحب

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">خالصپوری - مولوی واجد علی صاحب کاکوروی - مولوی محمد نقی صاحب قلندر - مولوی عبید اللہ صاحب بدایونی وغیرہم سے آپ کو تلمذ ہے - شاہ علی اکبر صاحب قلندر سجادہ نشین خانقاہ کاظمیہ کاکوروی سے بھی کچھ کتابیں آپنے پڑھی ہیں اور آپ ہی سے طریقت کا خرقۂ خلافت پایا - مولانا شاہ سید عبد السلام صاحب ہسوی سے بھی آپ کو اجازت وخلافت ملی ہے - آپ کو جملہ علوم میں مہارت کامل حاصل ہے متعدد کتابیں بھی تصنیف کی ہیں جن کے اسماء یہ ہیں - صحیفۂ عشق - معیار البلاغۃ - تنقیح المسائل - تحفۃ العلماء وغیرہ - شعر گوئی کا بھی اچھا مذاق رکھتے ہیں ۱۳۱۳ھ ہجری میں - مدرسہ اسلامیہ مرین لین بمبئی سے آپکا تعلق تھا - اس وقت کہ ۱۳۲۴ھ ہجری ہیں - آپ کی حیات وممات کے متعلق تحقیق نہیں (تذکرہ علمائے حال وغیرہ)</td></tr>
<tr><td>۲۶۰۹</td><td>۴۸۴</td><td>التحقیق المطلق علی مسلک عبد الحق</td><td>مولوی عطاء اللہ الکروینی البنہوئی</td><td>سنہ ۱۳۲۴ھ</td><td>مطبوعہ گورکھپور</td><td>۲۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس رسالہ میں مولوی فضل حق صاحب رامپوری کے اعتراضات کے جوابات ہیں - جو صاحب موصوف نے حضرت شمس العلماء مولوی عبد الحق صاحب خیرآبادی کے بعض کلام پر وارد کیے ہیں عبارت شروع صفحہ ۲ - لحمدك یامن احسنت الینا - خاتمہ صفحہ ۲۸ - کما ذا الیس فلیس فتامل فقط -</td></tr>
<tr><td>۲۶۱۴</td><td>۴۸۵</td><td>التنقیح المحقق لما فی تحقیق المطلق</td><td>مولوی عطاء اللہ الکروینی النبہوئی</td><td></td><td>مطبوعہ گورکھپور</td><td>۷۶</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب بھی کتاب اول کے ہمرنگ ہے - اس کتاب میں مضامین کتاب سابق کچھ تغیر وتبدل کے ساتھ درج کیے گئے ہیں - آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ علی ما ھدانا الی سبیل الصواب خاتمہ صفحہ ۷۴ - وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین -
(حضرت مولف مولوی ہدایت اللہ خان رامپوری مدرس جونپور کے شاگرد خاص ہیں - ان کی تفصیلی کیفیت سے آگہی نہیں ہوئی)</td></tr>
</table>

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۳۴۶) فہرست اول

فن سلوک

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۵۳	۳۶۵	دیوان ابن الفارض	ابو القاسم شرف الدین عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن العلی الحموی المعروف بابن الفارض۔ المتوفی سنہ ۶۳۲ھ		قلمی سنہ ۱۱۶۱ھ	۱۵۸	

تقطیع کتابت مختلف۔ طولاً ۵۔ انچ سے ۶۔ انچ تک۔ عرضاً ۴۔ انچ۔ سطور ۱۳۔ خط و کاغذ عرب کتابت صرف سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اثر کرم ورقہ دوزی خفیف۔ اوّل صفحے سے ۴۲ صفحے تک۔ صفحات کے آخری حصص میں روغن ریزی کا مختصر سا دھبہ ہے۔ باقی صفحات اس دھبہ سے محفوظ ہیں۔ ابتدا میں تقریباً اڑھائی صفحات پر کلام ابن حاجز متوفی فی حدود ۹۵۰ھ ہجری کا منقول ہے۔

یہ دیوان ابن الفارض کے پوتے (علی) کا جمع کیا ہوا ہے۔ بڑا ادق و مشکل کلام ہے۔ رموزِ حقیقت اور نکات معرفت سے پُر۔ ناظم علیہ الرحمہ نے اپنے جذبات کو اشعار میں ظاہر کیا ہے۔ جس کے سمجھنے کے واسطے بڑے غور و فکر کی حاجت ہے۔ اس دیوان کے متعدد شروح بھی لکھے گئے ہیں۔ ایک مطبوع نسخہ نمبر ۱۲۴ پر

کیفیت	تعداد صفحات	مطبوعہ یا قلمی	سنہ تصنیف	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار	نمبر موجودات

بھی درج ہی۔ برٹش میوزیم کی فہرست عربی مولفہٗ ریو میں نسخہ ۷۶۰۰ میں مصنف کے نواسے علی کا دیباچہ ہی اور نسخہ ۷۵۶۱ میں مصنف کے پوتے کا دیباچہ ہی۔ اس کی شرح البورینی اور النابلوسی کی مارسیلز میں ۱۸۵۳ء میں اور مکرر قاہرہ میں ۱۲۷۹ھ اور بولاق میں ۱۲۸۹ھ میں طبع ہوئی۔ ایک نسخہ پتھر کے چھاپہ کا بغیر دیباچہ بیروت میں ۱۲۶۷ھ میں اور قاہرہ میں ۱۳۱۰ھ اور ۱۲۹۹ھ میں طبع ہوا۔ ایک شرح امین الخوری نے لکھی ہی جو بیروت میں ۱۸۸۰ء میں چھپی اور اُس کا ترجمہ بزبان اطالی فلارنس میں ۱۸۷۴ء میں شائع ہوا ہی۔ یہ قلمی نسخہ مطبوعہ نسخہ سے آخر میں کسی قدر کم ہی۔ اس قلمی نسخہ میں بعض اشعار ایسے بھی ہیں جو مطبوعہ میں نہیں پائے گئے آغاز صفحہ ۴۔ سائق الاظعان یطوی البید طی ؛ منعماً عرج علی کثبان طی خاتمہ صفحہ ۱۵۷۔ اصلی عاشقا بالجری الکبری وخفا الوری۔ درای المحبۃ دینہ فتدینا۔ الی قول۔ ولجمیع المسلمین امین امین امین۔ ابن الفارض کی کنیت ابوالقاسم اور ابوحفص بھی ہی۔ اصلاً حموی۔ مولداً۔ و داراً و وفاۃً مصری ہیں۔ ان کے والد حماۃ سے آکر مصر میں قیام گزیں ہوئے۔ ابن الفارض ماہ ذی قعدہ میں ۵۷۶ھ یا ۵۷۷ھ یا ۵۶۸ھ باختلاف روایات مصر میں پیدا ہوئے قد و قامت میں موزوں۔ شکل و صورت میں سرخ و سفید۔ حسن ظاہری کے علاوہ کمالات معنوی اور معارف ربانی سے مالامال۔ باپ کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی۔ ورع و تقویٰ۔ زہد و عبادت۔ عفاف و صیانت۔ عبادت و قناعت کی چاشنی اُن کی گھٹی میں پڑی تھی۔ نوعمری سے تجرید و سیاحت کا شوق تھا۔ باپ سے اجازت لیکر مہینوں پہاڑوں میں رہتے۔ اور عبادت الٰہی کرتے۔ والد کی زیارت کی غرض سے شہر میں آتے۔ جب وحشت غلبہ کرتی۔ شہر چھوڑ کر پہاڑوں کی طرف چلے آتے۔ برسوں تک یہی حالت رہی۔ ایک مدت تک جبال و وادیٔ مکہ مکرمہ کی بھی سیاحت کی۔ حدیث میں ابنِ عساکر کے شاگرد ہیں۔ فقہ شافعی میں پوری مہارت رکھتے مذہباً شافعی تھے۔ سلوک اور تصوف میں بڑے پایہ کے شخص ہیں۔ دنیوی سامان پاس نہیں رکھتے۔ جو کچھ ہوتا راہ خدا میں دے دیتے۔ کسی کے عطیہ کو قبول نہیں کیا کرتے۔ بادشاہ وقت نے معقول رقم بھیجی۔ واپس کر دی۔

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">انکا کلام منظوم - معارف وحقائق سے بھرا ہوا ہی - دوسرے شعرا کے انداز پر خیالی مضامین نہیں بلکہ سراسر جذبات ہیں جو نہایت رقت ومتانت کے ساتھ ادا کیے ہیں - یہی وجہ ہے کہ کچھ نظم لکھنے کے بعد ہفتہ عشرہ تک خاموش رہتے - پھر دفعۃً تیس چالیس شعر کہہ جاتے تھے اُن کے بیٹے راوی ہیں کہ میرے باپ فرماتے تھے کہ حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا - فرمایا اے عمر تم نے اپنے قصیدہ تائیہ کا کیا نام رکھا - میں نے عرض کیا - لوائح الجنان وروائح الجنان - فرمایا نہیں - بلکہ نظم السلوک نام رکھو - میں نے یہی نام اُس قصیدہ کا رکھ دیا - دوسری جمادی الاول چھ سو بتیس ہجری میں سنہ ۶۳۲ھ جامع ازھر میں انتقال فرمایا - دوسرے دن قرافہ میں دفن کیے گئے - آپ کی قبر مشہور و زیارت گاہ ہی - (دائرۃ المعارف)</td></tr>
<tr><td>۱۱۸۳</td><td>۳۶۶</td><td>الرسالۃ القشیریہ
مع
الحواشی</td><td>الامام قطب الصوفیہ ابی القاسم عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک بن طلحۃ بن محمد القشیری الفقیہ - الشافعی المتوفی سنہ ۴۶۵ھ ہجری</td><td>سنہ ۴۳۰ھ</td><td>مطبوع سنہ ۱۳۱۸ھ
مصر</td><td>۲۴۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">علم تصوف میں یہ کتاب بڑے پایہ کی ہی - اس علم کے اصول - مصطلحاتِ صوفیہ - اسماء مشائخ طریقت طریقۂ تزکیہ ومجاہدہ - بیان توحید ومعرفت حق سبحانہٗ وتعالیٰ - عیوب وآفات نفس - تحقیق لفظ وَلی - کرامات اولیا - آداب مریدین - وغیرہ وغیرہ کو بڑے شاندار بیان سے ادا کیا ہی - پوری کتاب پر حواشی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بھی ہیں جامی کی شرح (احکام الدلالۃ علی تحریر الرسالہ) مولفہ قاضی زکریا بن محمد الانصاری متوفی سنہ ۹۲۶ھ سے منتخب ہیں۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں کہ یہ کتاب چوّن۵۴ ابواب اور تین فصول پر مرتب ہے حالانکہ اس مطبوعہ نسخہ میں علاوہ ابواب کے سترہ فصلیں ہیں۔ اس کتاب کے چار نسخے اور بھی۔ ایک مطبوعہ تین قلمی نمبر ۱۳۲ تا ۲۹۵ تک تحریر ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی تفرد بجلال ملکوتہ وتوحد بجمال جبروتہ۔ حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ اصلاً استوا کے رہنے والے ہیں۔ (ناحیہ نیساپور میں ایک مقام ہے) ربیع الاوّل تین سو چہتر (۳۷۶ھ) ہجری میں پیدا ہوئے۔ ان کا بچپن ہی تھا کہ والد نے انتقال کیا۔ علوم شریعت و حقیقت میں عالی مرتبہ کے شخص ہیں۔ لڑکپن میں علوم ادبیہ سے فارغ ہو کر نیساپور میں شیخ ابی علی الحسن دقاق کی خدمت میں پہنچے۔ اُن کے فیض صحبت سے ایسے متاثر ہوئے کہ تمامی خیالات سے دستکش ہو کر معتقد خاص اور مرید با اختصاص ہو گئے اُن کے۔ ایماسے اولاً علوم ظاہر کی تکمیل کا خیال پیدا ہوا۔ استاد ابی بکر بن فورک اور استاد ابی اسحاق اسفراینی وغیرہما کے درس میں داخل ہوئے۔ تھوڑے زمانہ میں تفسیر حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ ادب۔ شعر۔ کتابۃ وغیرہ تمام علوم مروجہ میں مہارت تام حاصل کی۔ علم تصوف میں بھی اعلیٰ درجہ کا توغل پیدا کیا۔ طالب علمی کے زمانہ میں بھی حضرت شیخ دقاق کے فیض صحبت سے مستفیض ہوتے رہے۔ شیخ کو بھی اُن کی نجابت۔ لیاقت۔ فطانت۔ ذکاوت۔ مجاہدہ و محنت کی وجہ سے خاص تعلق رہا۔ اسی خصوصیت کی بناپر۔ حضرت شیخ دقاق کی صاحبزادی بھی ان کے نکاح میں آئیں۔ ابو علی الدقاق کا سنہ ۴۰۵ھ ہجری میں وصال ہوا۔ اُن کے انتقال کے بعد اشغال علوم ظاہری کے علاوہ علم باطن کے نشر و تعلیم کی طرف ہمہ تن متوجہ رہتے۔ علم ظاہر و باطن دونوں کی تعلیم سے بیشتر لوگ فیضیاب ہوئے۔ وعظ و تذکیر میں بہت بڑا ملکہ رکھتے۔ املاء حدیث کے واسطے مجلس خاص مقرر کی تھی۔ شب و روز اُمتِ محمدیہ کے عقائد و اخلاق و معاشرت کی اصلاح میں مصروف رہتے۔ چند رفقاء خاص کے ساتھ حج

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ تصنیف و تالیف کا کام بھی فرماتے۔ تیسیر فی علم التفسیر اعلیٰ درجہ کی تفسیر لکھی ہے۔ اس کے علاوہ۔ الرسالہ فی رجال الطریقہ۔ التحریر فی التذکیر۔ آداب الصوفیہ و لطائف الاشارات۔ کتاب الجواہر۔ عیون الاجوبۃ فی اصول الاسئلۃ۔ کتاب المناجاۃ۔ الاربعین۔ احکام السماع وغیرہ بھی اُن کے مولفات میں ہیں۔ شعرگوئی کا بھی مذاق تھا۔ بہت سے عربی اشعار ان کے مشہور ہیں۔ سولہ ربیع الآخر، روز یکشنبہ طلوع آفتاب سے قبل۔ چار سو پینسٹھ ہجری کی رات (۴۶۵ھ) نیشاپور میں وفات پائی۔ اور وہیں حضرت ابی علی الدقاق کے قرب میں مدفون ہوئے۔ قشیری۔ بضم قاف و فتح شین وسکون یا و کسر را و سکون یا۔ قشیر بن کعب کی طرف نسبت ہے۔ بہت بڑا قبیلہ ہے (ابن خلکان۔ الکواکب الدریہ) شارح کتاب ہذا قاضی زکریا بن محمد الانصاری کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۹۰۰ کے تحت میں تحریر ہے۔					
۱۱۷۸	۳۶۷	نفحات القرب والاتصال باثبات التصرف لاولیاء اللہ بعد الانتقال	العلامۃ الشیخ احمد بن محمد الحنفی الحموی		قلمی سنہ ۱۱۱۲ھ	۲۲	
		تقطیع کتابت ۵×۳ انچ۔ سطور ۱۲۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب عبدالدائم۔ کرم خوردگی خفیف اور پیوندکاری قلیل ہے۔ مختصر رسالہ ہے اس امر کے ثبوت میں کہ اولیاء اللہ سے جس طرح زمانہ حیات میں خوارق و کرامات صادر ہوتے ہیں۔ اسی طرح ممات کے بعد بھی اُن کے تصرفات جاری رہتے ہیں۔ بخلاف معجزات انبیاء علیہم السلام کے کہ صرف زمانۂ حیات تک محدود ہوتے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شرف اولیاءہ بانواع الکرامۃ ...... وبعد فقد جری فی مجلس العالی مجمع المفاخر والمعالی۔ عبارت ختم صفحہ ۲۲۔ واللہ باحوال اولیائہ اعلم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ مولف کے مفصل ترجمہ پر اطلاع					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نہیں ہوئی۔ ان کے نام کا پتہ فہرست خدیویہ مصر سے چلا ہے۔					
۱۱۰۹	۳۶۸	فتح الرحمن شرح رسالۃ الولی رسلان (مع) کفایۃ العاقل و ہدایۃ العاقل	شیخ الاسلام زین الدین القاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصاری الشافعی المتوفی سنہ ۹۲۶ ہجری		قلمی	۳۶	

تقطیع کتابت ۷ × ۴ ۱/۲۔ سطور مختلف ۲۲۔ سے ۵۲ تک۔ خط و کاغذ عرب کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب محمد بن محمد الاحمدی۔ کرمخوردگی قلیل۔ پیوندکاری کشمیر۔
رسالہ فی التوحید کی شرح ہے۔ جس کو مولی رسلان بن سیمویہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن۔ دمشقی نے بیان توحید میں نہایت اختصار کے ساتھ تالیف کیا ہے۔ مولی رسلان کا انتقال سنہ ۵۴۰ھ سے پہلے ہوا (ضمیمہ فہرست برٹش میوزیم کتب عربی قلمی، نمبر ۱۶۲) شارح رحمہ اللہ نے بھی اختصار ملحوظ رکھا ہے۔ ضروری قدر تفصیل و تشریح پر اکتفا کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد لمن تفرد بالواحدانیہ وتفرد بالنعوت الربانیہ خاتمہ صفحہ ۱۵ ولمن دعی بالمغفرۃ والصلاۃ علی سیدنا محمد وآلہ قاضی زکریا انصاری کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۳۸ کے تحت میں تحریر ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کفایۃ العاقل (و) ہدایۃ العاقل	مولانا ابی الوفا علاء الدین بن عطیہ بن حسن علوان الحموی		قلمی		
		یہ نسخہ فن کلام عربی میں۔ بعد نمبر ۷۶ لکھا گیا ہے۔ اور نمبر ۳۶۸ سلوک میں					مجلد ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۷۱	۳۶۹	لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث بنعمة اللہ علی الاطلاق۔ مع لواقح الانوار القدسیہ	الامام۔ الکامل الشیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی الشافعی المتوفی سنہ ۹۷۳ھ	سنہ ۹۶۰ھ	مطبوع مصر سنہ ۱۳۱۱ھ	۲۰۱	
اس کتاب میں غرض اصلی۔ اخلاق حسنہ کا بیان اور نعماء الٰہی کا اظہار ہے۔ اس مبحث کو بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ مقصود ذاتی یہ ہے کہ امور اخروی (جو دائم و ثابت) ہیں۔ اُن کی تحصیل اور مشاغل دنیوی (جو فانی اور ناپائیدار ہیں) اُن سے اجتناب ہونا چاہیے۔ طالب دین کے واسطے یہ کتاب مرشد کامل اور مجسم ہدایت ہے۔ سلوک و تصوف کے تمام حقائق و دقائق اس انداز سے لکھے ہیں کہ سالک راہ حق کو غالباً اس سے زیادہ کی ضرورت نہ پڑے۔ درحقیقت اس فن میں یہ کتاب بہت نافع اور مفید ہے۔ ایک مقدمہ۔ سترہ ابواب و خاتمہ۔ پر۔ کتاب کو مرتب کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ یقول الفقیر الی اللہ تعالیٰ عبدالوہاب الی قول احمد اللہ رب العالمین واصلی واسلم علی سیدنا محمد وبعد فہذہ جملة من النعم۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۰۱۔ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔ ایک قلمی نسخہ نمبر ۱۹۹۶۷ پر بھی درج ہے۔							
		لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العهود المحمدیہ	الامام الکامل الشیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی الشافعی المتوفی سنہ ۹۷۳ھ	سنہ ۹۵۰ھ	مطبوعہ		

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ نسخہ کتاب سابق الذکر کے حاشیہ پر ہے۔ اس کے مولف بھی امام شعرانی ہیں۔ مضامین ومطالب کے اعتبار سے کتاب سابق کے ہم رنگ ہے۔ اس کے طرز بیان میں جو وضع اختیار کی گئی ہے۔ اُس کی مثال دوسری مصنفات میں نہیں ملتی۔ ہر مطلب کا عنوان اس طرح رکھا گیا ہے اخذ علینا العہد العام من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تمام کتاب میں ابواب وفصول کی جگہ یہی انتظام کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ واشھد ان لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین۔ عبارت خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۰۱ وکان الفراغ منہ۔ الیٰ قول الیٰ یوم الدین آمین حضرت شعرانی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۳۴ پر تحریر ہے
۱۳۰۹	۳۷۰	مجموعۃ الرسائل للشیخ الاکبر ولغیرہ	الشیخ الاکبر ابوبکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ	•	قلمی سنہ ۱۱۰۹ھ	۲۳۲	
							تقطیع کتابت طولاً ۵ × عرضاً مختلف دو اڑھائی انچ کے درمیان۔ سطور ۱۷۔ خط نستعلیق پختہ کاغذ دیسی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کرمخوردگی وپیوندکاری قلیل ہے۔ کچھ اوراق کے گوشے کسی قدر بریدہ ہیں۔ آخری رسالہ ناتمام ہے۔ اس مجلد میں چھوٹے بڑے گیارہ نمبر مفصلہ تحت ہیں۔ نمبر ۱ رسالۃ الصلوٰۃ۔ شیخ اکبر کی تالیف ہے اس رسالہ کو تین فصلوں پر مرتب کیا ہے۔ الاوّل فی ماہیۃ الصلوٰۃ۔ الثانی فی ظاہر الصلوٰۃ و باطنہا الثالث فی ان القسمین علی من یجب وعلی من لایجب احدہما دون الثانی۔ یہ رسالہ صفحہ اول سے شروع

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ہو کر صفحہ ۱۴ کے آخر پر تمام ہوا ہے۔
عبارت ابتدائی رب وفق لا تمامہ ہذہ رسالۃ فی الصلوٰۃ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۴ علی رسولہ محمد والہ اجمعین۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ تاویل بعض الآیات</td><td>للشیخ الاکبر</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ دوسرا نمبر ہے صفحہ ۱۵ سے صفحہ ۹۱ تک۔ اس رسالہ میں سورۂ یوسف کی اکثر آیات۔ اور پوری کلام مجید میں سے بعض آیات کا انتخاب کر کے ان کی تفسیر معنے ظاہری سے جدا لکھی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ان کلمات سے حقیقۃً دوسرے معنی مراد ہیں اور ان حقیقی معنی کو ظاہر الفاظ سے مستنبط کر کے تصوف رنگ میں لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۵۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اجمعین۔ خاتمہ صفحہ ۹۱۔ واللہ المرشد والحمد للہ رب العلمین۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالۃ الحجب</td><td>للشیخ الاکبر</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۹۶ سے صفحہ ۱۱۹ تک۔ یہ رسالہ حجابات کے بیان میں ہے۔ سالک اور عابد کے واسطے جو جو اشیا حاجب ومانع ہیں ان کا شمار کیا گیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۹۶۔ الحمد للہ الذی حجبنا عنہ غیرہ ان یعرف لہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۱۹ لا من جھۃ عدمہ الیٰ قول۔ سلخ شہر رجب المرجب ۱۰۱۰ھ۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ الی فخر الدین الرازی</td><td>للشیخ الاکبر</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۲ سے صفحہ ۱۲۷ تک۔ تقریباً چھ صفحات کا رسالہ ہے۔ اس رسالہ کا پہلا صفحہ دوسرے قلم سے جدید لکھا ہوا ہے۔ یہ رسالہ خط کے انداز پر ہے۔ جو امام رازیؒ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا ہے - اس رسالہ میں امام رازی کو نصائح واقوال سودمند تحریر کیے ہیں - عبارت آغاز صفحہ ۱۲۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے عبارت خاتمہ صفحہ ۱۲۷ - ان لم یمکن الایمان بہ الیٰ قول لسنۃ ۱۲ من جلوس عالمگیرہ					
		رسالہ سر الخلوۃ	للشیخ الاکبر				
		یہ پانچواں نمبر ہے صفحہ ۱۲۸ سے صفحہ ۱۴۴ تک اس رسالہ میں - خلوت کا طریقہ اور اُس کا فائدہ - اور اُس کے انواع مذکور ہیں عبارت ابتدائی صفحہ ۱۲۸ الحمد للہ الذی الھم الصفوۃ من عبادہ باتخاذ الخلوات - عبارت خاتمہ صفحہ ۱۴۴ - ویکفی ھذہ القدر الیٰ قول والہ اجمعین - ایک قلمی نسخہ نمبر ۱۳۹ پر بھی اس فن میں رسالہ خلوتیہ کے نام سے درج ہے -					
		رسالہ حلیۃ الابدال -	للشیخ الاکبر	سنہ ۵۹۹ھ	قلمی سنہ ۱۱۰۱ھ		
		یہ چھٹا نمبر ہے صفحہ ۱۴۸ سے صفحہ ۱۵۰ تک - اس رسالہ میں ابدال ہونے کے شرائط اور اُس کے اسباب وغیرہ مذکور ہیں - عبارت آغاز صفحہ ۱۴۸ - الحمد للہ والصلوۃ علیٰ رسول اللہ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۵۰ - انہ ھو الولی المنان -					
		رسالہ فاتحۃ الفاتحہ	للشیخ الاکبر				
		یہ ساتواں نمبر ہے صفحہ ۱۶۰ سے صفحہ ۱۹۰ تک اس رسالہ میں بسم اللہ کی تحقیق وتشریح ہے - عبارت آغاز صفحہ ۱۶۰ بسم اللہ فاتحۃ الفاتحہ خاتمہ صفحہ ۱۹۰ - یجدہ ان شاء اللہ تعالیٰ -					
		رسالۃ الحروف	للشیخ الاکبر		قلمی سنہ ۱۱۰۱ھ		
		یہ آٹھواں نمبر ہے - صفحہ ۱۹۴ سے صفحہ ۲۰۵ تک - یہ رسالہ کسی قدر ضخیم ہے - مسائل صعبہ عقلیہ - جن کا تعلق تصوف کے ساتھ ہے - ذکر کیے ہیں - معرفت حروف وحرکات کے متعلق بھی گفتگو کی گئی ہے - ابتدا صفحہ ۱۹۴ الحمد للہ محیر العقول فی نتائج الھمم خاتمہ صفحہ ۲۰۵ - حاجۃ ایدالا ینتھی -					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی مصطلحات الصوفیہ	للشیخ الاکبر				

نواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۷۰ سے صفحہ ۲۹۰ تک اس رسالہ میں ان الفاظ کی تشریح ہے۔ جو صوفیہ کرام کے یہاں مستعمل ہوتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۷۰۔ الحمد للہ وسلام علی عبادالذین اصطفے عبارت خاتمہ صفحہ ۲۹۰۔ وارزقنا اجتنابہ۔

حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ کا۔ فضائل ظاہری اور کمالات باطنی میں اعلیٰ مقام ہے۔ قائلین وحدت وجود میں ان کا قدم سب سے آگے ہے۔ سترہ رمضان المبارک شب دوشنبہ پانسو ساٹھ ہجری ۵۶۰ھ میں (بلاد اندلس میں مشہور شہر ہے) پیدا ہوئے۔ اور اسی مقام میں پرورش پائی۔ پھر اشبیلیہ (یہ مقام بھی بلاد اندلس کے تحت میں ہے) چلے آئے۔ اشبیلیہ میں آپ کے والد عہدۂ وزارت پر مامور تھے۔ ۵۹۸ھ تک یہیں قیام رہا۔ پھر اکثر بلاد مشرق میں سیر و سیاحت فرماتے رہے۔ چند سال تک مکہ مکرمہ کی بھی مجاورت فرمائی۔ کتاب فتوحات مکیہ اسی متبرک مقام میں تصنیف کی۔ کچھ زمانہ بلاد روم میں قیام رہا۔ قونیہ میں شیخ صدر الدین محمد بن اسحاق قونوی کی والدہ سے نکاح کیا۔ جو صدر الدین کے صغر سنی کے زمانہ میں بیوہ ہو گئی تھیں۔ سیر و سیاحت اور کسب کمالات کے بعد دمشق میں قیام فرمایا اور آخر عمر تک یہیں مقیم رہے۔ آپ کی ذات بابرکات صد کمالات جزئیہ اور شمائل جمیلہ کا مجموعہ ہے۔ جملہ علوم میں دستگاہ کامل حاصل تھی۔ علی الخصوص تصوف میں تو اس قدر توغل و توسع ہے۔ جس کی تحدید متعسر ہے۔ جن اعلیٰ مقام تک آپکی فہم عالی کی رسائی ہے۔ بڑے بڑے افہام اُس سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اوصاف حسنہ عطا فرمائے۔ مرتبۂ ولایت ورع و تقویٰ۔ استغنائی۔ دقّتِ نظر۔ قوت حافظہ۔ ذکاوت۔ وغیرہ وغیرہ آپ کے مآثر۔ کرامات کا مفصل بیان احاطہ تحریر سے زیادہ ہے۔ صوفیہ کرام آپ کی عظمت شان اور عُلوِّ مقام کے معترف ہیں

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

امام یافعی رحمۃ اللہ مرآۃ الجنان میں لکھتے ہیں۔ فخموہ تفخیماً عظیماً ومدحوا کلامہ مدحاً کریماً ووصفوہ بعلو المقامات واخبروا عنہ بما یطول ذکرہ من الکرامات۔ البتہ بعض علمائے ظاہر نے آپ طعنہ زنی کی ہے اور تکفیر تک بھی نوبت پہنچا دی ہے۔ ان تمام مطاعن وتشنیعات کا منشا زیادہ تر کتاب فصوص الحکم ہے جس کے مطالب دقیقہ پر علمائے کرام نے پوری توجہ نہیں فرمائی۔ اور شیخ کے اشارات وتلمیحات کو نظر غور سے معائنہ نہیں کیا۔ تصوف میں صرف ایک واسطہ سے حضرت شیخ الشیوخ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے ساتھ آپکا سلسلہ ہے۔ نفحات الانس میں مولوی جامی لکھتے ہیں۔ (نسبت خرقہ وے در تصوف بیک واسطہ بشیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ میرسد۔ ونسبت وے دیگر درخرقہ بخضر علیہ السلام میرسد بیک واسطہ) آپ کثیر التصانیف ہیں۔ بعض مشائخ کبار بغداد کی روایت سے تمام مصنفات کی تعداد پانسو سے زیادہ معلوم ہوتی ہے کما صرح الجامی فی نفحات الانس۔ اشہر مصنفات کے اسماء (جو فوات الوفیات) سے ماخوذ ہیں یہ ہیں۔ الفتوحات المکیہ عشرون مجلدۃ۔ التدبیرات الالٰہیہ۔ التنزلات الموصلیہ۔ فصوص الحکم شرح خلع النعلین۔ الاجوبۃ المسکتۃ عن سوالات الحکیم الترمذی۔ تاج الرسائل ومنہاج الوسائل۔ کتاب العظمہ کتاب السبعہ۔ مفاتیح الغیب۔ کتاب الحق۔ مراتب علوم الوہب والاعلام باشارات اہل الالہام العبادۃ والخلوۃ۔ حلیۃ الابدال۔ عنقاء مغرب ختم الاولیا۔ رسالۃ الانتصار۔ مواقع النجوم۔ المواعظ الحسنہ مشکاۃ الانوار فیما روی عن اللہ عزوجل من الاخبار۔ شرح الفاظ التی اصطلحت علیہا الصوفیہ وغیر ذالک حضرت شیخ اکبر نے مستقل فہرست اپنے مصنفات کی ایک رسالہ میں لکھی ہے۔ وہ رسالہ اس کتبخانہ میں مجموعۃ الفوائد۔ فن تصوف عربی کے نمبر ۹۴ میں مجلد ہے۔ بائیس ربیع الآخر شب جمعہ چھسو اڑتیس ۶۳۸ھ ہجری دمشق میں وفات پائی۔ جنازہ میں شہر کے تمام اعیان واشراف ووزرا۔ امرا وعلماء۔ فقرا شریک ہوئے۔ تین روز تک شہر میں بازار بند رہا۔ جبل قاسیون کے قریب میں دفن کیے گئے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ مقام صالحیہ کے نام سے مشہور ہے۔ بنا ہوا ہے تبرک ہے۔ آپ کے مزار پر عظیم الشان عمارت بنی ہے۔ (فوات الوفیات شذرات الذہب وغیرہما)					
		رسالۃ الابراج	الشیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمویۃ التیمی البکری السہروردی المتوفی سنہ ۶۳۲ھ		قلمی		
		دسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۳۰۰ سے صفحہ ۳۰۶ تک مختصر رسالہ تقریباً چھ صفحات کا ہے۔ اس رسالہ میں وطن اصلی کیطرف متوجہ ہونے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور حدیث (حب الوطن من الایمان) سے یہی معنی مراد لیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۰۔ کلمات ذوقیہ ونکات شوقیہ خاتمہ صفحہ ۳۰۲ ولا یسأل عن الخیر الیٰ قول۔ بقدر الطاقۃ ایضاً۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔ استاد شیوخ الاکابر۔ جامع علم باطن وظاہر۔ دلیل طریقت۔ ترجمان حقیقت پیشوائے عارفین۔ مقدام سالکین۔ نسباً صدیقی ہیں۔ بارہویں پشت میں سلسلہ نسب آپ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔ اواخر رجب یا اوائل شعبان ۔ ۵۳۹ ہجری میں سہرورد میں (عراق عجم میں شہر کا نام ہے) آپ نے عالم شہود میں ظہور فرمایا۔ طریقت میں آپکو انتساب اپنے حقیقی چچا۔ شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی سے ہے۔ صغر سنی سے انھیں کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی اور انھیں کی برکت صحبت اور فیض تربیت سے فقر کے اعلیٰ درجہ پر پہونچے۔ حضرت شیخ الشیوخ۔ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض صحبت سے بھی فائدہ عظیم پایا۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بہت سے کاملین اور ابدال کے ہمصحبت رہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور آپ کی برکت صحبت سے بہت سے رموز باطن اور علوم طریقت کا انکشاف ہوا۔ علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل بغداد میں فرمائی اور اسی شہر کو موطن و مسکن قرار دیا۔ بغداد کے شیخ الشیوخ کہے جاتے ہیں حضرت غوث اعظم رضؓ نے آپ کی نسبت فرمایا تھا۔ (انت آخر المشهورين بالعراق)۔ بڑے متبع سنت تھے بہت سے حج ادا کیے۔ آپ کے مواعظ کے قوی اثر سے بیشتر لوگ متاثر ہوئے۔ مریدین کی تربیت و تعلیم میں ہمیشہ مصروف و متوجہ رہتے۔ ارباب طریقت کو آپ پر بڑا اعتماد تھا۔ قرب و بعد کے اکثر اصحاب حال۔ امورات مشکلہ میں آپ سے تحقیق فرماتے۔ اور آپ کے شافی جواب سے تشفی پاتے۔ متعدد کتابیں آپ کے مصنفات میں ہیں۔ عوارف المعارف آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ مکہ مکرمہ میں اس کتاب کی تالیف فرمائی۔ اس کتاب کی تالیف کے زمانہ میں کسی مشکل مسئلہ کے حل کرنے میں متردد ہوتے تو خانۂ کعبہ کا طواف فرماتے۔ اور حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے۔ تمام مشکلات منکشف ہو جاتے۔ رشف النصائح۔ اعلام التقی۔ بھی آپ کی مصنفات مشہورہ میں ہیں۔ چھ سو تیس ہجری (۶۳۲ھ) میں بغداد میں رحلت فرمائی اور وہیں مزار پر انوار تیار ہوا۔ سہرورد میں اسی لقب سے۔ شیخ شہاب الدین مقتول سہروردی بھی مشہور ہیں۔ ان کا نام یحییٰ بن حبش ہے۔ حکمت مشائیہ و اشراقیہ کے متبحر ہیں۔ علم حکمت میں ان کے بہت سے مصنفات ہیں۔ علماء حلب نے الحاد و زندقہ کے ساتھ ان کو متہم کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانسو ستاسی (۵۸۷ھ) ہجری میں۔ حلب میں۔ مقتول ہوئے۔ (نفحات الانس) شذرات الذہب تاریخ یافعی)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح رسالۃ الحوراء والزوراء ناقص	ملا جلال الدین محمد بن سعد الدین اسعد الصدیقی الدوانی المتوفی سنہ ۹۰۸ ہجری		قلمی		

گیارہواں نمبر ہے۔ صفحہ ۳۰۰ سے صفحہ ۳۴۴ تک۔ اول وآخر کسیقدر ناقص ونا تمام ہے ایک پورا نسخہ اس کا مجموعہ رسالہ الحوراء نمبر ۲۹۵ ذکلام میں تحریر ہے۔ ماتن نے خود اس رسالہ کی شرح لکھی ہے۔ یہ رسالہ دقائق علم تصوف میں فلسفی رنگ کا ہے۔ ماتن نے اصل رسالہ کی دشواریاں اور مشکلات کو۔ شرح کے ساتھ مشرح کیا ہے۔ اصل رسالہ اور شرح دونوں اشکال سے خالی نہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۳۰۰ الحواشی علی منوال الاصل۔ اخیر صفحہ ۳۴۴ کی عبارت اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ۔

ملا جلال۔ دوان کے رہنے والے ہیں (اعمال کازرون میں قریہ کا نام ہے) علوم معقول ومنقول میں غایت تبحر اور مہارت تام حاصل تھی۔ کمال علمی میں فضلائے زمانہ پر ان کو فضیلت ہے۔ تحقیق مسائل کے میدان میں اقران وامثال سے ان کا قدم بہت آگے جاتا ہے۔ مسائل مشکلہ اور مباحث صعبہ کی تحقیق بڑی توضیح کے ساتھ کرتے ہیں۔ دقت فہم۔ رسائی ذہن۔ ان میں اعلیٰ درجہ کی پائی جاتی ہے ؎

سپہر علم را ابو وآفتابے ؛ فنون فضل را جامع کتابے ؛ ابتداءً اپنے والد ماجد سے کسب علوم کیا۔ پھر شیراز میں۔ مولٰنا محی الدین کوشکناری۔ اور خواجہ حسن شاہ کے فیض علمی سے۔ بہرہ مند ہوئے۔ یہ دونوں فضلاء اجل۔ سید شریف کے شاگرد ہیں۔ مولٰنا ہمام گلباری شارح طوالع الانوار کے درس میں بھی متداولات کا مطالعہ کیا۔ سماعت حدیث شریف میں شیخ صفی الدین سے تلمذ کا تعلق ہے۔ تحصیل علوم کے بعد تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ بڑے بڑے دانشمند طلبا ان کے تبحر کا شہرہ سن کر۔ آذربیجان۔ کرمان طبرستان

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی تعداد صفحات	کیفیت
						خراسان وغیرہ سے آکر حلقۂ درس میں داخل ہوتے اور کمالات علمیہ سے سعادت عظمٰی حاصل کرتے تدریس وتعلیم کے علاوہ قضاء شرعیہ کا فیصلہ بھی آپ کے متعلق تھا۔ تصنیف وتالیف کا کام بھی فرماتے۔ زمانۂ وسط حیات میں شرح تجرید قوشچی پر کمال دقت ومتانت سے حاشیہ لکھا۔ جو قدیمہ کے لقب سے مشہور ہے یہہ حاشیہ جب شارح کی نظر سے گذرا۔ بیحد تعریف وتوصیف کی۔ اسی زمانہ میں امیر صدر الدین شیرازی نے بھی اسی شرح کا حاشیہ تالیف کیا۔ اور محقق دوّانی کے حاشیہ پر بہت سے اعتراضات ومواخذات کیے محقق دوّانی نے ان مواخذات کے رد اور اعتراضات کے جواب میں۔ دوسرا حاشیہ جو پہلے سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔ تالیف کیا۔ اس حاشیہ کو جدیدہ کہا جاتا ہے ان دونوں ناضلوں میں اکثر مباحثات رہا کرتے۔ قدیمہ اور جدیدہ کے علاوہ اور بھی مصنفات مشہورہ ہیں مثل۔ رسالۂ زوراء (جو رسالۂ زوراء جس کو نجف اشرف میں تالیف کیا اور خود ہی اس کی شرح بھی لکھی) شرح ہیاکل۔ رسالہ اثبات واجب اخلاق جلالی۔ شرح تہذیب۔ حاشیہ مطالع۔ رسالہ فی ایمان فرعون شرح تصدیقات سلم العلوم وغیرہ موزونی طبع کے سبب کبھی کبھی نظم کلام کی طرف بھی توجہ فرماتے۔ کلام منظوم میں کہیں جلال کہیں دوّانی تخلص کرتے ہیں۔ یہہ رباعی آپ ہی کے طبع نقاد کا نتیجہ ہے۔

رباعی

اے مصحف آیات الٰہی رویت   وے سلسلۂ اہل ولایت مویت

سرچشمۂ زندگی لب دلجویت   محراب نماز عاشقاں ابرویت

اکھتر سال کی عمر میں۔ نوسو آٹھ ہجری (سنہ ۹۰۸ھ) میں وفات پائی۔ (حبیب السیر جلد سوم جزء چہارم تذکرہ روز روشن)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١٣٠٦	٣٠١	مشکاۃ الانوار	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ٥٠٥ھ ہجری		قلمی ١١٠٩ھ	٥٠	

تقطیع کتابت ٥ × ½٢ - انچ سطور ١٦ - خط نستعلیق پختہ - کاغذ دہلی - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں - تمام اوراق پر کرم خوردگی پائی جاتی ہے - پیوندکاری سے محفوظ ہے -

اس رسالہ میں آیۃ اللہ نور السمٰوات والارض - اور قول جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ لِلّٰہِ سَبْعِیْنَ حِجَابًا - میں - تطبیق و تاویل - مذکور ہے - اور اسرار انوار کو مفصلاً بیان کیا ہے رسالہ تین فصول پر منقسم ہے - اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی بَیَانِ اَنَّ النُّوْرَ الْحَق - اَلْفَصْلُ الثَّانِی فی بیان مثال المشکوٰۃ والمصباح والزجاجۃ والشجرۃ الفصل الثالث فِی معرفۃ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ سبعین حجاباً صفحہ ٢٦ پر فصل ثانی کی جگہ بیاض ہے - عبارت آغاز صفحہ اوّل ١ - الحمد للہ فائض الانوار وفاتح الابصار - عبارت خاتمہ صفحہ ٥٠ - مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ الْبَشَرِیَّۃِ وَ عَسِیْرٌ غَیْرُ یَسِیْرٍ الیٰ قول - یوم الجمعۃ (مولف کا حال فن فقہ عربی نمبر ٣٦ پر تحریر ہے)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
١٩٢٥	٣٠٢	منہاج العابدین	ایضاً		قلمی	٣٠٢	

تقطیع کتابت مع جدول ٦ × ½٢ × ⅓ - انچ - سطور ١٩ - خط نسخ عمدہ باستثناء صفحہ ٣٠ و ٣٣ کاغذ دہلی - کتابت سرخی و سیاہی سے - جدول شنجرفی - وآسمانی - کرم خوردگی قلیل - پیوندکاری کثیر ہے جلدبندی میں اوراق تراشنے میں بعض جگہ کسی قدر حواشی میں نقصان آگیا ہے - کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا -

اس کتاب میں عبادت و ریاضت کے طرق - شرع شریف کے مطابق - محققانہ انداز پر لکھے گئے ہیں

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جس شخص کو اخروی امور کی طرف توجہ اور دنیوی لذائذ سے اعراض ہو۔ اُس کے واسطے اس کا مطالعہ بجید مفید ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب امام غزالی کی آخری تصنیف ہے۔ سات عقبات پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ الاولی عقبۃ العلم۔ الثانیۃ عقبۃ التوبۃ۔ الثالثۃ عقبۃ العوائق الرابعۃ عقبۃ العوارض الخامسۃ عقبۃ البواعث السادسۃ عقبۃ القوادح السابعۃ عقبۃ الحمد والشکر۔ اکثر اوراق کے حواشی پر الفاظ صعبہ اور لغات غریبہ کے معنی وغیرہ تحریر ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ٢۔ بعد چھ سطر عبارت الحاقی۔ الحمد للہ الملک الحکیم الجواد الکریم العزیز الرحیم۔ الذی فطر… اعلموا اخوانی صفحہ ٩٦۔ الاصل الاول قولہ تعالیٰ۔ یَعْلَمُ خَائِنَۃَ الاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ در خاتمہ صفحہ ٣٠٦ لا غایۃ لہا ولا انتہاء۔ تمت کتاب منہاج العابدین۔ اس کا فارسی میں ترجمہ شیخ یوسف بدہا ساکن ایرج متوفی ٨٣٣ھ نے کیا ہے جو ہندوستان میں چھپ چکا ہے۔					
١٩٠٤	٣٨٣	مقامات	الشیخ الاکبر ابو بکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ٦٣٨ھ		قلمی ١٢١١ھ	٢٣٦	
		تقطیع کتابت ٤ ½ × ٣ انچ۔ سطور ١٥۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب حسن بن علی بن منصور شافعی۔ پیوندکاری سے محفوظ۔ کرمخوردگی کا فی الجملہ اثر ہے۔ کتاب اول سے ناقص ہے۔ اس کتاب کو پچیس ٢٥ مقامہ پر مرتب کیا ہے۔ ہر مقامہ میں جدا جدا۔ مسائل و دقائق کی تحقیق ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خاتمہ میں طریقۂ دعا کے دس انواع مذکور ہیں۔ نسخہ ہذا میں کتاب کے اول اوراق نہیں ہیں۔ چوتھے مقاصہ کے نصف۔ یا ثلث یا اس سے کم وبیش عبارت سے ابتدائی صفحہ کی ابتدا ہے۔ آغاز عبارت یہ ہے: ابین وجہ الصواب ایہا الراٸیں الماضر۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۶ ونسئال اللّٰہ حسن الختام الیٰ قول والحمدُ للّٰہ وحدہٗ۔ آمین۔					
۸۲۹۸	۳۷۴	تقریر الخیر الکثیر	مولٰنا احمد عاشق تلمیذ شاہ ولی اللّٰہ دہلوی		قلمی	۹۸	
		تقطیع کتابت ۸ ½ × ۴۔ انچ سطور ۱۹۔ خط نستعلیق پختہ وعمدہ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی وسیاہی سے کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ اثر کرم و پیوندکاری خفیف رسالہ خیر کثیر مولفہ شاہ ولی اللّٰہ صاحب دہلوی متوفی ۱۱۷۶ہجری کا حاشیہ ہے۔ محشی علام اس کتاب کے خطبہ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت مصنف رحمہ اللّٰہ اس رسالہ کو مسودہ کی صورت میں فرماچکے تو مجھ سے اس کی تبییض وتحریر کی نسبت ارشاد فرمایا حسب ارشاد میں نے اس رسالہ کو لکھکر حضرت ممدوح سے نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھا۔ اثناء قرأت میں مقامات صعبہ کے متعلق جو تفصیل وتشریح حضرت مصنف فرماتے افادہ عام ونفع تام کی غرض سے تحریر کرتا۔ یہاں تک کہ مجموعۂ تقریرات کو جمع کر کے کتاب کی صورت میں مرتب اور اصل کتاب کا حاشیہ اس کو قرار دیا۔ اس کتاب میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی صفات۔ علم ارادہ وغیرہ۔ متصوفانہ انداز پر مذکور ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للّٰہ الذی ھدانا لھذا۔ خاتمہ صفحہ ۹۸۔ متبحرا فی تفتیش الحقائق۔ فاضل محشی کا اس قدر تو پتہ ملتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللّٰہ صاحب دہلوی کے شاگرد ہیں۔ اس سے زیادہ تفصیل ان کے حالات کی معلوم نہیں ہوئی۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۴۷۳	۳۷۵	مطلع خصوص الکلم فی معانی فصوص الحکم	العلامہ شرف الدین داود بن محمود بن محمد الرومی القیصری المتوفی سنہ ۷۵۱ ہجری		قلمی	۵۵۸	

تقطیع کتابت ۸ × ۴½ انچ سطور ۲۱۔ کاغذ دیلی۔ خط نستعلیق معمولی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کتاب کی آخری عبارت کے ربط وضبط سے احتمال قوی ہے کہ شارح نے خود اس کو لکھا ہے۔ تمام اوراق میں پیوند کاری کثیر اور کرم خوردگی زیادہ ہے۔ اکثر جگہ کثرت پیوند کاری کی وجہ سے عبارت کتاب میں نقصان آگیا ہے۔

فصوص الحکم مولفہ شیخ اکبر کی شرح ہی۔ حضرت شارح علیہ الرحمہ نے ابتداءً صفحہ ۲ سے صفحہ ۵۰ تک علم تصوف کے چند قواعد و اصول جو اس فن کے دقائق و اسرار کے موقوف علیہ ہیں۔ بطریق مقدمہ ذکر کیے ہیں۔ صورۃً مستقل کتاب کی ہم شکل ہیں۔ اس مقدمہ کو ۱۲ فصلوں پر منقسم کیا ہے فی الوجود۔ فی اسمائہ وصفاتہ تعالیٰ۔ فی اعیان ثابتہ۔ فی الجواہر والعرض۔ فی بیان العوالم الکلیۃ۔ فیما یتعلق بالعالم المثالی۔ فی مراتب الکشف۔ فی ان العالم ہو صورۃ الحقیقۃ الانسانیہ فی بیان خلافۃ الحقیقت المحمدیۃ۔ فی بیان الروح الاعظم۔ فی عود الروح۔ فی النبوۃ والرسالۃ والولایۃ۔

ان تمام امور کے ذکر کرنے کے بعد اصل کتاب کی شرح خطبۂ کتاب سے مستقل بیان سے شروع کی ہے۔ اس شرح میں گو زیادہ تفصیل نہیں ہے۔ مگر ضروری قدر بیان اس نہج کے ساتھ ہے کہ متن کے مشکلات واضح ہوجاتے ہیں۔ ابتدا مقدمۂ کتاب صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی عین الاعیان بفیضہ الاقدس الاقدم۔ خاتمہ مقدمہ صفحہ ۵۰۔ وعلی آلہ واصحابہ خیر الآل

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">والاصحاب۔ آغاز شرح صفحہ ۵۔ الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ علی نبیہ محمد والہٖ اجمعین قول الشیخ الحمد للہ منزل الحکم شارح کی عبارت میں لفظ (والصلوٰۃ) تحریر سے رہ گیا ہے صفحہ ۲۰۴ واعلم ان الالہ اسم الذات من حیث ھی ھی۔ عبارت خاتمہ شرح صفحہ ۵۵۰ ومنہ المبدء والیہ المعاد۔ وھذا اخر ما اردنا بیانہ۔ الیٰ قل وحسن توفیقہ۔ اس کتاب کے چار نسخے اور دو کامل۔ دو صرف مقدمہ نمبر شمار سے نمبر ۵۰ تک اسی فن میں تحریر ہیں۔ شارح رحمہ اللہ کے مفصل ترجمہ پر آگہی نہیں ہوئی سنہ وفات کشف الظنون سے معلوم ہوا۔</td></tr>
<tr><td>۲۶۰۱</td><td>۳۷۹</td><td>توضیح البیان شرح فصوص الحکم</td><td>العالم العامل السید یعقوب خاں البتاشکندی بن السید نظام الدین خاں</td><td>سنہ ۱۲۸۰ھ</td><td>مطبوعہ ۱۹۰۹ء دہلی</td><td>۳۸۰</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">فصوص الحکم کی مختصر قال المتن شرح ہے۔ شرح سے پہلے کچھ اجزاء مصطلحات التصوف میں۔ فارسی و عربی عبارت میں شارح نے بطریق مقدمہ مستقل رسالہ کی صورت میں لکھے ہیں۔ جو ناظرین کے واسطے مفید و معین ہیں شرح میں ضروری قدر بیان پر اکتفا کیا گیا ہے۔ تفصیل طلب مقامات میں زیادہ تطویل نہیں ہے۔ عبارت آغاز مقدمہ صفحہ ابتدائی الحمد للہ الذی تجلی بذاتہ لذاتہ۔ خاتمہ مقدمہ صفحہ ۴۰۔ والسلام۔ عبارت ابتداء شرح صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی زین خواتم الکلم بزینۃ فصوص الحکم ونقش فصوص قلوبھم اما بعد فیقول عبارت ختم صفحہ ۳۰۰ و علیٰ الہٖ وصحبہ وشرف وکرم۔ آخر میں کچھ تقریظات بھی ہیں شارح علام تاشکند کے رہنے والے ہیں۔ جب بلاد روم کے سفر اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہو کر ہندوستان کے راستے سے کشمیر پہنچے تو وہاں یہ شرح لکھی۔ ان کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۶۲	۳۰۷	شرح نظم السلوک المشہور بقصیدۂ تائیہ ابن الفارض (ناتمام)	الشیخ غلام نقشبند لکھنوی بن شیخ عطا اللہ المتوفی ۱۱۲۶ھ ہجری		قلمی	۶۴	

تقطیع کتابت ۷×۴- انچ- سطور ۲۳- خط نستعلیق پختہ- کاغذ دہلی- کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں- پوری کتاب پیوند کاری اور دیمک کے اثر سے خالی نہیں-

اس کتاب میں قصیدہ تائیہ منظومہ ابن فارض متوفی ۶۳۲ھ ہجری کے مضامین کو نہایت وقت ومتانت سے لکھا ہے- ابن فارض نے حقائق ومعارف کو نظماً ادا کیا تھا- اس مولف نے نثراً اُن کی صراحت کی ہے- کتاب آخر سے ناتمام ہے- اس وقت تک اس کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ دیکھنے میں نہیں آیا- اس لیے صحیح اندازہ نہیں ہوا- کہ نسخۂ ہذا آخر سے کس قدر کم ہے- عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ شارح قصائد العلوم والاسرار عن حجب الاستار عبارت ورق آخر صفحہ ۶۴- فیوم یکشف اشارۃ الی یوم یکشف - (مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر ۲۹ کے تحت میں تحریر ہے)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۳۸	۳۰۸	شواہد مودودی	لم یصرح المؤلف باسمہ		قلمی	۱۴۶	

تقطیع کتابت ۸ × ۴½- انچ- سطور مختلف ۱۳ سے ۱۵ تک- خط نستعلیق اوسط درجہ کا- کاغذ دہلی کتابت سرخی وسیاہی سے- کاتب کا نام تحریر نہیں- تمام اوراق پر کرم خوردگی اور پیوند کاری کثیر ہے- رکابیں ٹھیک نہیں ہیں-

یہ کتاب اول سے ناقص ہے- یہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ کس قدر نقصان ہے- ورق اوّل کے دوسرے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

صفحہ پر ایسی عبارت مسطور ہے جس کو اصل کتاب سے کچھ ربط نہیں۔ تیسرے صفحہ سے اصل کتاب کی عبارت معلوم ہوتی ہے۔ کتاب کا نام شواہد مودودی یہ بھی قابل وثوق نہیں۔ یہ نام اس کتاب کے گوشہ پر کسی نے لکھدیا ہے جو لائق اعتبار نہیں۔ کتاب کی عبارت بیشتر عربی۔ کمتر فارسی ہے۔ مضامین۔ توحید حالی۔ توحید قالی۔ وجد۔ حال۔ کشف۔ ذوق۔ وغیرہ کے متعلق ہیں اکثر جگہ شیخ اکبر کے اقوال۔ فصوص الحکم۔ فتوحات مکیہ۔ وغیرہما سے استشہاداً نقل کیے ہیں۔ کہیں شیخ محب اللہ الہ آبادی وغیرہ کا۔ کلام بھی منقول ہے۔ کہیں اپنے اکابرین کا کچھ حال سنداً پیش کیا ہے۔ عبارت ابتدائی ورق اول صفحہ ۲۔ فی تفسیر الشیخ الکبیر صدر الملۃ والدین قدس اللہ سرہ۔ ورق دوم صفحہ اوّل قال شیخ الشیوخ بجمیع الکلام مع المشاهد عبارت خاتمہ صفحہ ۱۰۲۔ واللہ الموفق والمعین وایاہ نعبد وبہ نستعین۔

کتاب کے ناقص ہونے کی وجہ سے مولف کا نام معلوم نہیں ہوا۔ اس نام کی کتاب دوسرے کتاب خانہ کی فہرستوں میں بھی نہیں دیکھی گئی۔ مولف نے اس کتاب میں ایک مقام پر خواجہ قطب الدین مودود چشتی متوفی ۵۲۷ھ ہجری کی اولاد میں اپنے کو شمار کیا ہے چنانچہ صفحہ ۹۰ پر لکھتے ہیں۔ انی قد کنت فی مجلس عرس جدنا وامامنا ومولٰنا قطب الملۃ والدین مودود الچشتی رضی اللہ عنہ۔ اس کتاب کے بعض مقام سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولف آخر زمانہ کے شخص ہیں۔ صفحہ ۱۰۰ پر یہ عبارت تحریر ہے۔ روزے باجمع کثیر در مجلس شریف حاضر بودم مدظلہ العالی نواب اللہ یار خاں بن حافظ الملک الشہید التماس نمود کہ اخوند درویزہ نوشتہ است نواب اللہ یار خاں کی وفات ۱۲۲۲ھ ہجری میں ہے۔ اس عبارت سے مؤلف تیرہویں صدی کے مشائخین میں معدود ہو سکتے ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۴۹	۳۰۹	طبقات الخواص من اہل الصدق والاخلاص	الشیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن احمد بن عبد اللطیف الشرجی المتوفی سنہ ۸۹۳ھ	سنہ ۸۹۶ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۱ھ مصر	۱۹۶	

یہ کتاب مشائخین وصالحین اہل یمن کے حالات میں ہے۔ یمن کے جس قدر اولیاء کرام مولف کو معلوم ہوسکے اُن کی سوانح حیات وکرامات بترتیب حروف تہجی ضبط کیے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی مستقل کتاب اولیاء یمن کے ذکر میں تالیف نہیں ہوئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتفضل بجزیل المواھب والعطاء عبارت خاتمہ صفحہ ۱۹۶ وھو حسبنا ونعم الوکیل۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ ضوء اللامع میں سخاوی نے لکھا ہے کہ ۱۲۔ رمضان سنہ ۸۱۲ھ ہجری میں زبید میں مولف کی ولادت ہوئی۔ اور ۹ یا ۱۰ یا ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۸۹۳ھ میں انتقال ہوا۔ علاوہ اس کتاب کے مولف نے بخاری شریف کا بھی انتخاب کیا ہے اور اشعار وعبارات کا مجموعہ (نزہتہ الاحباب) کے نام سے بھی چھوڑا ہے۔ یمن کا مشہور مورخ دا ابن الضیبیہ اپنے تذکرہ میں مولف کو اپنا استاد لکھتا ہے۔ اس کتاب کے خاتمہ پر سال ختم تالیف ماہ شوال سنہ ۸۹۶ھ ہجری لکھے ہیں اور ببلو تھیکا امبرنجریانا میں سال تالیف کتاب ہذا سنہ ۸۹۷ھ تحریر ہیں۔ ضمیمہ فہرست کتب عربیہ قلمیہ برٹش موزیم سنہ ۱۸۹۴ء میں ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا موجود ہے۔ نسخہ ہذا کے آخر میں لکھا ہے کہ ماہ رجب سنہ ۸۹۳ھ ہجری میں مولف کی وفات ہوئی اور شیخ اسمٰعیل بن ابراھیم الجبرتی کے قریب میں مدفون ہوئے۔ شیخ اسمٰعیل جبرتی مشائخ یمن میں سے بہت بڑے شخص شمار کیے جاتے ہیں۔ مولد و منشاء زبیدی ہیں سال آٹھ سو چھ سنہ ۸۰۶ھ میں شہر زبید میں ان کا وصال ہوا۔ اور مقبرہ باب سہام زبید میں مدفون ہوئے۔ ان کا

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مفصل ترجمہ اسی کتاب کے صفحہ ۳۰ پر تحریر ہے۔					
۲۰۵۲	۳۸۰	شجرۃ الکون	الشیخ الاکبر ابو بکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ		مطبوعہ ۱۳۱۰ھ استانبول	۱۹	
		مختصر رسالہ ہے متصوفانہ رنگ ہیں۔ کون وتکوین کی کیفیت لکھی ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ احدی الذات الفرد فی الصفات وبعد فانی نظرت۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۔ والحمد للہ رب العالمین۔					
۲۲۸۶	۳۸۱	مواقع النجوم ومطالع اہلۃ الاسرار والعلوم	ایضاً		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۲۰۷	
		دقیق کتاب ہے۔ تین مراتب پر مرتب کی گئی ہے۔ المرتبۃ الاولیٰ فی العنایۃ وھی التوفیق المرتبۃ الثانیۃ فی الھدایۃ وھی علم التحقیق۔ المرتبۃ الثالثۃ فی الولایۃ وھی العمل الموصل الی مقام الصدیقیۃ۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ الحی القیوم المقسم بمواقع النجوم واھب الحکم الربانیۃ اما بعد فیا ذا العقل السلیم۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴ والتفویض لموارد القضاء والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۱۹	۳۸۲	مجموعہ الرسائل الالہیہ	الشیخ الاکبر ابوبکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ الحاتمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی سنہ ۶۳۸ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۵ھ مصر	۸۴	
		چار رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلے رسالہ کا نام (کتاب الالف) ہے صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶ پر ختم ہوگیا ہے۔ دوسرے رسالہ کا نام (کتاب القربۃ) ہے صفحہ ۱۰ سے صفحہ ۲۰ تک۔ تیسرے رسالہ کا نام (کتاب الحجب) ہی صفحہ ۲۰ سے صفحہ ۱۵ تک۔ چوتھے رسالہ کا نام (کتاب شق الجیب) ہے۔ صفحہ ۲۵ سے صفحہ ۴۴ تک۔ ان چاروں رسالوں میں اسرار و دقائق تصوف مذکور ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ بعد چند سطور الحاقیہ احدیۃ حمد الواحد فی وحدانیتہ۔ خاتمہ مجموعۂ رسائل صفحہ ۴۰ واللہ الموفق بمنہ وکرمہ۔ (شیخ اکبر کا ترجمہ نمبر ۔۔ پر اسی فن سلوک میں درج ہے۔					
۲۸۲۶	۳۸۳	مکاشفۃ القلوب المقرب الی حضرۃ علام الغیوب (مع الفہرست)	لم یصرح المؤلف باسمہ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ھ مصر	۵۴ صفحات	
		حضرت امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب (مکاشفۃ القلوب) کا ملخص ہے۔ بعد تلخیص بھی وہی اصلی نام قائم رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب طالب دین کے واسطے نہایت مفید ہے۔ ریاضت، عبادت وغیرہ کے طریقے قرآن و حدیث سے سلیس عبارت میں لکھے ہیں۔ ریاضت وغیرہ کی تعلیم کے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

علاوہ بہت سے فوائد ومواعظ کا مجموعہ ہے۔ مرشد ومسترشد۔ دونوں کے واسطے نافع کتاب ہے۔ پوری کتاب کو یکسو گیارہ ابواب پر منقسم کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی احسن تدبیر الکائنات وخلق الارضین وبعد فھذا الکتاب اختصرتہ۔ عبارت انتہائی صفحہ ۵۴ ولکن ھذا اٰخر ما اقدرنا اللہ علیہ الی قول والحمد للہ رب العلمین۔

حضرت ملخص رحمہ اللہ نے کسی مصلحت سے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ دوسرے کتب خانوں کی فہارس میں بھی اس کتاب کے تحت میں ملخص رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بھی یہی عذر تحریر ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۴۳	۳۸۴	الرسالۃ اللدنیہ (مع) رسالہ فی کنہ ما لابد للمرید منہ	الامام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۲۳ھ مصر	۶۴	

اس رسالہ میں علم لدنی کا ثبوت ہے جو بلا اکتساب وتعلم صرف بالہام الٰہی مخصوصین کو عطا ہوتا ہے۔ بعض علماء جو اس علم کے منکر ہیں اُن کی تردید بھی نقلی وعقلی طور پر بہت وضاحت سے کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی زین قلوب خواص عبادہ بنور الولایۃ وربی ارواحھم۔ اعلم ان واحدا من اصدقائی۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۳۰ فی کل اُت وحین والحمد للہ رب العالمین۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی کنہ ما لا بد للمرید منہ	الشیخ الاکبر ابو بکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ				
		مجلد ماسبق کا دوسرا رسالہ ہے جو صفحہ ۳۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۶۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں وہ امور مذکور ہیں جو مرید مسترشد کے واسطے ضروری ہیں۔ ابتدا صفحہ ۳۹۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین۔ خاتمہ صفحہ ۶۰۔ ان اللہ یحب المحسنین۔					
۲۸۰۱	۳۸۵	شرح قصیدۃ العینیۃ لابن سینا	العلامہ زین الدین محمد المدعو عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاهری الشافعی۔ المتوفی ۱۰۳۱ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ مصر	صفحہ ۱۱۹	
		شیخ ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا متوفی ۴۲۸ھ ہجری کے قصیدہ عینیہ کی شرح ہے۔ شیخ نے اس قصیدہ میں نفس ناطقہ۔ روح کی حقیقت سے بحث کی ہے۔ اور یہ امر بھی تفصیل کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ نفس ناطقہ کا تعلق بدن کے ساتھ کس طریق پر ہے۔ اور مفارقت بدن سے کس طور پر ہوتی ہے۔ مفارقت					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

کے بعد نفس کی حالت کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔ شارح نے اس کی شرح میں اطناب و ایجاز کو نظر انداز کر کے نفسِ مطلب کو نہایت وضاحت سے ادا کیا ہے۔ لغات کے معنی اور اعراب کی تحقیق کے بعد معنی مقصودہ کو بہت خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یلقی الروح من امرہ علی من یشاءُ من عبادہ والصلاۃ والسلام... و بعد فہذا التعلیق نفیس خاتمہ صفحہ ۱۸۱ یاونون ارواحاً۔ واللہ اعلم بالصواب۔ علامہ مناوی مولف کتاب ہذا کا سال ولادت نوسو باون ۹۵۲ھ ہجری ہے۔ آپ فاضل اجل۔ جامع علوم و معارف۔ زاہد۔ عابد۔ متصوف ذاکر۔ صابر۔ صادق۔ خاشع شخص ہیں۔ اپنے والد بزرگوار کے سایۂ عاطفت میں پرورش ہوئے۔ قبل بلوغ حفظ کلام مجید سے فارغ ہو کر بعضِ متون حدیث و فقہ شافعیہ کو۔ مثل الفیۃ الحدیث۔ بہجۃ الوردیۃ وغیرہ ازبر کیے۔ اور علوم عربیہ کو اپنے والد سے پڑھا۔ اس کے بعد اکابرین زمانہ سے جملہ علوم کی تحصیل و تکمیل کی۔ علم فقہ میں علامہ شمس رملی سے آپ کو تلمذ ہے۔ تفسیر و حدیث و ادب وغیرہ میں فاضل نور علی بن غانم مقدسی۔ استاد محمد بکری۔ النجم الغیطی۔ شیخ حمدان الفقیہ۔ شیخ طبلاوی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ تعلیم ذکر وغیرہ میں شیخ عبدالوہاب شعرانی۔ آپ کے مرشد و ملقن ہیں۔ طریقہ خلوتیہ۔ شاذلیہ۔ نقشبندیہ وغیرہ میں مشاہیر مشائخین زمانہ سے آپ کو استناد ہے۔ ایک مدت تک مدرسہ صالحیہ میں نہایت مستعدی کے ساتھ تدریس کا کام کیا۔ بڑے بڑے فاضل و کامل آپ کے تلامذہ میں ہوئے ہیں۔ بعض حاسدین کے بیجا حملوں سے آپ کو بدنی نقصان بھی پہنچا ہے۔ عمر کے آخری دور میں مخالطت و مجالست سے محترز ہو کر گوشہ نشینی اختیار کی۔ ہمیشہ ایک وقت کھانا کھانے کا التزام کیا۔ تالیف و تصنیف پر بیحد حریص تھے۔ کثرت سے مصنفات ہیں۔ بعض مصنفات کے اسمائے یہ ہیں۔ تفسیر علی سورۃ الفاتحہ و بعض سورۃ البقر۔ غایۃ الامانی علی شرح العقائد للسعد التفتازانی۔ شرح علی الفن الاول من کتاب النقایہ للجلال السیوطی۔ اعلام الاعلام باصول فنی المنطق والکلام۔ شرحین صغیر و کبیر علی النخبہ۔ شرح علی شرح النخبہ سماہ الیواقیت والدرر۔ تیسیر علی الجامع الصغیر۔ الجامع الازہر من حدیث النبی الانور

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							المجموع الفائق من حدیث خاتمہ رسل الخلائق۔ کنز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق شرح علی اربعین النوویہ۔ کتاب الادعیۃ الماثورہ بالاحادیث الماثورہ۔ تیسیر الوقوف علی غوامض احکام الوقوف احسان التقریر بشرح التحریر وغیرہ تئیس صفر پنجشنبہ کے روز ایکہزار اکتیس ۱۰۳۱ھ ہجری میں وفات پائی۔ مات شافعی الزمان۔ آپ کے انتقال کی تاریخ ہے۔ (خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر)
۳۰۰۳	۳۰۰۹	اغاثۃ الملہوفین من الامۃ المحمدیہ فی حل الفاظ الاستغاثہ البونیۃ	العارف باللہ العلامۃ السید علی المکی الخلوتی الحفناوی۔ المتوفی ۱۳۰۵ھ ہجری	•	مطبوعہ ۱۳۱۰ھ مصر	صفحہ ۲۲۴	
							منظومہ احمد بونی کی شرح ہے جو بطریق مناجات وغیرہ لکھی ہے۔ ناظم قدس اللہ سرہ کے کلام میں جن امورات کی طرف اجمالاً اشارہ کیا گیا ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے ان کا بیان بسط و تشریح کے ساتھ مفصلاً بیان کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل التوسل بالحبابۃ من اعظم الاسباب الموصلۃ الی جنابہ ..... اما بعد فیقول العبد الفقیر خاتمہ صفحہ ۲۲۴ والا ملائک والرسل حضرت شارح رحمہ اللہ کا تولد تیرہویں صدی کے اوائل میں ہوا۔ اصلی وطن آپ کا قریہ (بلبیس) ہے۔ لیکن کا زمانہ عیش و عشرت کے ساتھ گذرا حق سبحانہ و تعالی کے فضل و عنایت سے علوم ظاہریہ کی نہایت تحقیق و محنت کے ساتھ اہل علوم زمانہ سے تکمیل کرکے اعیان زمانہ میں یکتائے زمانہ مانے گئے۔ تحصیل علوم کے بعد جذبۂ الٰہی کی رہبری ..... اسرار حقیقت اور طریقہ معرفت سے بھی بہرہ کامل حاصل ہوا۔ آپ کے فیض ظاہری اور کمال باطنی کے برکات سے خاص و عام مستفید و منتفع ہوئے۔ بہت سے خرق عادات و کرامات کا صدور بھی آپ سے ہوا۔ اوقات شبانہ روز کو تدریس علم و افادہ و تلقین علم مکاشفہ میں صرف کرتے۔ مریدین و معتقدین کے ساتھ رفق و نرمی کا برتاؤ رکھتے۔ مساکین و مفتقرین سے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حسن سلوک سے پیش آتے۔ اس شرح کے علاوہ اور بھی آپکے مصنفات ہیں۔ ارجوزہ۔ اس میں عقائد توحید کو نظم کیا ہے۔ حاشیہ علی رسالہ صغیرہ لمولینا الشیخ الباجوری (فی العقائد) تصوف میں بھی الدر الفائق قصیدۃ الاستغفار۔ کی شرح لکھی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی مصنفات ہیں۔ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۱ ہجری میں وفات پائی۔ کتاب ہذا کی ابتدا میں۔ مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ تفصیل کے ساتھ تحریر ہے۔ یہ مختصر حال اسی سے ماخوذ ہے۔					
۸۶۳۲	۳۸۶	مجموعہ رسائل حلیۃ الابدال وغیرہ	الشیخ الاکبر ابو بکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی سنہ ۶۳۸ھ	سنہ ۵۹۹ھ	قلمی سنہ ۱۱۶۳ھ	۳۶	
		تقطیع کتابت ۲/۱ ۶ × ۳ - انچہ سطور ۱۲۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوند کاری ہے بعض صفحات پر رفعہ دوزی اس قدر زیادہ ہے جس سے اصل عبارت بھی ناقص ہو گئی ہے۔ کرمخوردگی کا اثر ہے مگر زیادہ نہیں۔ اس مجموعہ میں چار نمبر ہیں۔ نمبر ۱ اس رسالہ کا نام حلیۃ الابدال ہے سنہ ۵۹۹ ہجری میں تالیف ہوا اس میں متصوفین کے واسطے عزلت و سہر وغیرہ کے فوائد لکھے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک نسخہ مجموعہ نمبر ۹۲ میں بھی مجلد ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی ما الہم وعلمنا ما لم نکن نعلم۔ ختم صفحہ ۸ وعلی آلہ اجمعین الی قول قدس اللہ سرہ الازھر۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الرسالۃ الوجودیہ	الشیخ الاکبر ابوبکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ الحاتمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ		قلمی ۱۱۶۳ھ		
		یہ دوسرا نمبر ہے۔ یہ رسالہ بھی غالباً شیخ اکبر کے مصنفات میں ہے۔ اس میں انضمام الوجود بالماہیۃ کے متعلق کسی قدر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ صفحہ ۹ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲ کے ختم پر ختم ہو گیا ہے عبارت ابتدائی الحمد للہ الواجب بالوجود۔ خاتمہ وَ یُهَذِّبُونَنَا۔					
		کتاب الکنہ	ایضاً		ایضاً		
		یہ تیسرا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں مریدین کی تعلیم کے واسطے جو لابدی امور ہیں اُن کا ذکر کیا ہے۔ اس رسالہ کا ایک قلمی نسخہ مجموعہ نمبر ۹۲ میں بھی موجود ہے۔ یہ رسالہ آخری کسی قدر ناتمام ہے۔ صفحہ ۱۳ سے اس کی ابتداء اور صفحہ ۲۲ پر انتہا ہے۔ عبارت ابتدائی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ والعاقبۃ للمتقین عبارت انتہائی۔ لا تنال منہا الا ما قدرت لک۔					
		الرسالۃ القدسیہ	الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ الحاتمی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ		قلمی		

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ چوتھا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں لطائف سبع کے تحصیل کا طریقہ لکھا ہے۔ ہر ہر لطیفہ کے متعلق مختصر بحث کی ہے۔ صفحہ ۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶ پر ختم ہو گیا ہے۔ الحمد للہ وحدہ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ خاتمہ صاحب الخلق العظیم والسلام علیہ وعلی آلہ اجمعین۔ آمین (حضرت شیخ اکبر کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۳۳ پر تحریر ہو چکا ہے۔					
۳۱۹۴	۳۸۸	شرح قصیدۃ الرائیہ (مع)	الشیخ الامام العارف باللہ ابی العباس احمد بن یوسف	سنہ ۱۱۰۰ھ	مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مصر	۲۱۳	
		رسالۃ النصرۃ النبویۃ بن محمد بن یوسف الفاسی					
		قصیدہ رائیہ کی شرح ہے۔ جو انوار السرائر و سائر الانوار کے نام سے مسمیٰ کیا گیا ہے۔ اس قصیدہ کو عارف کامل۔ زاہد عامل۔ ابی العباس تاج الدین احمد بن محمد البکری المعروف بالشریشی المتوفی سنہ ۶۱۹ھ یا ۶۲۰ھ ہجری نے۔ مہمات سلوک میں منظوم کیا ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے تحقیق الفاظ و ایضاح معانی میں کوشش بلیغ کی ہے۔ عبارت آغاز کتاب صفحہ ۲۔ یقول العبد المعترف بذنبہ الراجی عفو ربہ احمد بن یوسف۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴۔ قال مولفہ العبد الفقیر۔ الیٰ قول۔ وصحبہ وسلم تسلیماً۔ کتاب کے ختم کے بعد۔ قصیدہ رائیہ بھی بالفاظہ تمام و کمال تحریر ہے۔ (شارح رحمہ اللہ کے ترجمہ پر آگاہی نہیں ہوئی)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالۃ النصرۃ النبویۃ لاہل الطریقۃ الشاذلیۃ	الفاضل العلامۃ الشیخ مصطفیٰ بن اسماعیل حبش المدنی الحنفی الشاذلی الفاسی	۱۳۰۹ھ	مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مصر		
		یہ رسالہ کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ مولف علام لکھتے ہیں کہ بعض بلاد سے ایک سوال اس مضمون کا ہمارے پاس آیا کہ ذکر الٰہی اعلان وجہر کے ساتھ ناجائز اور طریقۂ شاذلیہ بالکل باطل ہے اس طریقے میں جو لوگ داخل ہیں اُن کے پیچھے نماز صحیح نہیں۔ ان امور کے قائلین کی تردید میں یہ کتاب تالیف کی گئی اور سند صحیح سے طریقۂ شاذلیہ کا حق ہونا۔ اور ذکر الٰہی جہراً وسراً درست ہونا ثابت کیا گیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شرح صدور اولیائہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۱۲ وکان الفراغ من جمع ہذہ الرسالۃ المبارکۃ الیٰ قول۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم (مولف علام زمانۂ حال کے فضلاء میں ہیں)					
۳۳۲۲	۳۸۹	السمط المجید	الشیخ صفی الدین احمد بن محمد بن یونس المدعو عبد النبی الحسین المدنی الرجائی الشہیر بالقشاشی المتوفی ۱۰۷۱ھ		مطبوعہ ۱۳۲۷ھ حیدرآباد دکن	۱۸۴	
		اس کتاب میں فضیلت اور طریقۂ آداب اقسام ذکر۔ کیفیت بیعت۔ شرائط شیخ کامل۔ فوائد					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

خلوت۔ اسناد و شجرۂ مشائخ۔ شروط خرقہ وغیرہ مفصل طور سے مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ فـ صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم وعلیٰ جمیع الانبیاء ... الحمد للہ رافع منشور ولایتہ خاتمہ صفحہ ۱۰۰۔ وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

حضرت مولف رحمہ اللہ ۱۲ ربیع الاول نوسواکیاون سنہ ۹۹۱ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ مقدسی الاصل اور مدنی المولد ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ شیخ یونس (دجانہ) سے (بیت المقدس کا ایک قریہ ہے) آن کر مدینہ طیبہ میں اقامت گزیں ہوئے۔ آپ کامل العقل اعلیٰ مرتبہ کے شخص۔ حسباً و نسباً اشرف خاندان میں سے تھے۔ سلسلۂ نسب آپ کا سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ اپنے نسب ظاہر کیا ہمیشہ اخفا کرتے۔ آپ کی نظر میں اعلیٰ نسب پرہیزگاری و تقویٰ تھا۔ اسی کو بڑی چیز سمجھتے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کی پرورش کی۔ ابتدائی تعلیم میں بعض مقدمات فقہیہ مالکیہ پڑھائے۔ ایک ہزار گیارہ ہجری میں اپنے والد کے ہمراہ یمن میں آئے یہاں کے نامی فضلاء اور اپنے والد کے شیوخ سے تمام و کمال علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ یمن سے مکہ مکرمہ مراجعت فرمائی۔ یہاں بھی اکابرین کے فیض علمی سے مستفید ہوئے۔ پھر حضرت شیخ کبیر احمد بن علی الشناوی ثم المدنی متوفی سنہ ۱۰۲۸ھ کی صحبت بابرکت میں رہنے کا التزام کیا۔ اور انھیں کے مذہب اور طریقے کے پابند ہوئے۔ علم حدیث وغیرہ بھی انھیں سے پڑھا۔ ان کے ساتھ خصوصیت خاص پیدا ہوگئی۔ اسی خصوصیت کی بنا پر ان کی صاحبزادی سے نکاح کیا۔ اور خرقہ وغیرہ بھی یہیں پہنا۔ ان کے وصال کے بعد تمام خلائق کے مرجع ہوگئے۔ شیوخ کبار آپ کے مریدین و معتقدین میں داخل ہیں۔ علاوہ اور عبادات وریاضت کے معمولاً نوافل کثرت سے پڑھتے۔ روزے بہت رکھتے۔ علم باطنی کی ترویج و تعلیم کے ساتھ ظاہری علوم کی طرف بھی متوجہ تھے۔ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا تھا۔ جملہ مصنفات

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی تعداد پچاس کے قریب بیان کی گئی ہے۔ بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ حاشیہ علی المواہب اللدنیہ (للقسطلانی) حاشیہ علی الانسان الکامل (للجیلی) حاشیہ علی الکمالات الالٰہیہ۔ شرح عقیدۃ ابن عفیف۔ کتاب الفصوص۔ الکنز الاسنیٰ فی الصلوۃ والسلام علی الذات المکملۃ الحسنیٰ۔ عقیدۃ منظومہ۔ دیوان فی الشعر وغیر ذلک۔ اونیس ذی الحج دوشنبہ کے روز ۱۱۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ بقیع میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے قبہ کے جانب شرقی میں مدفون ہوئے۔ (خلاصہ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر)					
۳۴۲۱	۳۹۰	الدرر السنیہ فی المواعظ الگیلانیہ	العلامۃ محمد سیف الدین بن السید الشریف محمد مرتضیٰ المفتی بحماۃ المحمیۃ وشیخ الخرقۃ والسجادۃ القادریہ العلیہ	سنہ ۱۳۰۲ھ	مطبوع ۱۳۰۲ھ استانبول	۵۲	
		مختصر کتاب ہے۔ اس میں بعض کتب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے کچھ مواعظ و نصائح منتخب کرکے چوبیس ابواب و خاتمہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اورد احبابہ موارد التسنیم وامدادہم۔ اما بعد فیقول العبد الفقیر۔ خاتمہ صفحہ ۲۔ ولیس لنا الختام۔ (حضرت مصنف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۷۴۴	۳۹۱	الفیوضات الربانیہ فی المآثر القادریہ	الجامع الشیخ اسمٰعیل بن محمد سعید القادری الگیلانی من علماء القرن الثالث عشر		مطبوعہ ۱۳۰۳ھ	صفحہ ۶۰ صفحہ ۸	
		آس کتاب میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اقوال منثورہ ومنظومہ متعلق علم سلوک۔ اور اوراد خاندان قادریہ جمع کیے ہیں مقصد بیان کرنے سے قبل کچھ عبارت حضرت جامع نے اپنی طرف سے بھی لکھی ہے جس کا آغاز یہ ہے صفحہ ۲ حمداً المن اورد احبابہ موارد انسہ۔ عبارت ابتدائی اصل کتاب صفحہ ۶ الحمد للہ کاشف الغمۃ والصلوٰۃ علی خیر البریۃ اما بعد فال الغوث الاعظم المتوحش عن غیر اللہ خاتمہ صفحہ ۶۰ والحمد للہ رب العالمین اربع مرات۔ (حضرت جامع تیرھویں صدی کے اکابرین میں ہیں۔ ان کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔)					
۳۸۹۶	۳۹۲	نزہۃ الناظرین مع مختصر احیاء علوم الدین و مع الفہرست	الشیخ تقی الدین عبد الملک بن ابی المنی البابی ثم الحلبی خطیب جامع الکبیر الاموی و امام مجلب الشہیر بشیخ عبید الضریر		مطبوعہ مصر ۱۳۰۸ھ	صفحہ ۳۳۲ صفحہ ۱۲	
		آس کتاب کے مضامین احیاء العلوم کے انداز پر ہیں۔ چار ارباع پر پوری کتاب کا انقسام ہے۔ الربع الاول فی العبادات الربع الثانی فی العادات الربع الثالث فی المہلکات۔ الربع الرابع فی المنجیات عبارت ابتدائی صفحہ ۲ الحمد للہ الذی احیا قلوب العارفین باتساع رحمتہ خاتمہ صفحہ ۳۳۱ وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ والحمد للہ رب العالمین۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد ثانی صفحہ ۳۸۹ میں اس کتاب کے تحت میں مصنف کا نام (الشیخ تقی الدین عبد العزیز) تحریر ہے۔ غالباً کاتب کے سہو قلم سے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بجائے (عبید الضریر یا عبید العزیز تحریر ہو گیا ہے اکتفاع القنیع با ہو مطبوعہ میں مصنف کتاب ہذا کا نام اس طرح لکھا ہے عبید الضریر وھو تقی الدین عبد الملک ابن ابی الحلبہ لہ نزھۃ الناظرین فی الکتاب المبین. طبع فی القاھرۃ سنہ ۱۳۰۳ھ وھی تصوف وفیہا تفسیر وحدیث ومواعظ وطبع علی ھامشہا مختصر احیاء العلوم للغزالی حضرت مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ مفصلاً معلوم نہیں ہوا)					
		مختصر احیاء علوم الدین	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی. المتوفی ۵۰۵ھ		مطبوع		
		کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ احیاء العلوم کا اختصار ہے حضرت مصنف رحمہ اللہ نے خود اس کا اختصار کر کے چالیس ابواب پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ علی جمیع نعمہ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۳۳ والحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی نبیہ (حضرت مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ صفحہ ۱۸۱ پر لکھا گیا)					
۳۹۶۱	۳۹۳	مطہرۃ النفوس روض القلوب (منظوم)	العالم العامل الشیخ السید حسن بن الشیخ رضوان الحسینی الرفاعی المتوفی سنہ ۱۳۱۰ھ	سنہ ۱۳۰۳ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۲ھ	۵۰۰	
		اس کتاب میں مطالب تصوف اور مقامات سلوک کو نہایت حسن و خوبی کے ساتھ نظم میں مفصل اور مشرح ادا کیا ہے۔ سالکین راہ حق کے واسطے مفید کتاب ہے۔ ابتدا میں ابن مولف نے ناظم کتاب کے حالات مقامات. کرامات. نثر میں تقریباً آٹھ ورق پر لکھے ہیں۔ اور مضامین کتاب کی فہرست بھی تفصیل کے ساتھ بارہ ورقوں پر تحریر ہے اس کے بعد اصل کتاب کا آغاز ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ اول حمداً لمن بعلم ذاتہ انفرد وما بہ یلیق من حمد وجد. خاتمہ صفحہ ۴۸۶ سید الرجال والذی لہم جب.					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

حضرت مولف رحمہ اللہ چودھویں صدی کے اکابرین میں ہیں۔ ان کے اجداد شام کے رہنے والے ہیں۔ ان کے دادا الشیخ عامی بلدہ (بالکبہ) میں جو مصر کے اطراف میں ہے متوطن ہوئے! اور اسی مقام میں حضرت مولف کا تولد ۱۲۳۹ھ میں ہوا۔ صغرسنی میں آپ کے والد نے رحلت فرمائی۔ والدہ ماجدہ کی آغوش تربیت میں سن تمیز کو پہونچے۔ تعلیم وتہذیب کی غرض سے ان کی والدہ (مصر) میں لے آئیں، اور ازہر شریف میں اُن کی تحصیل وتربیت کا اہتمام کیا۔ اُن کی خواہش تھی کہ اپنی اجداد باکمال کی طرح یہ بھی فضل و کمال سے بہرہ ور ہوجاویں۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُن کی آرزو پوری کی ستر۱۷ہ سال کی عمر میں جملہ علوم وفنون سے فارغ ہوکر اساتذہ ومشائخین سے تدریس کی اجازت حاصل کی، اور کوشش بلیغ کے ساتھ اس کام میں مشغول ہوئے۔ اس کے ساتھ تصفیہ وتکمیل نفس کی طرف بھی متوجہ رہے۔ ایک مدت کی ریاضت وعبادت کے بعد اس طریقے سے بھی پوری واقفیت حاصل کی۔ حج بیت اللہ اور زیارت قبر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مشرف ہوئے۔ حج سے فارغ ہوکر وطن مالوف میں قیام گزیں ہوے۔ آپ کے فیض ظاہری و باطنی سے ایک عالم نے فائدہ اُٹھایا۔ بہت سی کرامات وخوارق آپ سے ظہور میں آئے۔ رات دن تعلیم وتلقین و وعظ وغیرہ میں مستغرق رہتے۔ تمام لوگ ان کا بیحد احترام واکرام کرتے مساکین ویتیموں پر غایت شفقت فرماتے ہر شخص سے نرمی ومحبت سے پیش آتے۔ متابعت سنت کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے آخر عمر میں تنہائی وعزلت اختیار کی آپ کے تالیفات بھی کثیرۃ التعداد ہیں۔ شیخ محمد ابوالفتح فرزند مولف نے اس کتاب کی ابتداء میں اپنے والد مولف کتاب ہذا کا حال تفصیل وتطویل کے ساتھ مستقل رسالہ کی صورت میں قلمبند کیا ہے۔ یہ مختصر بیان اُسی سے ماخوذ ہے۔ من شاء التفصیل فلیرجع الیہ

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>٣٨٩٩</td><td>٣٩٤</td><td>ترجمہ رشحات عین الحیات المسمی بالباقیات الصالحات فی التعریب الرشحات
مع
نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات</td><td>الفاضل الکامل الشیخ محمد مراد بن عبد اللہ القزانی</td><td></td><td>مطبوع سنہ ١٣٠ھ</td><td>٢٧٠</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">رشحات عین الحیات تصوف فارسی کی مشہور کتاب ہے جس کو مولنا فخر الدین علی مشہور صفی بن مولانا حسین واعظ کاشفی ہروی. جو دسویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ آپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عبید اللہ احرار متوفی ٨٩٥ھ کے حالات و مناقب میں ٩٠٩ھ ہجری میں تالیف کیا ہے۔ اور اس کتاب میں ضمناً مشائخ نقشبندیہ کا بھی کسی قدر ذکر کیا ہے۔ کتاب ہذا اسی کا عربی ترجمہ ہے۔ ترکی میں بھی ١٢٣٦ھ میں اس کتاب کا ترجمہ ہوا ہے حضرت مترجم نے عبارت نثر کو نثر میں اور نظم کو نظم میں معرب کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ٢ الحمد للہ الذی خلق الخلق فی الظلمۃ ثم رش علیہم من رشحات نورہ عبارت خاتمہ صفحہ ٢٦٩ الی قلوب المستعدین سارية</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات</td><td>ایضا</td><td>سنہ ١٣٠٣ھ</td><td>مطبوع</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب نسخہ متذکرہ بالا کے حاشیہ پر اسی مولف کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں اُن اکابرین نقشبندیہ کا تذکرہ ہے جو مولف رشحات کی وفات کے بعد اس سلسلہ میں مشہور و نامور ہوئے ہیں. عبارت ابتدائی حاشیہ صفحہ ٢ نحمدک اللہم یا من بنعمتہ تتم الصالحات خاتمہ حاشیہ صفحہ ٢٥٩ بکئوس الاسرار و صباح حضرت</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مولف چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ ان کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا)					
۴۱۷۱	۲۹۵	مجموعہ۔ تذکرۃ الخواص و عقیدۃ اہل الاختصاص وغیرہ	الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۸ ہجری		قلمی	۲۵۲	
		تقطیع کتابت ۷×۴ انچ، سطور پندرہ۔ خط نستعلیق معمولی کاغذ سفید دہلی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب پر رقعہ دوزی ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ اثر کرم سے بھی کوئی ورق محفوظ نہیں ابتدائی صفحہ پر امانت رسول بائع کتاب کے دستخط ثبت ہیں۔ اس مجموعہ میں چار رسائل ہیں سب حضرت شیخ اکبر کے مولفہ ہیں۔ پہلا رسالہ (تذکرۃ الخواص صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۳۰ کے ختم تک۔ اس رسالہ میں حضرت شیخ ممدوح نے اپنے خاص عقیدہ کا بیان کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ہر موجود و مصنوع میں صانع باکمال کا اثر موجود ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم ابتدأ و بنوع اهتدء۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۰ لمرید وما لذۃ الرواد					
		رسالۃ الشیخ الاکبر	ایضاً		قلمی		
		یہ دوسرا رسالہ ہے جو نہایت مختصر ہے اس رسالہ میں اس کے نام کی کوئی تصریح نہیں صفحہ ۱۳۱ سے صفحہ ۱۴۱ کے ختم تک اس رسالہ میں نعوت و اوصاف جو واجب تعالے کے ساتھ مخصوص ہیں ان کی تصریح ہے عبارت ابتدائی۔ قال سیدنا و امامنا الی قول الحمد للہ الواحد من الذات الواحدۃ خاتمہ ومناجاۃ الرحمن					
		رسالۃ الشیخ الاکبر	ایضاً		قلمی		

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ تیسرا رسالہ مختصر ہے۔ اس کا بھی کوئی نام نہیں لکھا ہے صفحہ ۴۰ سے صفحہ ۵۰ تک۔ علوم حقیقیہ کی باعتبار نتیجے کے دو قسمیں لکھکر اس کی تشریح کی ہے۔ آغاز۔ الحمد للہ منقح الفہوم۔ خاتمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔					
		بلغۃ الغواص فی الاکوان الیٰ معدن الاخلاص	الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ المعروف بابن عربی المتوفی سنہ ۶۳۸ ہجری		قلمی		
		یہ چوتھا رسالہ ہے صفحہ ۵۰ اسے شروع ہوکر آخر کتاب صفحہ ۳۵ پر ختم ہے۔ یہ رسالہ معرفت انسان اور بیان نبوت۔ خلافت۔ امامت۔ میں تالیف ہوا ہے عبارت آغاز الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ الی قول۔ سبحانک اللھم وبحمدک الخ۔ خاتمہ۔ بافصح من ھذا اللسان۔ الی قول۔ وصحبہ وسلم					
		حلیۃ الابدال	ایضاً	سنہ ۵۹۹ ھ	قلمی		
		یہ رسالہ فن تاریخ عربی نمبر ۴۴ کی کتاب میں مجلد ہے۔ یہ رسالہ طائف میں تالیف کیا گیا ہے۔ دیباچہ میں لکھا ہے کہ۔ ابی محمد عبداللہ الحبشی۔ محمد بن خالد التلمسانی۔ اس کتاب کی تالیف کے باعث ہوئے۔ اس رسالہ میں بیان کیا ہے کہ ابدال ہونے کے واسطے چار صفات سے متصف ہونا ضروری ہے صمت۔ عزلۃ۔ جوع۔ سہر۔ ان چاروں کے فوائد و نتائج علٰحدہ علٰحدہ فصل میں تحریر کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۴۹ و صلی اللہ علی سیدنا محمد۔ خاتمہ صفحہ ۵۲ و اللہ العلیم المستعان					
		رسالۃ الانوار	ایضاً	سنہ ۶۰۲ ھ	قلمی		
		یہ رسالہ بھی مجلد سابق نمبر ۴۴ ہی فن تاریخ میں ہے۔ یہ رسالہ (قونیہ) میں تالیف کیا ہے۔ یہ نسخہ چوتھے نمبر میں حضرت شیخ رحمہ اللہ کے اصل نسخے سے منقول ہے۔ اس رسالہ میں۔ وصول الی الحق کے طرق بیان					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کیے گئے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۳ و صلے اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم تسلیما الحمد لواهب العقل و مبدع خاتمہ صفحہ ۱۰ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم۔ (حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۱ پر تحریر ہے)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ صفاتیہ</td><td>حافظ عنایت اللہ</td><td></td><td>قلمی</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ رسالہ بھی فن تاریخ عربی نمبر ۴۴ کے نسخہ میں مجلد ہے۔ تقریباً۔ ڈیڑھ صفحہ کا رسالہ ہے۔ ثبوت عینیہ صفات واجب تعالےٰ جل مجدہ میں۔ ابتدا صفحہ ۱۶۱ اللھم خلصنا عن الاشتغال بالملاھی خاتمہ صفحہ ۱۶۲ برحمتک یا ارحم الراحمین ۵۔ مؤلف رسالہ کا حال معلوم نہیں ہوا۔ خاتمہ پر صرف اس قدر تحریر ہے۔ رسالہ صفاتیہ من تصنیف حافظ عنایت اللہ۔</td></tr>
<tr><td>٤٣١</td><td>٣٩٦</td><td>الصوفیۃ والفقراء</td><td>الامام تقی الدین شیخ الاسلام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیۃ الحرانی المتوفی ۷۲۸ھ</td><td></td><td>مطبوعہ مصر ۱۳۲۷ھ</td><td>۲۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ ہے۔ جواباً صوفی۔ فقیر کے معنی کی تحقیق اور اقسام تحقیقی طور پر ضبط کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ مسئلۃ عن الصوفیۃ وانھم اقسام۔ خاتمہ صفحہ ۲۲ لم یتسع لہ ھذا الموضع۔ واللہ اعلم (ابن تیمیہ کا ترجمہ۔ فن فقہ عربی نمبر ۶۵ پر تحریر ہے)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۳	۳۹۷	زبدۃ الاسرار مع زبدۃ الآثار	الشیخ العالم العامل ابو المجد مولانا عبدالحق المحدث الدہلوی المتوفی سنہ ۱۰۵۲ ہجری		مطبع بمبئی سنہ ۱۳۰۴ھ	۱۳۲	
		اس مجلد میں اصل کتاب متن میں۔ اور فارسی ترجمہ حاشیہ پر ہے۔ مولف اور مترجم ایک ہی شخص ہیں۔ اس کتاب میں حالات و مناقب حضرت قطب ربانی۔ غوث صمدانی۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مذکور ہیں۔ یہ کتاب (بہجۃ الاسرار) مولفہ شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف اللخمی الشافعی الشطنوفی متوفی سنہ ۷۱۳ھ کا انتخاب و اختصار ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی کشف لاولیائہ مالا یحیط بعلمہ العقل والقیاس الخ (حضرت شیخ محدث دہلوی کا ترجمہ۔ فن سیر عربی نمبر ۵۱۳ کے تحت میں تحریر ہے)					
۳۳۳۵	۳۹۸	البرہان الازہر۔ فی مناقب الشیخ الاکبر (مع الترجمہ باللغۃ الترکیہ)	الشیخ محمد رجب حلمی بن الفاضل۔ الشیخ احمد حمدی القادری	سنہ ۱۳۲٦ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲٦ھ	۷۸	
		اس کتاب میں حضرت شیخ اکبر محی الدین بن عربی متوفی سنہ ٦۳۸ ہجری کے حالات۔ مناقب۔ تعداد مصنفات وغیرہ کو ضبط کیا ہے۔ اور مخالفین کے بیجا حملوں کی تردید کی ہے۔ حاشیہ پر ترکی زبان میں اس کا ترجمہ بھی ہے۔ غالباً مترجم اس کے بھی مولف ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین ٭ مولف رحمہ اللہ اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ کتاب ہذا بھی ان کی مشارکت و معاونت سے طبع ہوئی ہے حضرت شیخ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ کے احفاد میں ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۳۷	۳۹۹	الفتح المبین فیما یتعلق بتریاق المحبین	العلامۃ ابی الظفر السید ظہیر الدین القادری الحسنی الحسینی الحنفی	معنون باسم سلطان عبد الحمید خاں	مطبوع مصر سنہ ۱۳۰۶ھ	۱۴۳	
		یہ کتاب تردید میں۔ تریاق المحبین کے۔ جو شیخ تقی الدین عبد المحسن الواسطی۔ کی۔ مولفہ ہے۔ تالیف ہوئی ہے تریاق المحبین کے مولف نے طریقہ رفاعیہ کی نسبت تو بہت کچھ تعصب و عناد سے کام لیا ہے۔ باقی اور طرق عالیہ خصوصاً طریقہ قادریہ۔ کی زیادہ تخفیف و تنقیص کی ہے ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولاعدوان الا علی الظالمین... اما بعد فیقول العبد الفقیر الی اللہ الغنی۔ (حضرت مولف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)۔						
۴۴۷۰	۴۰۰	شرح فصوص الحکم	الشیخ بالی افندی خلیفۃ الصوفیۃ وی المتوفی سنہ ۹۶۰ھ		مطبوع سنہ ۱۳۰۹ھ فی المطبعۃ العثمانیہ	۴۴۴	
		کتاب فصوص الحکم کی وافی و کافی شرح ہے۔ شارح علیہ الرحمہ نے حل رموز اور کشف مشکلات اصل کتاب میں بڑی کوشش سے کام کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ علی دین الاسلام وعلی توفیق الایمان والصلوٰۃ علی محمد علیہ السلام.... الحمد للہ منزل الحکم خاتمہ صفحہ ۴۴۳ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔ کشف الظنون میں شارح رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تحریر ہے الشیخ بالی خلیفۃ الصوفیہ۔ ذوی۔ المتوفی ستین وتسعمائہ (۹۶۰ھ) ان کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔						
۴۴۳۵	۴۰۱	المواہب السرمدیہ فی مناقب النقشبندیہ	الشیخ محمد امین الکردی الاربلی الشافعی النقشبندی من العلماء القرن الرابع عشر	سنہ ۱۳۲۹ھ	مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۹ھ	۳۳۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں مناقب و تراجم اکابرین سلسلۂ نقشبندیہ کو ضبط کیا ہے۔ آخر میں حقیقت ذکر، کیفیت ذکر، طریقہ توبہ وغیرہ کا بھی تذکرہ لکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اضاء شموس الحقیقۃ فی بروج حقائق قلوب اہل العرفان۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۲ لکمال الفضل والشرف وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم۔ حضرت مولف چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ شیخ محمد عمر متوطن (بارہ) متوفی (۱۳۰۸ ہجری) سے تلمذ بیعت کا تعلق رکھتے ہیں۔ نسخہ ہذا بھی آپ کے زیر اہتمام طبع ہوا ہے۔ تفصیلی ترجمہ آپ کا کہیں منضبط دیکھا نہیں گیا۔					
۴۵۹۰	۴۰۲	شرف الثقلین القادریہ	مولانا محمد حسین بن محمد صادق		قلمی ۱۲۸۱ھ	۴۰	
		تقطیع کتابت مع جدول ۵ × ۲ ۱/۲ - انچ سطور-۱۱- خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی جدول سرخ کتابت سیاہی وسرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اثر کرم وپیوند کاری سے محفوظ۔ یہ رسالہ حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلی کے مناقب وکرامات میں ہے۔ مولف نے روایات مشہورہ کو بلا تنقید وتحقیق تحریر کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی نور حیات الساجدین بانوار الجلالیہ وزین قلوب الصالحین ... واما بعد فقد قال العبد المفتقر خاتمہ صفحہ ۳۹۔ امرنا بطاعتہ واحترامہ۔ مولف رسالہ غیر مشہور لوگوں میں ہیں ان کا مفصل حال معلوم نہیں ہوا۔					
۴۳۱۳	۴۰۳	نافع السالکین	مولانا محمد امین کنائی بن ابی الفتح عبد الصبور الکشمیری	معنون باسم سلطان فرخ سیر	قلمی	۲۲	
		تقطیع کتابت مع جدول ۵ × ۳ ۱/۲ - انچ سطور ۱۵۔ کاغذ تین کشمیری۔ کاغذ حاشیہ انگریزی۔ لوح۔ جدول۔ دندان موش طلائی۔ کتابت صرف سیاہی سے مصنف رحمہ اللہ نے نسخہ ہذا کی کتابت وتہذیب اپنے ہاتھ سے کی ہے اس کتاب کی کتابت کئی خطوط میں کی گئی ہے نسخ، نستعلیق، شفیعا، ثلث۔ چاروں خط نہایت پاکیزگی وخوشخطی کیساتھ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لکھے گئے ہیں جس سے مصنف کی قابلیت اعلیٰ درجہ کی پائی جاتی ہے۔ مختصر کتاب ہے بعض مسائل تصوف میں خلوت۔ عزلت۔ قناعت کے۔ منافع بیان کئے ہیں مقصد اصلی محبت و معرفت الٰہی کے اسباب۔ اور حبِّ دُنیا سے بیزاری کے طریقے بیان کرنا ہے حضرت مصنف نے اس کتاب کو ہدیۃً بادشاہ فرخ سیر کے حضور میں پیش کیا ہے۔ اور انھیں کے نام نامی سے معنون بھی کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الاحد بذاتہ وکبریائہ۔ حضرت مصنف بارھویں صدی کے اکابرین میں ہیں۔ کتاب ہذا کے دیباچہ میں۔ جلال الدین محمد فرخ سیر کی۔ مدح سرائی کی ہے فرخ سیر کا سال وفات سنہ ۱۱۳۱ھ ہجری ہے۔ ان کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔					
۹۰۴۴	۴۰۴	المنہج الاعدل فی ترجمۃ الشیخ العلامۃ علی الاہدل	السید العلامۃ محمد بن احمد بن عبد الباری الاہدل من علماء القرن الثالث عشر	سنہ ۱۲۶۰ھ	مطبوع ۱۲۸۱ھ بمبئی	۳۸	
		اس کتاب میں حضرت شیخ علی الاہدل الیمنی متوفی سنہ ۶۰۰ ہجری تقریباً۔ کا مفصل تذکرہ ہے نسب۔ حال اخذ طریق ذکر کرامات۔ مناقب۔ تاریخ ولادت۔ تاریخ وفات۔ وغیرہ ضمناً بعض اولاد خاص۔ اور اصحاب مخصوصین کا بھی مجملاً حال تحریر ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی نور قلوب اولیائہ وتطول علیہم۔۔ وبعد فاقول (مصنف علام اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)					
۹۳۰۴	۴۰۵	السیف الربانی علی عنق من اعتراض علی الجیلانی	الفاضل محمد المکی بن مصطفےٰ بن عزوز	سنہ ۱۳۰۹ھ	مطبوعہ فی المطبع شہابی الواقع فی الممبائی	۱۲۸	
		یہ کتاب تردید و تکذیب (رسالۃ الحق الظاہر فی شرح حال الشیخ عبد القادر) میں ہے جس کو علی بن محمد القرمانی الحنفی نے تالیف					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کیاہی۔ اس رسالہ میں مولف نے تعصب اور بے ادبی سے کام لیاہی۔ جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی نسبت ضعیف وبے بنیاد روایات نقل کی ہیں جن سے جناب ممدوح کی تنقیص شان مفہوم ہوتی ہی نسخہ ہذا میں ان تمام روایات کی تنقید کی گئی ہی۔ اور رسالہ مذکورہ کے ہر ہر جملہ کا شافی جواب دیاگیاہی جس سے مولف رسالہ کے مبلغ علم کا پتہ چلتاہی۔ آغاز صفحہ اوّل وصلی اللہ علی سیدنا۔ الی قول حمداً لمن انار بصائر العارفین (حضرت مولف زمانہ حال کے فضلا میں ہیں)					
۴۵۳۱	۴۰۶	موعظۃ المؤمنین من احیاء علوم الدین الجزء الاوّل والثانی	الشیخ محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم بن صالح القاسمی الدمشقی	سنہ ۱۳۲۳،۲۴ھ	مطبوعہ ۱۳۳۱ھ مصر	صفحہ ۲۵۶ صفحہ ۲۷۰	
		احیاء العلوم مولفہ امام غزالی رحمہ اللہ کا۔ اختصار وانتخاب ہی۔ پوری کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں حصہ اوّل صفحہ ۲ سے صفحہ ۲۵۶ تک۔ حصہ دوم صفحہ ۲ سے صفحہ ۲۷۰ تک۔ آغاز حصہ اوّل۔ نحمدك یا ذا الجلال والاکرام علی ما الملت لنا... امابعد فان موعظۃ العامۃ ابتداحصہ دوم صفحہ ۲ کتاب ریاضۃ النفس (حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں)					
۴۵۳۱	۴۰۷	العقد النفیس فی نظم جواہر التدریس	السید احمد بن ادریس الحسنی المغربی المتوفی سنہ ۱۲۵۳ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۵ھ مصر	۲۶۶	
		اس کتاب میں حضرت مولف کے ملفوظات ہیں۔ جن کو اُن کے ایک خادم خاص اور مرید با اختصاص نے جمع کیاہی۔ ابتدا میں بطریق مقدمہ تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر اپنی طرف سے عبارت بھی لکھی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۳ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ وسلم علی رسولہ الامین وآلہ الطاہرین وصحبہ اجمعین وبعد فھذا ابتداء الکلام حضرت مصنف علیہ الرحمہ نسباً حسنی۔ سادات ادریسیہ امام ادریس بن عبد اللہ کی اولاد میں ہیں۔ قریہ صبور میں					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		(جو شہر فاس بلاد مغربیہ کے توابعات میں ہی) آپ کا تولد ہوا صغر سنی ہی سے آپ کو کسب علوم کا شوق ہوا گویا آپ کا نفس زاکیہ تحصیل کمالات انسانیہ کے واسطے مجبول تھا۔ علوم رسمیہ اور فنون ظاہریہ کی اکابرین زمانہ سے تھوڑے ہی زمانہ میں تکمیل کرلی۔ جوانی کا آغاز تھا کہ جملہ فنون میں آپ کی عام شہرت پھیل گئی۔ مشاہیر علما کے پہلو بہ پہلو ہو گئے تفسیر و حدیث دانی میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ کتاب و سنت سے مسائل کا استنباط و انتزاع قوت استدلال کے ساتھ فرماتے۔ اختلافی امورات کا بڑے خوض و تفکر سے فیصلہ کرتے۔ سنہ ۱۲۱۴ ہجری میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ چودہ سال حرمین محترمین میں قیام رہا۔ یہاں کے قیام کے زمانہ میں فضلاء متبحرین اور اکابرین کاملین سے مذاکرۂ علمی کا اتفاق ہوا۔ مگر آپ جودت فکر۔ قوت فہم۔ استحضار مسائل کی وجہ سے کبھی مغلوب نہیں ہوئے۔ طریقت میں۔ آپ کو سید عبدالوہاب تازی۔ اور سید ابی القاسم الوزیر سے انتساب ہے بلاد مغربیہ کے علما و فضلا اور دیگر عوام ہمیشہ آپ کی صحبت بابرکت میں حاضر رہتے۔ بہت سی کرامات و خوارق کا ظہور آپ سے ہوا ہے۔ بیس رجب شب شنبہ بارہ سو ترپن سنہ ۱۲۵۳ ہجری قریہ صبنیہ میں (یمن کی زمین میں۔ ایک گاؤں کا نام ہی) وفات پائی۔ اکیس رجب کی صبح کو مدفون ہوئے۔ اس کتاب کے آخر میں مفصل ترجمہ ان کا تحریر ہی۔ یہ مختصر حال وہیں سے مستنبط ہی۔					
۴۴۲۴	۴۰۸	السمط المجید	الشیخ صفی الدین احمد بن محمد بن یونس المدعو عبدالنبی الحسینی المدنی الدجانی الشہیر بالقاشی المتوفی سنہ ۱۰۷۱ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۷ھ حیدرآباد دکن	۱۸۴	
		اس سے قبل اس کتاب کا نسخہ نمبر ۳۹ پر مع تفصیل مضامین۔ و ترجمہ مولف درج ہو چکا ہی۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۷۷۵	۴۰۹	شرح فصوص الحکم	مولانا کمال الدین عبدالرزاق الکاشی بن ابی الغنائم بن احمد المتوفی ۷۳۰ھ		قلمی ۱۰۱۳ھ	۱۲۵۰	
		تقطیع کتابت ۶، ۷۸ ۔ انچھ ، سطور ۱۴۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب حافظ بشیر احمد دہلوی ملازم کتب خانہ ہذا۔ نسخہ منقول عنہا کی عبارت جہاں کاتب کے پڑھنے میں نہیں آئی ہے اس نسخہ منقول میں ان مقامات پر سفیدی چھوڑ دی گئی ہے۔ اس کتاب کا قدیمی و پرانا نسخہ جو اسی فن کے نمبر ۱۹۱ پر مندرج ہے نسخہ ہذا اس سے منقول ہوا ہے۔ فصوص الحکم مولفہ شیخ اکبر کی نافع اور عمدہ شرح ہے۔ شارح علام نے مشکل مقامات کا حل بڑی خوبی سے کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الاحد بذاتہ والمبدع خاتمہ صفحہ ۱۲۵۰ الطیبین الطاہرین نوشتہ شد تمت ۱۳۱۰ھ۔ شارح علام بہت بڑے فاضل ، علوم ظاہری و باطنی کے جامع ، شیخ نورالدین عبدالصمد نطنزی کے مرید ہیں۔ نطنز (بفتح نون و فتح طا مہملہ و کسر زا معجمہ) اس شرح کے علاوہ آپ کی تصنیفات میں تفسیر تاویلات ، کتاب اصطلاحات صوفیہ ، شرح منازل السائرین وغیرہ بھی ہیں۔ آپ شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ قدس اللہ تعالیٰ روحہ کے معاصر ہیں۔ مسئلہ وحدت وجود میں اُن کے ساتھ تحریری مکالمہ و مباحثہ ہوا ہے۔ جانبین کے مکاتیب بجنسہا نفحات الانس میں مولوی جامی علیہ الرحمہ نے نقل کیے ہیں۔ کشف الظنون میں آپ کا سال وفات سات سو تیس ۷۳۰ تحریر ہے (نفحات الانس)					
۱۲۷۳	۴۱۰	الشجرۃ الکرسینیہ فی احوال القدسیہ	لم یصرح المؤلف باسمہ		قلمی	۶۲	
		تقطیع کتابت ۴×۹ ، ۵×۱۸ انچھ۔ خط نسخ۔ کاغذ کشمیری۔ دوائر سرخی سے بنائے گئے ہیں۔ اُن کے اندر عبارت					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							سیاہی سے لکھی گئی ہے. تمام اوراق پر کرم خوردگی وپیوندکاری موجود ہے. کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا کتاب کے آخری صفحہ پر چھوٹی بڑی تین مہریں چسپاں ہیں. بڑی مہر علی مظفرخاں فدوی بادشاہ محمد شاہ غازی. نام کی ہے دو چھوٹی مہریں صاف پڑھنے میں نہیں آئیں. اول صفحہ پر یہ عبارت تحریر ہے. از کتب خانہ مولوی سلیم الدین خانصاحب. اس کتاب میں بڑے چھوٹے دوائر بنے ہوئے ہیں. ہر دائرہ میں اکابرین ومشائخین کا مختصر ترجمہ لکھا ہے. دائرہ کے ابتدا میں صاحب ترجمہ کا نام سرخی سے لکھ کر. اجمالی طور پر عربی عبارت میں سیاہی سے حال تحریر ہے. پہلا دائرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے شروع کیا ہے نسخہ ہذا کی ابتدا میں کتاب کے نام کی نسبت ایک جگہ (شجرۃ الکرسیہ فی احوال القدسیہ) لکھا ہے. دوسری جگہ. کرسی نامہ. جامع کتاب کا نام بھی معلوم نہیں ہوا. اس نام کی کتاب دوسرے کتب خانوں کی فہرست میں نہیں دیکھی گئی. کتاب قدیمی و پرانی معلوم ہوتی ہے.
۳۷۱۲	۳۱۱	کشف وجوہ الغرر لمعانی نظم الدرر ناتمام	مولٰنا کمال الدین عبد الرزاق الکاشی بن ابی الغنائم بن احمد المتوفی ۷۳۰ھ		قلمی	۸۶	
							تقطیع کتابت ۸ × ۴ انچ سطور ۱۵. خط نسخ اوسط درجہ کا. کاغذ انگریزی. کتابت سرخی وسیاہی سے. کاتب مولوی نجم النبی رامپوری کرم خوردگی وپیوندکاری سے محفوظ. اس کتاب کا اصل نسخہ جو ناقص و ناتمام ہے اسی فن کے نمبر ۲۰۷ پر درج ہے. نسخہ ہذا اسی کی نقل ہے. قصیدۂ تائیہ مولفہ ابن فارض حموی متوفی ۶۳۲ھ کی شرح ہے. اس قصیدہ کا نام شارح نے نظم الدرر لکھا ہے متن کی شرح لکھنے سے قبل کچھ فوائد ومباحث متعلقہ علم تصوف. مقدمہ کے طور پر بیان کیے ہیں. مجلد ہذا کے سارے اوراق میں مقدمہ ہی مذکور ہے. آخر میں صرف اول بیت کی شرح لکھنا شروع کی ہے. متن کے رموز واشارات کی نہایت واقفیت اور شائستگی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		سے تشریح کی ہے. شارح علام کو اس فن خاص سے بڑی مناسبت معلوم ہوتی ہے. عبارت ابتدائی صفحہ اول الحمد للہ الذی فلق بقدرتہ صبح الوجود عن غسق العدم فجعلہ آیۃ مبصرۃ. عبارت ورق آخر صفحہ ۵ فاذھمت الخ (حضرت شارح علیہ الرحمہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۱۴ پر تحریر ہو چکا ہے)					
۴۲۷۸	۴۱۲	ہدایۃ السالکین لسلوک صراط رب العالمین	مولانا محمد خواجہ بن عبد الرحمن القنوجی الرسول دار	معنون باسم عالمگیر بادشاہ غازی	قلمی	۲۲۲	
		تقطیع کتابت مع جدول ۶½×۳½-۴ انچ سطور ۱۳ خط نستعلیق اوسط درجہ کا. کاغذ دہلی مختصر لوح طلائی و رنگین پہلے اور دوسرے صفحہ پر جدول طلائی شنجرفی. آسمانی. باقی تمام صفحات پر صرف سرخ و آسمانی جدول ہے. کتابت سرخی و سیاہی سے. کاتب کا نام تحریر نہیں. تقریباً تمام اوراق پر پیوندکاری. آب سیدگی کا اثر ہے. کرم خوردگی خفیف. یہ کتاب خلوص عبادت. ترک ہوا. اہتمام احکام شرعیہ کے بیان میں ہے. سالک مبتدی کے واسطے مفید و نافع ہے. عبارت ابتدائی صفحہ ۲ کیف نحمدك یا من اعترف سید انبیائك بالعجز عن ثنائك الحری بجناب قدسك ... اما بعد فیقول العبد المذنب. خاتمہ صفحہ ۲۲۲ ولا تضیق علی نفسك و سیفك بل یستعمل الاقتصاد. مولف رحمہ اللہ. بادشاہ عالمگیر غازی کے زمانہ کے فضلا میں ہیں. اس کتاب کو بھی اسی بادشاہ کے نام پر معنون کیا ہے. آپ کا وطن اصلی قنوج ہے. سادات رسول کے ساتھ مشہور ہیں. بڑے فاضل. عارف. کامل. اخلاق حمیدہ. فضائل جزیلہ کے ساتھ متصف ہیں. حرمین شریفین تشریف لے گئے. وہاں کے مشائخ کبار کے فیض صحبت سے مستفیض ہو کر قنوج واپس تشریف لائے. اور یہیں قنوج میں وفات پائی. سال رحلت معلوم نہیں ہوا. مولوی عبد الشکور عرف رحمان علی نے اپنے تذکرہ میں حضرت مولف کا نام خواجہ محمد لکھا ہے. اور اس کتاب کے دیباجہ میں خود مولف نے اپنا اسم محمد خواجہ تحریر کیا ہے (تذکرہ علمائے ہند. فارسی)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۶۱	۴۱۳	غیث المواہب العلیہ بشرح الحکم العطائیہ مع الشرح الشرقاوی المجلد الاول والثانی	العلامۃ الامام الشیخ محمد بن ابراہیم المعروف بابن عباد النفری الرندی المغربی الشاذلی المتوفی سنہ ۷۹۲ ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۳ھ	صفحہ ۹۰ صفحہ ۹۵	
		الحکم العطائیہ۔ کی شرح ہے جس کے مولف علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن عبد الکریم بن عطاء اللہ السکندری۔ متوفی سنہ ۷۰۹ ہجری۔ ہیں۔ اس کتاب میں حضرت مولف رحمہ اللہ نے اپنے مریدین ومعتقدین خاص سے پند ونصائح کے ساتھ خطاب کیا ہے۔ شارح علیہ الرحمہ نے اجمالی مطالب کی تفصیل کی ہے اصل کتاب کو دو حصوں پر منقسم کرکے۔ جلد اوّل۔ جلد ثانی سے۔ نامزد کیا ہے۔ جلد اوّل کو صفحات ۹۰ اور جلد ثانی کو صفحات ۹۵ میں تمام کیا ہے۔ ابتدار جلد اوّل صفحہ ۲ قال العبد الفقیر الی اللہ تعالی المعتمد فی غفران ذنوبہ علی اللہ محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابراہیم۔ خاتمہ جلد اوّل صفحہ ۹۰ بظہور البشریہ۔ آغاز جلد دوم صفحہ ۲ سبحان من لم یجعل الدلیل علی اولیائہ خاتمہ جلد دوم صفحہ ۹۴۔ والحمد للہ رب العالمین شارح رحمہ اللہ سنہ ۷۳۳ ہجری بلدہ رندہ میں متولد ہوئے۔ چوتھی رجب سنہ ۷۹۲ ہجری میں فاس میں انتقال فرمایا۔ (فہرست کتب خانہ خدیویہ مصریہ)					
		شرح الحکم العطائیہ للشرقاوی	شیخ الاسلام الشیخ عبد اللہ بن حجازی بن ابراہیم الشافعی الشہیر بالشرقاوی المتوفی سنہ ۱۲۲۷ھ	سنہ ۱۲۰۴ھ			
		الحکم العطائیہ کی دوسری شرح ہے۔ کتاب متذکرۂ بالا کی دونوں جلدوں کے حاشیہ پر تحریر ہے۔ اس شرح میں زیادہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تفصیل وتطویل کو دخل نہیں دیا۔ صرف متن کے مطالب کی ضروری تو۔ تشریح کردی ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ جلد اول صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ عبارت خاتمہ جلد دوم صفحہ ۴۰ وانقر العباد الی اللہ عبد اللہ الشرقاوی الخلوتی وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم۔ شیخ الجامع الازہر علامہ شرقاوی۔ کا بلدہ (طویلہ) ہیں۔ جو قرین کے قریب ہی تقریباً گیارہ سو پچاس ۱۱۵۰ ہجری میں تولد ہوا۔ سن تمیز تک قرین میں مقیم رہے۔ یہاں حفظ قرآن شریف و ابتدائی تعلیم سے فراغت پائی۔ جب ہوشیار و جوان ہوئے۔ جامع ازہر کا رخ کیا۔ اس جگہ پہنچکر علوم ظاہری کی تحصیل میں مصروف ہوئے۔ علامہ حفنی۔ جوہری عطیۃ الاجہوری۔ محمد الفاسی۔ عمر الطلاوی۔ علی بن عربی مشہور بسقاط۔ وغیرہم آپ کے اساتذہ ہیں۔ علم ظاہری کی تکمیل کے بعد سلوک و طریقت میں شیخ محمود الکردی متوفی ۱۱۹۵ ہجری کی تعلیم سے فیضیاب ہوئے۔ ابتدائی زمانہ عسرت کے ساتھ بسر ہوا۔ آخر میں خوشحالی و یسر کا حصہ حاصل ہو گیا۔ اس شرح کے علاوہ آپ کے مصنفات میں۔ یہ کتابیں بھی معدود ہیں۔ حاشیہ علی التحریر۔ شرح نظم یحیٰی العمریطی۔ العقائد المشرقیہ مع الشرح شرح مختصر شرح۔ رسالہ عبد الفتاح العادلی فی العقائد۔ مختصر الشمائل مع الشرح۔ رسالہ فی لا الہ الا اللہ۔ شرح الحکم والوصایا الکردیہ۔ مختصر المغنی فی النحو۔ وغیر ذالک۔ بارہ سو ستائیس (۱۲۲۷ھ) ہجری۔ میں۔ رحلت فرمائی (عجائب الآثار فی التراجم والاخبار)					
۴۹۵۹	۴۱۴	الابریز۔ مع کتابین آخرین علی الحاشیہ	الجامع۔ الشیخ احمد بن المبارک اللمطی السجلماسی	۱۱۲۹ھ	مطبع مصر ۱۳۰۶ھ	۳۲۰	
		اس کتاب میں۔ شیخ احمد جامع کتاب ہذا نے ملفوظات اپنے شیخ کے جمع کیے ہیں۔ جن کا نام سید عبد العزیز بن مسعود بن احمد ہے۔ یہ بزرگ سیدنا حضرت حسن مجتبٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں ہیں۔ اس کتاب میں بہت سے نکات معرفت اور فوائد طریقت جمع ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فتح لاولیائہ طریق الوسائل خاتمہ صفحہ ۳۱۹۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۵					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		درر الغواص علی فتاوی سیدی علی الخواص	الشیخ العلامہ عبد الوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی ۹۷۳ھ	۹۵۵ھ ہجری			
		یہ نسخہ مسطورہ بالا کتاب کے حاشیہ پر ہے۔ حاشیہ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر حاشیہ صفحہ ۱۰۵ پر ختم ہوا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولف نے ان فوائد و مطالب کو جمع کیا ہے جو سیدی علی الخواص اپنے شیخ سے وقتاً فوقتاً استفادہ کیے ہیں یہ افادات طالبین کے واسطے بہت مفید ہیں۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ اللھم لا سہل الا ما جعلتہ سہلاً۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا نمبر ۱۱۶ پر اسی فن میں تحریر ہے۔					
		الجواہر والدرر	ایضاً	۹۴۲ھ			
		یہ کتاب بھی نسخہ مرقومہ بالا کے حاشیہ پر صفحہ ۱۰۵ سے صفحہ ۳۱۹ تک ہے۔ اس کتاب کے مضامین بھی سابق الذکر کتاب کے قریب قریب ہیں۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۱۰۵۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والتسلیم علی اشرف المرسلین۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۳۱۹ الی یوم الدین آمین آمین۔ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ بھی نمبر ۹ پر اسی فن میں درج ہے (شیخ عبد الوہاب شعرانی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۳۴ پر لکھا گیا)					
		الدرۃ الفاخرۃ	العارف الربانی المحقق الصمدانی مولانا عبد الرحمن بن احمد الجامی المتوفی ۸۹۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ		
		یہ رسالہ کتاب اساس التقدیس فن کلام مندرجہ نمبر ۳۲ کے ساتھ مجلد ہے۔ اس رسالہ میں وجود واجب تعالے کی تحقیق۔ مذہب صوفیہ، متکلمین، حکما کے موافق لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۰۴ الحمد للہ الذی تجلی بذاتہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لنفاتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۵۔ قدس اللہ اسرارھم۔					
		الدرۃ الفاخرۃ	العارف الربانی والمحقق الصمدانی مولنا عبدالرحمن بن احمد الجامی المتوفی ۸۹۸ھ ہجری		مطبوع مصر ۱۳۲۸ھ		
		یہ دوسرا نسخہ ہے۔ یہ بھی کتاب اساس التقدیس (مکرر) کے ساتھ فن کلام نمبر ۲۶۴ پر درج ہے۔ اس رسالہ کے دو قلمی نسخے نمبر ۹۰۱ اور نمبر ۱۱ فن کلام میں اور بھی ہیں۔ مولنا جامی قدس سرہٗ کے آبا واجداد کا اصلی وطن اصفہان ہے۔ مولنا کا تولد (قریہ جام) میں۔ آٹھ سو سترہ ہجری (۸۱۷ھ) کو ہوا۔ سلسلۂ نسب آپ کا۔ امام محمد شیبانی۔ شاگرد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے۔ ملتا ہے۔ آپ کا فضل و کمال آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے۔ ایک عالَم آپ کے کیف کلام سے مسرور ہو رہا ہے۔ آپ اُستاذ اساتذہ۔ اور امام ائمہ فن ہیں۔ لڑکپن ہی سے بزرگی و رشد کے آثار آپ میں نمایاں تھے ہنوز سن بلوغ کو پہونچنے نہیں پائے تھے کہ بہت سے ضروری علوم سے واقف ہوگئے ہرات میں۔ خواجہ علی سمرقندی کے درس میں داخل ہو کر تمام علوم ظاہری کی تکمیل کی۔ رسمی علوم کے کسب کے بعد سمرقند تشریف لائے۔ خواجہ سعدالدین کاشغری کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے انکی تعلیم کے موافق بجد ریاضت و مجاہدہ کیا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کی فیضِ صحبت سے۔ کمالِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ حرمین شریفین۔ بغداد۔ کربلا معلے۔ نجف اشرف۔ وغیرہ کا سفر کیا۔ اور ایک معتد بہ زمانہ اس مبارک سفر میں صرف کیا۔ اس سفر میں علاوہ زیارات اکابرین کے بہت سے اہل کمال کی صحبت سے بھی خیر و برکت حاصل کی۔ سلطان حسین۔ میر علی شیر۔ آپ کے خاص معتقدین میں ہیں مصنفات آپ کے چوالیس۔ موافق عددِ لفظِ جام بیان کیے گئے ہیں بعض نے مولفات کی تعداد چھپن بھی لکھی ہے۔ شرح کافیہ۔ سلسلۃ الذہب۔ تحفۃ الاحرار۔ سبحۃ الابرار۔ یوسف زلیخا۔ کلیات۔ وغیرہ۔ مشاہیر مصنفات میں ہیں۔ خواجہ عبید اللہ رحمہ اللہ کے وصال کے تین سال بعد					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اٹھارہ محرم (۹۰ھ) ہجری کو اکیاسی سال کی عمر میں خیابان ہرات میں انتقال فرمایا (شمع انجمن خزینۃ الاصفیا)					
۵۰۰۸	۳۱۵	غنیۃ الطالبین۔ الجزاء الاول و الثانی	حضرت غوث اعظم شیخ المشائخ محی الدین عبدالقادر بن صالح الجیلانی المتوفی ۵۶۱ھ		مطبوع مصر ۱۳۱۱ھ	صفحہ ۱۳۲ صفحہ ۱۳۶	
		حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مصنفات میں یہ مشہور کتاب ہے۔ اس میں مختلف مطالب لکھے گئے ہیں۔ طریقہ معرفت۔ حق سبحانہ تعالیٰ۔ معرفت آداب شرعیہ۔ بیان فرایض سنن۔ اخلاق صالحین۔ وغیرہ۔ اس مطبع میں پوری کتاب کے دو حصے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ حصہ اول کی ابتدا صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۳۲ تک۔ حصہ دوم کی ابتدا صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۳۶ تک۔ کتاب کی پوری فہرست اول حصہ کے ابتدا میں منضم ہے۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲ الحمد للّٰہ علی نعمائہ والصلوٰۃ علی سیدنا انبیائہ وعلی آلہ واحبائہ قال غوثنا الاعظم۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۱۳۲ وھذہ الفضیلۃ والمثوبۃ۔ ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۱۳۶ کل شئ من عجائب الدنیا والاخرۃ (حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ترجمہ فن اوراد نمبر ۱۶۹ پر تحریر ہے)					
۵۱۶۳	۳۱۶	اتحاف السادۃ المتقین (شرح) اسرار احیاء علوم الدین (مع) کتاب تعریف الاحیاء وغیرہ (الجزء الاول)	الشیخ ابو الفیض السید محمد بن محمد بن محمد بن عبدالرزاق الشہیر بمرتضیٰ الحسینی الزبیدی الحنفی۔ المتوفی ۱۲۰۵ھ	۱۱۹۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ	۴۷۴	
		کتاب احیاء العلوم مولفہ امام غزالی رحمہ اللہ متوفی ۵۰۵ھ ہجری کی شرح ہے۔ اصل متن کی چار جلدیں ہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

شارح علام نے چاروں مجلدوں کی اگرچہ تمام وکمال عبارت کا استیعاب نہیں کیا۔ مگر اکثر کلام کی شرح بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی ہے۔ متن کے غموض و رموز کی وضاحت نہایت خوبی سے کی ہے۔ احادیث جو متن میں مذکور ہیں۔ اُن کا تخریجہ حافظ محدثین کے طریق پر کیا ہے۔ اقوال علماء و عارفین کے اسانید بہم پہنچائے ہیں اس ربط و ضبط اور حسن وبی کے ساتھ اس متن کی دوسری شرح غالباً اس وقت تک تالیف نہیں ہوئی۔ تقریباً گیارہ سال کی مدت میں پوری شرح کی تالیف سے فراغت پائی۔ کَما قالَ فِی اٰخِرِ الکتابِ۔ وکانت مدة املائه مع شواغل الدهر وابلائه احدى عشر عاما الا اياما آخرها فى الخامسة من نهار الاحد خامس جمادى الثانيه من شهور سنة احدى بعد المائتين والف من هجرة من له العز والشرف۔ اس شرح کو شارح علام نے دس حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ مجلد ہذا پہلا حصہ ہے۔ جس میں ابتداءً امام غزالی رحمہ اللہ کی سوانح عمری بڑی تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھی ہے۔ امام کے حالات مفصلہ لکھنے کے بعد شرح کی ابتدا کی ہے۔ اس پہلے حصے کے حاشیہ صفحہ ۴۰ تک (کتاب تعریف الاحیاء) ہے۔ حاشیہ صفحہ ۴۱ سے صفحہ ۲۷۵ کے حاشیہ تک۔ (کتاب الاملاء فی اشکالات الاحیاء) کو حاشیہ کے اول حصہ میں لکھا ہے۔ اور نشان دیگر آخری حصہ میں (احیاء العلوم) کو شروع کیا ہے۔ جو تمام حصص کے حواشی پر برابر چلی گئی ہے۔ اس پہلے حصہ میں صرف کتاب العلم کی شرح ہے۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲ الحمد لله الذى احيا بذكره قلوب عباده العارفين خاتمہ حصہ اول صفحہ ۴۰۴ بخط ذلك فى يوم الجمعة بعد الصلوة لخمس بقين من محرم الحرام افتتاح سنة ثلاث وتسعين ومائة والف۔ مجلد ہذا اور جملہ حصص کے آخر میں فہرست ابواب بھی منضم ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۶۳	۳۱۷	اتحاف السادة المتقین شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجزء الثانی	الشیخ ابو الفیض السید محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق الشہیر بمرتضی الحسینی الزبیدی الحنفی المتوفی سنہ ۱۲۰۵ھ	سنہ ۱۱۹۷ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۱ھ	۴۲۹	
		دوسرا حصہ ہے۔ کتاب قواعد العقائد۔ کتاب اسرار الطہارة۔ کی شرح بڑی تحقیق وخوبی کے ساتھ لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ عبارت ختم صفحہ ۴۲۹ وکان الفراغ من تسوید ہ سحر لیلة الاربعاء سابع شہر رمضان (۱۱۹۷ھ) الے قول۔ ونعم الوکیل۔					
۵۱۶۳	۳۱۸	اتحاف السادة المتقین شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۸۶	
		تیسرا حصہ ہے۔ اس میں صرف کتاب اسرار الصلوة ومہا تہا۔ کی شرح کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ وصلے اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم اللہ ناصر کل صابر۔ ختم صفحہ ۴۸۶۔ ختام عام سبع وتسعین ومائة والف الی قول ونعم الوکیل۔					
ایضاً	۳۱۹	اتحاف السادة المتقین شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم (الجزء الرابع)	ایضاً	سنہ ۱۱۹۸ھ	ایضاً	۵۵۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		چوتھا حصہ ہے۔ اس میں کتاب اسرار الزکاۃ۔ کتاب اسرار الصوم۔ کتاب اسرار الحج ومہماتہ۔ کتاب آداب تلاوۃ القرآن۔ کی شرح ہے۔ عبارت ابتدا صفحہ ۲ بعد قول وصلی اللہ۔ الی قول تسلیما۔ الحمد للہ الذی انزل۔ عبارت ختم صفحہ ۵۵۰ من شہور سنۃ (۱۱۹۸) الی قول۔ ونعم الوکیل۔					
۵۱۶۳	۴۲۰	اتحاف السادۃ المتقین (شرح) اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجزء الخامس	الشیخ ابوالفیض السید محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق الشہیر بمرتضی الحسینی الزبیدی الحنفی المتوفی ۱۲۰۵ھ	سنہ ۱۱۹۹ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ	۵۱۰	
		پانچواں حصہ ہے۔ اس حصہ میں کتاب الاذکار والدعوات۔ کتاب ترتیب الاوراد وتفصیل احیاء اللیل کتاب آداب النکاح۔ کتاب آداب الکسب والمعاش۔ کی شرح بسط کے ساتھ کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول وصلی اللہ۔ الی قول یکل صابر۔ الحمد للہ مستحق الحمد ختم صفحہ ۵۱۰ من شہور سنہ ۱۱۹۹ الی قول۔ آمین۔					
ایضاً	۴۲۱	اتحاف السادۃ المتقین شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۷۴	
		چھٹا حصہ ہے اس میں ان کتب کی شرح ہے۔ کتاب الحلال والحرام۔ کتاب آداب الآخرۃ والصحبۃ والمعاشرۃ مع اصناف الخلق۔ کتاب آداب العزلۃ۔ کتاب آداب السفر۔ کتاب آداب السماع۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواہب الغنی ختم صفحہ ۵۷۴ من شہور سنہ (۱۱۹۹) الی قول۔ العلی العظیم۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۵۱۶۳</td><td>۴۲۲</td><td>اتحاف السادۃ المتقین شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجزء السابع</td><td>الشیخ ابوالفیض السید محمد بن محمد بن محمد بن عبدالرزاق الشہیر بمرتضے الحسینی الزبیدی الحنفی المتوفی سنہ ۱۲۰۵ھ</td><td>سنہ ۱۲۰۰ھ</td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۱ھ</td><td>۵۸۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ساتواں حصہ ہے۔اس میں پانچ کتب کی شرح ہے۔کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر۔کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ۔کتاب ریاضۃ النفس وتہذیب الاخلاق ومعالجات امراض القلب۔کتاب کسر الشہوتین شہوۃ البطن والفرج۔کتاب آفات اللسان۔آغاز صفحہ ۲ بعد قول وصلی اللہ الی قول کل صابر۔الحمد للہ الذی لا یستفتح۔ختم صفحہ ۵۸۲ من شہور سنۃ الف وماتین۔الی قول آمین۔</td></tr>
<tr><td>ایضاً</td><td>۴۲۳</td><td>اتحاف السادۃ المتقین شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) الاحیاء الجزء الثامن</td><td>ایضاً</td><td>سنہ ۱۲۰۲ھ</td><td>ایضاً</td><td>۶۳۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">آٹھواں حصہ ہے۔اس میں سات کتب کی شرح لکھی گئی ہے۔کتاب ذم الغضب والحقد والحسد۔کتاب ذم الدنیا۔کتاب البخل وذم حب المال۔کتاب ذم الجاہ والریاء۔کتاب ذم الکبر والعجب۔کتاب ذم الغرور۔کتاب التوبۃ۔آغاز صفحہ ۲ بعد قول وصلی اللہ الی تسلیما۔الحمد للہ الفرد الصمد۔ختم صفحہ ۶۳۴ من رجب الفرد الحرام سنہ (۱۲۰۲) الی قول العلی العظیم۔</td></tr>
</table>

نمبر جودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۶۳ھ	۴۲۴	اتحاف السادة المتقین (شرح) اسرار احیاء علوم الدین (مع الاحیاء) الجزء التاسع	الشیخ ابو الفیض السید محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق الشہیر بمرتضی الحسینی الزبیدی الحنفی۔ المتوفی ۱۲۰۵ھ	۱۲۰۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ	۶۹۸	
		نواں حصہ ہے۔ اس میں پانچ کتب کی شرح کی گئی ہے کتاب الصبر والشکر۔ کتاب الرجاء والخوف۔ کتاب الفقر والزہد۔ کتاب التوحید والتوکل۔ کتاب المحبة والشوق والانس والرضا۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول وصلی اللہ۔ الی کل صابر۔ الحمد للہ الذی جعل الحمد مفتاحا لذکرہ۔ ختم صفحہ افتتاح سنہ ۱۲۰۱ الے قول ومصلیا ومسلما۔					
ایضاً	۴۲۵	اتحاف السادة المتقین شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) الاحیاء (الجزء العاشر)	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۷۲	
		دسواں حصہ ہے۔ اس میں چار کتب کی شرح لکھ کر کتاب کو ختم کیا ہے۔ کتاب النیة والاخلاص۔ کتاب المراقبہ والمحاسبہ۔ کتاب التفکر والاعتبار۔ کتاب ذکر الموت وما بعدہ۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول وصلی اللہ۔ الی کل صابر۔ الحمد للہ الذی انس بذکرہ المخلصون خاتمہ صفحہ ۵۷۲ شہور سنہ احدی بعد المائتین والالف الے قول۔ وآلہ الکرام وسلم۔ حضرت شارح رحمہ اللہ کا ترجمہ فن اصول حدیث تحت کتاب نمبر ۳۳ تحریر ہے۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td>تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء</td><td>الفاضل العلامۃ الشیخ عبدالقادر بن شیخ عبداللہ بن شیخ عبداللہ العیدروس باعلوی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ رسالہ۔ کتاب اتحاف السادۃ المتقین۔ مرقومہ بالا کے جلد اول کے حاشیہ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر حاشیہ صفحہ ۴۴ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں احیاء العلوم کے فضائل امام غزالی کا ترجمہ بعض طاعنین کے جوابات لکھے گئے ہیں۔ مقدمہ۔ ایک مقصد و خاتمہ۔ پر۔ رسالہ کو منقسم کیا ہے المقدمۃ ذا عنوان الکتاب المقصد فی فضائلہ وبعض المدائح والثناء من الاکابر علیہ والجواب عما استشکل منہ وطعن بسببہ فیہ الخاتمہ فی ترجمۃ المصنف رضی اللہ عنہ۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ الذی وفق لاتقان خاتمہ حاشیہ صفحہ ۴۴ من تھوی اوید ک فانزل (مولف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الاملاء فی اشکالات الاحیاء</td><td>امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی (۵۰۵ھ)</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب اتحاف السادۃ المتقین کے۔ جلد اول کے۔ حاشیہ صفحہ ۴۱ سے شروع ہو کر حاشیہ صفحہ ۵۲ پر ختم ہوئی ہے۔ اس کتاب میں امام غزالی رحمہ اللہ نے۔ طاعنین فی کتاب الاحیاء سے خطاب کیا ہے۔ اور ان لوگوں کی کم فہمی و کوتاہی علم پر تنبیہ کی ہے۔ اور جن عبارات کے متعلق معترضین نے قرأۃ و مطالعہ سے ممانعت کی تھی۔ نہایت تحقیق و تفصیل کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ کتاب احیاء عیوب سے مبرا ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۴۱</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الحمد للہ علی ما خفض وعمم۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۵۲ وسلم تسلیما۔ والحمد للہ رب العالمین ؎					
		احیاء العلوم	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی۔ المتوفی ۵۰۵ھ ہجری				
		یہ کتاب اتحاف السادۃ المتقین کے جلد اوّل کے آخر حصہ حاشیہ صفحہ ۵۳ سے شروع ہوکر۔ دسویں جلد کے حاشیہ صفحہ ۷۰۱ پر ختم ہوئی ہے۔ مولانا مرتضیٰ حسینی زبیدی شارح احیاء العلوم نے شرح میں۔ عبارت متن کی تکمیل نہیں کی تھی۔ اس ضرورت سے شرح مذکور کے حواشی جملہ مجلدات پر یہ کتاب تمام وکمال چڑھائی گئی ہے۔					
۵۳۵۸	۴۲۶	کتاب التفکر والاعتبار	ایضاً		قلمی	۸۲	
		تقطیع کتابت ۹×۵ انچ۔ سطور پندرہ۔ کاغذ سفید انگریزی خط نسخ معمولی۔ کتابت سیاہی وسرخی سے کاتب نے اپنا پتہ نہیں لکھا۔ مختصر کتاب ہے مصنوعات میں چشم عبرت وتفکر سے دیکھنے اور غور کرنے کے فضائل ذکر کیئے گئے ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ مخلوق الٰہی پر غور کرنے سے معرفت خداوندی حاصل کی جائے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ الذی لم یقدر لانتہاء عزتہ نحوا خاتمہ صفحہ ۸۲ علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین (امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۱ کے تحت میں تحریر ہے)					
۵۳۹۹	۴۲۷	السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی	الشیخ السید محمد المکی بن سید مصطفیٰ بن عزوز	سنہ ۱۳۰۶ھ	مطبوعہ ۱۳۱۰ھ فی المطبعۃ التونسیہ	۱۸۶	
		بعض معاندین نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کلام۔ اور ان کے مناقب وغیرہ کے متعلق بطریق اعتراض					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							کچھ کلام کیا ہی۔ مولف نے اس کتاب میں اُس کے دندان شکن جوابات لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ حمداً لمن انار بصائر العارفین۔ عبارت ختم صفحہ ۱۰۵ فی ربیع الانور لیلۃ المولد النبوی سنہ ۱۳۰۹ھ ابتدا کتاب میں فہرست مضامین۔ آخر میں تقاریظ لکھی ہیں۔ فاضل مولف زمانہ حال کے فضلاء میں متعمات سے ہیں۔ آپ کو علوم عقلیہ ونقلیہ میں پوری دستگاہ حاصل ہی۔ اشیاخ متبرین او فضلاء محققین سے کسب علوم کیا ہی۔ تقریباً پچاس علمائے تونس۔ حرمین شریفین۔ مصر۔ وغیرہ نے جملہ فنون میں آپ کو اجازت عطا کی ہی۔ اس کتاب کے علاوہ۔ توحید وتجوید تفسیر قرآن۔ تصوف۔ فقہ۔ اصول۔ ہیئۃ۔ ادب۔ وغیرہ میں۔ بڑی چھوٹی تیس کتابوں کے قریب آپ کے تالیفات ہیں۔ اس کتاب کے طبع ہونے کے وقت تک آپ مسند تدریس وارشاد پر جلوہ گر تھے۔ نسأل اللہ ان یطیل عمرہٗ مجلد ہٰذا کے اول میں حضرت مولف کا ترجمہ کسی شخص نے لکھا ہی۔ مختصر حالُ اسی سے ماخوذ ہی۔
		رسالہ طاہر ہمدانی	العارف الصمدانی بابا طاہر الہمدانی المشہور بعریاں				
							یہ رسالہ فن حکمت عربی مجموعہ نمبر (۲) میں مجلد ہی۔ اس رسالہ میں کچھ اقوال صوفیانہ لکھے ہیں۔ عبارت آغاز قال رحمہ اللہ لیس لکتابی ھذا غایۃ۔ خاتمہ۔ وآلہ الطیبین الطاہرین۔ (بابا طاہر کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا)
		کلمات ذوقیہ	لم یصرح المولف باسمہ				
							یہ رسالہ فن کلام عربی مجموعہ نمبری ۸۰۶ھ میں مجلد ہی۔ مختصر رسالہ ہی۔ تجرید کے فوائد اور قطع تعلقات کے منافع لکھے ہیں آغاز صفحہ ۱۰۲ کلمات ذوقیۃ ونکات شوقیۃ خاتمہ صفحہ ۱۱۰۔ تم بحسن اللہ وتوفیقہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الشیخ ابو سعید ابو الخیر الی الشیخ ابو علی سینا مع الجواب					
		یہ رسالہ بھی فن کلام عربی مجموعہ نمبری ۸۶ھ میں مجلد ہی۔ دو مکتوبوں کا مجموعہ ہی۔ پہلا مکتوب ابو سعید نے شیخ ابو علی سینا کو تصفیہ قلب وغیرہ کے باب میں لکھا ہی۔ دوسرا مکتوب اس کا جواب ہی شیخ بوعلی سینا کی طرف سے آغاز صفحہ ۱۱۰ ایہا العالم وفقک اللہ خاتمہ صفحہ ۱۱۴ و السلام علی محمد۔					

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ جلد نمبر ۳۱، فہرست اول فن اخلاق

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۵۶۰۰</td><td>۳۲</td><td>الوسیلۃ الفاخرہ فی سلطنۃ الدنیا والآخرہ</td><td>الشیخ علی بن حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خان متقی المتوفی سنہ ۹۷۵ھ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت مع باریکا ۱۰ × ۷ اِنچ - سطر ۱۵ - خط و کاغذ عرب - عنوان شنجرف اول صفحہ پر دائرہ رنگین - جدول و باریکا رنگین نام کاتب تحریر نہیں ہے - سلاطین و والیان ملک کے واسطے نصائح اور آداب مملکت بہت خوبی سے منضبط کیے ہیں - آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین ... اما بعد فہذہ رسالۃ فی نصائح الملوک - خاتمہ صفحہ ۱۳ - والحمد للہ رب العالمین مصنف کا ترجمہ فن حدیث عربی نمبر ۲۶۲ پر درج ہے</td></tr>
<tr><td>۱۳۷۲</td><td>۳۳</td><td>الابتہاج بنور السراج الجزء الاول والثانی</td><td>السید احمد بن المامون الحسنی العلوی البلغیثی</td><td>سنہ ۱۳۱۳ھ</td><td>مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ</td><td>صفحہ ۲۹۳ / ۲۳۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">سراج طلاب العلوم کی شرح ہے جس کو ابی حامد السید العربی بن عبداللہ بن ابی یحیٰ مساری نے نظم میں تالیف کیا ہے۔ یہ کتاب بہت سے فوائد اور مباحث کا ذخیرہ ہے - حالات تاریخیہ - مقالات ادبیہ مسائل فقہیہ - آداب اخلاقیہ وغیرہ اس کتاب میں جمع کیے گئے ہیں - بہت مفید اور نافع کتاب ہے کتاب ہذا کا مجموعی حیثیت سے تو فن اخلاق میں ہونا زیادہ موزوں نہیں مگر بعض بیانات اس میں ضرور ایسے ہیں جن کو اخلاق سے مناسبت ہے - اسی وجہ سے یہ کتاب اس فن میں رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ قدیمی رجسٹر کتب خانہ میں یہ کتاب فن اخلاق میں رکھی گئی ہے - اس اشکال کی وجہ سے بھی اس کتاب کو اخلاق ہی میں رکھا حضرت شارح نے اس کتاب کی شرح بہت تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھی ہے - پہلے اصل متن نظم کی لفظی تحقیق کرتے ہیں پھر مطلب کو نہایت آسان بیان سے ادا کرتے کتاب کو دو حصوں پر منقسم کیا ہے - اس مجلد میں دونوں حصے علیحدہ علیحدہ موجود ہیں - فاضل شارح کو ماتن و ناظم کتاب کی تفصیلی تحقیق نہیں ہوئی خطبے میں لکھتے ہیں :- انی فحصت الفحص الشدید</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بجھد جھید عن التواریخ المتاخرین فلم اجد احداً منھم ذکر ترجمۃ لناظمہ رحمہ اللہ - دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔ وکان معاصر العلامۃ الرھونی وقد وقعت لہ معہ قضایا ولطائف - بعض قضایا کو (جن میں مولف کتاب سے گفتگو ہوئی) لکھکر تحریر کرتے ہیں وذالک وسط المحرم سنۃ اربع ومائتین والف - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ناظم شروع تیرہویں صدی کے فضلا میں ہیں - آغاز عبارت جلد اول صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی جعل الادب اشرف حلیۃ واکمل زینۃ خاتمہ جلد اوّل صفحہ ۲۹۲ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم - ابتدا جلد دوم صفحہ ۲ - باب آداب المدارس خاتمہ جلد دوم صفحہ ۲۲۰ کمل نور السراج دونوں جلدوں کے اول میں فہرست ابواب منضم ہے - شارح اسی زمانہ کے فضلا میں سے ہیں -

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۶۷	۴۴	الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ	استاذ ابوالفرج علی بن الحسین بن ہندو المتوفی سنہ ۴۱۰ھ		مطبوع ۱۳۱۸ھ مصر مطابق ۱۹۰۰ء	۱۳۰	

اس کتاب میں تہذیب اخلاق - طرق سیاست - ادب اور نصائح وغیرہ لکھے ہیں جن کو بڑے بڑے حکما - اور فضلا کے کلام سے اخذ کیا ہے - بیحد مفید کتاب ہے - عبارت آغاز صفحہ ۰ - قال الاستاذ ابوالفرج علی بن الحسین بن ھندو رحمۃ اللہ علیہ سأل الصدیق الاثیر والنجیب الخطیر ......
کما وصل بالادیب - خاتمہ صفحہ ۱۳۰ - فان سکت ولم یبتدئہ عاد بھما -

حکیم ابوالفرج - علوم حکمیہ کے بڑے فاضل اور فنون طبیہ کے اعلیٰ درجہ کے طبیب - اشعار عربیہ میں مشاہیر شعراء سے فائق اور مضامین ادبیہ میں - اُدبار کاملین سے رائق - بلاغت میں فرید دھر - براعت میں یکتا ر زمانہ ہیں - کتابت کے کام میں بھی ید طولیٰ حاصل تھا - صناعت طب اور علم حکمت میں - شیخ ابی الخیر الحسن - المشہور بابن الخمار کے شاگرد ہیں - شیخ کے جملہ تلامذہ اور عام طلبہ

نمبر موجودات	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہیں۔ خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ۔ بہت بڑا دیوان عربی میں مفتاح الطب۔ المقالۃ المشوقۃ فی المدخل الی علم الفلسفۃ ان کے تالیفات میں ہیں (عیون الانباء فی تاریخ الاطباء) نسخہ ہذا کے شروع میں ان کا سال وفات سنہ ۴۰۸ھ کشف الظنون کے حوالہ سے لکھا ہے۔ اس کتب خانہ میں کشف الظنون کے دو نسخے موجود ہیں۔ مصری۔ اور مطبوعہ لندن۔ ان دونوں نسخوں میں مفتاح الطب کے تحت میں سال وفات چار سو دس (۴۱۰ھ) تحریر ہیں جو ظاہرا ٹھیک معلوم ہوتے ہیں۔					
۱۰۲۲	۳۵	کتاب المخلاۃ مع کتاب سکردان السلطان	الشیخ بہاء الدین محمد بن الحسین بن عبد الصمد العاملی۔ المتوفی سنہ ۱۰۳۱ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۱۷ھ مصر	۲۹۲	
		کتاب المخلاۃ۔ کشکول کے۔ انداز پر ہے۔ علوم مختلفہ سے نوادرات کو اخذ کرکے جمع کیا ہے اس تالیف وجمع سے غرض وعظ و نصیحت ہے۔ آغاز صفحہ ۲ وبہ نستعین الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین۔ والصلاۃ والسلام...... اما بعد فقد قال معاذ بن جبل عبارت خاتمہ صفحہ ۲۹۲ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولف کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر ۲۹۴ پر درج ہے۔					
		سکردان السلطان	الشیخ شہاب الدین ابن العباس احمد بن یحیی بن ابی بکر الشہیر بابن حجلہ المغربی التلمسانی الحنفی المولود ۷۲۵ھ والمتوفی سنہ ۷۷۶ھ	سنہ ۷۵۰ھ			

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب متذکرۂ بالا کے حاشیہ پر ہی۔ اس کتاب کا ایک نسخہ مطبوعہ مصر۔ فن تاریخ عربی نمبر ۱۴۵ پر درج ہی اس لحاظ سے نسخہ ہذا بھی تاریخ کے فن میں۔ بعد نمبر (۱۴۵) کے لکھا گیا ہی۔					
۱۹۰۱	۳۶	بدایۃ الہدایہ	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی سنہ ۵۰۵ھ		قلمی سنہ ۱۲۱۱ھ	۲۲۲	
		تقطیع کتاب ½ ۶ × ½ ۴ انچ۔ سطور گیارہ۔ جدول وباریکا رنگین خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری عنوان شنجرف۔ کاتب عبداللہ بن احمد بن فضل۔ تمام اوراق پر کرمخوردگی زیادہ اور پیوندکاری قلیل ہے ابتدائی صفحہ پر محمد شکور نام کی چھوٹی سی مہر چپاں ہی۔ اس کتاب میں مواعظ اور عبادات کے طریقے عمدہ عنوان سے لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ حق حمدہ ۔۔۔۔ والصلوٰۃ ۔۔۔۔ اما بعد فاعلم۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۱۰ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم الی قول والحمد للہ رب العالمین۔ مصنف کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۶۰ پر درج ہی۔					
۲۰۵۲	۳۷	کتاب الاخلاق	الشیخ الاکبر ابوبکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی المتوفی سنہ ۶۳۸ ہجری		مطبوعہ مصر	۶۰	
		اس کتاب میں۔ خلق کی تعریف۔ انواع و اقسام۔ اخلاق محمودہ و مذمومہ کا ذکر ہی۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا اعلم					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ان الانسان من بین خاتمہ صفحہ ۰ ۔ نختم القول بتھذیب الاخلاق الی قول محمد و الہ وصحبہ مصنف کا ترجمہ فن سلوک عربی کے نمبر ۳۰ پر درج ہے۔					
۲۶۹۴	۳۸	التبر المسبوک فی نصائح الملوک	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی سنہ ۵۰۵ھ		مطبع سنہ ۱۳۱۷ مصر	۱۳۳	
		اصل کتاب فارسی زبان میں ہے امام غزالی رحمۃ اللہ نے یہ کتاب سلطان محمد بن ملک شاہ سلجوقی کے لئے تالیف کی ہے اور اس میں بہت سے نصائح سلاطین کے واسطے لکھے۔ کسی شخص نے رجوغالباً امام رحمۃ اللہ کے شاگرد ہوں گے، اس کو معرب کیا ہے۔ یہ کتاب ترکی زبان میں بھی مترجم ہو گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی انعامہ وافضالہ والصلوٰۃ والسلام.... وبعد فانہ سالنی۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۳۔ مدد الاوقات والساعات۔ امام غزالی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۲۶ پر درج ہے۔					
۲۶۸۱	۳۹	السیاسۃ الشرعیہ فی الراعی والرعیہ	الامام تقی الدین شیخ الاسلام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیۃ الحرانی المتوفی سنہ ۷۲۸ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ مصر	۸۰	
		اس کتاب میں سیاست مدنیہ کو موافق سیاسۃ شرعیہ کے لکھا ہے۔ حقوق سلطان بر رعیت و رعیت پر ضروری					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہیں اور حقوق رعیت جو سلطان پر واجب ہیں اُن کو تفصیلاً لکھا ہے۔ آغاز کتاب بعد عبارت الحاقی صفحہ ٢۔ الحمد للہ الذی ارسل رسلہ بالبینات وانزل ..... واشہد ان لا الہ الا اللہ۔ خاتمہ صفحہ ٨٠ دائماً الی یوم الدین۔ مولف کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ١٥٨ پر درج ہے۔					
٢٦٨٣	٤٠	مداواۃ النفوس	علامہ ابو محمد علی بن احمد المعروف بابن الحزم الظاہری الاندلسی المتوفی ٤٥٦ھ ہجری		مطبوعہ مصر	٧٨	
		اس کتاب میں اکتساب فضائل اور اجتناب رذائل کے طریقے بڑی خوبی کے ساتھ لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ٢ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ علی عظیم منتہ وصلی اللہ ..... اما بعد فانی جمعت خاتمہ صفحہ ٧٨ ابداً الی یوم الدین۔ مصنف کا ترجمہ فن کلام عربی میں نمبر ٣٢٨ پر لکھا گیا۔					
٢٦٧٨	٤١	تہذیب الاخلاق مع کتاب الآداب فی الدین	الشیخ امام الحکیم ابی علی احمد بن محمد بن یعقوب بن مسکویہ المتوفی ٤٢١ھ		مطبوعہ ١٣٢٢ھ مصر	٧٢	
		اس کتاب میں درستی اخلاق جمیلہ اور احتراز افعال ذمیمہ کے وجوہ و اسباب لکھے گئے ہیں ابتدا صفحہ ٢۔ اللّٰھمّ انا نتوجہ الیک ولنعی نحوک خاتمہ صفحہ ٧٢۔ وحسبنا اللہ ونعم المعین۔ مصنف کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ٣٦٤ پر تحریر ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الادب فی الدین	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ ہجری				
		کتاب مرقومۂ بالا کے حاشیہ پر ہی۔ اس کتاب میں تہذیب اخلاق۔ تدبیر منزل کے آداب کی شرعی پیرایہ میں تعلیم ہی۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلقنا واکمل خلقنا۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۷۲ النبی الامین۔ آمین۔					
۲۶۷۳	۴۲	میزان العمل	ایضاً		مطبوعہ مصر	۲۳۰	
		یہ کتاب اخلاقی تعلیم کے واسطے کافی ووافی ہی۔ شروع میں سعادت اُخرویہ کے فوائد۔ اُس کے حصول کی ترغیب لکھکر۔ اُس کے موقوف علیہ علم وعمل کے حاصل کرنے کے طریقے نہایت سہولیت کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قال الشیخ الامام الھمام حجۃ الاسلام ..... لما کانت السعادۃ (الخ) خاتمہ صفحہ ۲۱۸ انہ سمیع مجیب۔ آخر میں۔ غلطنامہ۔ اور فہرست ابواب بھی منضم ہی مصنف کا ترجمہ اس کے نمبر ۹ پر ہی					
۲۶۱۰	۴۳	التبر المنسبک فی تدبیر الملک	الشیخ العالم علی بن الاہوازی الحنفی		مطبوعہ ۱۳۱۷ھ مصر مطابق ۱۹۰۰ء	۵۰۲	
		اس کتاب میں اُن اخلاق واوصاف کا ذکر ہی جو سلاطین وولاۃ کے واسطے ضروری ہیں۔ آغاز صفحہ صفحہ ۳۔ الحمد للہ العلی الکبیر السمیع البصیر...... وبعد فقد استخرت اللہ تعالیٰ فی جمع ھذا الکتاب دمولف کا حال معلوم نہیں ہوا۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۳۰	۴۴	اسباب ونتائج	محمد علی۔ کامل	سنہ ۱۳۱۶ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۶ھ مصر	۸۳	
		مصری اخبار المویدمیں اخلاق ومواعظ کے متعلق جو مضامین متفرق طور پر شائع ہوتے تھے۔ مولف نے اس کتاب میں یکجا ئی کرکے اپنے مطبع میں اس کو چھاپا ہی۔					
۲۰۳۱	۴۵	حیات الزوجین	مولانا عبد اللطیف مصطفےٰ		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ھ (مصر)	۲۵۶	
		اس کتاب میں زوجین کے باہمی تعلقات وحقوق کو شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہی۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی جمیع انبیائہ والمرسلین وعلی آلہم...... مقدمہ اما بعد فان الزواج رکن۔ مولف زمانۂ حال کے فضلا میں سے ہیں۔					
۲۰۳۲	۴۶	فلسفۃ العمر	مولانا صالح حمدی حماد		مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ھ مصر مطابق سنہ ۱۹۰۴ء	۱۴۱	
		فرانسیسی زبان کی کتاب کا ترجمہ ہی۔ اس کتاب میں عمر انسانی کے چاروں ادوار۔ لڑکپن۔ جوانی۔ ادھیڑ پن بڑھاپے کے متعلق فلسفہ بیان کیا گیا ہی۔ آغاز صفحہ ۵۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلاۃ والسلام علی افصح الفصحاء وابلغ البلغا وبعد فقد عثرت ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۱۔ علی سید نا محمد۔ مترجم زمانہ حال کے فضلا میں سے ہیں۔ کونٹ دی سیجر (Le comte de Ségur) کی کتاب سے ترجمہ کیا ہی۔ کونٹ مذکور سنہ ۱۷۵۳ء میں پیرس میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۳۰ء میں مرا۔ روس میں سفیر بھی رہا۔ اس کی متعدد کتابیں ادب وتاریخ اور سیاست میں ہیں۔					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۲۸۹۹</td><td>۴۷</td><td>التربیۃ مترجم</td><td>محمد السباعی</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۹۰۸ء مطبع جریدہ</td><td>۱۴۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">انگریزی کتاب کا ترجمہ ہی۔ اصل کتاب ہربرٹ اسپنسر متوفی ۱۹۰۳ء کی تالیف ہی جس میں تربیت کے متعلق تعلیم کی ہی۔ محمد السباعی نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا آغاز صفحہ ۳۔ انفس المعارف کانت الزینۃ اسبق عہداً خاتمہ صفحہ ۱۴۳ وثبت لمو دیہ الثواب۔</td></tr>
<tr><td>۲۹۰۰</td><td>۴۸</td><td>عفۃ الاولاد</td><td>سلیم خوری</td><td></td><td>مطبوع ۱۹۰۸ء مطبع جریدہ</td><td>۱۴۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب انگریزی کتاب سے معرب کی گئی ہی۔ اصل کتاب کے مولف دسلفانوس استاول ہیں۔ اس کتاب میں اولاد و والدین کے متعلق مناسب امور بتائے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۵ الی الوالدین قلیل ہم الاباء والامہات خاتمہ صفحہ ۱۴۰ باذن مسجل من مولفہا۔ مولف و معرب زمانہ حال کے ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۲۹۰۱</td><td>۴۹</td><td>روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء</td><td>ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن معاذ بن معبد البستی المتوفی ۳۵۴ھ</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مصر</td><td>۲۶۷</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">فن اخلاق میں اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ جس قدر کتب اس فن میں مدون ہیں۔ اُن میں اعظم الکتب ہے یہ کتاب آداب دنیوی اور سعادت اخری کے واسطے مجسم معلم ہے۔ اس کے مضامین اخبار صحیحہ اور آثار مستندہ سے مرتب کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ اوّل بعد عبارت الحاتی الحمد للہ المتفرد بوحدانیۃ الالوہیۃ المتعزز اما بعد فان الزمان خاتمہ صفحہ ۲۶۷ والحمد للہ رب العالمین</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ابن حبانؒ۔ امام جلیل القدر، حافظ حدیث خیر البشر۔ عالم بعدیل۔ صاحب تصانیف انواع وتقاسیم وجرح و تعدیل افضل واتقین۔ اکمل فقہاء دین ہیں۔ علم حدیث ہیں ان کے شیخ ابی خزیمۃ ہیں۔ ابی خزیمۃ کے علاوہ کثیر مشائخ سے سماعت کی ہے۔ جن کا عدد ایک ہزار تک بیان کیا گیا ہے۔ اجل فضلاء اور اکمل فقہاء آپ کے تلامذہ ہیں ہیں۔ علوم دینیہ کے علاوہ طب۔ نجوم تاریخ وغیرہ میں بھی آپ کو کامل دسترس اور پوری مہارت ہے۔ بہت سے مقامات کا سفر اور اطراف واکناف عالم کی سیاحت کی۔ نیشاپور بھی کئی مرتبہ آمد و رفت کا اتفاق ہوا۔ ایک زمانہ تک سمرقند میں جو ان کا اصلی وطن ہے عہدۂ قضا پر مامور رہے۔ شافعی مذہب تھا۔ ماہ شوال میں تین سو چوّن (۳۵۴ھ) ہجری میں رحلت فرمائی۔ (طبقات الشافعیہ للسبکی، دائرۃ المعارف)</td></tr>
<tr><td>۲۹۸۸</td><td>۵۰</td><td>النظام والاسلام</td><td>الشیخ طنطاوی جوہری</td><td></td><td>مطبوعہ ۱۳۲۱ھ مصر</td><td>۲۳۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اس کتاب میں مضامین متنوعہ مذکور ہیں۔ نظام عالم۔ کیفیت قسم۔ قصص قرآن۔ ذکر امورات ضروری متعلق۔ ملوک۔ روساء، حکام۔ علماء وغیرہ۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فان بھجۃ العلماء ...... واول داع۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۹۔ وآلہ وصحبہ وسلم۔ مؤلف نے اس کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ ٹائیٹل پیج پر، اسم کتاب کے بعد صرف اس قدر لکھا ہے تالیف الشیخ طنطاوی جوہری۔ طنطہ مصر اسفل میں قاہرہ سے ۹۰ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۵۲	۵۱	فلسفۃ الاسلام ومدنیۃ القرآن الجزء الاول	احمد بدوی النفاش حکیم و فیلسوف ربانی المولود ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۸۸۹ء		مطبوعہ ۱۳۵۳ھ مصر	۲۰۰	

یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ امۃ اسلامیہ کے تنزل و انحطاط کی وجہ صرف صراط مستقیم اور اتباع قرآن کریم سے انحراف ہے۔ قرآن شریف کے متبعین ہمیشہ مدارج علیا پر فائز ہوتے ہیں۔ اس بیان کو بہت سی تمہیدات و تفاصیل کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین لا الٰہ الا الواحد الحق المبین خلقنا سبحانہ...... وبعد فقد نظرت۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۲ من اقرب طریق۔ کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۵۲	۵۲	فلسفۃ الاسلام ومدنیۃ القرآن الجزء الثانی	ایضاً		ایضاً	۱۶۸	

یہ دوسرا حصہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۔ اذا نتعلم للدین یوجد کثیر من المسلمین خاتمہ صفحہ ۱۶۵۔ لایماثلھا عزۃ اوکمال اس حصہ کے آخر میں بھی فہرست مضامین شامل ہے۔ ابتدائی صفحہ پر حضرت مولف کا فوٹو بھی ہے۔ مولف کتاب زمانہ حال کے فضلا دین ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۱۲	۵۳	عیون الاخبار	الشیخ ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری المروزی۔ المتوفی سنہ ۲۷۶ھ		مطبوعہ سنہ ۱۳۴۳ھ مصر	۹۳	

یہ کتاب پوری تو بڑی ضخیم اور مجلد کبیر ہے۔ ابواب کثیرہ۔ اور دس کتب پر اس کو منقسم کیا ہے الاوّل کتاب السلطان۔ الثانی الحرب۔ الثالث السودد۔ الرابع الطبائع والاخلاق۔ الخامس العلم السادس الزہد۔ السابع الاخوان۔ الثامن الحوائج۔ التاسع الطعام۔ العاشر النساء مجلد ہذا صرف کتاب السلطان ہے اس میں سلاطین وسلطنت کے متعلق ضروری امور کی تعلیم کی گئی ہے عدل وظلم وغیرہ کا حسن قبح۔ عمال وغیرہ کی ماموری اور ان کے کام کی نگہداشت کا طریقہ۔ سیاسی کاموں کا نظم ونسق بڑی وضاحت وخوبی سے لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ الذی یعجز بلاؤہ صفتہ الواصفین وتفوت الائہ .... اما بعد فان للہ فی کل نعمۃ خاتمہ صفحہ ۹۳ بان یکون احد اشکر لہ منک (ابن قتیبہ کا ترجمہ فن حدیث عربی نمبر ۵۱۰ کے تحت میں لکھا گیا)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۰۰	۵۴	معنی الحیات	معرب۔ ودیع افندی البستانی	سنہ ۱۹۰۹ء مطابق سنہ ۱۳۲۶ھ	مطبوعہ سنہ ۱۹۱۲ء مصر	۱۵۲	

انگریزی کتاب مولفہ (اللورد افبری) کو معرب کیا ہے۔ اس کتاب میں معاش ومعاد کے متعلق ضروری ہدایتیں لکھی ہیں آغاز صفحہ ۱۲۔ الفصل الاول المسئلۃ العظمے ای شی احب للانسان..... وان الذین یعیشون۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۲ معنی الحیات وحب اللہ والبشر۔ کتاب کے اول میں۔ مولف۔ معرب دونوں کے فوٹو دیے ہیں (مولف ومعرب دونوں موجودہ زمانہ کے ممتاز اشخاص ہیں نسخہ ہذا کے طبع کے وقت دونوں بقید حیات تھے)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۲۷	۵۵	واسطۃ السلوک فی سیاسۃ الملوک	السلطان ابوحمو موسیٰ بن یوسف بن زیان العبد الوادی		مطبوعہ ۱۲۶۹ھ مطبعۃ الدولۃ التونسیہ	۱۷۵	

اس کتاب میں حضرت مولف نے۔ اپنے صاحبزادہ کے واسطے جو ولیعہد وقت اور ان کے بعد ان کا جانشین ہونے والا تھا چند وصایائے سیاسیہ جو سلطنت و سلطان کے واسطے ضروری اور سبب آسایش دینی و دنیوی ہیں قلمبند کیے ہیں۔ پوری کتاب کی چار ابواب پر تقسیم ہے۔ الباب الاول فی قواعد الملک والوصایا والاداب۔ الباب الثانی فی قواعد الملک وارکانہ۔ الباب الثالث فی الاوصاف التی ھی نظام الملک وارکانہ۔ الباب الرابع فی الفراسۃ۔ عبارت آغاز صفحہ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ۔ خاتمہ صفحہ ۔۔۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اس کتاب کا مولف شہر تلمسان کا بادشاہ بنی زیان کی نسل سے تھا۔ یہ بادشاہ شاعری کے مذاق کی بھی چاشنی رکھتا تھا۔ ہرسال حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میلاد مبارک بڑی دھوم دھام اور فراخ حوصلگی کے ساتھ کرتا۔ اور اس مبارک مجلس میں اسنے بھی قصائد نعتیہ پڑھا کرتا تھا۔ اس سے زیادہ اس کا تفصیلی حال معلوم نہیں ہوا۔ (تلمسان) ایک جزیرہ ہے افریقہ میں جو ترکی اقتدار سے نکلکر فرانسیسیوں کے قبضے میں ہے۔ اس جزیرہ کے آخری حکمران بنی زیان تھے (معجم البلدان)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۶۹۳۶	۵۶	تخریج الوصایا من خبایا الزوایا	مولنا علی حسن بن السید نواب صدیق حسن خاں المولود سنہ ۱۲۸۳ھ	سنہ ۱۳۰۲ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ھ مصر	۵۳	

اس کتاب میں۔ وصایا۔ نصائح۔ کتاب سنت۔ اقوال صالحین سے لکھے ہیں۔ جو بیحد مفید اور موجب صلاح دارین ہیں۔ ایک مقدمہ اور تین ابواب پر کتاب کو منقسم کیا ہے۔ مقدمہ میں۔ وصیت کے معنی۔ اور اُس کا

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">حکم لکھا ہے۔ پہلے باب میں وہ وصایا ہیں۔ جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ دوسرے باب میں وصایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے تیسرے باب میں ان نصائح اور وصایا کو قلمبند کیا ہے جن کو شیخ اکبر قدس سرہٗ نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اوصیٰ عبادہ فی کتابہ العزیز بوصایا..... و بعد فہذہ رسالۃ مختصرۃ خاتمہ صفحہ ۵۲ وھذا آخر الکتاب۔ الیٰ قول۔ الھجریۃ القدسیۃ مولف کتاب۔ نواب صدیق حسن خاں رئیس بھوپال کے دوسرے فرزند ہیں۔ چوتھی ربیع الآخر شب جمعہ بارہ سو تراسی (۱۲۸۳ھ) ہجری میں۔ بھوپال میں آپ کا تولد ہوا۔ بڑے ذکی الطبع و فہیم شخص ہیں۔ تمام کتب درسیہ سے تھوڑے سن میں فراغت حاصل کر لی۔ تالیفات کا بہت شوق ہے۔ ایک مدت سے لکھنؤ قیام پذیر ہیں۔ سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔</td></tr>
<tr><td>۳۹۲۶</td><td>۵۷</td><td>حیاتنا الادبیۃ</td><td>مولٰنا صالح حمدی حماد</td><td>سنہ ۱۳۲۵ھ</td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۳۱ھ</td><td>۲۵۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ تینوں رسائل کا موضوع واحد۔ اور مولف ایک ہی شخص ہیں۔ تہذیب اخلاق۔ سیاست مدنیہ۔ تربیۃ نفس کے متعلق۔ امور واجبہ کو قلمبند کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ الذی جعل الادب مرقاۃ النفوس وغذاء الارواح..... اما بعد فہذہ رسالۃ علی طریقۃ۔ خاتمہ رسالہ آخرین صفحہ ۲۵۲۔ مولف کتاب الحیاۃ البسیطۃ۔ مولف اسی زمانہ کے فضلا میں سے ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۳۹۵۵</td><td>۵۸</td><td>عقود اللجین فی بیان حقوق الزوجین</td><td>الفاضل الشیخ محمد بن عمر بن عربی بن علی نووی</td><td>سنہ ۱۲۹۴ھ</td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۳۱ھ</td><td>۲۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ کتاب ایک رسالہ کی شرح ہے جس کا مولف دائرۂ خفا میں مخفوف ہے۔ اس رسالہ کے مولف نے حقوق زوجین کی شرعی مراعات کے ساتھ تصویر دکھائی ہے۔ زوجین کے باہمی تعلقات۔ اور معاملات کو مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے موافق۔ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا ہے شارح نے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بھی عبارت متن کی تشریح و تفصیل میں کوتاہی نہیں کی اس موضوع خاص میں یہ مختصر کتاب بہت مفید ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قال الفقیر الی رحمۃ الرب الغفار محمد المعتارف بالاوزار۔ الی قول الحمد للہ کما ینبغی لہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۱ تاب اللہ علیھم۔ امین۔ حضرت شارح چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔					
۳۹۳۱	۵۹	طبائع الاستبداد و مصارع الاستعباد	السید عبدالرحمٰن الکواکبی الملقب بالسید الفراتی		مطبوعہ مصر	۱۲۷	
		یہ کتاب مولفات جدیدہ میں ہے۔ بحث استبداد کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی سائر۔۔۔۔ وبعد فاقول وانا۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۷ بل الناس ھم انفسھم یظلمون (حضرت مولف زمانۂ حال کے اکابرین میں ہیں۔					
۳۹۲۶	۶۰	المدنیۃ والاسلام	محمد فرید وجدی		مطبوعہ مصر ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۲ء	۱۳۰	
		یہ کتاب تالیفات جدیدہ میں ہے۔ تہذیب نفس اور تمدنی امورات کو بڑی خوبی کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا۔۔۔۔ اما بعد فانہ لا یخفی۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۰ وسلم تسلیما کثیرا (مولف زمانہ حال کے علماء میں معدود ہیں۔					
۳۲۰۶	۶۱	آداب و عوائد فرنگیہ	حسنی بک یکن		مطبوعہ مصر	۹۶	
		یہ کتاب بھی کتب متقدمہ کے ہمرنگ ہے۔ تمام ضروریات انسانی کی اس میں تعلیم و تہذیب ہے۔ صفائی مکان ملبوس مطعوم صحبت اصحاب۔ معاملات مابین ملازم و آقا۔ ادب مکاتبت۔ طریقہ ضیافت۔ وغیرہ وغیرہ کو زمانۂ حال کے موافق بتایا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ تقدمۃ الکتاب۔ ھذا الکتاب اقدمہ خدمۃ لابناء الوطن العزیز۔ خاتمہ صفحہ ۹۶ عظیم الانشراح بتمام الافراح۔ مولف کتاب اسی زمانہ کے لوگوں					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		میں ہیں؟					
۴۲۰۶	۶۲	الدولة والجماعة مترجم من اللغة التركية	مترجم محب الدین الخطیب محمد فی المؤید	۱۳۲۴ھ	مطبوع ۱۳۳۰ھ (قاہرہ) مطابق ۱۹۱۲ء	۶۰	
		ایک ترکی کتاب کو مترجم کیا ہے۔ اس کتاب میں جماعت کے فوائد۔ دولت کے منافع کے علاوہ سیاسی امور بھی مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۳ علم الجماعة فی الشرق بقلم العلامة المورخ رفیق بک العظم قل من عنی.... لیس ذلک لضعف فطری خاتمہ صفحہ ۶۵ القسطنطنیہ تشرین الثانی (۱۳۲۴) احمد شعیب۔					
۴۳۹۳	۶۳	ارشاد المحتاج لحقوق الازواج	الشیخ محمد امین الکردی الاربلی الشافعی مذہبا ونقشبندی مشربا		مطبوع ۱۳۲۵ھ مصر	۴۸	
		اس کتاب میں عورتوں کے واسطے تہذیب اخلاق۔ تاکید حجاب۔ حقوق زوج۔ وغیرہ کی تعلیم ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جعل النکاح معینا علی الدین ومذلا للشیاطین..... اما بعد فاعلموا ایها الاخوان خاتمہ صفحہ ۴۸ واولئک ہم المھتدون (کتاب ہذا کی طبع کے وقت حضرت مولف موجود تھے۔					
۴۳۵۴	۶۴	التدبیر المنزلی الحدیث مع التمثال الجزء الاول	فرنسیس میخائیل		مطبوعہ ۱۹۱۲ء مطابق ۱۳۳۰ھ مصر	۲۰۸	
		اس کتاب میں تدبیر منزل کے معاملات مذکور ہیں۔ زیادہ تر ان خانگی امور کی تعلیم ہے جن کا تعلق گھر کی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							عورتوں اور خادمات سے ہے۔ مہمان داری کے طریقے جو مصر وغیرہ میں مروج ہیں اُن کی تصویریں بھی ہے بعض ظروف ضروری اشیا کے فوٹو بھی دیئے ہیں۔ اس موضوع میں یہ کتاب بیحد مفید اور نافع ہے۔ پوری کتاب کا یہ پہلا حصہ ہے ابتدا صفحہ ۳ مقدمہ الحمد للہ وحدہ وبعد ان الاقبال العظیم ختم صفحہ ۲۰۳۔ تم الجزء الاول فی اخر اوغسطس سنہ (۱۹۱۴) ویلیہ الجزء الثانی۔
۴۳۵۲	۶۵	التدبیر المنزلی الحدیث مع التمثال الجزء الثانی	فرنسیس میخائیل		مطبوعہ سنہ ۱۹۱۱ء	۱۰۴	
							یہ دوسرا حصہ ہے۔ آغاز صفحہ ۳ بسم اللہ الفتاح العلیم ان الاقبال العظیم الباہر الذی حییتہ ..... علی نشرہ وتعمیمہ خاتمہ صفحہ ۱۰۱ سار فی طرق الرشاد (مؤلف کے اہتمام خاص سے کتاب طبع ہوئی ہے)
۴۳۵۱	۶۶	تربیۃ النفس بالنفس	مولانا صالح حمدی حماد مترجم	سنہ ۱۳۲۴ھ	مطبوع القاہرہ سنہ ۱۳۲۴ھ	۱۰۱	
							فرانسیسی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اصل مصنف کا نام (جون اتیوبات بلاکی) ہے۔ اس کتاب میں بہت سے مفید امور کی تعلیم کی گئی ہے۔ فوائد دینی و دنیوی کو تربیت و ہدایت کے عمدہ پیرایہ میں لکھا ہے۔ بیحد نافع کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ اما بعد فھذہ رسالۃ فی التربیۃ الصحیحۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۱۔ حقیقۃ حیۃ من نفوسنا۔
۴۳۰۷	۶۷	انتظام (ہر دو حصہ)	مولانا محمد جمال الدین بن المرحوم العلامہ ابی الخیر بن المرحوم العلامۃ الشیخ عبد القادر الخطیب الجبلی	سنہ ۱۳۱۳ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۳ھ دار السعادۃ	صفحہ ۹۵ صفحہ ۷۹	

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td colspan="8">اس کتاب کے دو حصے علٰحدہ علٰحدہ ہیں۔ احکام شرعیہ اور اخلاق حسنہ کا لب لباب۔ چھوٹے چھوٹے فقروں میں وعظ و نصیحت کے پیرایہ میں انتخاب و اختصار کے ساتھ جمع کیا ہے۔ آغاز حصہ اوّل صفحہ اوّل۔ احمدك وبماذا ايفي فريضة حمدك الحامد ون واشكرك.... وبعد فهذه كلمات۔ خاتمہ حصہ اوّل صفحہ ۹۵۔ الى هنا انتهى القسم الاول۔ ابتدا حصہ دوم صفحہ ۲ المقالة الخامسة فى الانسان۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۹۰۔ وعفى عنه امين
اس کتاب میں اہل مطابع کی طرف سے دو غلطیاں ہوئی ہیں نمبر ۱ مصنف نے اس کتاب کو ۲۷۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ھ کو تمام کیا ہے حیث قال فی اخر الکتاب انتهى هذا الكتاب الموسوم با نتظام الحياتين فی سبع وعشرين رمضان المبارك سنہ ۱۳۱۳ھ الف وثلثمائة وثلثة عشر من هجرة سال طبع سنہ ۱۳۱۱ھ لکھے گئے ہیں۔ نمبر ۲ مصنف نے کتاب کا نام (انتظام الحیاتین) لکھا ہے۔ اہل مطابع نے (انتظام الدنیا والدین) طبع کیا ہے۔ مولف زمانہ حال کے فضلا میں سے ہیں۔</td></tr>
<tr><td>۳۵۱۲</td><td>۶۸</td><td>ادب الاسلام</td><td>مولانا صالح حمدی حماد بن المرحوم حماد باشا</td><td></td><td>مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۲ھ</td><td>۳۰۳</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="8">اس کتاب میں آداب اسلام کی تعلیم ہے۔ اعتقادات۔ عبادات۔ معاملات۔ طریقہ معاشرت۔ انتظام حکومت حقوق زوجین وذوی القربیٰ وغیرہ۔ آغاز صفحہ ۵۔ الحمد لله الذى منح الانسان نعمة العقل.... اما بعد فهذه رسالة فى ادب الانسان خاتمہ صفحہ ۲۸۲ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم۔ آخر میں فہرست مضامین حروف تہجی کی ترتیب پر منضم ہے۔ (مولف زمانہ حال کے فضلا میں ہیں)</td></tr>
<tr><td>۳۵۱۱</td><td>۶۹</td><td>عظة النساء</td><td>مولانا علی فکری</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۳۲۲ھ مصر مطابق سنہ ۱۹۰۵ء</td><td>۱۱۰</td><td></td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب عورتوں کی تعلیم وتہذیب میں لکھی گئی ہے۔ تدبیر منزل کے متعلق مناسب امور کی نصیحت کی ہے۔ اس کے علاوہ زوجین کے باہمی حقوق بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۳ اُدع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ..... وبعد فلما کانت الاکفا خاتمہ صفحہ ۱۰۱ الآن وظیفتہا غیر ذلک (حضرت مولف کے اہتمام ونگرانی میں کتاب ہذا طبع ہوئی ہے۔)					
۴۵۱۱	۶۰	الاحتجاب	مترجم۔ احمی افندی	سنہ ۱۳۱۸ھ	مطبوعہ ۱۳۱۸ھ مصر	۵۵	
		ترکی کتاب کا ترجمہ ہے جس کے مولف السید عبداللہ جمال الدین افندی قاضی قضاۃ مصر ہیں۔ مولف نے ۱۶۔ محرم الحرام ۱۳۱۳ھ ہجری میں تالیف سے فراغت پائی۔ مترجم نے یکم ذی الحجہ ۱۳۱۸ھ کو معرب کیا۔ اس کتاب میں عورتوں کی بے پردگی کی خرابیاں۔ اور پردہ کے منافع اور احکام شرعی طور پر تحریر کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۳ مقدمۃ المعرب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ..... امابعد فانہ لما ظہر۔ خاتمہ صفحہ ۵۵ یوم الخمیس بمصر (اصل مولف اور مترجم زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)					
۴۵۰۹	۶۱	الجامعۃ الاسلامیہ واروپا	فیق بک العظم		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مطبعۃ هندیہ (بالموسکی) مطابق سنہ ۱۹۰۷ء	۵۸	
		یہ کتاب مولفات جدیدہ میں ہے۔ اجتماع واتفاق کے منافع لکھے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲ باسم اللہ نبتدئ وباسم الحق..... وبعد فقد کثر۔ خاتمہ صفحہ ۵۸ لما فی ثنایا الایام والسلام۔ (اس کتاب کے مولف بھی اسی زمانہ کے علماء میں ہیں)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۱۰	۷۲	این الانسان	طنطاوی جوہری		مطبوعہ مصر	۲۷۲	
		یہ کتاب بھی مولفات جدیدہ میں ہے۔ تقریباً ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں تالیف ہوئی ہے۔ بیس فصول پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ اخلاق انسانی۔ فضائل۔ علوم۔ معارف۔ وغیرہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ ابتداء میں مولف نے چند مراسلات نقل کیے ہیں جو علماء اور ادبا نے اس کتاب کی توصیف و تعریف میں لکھی ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۳ الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد فان الحوادث الکبرے الخ خاتمہ صفحہ ۲۰۲ علیہا التحیۃ والسلام					
۴۵۰۶	۷۳	ایاک	معرب۔ ابراہیم رمزی	سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق سنہ ۱۹۱۲ء	مطبوعہ مصر	۵۶	
		انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں آداب ماکول۔ مشروب۔ ملبوس۔ عادات۔ وغیرہ کی تعلیم ہے ہر موضوع کے متعلق چھوٹے چھوٹے فقرے لکھے ہیں۔ اور لفظ (ایاک) کو۔ ہر ہر جملہ کا عنوان کیا ہے۔ اس بناپر کتاب کا بھی یہی نام ہوا۔ آغاز صفحہ ۳ نواہ عامہ (۱) ایاک ان توبخ ابناءک اوخادمیک . . . . یجب حفظہا خاتمہ صفحہ ۵۶ لاتتم الفضیلۃ الا بہا (۲۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء کو کتاب کی تعریب سے فراغت ہوئی)					
۴۵۲۱	۷۴	مناہج الادب (جزاول والثانی)	مولانا امین پاشا صف		مطبوعہ مصر	۱۴۶	
		اس کتاب کے کئی حصے کیے گئے ہیں۔ اس مجلد میں صرف دو حصے۔ اوّل و دوّم ہیں۔ آداب و اخلاق کے قواعد کو معلم و متعلم کی گفتگو کے ضمن میں ضبط کیا ہے۔ مولفات جدیدہ میں مفید کتاب ہے۔ طلباء مدارس ابتدائیہ کے واسطے تالیف ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوۃ والسلام علی جمیع انبیائہ واصفیائہ مقدمہ اساس السعادۃ نظام الحیاۃ۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۶ تم الجزء الثانی ویلیہ الثالث واولہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		(القانون العام) (مولف علام اسی زمانہ کے اہل علوم میں ہیں)					
۴۵۰۰	۵۵	المرأۃ الجدیدہ	مولانا قاسم امین بک	سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق سنہ ۱۹۰۰ع	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق سنہ ۱۹۱۱ع	۲۲۹	
		اس کتاب میں عورتوں کی تربیت۔ حجاب۔ حریت۔ طریقہ معیشت۔ موازنہ زنان قدیمہ و جدیدہ۔ تہذیب زنان مصر وغیرہ کا بیان ہے۔ ابتدائی چار اوراق پر بطور مقدمہ کچھ فوائد لکھکر کتاب کو شروع کیا ہے۔ آغاز بعد مقدمہ صفحہ اول۔ المرأۃ فی حکم التاریخ لا یمکن معرفۃ تامۃ صفحہ ۲۲۹۔ توصل الی المقصد انتھے (اس کتاب کے مولف بھی اسی زمانہ کے لوگوں میں ہیں)					
۴۵۲۰	۱۵	الدر والیاقوت فی محاسن السکوت	علی ظریف الاعظمی	سنہ ۱۳۲۱ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۳۲ھ بغداد	۴۱	
		اس کتاب میں کلام لا یعنی سے کف لسان کے منافع۔ اور نطق مفید و حکمت آمیز کے فوائد مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد۔۔۔ و بعد فالذی ساقنی۔ خاتمہ صفحہ ۴۱۔ وکان الفراغ من اتمامہ الی قول افضل الصلوۃ والتحیۃ (مولف زمانہ حال کے اہل علم ہیں)					
۴۵۲۵	--	کتاب البنین	معربہ عبد الغنی العریسی	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۹ھ بیروت	۲۸۴		
		فرانسیسی کتاب کی تعریب کی گئی ہے۔ اصل مولف (بول دوم) ہیں۔ اس کتاب میں تہذیب اخلاق قدیم و جدیدہ کے قواعد کا اچھے عنوان سے انضباط کیا ہے۔ تعریب مضامین سے پہلے معرب نے ایک مقدمہ لکھا ہے جسمیں کتاب کا خلاصہ تحریر ہے۔ ابتدائی اوراق میں معرب کا فوٹو بھی دیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۱ مقدمۃ المولف فی خلاصۃ الکتاب ان ما تھذ بہ الکتاتیب والمدارس۔۔۔۔ فمن لم تشغلہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دواعی الحیاۃ صفحہ ۲۶۶ تسعوانی مصلحۃ البشر (مولف کتاب اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں)					
۴۵۳۶	۷۸	الہدیۃ الاولی الاسلامیۃ للملوک والامراء فی الداء والدواء	السید مصطفی بن اسمٰعیل المصری مولداً ـ الاباخی مذہباً		مطبوعہ مصر	۲۰۰	
		اس کتاب کا موضوع امورات خیر کی تعلیم ہے تمام اہل اسلام کے واسطے عموماً ـ اور ملوک و امراء کے واسطے خصوصاً اس موضوع خاص کے ضمن میں دوسرے فوائد بھی مذکور ہیں ـ آغاز صفحہ ۲ ـ الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ان ارید الا الاصلاح ...... ماہیۃ الخلافۃ ـ خاتمہ صفحہ ۲۰۰ ـ والحمد للہ رب العالمین ـ ابتداء میں فہرست مضامین بھی شامل ہے سال طبع اس کتاب کا تحریر نہیں ـ حضرت مؤلف مصر کے رہنے والے ـ امام عبد اللہ بن اباض رضی اللہ عنہما کے متبعین میں ہیں کتاب ہذا کے طبع کے وقت تک مسند حیات پر متمکن تھے ـ					
۴۴۹۰	۷۹	غایۃ الانسان	معرب وسیلہ محمد		مطبوعہ مصر	۱۶۰	
		اصل کتاب کے مولف (فیلسوف جان قینوت) ہیں ـ یہ کتاب بھی کتب جدیدہ میں معدود ہے ـ اس کتاب میں حصول سعادت جو غایت انسانی ہے ـ اس کے مبادی و اسباب مذکور ہیں ـ آغاز صفحہ ۵ الباب الاول ـ البحث الاول ـ این السعادۃ لکل شئی غرض منہ او غایۃ یرمی الیہا ـ خاتمہ صفحہ ۱۶۰ ـ وھی السعادۃ ـ انتہی (اصل مولف و معرب اسی زمانہ کے اہل علم ہیں)					
۴۴۹۵	۸۰	الحیاۃ القومیۃ الجزء الثانی	ابن حمدی	سنہ ۱۳۳۲ھ (مطابق) ۱۹۱۴م	مطبوعہ مصر	۵۴	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب کے کئی حصے کیے گئے ہیں۔ مجلد ہذا دوسرا حصہ ہے پہلا حصہ ۱۹۱۰ عیسوی میں تالیف ہوا اس کتاب کا موضوع اجتماعی و انفرادی اخلاق کے نتائج میں ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وبعد فقد ظهر الجزء الاول من الحیاۃ القومیۃ خاتمہ صفحہ ۵۴۔ ونبراس السلام (مؤلف کتاب اس زمانہ کے مولفین میں ہیں)۔					
۲۳۸۵	۸۱	الناشئۃ	مترجم حافظ نجیب	۱۳۳۳ھ (مطابق) ۱۹۱۵ء	مطبوعہ ۱۳۳۳ھ مصر	۱۶۱	
		شارل واینرالی۔ کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب کا لب لباب۔ اصلاح حال اور تہذیب اخلاق کے بیان میں ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۔ کلمۃ للمترجم۔ الناشئ الاول عهده بالحیاۃ الخ خاتمہ صفحہ ۱۶۱۔ ویرقب منہ الا انماہ (مترجم کتاب۔ موجودہ زمانہ کے مولفین میں ہیں)۔					
۲۳۲۱	۸۲	رسالہ فی العقوبات ناقص	لم اقف		قلمی	۱۰۶	
		تقطیع کتابت ۸×۴۔ انچ سطور ۱۴۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مراد آبادی عنوان شنجرف۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ پوری کتاب پر کرم خوردگی کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ بعض اوراق پر پیوندکاری بھی ہے۔ یہ نسخہ اول سے کسی قدر ناقص ہے ابتدائی خطبہ وغیرہ کا ورق موجود نہیں۔ اسی وجہ سے کتاب اور مصنف کا نام محقق نہیں ہوا۔ اس کتاب میں تارکین فرائض ومرتکبین منہیات کے واسطے ترہیباً عقوبات مذکور ہیں پوری کتاب دس ابواب پر منقسم ہے۔ الباب الاول فی عقوبۃ تارک الصلوٰۃ الخمس الباب الثانی فی عقوبۃ عاق والدیہ۔ الباب الثالث فی عقوبۃ شارب الخمر۔ الباب الرابع فی عقوبۃ الزانی الباب الخامس فی عقوبۃ فاعل لواطۃ الباب السادس فی عقوبۃ اھل الربا۔ الباب السابع					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی عقوبۃ النائحۃ۔ الباب الثامن فی عقوبۃ مانع الزکاۃ الباب التاسع فی عقوبۃ قاتل النفس بغیر حق۔ الباب العاشر فے حقوق المرأۃ علی زوجہا وغیرہا۔ ہر ہر باب کو جدا عنوان سے بسم اللہ کے ساتھ شروع کیا ہے۔ عبارت صفحہ ابتدائی فانہ رتبتہ علی عشرۃ ابواب۔ عبارت ختم صفحہ ۱۰۵ والحمد للہ رب العالمین۔ الی قول وصحبہ وسلم۔					
۴۷۴	۸۲	ریاض الخزعلیہ فی سیاسۃ الانسانیۃ الجزء الاول والثانی	الشیخ خزعل خان معز السلطنۃ۔ سردار ارفع۔	۱۳۱۰ھ (د) ۱۹۱۳ء	مطبوعہ ۱۳۲۱ھ مصر	صفحہ ۳۳۶ صفحہ ۳۰۳	
		یہ کتاب کلمات حکمیہ اور مباحث اخلاقیہ کا مجموعہ۔ فوائد کثیرہ اور فوائد عجیبہ کا ذخیرہ ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ دونوں حصے اسی جلد میں مجلد ہیں۔ ابتداء حصہ اول صفحہ ۳ ان احسن مایوشح بہ صدور الکلام خاتمہ حصہ اول صفحہ ۳۳۶ مسدوداً مظلماً۔ الی قول۔ افضل الصلاۃ والتحیۃ۔ آغاز حصہ دوم صفحہ ۳ المقام الثانی فی الحزم والاحتیاط خاتمہ صفحہ ۳۰۳ جمیعاً وسطاً۔ الی قول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حصوں کی فہرست مضامین۔ ہر حصہ کے آخر میں منضم ہے حصہ اول کی ابتداء میں مولف کا فوٹو بھی ہے مولف کتاب اسی آخر دور کے علماء متاخرین میں ہیں۔					
		اختصار کتاب النصیحہ	الشیخ العلامہ علاء الدین ابی الحسن علی بن ابراہیم بن داود بن العطار الشافعی تلمیذ الامام ابی زکریا النووی				
		مختصر رسالہ ہے فن فقہ میں نمبر ۴۳ پر کتاب تحریص الانبیاء کے ساتھ مجلد ہے۔ یہ رسالہ کتاب النصیحہ مولفہ حافظ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابی بکر احمد بن علی خطیب بغدادی کا اختصار ہے۔ اس مختصر میں اہل حدیث کے واسطے خصوصاً اور عام مسلمین کے لیے عموماً نصائح لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱ قال الشیخ الامام الحافظ خاتمہ صفحہ ۱۵ انقطع شمہ ابداً۔					
۲۵۵۵	۸۴	ادب الاسلام	مولنا صالح حمدی حماد		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۵ھ	۳۰۳	
		اس کتاب کا بعینہ ایک نسخہ نمبر ۶۰ پر مع تفصیل مضامین کتاب و کیفیت مولف تحریر ہو چکا۔					
۵۲۸۱	۸۵	اسرار الحکمار	جمال الدین الدریاقوت بن یاقوت بن عبداللہ المستعصمی المتوفی ۶۹۸ھ	سنہ ۶۸۹ھ	مطبوعہ قسطنطنیہ سنہ ۱۳۰۰ھ	از صفحہ ۸۸ تا صفحہ ۱۴۰	
		قسطنطنیہ میں تین رسائل امثال العرب، اسرار الحکمار، الامثال الحکمیۃ کا مجموعہ سنہ ۱۳۰۰ھ میں طبع ہوا ہے کسی شخص نے ان تینوں رسائل کی علحدہ علحدہ جلد بندی کی ہے۔ اول کا رسالہ تو کتب خانہ میں آیا نہیں۔ پچھلے دو رسالے آئے ہیں۔ یہ دوسرا رسالہ ہے اس میں خطب نادرہ اور مواعظ باہرہ ہیں جن کو یاقوت مستعصمی نے حکما و عقلا کے کلام سے ۶۸۹ ہجری میں انتخاب کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۸۸ قال رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وسلامہ الراحمون یرحمہم الرحمن خاتمہ صفحہ ۱۴۰ علی امر الدنیا والاخرۃ۔ الی قول ساخرکے التحیۃ					
۵۲۸۰	۸۶	الامثال الحکمیۃ	ایضاً	ایضاً	از صفحہ ۱۴۱ تا صفحہ ۱۶۵		
		منجملہ مجموعہ ۳ رسائل مرقومہ بالا کے یہ تیسرا رسالہ ہے افلاطون وغیرہ کے کلام سے کلمات حکمیۃ اور آداب اخلاقیہ کو منتخب کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۴۳ قال افلاطون لا تصحبوا الاشرار۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۵ و شعب المعاند الی قول افضل السلام والتحیۃ۔ یاقوت مستعصمی بہت بڑے خطاط مشہور ہیں ابن البواب کی روش پر لکھتے تھے خط نسخ کا موجد اگرچہ ابن مقلہ ہوا ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مگر تکمیل اس خط کی یاقوت مستعصمی سے ہوئی۔ رسم قلم۔ ریحان۔ ثلث۔ تعلیق۔ رقاع۔ نسخ۔ توقیع۔ وغیرہ میں بے مثل شخص تھے۔ مستعصم باللہ کے (جو آخری خلفاء عباسیہ سے ہیں) خدام میں منسلک رہے سال چھ سو اٹھانوے (٦٩٨) ہجری میں اس جہان سے رخصت ہوئے (شذرات الذہب۔ تذکرہ خوشنویسان فارسی وغیرہا)					
٥٢١٨	٨٦	فرایض السلطان	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی	٣٠	
		تقطیع کتابت ٥×٣۔ انچ سطر ١٥۔ خط نسخ معمولی عنوان شنجرف۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب کے تمام اوراق کرم خوردہ ہیں کہیں زیادہ کہیں کم پیوندکاری قلیل ہے۔ مختصر کتاب ہے سلطان ابایزید خاں کے واسطے تالیف ہوئی ہے۔ پوری کتاب میں سلطان موصوف کے واسطے مواعظ سودمند لکھے ہیں۔ کتاب کا نام محقق نہیں ہوا۔ ابتدائی ورق پر کئی نام لکھے ہیں بعض قلم زد کر دیئے گئے۔ بعض کو قائم رکھا۔ فرائض انسانی جو کتاب کا نام قرار دیا تھا قلمزد کیا گیا۔ باقی دو نام (نصائح برای سلطان بایزید۔ فرائض السلطان) بدستور لکھے رہے۔ یہ محقق نہ ہوا کہ کتاب کا واقعی کیا نام ہے۔ مصنف کی نسبت بھی شروع کتاب میں یہ عبارت تحریر ہے۔ قال سیدنا الشیخ الامام العالم الفاضل العامل العلامۃ القدوۃ الفہامۃ جمال الدین حجۃ الناظرین لسان المتکلمین شیخ الملۃ سیف مفتی المسلمین بقیۃ المجتہدین بقیۃ الاماجد والسلف العظام بقیۃ الاحبار والخلف الکرام کنز العلوم مبین جواہر الاسلام تغمدہ اللہ برحمتہ۔ اس عبارت میں صرف لفظ (جمال الدین) مصنف کتاب محتمل ہو سکتا ہے۔					

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۱۷۱) فہرست اوّل فن حکمت

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۴۵	۱۷۲	حاشیۃ الکلفوی علے حاشیۃ اللاری	السید محمد الکلفوی بن الحاج حمید	سنہ ۱۱۹۳ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۹ھ	۲۵۲	
		شرح ہدایۃ الحکمۃ - جو (میبذی) کے نام سے مشہور و متداول ہے - مولفہ قاضی میر حسین بن معین الدین میبذی جو آخر نویں صدی کے فضلا میں ہیں - اس شرح کے صرف طبیعات پر مولینا مصلح الدین محمد بن صالح اللاری متوفی سنہ ۹۷۹ھ نے مبسوط حاشیہ لکھا ہے - نسخہ ہذا اس حاشیہ کا حاشیۃ الحاشیۃ ہے - اس میں اصل حاشیہ لاری کا حل اور انکشاف ہے - مباحث و مناقشات سے بحث نہیں - حواشی کتاب پر جابجا منہیات بھی تحریر ہیں عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد لولیہ والصلوہ والسلام علی نبیّہ وعلی آله وصحبه وبعد فیقول خاتمہ صفحہ ۲۵۶ - ھذا آخر ماتیسر لی تحریرہ فی ھذا المقام الی قول - المولی الکریم العلی - اس حاشیہ کا ایک نسخہ مطبوعہ قدرے ناتمام نمبر ۲ پر بھی درج ہے - فاضل محشی بارہویں صدی کے فضلا میں ہیں - ان کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا)					
۱۲۷۷	۱۷۳	مجموعہ رسائل الشیخ اولہا الرسالۃ الفعل و الانفعال	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ		قلمی سنہ ۱۲۵٦ھ	۱٦۲	
		تقطیع کتابت ۷ × ۳ - انچ - مسطورہ ۱۵ خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاتب کا نام تحریر نہیں - تمام اوراق کے حواشی پر رقعہ دوزی موجود - کرم خوردگی کا اثر قلیل ہے - پہلا صفحہ جو تقریباً چار سطر کا ہے - نو خط سے تحریر ہے - بارہ رسائل مفصلہ ذیل کا مجموعہ ہے - اوّل نمبر اس مجموعہ کا رسالہ فعل و انفعال ہے جو ورق اوّل سے شروع ہو کر ورق ۱۲ کے آغاز پر ختم ہوا ہے - اس رسالہ میں فعل و انفعال کے اصطلاحی معنی تفصیل و تنقیح کے ساتھ لکھے ہیں					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عبارت آغاز ورق اوّل صفحۂ ابتدائی هذا رسالة فی الفعل والانفعال واقسامها۔ عبارت ختم ورق ۹ صفحۂ اوّل والحمد للّٰہ الواهب العقل۔					
		رسالہ فی ذکر اسباب الرعد	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشهیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ				
		دوسرا نمبر ہے ورق نو کے ابتدائی صفحہ سے شروع ہو کر ورق گیارہ کے دوسرے صفحہ کے نصف پر ختم ہو گیا ہے اس رسالہ میں شیخ نے۔ رعد۔ برق۔ صاعقہ کے عقلی اسباب لکھے ہیں۔ عبارت ابتدائی هذا رسالة فی ذکر اسباب الرعد وغیرہ الخ۔ عبارت ختم ومن اللہ التوفیق					
		رسالہ فی سر القدر	ایضاً				
		تیسرا نمبر ہے ورق گیارہ کے صفحۂ ثانی کے نصف سے شروع ہو کر ورق تیرہ کے دوسرے صفحہ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں سر القدر جو مصطلح صوفیہ ہے اُس کے عقلی معنے وضاحت کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ آغاز۔ سائل بعض الناس الشیخ ختم واللہ اعلم واحکم الحاکمین					
		رسالہ فی تحقیق النبوة	ایضاً				
		چوتھا نمبر ہے۔ ورق تیرہ کے صفحۂ ثانی کے نصف سے شروع ہو کر ورق بیس کے دوسرے صفحہ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہے۔ اس رسالہ میں نبوت کے معنی اور تصدیق نبوت بہت تفصیل کے ساتھ مذکور ہے ابتدا۔ سالت اصلحک اللہ ان اجمله ختم فی جواب السائل۔					
		الارجوزہ	ایضاً				
		پانچواں نمبر ہے۔ ورق بیس کے صفحۂ ثانی سے شروع ہو کر ورق اٹھائیس کے پہلے صفحہ کے ختم پر					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ختم ہوگیا ہے۔ یہ رسالہ فن منطق میں بعد نمبر ۲۲۲ لکھا گیا۔					
		الرسالۃ العرشیہ	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ				
		چھٹا نمبر ہے ورق اٹھائیس کے دوسرے صفحہ سے شروع ہوکر ورق اکتالیس کے ثانی صفحہ کے نصف پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں واجب تعالیٰ کے ذات وصفات سے بحث کی گئی ہے۔ اوّل عبارت الحمد للہ والحمد من نعمہ۔ ختم والصلوٰۃ علی محمد سید الابرار والہ الاطہار					
		رسالہ فی الحج	ایضاً				
		ساتواں نمبر ہے۔ ورق اکتالیس کے دوسرے صفحہ سے شروع ہوکر ورق سناون کے پہلے صفحہ کی تمامی پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کی تحقیق میں دس دلائل قائم کیے ہیں۔ ابتداء رسالۃ للشیخ الرئیس الی بعض اخوانہ فی السعادۃ والحجج العشرۃ۔ انتہا۔ والہ الطیبین الطاہرین۔					
		رسالہ فی الذکر	ایضاً				
		آٹھواں نمبر ہے۔ بہت مختصر رسالہ ہے۔ تقریباً ڈیڑھ صفحہ کا ہوگا۔ ذکر الٰہی کی حقیقت بیان کی ہے۔ آغاز اما بعد فان من شئتم ختم۔ علی سیدنا محمد والہ الطیبین الطاہرین					
		رسالہ فی الموسیقی	ایضاً				
		نواں نمبر ہے۔ ورق اٹھاون کے دوسرے صفحہ سے شروع ہوکر ورق سڑسٹھ کے ابتدائی صفحہ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ (یہ رسالہ فن موسیقی میں بعد نمبر ۴ لکھا گیا۔					
		رسالہ فی التکلیس	ایضاً				
		دسواں نمبر ہے۔ ورق سڑسٹھ کے صفحہ اوّل کے نصف سے شروع ہوکر ورق چہتر کے ختم پر تمام ہوا ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ رسالہ علم کیمیا میں بعد نمبر ۲ لکھا گیا۔					
		رسالہ فی العقول	الشیخ الرئیس ابی علی الحسن بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ ہجری				
		گیارہواں نمبر ہے ورق ستتر کے ابتدا سے شروع ہوکر ورق اناسی کے آخر صفحہ پر تمام ہوا ہے عقل کے معنی اور اس کی تحقیق فلاسفہ اور متکلمین کے موافق بیان کی ہے ابتدا ھذہ رسالۃ فی العقول زعموا ان الباری تعالی ختم۔ لتسمی صورا کمالیۃ۔					
		رسالہ فی تزکیۃ النفس	ایضاً				
		یہ اس مجموعہ کا آخر نمبر ہے۔ ورق اسی سے شروع ہوکر ورق اکیاسی کے دوسرے صفحہ پر تمام ہوا ہے تزکیہ نفس کے معنی اور اس کا طریقہ مذکور ہے۔ آغاز ھذا عہد فی تزکیۃ النفس۔ ختم والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر (۳۱۸) کے تحت میں لکھا گیا)					
۱۳۳۰	۱۶۴	عین الحکمۃ علی راس دبہ حسن العصمۃ	مولنا محمد حکیم بن عبداللہ ابا الخیر الشہیر بعباد		قلمی	۱۳۸	
		تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۴ – ۲ – اچھے سطور اٹھارہ خط نسخ پختہ کاتب کا نام تحریر نہیں پوری کتاب پر جدول پنسل سے کھینچی گئی ہے۔ کرم خوردگی کا اثر خفیف ہے۔ گوشہ اوراق پر آب رسیدگی کے دھبے ہیں۔ کتاب کے خاتمہ پر ایک چھوٹی سی مہر چسپاں ہے جو صاف طور پر پڑھی نہیں گئی۔ اس کتاب میں زیادہ تر مسائل طبعیہ مذکور ہیں۔ آخر میں تشریح اعضاء انسانی کا بھی بیان ہے۔ کتاب کو ایک مقدمہ۔ پانچ عیون۔ ثلث بلاد۔ خاتمہ پر مرتب کیا ہے۔ ہر عین میں چند انہار اور ہر بلد میں متعدد					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بستان وغیرہ قائم کیے ہیں۔ العین الاول فی تحقیق العقل والنفس۔ العین الثانی فی تحقیق الجسم والھیولی والصورۃ۔ العین الثالثہ فی تحقیق البسیط والمرکب۔ العین الرابعۃ فی تحقیق الاجسام الفلکیۃ۔ العین الخامسہ فی تحقیق الاجسام العنصریۃ۔ البلد الاول فی تحقیق الآثار العلویۃ۔ البلد الثانی فی تحقیق احوال المعادن البلد الثالث فی احوال النباتات البلد الرابع فی احوال الحیوان۔ البلد الخامس فی مقدمات احوال الانسان۔ البلد السادس فی بیان احوال الانسان۔ البلد السابع فی مجمل التشریحات۔ الخاتمہ فی الھدایۃ والارشاد آغاز کتاب صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مخازن کنز الکتاب للحکایہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۵ الہ اسباب النقیضین تم الکتاب بعون الملک الوھاب۔ مولف کتاب کا تفصیلی حال معلوم نہیں ہوا					
۱۳۳۵	۱۷۵	کتاب المبدء والمعاد مع الرسائل الاخر	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ ہجری		قلمی	۲۰۴	
		تقطیع کتابت ۵½×۲۔ انچ۔ خط نسخ پختہ۔ سطور ۲۷۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم خوردگی زیادہ پیوندکاری کثیر ہے۔ اکثر صفحات پر پیوندکاری نے حرفوں کو ڈھانک لیا ہے۔ بعض جگہ بدشواری کچھ پڑھا جاسکتا ہے۔ بعض جگہ بالکل پڑھنے میں نہیں آتا۔ ابتدائی صفحہ پر بڑی چھوٹی سات مہریں چسپاں ہیں جو صاف طور پر پڑھی نہیں گئیں۔ اس مجلد میں شیخ الرئیس کے آٹھ مولفات ہیں۔ پہلا نمبر کتاب المبدء والمعاد ہے۔ یہ کتاب صفحہ ۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۴۴ پر ختم ہوئی ہے شیخ کی تالیفات میں یہ مشہور کتاب ہے۔ مگر کمیاب۔ تین مقالات پر کتاب مرتب کی گئی ہے۔ المقالۃ الاولی فی اثبات المبدء الاول للکل ووحدانیتہ۔ المقالۃ الثانیۃ فی الدلالۃ علی ترتیب فیض الوجود عن وجودہ۔ المقالۃ الثالثۃ فی الدلالۃ علی بقاء النفس					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف مطبوعہ یا قلمی تعداد صفحات کیفیت
		الانسانیۃ والمعاد الحقیقیۃ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ کتاب المبدء والمعاد تالیف الشیخ الرئیس الی قول۔ الحمد للہ رب العالمین وصلوٰۃ علی نبیہ سیدنا محمد ..... قال الشیخ الرئیس خاتمہ صفحہ ۱۲۴۔ فیما تری ویفعل الی قول۔ وصحبہ الاجیاد		
		رسالہ فی حال النفس و بقائہا	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا۔ المتوفی ۴۲۸ھ ہجری	
		دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸۵ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کی تعریف اور اُس کے تمامی حالات مذکور ہیں۔ ابتدا صفحہ ۱۲۶۔ الحمد للہ اہل کل حمد۔ ختم وصلوٰتہ علی المصطفین الی قول ونعم الوکیل		
		رسالہ طبیہ	ایضاً	
		تیسرا نمبر ہے جو صفحہ ۱۸۵ کے آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱۹۵ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ یہ ایک طبی رسالہ ہے۔ فن طب میں بطور نظم لکھا گیا۔		
		رسالہ فی تحقیق الاجسام الطبعیہ	ایضاً	
		چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۹۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۲ کے شروع پر ختم ہوا ہے۔ جسم طبعی کی تحقیق و تقسیم میں یہ رسالہ تالیف ہوا ہے۔ ابتدا۔ رسالۃ الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا خاتمہ وہو حسبنا ونعم الوکیل۔		
		رسالہ فی تحقیق ہیئۃ الحرف	ایضاً	

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">پانچواں نمبر ہے صفحہ ۲۱۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۲۵ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ حروف کی حقیقت اور ان کے پیدا ہونے کا طریقہ لکھا گیا ہے۔ ابتدا۔ الحمد لله حمدا یستحقہ۔ خاتمہ والحمد لله حق حمدہ</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ فی تحقیق المبدا الاول</td><td>الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بہ ابن سینا المتوفی ۴۲۸ ہجری</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چھٹا نمبر ہے۔ مختصر رسالہ ہے تقریباً تین صفحہ کا صفحہ ۲۲۵ کے نصف آخر سے شروع ہوکر صفحہ ۲۲۸ کے نصف اول پر ختم ہوا ہے۔ عبارت آغاز قال رضی الله عنه سبحان الملك القهار۔ خاتمہ على صاحب الشريعة وسلم۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>المقالة فی حجج المثبتين للماضى مبدأ زمانيا</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ساتواں نمبر ہے صفحہ ۲۲۸ کے نصف آخر سے شروع ہوکر صفحہ ۲۵۳ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ گیارہ فصول پر مرتب ہے۔ عبارت آغاز قال الشيخ الرئيس ابو على الحسين بن عبد الله بن سينا هذه رسالة عملتها فيما تقرر۔ خاتمہ۔ هذا النمط من الشبهة تمت المقالة والحمد لله وحده</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ فی النفس۔ ناتمام</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۲۵۴ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۶۴ تک ہے جو اس مجلد کا آخری صفحہ ہے۔ یہ رسالہ آخر سے ناتمام ہے۔ تحقیق نفس میں لکھا گیا ہے۔ چند فصول پر منقسم ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۵۴۔ هذه رسالة النفس للشيخ الرئيس خير المبادی سائرين بالحمد۔ عبارت صفحہ آخریں يقال على حدود</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		(شیخ الرئیس کے متعلق نمبر (۱۰۳) کے تحت میں تحریر ہو چکا)					
۱۲۲۶	۱۷۶	ہدیۃ المہدیۃ علی الہدیۃ السعیدیۃ	الفاضل الاجل والمحقق الاکمل شمس العلماء مولینا محمد عبدالحق العمری الخیرآبادی المتوفی ۱۳۱۶ ہجری		مطبوعہ ۱۳۰۲ مطبع احمدی رامپور	۲۰۰	
		یہ کتاب بطریق تحشیہ ہے۔ حضرت مولف علیہ الرحمہ نے اپنے والد ماجد سلطان الفضلاء و رئیس الحکماء مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی کی کتاب ہدیہ سعیدیہ کے مشکل و مجمل مقامات کی تشریح و تفصیل کی غرض سے تالیف کی ہے یہ حاشیہ صرف بحث (تلازم بین الھیولی والصورۃ) کے ختم تک لکھا گیا ہے۔ کتاب کو حضور پرنور نواب خلد آشیاں نور اللہ مرقدہ کے نام نامی پر معنون کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی تنطق بحکمتہ البالغۃ خاتمہ صفحہ ۲۶۹ والیہ المرجع والمآب (حضرت مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن کلام عربی تحت نمبر ۱۲۶ تحریر ہو چکا)					
۱۲۰۷	۱۷۷	مجموعۃ الرسائل	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ ہجری		قلمی	۲۴۴	
		تقطیع کتابت ۶ × ۳-۱ انچ۔ سطور ۱۵ شمار۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیلی کاتب کا نام تحریر نہیں کرمخوردگی کا اثر قلیل و پیوندکاری زیادہ ہے۔ یہ چند رسائل مختصر کا مجموعہ ہے۔ پہلا نمبر رسالہ بقاء النفس ہے صفحہ اوّل سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳ کے ثلث					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کے بقا پر ادلہ قائم کیے ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ اوّل سال بعض الروساء بجمعہ العلیۃ خاتمہ صفحہ ۱۳ والسلام علی محمد وآلہ تمت الرسالۃ بعون اللہ المنان بالخیر					
		رسالہ کتبہا الی الکیا ابی جعفر	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ				
		دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۳ کے ثلث سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ بعض مسائل طبیعیہ کی تحقیق میں۔ کیا ابی جعفر کو بطریق مکتوب لکھا ہے۔ ابتدا۔ کیا ای یا سیدی ومولائی وکبیری وخلیلی اطال اللہ بقائک۔ خاتمہ۔ وحسن توفیقہ تمت الرسالۃ بعون اللہ۔					
		رسالہ فی حفظ الصحت	ایضاً				
		تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۴ پر تمام ہوا ہے۔ طبی رسالہ ہے فن طب عربی میں بعد نمبر (۳۵۹) لکھا گیا					
		رسالہ فی النبض	ایضاً				
		چوتھا نمبر ہے صفحہ ۳۵ سے ابتدا ہے اور صفحہ ۵۶ کے نصف پر ختم۔ فارسی رسالہ ہے فن طب کے متعلق فہرست فارسی فن طب میں بعد نمبر (۳۰۹) لکھا گیا۔					
		رسالۃ الفصد	ایضاً				
		پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۵۶ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۶۰ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ بھی طب کے متعلق ہے۔ فن طب عربی میں بعد نمبر (۳۵۹) لکھا گیا۔					
		تعبیر الرویا	ایضاً				

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							چھٹا نمبر ہے۔ صفحہ ۸۰ سے شروع ہوکر صفحہ ۹۴ پر ختم ہوا ہے۔ فن تعبیر الرویا عربی میں بعد نمبر ۸ لکھا گیا
		رسالہ فی الفعل والانفعال	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ۔ الشہیر بابن سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ				
							یہ رسالہ فن ادوادعربی مجموعہ نمبر ۱ میں مجلد ہے۔ اس رسالہ کی کیفیت اس سے بیشتر نمبر ۱۰۳ فن حکمت عربی میں تحریر ہوچکی۔ (شیخ کے متعلق اس سے قبل نمبر (۱۰۵) پر تحریر ہوچکا)
۲۱۶۰	۱۷۸	حاشیہ فخر علی المیبذی	علامہ محمد بن الحسین المدعو بہ فخر الدین الحسنی السماکی استرآبادی من اعیان القرن الحادی عشر۔		مطبوعہ مطبع کنز العلوم	۲۰۷	
							شرح ہدایۃ الحکمہ مشہور (میبذی) کا حاشیہ ہے۔ شارح علام نے اس جلد میں صرف مباحث الاجسام اور فلکیات کا تحشیہ کیا ہے۔ اس حاشیہ میں زیادہ تفصیل وتطویل نہیں ہے۔ ضروری قدر پر اکتفا کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی الحکیم والصلوٰۃ علی محمد المنعوت بالخلق العظیم المبعوث لاقامۃ الدین ..... فیقول احقر خلق اللہ الغنی۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۷ انہ الموفق والمعین۔ فاضل شارح فضلاء زمانہ شاہ اسمٰعیل صفوی اور ہمعصر میر باقر داماد استرآبادی ہیں۔ درگاہ معلّے شاہی کے منظور نظر تھے۔ ہمیشہ طلباء کا اژدہام وطالبین کی کثرت آپ کے یہاں رہتی۔ بہت سے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لوگ آپ کے فیض علمی سے مستفیض ہوئے۔ میرزا اسکندر تاریخ عالم آرائے عباسی میں لکھتے ہیں کہ فاضل شارح اور میر باقر داماد کے مابین اکثر مذاکرہ اور مباحثہ علمی ہوتا تھا۔ سال وفات آپ کا دریافت نہیں ہوا۔ آپ گیارہویں صدی کے فضلا میں ہیں۔ (عالم آرائے عباسی)					
۲۲۲۵	۱۷۹	کتاب آراء اہل المدینۃ الفاضلۃ	المعلم الثانی الحکیم ابونصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی ۳۳۹ سنہ ہجری		مطبوعہ مصر	۱۲۸	
		حکمت کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب میں مسائل طبعیہ و الٰہیہ کے علاوہ اخلاقی مباحث بھی لکھے ہیں۔ کتاب کے اول میں چار صفحات تک فہرست مضامین و تفصیلی ترجمہ مولف علیحدہ تحریر کیا ہے عبارت آغاز صفحہ اول۔ القول فی الموجود الاول الموجود الاول ھو السبب الاول خاتمہ صفحہ ۱۲۷۔ ولا تجعل شیئاً محالا اصلا۔ معلم ثانی اکبر فلاسفہ مسلمین میں شمار کیا جاتا ہے۔ حکماء اسلام میں دوسرا کوئی اس کا ہم پایہ نہیں ہوا۔ شیخ الرئیس نے اسی کے کلام اور کتابوں سے انتفاع حاصل کیا ہے (فاراب) میں اس کا تولد ہوا۔ یہ شہر ترکی آبادی میں ماوراء النہر کے متعلق بلاد فارس کے اطراف ارض خراسان میں واقع ہے۔ معلم ثانی نے پرورش اپنے ہی شہر میں پائی۔ پھر یہاں سے اطراف و اکناف میں بہت سے سفر کا اتفاق رہا۔ زیادہ تر بغداد و دمشق میں قیام رکھا۔ یوحنا نصرانی حکیم اور ابوبشر متی یونس حکیم سے فلسفہ اور منطق کو حاصل کیا۔ یہ دونوں شخص مشاہیر حکماء میں ہیں۔ سب سے زیادہ ارسطاطالیس حکیم کی کتابیں پڑھیں اور انہیں کو دیکھا۔ کہتے ہیں کہ ارسطو کی ایک کتاب پر جو۔ کتاب النفس کے ساتھ موسوم ہے۔ فارابی نے اپنے ہاتھ سے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

لکھا تھا کہ اس کو میں نے ایک سو مرتبہ پڑھا ہے۔ اسی طرح (کتاب السماع الطبیعی) کی نسبت جو ارسطو کے مصنفات میں سے ہے فارابی کا چالیس مرتبہ پڑھنا نقل کیا گیا ہے۔ اس کے بیشمار شاگرد ہوئے ہیں۔ کتب منطقیہ متقدمین کو بڑے شرح وبسط کے ساتھ واضح کیا ہے۔ فنون حکمیہ میں بھی اس کی مصنفات کثیر ہیں۔ علم موسیقی میں بڑی قدرت رکھتا۔ اس علم میں بہت سی اور چیزیں ایجاد کیں ہیں۔ کسی نے اس سے دریافت کیا کہ اعلم انت اوارسطو جواب دیا۔ لو ادرکتہ لکنت اکبر تلامذتہ سیف الدولہ ابی الحسن علی بن الہیجاء عبداللہ بن حمدان التغلبی والی حلب اس کی بڑی قدر و منزلت کرتا۔ اس کو تنہائی مرغوب تھی۔ لوگوں کے اختلاط سے احتراز کرتا۔ دمشق کے قیام کے زمانہ میں اکثر دریا کے قریب بیٹھکر یا باغ میں جاکر تصنیف کا شغل کرتا۔ اس کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔

کتاب البرہان۔ کتاب القیاس الصغیر۔ الکتاب الاوسط۔ کتاب الجدل۔ کتاب المختصر الکبیر۔ کتاب المختصر الصغیر علی طریقۃ المتکلمین۔ کتاب المختصر الاوسط فی القیاس۔ کتاب شروط القیاس۔ کتاب شرائط البرہان کتاب النجوم۔ کتاب فی القوۃ۔ کتاب الواحد والوحدہ۔ کتاب آراء اہل المدینۃ الفاضلہ۔ کتاب ماینبغی ان یتقدم الفلسفہ۔ کتاب المستغلق من کلامہ فی قاطیغوریاس۔ کتاب فی اغراض ارسطوطالیس۔ کتاب فی الجبر۔ کتاب فی العقل۔ کتاب المواضع المنتزعۃ من الجدل۔ کتاب شرح المستغلق فی المصادرۃ الاولی والثانیہ۔ کتاب تعلیق ایساغوجی علی فرفوریوس۔ کتاب احصاء العلوم۔ کتاب الکنایۃ۔ کتاب الرد علی النحوی کتاب الرد علی جالینوس۔ کتاب فی ادب الجدل۔ کتاب الرد علی الراوندی۔ کتاب فی السعادۃ الموجودۃ کتاب التوطیۃ فی المنطق۔ کتاب المقاییس۔ مختصر کتاب الفرد۔ شرح کتاب المجسطی۔ کتاب شرح البرہان ارسطو۔ شرح الخطابۃ۔ شرح المغالطہ۔ کتاب شرح المقولات۔ کتاب شرح باریمیناس کتاب الرد علی الرازی کتاب العلم الالہی۔ کتاب اتفاق ارسطو وافلاطون فی الجن وحال وجودہم۔ کتاب فی الجوہر کتاب القضیۃ العقلیۃ کتاب الحیل والنوامیس۔ کتاب السبب الی صناعۃ المنطق۔ کتاب السیاسۃ المدینۃ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب المدخل الی الہندسۃ الوہمیۃ۔ کتاب عیون المسائل علیٰ رائ ارسطوطالیس۔ رسالۃ فی ماہیۃ النفس۔ کتاب مراتب العلوم۔ کتاب الرویا۔ کتاب فی احصاء القضایا۔ کتاب القیاسات التی تستعمل الموسیقی۔ کتاب فلسفۃ افلاطون و ارسطو۔ جوامع کتب المنطق۔ کتاب فی النوامیس۔ کتاب الجمع بین رای الحکیمین افلاطون و ارسطوطالیس۔ کتاب المبادی الانسانیۃ۔ کتاب الرد علی جالینوس۔ کتاب الخیر والمقدار۔ کتاب فی اسباب السعادۃ۔ کلام فی اسم الفلسفۃ وسبب ظہورہا۔ کتاب السیاسات المدینۃ۔ کتاب فی صناعۃ الکتابۃ۔ کتاب فی الشعر والقوافی۔ کلام فی اعضاء الحیوان۔ کتاب فی اللغات۔ کتاب الحکم۔ کتاب الاجتماعات المدنیۃ۔ الفصول المنتزعۃ من الاخبار وغیر ذلک۔ اسّی سال کی عمر میں تین سو انتالیس (۳۳۹) سال ہجری میں دمشق میں وفات پائی اور یہیں مدفون ہوا۔ (ابن خلکان وغیرہ)					
۲۴۶۰	۱۹۰	حاشیہ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ المعروف بالصدرا	الفاضل الاکمل ملا عماد الدین العثمانی اللکنی۔ من اعیان القرن الثالث عشر		قلمی	۳۲۶	
		تقطیع کتابت ۶ × ۹ انچ۔ سطور سترہ۔ کاغذ دیسی۔ بعض جگہ لفظ قولہ کو سرخی سے لکھا ہے۔ بعض مقام پر اس لفظ کی جگہ بیاض ہے۔ باقی تمام عبارت سیاہی سے لکھی گئی ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی اور پیوندکاری زیادہ ہے۔ صرف فن اول کا حاشیہ ہے اسی قدر صدرا درس میں رکھا گیا ہے۔ فن ثانی کو کسی قدر شروع کرکے چھوڑ دیا ہے۔ محشی علام نے مواضع مغلقہ کا تحشیہ کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی شرح صدورنا للہدایۃ بحکمۃ العلم والایمان عبارت ختم۔ ورق (۱۶۳) صفحہ ۲۔ ما سیجیٔ من العنصریات فتدبر۔ ایک نسخہ اس حاشیہ کا نمبر ۔۔ پر بھی درج ہے۔ فاضل لکنی شیوخ عثمانی سے ہیں۔ ذہانت					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">طبعی اور ذکاوت جبلی کے ساتھ متصف تھے۔ اپنے زمانہ کے عالم متبحر اور فاضل یگانہ ہوئے ہیں۔ مولینا بحر العلوم کے تلامذہ خاص تھے۔ کچھ حصّہ شرح چغمینی وغیرہ کا ملا حسن سے بھی پڑھا ہے۔ ان کے مصنفات سے چند کتابیں موجود ہیں۔ عقدہ وثیقہ۔ عشرہ کاملہ۔ رسالہ مقولات عشر۔ حاشیہ صدرا ان کی تاریخ ولادت وسال وفات محقق نہیں ہوا۔ دلکن کی نسبت مولوی عبد الشکور ممبر کونسل مقام ریان اپنی کتاب تذکرہ علماء ناستہ میں لکھتے ہیں۔ لیکن بفتح لام وسکون یائے موحدہ وکاف عربی مفتوح ونون۔ نام ویہست در ضلع بانس بریلی ملک روہیلکھنڈ۔ مولوی خدا بخش خاں صاحب فہرست (محبوب الالباب فی تعریف الکتب والکتاب) میں اس کے خلاف تحریر کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ دلکن قریہ است در حوالی بنجاب والعلم الحقیقی عند اللہ القوی۔</td></tr>
<tr><td>۲۵۹۳</td><td>۱۸۱</td><td>حاشیہ شرح حکمۃ العین</td><td>الفاضل الکامل علّامہ محمد باقر بن غلام مصطفیٰ بن محمد مصطفیٰ الجالسی</td><td>-</td><td>قلمی</td><td>۹۳</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۹ × ۵۔ انچ۔ سطور اکیس خط نستعلیق۔ کاغذ انگریزی۔ سال کتابت ونام کاتب تحریر نہیں صفحہ ابتدائی پر ایک چھوٹی مہر چسپاں ہے جس پر کندہ ہے (برادر عالیہ سید دین شاہ مظفر حسین)
شرح حکمۃ العین۔ مولفہ شمس الدین بن مبارک شاہ (الشہیر بمیرک البخاری) کا مختصر حاشیہ ہے۔ اس مجلد میں صرف مقالہ اولیٰ کے بحث اوّل وبحث ثانی کا تحشیہ معلوم ہوتا ہے۔ عبارت آغاز صفحۂ اوّل۔ سبحانک اللّٰھم نور قلبی بنور الحکمت والمعرفۃ وثبت قدمی علی طریق الصواب . . . . . وبعد فیقول العبد۔ ختم صفحہ ۹۳۔ ای لا یحصل من الضمام۔ تمت تمام شد حواشی ملا محمد باقر علی شرح حکمۃ العین (فاضل جالسی کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۸۵	۱۸۲	کتاب السماء والعالم	المعلم الاول ارسطوطالیس بن نیقوماخس بن ماخاون المولود ۳۸۴ ہجری قبل مسیح علیہ السلام		قلمی ۱۳۱۱ھ	۰۶	

تقطیع کتابت ۸×[illegible] انچ، سطور ۱۳، خط نسخ اوسط درجہ کا۔ آخر کتاب پر قدرے سرخی سے عبارت ختم نمبر بقدر ایک سطر کے لکھی ہے۔ ابتدائی صفحہ پر چھوٹی مہر محمد شکور نام کی چسپاں ہے تمام اوراق پر کرم خوردگی کا اثر زیادہ ہے کتاب اخبار العلماء با خبار الحکماء میں ارسطو کے مصنفات میں (کتاب السماء والعالم) کو بھی شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ کتاب چار مقالہ پر مشتمل ہے۔ ابن البطریق اور ابو بشر متی نے مقالہ اولی کے کچھ حصے کو نقل کیا ہے۔ اسکندر افرودیسی نے اس کتاب کے مقالہ اولی کی کچھ شرح بھی کی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ وہی کتاب ہو۔ مجلد ہذا کے دیکھنے سے ٹھیک پتہ نہیں چلا اس کتاب میں بعض سرخی کے مقامات پر بیاض ہے۔ حکمت طبعی کے مسائل۔ علی الخصوص مبحث جسم کے متعلق اس کتاب میں بیان ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قال الحکیم ان جعل المعرفۃ بالطبیعۃ الخ عبارت ختم صفحہ ۶۰۔ یقسما ایضاً قد تم ھذا الکتاب من کلام ارسطو فی السماء والعالم تمت بالخیر (ارسطو حکیم بمقام درستاغیرا) علاقہ تھریس میں تین سو چوراسی (۳۸۴) سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوا۔ اسقلبیوس (اسقلیپیوس) حکیم کی اولاد میں ہے۔ اسقلیبوس وہ شخص ہے جس نے یونانیوں کے واسطے طب کو پھیلایا۔ ارسطاطالیس کے معنی (تمام الفضیلۃ) ہیں۔ اس لفظ کی روش تحریر دو طرح پر دیکھی گئی ارسطوطالیس۔ ارسطاطالیس۔ اس کے باپ کے نام میں اختلاف دیکھا گیا۔ اخبار العلماء میں (نیقوماخس) لکھا ہے اور مولینا نظامی سکندر نامے میں ارسطو کے باپ کا نام (لقوماجش) قرار دیتے ہیں فرماتے ہیں ؎

لقوماجش آنکو خردمند بود ٭ کارسطوے داناش فرزند بود

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ارسطو کی ابتدائی عمر کا حصہ جب خیر و خوبی کے ساتھ پورا ہوا تو آٹھویں سال میں باپ کی معیت میں (مدینۃ الحکماء) پہونچا۔ وہاں مختلف فضلاء کی خدمت میں۔ علم زباندانی۔ فصاحت و بلاغت۔ سلیقۂ نظم و نثر کی تعلیم پائی جب ان فنون میں طاق ہو گیا تو فلسفہ و حکمت کے شوق تحصیل نے افلاطون کے حلقۂ درس میں اس کو داخل کیا افلاطون نے اسے ہونہار دیکھکر۔ علم اخلاق طبعیات۔ الٰہیات ریاضیات وغیرہ کی تعلیم بڑی توجہ سے کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ارسطو نے تمام علوم حکمیہ اور دقائق فلسفیہ میں پوری پوری مہارت پیدا کر لی۔ بیس سال پورے افلاطون کی خدمت میں گزار دیے۔ افلاطون جب مسائل دقیقہ کو بیان کرتا تو ارسطو کو بلا لیتا۔ افلاطون جب (صقلیہ) کو گیا ہے تو دار التعلیم میں ارسطو کو اپنا قائم مقام کر گیا۔ ارسطو پہلا وہ شخص ہے جس نے علم منطق درست کیا۔ اسی کے مرتبہ اصول منطقیہ ابھی تک مروج ہیں۔ یہی وہ شخص ہے جو افلاطون کے بعد اجل و ابلغ علماء یونان میں تسلیم کیا گیا ہے۔ شاہ فیلبس (فیلقوس) فرمانروائے مقدونیہ نے اس کو طلب کر کے اپنے فرزند سکندر کا استاد و اتالیق مقرر کیا۔ اوس نے بڑی کوشش اور توجہ کے ساتھ فنون حکمیہ اور امور سیاسیہ میں سکندر کو ماہر بنا دیا۔ سکندر کا قول ہے کہ فیلقوس میری پیدائش کا سبب ہوا۔ اور ارسطو نے زندگی بسر کرنے کے اعلیٰ طریقے مجھے تعلیم کیے۔ سکندر اس کی بڑی عظمت کرتا۔ ہمیشہ وقعت کی نظر سے دیکھتا۔ جب سکندر تخت نشین ہو کر فتوحات ممالک میں مشغول ہوا تو ارسطو (اتھینہ) چلا آیا۔ یہاں ایک بڑا مدرسہ بنا کیا۔ اس کو باغ وغیرہ میں ٹہلنے کی زیادہ عادت تھی۔ یہاں تک کہ پڑھانے کے وقت میں بھی نہیں بیٹھتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کے شاگرد و تابعین مشائین کہلاتے ہیں۔ اس نے خط و کتابت کا سلسلہ سکندر سے برابر قائم رکھا۔ سکندر نے اسی سلسلے سے بہت منافع اور فوائد حاصل کیے۔ ارسطو کو موجودات عالم کی تحقیقات کا بیحد شوق تھا۔ اس نے علم فلسفہ و حکمت کے علاوہ علم ہیئت و ہندسہ میں بھی کمال پیدا کر کے نہایت مفید مسائل ایجاد کیے۔ ہمیشہ تحقیقات جدیدہ میں منہمک رہا۔ ارسطو کا سب سے اچھا کام علوم طبیعیہ کے متعلق حیوانات کی تحقیقات تھی۔ سکندر کا شاگرد ہو جانا اس کے لیے اس بارہ میں بڑا کارآمد ہوا اس نے</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مشرق و مغرب کے ممالک سے مختلف حیوانات منگا کر جمع کیے۔ اون کی جسمانی بناوٹ۔ طبیعی خاصیت رنگ و جسامت — امورات ظاہریہ کا ارسطو نے معائنہ کیا اور اس سے بہت سے امورات اُس پر منکشف ہوئے۔ آجتک تمام یورپین اس تحقیق میں ارسطو ہی کے مقلد بنے ہوئے ہیں۔ ارسطو کے بہت سے شاگرد ہوئے اس کے تلامذہ میں بڑے بڑے شاہزادے اور عمائد ملک کے فرزند بھی شامل ہیں۔ طبعیات۔ ریاضیات۔ آلہیات۔ ادبیات۔ منطقیات وغیرہ میں اس کے کثیر مصنفات ہیں کتاب اخبار العلماء میں اس کے مصنفات ۱۰۰ تقریباً لکھے تحریر ہیں۔ ارسطو حسن اخلاق۔ احسان۔ دوست نوازی۔ غربا پروری۔ ہردلعزیزی کی وجہ سے خاص و عام کا محبوب و مقبول بنا ہوا تھا۔ (۶۶) یا (۶۸) سال زندہ رہ کر اپنے وطن میں اس جہان سے رخصت ہوا۔ ایک خورد سال بچہ (نقوماخس) اور ایک کمسن لڑکی اپنی یادگار چھوڑی (اخبار العلماء باخبار الحکماء۔ وغیرہ)</td></tr>
<tr><td>۲۷۸۹</td><td>۱۰۳</td><td>کتاب من کلام افلاطون</td><td>الحکیم افلاطون بن ارسطون الیونانی احد اساطین الحکمۃ</td><td></td><td>قلمی</td><td>۱۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۵ × ۲½ - ۱ انچہ۔ سطور آٹھ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اوراق پر پیوندکاری ہے۔ مختصر کتاب ہے چند فوائد حکمیہ اس میں لکھے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ ھذا الکتاب من کلام افلاطون الالٰھی قال اذا سئل ھل للباری قوے مختلفہ او قوۃ واحدۃ خاتمہ صفحہ ۱۸۔ مکان الازل دفعۃ۔ ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ افلاطون کی کسی بڑی کتاب سے کچھ کلام اخذ کرکے یہ مختصر نسخہ مرتب کیا گیا ہے۔
افلاطون حکیم۔ اس کا نام (فلاطن) اور (فلاطون) بھی بتایا گیا ہے۔ یونان کے نامور حکماء میں اس کا شمار ہے۔ اس کا خاندان یونان میں شریف النسب مانا گیا ہے۔ اس کے والدین معزز</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت	
								گھرانوں کے لوگوں میں سے تھے۔ اس کی ماں سولن کے خاندان کی لڑکی تھی جو یونان کا مشہور قانون ساز ہوا ہے۔ فیثاغورث حکیم کا شاگرد تھا۔ جملہ فنون حکمیہ میں ماہر۔ یونانی طب کا موجد قرار دیا گیا ہے ابتدائے عمر میں اس کو شاعری کا شوق تھا۔ اور اس فن میں پوری مہارت بھی حاصل کر چکا تھا۔ ایک دن سقراط کی مجلس میں پہنچ گیا۔ وہ اس وقت شاعری کی مذمت اور اس کی خرابیاں بیان کر رہا تھا۔ سقراط کی تقریر کا افلاطون کے قلب پر کچھ ایسا اثر پڑا کہ اسی وقت سے اس کو شعر گوئی سے نفرت ہو گئی۔ وہ سقراط کی خدمت میں حاضر رہنے لگا۔ پانچ سال تک اس کی صحبت سے فیضیاب رہا۔ افلاطون کے شاگرد کثرت سے ہوئے ہیں۔ تمام شاگردوں میں سب سے ممتاز ارسطو حکیم تھا۔ پڑھانے کے وقت اس کو عادت تھی کہ باغات وغیرہ میں ٹہلتا اور اسی حالت میں تعلیم دیتا۔ اسی وجہ سے اس کے شاگرد مشائین کہلائے جاتے ہیں۔ تنہائی کو بہت پسند کرتا۔ جنگلوں میں نکل جاتا وہاں زور سے دھاڑ کر رویا کرتا۔ وسیع میدانوں میں دو میل تک اس کے رونے کی آواز سنائی دیتی۔ بڑا خوش خلق نیک چلن۔ دوستوں و عزیزوں سے اچھا سلوک و احسان کرنے والا۔ مزاج میں نرمی اور سہولت تھی۔ تحمل و صبر کے ساتھ بھی متصف تھا۔ اس کے مصنفات کی تعداد کتاب اخبار العلماء باخبار الحکماء میں تقریباً پچاس کتابیں لکھی ہیں۔ آخر عمر میں تعلیم و تدریس کا کام ارسطو وغیرہ کے سپرد کر کے خود گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ اکیاسی برس کی عمر پائی۔ جس سال سکندر فیلقوس پیدا ہوا اسی سال میں اس کی وفات ہوئی۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء وغیرہ)
۲۹۱۳	۱۸۳	مقالات فلسفیہ قدیمہ	لبعض مشاہیر فلاسفة العرب		مطبوعہ ۱۹۱۱ء بیروت	۱۲۰		
								یہ مجلد مشاہیر حکما و فضلا کے چند رسائل و مقالات کا مجموعہ ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ کتاب السیاسة رسالة الطیر لابن سینا۔ رسالة فی السیاسة لابی نصر الفارابی۔ مقالات ارسطو۔ وصایا افلاطون و

نمبر موجودات	نمبر شمام	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فیثاغورس۔ رسالۃ الطیر۔ امام غزالی۔ مقالہ مختصرہ ابن العبری۔ رسالہ فی المنطق ابن العسال مفید اور کار آمد مجموعہ ہے عبارت آغاز صفحہ اوّل۔ کتاب السیاسۃ لابن سینا عنی بنشرہ و تعلیق حواشیہ حضرت الاب لویس معلوف الیسوعی عبارت ختم صفحہ ۱۱۲۔ وھی طبیعۃ النامرا۔ تمت۔					
۲۶۸۲	۱۸۵	مابعد الطبیعۃ مع مراتب الموجودات و کتاب الخطابۃ	الفیلسوف ابوالحسن بھمنیار بن المرزبان		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	۳۲	
		تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ ۱۔ (رسالہ مابعد الطبیعۃ) اس میں حکمت الٰہی کے موضوع وغیرہ کی تحقیق ہے بارہ فصلوں پر اس رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الفصل الاول موضوع العلم المعروف بما بعد الطبیعۃ الموجود بما ھو موجود ۲۔ (مراتب الموجودات) مفارقات وغیرہ کی تحقیق ہے۔ اس رسالہ میں پانچ فصلیں رکھی گئی ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۲۔ الفصل الاول المفارقات اربع مراتب ۳۔ (کتاب الخطابۃ) یہ رسالہ ارسطو حکیم کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ حکمت عملی کے متعلق کچھ فوائد اس میں لکھے گئے ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۰۔ ان صناعۃ الخطابۃ تناسب صناعۃ الجدل۔ بھمنیار۔ شیخ الرئیس کا شاگرد ہے۔ اس کی تاریخ ولادت اور سال وفات معلوم نہیں ہوا اور نہ تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا گیا۔ اس کے مولفات میں فن فلسفہ میں مشہور کتاب (تحصیل) ہے فہرست کتب عربیہ قلمیہ برٹش میوزیم جلد دوم مطبوعہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۰۴۔ یہ بزبان لاطینی ہیں۔ اس کتاب کا نام (تحصیلات) لکھا ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۴۶	۱۸۶	الدروس الاولیۃ فی الفلسفۃ الطبیعیۃ	الن ہکسن معلم الفلسفۃ الطبیعیۃ واللغۃ الانگلیزیۃ فی مدرسۃ البنات السوریۃ۔ الانجیلیہ سابقاً	سنہ ۱۸۸۱ء	مطبوعہ سنہ ۱۸۹۲ء بیروت	۵۲۶	
		یہ کتاب فلسفۂ جدید میں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ آلات وغیرہ کی تصویریں بھی کھچی ہوئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۵ الباب الاول فی المادہ وصفاتہا خاتمہ صفحہ ۵۲۶ من قوۃ الاستمرار وکان الفراغ من تبیضہ فی ۲۸ خزیران سنہ ۱۸۸۱ء۔					
۲۹۰۵	۱۸۷	تجرید مقالات ارسطو	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملۃ والدین الشہیر بصدرائے شیرازی المتوفی سنہ ۱۰۵۰ھ علی اختلاف الاقوال		قلمی سنہ ۱۲۶۶ھ	۵۱۴	
		تقطیع کتابت مع جدول ۶ × ۴½ انچ۔ سطور ۱۶۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ آسمانی۔ قدرے لوح طلائی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ یہ کتاب ارسطو حکیم کے اقوال کی تحقیق اور مسائل فلسفیہ میں جو اُس کا مسلک تھا اُن کی تنقیح میں لکھی گئی ہے بیحد مفید کتاب ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ قال الفقیہ القاضی الولید محمد بن صدر الشیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد حمد اللہ لجمیع محامدہ خاتمہ صفحہ ۵۱۴۔ من شاء فلا ولغا					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رضی اللہ عنہ۔ تمت بالخیر۔ (علامۂ صدرا کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۰ کے تحت میں تحریر ہو چکا)					
۳۰۳۸	۱۸۸	المباحث المشرقیۃ	الامام الحکیم المحقق ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التیمی البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین الرازی الشافعی المعروف بابن الخطیب الری المتوفی ۶۰۶ھ		قلمی ۱۲۶۵ھ	۵۷۲	
		تقطیع کتابت ۹ × ۵½ - انچ سطور ۲۳ - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاتب زین العابدین شیخ حسین الگوالیاری - جدول شنجرفی و نیلگوں - باریک نیل سے کھنچا ہوا تمام اوراق پر کم و زیادہ کرم خوردگی کا اثر ہے پوری کتاب پیوند کاری سے محفوظ ہے۔ فن حکمت میں بڑے پایہ کی مشہور کتاب ہے۔ مسائل طبیعیہ و الٰہیہ اس میں مذکور ہیں۔ حکماء متقدمین کے نتائج اقوال پر بہت سے مناقشات کیے ہیں اور خود ہی اُن کے جوابات بھی دیے ہیں۔ تین کتب پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ ہر ایک کتاب کو مستقل عنوان سے بسم اللہ کے ساتھ شروع کیا ہے۔ کتاب اول میں مباحث امور عامہ اور اقسام موجودات تقسیم اولیت مذکور ہیں۔ دوسری کتاب احکام اقسام ممکنات پر مشتمل ہے۔ تیسری کتاب میں اثبات واجب الوجود اور اس کے صفات۔ نبوۃ عقول عشرہ وغیرہ کی بحث ہے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							خطبۂ کتاب کے آخر میں حضرت مولف رحمۃ اللہ نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ اگر تقدیر نے مساعدت کی تو ایک کتاب اخلاق و سیاسات میں لکھونگا۔ اس صورت میں جملہ فنون حکمت کے منضبط ہو جاوینگے۔ آغاز صفحہ ۲ سبحان المتفرد بقیومیۃ الهویۃ الوجود۔ صفحہ ۲۶۹۔ الفصل الرابع عشر فی الحرکۃ فی الاین والوضع خاتمہ صفحہ ۵۰۲۔ فلنختم الکتاب حامدین اللہ تعالیٰ ومصلین علی نبیہ محمد۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے نمبر ۱۲۶ و نمبر ۱۲۸ پر بھی درج ہیں۔ (امام رازی رحمۃ اللہ کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۱۳۰ پر لکھا گیا)
۳۰۴۰	۱۸۹	حاشیۃ الشمس البازغۃ	ملا نظام الدین خلف الصدق ملا قطب الدین شہید سہالوی المتوفی ۱۱۶۱ ہجری	•	قلمی	۱۵۶	
							تقطیع کتابت مع جدول، ۴ ½ × ۱۰ انچ سطور شانزدہ۔ جدول سرخ و آسمانی کاغذ دیلی۔ حاشیہ کاغذ انگریزی۔ خط نستعلیق۔ کاتب الیشری پرشاد۔ سال کتابت تحریر نہیں۔ اثر کرم و پیوند کاری قلیل کتاب شمس بازغہ مصنفہ ملا محمود جونپوری متوفی ۱۰۶۲ھ کا نفیس حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ کمیاب ہے نسخہ ہذا ایک کایستھ کے قلم کا لکھا ہوا ہے۔ اس وجہ سے بہت غلط لکھا گیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ لہ الحمد فی الاولی والاخری خاتمہ صفحہ ۱۵۴۔ المتعلقہ بالکتاب المسمی بالشمس البازغۃ الی قول تمام شد۔ حضرت محشی علیہ الرحمۃ استاد جہاں۔ نحریر زماں۔ وحید عصر فرید دہر جامع علوم ظاہر و باطن مانے گئے ہیں۔ ملا قطب الدین شہید کے فرزند اور سہالی کے رہنے والے تھے۔ والد ماجد کی شہادت کے بعد علوم متعارفہ کی تحصیل حافظ امان اللہ بنارسی۔ مولوی قطب الدین شمس آبادی۔ وغیرہ سے کی۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

تکمیل فنون اور فاتحہ فراغ کا اتفاق مولوی غلام نقشبند لکھنوی کے یہاں ہوا۔ مدت العمر لکھنؤ ہی میں تدریس وتصنیف کا مشغلہ رہا۔ آپ کے حسن تعلیم وتدریس نے ایسی شہرت واعتبار دیا کہ دور دراز شہروں کے طلبا آپ کے حلقۂ درس میں داخل ہو کر فیض تربیت سے مستفیض ہوتے۔ آج تک ہندوستان میں جس قدر فضلا اور علماء ہوئے ہیں سب کو نسبت تلمذ بواسطہ یا بلا واسطہ آپ ہی کے ساتھ ہے اور یہ نسبت خاص باعث فخر واعتبار سمجھی جاتی ہے۔ جس کسی فاضل میں یہ نسبت نہیں پائی جاتی وہ نظر اعتبار سے نہیں دیکھا جاتا۔ آپ شیخ عبدالرزاق بانسوی کے مرید تھے۔ میر اسمٰعیل بلگرامی خلیفہ شیخ عبدالرزاق بانسوی سے بھی آپ نے طریقۂ ارشاد وتلقین حاصل کیا۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ حاشیہ صدرا۔ حاشیہ شمس بازغہ۔ شرح مسلم الثبوت۔ صبح صادق۔ شرح منار۔ شرح مبارزیہ۔ حاشیہ شرح عقائد دوانی۔ ملفوظ شاہ عبدالرزاق صاحب۔ توفی جمادی الاول روز چہارشنبہ سال گیارہ سو اکسٹھ (۱۱۶۱) ہجری لکھنؤ میں رحلت فرمائی۔ میر غلام علی آزاد نے ان کی تاریخ وفات کو اس طرح نظم کیا ہے ؎

عالم کامل امام عصر استاد جہاں ❊ طائر روحش بسیر جنۃ الماوی شتافت

سال تاریخ وفات او بطور تعمیہ ❊ گفتہ شد ملا نظام الدین دل فردوس یافت

۱۱۶۱ھ

مآثر الکرام وغیرہ۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۲۸	۱۹۰	حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ مولفہ میرک شمس الدین	ملا غیاث الدین البحرآبادی		قلمی ۱۱۸۵ھ	۲۲۲	
		تقطیع کتابت مع جدول ۷×۴۔ انچ۔ سطور اکیس۔ خط بطرز نسخ کاغذ دہلی۔ کاتب ابراہیم بن ...					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پوری کتاب پر شنجرف ونیل سے جدول کھنچی ہوئی ہے۔ کرمخوردگی کا اثر زیادہ اور پیوندکاری کم ہے ابتدائی صفحہ پر پانچ مہریں چسپاں ہیں۔ دو مہروں کا صرف نشان اور تین مہروں کے حروف پڑھنے میں آتے ہیں۔ جن میں محمد اسلم۔ محمد صالح وغیرہ نام کندہ ہیں۔ شرح ہدایۃ الحکمۃ مولفۂ علامہ شمس الدین محمد بن مبارک الشہیر بمیرک البخاری کا حاشیہ ہے۔ محشی علام نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ تحشیہ کیا ہے۔ اور ہر موقع ومقام پر تحقیق سے کام لیا ہے آغاز صفحہ ۲ قوله الحكمة صناعة نظرية ۔ النظری يطلق على معان۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۱ ووصل الى النهاية الى قول۔ برحمتك يا ارحم الراحمين ۔ حضرت محشی کا حال دریافت نہیں ہوا۔					
۲۶۹۹	۱۹۱	ہدیۃ الرئیس للامیر	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۸۰	
		شیخ الرئیس نے یہ کتاب ہدیۃً نوح بن منصور ساسانی کے پاس پیش کی ہے۔ اس کتاب میں نفس ناطقہ اور قوائے نفسانیہ وغیرہ کے مباحث ہیں۔ کتاب کے اول میں (ادورد فندیک) مصحح کتاب ہذا نے بطریق مقدمہ مصحح۔ چند اوراق اس کتاب کی حالت میں لکھے ہیں۔ اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب طبع ہونے سے قبل کہاں کہاں موجود تھی۔ اس کتاب کا دوسری زبان میں مترجم ہونا کہاں کہاں اور کس کس سنہ میں ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ عبارت آغاز کتاب۔ بعد تین سطر دیباچہ صفحہ ۱۵۔ خير المبادی مازين بالحمد لواهب القوة على حمده .... وبعد فلولا ان العادة ۔ (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر (۲۱۸) کے تحت میں تحریر ہے)۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۰۷	۱۹۲	مقاصد الفلاسفہ	امام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی۔ المتوفی ۵۰۵ھ ہجری		مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۳۲۸	
		فلاسفہ نے جو علوم عقلیہ۔ منطقیات۔ طبعیات۔ ریاضیات۔ الہیات میں کتب تصنیف کیے ہیں۔ اس کتاب میں بہ استثناء ریاضیات کے باقی تین قسموں کے مسائل و مباحث لکھکر فلاسفہ کے مقاصد کی تشریح کی ہے۔ علاوہ تشریح و تنقیح کے۔ کسی طرح کا رد و قدح نہیں کیا گیا ہے۔ تردید و ابطال مذاہب حکماء کے واسطے کتاب تہافت الفلاسفہ مختص ہے۔ اس کتاب کی تین قسموں پر تقسیم ہے۔ پہلی قسم میں منطقیات مذکور ہیں۔ دوسری قسم میں الہیات لکھے ہیں۔ تیسری قسم طبیعات کے بیان میں ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی عصمنا من الضلال وعرفنا منزلۃ اقدام الجہال ۔۔۔ اما بعد فانک التمست کلاما شافیا۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۰ محمد وآلہ اجمعین۔ آمین۔ (امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر ۲۷ کے تحت میں تحریر ہے)۔					
۲۹۷۲	۱۹۳	مبادی الفلسفۃ القدیمہ	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی سنہ ۳۳۹ھ		مطبوع ۱۳۲۸ھ القاہرہ	صفحہ ۱۶ صفحہ ۱۰	
		مختصر کتاب ہے۔ تعلم فلسفہ سے پہلے جن امورات کا جاننا ضروری ہے اُن کو بطریق					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">مبادی لکھا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قال ابونصر الفارابی الاشیاء التی یحتاج الیٰ تعلمها الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۔ کان الشر حینئذ اکثر والسلام۔ ابتدا میں معلم ثانی کا تفصیلی ترجمہ لکھا ہے۔ آخر میں فہرست مضامین شامل ہے (معلم ثانی کا حال اس سے قبل نمبر ۱۰۹ پر تحریر ہو چکا ہے)</td></tr>
<tr><td>۳۱۴۲</td><td>۱۹۴</td><td>تعریب لشرح بخنر علی مذہب ڈارون</td><td>الدکتور لوئیس بخنر الالمانی</td><td></td><td>مطبوع سنہ ۱۸۸۴ء اسکندریہ</td><td>صفحہ ۲۴
صفحہ ۱۶۲</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">اصل کتاب کی تعریب کی گئی ہے۔ تعریب کرنے والے کا نام تحریر نہیں۔ مسائل حکمیہ فلسفۂ جدید کے انداز پر ضبط کیے گئے ہیں۔ ابتدا میں مقدمہ الکتاب معرّب کتاب نے تقریباً چوبیس صفحات پر لکھا ہے۔ آغاز صفحہ اوّل مقدمة الکتاب للمعرب یدفن بعضنا بعضاً ویمشی۔ (اصل مولف اور معرّب اسی زمانہ کے فضلا میں معلوم ہوتے ہیں)۔</td></tr>
<tr><td>۳۱۲۸</td><td>۱۹۵</td><td>الثمرة المرضیہ فی بعض الرسالات الفارابیہ</td><td>المعلم الثانی الحکیم ابونصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی سنہ ۳۳۹ھ</td><td></td><td>مطبوعہ سنہ ۱۸۹۰ء لیڈن</td><td>۱۱۸</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">آٹھ رسائل کا مجموعہ ہے اور تمام رسائل فارابی کے مولفہ ہیں۔
نمبر ا۔ کتاب الجمع بین رأیین افلاطون وارسطو۔ مشہور ہے کہ ارسطو قدم عالم۔ اور افلاطون حدوث عالم کا قائل ہے۔ اس رسالہ میں فارابی نے ان دونوں حکیموں کی رائے کو جمع کیا ہے۔ صفحہ ۳۳ پر تمام ہوا ہے۔</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نمبر۲۔ رسالہ فی اغراض الحکیم فی کل مقالۃ من الکتاب الموسوم بالحروف ۔ اس رسالہ میں ارسطو کی کتاب مابعد الطبیعۃ کی غرض اور محصل کو بیان کیا ہے ۔ صفحہ ۲۰ پر تمام ہوا ہے ۔ نمبر۳۔ مقالہ فی معانی العقل ۔ اس رسالہ میں عقل کے معنی اُس کی حقیقت ۔ اور جن جن معانی پر عقل کا اطلاق ہوتا ہے اُس کو بیان کیا ہے صفحہ ۴۰ پر تمام ہوا ہے ۔ نمبر۴۔ رسالہ فیما ینبغی ان یقدم قبل تعلم الفلسفۃ ۔ فلسفہ کے تعلم سے پہلے بطریق مبادی جن اشیا کا جاننا ضروری ہے ۔ اس رسالہ میں اُن اشیا کا ذکر ہے ۔ صفحہ ۵۵ پر تمام ہوا ہے ۔ نمبر۵۔ عیون المسائل ۔ اس رسالہ میں امکان ۔ وجوب وغیرہ کے متعلق مختصر سی بحث کی گئی ہے صفحہ ۶۵ پر تمام ہوا ہے ۔ نمبر۶۔ رسالہ فصوص الحکم ۔ اس رسالہ میں چند مسائل حکمیہ وغیرہ اجمال و اختصار کے ساتھ لکھے ہیں ۔ صفحہ ۸۳ پر تمام ہوا ہے ۔ نمبر۷۔ رسالۃ فی جواب مسائل سئل عنہا ۔ اس رسالہ میں چند متفرق سوالوں کے جوابات ہیں ۔ صفحہ ۱۰۳ پر تمام ہوا ہے ۔ نمبر۸۔ رسالۃ فیما یصح وفیما لا یصح من احکام النجوم ۔ اس رسالہ میں اجرام علویہ کے اجسام سفلیہ میں موثر ہونے کے متعلق تحقیق کی گئی ہے یہ آخری رسالہ ہے ۔ اس رسالہ کے ختم ہونے کے بعد معلم ثانی کا ترجمہ تاریخ الحکما سے تفصیل کے ساتھ تحریر ہے ۔ (ترجمہ مولف کا اسی فن کے نمبر۹۰ پر درج ہے)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۴۰	۱۹۶	کتاب باب الفتوح لمعرفۃ احوال الروح مع الفہرست	الفاضل الکامل مولانا الشیخ الکامل عبدالہادی نجا الابیاری		مطبوعہ سنہ [illegible] مصر	۱۹۶ صہ [illegible]	

اس کتاب میں روح۔ نفس ناطقہ۔ عقل۔ کی تحقیق اور ان تینوں میں فرق۔ نہایت خوبی اور تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ معاد کے متعلق بھی بڑی پاکیزہ بحث کی ہے۔ کتاب اس موضوع میں بجائے نفیس اور قابل تحسین ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الارواح فجعلہا من عالم امرہ واودع فیہا...... وبعد فیقول افقر واحقر الانام (مصنف علیہ الرحمہ کے ترجمہ کے متعلق ناواقفیت رہی ظاہراً زمانہ حال کے کبار فضلاء میں معلوم ہوتے ہیں۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۰۱	۱۹۷	رسائل الشیخ الرئیس	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر بابن سینا۔ المتوفی سنہ ۴۲۰ ہجری	مطبوعہ لیدن سنہ ۱۸۸۹ء	صہ ۲۲ صہ ۸ صہ ۴۸ صہ ۵۰		

اس مجلد میں کتاب اشارات وتنبیہات وغیرہ مؤلفہ شیخ الرئیس سے کچھ منتخبات جمع کیے ہیں۔ اور پوری مجلد کا تین حصوں پر انقسام کیا ہے۔ حصۂ اوّل کو جزء اوّل۔ دوسرے حصۂ کو جزء ثانی۔ تیسرے حصۂ کو جزء ثالث سے معنون کیا ہے۔ پہلے حصۂ میں چھوٹے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بڑے دو تین رسائل۔ مع شرح مختار ہیں۔ اس حصّے کے پہلے رسالہ کا نام (حی بن یقظان) رکھا گیا ہے جو صفحہ ۲۲ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ کے ختم ہونے کے بعد اس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں چند اوراق پر لکھا ہے۔ دوسرا رسالہ جو (النمط الثامن فی البہجۃ والسعادۃ) کے نام سے موسوم ہے۔ آٹھ صفحات کا رسالہ ہے۔ دوسرے حصّہ میں بھی دو تین رسالے مع شرح مختار و ترجمہ فرانسیسی ہیں یہ حصہ ۸۰ صفحات کا ہے تیسرے حصّہ میں چار رسائل ہیں۔ رسالہ فی العشق۔ رسالہ فی ماہیۃ الصلوٰۃ۔ رسالہ فی معنی الزیادۃ وکیفیۃ تاثیرہا۔ رسالہ فی دفع الغم من الموت۔ یہ حصہ ۵۰ صفحات کا ہے اس حصّہ میں بھی شرح و ترجمہ حسب تصریح بالا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اوّل بسم اللہ الرحمن الرحیم وما توفیقی الی قول وبعد فان اصرار کہ خاتمہ صفحہ ۵ وحسبنا ونعم الوکیل شیخ الرئیس کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۱۳ کے تحت میں تحریر ہے					
۳۲۶۴	۱۹۰	لباب الاشارات	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التیمی البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین الرازی الشافعی المعروف بابن الخطیب الرئی المتوفی سنہ ۶۰۶ھ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۶ھ	۱۳۶	
		کتاب اشارات جو شیخ الرئیس کی مشہور و معتبر کتاب ہے۔ اور فنون ثلثہ۔ منطقیات۔ طبعیات الٰہیات پر مشتمل ہے۔ کتاب ہذا اُس کا اختصار اور لباب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی المنہج الاول					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی التركيب التنظری خاتمہ صفحہ ۲۰۰ ۔ اجتماعات علی غرائب ۔ واللہ الموفق ۔ امام رازی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر (۲۰۱) پر لکھا گیا					
		رسالہ فی بقاء النفس	خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد بن حسن الطوسی الشیعی المتوفی سنہ [illegible] یا سنہ [illegible] ہجری		قلمی		
		بہت چھوٹا رسالہ تقریباً دو ورق کا ہوگا ۔ فن تاریخ مجموعہ نمبر ۲۰۷ میں مجلد ہے ۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کا قدم ثابت کیا گیا ہے ۔ نصیر الدین طوسی کا ترجمہ فن اوسا ئل نمبر (۱۶۳) پر تحریر ہے					
۳۳۱۰	۱۹۹	التحفۃ العلویہ فی تحقیق الحق وابطال الاقاویل الردیۃ	المولوی والحکیم عبد الکریم خاں بن حکیم غلام اکبر خاں عرف حکیم کلو خاں رامپوری المتوفی سنہ [illegible] ھ تقریباً		قلمی	۴۲	
		تقطیع کتابت ۷ × ۴ انچ ۔ سطور ۱۲ ۔ خط نستعلیق معمولی طالب علمانہ ۔ کاغذ سفید انگریزی ۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں ۔ مولوی حکیم مظہر علی صاحب تلمیذ و داماد مفتی سعد اللہ صاحب ۔ مراد آبادی ۔ ثم الرامپوری نے ۔ کتاب ہدیہ سعدیہ مولفہ مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی پر کچھ اعتراضات کیے ہیں ۔ حضرت مولانا خیرآبادی کے بعض تلامذہ نے اُن اعتراضات کے جوابات بھی دیے ہیں ۔ اس کتاب میں مولف نے اصل اعتراضات کی توجیہ اور جوابات					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							کی تردید لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحۂ اوّل حامداللہ الحمید الاحمد مصلیاً۔۔۔ وبعد فیقول العبد الاشیہ۔ خاتمہ صفحہ ١٤۔ ظاہراً و باطناً حضرت مولف رامپور کے نامور فضلا میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نہایت ذی استعداد و نیک نہاد شخص تھے۔ اکثر علوم عربیہ مفتی سعداللہ صاحب مرادآبادی سے پڑھے۔ مفتی صاحب کے علاوہ شہر کے اور بھی نامی فضلا سے تحصیل علم میں حصّہ لیا۔ فن طب میں بھی نامی طبیبوں میں شامل رہے۔ تدریس کی طرف زیادہ توجہ رکھتے۔ شہری اور بیرونی بہت سے طلبا نے آپ سے فائدہ پایا۔ مولوی نورالدین قادیانی بھی آپ کے شاگرد تھے۔ مدرسۂ عالیہ رامپور میں بسلسلہ ملازمت کچھ عرصہ تک طلبا کو درس دیا۔ شعرگوئی کی طرف بھی توجہ رکھتے۔ فارسی شاعری میں مولوی شیخ احمد علی تخلص ۔ احمد رامپوری کے شاگرد تھے مرض استرخا کی وجہ سے آخر میں گویائی میں صفائی نہیں رہی تھی۔ ضلع علیگڑھ کے روسا آپ کی قدر و منزلت زیادہ کرتے۔ موضع بھیکم پور ضلع علیگڑھ میں انتقال ہوا۔ اور وہیں دفن ہوئے۔ وفات کی تاریخ محقق نہیں ہوئی۔ اس قدر امر یقینی ہے کہ اپنے بھائی حکیم عبدالرزاق خاں متوفی ١٣١٢ھ ہجری سے چھ سات سال قبل آپ کی وفات ہے۔ (تذکرہ کاملان رامپور وغیرہ)
٣٤٤٧	٢٠٠	مجموعۂ خمسۃ عشر رسائل	حکمائے الٰہی یونان		قلمی	٣١٢	
							تقطیع کتابت مع جدول ½۵×۳ انچ۔ سطور گیارہ۔ جدول گونہ۔ سرخ۔ نیلگوں۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ کشمیری۔ آخر کا ایک ورق دوسرے خط اور دوسرے کاغذ کا جدول سے سادہ ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ ہر ایک ایک ورق کے چاروں طرف حاشیہ پر سفید کاغذ انگریزی کی پٹیاں لگائی گئی ہیں۔ کرم خوردگی کا اثر بہت قلیل ہے۔ صفحۂ ابتدائی کے گوشہ پر ظفر مہدی موسوی نام کی مہر چھپی ہے۔ (یہ مجلد پندرہ رسائل مفصلۂ تحت کا مجموعہ ہے)

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td>مختصر کتاب النفس</td><td>المعلم الاوّل ارسطو طالیس بن نیقوماخس بن ماخاوُن المولود ۳۸۴ء قبل مسیح علیہ السلام</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">پہلا نمبر ہے۔ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸ کے آخر پر ختم ہوا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں نفس کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ مختصر کتاب النفس عن الفیلسوف۔ خاتمہ صفحہ ۱۸ و آلہ اجمعین الطاہرین۔ ارسطو کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۔۔۔ پر تحریر ہو چکا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>مقالۃ الاسکندر فی العقل</td><td>الاسکندر الافرودیسی حکیم</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں عقل کی تحقیق اور اس کے اقسام موافق رائے ارسطو بیان کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۹۔ ارسطو۔ العقل عند ارسطاطالیس علی ثلثۃ اضرب۔ عبارت ختم صفحہ ۲۷۔ وحسن توفیقہ۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>مقالۃ الاسکندر فی المبادی</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۱ پر ختم ہوا ہے۔ اس مقالہ میں ارسطو کے قول کے مطابق مبادی کل پر بحث کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۹۔ قال لما تاملت الفحص الخ خاتمہ صفحہ ۳۱ والحمد للہ رب العالمین۔
اسکندر افرودیسی۔ اسکندر اعظم بن فیلقوس کے بعد اس زمانہ میں گذرا ہے جو طوائف الملوکی کا زمانہ ہو گیا تھا۔ یعنی اسکندر اعظم کے مفتوحہ ملکوں پر لوگ قابض و متصرف ہو کر اپنی اپنی جگہ بادشاہ بن بیٹھے تھے۔</td></tr>
</table>

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ حکیم جالینوس کا ہمعصر تھا۔ جالینوس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ سنہ ۱۹۵ء عیسوی میں پیدا ہوا ہے اس نے جالینوس کو دیکھا اور اُس سے ملا بھی۔ جالینوس سے اس کی خوب چوٹیں رہی ہیں۔ اس نے جالینوس کا لقب دراس البغل رکھا تھا۔ اس لیے کہ مناظرہ کے وقت جالینوس کے سر میں بڑی قوت محسوس ہوتی تھی۔ دوسرے اس لفظ کے معنی (خر دماغ) بھی ہو سکتے ہیں۔ افرودیسی اعلیٰ درجہ کا فیلسوف اور علم طبعیات کا بڑا ماہر تھا۔ علوم حکمیہ کا درس اعلیٰ پیمانہ پر لوگوں کو دیتا۔ ارسطو کی بہت سی کتابوں کی نفیس شرحیں لکھی ہیں۔ یحییٰ بن عدی فیلسوف لکھتا ہے کہ افرودیسی نے ارسطو کی۔ کتاب السماع اور کتاب البرہان کی مکمل شرحیں لکھی ہیں اور ان شرحوں کی تصحیح اپنا معائنہ بھی بیان کرتا ہے۔ افرودیسی کے مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ کتاب النفس کا ایک مقالہ کتاب الرّد علی جالینوس فی التمکن۔ ایک مقالہ۔ کتاب الاصول العالیہ۔ ایک مقالہ۔ کتاب عکس المقدمات ایک مقالہ۔ کتاب العنایۃ ایک مقالہ۔ کتاب فی الفرق بین الہیولے والجنس۔ ایک مقالہ۔ کتاب الرد علی من قال انہ لایکون شیئ الامن شیئ۔ کتاب الرد علی من یقول ان الابصار لایکون بشعاعات تنبعث من العین۔ کتاب الکون۔ ایک مقالہ۔ کتاب الفصل علی رائے ارسطا طالیس۔ ایک مقالہ۔ کتاب [illegible] ایک مقالہ۔ مقالہ فی العقل۔ مقالہ فی المبادی تاریخ وفات کا پتہ نہیں چلا۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالۃ الرویا</td><td>المعلم الاوّل ارسطوطالیس بن نیقوماخس بن ماخاوُن المولود ۳۸۴ء قبل مسیح علیہ السّلام</td><td></td><td>ـ</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۰ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اس میں رویا کی تحقیق کی ہے۔ اور رویا صادق و کاذب میں فرق دکھایا ہے۔ آغاز صفحہ ۵۳۔ قال الرؤیا حرکۃ خاتمہ صفحہ</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مع السفهاء					
		رسالہ مابال	المعلم الاوّل ارسطوطالیس بن نیقوماجس بن ماخاؤن الیونی ۳۸۴ھ ہجری قبل مسیح علیہ السلام				
		۵ پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۵۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۷۰ کے آخر حصّہ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں مسائل طبیعیہ کے متعلق کسیقدر تحقیقات ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۹ مابال الحیوان الغیر الناطق یمشی خاتمہ صفحہ ۷۰ المسماۃ بمابال لارسطوطالیس۔					
		آداب ارسطاطالیس	ایضاً				
		چھٹا نمبر ہے صفحہ ۷۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۸۰ پر تمام ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اس میں کچھ آداب ہیں جن کی اسکندر کو تعلیم دی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۷۰۔ الحمد للہ رب العالمین۔ خاتمہ صفحہ ۸۰ علی مقدار ایقاع الزمان۔					
		کتاب النفس	ایضاً				
		ساتواں نمبر ہے۔ صفحہ ۸۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۶ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کی تحقیق کی ہے عبارت آغاز صفحہ ۸۰ ان کل شیء اما معلوم او محسوس۔ خاتمہ صفحہ ۹۶ وآلہ الطاہرین۔					
		مقالہ اقلیمون	اقلیمون (حکیم)۔ معاصر بقراط				

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۹۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۹ پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ چند مسائل طبعیتہ کے بیان میں ہے۔
عبارت آغاز صفحہ ۹۵ ما الدلیل علی ان الحرارۃ خاتمہ صفحہ ۱۱۹۔ انما یکون من رطوبۃ لزجۃ الی قول
واللہ اعلم بالصواب۔

افلیموں فنون طبیعیۃ کا بڑا فاضل ہے۔ بقراط کا معصر تھا۔ فراست و قیافہ شناسی میں بڑا کمال رکھتا جب کسی شخص کو دیکھتا اُس کی جسمی ترکیب سے اُس کے اخلاق و عادات کی پوری پوری اطلاع دیتا۔ ایک مرتبہ بقراط کے شاگردوں نے امتحاناً بقراط کی تصویر پیش کر کے اس سے حال پوچھا۔ افلیمون نے اُس وقت تک بقراط کو نہیں دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ شخص زناکاری کو زیادہ تر محبوب رکھتا ہے۔ شاگردوں نے اس کی تکذیب کی اور ظاہر کیا کہ یہ تو بقراط ہے۔ افلیموں نے جواب دیا کہ پہلے اس کی تحقیق کرو پھر تکذیب کرنا۔ بالآخر یہ پورا قصہ بقراط کے سامنے مذکور ہوا۔ بقراط نے اس کی تصدیق کی اور کہا کہ بلاشبہ یہ امر مجھ کو مرغوب ہے مگر میں اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہوں۔ یونانی زبان میں اس کے مصنفات کثیر ہیں جن کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الآثار العلویہ	ثاوفرسطس (حکیم) تلمیذ ارسطاطالیس				

نواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۱ پر ختم ہوا ہے۔ اس کتاب میں رعد۔ برق۔ صاعقہ سحاب۔ مطر وغیرہ کے اسباب لکھے ہیں۔ عبارت شروع صفحہ ۱۲۱ قول ثاوفسطس فی الآثار العلویہ ذکر اسباب الرعد۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۳۔ موضعاً اخرمن الارض الی قول وآلہ الطیبین الطاہرینا۔

ثاوفرسطس۔ ارسطو کا نامور شاگرد اور اُس کا چچازاد بھائی ہے۔ ارسطو کا وصی اور مسند تدریس کا بھی یہی جانشین ہوا۔ علم حکمت میں بڑی حذاقت رکھتا۔ اعلیٰ درجہ کا فہیم تھا۔ اس کے مصنفات میں یہ کتابیں

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		معدود ہیں۔ کتاب الآثار العلویہ (مقالہ واحدہ) کتاب الادب (مقالہ واحدہ) کتاب مابعد الطبیعہ۔ (مقالہ واحدہ) اس کو یحییٰ بن عدی نے نقل کیا ہے۔ کتاب الحس والمحسوس (اربع مقالات)۔ کتاب اسباب النبات۔ ان دونوں کتابوں کو ابراہیم بن بکوس نے نقل کیا ہے۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)					
		رسالہ مشوقہ	الحکیم ابوالحسن ثابت بن قرہ بن مروان بن ثابت بن کریا بن ابراہیم الحرانی الصابی المتوفی سنہ ۲۸۸ ہجری				
		دسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں چند مختلف اور مشکل مسائل کی تصویر کھینچ کر ان کے عمدہ جوابات دیے ہیں۔ نایاب اور بے بدل رسالہ ہے۔ آغاز صفحہ ۱۵۵ اما بالی المرفی تموز خاتمہ صفحہ ۱۰۰ والسعد علیہ السلام۔ یہ حکیم مذہباً صابی اور فن طب کا بے مثل طبیب تھا۔ فلسفہ اور حکمت کی شاخوں میں بھی اس کے زمانہ میں اس کا نظیر نہ تھا۔ حران کا رہنے والا تھا۔ جو جزیرہ کا مشہور اور قدیمی شہر ہے۔ اس کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے چچا۔ (ہاران) نے آباد کیا تھا۔ پہلے انھیں کے نام سے ہاران مشہور تھا۔ پھر معرب کر کے۔ حران کہنے لگے۔ ثابت بن قرہ اسی شہر میں ماہ صفر پنجشنبہ کے روز سنہ ۲۱۱ہجری میں پیدا ہوا۔ ابتدا میں اپنے وطن میں صرافی کا کام کرتا۔ جب محمد بن موسیٰ ملک روم سے بغداد آرہے تھے۔ تو حران میں ثابت کو فاضل و فصیح دیکھ کر اپنے ہمراہ بغداد لے آئے اور معتضد باللہ خلیفہ کے دربار میں زمرۂ منجمین میں داخل کر دیا ثابت نے اپنی ذہانت اور اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے جوہر دکھا کے بہت جلد شاہی تقرب حاصل کر لیا اور مہارت علمی میں بہت شہرت پکڑ گیا۔ علاوہ سریانی زبان کے اور کئی زبانیں نہایت عمدہ جانتا تھا۔ عربی					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

زبان کا اعلیٰ درجہ کا مترجم تھا۔ اس کے تراجم سب ترجموں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس نے بعض معالجات ایسے عجیب و غریب کیے ہیں جن کو طبی معجزہ کہنا بے موقع نہ ہوگا۔ اس کا ایک مشہور معالجہ یہ ہے کہ ایک دن بازار میں شور و غل کی آواز سُن کر رک گیا اور بلا دریافت کہنے لگا کہ اس دکان کا قصاب مر گیا ہے۔ لوگوں نے کہا فی الواقع وہ اچانک موت سے فوت ہو گیا۔ ثابت نے کہا حقیقت میں وہ مرا نہیں ہے مجھے اس کے گھر لے چلو۔ جب قصاب کے گھر گیا دیکھا کہ اس کی تجہیز و تکفین کی تیاری ہو رہی ہے اور گھر والے ماتم کر رہے ہیں ثابت نے گھر والوں کی تسلی کر کے کہا کہ بہت جلد مژدہ تیار کریں اور اپنے غلام سے کہا کہ قصاب کے ٹخنوں پر خوب ڈنڈے مار۔ خود اُس کی نبض پر تھوڑی دیر ہاتھ رکھ کر غلام کو مارنے سے منع کر دیا۔ ایک پیالہ پانی بھر کر اس میں کچھ دوا اپنے پاس سے ڈال کر مریض کے منہ میں ڈالنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ سارا پانی حلق سے اُتر گیا۔ دوا حلق سے اُترتے ہی مریض نے آنکھیں کھول دیں۔ اب کیا تھا ایک غُل مچ گیا کہ طبیب نے مردہ کو زندہ کر دیا۔ ثابت نے اُسے وہی مژدہ پلا دیا اور خود دربار شاہی کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں مخلوق کا ہجوم اس کے ساتھ تھا۔ اور اُس کی مسیحائی کی ہر شخص داد دے رہا تھا۔ بالآخر وہ دربار شاہی میں پہنچا تو خلیفہ نے بھی اس ماجرے کا ذکر کیا۔ اُس نے عرض کیا کہ امیر المومنین میں روز اسی راستہ سے آتا ہوا دیکھتا تھا کہ یہ قصاب کلیجی کے کچے پارچے نمک چھڑک کر کھایا کرتا ہے۔ گو مجھے اُس کی یہ ناشائستہ حرکت ناگوار معلوم ہوتی تھی مگر میں دم نہیں مارتا تھا۔ اس کی اس عادت سے میں نے نتیجہ نکالا تھا کہ یہ ضرور سکتے کی مرض میں مبتلا ہو کر رہیگا۔ اسی وجہ سے سکتہ کی مجرب دوا ہر وقت میں اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ چنانچہ آج بازار میں شور و غوغا سنکر میں نے کہدیا کہ قصاب مر گیا جو لوگ اُس جگہ پر موجود تھے اُنھوں نے میرے قول کی تصدیق کی۔ میں نے اس کے گھر جا کر دیکھا تو وہ مردہ کی طرح پڑا ہوا ہے اور نبض کا پتہ نہیں ہے۔ میں نے اُس کے ٹخنہ پر ضرب لگائی تو اُس کی نبض حرکت میں آئی۔ اُس کو دو

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							جو میرے پاس موجود تھی پلا کر غسل کرایا۔ اُسے سکتہ کے مہلک مرض سے نجات دلائی۔ اب وہ اچھا ہے۔ آج شام کو تیتر کا شوربہ اور پھلکا کھائیگا۔ اور کل کو دستور اپنی دکان پر بیٹھیگا۔ اس کے تصانیف نہایت عمدہ اور بڑے پایہ کے ہیں۔ تاریخ الحکما میں اس کے مصنفات کے اسما تقریباً ستر لکھے ہیں۔ اس طبیب کے شاگرد کثرت سے تھے۔ تمام شاگردوں میں عیسیٰ بن اسید ممتاز تھا۔ مذہباً یہ حکیم عیسائی تھا۔ سریانی زبان کی کئی کتابوں کا ترجمہ اس نے اپنے استاد کے سامنے کیا ہے اور خود بھی صاحب تصنیف ہے۔ ثابت ستتر سال دنیوی لذائذ سے مستفیض ہوکر سنہ ۲۸۸ھ میں راہی ملکِ بقا ہوا۔ مدا ابن خلکان۔ اخبار العلماء باخبار الحکما۔
		رسالہ فی وصف العقول	شیخ الاشراق ابو الفتوح یحییٰ بن حبش بن میرک الملقب شہاب الدین السہروردی المقتول بحلب ۵۸۷ھ ہجری الحکیم				
							گیارہواں نمبر صفحہ ۱۰۱ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۹۰ پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہے نہایت اجمال و اختصار کے ساتھ عقول عشرہ کے متعلق تحقیق کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۰۱۔ مرحبا بالاشراق وسبحان اللہ نور الانوار خاتمہ صفحہ ۱۹۰ والسلام ذو العقول والدرایۃ۔ شہاب الدین مقتول کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ حکیم ابو العباس خزرجی نے طبقات الاطبا میں (عمر) نام ذکر کیا ہے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

بعض نے اسعد بعض نے ابوالفتوح نام بتایا ہے صحیح یہ ہے کہ یحییٰ نام شہاب الدین لقب ہے۔ یہ حکیم علوم حکمیہ میں یگانہ۔ فنون فلسفیہ میں یکتائے زمانہ تھا۔ اصول فقہ کا ماہر ہر علم و فن میں کامل اعلےٰ درجہ کا ذہین و فصیح زبردست عالم۔ عقل سے زیادہ علم رکھتا تھا۔ مباحث میں کوئی عہدہ برآنہ ہوسکتا تھا۔ شافعی مذہب کا مقلد تھا۔ حکمت واصول فقہ کو شہر مراغہ (میں جو آذربیجان کے متعلقات سے ہے۔ شیخ مجدالدین جیلی سے حاصل کیا علم سیمیا (شعبدہ) میں بھی اس کی بڑی شہرت ہے۔ اس علم میں بھی اس کو پوری پوری مہارت تھی عجیب وغریب حکایتیں اس کی مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ چند رفیقوں کے ساتھ دمشق سے سفر کیا۔ جب (قابون) جو حلب کے راستہ میں ایک قریہ ہے پہنچے کچھ ترکمان چوپان بھیڑوں کا گلہ لیے جاتے تھے۔ ہمراہیوں نے بھیڑ کے گوشت کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ شیخ نے کہا میرے پاس صرف دس درہم ہیں اس کی راس خریدلو۔ رفقانے ایک بھیڑ خریدلی۔ خرید کر ابھی تھوڑی دور چلے تھے کہ دوسرا ترکمان آیا اور کہنے لگا یہ راس بڑی ہے اتنی قیمت میں یہ نہیں مل سکتی اس سے چھوٹی راس لیلو۔ شیخ کے رفقا اور ترکمان میں اس بارہ میں تو تو میں میں ہونے لگی شیخ نے جب یہ حالت دیکھی تو ساتھیوں کو اشارہ کیا وہ تو بھیڑ لیکر چلدیے۔ شیخ ترکمان کو سمجھانے لگے مگر وہ کب ماننے والا تھا۔ آخر شیخ بھی اس سے چھوڑ کر آگے بڑھے وہ بھی ایک ہی ضدی تھا۔ اُن کے پیچھے جھپٹا اور جاکر اس زور سے شیخ کا اُلٹا ہاتھ کھینچا کہ ہاتھ شانہ سے علیحدہ ہوکر ترکمان کے ہاتھ میں رہ گیا۔ خون بہنے لگا مگر شیخ بھاگے چلے گئے ترکمان یہ حالت دیکھکر مبہوت ہوگیا اور شیخ کا ہاتھ زمین پر پھینک کر اپنے ہمراہیوں میں جا ملا۔ شیخ نے پیچھے لوٹ کر سیدھے ہاتھ سے وہ ہاتھ پڑا ہوا اُٹھالیا اور رفیقوں کے پاس پہنچ گئے۔ رفیقوں نے شیخ کے ہاتھ پر کسی قسم کا اثر نہیں دیکھا۔ بدستور دونوں

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ہاتھ اُن کے صحیح وسالم پائے۔ ہاتھ میں سوائے رومال کے اور کچھ بھی اُن کو نظر نہ پڑا اس قسم کے بہت سے شعبدے اُن کے ذکر کیے گئے ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ ان کے نسبت مشہور کیا گیا تھا کہ حکما متقدمین کے مسلک کے پیرو ہیں ان کے عقائد اہلِ حق کے خلاف ہیں۔ اسی بنا پر جب یہ حلب گئے ہیں تو علمانے انکے قتل پر فتوی دیا۔ اور اس بارے میں سلطان صلاح الدین کو ایسا مشتعل کیا کہ اُس نے اپنے بیٹے ملک الظاہر والی حلب کو دمشق سے فرمان بھیجا کہ شہاب الدین کو فوراً قتل کر دیوے اور اُس کی باتیں سُننے سے قطعاً احتراز کرے فرمان نہایت تاکیدی اور واجب التعمیل تھا۔ ملک الظاہر کو مجبور ہونا پڑا۔ شیخ کو بھی اس واقعہ کی اطلاع ہوگئی۔ خدا کی مرضی پر راضی ہو کر ملک الظاہر سے استدعا کی کہ میرے واسطے طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ محبوس کیا جاؤں اور آب و طعام بند کیا جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ۵۔ رجب ۵۸۷ھ ہجری اسی حالت میں راہی ملک بقا ہوئے۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں:۔ التنقیحات فی اصول الفقہ۔ التلویحات۔ الہیاکل۔ حکمت الاشراق۔ الرسالۃ الغریبۃ الغربیۃ۔ المطارحات۔ المعارج الالواح العلویۃ وغیر ذلک۔ شیخ نظم نہایت بلیغ اور اعلیٰ درجہ کی کہتے۔ اِن کے عربی اشعار بہت مشہور ہیں کہتے ہیں کہ جب شیخ کو اپنا مقتول ہونا محقق ہوگیا۔ تو اکثر یہ شعر پڑھا کرتے۔ ؎ اری قدمی اراق دمی وھان دمی فھا ندمی (ابن خلکان وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ طاہر ہمدانی	العارف الصمدانی بابا طاہر الہمدانی المعروف بعریاں				
		بارھواں نمبر ہے صفحہ ۱۹۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۱۳ پر ختم ہوا ہے اس رسالہ کا تعلق تصوف سے ہے فن سلوک عربی میں بعد سنہ (۴۲۰) لکھا گیا۔					
		رسالہ اسولہ مع الاجوبہ	المعلم الاول ارسطاطالیس بن نیقوماخس بن ماخاون المولود ۳۸۴ قبل مسیح علیہ السلام				
		تیرھواں نمبر ہے صفحہ ۲۱۴ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۲۵ پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہے چند سوال مختلف الفنون لکھ کر اُن کے جوابات لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۱۵۔ س۔ لم صار من کانت رویتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۵ والہ اجمعین۔					
		الزبرجد والیاقوت	ایضاً				
		چودھواں نمبر ہے صفحہ ۲۲۶ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۴۳ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں فوائد نادرہ جمع کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۲۶ قال الواحد بدی العداد۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۳ والنصافہ فی الاشیاء۔					
		رسالہ فی الرد علی من قال ان الانسان اذا مات فات	الحکیم افلاطون بن ارسطون الیونانی احد اساطین الحکمۃ				
		پندرھواں نمبر ہے صفحہ ۲۴۴ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۱۳ پر ختم ہوا ہے۔ یہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہے۔ کچھ لوگ اس کے قائل ہیں کہ انسان دوسرے حیوانات کی طرح مرنے کے بعد لاشی محض ہو جاتا ہے۔ اس رسالہ میں افلاطون نے					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس قول کا نہایت پختہ دلائل سے رد کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۷۵۔ افلاطون یقول لمن تخیل۔ خاتمہ صفحہ ۳۱۲ ذلک الاقلیم واللہ اعلم بالصواب (افلاطون کا ترجمہ نمبر ۱۸۳ پر تحریر ہو چکا۔)
۳۳۴۵	۲۰۱	مجموعہ رسائل حکمیہ	مصنفین مختلفین		قلمی	۳۱۸	
							تقطیع کتابت مع جدول ۲ ۱/۴ × ۶ ۱/۲ انچ۔ سطور ۱۶۔ جدول شنجرف و نیلگوں۔ کاغذ کشمیری۔ خط نسخ اوسط درجہ کا کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ پیوندکاری سے بھی کوئی ورق خالی نہیں۔ ابتدائی صفحہ پر (ظفر مہدی موسوی) نام کی مہر چسپاں ہے۔ اُنیس رسائل مشروحہ تحت کا مجموعہ ہے۔ ابتدائی صفحہ ہیں۔ ابی سلیمان کے بعد سجستانی کی جگہ کاتب نے غلطی سے سجزی لکھدیا ہے۔
		المقالہ فی الاجرام العلویہ	ابو سلیمان محمد بن طاہر بن بہرام السجستانی من اعیان القرن السابع				
							پہلا نمبر ہے۔ صفحہ ابتدائی سے شروع ہو کر تقریباً ساتویں صفحہ کے نصف پر تمام ہو گیا ہے۔ اس مقالہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ اجرام علویہ کی طبیعت خامسہ ہے۔ اور وہ ذی نفس ہیں۔ ابتدا صفحہ اوّل۔ مقالہ ابی سلیمان۔ خاتمہ صفحہ ۷ محمد و آلہ اجمعین۔
		المقالہ فی المحرک الاوّل	ایضاً				
							دوسرا نمبر ہے صفحہ ۷ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳ کے تقریباً دو ثلث پر ختم ہوا ہے۔ اس مقالہ میں محرک اور متحرک اول سے بحث کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۷۔ مقالہ ابی سلیمان محمد بن طاہر السجستانی فی المحرک الاوّل خاتمہ صفحہ ۱۳۔ والہ اجمعین الطیبین الطاہرین۔ ابی سلیمان اصلاً سجستانی اور موطناً بغدادی ہے۔ علوم منطقیہ میں بہت بڑا فاضل اور علوم حکمیہ میں زبردست

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ماہر تھا۔ اس کا سال ولادت اور تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئی۔ متی بن یونس نصرانی سے بغداد میں اس نے علوم عقلیہ پڑھے ہیں۔ متی بن یونس ساتویں صدی کے اعیان میں ہی۔ ابوسلیمان۔ ادب و شاعری میں بھی بہرۂ وافر رکھتا۔ نظم لطیف کہتا تھا۔ عضدالدولہ فناخسرو اس کی بیحد تکریم کرتا۔ اس کی آنکھ میں نقصان تھا۔ اس وجہ سے لوگوں سے ملتا جلتا نہیں تھا۔ اپنے مکان ہی کے گوشہ میں رہتا۔ طالب علموں کے سوا اور لوگ اس کے پاس بہت کم آتے۔ اس کے مصنفات میں چند کتابیں معدود ہیں۔ رسالہ فی مراتب قوی الانسان شرح کتاب ارسطوطالیس۔ رسائل متعددہ فی فنون مختلفہ۔ مقالہ فی اجرام علویہ۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)					
		رسالہ فی انقسام الصور	لم یصح المولف باسمہ				
		تیسرا نمبر ہی۔ صفحہ ۱۳ کے آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸ کے ختم پر ختم ہوا ہی۔ مختصر رسالہ ہی۔ صور عقلیہ کے متعلق گفتگو کی گئی ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۳ الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۔ والحمد للہ رب العلمین۔					
		مقالہ فی الآثار المتخیلۃ فی الجو	الفاضل المنطقی ابوالخیر الحسن بن سوار بن بابا بن بہرام المعروف بابن الخمار بغدادی۔ المولود ۳۳۱ھ				
		چوتھا نمبر ہی۔ صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۵ کے اول حصہ پر ختم ہوا ہی۔ آسمان و زمین کے درمیان (جو ایب) ابخرہ وادخنہ سے جو اشیاء پیدا ہوتے ہیں جیسے۔ قوس قزح۔ ہالہ۔ رعد۔ برق۔ وغیرہ ان تمام اشیاء کی پیدائش کی کیفیت اس رسالہ میں مذکور ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۹ قال ابوالخیر حسن بن سوار لما کانت الخ خاتمہ صفحہ ۲۵ وآلہ الطیبین الطاہرین۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">ابن الخمار۔ بغداد کا رہنے والا۔ مذہباً عیسائی۔ فن طب کا ماہر۔ اسرار طبیہ کا واقف۔ منطق اور فلسفہ میں فاضل بے بدل۔ بیحد ذہین و ذکی۔ فنون عقلیہ میں یحییٰ بن عدی کا ممتاز شاگرد تھا۔ مترجم بھی بہت اچھا تھا کئی کتابیں سریانی زبان کی عربی میں اس نے ترجمہ کی ہیں۔ تین سو اکیس (۳۲۱ھ) ہجری میں پیدا ہوا۔ سال وفات اس کا معلوم نہیں ہوا۔ فن حکمت وغیرہ میں قابل قدر تصانیف اس کے موجود ہیں۔ کتاب الهیولیٰ (ایک مقالہ) کتاب الوفاق بین قول الفلاسفۃ والنصاریٰ۔ تین مقالہ۔ کتاب تفسیر ایساغوجی مشروح۔ کتاب تفسیر ایساغوجی مختصر۔ کتاب الصدیق۔ والصداقۃ (ایک مقالہ) کتاب سیرۃ الفیلسوف (ایک مقالہ) کتاب فی الآثار المتخیلہ فی الجو (ایک مقالہ) جن کتابوں کا سریانی زبان سے عربی میں ترجمہ کیا ہے اُن کے اسماء یہ ہیں۔ کتاب الآثار العلویہ (ایک مقالہ) کتاب مسائل ساوفرسطس۔ کتاب فی الاخلاق (ایک مقالہ) وغیرہ ذلک (اخبار العلماء باخبار الحکماء)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الرسالۃ للشیخ الرئیس فی جواب ابی ریحان بیرونی</td><td>الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۵۲ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۹ کے شروع صفحہ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں شیخ نے ابوریحان بیرونی متوفی سنہ ۴۴۰ھ کے کچھ سوالات کے جوابات لکھے ہیں پہلے بیرونی کا بعینہ سوال لکھکر اُس کے تحت میں جواب لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۲ ھذہ رسالۃ للشیخ الرئیس ابی علی الحسین الی قول فی جواب مسائل۔ خاتمہ صفحہ ۹۹۔ والعون وعلیہ التکلان۔ (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر ۳۱ کے تحت میں تحریر ہے)</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی الکمال الخاص بنوع الانسان	ابوسلیمان محمد بن طاہر بن بہرام السجستانی من اعیان القرن السابع				
		چھٹا نمبر ہے صفحہ ۹۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۳ کے اوّل حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں خصائص انسانی کا ذکر ہے ابتداء صفحہ ۹۸ الحمد للہ فالق حبہ ظلمۃ العدم۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۳ و آلہ الطاہرین۔ (اسی نمبر کے شروع میں ابی سلیمان سجستانی کا ترجمہ تحریر ہو چکا)					
		الرسالۃ فی المسائل الطبیعیۃ	لم یصرح المولف باسمہ				
		ساتواں نمبر ہے صفحہ ۱۰۳ کے نصف حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۰۸ کے تقریباً دو ثلث پر ختم ہے مختصر رسالہ ہے۔ بعض مسائل طبعیۃ کے متعلق مولف رسالہ سے استفسار کیا گیا تھا۔ مولف نے اس رسالہ میں پہلے مسئلہ مستفسرہ کی تقریر لکھ کر جواب شافی لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۳۔ اما الجواب عن المسائل التی اثرت خاتمہ صفحہ ۱۰۸ والہ الطیبین الطاہرین۔ (مولف رسالہ کا حال نہیں معلوم ہوا)					
		تعلیق ابی الفرج	فیلسوف عصر ابوالفرج عبداللہ بن الطیب العراقی المتوفی عبدالحسن ۴۳۵ھ				
		آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۱۰۸ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۰ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہوا ہے بہت مختصر بیان تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر ہے۔ قوت مدرکہ کے متعلق اختصار و اجمال کے ساتھ بحث کی ہے آغاز صفحہ ۱۰۸ ان القوۃ الدراکۃ علی الاطلاق ضربان۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۰ مفصلۃ مشروحۃ۔ ابوالفرج۔ مذہباً عیسائی، مسکناً عراقی تھا۔ فن طب کا مشہور ماہر اور فلسفہ میں وسیع العلم شخص مانا جاتا ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حکمار متقدمین کے کتب و افادیل پر پوری پوری نظر د اطلاع رکھتا۔ ارسطو کی اکثر کتابوں کی شرح لکھی ہے جالینوس کی کتب طبیہ پر بھی نفیس شرحیں تحریر کی ہیں تصنیف و تالیف پر بڑی قدرت حاصل تھی تعلیم و تفہیم کے متعلق خاص ملکہ رکھتا۔ بڑے بڑے نامور اور معروف لوگ اس کی شاگردی میں داخل ہیں۔ ابن بطلان جس کا نام مختار بن الحسن بن عبدون ہی ابو الفرج ہی کا شاگرد ہی چار سو بیس ہجری کے بعد تک اس کا زندہ رہنا بیان کیا گیا ہی بعض کا قول ہی کہ چار سو پینتیس ۴۳۵ ہجری میں اس کی رحلت ہوئی (اخبار العلما، باخبار الحکما)					
		الرسالۃ فی سیرۃ الشیخ	علامہ ابو عبید عبد الواحد الجرجانی				
		نواں نمبر ہی صفحہ ۱۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۰ پر ختم ہوا ہی۔ اس رسالہ کا تعلق فن تاریخ سے ہی۔ فن تاریخ میں بعد نمبر ۵۰۲ تحریر کیا گیا					
		رسالۃ الحدود	الشیخ الرئیس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ				
		دسواں نمبر ہی صفحہ ۱۳۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۵ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہوا ہی۔ اس رسالہ میں اکثر اشیار مثل عقل۔ نفس۔ صورۃ۔ ہیولے۔ مادہ۔ عناصر۔ طبیعۃ۔ وغیرہ کے تعریفات بیان کیے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۱۳۱ اما بعد فان اصدقائی سالونی۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۵ تعالیٰ عما یقولون الظالمون علواً کبیرا۔ ایک رسالہ اسی نام اور اسی مصنف کی تصنیف سے فن متفرق مجموعہ نمبر ۲ میں بھی مجلد ہی جو تقریباً ایک ورق کا ہوگا یہ رسالہ رسالۃ الحدود مسطورہ بالا کے غیر ہی ظاہرا شیخ الرئیس کے علاوہ کسی اور شخص کا مولفہ ہی غلطی سے کاتب نے شیخ کی طرف منسوب کر دیا ہی (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۱ کے تحت میں تحریر ہی۔)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ملتقطات من رسالۃ ابی الفرج ہندو	لم یصرح المنتخب من اسمہ				
		گیارھواں نمبر ہی۔ صفحہ ۱۵۵ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۶۲ کی ابتدائی سطر پر ختم ہے مختصر رسالہ ہے۔ اس میں فضلاء ماہرین کے کلام سے کچھ انتخابات جمع کیے ہیں۔ زیادہ حصہ ابو الفرج علی بن حسین بن ہندو کے کلام سے ملتقط کیا ہے ابتدا کلام صفحہ ۱۵۵۔ ملتقطات من الرسالۃ المشوقۃ لابی الفرج ھندو وفیہ فصول۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۲ اما یقولون بالفساد۔					
		رسالہ ثابت بن قرۃ	الحکیم ابو الحسن ثابت بن قرہ بن مروان بن ثابت بن کریا بن ابراہیم الحرانی الصابی المتوفی سنہ ۲۸۸ھ				
		بارھواں نمبر ہی۔ صفحہ ۱۶۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۶۵ کے سطر اول پر ختم ہے۔ اس رسالہ میں چند مسائل حکمیہ کو ارسطو وغیرہ کے اقوال سے لکھا ہی۔ آغاز صفحہ ۱۶۲ مسئلہ مابال البحر فی تموز۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۴ وآلہ علیہم السلام۔ مصنف کا ترجمہ اسی فن میں نمبر ۲۰ پر درج ہی۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی صفت العقول	شیخ الاشراق ابو الفتوح یحیٰی بن حبش بن امیرک الملقب شہاب الدین السہروردی الحکیم المقتول بحلب ۵۸۷ھ				
		تیرھواں نمبر ہے صفحہ ۱۷۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸۱ پر ختم ہے۔ اس سے قبل مجموعہ نمبری (۲۰۰) پر اس رسالہ کا ایک نسخہ معہ کیفیت مضامین و ترجمہ مصنف تحریر ہو چکا ہے۔ فانظرھناک۔					
		رسالہ فی وجود العشق	لم یصرح المولف باسمہ				
		چودھواں نمبر ہے صفحہ ۱۸۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۳ پر ختم ہے۔ اس رسالہ میں حقیقت اور وجود عشق کی تحقیق فلسفیانہ طور پر کی گئی ہے سات فصول پر رسالہ منقسم ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۸۲ سالت اسعدک اللہ یا باعبد اللہ خاتمہ صفحہ ۲۱۳ حامدا للہ ومصلیا۔ مولف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی۔					
		رسالہ فی فوائد متفرقہ	لم اقف				
		پندرھواں نمبر ہے صفحہ ۲۱۳ کے آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۹ پر ختم ہوا ہے۔ یہ درحقیقت کوئی رسالہ وغیرہ نہیں ہے لَیْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ کے متعلق کچھ تحقیق لکھی ہے۔ عبارت شروع صفحہ ۲۱۳ عن قولہ تعالیٰ لَیْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ خاتمہ صفحہ ۲۱۹ وآلہ الطیبین الطاھرات (جامع فوائد نے اپنا نام نہیں لکھا)					
		رسالہ ابو نصر الفارابی	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی سنہ ۳۳۹ھ				

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">۱۶ سولھواں نمبر ہی۔ صفحہ ۲۲۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۲۵ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہی۔ اس رسالہ میں ممکن و واجب کے متعلق تحقیق کی گئی ہی۔ ابتدا صفحہ ۲۲۰ قال الفیلسوف ابی نصر محمد بن محمد الفارابی۔ العلم ینقسم خاتمہ صفحہ ۲۲۵ ونتائج العلوم للشیخ الفیلسوف الفاضل ابی نصر الفارابی۔ فارابی کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۱۶۹ پر تحریر ہو چکا۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رفع اعلام الہدایۃ</td><td>لم یصرح المولف باسمہ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">۱۷ سترھواں نمبر ہی۔ صفحہ ۲۳۵ کے نصف حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۰ کے نصف حصہ پر ختم ہی اس رسالہ میں تعقل۔ عاقل۔ معقول وغیرہ کی تحقیق کی گئی ہی۔ ابتدا صفحہ ۲۳۵ فائدہ فی بیان ان التعقل۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۰ من الاسفار الاربعۃ (مولف رسالہ نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ کبشی فی الارواح</td><td>سلطان الفضلاء ابو الفضائل محمد بن احمد الکبشی</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">۱۸ اٹھارھواں نمبر ہی۔ صفحہ ۲۴۰ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۹ کے ختم پر ختم ہی۔ اس رسالہ میں اس کی تحقیق کی گئی ہی کہ ارواح بعد مفارقت بدن قابل مخاطبت ہیں یا کیا۔ ابتدا صفحہ ۲۴۰ الحمد للہ علی جزیل نوالہ وصلوتہ علی النبی وآلہ خاتمہ صفحہ ۲۶۹۔ وعلی النبی محمد وآلہ السلام (فاضل کبشی کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ خضری فی اثبات واجب الوجود۔</td><td>الامام الکبیر ابو عبد اللہ محمد بن احمد الخضری المروزی من اعیان القرن الرابع</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">۱۹ انیسواں نمبر ہی۔ صفحہ ۲۷۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۷۳ پر ختم ہی۔ یہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہی۔ اس رسالہ میں ثبوت</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

واجب الوجود کے متعلق دلائل عقلیہ ونقلیہ بیان کیے گئے ہیں۔ چار مقاصد پر رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الاحد الفرد الصمد۔ خاتمہ صفحہ ۳۔ رسوخ اعمالہ والحمد للہ رب العلمین۔

امام مروزی شیخ وقت۔ مقدام فقہائے شافعیہ امام کبیر تسلیم کیے گئے ہیں۔ ابی بکر قفال کے نامور اور ممتاز تلامذہ میں اور ابی علی الشنوی کے داماد تھے۔ قوۃ حفظ بہت زیادہ رکھتے۔ علاوہ دیگر علوم کے فن حدیث کے بھی ماہر تھے۔ بہت سے لوگوں نے اُن سے تفقہ حاصل کیا۔ مال ودولت میں بھی بڑھے ہوئے تھے۔ خضران کے جد اعلیٰ کا نام ہے۔ اسی مناسبت سے خضری مشہور ہوئے۔ ابن خلکان نے ان کا سال وفات اس عبارت کے ساتھ لکھا ہے۔ وتوفی فی عشر الثمانین والثلثمائۃ۔ جس کا مطلب ظاہرًا مفہوم نہیں ہوا۔ علامہ سبکی نے طبقات الشافعیہ میں ان کا ترجمہ لکھنے کے بعد سال وفات کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۷۲۵	۲۰۲	حاشیۃ الصدرا	الفاضل المستغنی عن ثنار الافواہ المولوی ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ اللکھنوی المتوفی سنہ ۱۲۷۰ ہجری	سنہ ۱۲۳۶ھ	مطبوعہ نولکشور سنہ [illegible]ھ	۳۲۱	

صدرا جو فن حکمت کی مشہور اور درسی کتاب ہے۔ اُس کے فن اول پر جس قدر کہ درس میں ہے محشی علام نے نہایت خوبی کے ساتھ تحشیہ کیا ہے۔ معلمین ومتعلمین دونوں کے واسطے بیحد مفید ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ نحمد اللہ ونستعینہ بالصلوات۔

فاضل محشی۔ نامور اور معتبر علمار فرنگی محلی میں ہیں۔ گیارہ سو بیاسی ۱۱۸۲ھ ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ اپنے والد ماجد سے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

مختصرات اور عم بزرگوار ملا محمد مبین اور مولنا عبد القدوس ومفتی ظہور اللہ سے بقیہ کتب درسیہ کو تمام کیا۔ فراغ تحصیل کے بعد تکمیل وتحقیق علوم اور شغلہ تدریس طلبا میں ساری عمر کو بسر کر دیا۔ تالیف وتصنیف کے ساتھ بھی طبیعت کو پوری مناسبت تھی۔ آپ کے مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ نفائس الملکوت شرح مسلم الثبوت تفسیر معدن الجواہر۔ حاشیہ ہدایۃ حاشیہ علی حاشیہ کمالیہ شرح عقائد جلالیہ حواشی زوائد ثلثہ۔ حاشیہ صدرا۔ حاشیہ نمایۃ العلوم۔ تذکرۃ المیزان۔ تکملہ شرح سلم ملا احمد عبد الحق۔ تکملہ شرح سلم ملا حسن۔ رسالہ تشکیک کشف الاسرار فی خصائص سید الابرار۔ مرآۃ المومنین و تنبیہ الغافلین فی مناقب آل سید المرسلین۔ آداب السلاطین رسالہ عمدۃ الوسائل۔ رسالہ اغصان اربعہ۔ دسویں ماہ صفر سال بارہ سو ستر (۱۲۷۰) ہجری۔ میں اس دار ناپائدار سے کوچ فرمایا۔ (تذکرۃ العلماء وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی العقل والنفس	الحکیم ابو یوسف یعقوب بن اسحاق کندی				

یہ مختصر رسالہ تقریباً چار صفحات کا ہے۔ فن تاریخ کے مجموعہ نمبری (۴۴۰) صفحہ ۲۳۶ پر مجلد ہے۔ اس رسالہ میں حقیقت نفس اور ماہیت عقل سے فلاسفہ کے طریق پر اجمالاً بحث کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۳۶ سودلک الحمد للہ لہ الحق عبارت ختم صفحہ ۲۳۹ والصلوۃ علی محمد والہ اجمعین۔

کندی حکمائے اسلام میں ملک عرب کا نامور فیلسوف اور شاہان عرب کی اولاد سے ہے۔ اس کے جد اعلیٰ اشعث بن قیس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی ہیں۔ اشعث بن قیس قبول اسلام سے پہلے کندہ کے بادشاہ تھے۔ اس کا باپ خلیفہ مہدی اور خلیفہ رشید عباسی کے عہد میں کوفہ کا حاکم تھا۔ کندی بصرہ میں پیدا ہوا۔ اور وہیں ابتدائی پرورش پائی۔ تحصیل علم کا شوق بصرہ سے بغداد لے گیا۔ وہاں علم وادب کے سرچشموں سے سیراب ہوا۔ طب۔ فلسفہ۔ منطق۔ علم حساب۔ ہندسہ۔ ہیئت۔ نجوم وغیرہ میں پوری پوری مہارت رکھتا تھا۔ اہل اسلام میں بہت بڑا فیلسوف اور یکتائے زمانہ مانا گیا ہے۔ حکما کی بہت سی کتابوں کا اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ مقامات مشکلہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اور مسائل صعبہ کو نہایت توضیح و تسہیل کے ساتھ سلجھا دیا ہے کندی نے صدہا کتابیں بڑی چھوٹی جملہ علوم و فنون فلسفہ۔ ریاضی ہیئت۔ ہندسہ۔ نجوم۔ ادب۔ منطق۔ علم المرایا والمناظر۔ اصطرلاب۔ ماہیئت علم و اقسام علم وغیرہ میں تالیف و تصنیف کی ہیں جن کا مفصل بیان موجب تطویل ہے۔ اخبار الحکماء میں جملہ مصنفات کی پوری تفصیل لکھی ہے۔ کندی کے یہاں شاگردوں اور کاتبین کی بڑی جماعت تھی۔ تمام شاگردوں میں چار زبردست اور مشہور شاگرد یہ ہیں۔ حسنویہ۔ نفطویہ۔ سلمویہ۔ رحمویہ۔ کندی کا سال وفات محقق نہیں ہوا۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)					
		رسالہ فی بقاء النفس	خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد حسن الطوسی الشیعی المتوفی ۶۷۲ھ وقیل ۶۷۹ھ		قلمی		
		یہ رسالہ بھی چار صفحات سے کچھ زیادہ ہے۔ فن تاریخ میں مجموعہ نمبری (۴۰۴) صفحہ ۲۳۲ پر مجلد ہے۔ اس مختصر رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فناء بدن سے نفس ناطقہ فنا نہیں ہوتا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۳۲ اقوال الموجودات ینقسم الخ خاتمہ صفحہ ۲۳۵ علیہ توکلت والیہ انیب محقق طوسی کا ترجمہ فن وراد عربی نمبر (۱۶۳) پر تحریر ہے۔					
		رسالہ فی النفس	لم اقف				
		تقریباً پانچ صفحہ کا رسالہ ہے۔ فن تاریخ کے مجموعہ نمبری (۴۰۴) صفحہ ۲۴۰ پر مجلد ہے۔ ارسطاطالیس کے کلام کا اختصار ہے نفس ناطقہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۴۰ جوامع کتاب ارسطاطالیس خاتمہ صفحہ ۲۴۴ اللھم اعطر رویۃ جمالک وجلالک (مولف نے اپنا نام نہیں لکھا)					
		رسالہ فی العقل	لم اقف				

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							چار صفحہ کا رسالہ ہے یہ رسالہ بھی فن تاریخ کے مجموعہ نمبری ۲۰۴۳ صفحہ ۲۴۵ پر مجلد ہے۔ عقل کی ماہیت وحقیقت اور اس کے محل وغیرہ سے بحث کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۴۵۔ الحمد للہ الذی تاھب سے فی بیداء الوھیتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۸۔ وقع الفراغ فی وقت الضحی یوم العطلۃ۔ درمولف رسالہ کا نام وحال محقق نہیں ہوا۔
۳۳۰۲	۲۰۳	انافق المبین	علامہ سید محمد باقر الملقب بداماد بن شمس الدین محمد الحسینی المتوفی سنہ ۱۰۴۰ھ		قلمی سنہ ۱۳۰۹ھ	۹۳۳	
							تقطیع کتابت ۱/۲-۵×۱/۲-۹ انچ۔ سطور گیارہ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ احمد آبادی۔ میر احمد حسن خوشنویس ملازم کتب خانہ ہذا اس کے کاتب ہیں۔ اوراق پر کہیں کہیں کرمخوردگی دیکھی جاتی ہے۔ فن حکمت کی مشہور ومتداول کتاب ہے دو نسخے خوشخط وغیر خوشخط اس کتاب کے نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳ پر بھی ہیں نسخہ ہذا کا منقول عنہ بھی قدیمی نسخہ ہے۔ آغاز صفحہ اول تلویح استنارہی عسیب الی التبیان۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۳ انا لا نعنی بھذا۔ میر باقر داماد سرآمد علما، وزبدۂ فضلا، بشریف النسب شیخ المحققین علی بن عبد العال کے نواسے۔ استرآباد کے رہنے والے تھے صغرسنی میں مشہد مقدس چلے گئے اور اسی متبرک مقام میں تھوڑے زمانہ میں اکتساب علوم سے فراغت حاصل کی۔ اکثر علوم حکمت۔ کلام۔ ریاضی۔ طب۔ فقہ تفسیر حدیث وغیرہ میں۔ فاضل عظیم الشان مانے جاتے ہیں شاہ صفی صفوی کے دربار میں جملہ فضلا سے ممتاز تھے۔ اپنے زمانہ کے اکثر علماء سے مباحثات ومناظرات کا اتفاق ہوتا۔ نظم کلام پر بھی بڑی قدرت رکھتے۔ اشراق تخلص تھا۔ بہت سے فارسی اشعار ان کے مشہور اور زبان زد ہیں۔ بڑے عابد وزاہد اور صفات حمیدہ کے ساتھ متصف تھے۔ تصفیہ وتزکیہ نفس

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">میں سعی بلیغ کرتے مشہور ہو کہ چالیس برس شب کو آرام نہیں کیا۔ مدت العمر میں رات و دن کے نوافل کبھی فوت نہیں ہوئے۔ عتبات عالیہ کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ اور وہیں ایک ہزار چالیس ۱۰۴۰ ہجری میں انتقال ہوا۔ نجف اشرف میں مدفون ہوئے۔ ملا عبد اللہ کرمانی نے تاریخ وفات کا مادہ اس طرح لکھا ہی (عروس علم و دین را مردہ داماد) اس کتاب کے علاوہ قبسات و جذوات۔ وغیرہ بھی ان کے مصنفات میں ہیں۔ (تذکرہ نصیر آبادی وغیرہ)</td></tr>
<tr><td></td><td>۲۰۴</td><td>الحق المبین فی شرح الافق المبین</td><td>مولوی ظہور الحسین بن مولوی نیاز اللہ بن مولوی عظمت اللہ بن مولوی رحمت علی مجددی رامپوری المتوفی سنہ ۱۳۴۲ھ</td><td>سنہ ۱۳۴۲ھ</td><td>قلمی</td><td>۵۱</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۱۰×۵۱/۲۔ انچ۔ سطور انیس۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ فلس کیپ۔ مولف نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہی۔
الافق المبین جو میر باقر داماد متوفی سنہ ۱۰۴۰ھ کی مشہور کتاب ہی۔ اس کے صرف دو ورق ابتدائی کی شرح ہے تلویح استناری سے شروع ہو کر مبحث جعل کے اس قول تک فی المعلول الاول الی الوحدۃ الحقۃ تک شرح لکھی ہی شارح مغفور و مبرور نے جس قدر بھی لکھا ہی بڑے ربط و ضبط اور تحقیق سے کام کیا ہی عبارت ابتدائی صفحہ اوّل سبحان اللہ رب العلمین فاطر السموات والافق المبین۔ عبارت ختم صفحہ ۵۱ لیس فیہا شائبۃ الکثرۃ۔
مولانا محشی کی ولادت سنہ ۱۲۷۵ہجری رامپور میں ہوئی۔ اپنے والد سے فارسی کی تکمیل کے بعد مولانا امداد حسین صاحب رامپوری سے صرف و نحو اور معقول کی ابتدائی کتابیں مولوی عبد العلی صاحب رامپوری جلوی</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							نورالنبی صاحب رامپوری سے پڑھیں شمس العلماء مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی جب رامپور تشریف لائے تو بالاستیعاب معقول کی کتابیں اُن سے تمام کیں کتب دینیات میں مولانا ارشاد حسین رامپوری سے استفادہ کیا بعض کتابیں مولانا مفتی سعداللہ صاحب مرادآبادی سے بھی پڑھیں، حدیث میں صحاح ستہ وغیرہ کی سند مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی سے حاصل کی۔ مولانا فضل الرحمن کو حضرت شاہ عبدالعزیز سے بلاواسطہ سند ملی تھی کہتے ہیں شمس العلماء خیرآبادی کو آپ پر اس قدر اعتماد تھا کہ بعض اپنے طلباء کو آپ کے سپرد کر دیتے تھے۔ سنہ ۱۳۱۹ھ میں شمس العلماء نے اعلیحضرت بندگان حضور پُرنور ہزہائنس نواب سید محمد حامد علیخاں صاحب بہادر خلداللہ ملکہ کے حضور میں مدرسۃ العالیہ کے مدرسین کو بغرض امتحان پیش کیا۔ جب صاحب ترجمہ کی باری آئی تو آپ نے قاضی مبارک کا یہ مقام الکلیۃ والجزئیۃ قبل صفۃ العلم الخ کی پوری عبارت پڑھکر اس شان سے تقریر و تحقیق کی کہ شمس العلماء حضور میں عرض کرنے لگے۔ کہ قاضی پڑھانا اس کو کہتے ہیں شمس العلماء نے ایسے الفاظ غالباً اور کسی کے لیے کبھی نہ کہے ہونگے۔ بیس سال تک مدرسہ عالیہ میں نہایت محنت و خوبی کے ساتھ درس دیا۔ مدرسہ عالیہ کے مدرسین اکثر آپ ہی کے شاگرد ہیں بسلسلۂ تدریس میں ہزاروں ہی آپکے شاگرد ہوئے ہیں۔ تقریباً ہندوستان کے دینی مدارس میں ایسی جگہ کم ہوگی جہاں بالواسطہ یا بلاواسطہ آپکا کوئی شاگرد نہ ہو سنہ ۱۳۳۲ھ میں رئیس اعظم راندیر ضلع سورت نے آپ کو بڑے اعزاز و اصرار کے ساتھ طلب کیا۔ علماء کی ایک جماعت نے دس ہزار کے مجمع کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ وعظ کا جلسہ ہوا۔ علماء نے اس جلسہ میں شمس العلماء کا خطاب دیا۔ یہ قومی خطاب شاہی خطابوں سے کہیں زیادہ وقعت رکھتا ہی۔ مولانا کو پڑھانے کا اس قدر شوق تھا کہ تصانیف کی طرف مطلق توجہ نہ کی۔ تاہم بعض مخلص شاگردوں کے اصرار سے حاشیہ افق المبین بشرح قاضی مبارک مع منہیات۔ شرح میرزاہد رسالہ مع منہیات۔ شرح حمداللہ شرح حکمت العین مثناۃ بالتکریر کی دو تقریریں۔ ایک مفصل دوسری مختصر تالیف کیں۔ حاشیہ میرزاہد کے سوا سب کتابیں ناتمام ہیں۔ کوئی تالیف طبع بھی نہیں ہوئی ہی۔ انتقال سے تقریباً دو سال قبل ریاست رامپور میں بمشاہرہ

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

سو روپیہ ماہانہ پر پھر ملازم ہوگئے تھے۔ یہ سلسلۂ ملازمت آخر وقت تک قایم رہا۔ پندرہ جمادی الاولی تیرہ سو بیالیس ہجری رامپور میں انتقال فرمایا۔ جنازہ میں خاص وعام کا کثیر مجمع تھا۔ مولوی ارشاد حسین صاحب مرحوم کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اولاد ذکور میں دو فرزند چھوڑے۔ ایک مولوی نور الحسین جو علم کی پوری تکمیل کر چکے ہیں۔ اور اپنے والد کی جگہ ریاست سے مقرر فرمائے گئے۔ دوسرے مولوی سراج الحسین محمد احمد جو تکمیل علوم میں مصروف ہیں۔ سلمہما اللہ تعالی (تذکرۂ کاملان رامپور وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۲۰۵	حواشی متفرقہ افق المبین	مولوی محمد طیب مکی ثم الرامفوری المتوفی ۱۳۳۴ھ ہجری	۱۳۳۴ھ	قلمی ۱۳۳۴ھ	۸	

تقطیع کتابت ۱۰×۴ۂ۱ اچھا۔ سطور ۲۹۔ کاغذ سفید انگریزی محشی علام نے اپنے ہاتھ سے کتابت کی ہے۔ افق المبین کے چند ابتدائی مقامات متفرقہ پر تحشیہ کیا ہے۔ شروع کتاب سے شروع ہوکر مبحث جعل کے اس قول پر تمام ہوگیا ہے۔ قولہ فاحدس ان جعل الوجود یشابہ جعل الذاتیات عبارت آغاز صفحہ اول قولہ تلویح استناہی اقول التلویح الاشارۃ خاتمہ صفحہ ۸۔ ویسعد نے بمعرفتہ۔ محشی رحمہ اللہ اس تحشیہ کی تالیف میں مشغول تھے۔ کہ ناگہانی موت سے ۲ ذی قعدہ روز جمعہ ۱۳۳۴ھ کو راہی عالم بقا ہوئے۔ (محشی علام کا تفصیلی ترجمہ فن کلام عربی نمبر (۳۲۹) کے تحت میں تحریر ہوچکا ہے)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۵۳۴	۲۰۶	الرسالہ فی تحقیق المکان	مولانا الفاضل فخر الاسلام بن مولوی سلام اللہ محدث دہلوی ثم الرامفوری	۱۲۴۳ھ	قلمی ۱۲۴۳ھ	۲۴	

تقطیع کتابت ۷×۴ۂ ۴ انچ سطور گیارہ۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ مراد آبادی۔ مولف کتاب نے خود اپنے

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

ہاتھ سے لکھا ہے۔ اوراق پر کرم خوردگی کا کسی قدر اثر پایا جاتا ہے۔

مختصر رسالہ ہے۔ اس میں مکان مصطلح عند الحکما کی ماہیت اور تحقیق لکھی گئی ہے۔ مولف نے مبحث مکان کو نہایت ربط وضبط کے ساتھ لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ۔ اللہم انت الاحد الصمد۔ الخ۔ عبارت ختم صفحہ ۴۴ ہو اللہ الکرام۔ الحقول۔ وسبعۃ وار بعین من الہجرۃ۔

مولف علامہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کے پوتوں میں ہیں۔ کتب متداولہ اور طب اپنے چچا حکیم اسد علی خاں تلمیذ حکیم میر محمد ہاشم المخاطب حکیم معتمد الدولہ سید علوی خاں خلف وشاگرد حکیم میر محمد ہادی اور اپنے والد سے پڑھیں۔ ریاضی میں خاص مہارت تھی معقول میں متعدد تصانیف موجود ہیں۔ نواب سید احمد علی خاں صاحب بہادر کے عہد میں۔ دہلی سے رامپور آئے۔ اور سو روپیہ ماہانہ کے ملازم ہوئے۔ مولوی عبد العلی خاں ریاضی میں انھیں کے شاگرد ہیں۔ اُس وقت رام پور میں ان کے مثل کوئی ریاضی داں نہ تھا۔ فن ریاضی ان کی وجہ سے رام پور میں شائع ہوا۔ طب میں بھی درجہ کمال حاصل تھا۔ حکیم محمد اعظم خاں آپ کے ہی شاگرد رشید ہیں۔ مولوی عبد القادر خاں اپنے روزنامچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ سلامت طبع۔ رسائے فکر اصابت رائے میں مغتنمات روزگار ہیں۔ رامپور میں انتقال فرمایا۔ اور حضرت شاہ بغدادی صاحبؒ کے مزار کے احاطہ میں دفن ہوئے۔ ان کے مولفات میں محلّے شرح موطا۔ رسالہ اصطرلاب فارسی۔ ۲۰ صفحات کا جس کو نواب نصر اللہ خاں بہادر کے زمانۂ نیابت میں۔ من ۱۲۰۹ھ لغایت ۱۲۲۵ھ تالیف کیا ہے۔ تاریخ ختم تالیف ۲۰۔ ربیع الثانی روز پنجشنبہ بارہ سو بیس (۱۲۲۰) ہجری ہے یہ رسالہ قلمی کتب خانہ رامپور میں موجود ہے۔ رسالہ فی تحقیق مہیۃ مکان۔ عربی۔ قلمی۔ چونتیس صفحات کا۔ اس کے آخر میں اپنے قلم سے لکھا ہے۔ کہ یہ رسالہ ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۲۳۲ھ ہجری میں ختم ہوا۔ یہ بھی کتب خانۂ ریاست میں موجود ہے۔ تاریخ وفات محقق نہیں ہوئی۔ (تذکرہ کاملان رام پور وغیرہ)

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۰۶	۲۰۷	الفلسفۃ العربیۃ والاخلاق الجزء الاول والثانی	سلطان بن محمد بن علی المدرس بمدرسۃ المعلمین الناصریۃ	سنہ ۱۳۲۹ھ	مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۹ھ	صفحہ ۱۴۴ صفحہ ۹۱	
		یہ کتاب مولفات جدیدہ میں ہے۔ دو حصوں پر منقسم کی گئی ہے۔ ہر حصہ علیحدہ عنوان سے رکھا گیا ہے۔ جامعہ مصریہ کے طلبا کے واسطے اس کی تالیف ہوئی ہے۔ پہلے حصہ میں فلاسفہ یونان کے مختصر حالات اور مسائل حکمیہ لکھے ہیں۔ ترتیب بیان میں قدما فلاسفہ کا انداز نہیں رکھا گیا۔ مسائل الٰہیہ وطبیعۃ کو مخلوط کر دیا ہے۔ دوسرے حصہ میں امور اخلاقیہ کی تشریح ہے۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲ اللهم اليك وجهنا۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۱۴۴۔ وعلى اله وصحبه وسلم۔ ابتدا حصہ دوسرا صفحہ اول وعباد الرحمٰن الذين يمشون۔ انتہا حصہ دوسرا صفحہ ۹۱ من شهر شوال تسع وعشرين وثلثمائة والف۔ هجريه سنہ ۱۳۲۹ھ (مولف رحمہ اللہ زمانہ حال کے فضلا میں ہیں)					
۴۵۲۴	۲۰۸	خلاصۃ الطبیعۃ الجزء الاول	الفاضل اسمٰعیل حسنین پاشا ناظر مدرسۃ المعلمین الخدیویہ		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق سنہ ۱۹۱۲ء	۱۶۴	
		یہ کتاب بھی فلسفہ جدیدہ میں لکھی گئی ہے۔ مسائل طبعیۃ جو زمانۂ حال کی تحقیق کے موافق ہیں اُن کو نہایت وضاحت کے ساتھ لکھا ہے آلات وغیرہ کی شکلیں بھی صاف طور پر بنا دی گئی ہیں۔ مجلد ہذا صرف پہلا حصہ ہے عبارت آغاز صفحہ اول الحمد لله العليم بحقائق الاشياء خاتمہ صفحہ ۱۶۴ وكثافة الفضة ۱۰ جم (فاضل مولف اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں)					
۴۵۳۰	۲۰۹	کتاب الفلسفۃ للقس بو تیبیر	الماركسير مترجم		مطبوعہ بیروت سنہ ۱۸۸۳ء	۳۲۳	
		یہ کتاب بھی فلسفہ جدیدہ میں ہے۔ اصل کتاب فرانسیسی زبان میں تالیف ہوئی۔ جس کا مولف (قس بوتیبیر)					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہے۔ مجلد ہذا اُس کا عربی ترجمہ ہے۔ مترجم نے اصل کتاب کا فرانسیسی زبان سے عربی عبارت میں بحکم دکات ترجمہ کردیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ حمد المن جعل الحکمۃ عیناً خاتمہ صفحہ ۳۲۳ کان غیر سوالی۔ (مترجم کتاب اسی زمانہ کے لوگوں میں ہیں)					
۱۹۰۸	۲۱۰	الکلام المتین فی تحریر البراہین	ابو الحسنات مولوی عبد الحی بن مولٰنا عبد الحلیم لکھنوی الفرنگی محلی المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ		مطبوعہ سنہ ۔۔ھ مصطفائی	۵۲	
		بطلان لاتناہی ابعاد پر حکمار نے جو براہین متعددہ قایم کیے ہیں۔ اور وہ متفرق طور پر فلسفہ کی کتابوں میں تحریر ہیں مولف نے اس رسالہ میں ان جملہ براہین کو مع مالہ و ماعلیہا کے آسانی کی غرض سے ایکجا کردیا ہے بیحد مفید اور کارآمد رسالہ ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ للہ الحمد یا من ھو البرھان علی کل شیء۔ خاتمہ صفحہ ۵۲۔ وخیر مجاب (مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ اصول حدیث عربی کے فن میں نمبر ۳۶ پر تحریر ہوچکا)					
۲۵۸۴	۲۱۱	کشف القناع عن وجہ الوجوب والامتناع	مولوی حکیم محمد رحیم اللہ بن مولوی علیم اللہ البجنوری من فضلاء قرن رابع عشر	سنہ ۱۳۲۰ھ	مطبوعہ بجنور	۶۲	
		اس کتاب میں امکان قدرت باریتعالی بجمیع اشیا ثابت کیا ہے اور اس دعوے کے ثبوت کی غرض سے معنی وجوب امتناع۔ امکان۔ وغیرہ کی تحقیق کی ہے۔ اور ان امور میں جو حکمار یونان نے تحقیق لکھی ہے اس پر ناقدانہ کلام کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ احسن کلام یتکلمون بہ اعاظم الناس۔ خاتمہ					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ١٢ صلوٰۃ وتحیۃ۔					
٢٥٦٥	٢١٢	زجر المناع لکشف القناع عن وجہ الوجوب والامتناع	مولوی وحکیم محمد رحیم اللہ بن مولوی علیم اللہ البجنوری من فضلاء قرن رابع عشر	سنہ ١٣٢٠ھ	مطبوعہ بجنور	صفحہ ١٧٦ صفحہ	
		یہ کتاب بھی پہلی کتاب کے ہم رنگ ہے۔ آخر میں چند علماء کی چند تقاریظ بھی منضم ہیں۔ آغاز صفحہ ٢ الاحری بجمیع المحامد الحقیقیۃ خاتمہ صفحہ ١٧٦ لخالق البریۃ صلوات وتحیۃ (مولف علام کا ترجمہ فن کلام نمبر ٣٦ پر تحریر ہو چکا)					
٢٥٨٣	٢١٣	انموذج العلوم	ملا جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی المتوفی سنہ ٩٠٨ھ		مطبوعہ سنہ ١٣٢٢ھ مصطفائی	٣٠	
		اس رسالہ میں چند مسائل مشہورہ۔ فنون متعددہ۔ حدیث۔ فقہ۔ طب۔ ہندسہ۔ ہیئت۔ وغیرہ کے لکھ کر اُن کے متعلق ناقدانہ گفتگو کی ہے۔ اصل مقصود تالیف رسالہ ہذا ہے۔ قدم وحدوث عالم کے متعلق تحقیقی بیان کرنا ہے۔ نافع اور کارآمد رسالہ لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ٢ انی اخترت المسائل خاتمہ صفحہ ٣٠ فی المراتب الاخر جلال الدین دوانی کا ترجمہ فن سلوک نمبر ٣٠ کے تحت میں تحریر ہو چکا)					
٣٩٦٥	٢١٤	شرح الاشارات فی الطبیعیات	علامہ نصیر الدین محمد بن الحسن الطوسی المتوفی سنہ ٦٧٢ھ وفی کشف الظنون سنہ ٦٧٣ھ	سنہ ٦٤٤ھ	مطبوع نولکشور سنہ ١٢٩٠ھ	٣٣٤	
		فن حکمت میں مشہور ومعروف کتاب ہے اس جلد میں صرف طبیعیات کی شرح ہے۔ اصل متن کی دقت اور شرح کی خوبی اہل علم کافی طور پر جانتے ہیں۔ آغاز صفحہ ٢ قال الشیخ هذه اشارات الخ۔ خاتمہ صفحہ ٣٣٤۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		والحمد للہ رب العالمین (محقق طوسی کا ترجمہ فن اور ادب ۱۶۳ پر تحریر ہو چکا)					
۴۹۷۴	۲۱۵	شرح ہدایۃ الحکمۃ	رئیس المحققین افضل المدققین شمس العلماء حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحق صاحب بن سلطان العلماء مولانا فضل حق صاحب الفاروقی الخیرآبادی المتوفی ۱۳۱۶ھ		مطبوع شعلہ طور کانپور ۱۳۰۲ھ	۲۳۸	
		فن حکمت میں ہدایۃ الحکمۃ مصنفہ اثیر الدین الابہری متوفی فی حدود ۶۶۳ھ ہجری۔ بڑی مستند و مشہور کتاب ہے اس متن پر بڑے بڑے فضلاء و علماء نے شرح و حواشی لکھے ہیں نسخۂ ہذا بھی اسی متن کی شرح ہے حضرت شارح علیہ الرحمۃ نے یہ شرح بڑے ربط و ضبط قسمین اخیرین۔ طبیعیات۔ الٰہیات کی لکھی ہے علماء نے اس شرح کو بڑی وقعت و قدر کی نظر سے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے اس زمانہ میں بجائے میبذی یہی شرح درس میں رکھی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی تنطق بحکمتہ البالغۃ السن العالمین خاتمہ صفحہ ۲۳۳۔ ومنہ المبدء والیہ الماب (حضرت شارح علیہ الرحمۃ کا ترجمہ فن اصول الفقہ عربی نمبر ۱۲ پر لکھا گیا۔)					
۴۷۱۳	۲۱۶	حاشیۃ الافق المبین	اعظم الفضلاء و اعلم العلماء مولانا فضل حق العمری الخیرآبادی بن مولانا فضل امام المتوفی ۱۲۷۸ھ		قلمی	۳۶۸	
		تقطیع کتابت ۸ × ۴ ۱/۲ انچ۔ سطور ۱۷۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری کاتب کا نام تحریر نہیں۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت

اوراق پر کرمخوردگی کا اثر قلیل ہی۔ نادر و کمیاب حاشیہ ہی۔ فاضل محشی علیہ الرحمۃ نے بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی سے تحشیہ کیا ہی۔ آخر سے ناتمام ہی۔ یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ حضرت محشی نے اسی قدر حاشیہ تالیف کیا ہی۔ یا صرف نسخہ ہذا ہی ناتمام ہی کوئی دوسرا نسخہ اس وقت تک دیکھا نہیں گیا جس سے حقیقت حال منکشف ہوتی۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ ایاك نعبد یا ذالقوۃ المتین۔ خاتمہ صفحہ ۳۶ ولا یکون الوجود شرح نفس الذات المتقررۃ۔ یہ نسخہ حضرت محشی علیہ الرحمۃ کے خاندان سے دستیاب ہوا ہی۔

حضرت فضل حق محشی علماء ہندوستان میں مسلم الثبوت فاضل اجل اور عالم اکمل ہیں خیرآباد وطن اصلی فنون حکمیہ میں مرتبہ اجتہادی رکھتے۔ بڑے ادیب بڑے منطقی تھے۔ بارہ سو بارہ ہجری میں عالم ہستی میں قدم رکھا۔ ذکاوت و فطانت آپ کے خمیر میں رکھی گئی تھی۔ علوم درسیہ کو اپنے والد ماجد مولٰنا فضل امام صاحب۔ متوفی ۱۲۴۴ ہجری سے تیرہ سال کی عمر میں تمام و کمال پڑھا۔ علم حدیث کو حضرت مولٰنا عبدالقادر صاحب دہلوی کی خدمت میں حاصل کیا۔ قوت حافظہ بحد قوی اور مافوق البیان پائی تھی۔ چار مہینے میں پورا قرآن شریف حفظ کرلیا۔ نسباً فاروقی۔ مذہباً حنفی۔ عقیدۃً ماتریدی۔ مسلکاً چشتی تھے۔ شاہ دھومن دہلوی کے ساتھ نہایت اخلاص و عقیدتمندی رکھتے۔ اور انھیں سے خاندان چشتیہ میں بیعت بھی کی تھی۔ اتنے بڑے ذی ہوش تھے کہ ایک ہی وقت میں حقہ نوشی۔ شطرنج بازی۔ تدریس وغیرہ کو بڑی خوبی و شایستگی سے انجام دیتے۔ ان چند اشغال ایک وقت میں ہر شغل کے متعلق یہی مفہوم ہوتا تھا۔ کہ خاص اسی کی طرف متوجہ ہیں۔ دہلی میں بڑے ذی اقتدار صاحب اختیار سررشتہ دار اور جھجر میں مناصب جلیلہ پر مامور الور وسہارن پور و ٹونک میں سب جگہ معزز و موقر رہے فردوس مکان اور خلد آشیان انار اللہ برہانہم کو بھی آپ سے تلمذ رہا ہی۔ آپ کے تلامذہ کا شمار حساب سے باہر ہی شعرگوئی کا بھی پورا مذاق تھا۔ نظم عربی میں قصائد وغیرہ آپکے چار ہزار اشعار کے قریب موجود ہیں۔ متعدد کتابیں بھی تالیف کی ہیں۔ جن کے اسماء یہ ہیں۔ الجنس الغالی

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی شرح الجواہر العالی۔ حاشیہ شرح سلم قاضی مبارک۔ حاشیہ افق المبین۔ حاشیہ تلخیص الشفاء۔ الہدیۃ السعیدیہ۔ رسالہ تحقیق العلم والمعلوم۔ الروض المجود فی تحقیق حقیقۃ الوجود۔ رسالہ تحقیق الاجسام۔ رسالہ تحقیق کلی طبعی وتشکک فی الماہیات۔ تاریخ غدر ہندوستان۔ ہندوستان کے غدر کے زمانہ میں جو ۱۸۵۷ء میں واقع ہوا تھا انگریزوں کو آپ کی جانب سے اشتباہ ہوگیا تھا جس کی وجہ سے جزیرہ انڈمن میں بھیجدیئے گئے اور وہیں سال بارہ سو اٹھتر ہجری میں وفات پائی۔ (تذکرہ علمائے ہند۔ فارسی وغیرہ۔					
۵۱۳۸	۲۱۷	حاشیہ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ المعروف بالمیبذی	حکیم میر محمد ہاشم الگیلانی المتوفی سنہ ۱۰۶۱ھ		قلمی سنہ ۴۲ جلوس عالمگیری	۳۰۰	
		تقطیع کتابت ۷×۴ انچ، سطور ۲۰۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب شیخ محمد کتاب پر جا بجا پوست آہو سے پیوندکاری کی گئی ہی۔ تمام اوراق کے حواشی بادامی کاغذ سے جوڑے گئے ہیں ابتدا میں فہرست مضامین بھی منضم ہی۔ کتاب میبذی کا (جو فن حکمت میں مشہور ومتداول کتاب ہی) حاشیہ ہی۔ حضرت محشی نے دونوں فن طبعی والٰہی کا تحشیہ بڑی تفصیل وتحقیق کے ساتھ کیا ہی۔ دو نسخے قلمی اس حاشیہ کے نمبر ۵۵ ونمبر ۵۶ پر درج ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱، قولہ الھدایۃ امر من لدیہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۰ معھم فی اعلی مقامہ حضرت محشی کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۵۱ پر لکھا گیا۔					
۵۱۳۹	۲۱۸	شرح الاشارات القسم الاوّل۔ مع الاجزاء الأخر	علامہ نصیر الدین محمد بن الحسن الطوسی المتوفی سنہ ۶۷۲ھ وفی کشف الظنون سنہ ۶۷۹ھ		قلمی	۲۹۴	
		تقطیع کتابت ۸½×۴ انچ، سطور اکیس۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مرادآبادی۔ کتابت سیاہی وسرخی					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">کاتب محمد شفاعت خاں شیر غزان۔ پیوند کاری خفیف۔ اثر کرم قلیل۔
مجلد ہذا صرف قسم اوّل منطقیات کی شرح ہے۔ کاتب نے اکثر مقام پر کسی قدر عبارت کی جگہ بیاض چھوڑ دی ہے۔ یا تو سرخی سے لکھنے کے خیال سے۔ یا اصل منقول عنہ میں ایسا ہی ہوگا۔ متن کتاب کو بھی شرح سے ممیز نہیں کیا ہے۔ ظاہرا کتابت کے بعد مقابلہ کی بھی نوبت نہیں پہونچی ہے۔ یہی وجہ ہے جو عبارت میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ یہ شرح صفحہ ۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۴۴ پر تمام ہو گئی ہے۔ صفحہ ۲۴۵ سے صفحہ ۲۹۲ تک اوراق کسی دوسری کتاب کے ہیں۔ ظاہرا میر زاہد ملا جلال کے معلوم ہوتے ہیں۔ اس نسخہ میں تو اوراق مذکورہ کی نسبت میر زاہد رسالہ لکھا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ آغاز شرح الاشارات صفحہ ۲ وفقنا لافتتاح المقال۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۴۔ فقبلہ فانہ فقط۔ بقلم محمد شفاعت خاں شیر غزان شرح الاشارات کے دو نسخے قلمی نمبری ۱۹۲ نمبری ۱۹۳۔ ایک مطبوعہ نمبر ۲۱۲ پر بھی مندرج ہیں۔ (شارح کی نسبت نمبر ۲۱۴ پر لکھا گیا ہے)</td></tr>
<tr><td>۵۱۳۳</td><td>۲۱۹</td><td>رسالہ قوس قزح</td><td>مولنا میر کمال الدین محمد المدعو بحسن علی المعروف بمرزا المحدث اللکھنوی المتوفی باواخر سلطنت نصیر الدین حیدر شاہ اودھ</td><td></td><td>مطبوعہ مصطفائی دہلی</td><td>۱۴</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">شرح ہدایۃ الحکمۃ جو میبذی کے نام سے مشہور ہے۔ اُس میں مبحث قوس قزح کو کسی قدر اجمال کے ساتھ لکھا ہے اس رسالہ میں میبذی کے اسی مقام کی تشریح و تفصیل لکھی گئی ہے یہ رسالہ بطریق شرح مبحث خاص ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العلمین۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۔ وآلہ واصحابہ اجمعین۔
مولانا حسن علی۔ لکھنؤ کے رہنے والے سادات علوی سے ہیں۔ اپنے آپ کو ہاشمی لکھتے ہیں۔ علم حدیث میں</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی سے سند حدیث حاصل ہے۔ اکثر لوگ علم حدیث میں آپ سے مستفیض ہوئے۔ مولانا ابو الخیر معین الدین للشہدی الکڑوی بھی حدیث میں آپ کے شاگرد ہیں۔ اس رسالہ کے علاوہ بعض اور رسائل بھی آپ کے مصنفات میں ہیں۔ رسالہ تحفۃ المشتاق فی النکاح والصداق برہان الخلافۃ۔ فتاوے بزبان فارسی وغیرہ۔ تاریخ وفات صاف طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ بارہ سو چھبیس (۱۲۲۶) ہجری تک آپ کا زندہ رہنا یقینی ہے نصیر الدین حیدر شاہ کے آخری زمانہ سلطنت میں مرض استسقاء سے لکھنؤ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ (تذکرہ علمائے ہند)					
۵۱۳۶	۲۲۰	مجموعہ رسائل خمسۃ عشر لابی نصر الفارابی	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی ۳۳۹ھ		قلمی	۳۳۴	
		تقطیع کتابت ۷ ½ × ۳ ½ انچ سطور ۱۱ فیس خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دیسی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں جا بجا پیوند کاری ہے۔ پندرہ ۱۵ رسائل مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے۔ دو نسخے اسی مجموعہ کے نمبر ۱۵۰ و نمبر ۱۵۱ پر بھی موجود ہیں۔					
		الرسالۃ الجمع بین الرأیین	ایضاً				
		اس مجموعہ کا یہ پہلا نمبر ہے صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۵ پر ختم ہوا ہے بعض مسائل فلسفیہ جیسے حدوث وقدم عالم وغیرہ میں حکیمین مشہورین۔ افلاطن وارسطاطالیس کے اقوال میں ظاہراً اختلاف مفہوم ہوتا ہے۔ اس رسالہ میں ان مسائل خلافیہ کی تنقید وتحقیق کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لواهب العقل ومبدعه خاتمہ صفحہ ۴۵ من ذریتہ أمین۔					

<table dir="rtl">
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الرسالۃ السیاسات المدینہ</td><td>المعلم الثانی الحکیم ابونصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی ۳۳۹ھ</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">دوسرا نمبر ہی صفحہ ۴۶ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۳۰ پر ختم ہوا ہی۔ اس رسالہ میں مبادی اجسام وغیرہ کا ذکر ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۶ قال ابو نصر الفارابی المبادی التی۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۰ فھو فی ذلک کاذب۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الرسالۃ التنبیہ علے سبیل السعادت</td><td>ایضا</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تیسرا نمبر ہی صفحہ ۱۳۱ سے شروع ہوکر صفحہ ۱۵۸ پر ختم ہوا ہی۔ اس رسالہ میں معنی اور غایۃ سعادت کا ذکر ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۳۱ اما ان السعادۃ ھی غایۃ ما یتشوقھا۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۸ ونجعلہ ثالثا لھذا الکتاب۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الرسالۃ تحصیل السعادہ</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چوتھا نمبر ہی صفحہ ۱۶۰ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۰۹ پر ختم ہوا ہی۔ اس رسالہ میں تحصیل سعادت کے طرق مذکور ہیں آغاز صفحہ ۱۶۰ الاشیاء الانسانیۃ التی۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۹ وصحبہ اجمعین۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الرسالۃ عیون المسائل</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">پانچواں نمبر ہی صفحہ ۲۱۱ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۲۲ پر تمام ہوا ہی۔ مختصر رسالہ ہی بعض مسائل فلسفیہ کو تحقیق کے ساتھ لکھا ہی آغاز صفحہ ۲۱۱ العلم ینقسم الی تصور مطلق۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۲ کان الشر حینئذٍ اکثر۔</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>الرسالۃ الفصوص</td><td>ایضاً</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">چھٹا نمبر ہی صفحہ ۲۲۳ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۴۵ پر ختم ہوا ہی۔ اس رسالہ میں تحقیق ماہیۃ واجب الوجود اور دوسرے</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مسائل حکمیہ مذکور ہیں۔ سُرخی میں بجائے فصل۔ لفظ فص مقرر کیا ہے آغاز صفحہ ۲۲۴۔ الامور التی قبلنا۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۵ من تفصیلہ تم کتاب الفصوص للفارابی۔					
		الرسالۃ فی مسائل متفرقۃ	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرفان الفارابی الترکی المتوفی سنہ ۳۳۹ھ				
		ساتواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۴۸ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۷۶ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں چند مسائل متفرقہ کے جوابات ہیں جو معلم ثانی سے استفسار کیے گئے تھے۔ آغاز صفحہ ۲۴۸ مسئلہ سئل عن الالوان۔ خاتمہ صفحہ ۲۷۶۔ هو التمثیل بمینہ۔					
		مقالۃ فی اغراض ما بعد الطبیعۃ	ایضاً				
		آٹھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۷۷ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۸۳ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ ارسطو کی کتاب ما بعد الطبیعۃ کے بعض مسائل کی تحقیق کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۷۷۔ مقالۃ شریفۃ للحکیم الفیلسوف۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۳ عن غرض هذا الکتاب وعن اقسامہ۔					
		الرسالۃ فی معانی العقل	ایضاً				
		نواں نمبر ہے۔ صفحہ ۲۸۶ سے شروع ہوکر صفحہ ۲۹۹ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں عقل کے معنی اور جس جس شیٔ پر عقل کا اطلاق ہوتا ہے مفصل طور پر ذکر کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۸۶۔ اسماء العقل یقال علی انحاء۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۹ قد بینہ ارسطاطالیس فی کتاب النفس۔					
		الرسالۃ فی اثبات المفارقات	ایضاً				
		دسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۳۰۲ سے شروع ہوکر صفحہ ۳۰۹ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں مفارقات کا ثبوت اور جن اشیاء پر					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اُن کا اطلاق کیا جاتا ہی۔ مذکور ہی۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۲۔ المفارقات علی مراتب مختلفہ خاتمہ صفحہ ۳۰۹ منزالقصد والحسن۔					
		رسالہ التذاکیر فیما یصح وفیما لایصح من احکام النجوم	المعلم الثانی الحکیم ابونصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی ۳۳۹ ہجری				
		گیارھواں نمبر ہی صفحہ ۳۱۱ سے شروع ہوکر صفحہ ۳۲۶ پر تمام ہوا ہی۔ اس رسالہ کو ابو اسحاق ابراہیم بن عبداللہ بغدادی نے معلم ثانی سے نقل کیا ہی۔ رسالہ میں اجرام علویہ کا حال اور تاثیرات کواکب کا ذکر ہی۔ آغاز صفحہ ۳۱۱۔ قال ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ البغدادی کنت شدید الحرص خاتمہ صفحہ ۳۲۶۔ ان کل مقول محذور منہ۔					
		رسالۃ التعلیقات	ایضاً				
		بارھواں نمبر ہی صفحہ ۳۲۶ سے شروع ہوکر صفحہ ۳۵۳ پر ختم ہوا ہی۔ اس رسالہ میں بعض مسائل حکمیہ کے متعلق تحقیق لکھی ہی آغاز صفحہ ۳۲۶ ھذہ الموجودات کلھا صادرۃ خاتمہ صفحہ ۳۵۳ لاجزء لہ تمت التعلیقات بعنایت فاطر السموات۔					
		شرح رسالہ زینون الکبیر	ایضاً				
		تیرھواں نمبر ہی صفحہ ۳۵۵ سے شروع ہوکر صفحہ ۳۶۳ پر ختم ہوا ہی۔ زینون کبیر جو ارسطو کا شاگرد ہی۔ اُس کے رسالہ کی شرح ہی۔ ابتدا صفحہ ۳۵۵۔ قال المعلم الثانی ابونصر الفارابی رایت۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۳ من عذاب الاخرۃ۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الملتقطات لافلاطون الحکیم الالٰہی	المعلم الثانی الحکیم ابونصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی ۳۳۹ھ				
		چودھواں نمبر ہی صفحہ ۳۹۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۲۳ پر ختم ہوا ہی۔ اس رسالہ میں افلاطون کے اقوال جمع کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۳۹۵ قال افلاطون الحکیم من طلب الحکمۃ۔ خاتمہ صفحہ ۴۲۳ وات الشکو بالاثات					
		رسالہ لافلاطون فی الرد علی من قال بتلاشی الانسان	الحکیم افلاطون بن ارسطو الیونانی احد اساطین الحکمۃ				
		پندرھواں نمبر ہی صفحہ ۴۲۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۲۸ پر ختم ہوا ہی مختصر رسالہ ہی۔ اس رسالہ میں رد ہی اس شخص کا جو اس بات کا قائل ہی کہ انسان جب اس عالم سے مفارقت کرتا ہی تو دوسرے حیوانات کی طرح لاشی محض ہو جاتا ہی۔ آغاز صفحہ ۴۲۵ قال افلاطون یقول من انتحل۔ خاتمہ صفحہ ۴۲۸ ولا موصوفۃ تمت بعون اللہ وتوفیقہ (معلم ثانی فارابی اور افلاطون کا ترجمہ نمبر ۱۷۹ و نمبر ۱۸۳ پر لکھا گیا)					
۲۵۸۳	۲۲۱	لماذا ولان	محمد حلمی زین الدین		مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	۱۱۹	
		انگریزی کتاب کا ترجمہ عربی عبارت میں کیا گیا ہی۔ یہ کتاب فلسفہ جدیدہ میں ہی۔ قواعد طبعیہ کو مشاہدات عادیہ پر منطبق کیا ہی۔ سوال و جواب کے طور پر مسائل کی تصویر کھینچی ہی۔ سوال کو لفظ (لماذا) اور جواب کو لفظ (لان) سے تعبیر کیا ہی۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی خلق الاسباب والمسببات خاتمہ صفحہ ۱۱۶ فلیجذب معہ الطائر (مترجم کتاب زمانہ حال کے لوگوں میں ہیں)					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td>۵۳۳۴</td><td>۲۲۲</td><td>رسالہ فی المقولات العشر</td><td>اجل العلماء واکمل الفضلاء مولانا فضل حق بن مولوی فضل امام العمری الخیرآبادی المتوفی ۱۲۷۸ھ ہجری</td><td></td><td>قلمی</td><td>۹</td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">تقطیع کتابت ۶½ × ۴½ انچ۔ سطور مختلف چودہ سے سترہ تک۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ انگریزی سفید۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔
نادر و کمیاب رسالہ ہے مقولات عشرہ کے بیان میں۔ حضرت مصنف نے اس باب میں نہایت تحقیق سے کام لیا ہے آخر سے ناتمام ہے عبارت آغاز صفحہ ابتدائی تلت المقالة الثانية فی المقولات العشرة ختم صفحہ ۹ سوالخ فلیس۔ اسی فن میں مجموعہ نمبری ۱۵۳ میں ایک نسخہ اسی نام کا مجلد ہے۔ یہ نسخہ رسالہ ہذا سے غیر ہے۔ (حضرت مصنف کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۲۱۶ پر تحریر ہو چکا)</td></tr>
<tr><td></td><td></td><td>رسالہ فی بحث الہیولی والصورۃ</td><td>قاضی محمد پناہ المعروف بہ مستعد خاں جونپوری من اعیان القرن الثانی عشر</td><td></td><td></td><td></td><td></td></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">یہ رسالہ فن منطق کتاب نمبر ۲۲۲ صفحہ ۱۲۳ میں مجلد ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ تقریباً ایک ورق کا۔ مبحث ہیولی و صورت کے متعلق کچھ تحقیق کچھ مناقشات وغیرہ لکھے ہیں آغاز صفحہ ۱۲۳ اعلم ان الجسم المطلق۔ خاتمہ صفحہ ۱۲۵ علی من له ادنی مسکة۔ حضرت مصنف افاضل جونپور میں مستند و نامور اور اعلیٰ درجہ کے ذہین و ذکی شخص تھے۔ طرق مناظرہ میں بڑی قدرت حاصل تھی۔ اگرچہ ابتدائی تعلیم کا سلسلہ فضلاء جونپور سے رہا لیکن جملہ علوم و فنون کی تکمیل قاضی محمود دہلوی کی شاگردی سے حاصل ہوئی۔ قاضی صاحب موصوف کے اکبر تلامذہ اور ممتاز شاگردوں میں آپ کا شمار ہے ۱۱۵۲ھ ہجری میں جبکہ نادر شاہ درانی کا دہلی میں ورود ہوا</td></tr>
</table>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تو اُس کو یہ خبر پہونچی کہ مقام متھرا میں کثرت سے بت پرستی ہوتی ہے۔ اس امر کے مسموع ہونے سے اُس کو ایسی افروختگی ہوئی۔ کہ فوری جہاد کا حکم دیدیا۔ محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اس خیال سے کہ مخلوق خدا کو خونریزی سے امن ملے۔ نادر شاہ کے جوش کو ٹھنڈا کیا اور باہم دونو بادشاہوں کے مشورے سے یہ امر قرار پایا ہوا۔ کہ علماء دہلی اور فضلاء نادری باہم مباحثہ و مناظرہ کرکے قول فیصل کا اظہار کریں۔ علماء دہلی نے اس اہم کام کے واسطے صاحب ترجمہ کو منتخب کیا۔ آپ نے علماء عرب و عجم سے کہ جو نادر شاہ کے ہمرکاب تھے اس خوش اسلوبی و خوبی کے ساتھ مناظرہ کیا کہ تمام فضلائے نادری مغلوب و ساکت ہوگئے۔ اور حکم جہاد منسوخ کیا گیا۔ نادر شاہ آپ کی جامعیت و قابلیت کا بیحد معترف و مداح ہوا۔ اور بارگاہ نادری سے (معتمد خان) کا خطاب آپ کو عطا ہوا۔ اور اس خدمت کے صلہ میں عہدۂ قضاء جونپور آپ پر تفویض ہوا۔ ایک گاؤں بھی تحصیل جونپور میں جس کا نام (ریا) تھا۔ نسلاً بعد نسل مرحمت ہوا۔ صاحب ترجمہ آخر عمر تک اس عہدۂ جلیلہ پر مامور رہے۔ اور بڑی فارغ البالی و خوشحالی کے ساتھ ایام حیات کو بسر کیا۔ ہمیشہ درس و تدریس کے کام میں مشغول رہتے۔ آپ کے انتقال کے بعد ایسا انقلاب عظیم ہوا۔ کہ سارا سرمایہ تباہ و برباد ہوگیا۔ اور وہ معافی کا گاؤں بھی مفتی عطا حسین صاحب جونپوری کے مورثان پر منتقل ہوا۔ جونپور ہی میں آپ کی وفات ہوئی اور محلہ حمام دروازہ میں مدفون ہوئے۔ سال وفات محقق نہیں ہوا۔ (تجلی نور معروف بہ تذکرہ مشاہیر جونپور مولفہ ابوالبشارت سید نور الدین زیدی ظفرآبادی۔					
		الرسالۃ الفصوص	المعلم الثانی الحکیم ابونصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی ۳۳۹ھ		ـ		
		یہ رسالہ فن منطق عربی مجموعہ نمبری ۳۲۲- میں مجلد ہے۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الرسالۃ الفصوص	المعلم الثانی الحکیم ابونصر محمد بن محمد بن اوزلغ بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی ۳۳۹ھ				
		یہ رسالہ فن کلام عربی مجموعہ نمبری ۲۰۸۴ صفحہ ۱۴۱ میں مجلد ہی اس سے قبل رسالہ فصوص تحت [illegible] مع کیفیت رسالہ و ترجمۂ مولف تحریر ہوچکا۔					
۵۵۷۲	۲۲۳	حاشیہ علی شرح حکمۃ العین للعلامہ شمس الدین میرک البخاری	مولنا ابوالحسن بن محمد فضل سیالکوٹی	•	مطبوعہ	۲۶۹	
		کتاب حکمۃ العین۔ مولفہ نجم الدین الکاشی متوفی ۶۷۵ھ کی۔ فن حکمت میں مشہور کتاب ہی جس میں الٰہیات وطبعیات مذکور ہیں۔ اس کتاب کے بہت سے شروح وحواشی ہیں۔ علامہ میرک بخاری نے بھی اس کی شرح لکھی ہی۔ نسخہ ہذا اس شرح کے کسی قدر مباحث الٰہیہ کا حاشیہ ہی۔ مقالہ ثالثہ جو احکام جواہر واعراض میں ہی اس کے شروع تک تحشیہ کیا گیا ہی۔ تحشیہ میں ایجاز واختصار کو ملحوظ رکھا ہی فاضل محشی نے اپنے معلومات واستعداد کے موافق کام کیا ہی۔ ایک قلمی نسخہ بھی اس حاشیہ کا اسی فن کے نمبر ۳۳ پر درج ہی۔ ملا محمد اکرم مصحح نسخہ ہذا کے حواشی اوراق پر اس حاشیہ کے کچھ حواشی بھی ہیں اور کہیں کہیں منہیات بھی تحریر ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ حامداً للّٰہ الحکیم الذی یؤتی الحکمۃ من یشاء۔ یقول العبد الاعب الاکد الی الرب الاحد التواب۔ ابوالحسن بن محمد فضل۔ اس نسخہ کے خاتمہ کی عبارت پر ۱۲۲۲ھ لکھے ہیں جو ظاہراً طبع کتاب کے معلوم ہوتے ہیں مگر عبارت کی بے ربطی سے اس امر کا یقینی ہونا متصور نہیں ہوتا۔ خاتمہ کی عبارت یہ ہی۔ الحمد للّٰہ الذی یسرنا للاتمام والصلوٰۃ علی سیدنا					

<table>
<tr><th>نمبر موجودات</th><th>نمبر شمار</th><th>نام کتاب</th><th>نام مصنف</th><th>سنہ تصنیف</th><th>مطبوعہ یا قلمی</th><th>تعداد صفحات</th><th>کیفیت</th></tr>
<tr><td></td><td></td><td colspan="6">وعلیه السلام وعلی اله واصحابه الکرام۔ فان العبد المذنب الراجی رحمة ربه القوی یقول قد وقع الفراغ من تسوید هذه الحاشیة المشتهرة المستغنیة عن التسمیة فی سنة اثنین وعشرین والف وثلثمائة فی شهر شعبان المعظم فی البلدة المعززة المکرمة المسماة بالفاخرة بجوار امام حجة الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی قدس الله تعالی سره الخفی والجلی علی ید احقر العباد الله المذنبین میر محمود بن میر ضیاء الدین۔
محشی علام کا حال معلوم نہیں ہوا۔ ملا محمد اکرم مصحح کتاب ہذا کے بیان سے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ حضرت محشی سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔</td></tr>
</table>

About the Book:

Name of the Book	:	**AL-MUJALLAD AL-SANI** **FAHRIST KUTUB-I-ARABIA** (HISSA AWWAL)
First Edition	:	2017
Printed by	:	I. Book Foundation, New Delhi 9811126868
Pages	:	900+16
Price	:	1200/-
Published by	:	**Prof. Syed Hasan Abbas** Director Rampur Raza Library Rampur - 244901 (U.P.) India

ISBN : 978-93-82949-50-3

Rampur Raza Library
Govt. of India, Ministry of Culture
Hamid Manzil,
Rampur - 244 901(U.P)
INDIA

Phone Library : 0595-2325045, 2327244
Fax : 0595-2340548
Website : www.razalibrarygov.in
E-mail : directorrazalibrary@gmail.com

AL-MUJALLAD AL-SANI

FAHRIST KUTUB-I-ARABIA

(HISSA AWWAL)

Rampur Raza Library
Government of India, Ministry of Culture
Rampur (U.P.) 244 901